

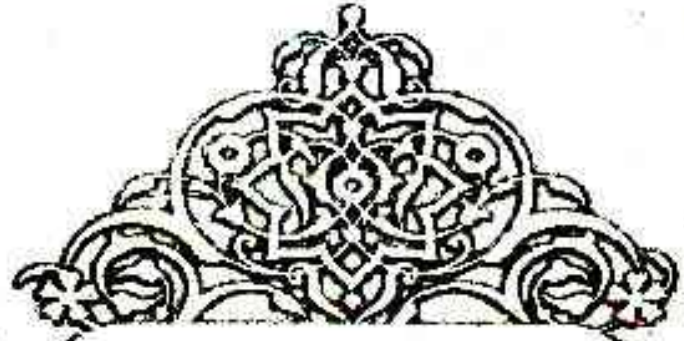
صحیح

مشرف

من مکتبہ شریف بنوری کراچی

۱۳۲۲ء اخذیث بنوری کراچی پوز اور ایمان فروز ذخیرہ

تہ: علامہ وحید الزمان



نام کتاب
صحیح
مشرف

تالیف: امام مسلم بن الحجاج

ترجمہ: علامہ رحیم الرحمن

جلد: ششم

تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۲ء

مطبوعہ: علی آصف پرنٹرز لاہور

نعمانی کتب خانہ

E-mail: nomania2000@hotmail.com



COPY RIGHT

All rights reserved

Exclusive rights by nomani kutab khana Lahore Pakistan. No part of this publication may be translated, reproduced, distributed in any form or by any means or stored in a data base retrieval system, without the prior written permission of the publisher.

۴۲۲ احادیث نبوی کا صحیح پرفراوان بیان فرزند خیر

صحیح

مشرف

احادیث نبوی کا صحیح

جلد



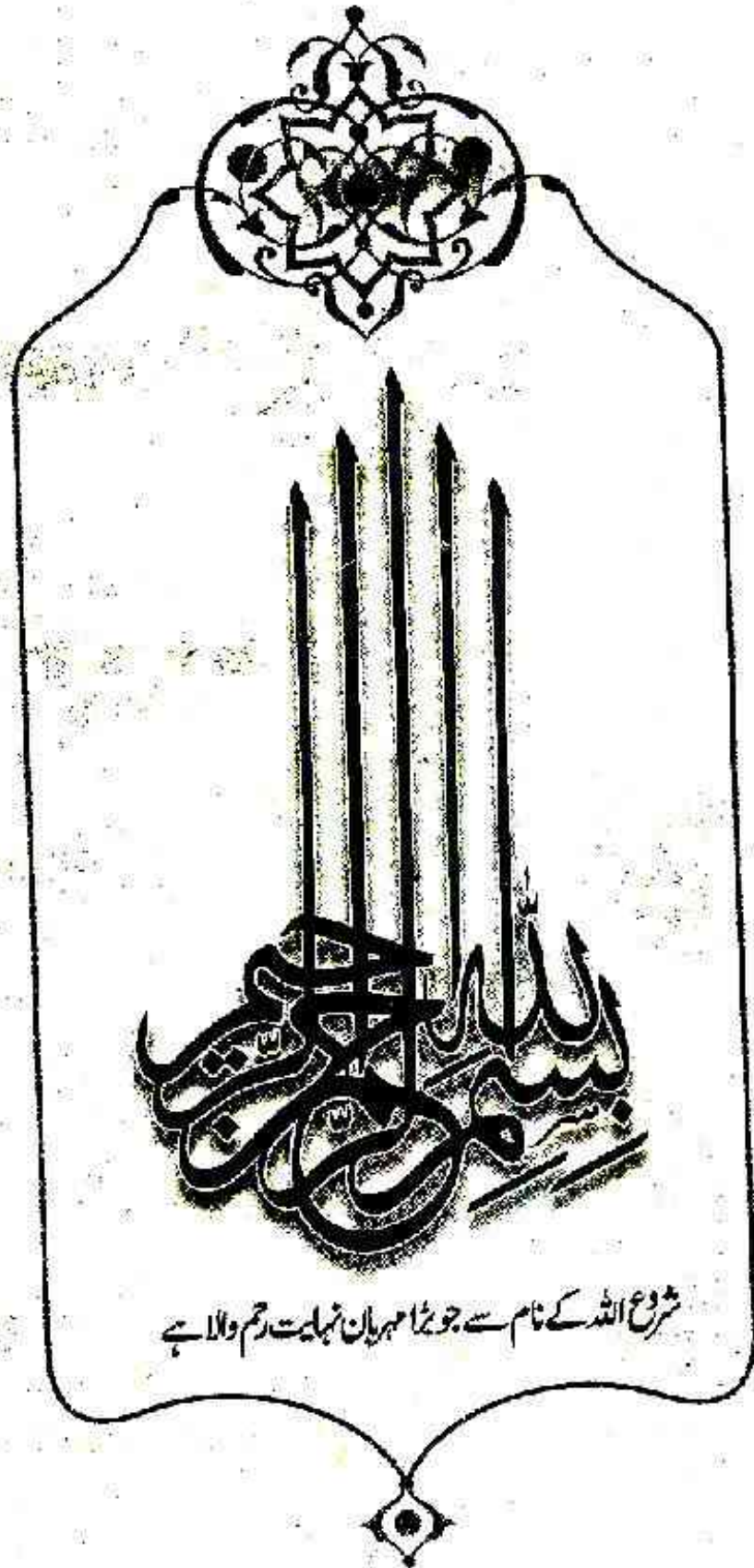
امام مسلم بن الحجاجؒ نے کئی لاکھ احادیث نبویؐ سے انتخاب فرما کر
مستند اور صحیح احادیث جمع فرمائی ہیں۔

ترجمہ:

علامہ وحید التَّمَانِی

نعمانی کتب خانہ

حق سٹیٹ اردو بازار لاہور 042-7321865



شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

فہرست مضامین صحیح مسلم جلد ششم

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|------|---|
| ۳۹ | آپ ﷺ کے پسینہ کا خوشبودار اور متبرک ہونا۔ | | فضیلتوں کے مسائل |
| ۴۱ | آپ کے بالوں کی تعریف اور آپ کے حلیہ کا بیان۔ | ۱۱ | رسول اللہ ﷺ کی نسب کی بزرگی اور تہر کا آپ کو سلام کرنا۔ |
| ۴۳ | رسول اللہ ﷺ کے سفید خوبصورت چہرے کا بیان | ۱۱ | تمام مخلوقات سے آپ کا درجہ زیادہ ہونا۔ |
| ۴۳ | آپ کے بڑھاپے کا بیان۔ | ۲۱ | رسول اللہ ﷺ کے معجزوں کا بیان۔ |
| ۴۵ | مہر نبوت کا بیان۔ | ۱۶ | آپ کے توکل کا بیان۔ |
| ۴۶ | آپ کی عمر کا بیان۔ | ۱۷ | رسول اللہ ﷺ جو ہدایت اور علم لے کر آئے ہیں اس کی مثال۔ |
| ۴۹ | رسول اللہ ﷺ کے ناموں کا بیان۔ | ۱۷ | آپ کو اپنی امت پر کسی شفقت تھی اس کا بیان۔ |
| ۵۰ | آپ اللہ کو خوب جانتے تھے اور اس سے بہت ڈرتے تھے۔ | ۱۹ | آپ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا۔ |
| ۵۱ | رسول اللہ ﷺ کی بیرونی کرنا واجب ہے۔ | | جب کسی امت پر اللہ کی مہر ہوتی ہے تو اس کا پیغمبر اس کے |
| ۵۲ | بے ضرورت مسئلہ پوچھنا منع ہے۔ | ۲۰ | سامنے گزرا جاتا ہے۔ |
| | آپ جو شرع کا حکم دیں اس پر چلنا واجب ہے اور جو بات دنیا | ۲۰ | حوض کوثر کا بیان۔ |
| | کی معاش کی نسبت اپنی رائے سے فرما دیں اس پر چلنا واجب | ۲۸ | فرشتوں کا آپ ﷺ کے ساتھ ہو کر لڑنا۔ |
| | نہیں ہے۔ | ۲۸ | آپ ﷺ کی شجاعت کا بیان۔ |
| ۵۶ | آپ کے دیدار کی فضیلت۔ | ۲۹ | آپ ﷺ کی سخاوت کا بیان۔ |
| ۵۷ | حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔ | ۲۹ | آپ ﷺ کے اخلاق کا بیان۔ |
| ۵۹ | حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔ | ۳۱ | رسول اللہ ﷺ کی سخاوت کا بیان۔ |
| ۶۲ | حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔ | ۳۳ | بچوں پر آپ ﷺ کی شفقت کا بیان۔ |
| ۶۷ | حضرت یوسف علیہ السلام کی بزرگی کا بیان۔ | ۳۴ | آپ ﷺ کی حیا اور شرم کا بیان۔ |
| ۶۷ | حضرت زکریا علیہ السلام کی فضیلت کا بیان۔ | ۳۵ | رسول اللہ ﷺ کی ہمتی اور حسن معاشرت کا بیان۔ |
| ۶۸ | حضرت خضر علیہ السلام کی فضیلت کا بیان۔ | ۳۵ | آپ ﷺ کا مورتنوں پر رحم کرنے کا بیان۔ |
| ۷۵ | حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔ | ۳۶ | آپ ﷺ کا لوگوں سے برتاؤ اور تواضع کا بیان۔ |
| ۸۰ | حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔ | ۳۷ | آپ انعام نہ لیتے تھے مگر اللہ کے واسطے۔ |
| ۸۲ | حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔ | ۳۸ | آپ ﷺ کے بدن کی خوشبودار نرمی کا بیان۔ |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|--|
| ۱۴۸ | حسان بن ثابتؓ کی فضیلت۔ | ۹۰ | حضرت علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔ |
| ۱۵۲ | حضرت ابو ہریرہؓ کی فضیلت۔ | ۹۶ | سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔ |
| ۱۵۵ | حاطب بن ابی بلتعبر رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔ | ۱۰۰ | حضرت طلحہ اور زبیر رضی اللہ عنہما کی فضیلت۔ |
| | جن لوگوں نے شجرہ رضوان کے سگے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی ان کی فضیلت۔ | ۱۰۲ | ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔ |
| ۱۵۷ | ابوموسیٰ اور ابو عامر اشعری کی فضیلت۔ | ۱۰۲ | امام حسن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی فضیلت۔ |
| ۱۵۷ | اشعری لوگوں کی فضیلت۔ | ۱۰۳ | اہل بیت کی فضیلت |
| ۱۵۹ | ابوسفیانؓ کی فضیلت۔ | ۱۰۳ | زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کی فضیلت کا بیان۔ |
| ۱۶۰ | جعفر بن ابی طالبؓ اور اسماء بنت عمیس اور ان کی کشتی والوں کی فضیلت۔ | ۱۰۵ | عبداللہ بن جعفر بن ابی طالبؓ کی فضیلت۔ |
| ۱۶۱ | حضرت سلمان فارسیؓ اور بلالؓ اور صہیبؓ کی فضیلت۔ | ۱۰۶ | حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔ |
| ۱۶۳ | انصار کی فضیلت۔ | ۱۰۹ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔ |
| ۱۶۳ | غفار اور سلم اور جبینہ اور اشج اور مزینہ اور تمیم اور دوس اور علیؓ کی فضیلت کا بیان۔ | ۱۱۳ | امام زرعؓ کی حدیث کا بیان۔ |
| ۱۶۷ | بہتر لوگ کون ہیں۔ | ۱۱۸ | حضرت فاطمہؓ الزہراء رضی اللہ عنہا کی فضیلت |
| ۱۷۱ | قریش کی عورتوں کی فضیلت۔ | ۱۲۳ | ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔ |
| ۱۷۱ | رسول اللہ ﷺ کا اصحاب میں ایک دوسرے کو بھائی بنا دینے کا بیان۔ | ۱۲۳ | ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔ |
| ۱۷۲ | رسول اللہ ﷺ کی ذات سے صحابہ رضی اللہ عنہم کو امن تھا اور صحابہ سے امت کو امن تھا۔ | ۱۲۳ | ام ایمن رضی اللہ عنہا کی فضیلت۔ |
| ۱۷۳ | صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کی فضیلت۔ | ۱۲۳ | حضرت ام سلیمہؓ انسؓ کی ماں اور حضرت بلالؓ کی فضیلت۔ |
| ۱۷۸ | صدی کے اخیر تک کسی کے نہ رہنے کا بیان۔ | ۱۲۵ | ابوطلیح انصاری رضی اللہ عنہ کی فضیلت |
| ۱۷۹ | صحابہ کرام کو برا کہنا حرام ہے۔ | ۱۲۷ | حضرت عبداللہ بن مسعود اور ان کی ماں کی فضیلت۔ |
| ۱۸۰ | اولیٰ قرنی کی فضیلت۔ | ۱۳۰ | ابی بن کعب اور ایک جماعت انصار کی فضیلت۔ |
| ۱۸۲ | مصر والوں کا بیان۔ | ۱۳۱ | سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔ |
| ۱۸۳ | عمان والوں کی فضیلت۔ | ۱۳۳ | ابو جہانہ ساک بن خویفہ کی فضیلت۔ |
| ۱۸۳ | ثقیف کے چھوٹے اور ہلاک کا بیان۔ | ۱۳۳ | عبداللہ رضی اللہ عنہ جابر کے باپ کی فضیلت۔ |
| ۱۸۵ | فارس والوں کی فضیلت۔ | ۱۳۳ | جلیب کی فضیلت۔ |
| ۱۸۶ | آدمیوں کی مثال اونٹوں کے ساتھ۔ | ۱۳۵ | ابو ذر رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔ |
| | | ۱۳۶ | جریر بن عبداللہ کی فضیلت۔ |
| | | ۱۳۶ | عبداللہ بن عباسؓ کی فضیلت۔ |
| | | ۱۳۶ | عبداللہ بن عمرؓ کی فضیلت۔ |
| | | ۱۳۳ | انسؓ بن مالکؓ کی فضیلت۔ |
| | | ۱۳۵ | عبداللہ بن سلامؓ کی فضیلت۔ |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|--|
| ۲۲۰ | چغزل خوری حرام ہے۔ | ۱۸۷ | نیکی اور سلوک اور ادب کے مسائل |
| | جھوٹ بولنا برا ہے اور سچ بولنا اچھا ہے ہے سچائی کی فضیلت اور | ۱۸۸ | نفل نماز پر والدین کی اطاعت مقدم ہے۔ |
| ۲۲۱ | جھوٹ کی مذمت۔ | ۱۹۲ | ماں باپ کے دوستوں کے ساتھ سلوک کرنے کی فضیلت۔ |
| ۲۲۲ | غصے کا بیان۔ | ۱۹۳ | بھلائی اور برائی کے معنی۔ |
| ۲۲۲ | انسان اس طرح پیدا ہوا کہ اختیار نہیں رکھ سکتا۔ | ۱۹۴ | ناتانواؤں کا حرام ہے۔ |
| ۲۲۳ | منہ پر مارنے کی ممانعت۔ | ۱۹۶ | حسد اور بغض اور دشمنی کا حرام ہونا۔ |
| ۲۲۶ | جو شخص لوگوں کو ناحق ستاوے اس کا عذاب۔ | | بغیر عذر شرعی کے تین زیادہ سے زیادہ کسی مسلمان سے تھارہینا |
| ۲۲۷ | مجمع میں جھگیار لے جائے تو اس کی احتیاط رکھے۔ | ۱۹۶ | حرام ہے۔ |
| ۲۲۸ | کسی مسلمان کو جھگیار سے ڈرانے کی ممانعت۔ | ۱۹۷ | بدگمانی اور ٹوہ لگانا اور شک کرنا اور لائیا پن حرام ہے۔ |
| ۲۲۸ | راہ میں سے موذی چیز کے ہٹانے کا ثواب۔ | ۱۹۸ | مسلمان پر ظلم کرنا یا اس کو ذلیل کرنا حرام ہے۔ |
| ۲۲۹ | جو چنانچہ ستاتا نہ ہو اس کو تکلیف دینا حرام ہے جیسے بلی کو۔ | ۱۹۹ | کیندر کھنے کی ممانعت۔ |
| ۲۳۰ | غرور کرنا حرام ہے۔ | ۲۰۰ | اللہ تعالیٰ کے واسطے محبت کی فضیلت۔ |
| ۲۳۰ | اللہ کی رحمت سے کسی کو نا امید کرنا حرام ہے۔ | ۲۰۰ | بیمار پر سی کرنے کا ثواب۔ |
| ۲۳۱ | ناتواں اور گناہم شخص کی فضیلت۔ | ۲۰۲ | مومن کو کوئی بیماری یا تکلیف پہنچے تو اس کا ثواب۔ |
| ۲۳۱ | یہ کہنا منع ہے کہ لوگ تباہ ہوئے۔ | ۲۰۳ | ظلم کرنا حرام ہے۔ |
| ۲۳۱ | ہمسایہ کا حق۔ | | اپنے بھائی کی مدد و ظالم ہو مظلوم ہو ہر حال میں کرنے سے کیا مراد |
| ۲۳۲ | ملاقات کے وقت کشادہ پیشانی سے ملنا۔ | ۲۰۸ | ہے۔ |
| ۲۳۲ | اچھے کام میں سفارش کرنا مستحب ہے۔ | ۲۰۹ | مومن کا آپس میں امتیاز اور ایک دوسرے کا مددگار ہونا۔ |
| ۲۳۲ | نیک صحبت کا حکم۔ | ۲۱۰ | گالی دینے کی ممانعت۔ |
| ۲۳۳ | بیٹیوں کے پالنے کی فضیلت۔ | ۲۱۰ | عظموں اور عاجزی کی فضیلت۔ |
| ۲۳۳ | جس شخص کا بچہ مرے اور وہ صبر کرے۔ | ۲۱۱ | نعبت حرام ہے۔ |
| | جب خداوند کریم کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو آسمان کے فرشتے | ۲۱۱ | مسلمانوں کی پردہ پوشی کی فضیلت۔ |
| ۲۳۶ | بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ | ۲۱۲ | جس کی برائی ذمہ ہو اس کی ظاہر میں خاطر داری کرنا۔ |
| ۲۳۷ | روحوں کے جھنڈ جھنڈ ہیں۔ | ۲۱۲ | زہری کی فضیلت۔ |
| ۲۳۷ | آدمی اس کے ہوگا جس سے دوستی رکھے۔ | ۲۱۳ | جانوروں اور ان کے علاوہ کو لعنت نہ کرنے کا بیان |
| ۲۳۹ | نیک آدمی کی تحریف دنیا میں اس کو خوشی ہے۔ | | جس پر آپ نے لعنت کی اور وہ لعنت کے لائق ہے نہ تھا تو اس |
| ۲۴۰ | تقدیر کے مسائل | ۲۱۵ | پر رحمت ہوگی۔ |
| ۲۴۷ | حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کا مباحثہ۔ | ۲۱۹ | دوستوں کے لئے کی مذمت۔ |
| ۲۵۰ | دل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ | ۲۱۹ | جھوٹ حرام ہے لیکن کسی جا پر درست ہے اس کا بیان۔ |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|--|
| ۲۸۵ | بری قضا اور بد بختی سے بچنا | ۲۵۰ | ہر ایک چیز تقدیر سے ہے۔ |
| ۲۸۶ | سونے کے وقت کی دعاء۔ | ۲۵۱ | انسان کی تقدیر میں زنا کا حصہ لکھا جاتا۔ |
| ۲۸۹ | دعاؤں کا بیان | ۲۵۲ | بچوں کا بیان کہ وہ جنتی ہیں یا دوزخی اور فطرت کا بیان۔ |
| ۲۹۲ | اول روز میں اور سوتے وقت تسبیح کہنا۔ | ۲۵۵ | عمر اور روزی تقدیر سے نہ زیادہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے۔ |
| ۲۹۶ | مرغ چلاتے وقت دعا مانگنا۔ | ۲۵۶ | تقدیر پر پھر دوسرے کئے کا حکم۔ |
| ۲۹۶ | جنتی کی دعاء۔ | ۲۵۸ | علم کے مسائل |
| ۲۹۷ | سبحان اللہ و حمدہ کی فضیلت۔ | ۲۵۸ | قرآن مجید میں جو آیات تکتا ہے میں ان میں کھوج کرنا منع ہے۔ |
| ۲۹۷ | پیٹھ پیچھے دعا کرنے کی فضیلت۔ | ۲۵۹ | بڑا جھگڑا لو کون؟ |
| ۲۹۸ | کھانے یا پینے کے بعد خدا کا شکر کرنا مستحب ہے۔ | ۲۶۰ | یہود و نصاریٰ کے طریقوں پر چلنے کا بیان |
| ۲۹۸ | جلدی نہ کرے تو دعا قبول ہوتی ہے۔ | ۲۶۱ | اخیر زمانہ میں علم کی کمی ہونا۔ |
| ۲۹۹ | جنتیوں اور دوزخیوں کا بیان۔ | ۲۶۲ | جو شخص اچھی بات جاری کرے یا بری بات جاری کرے۔ |
| ۳۰۱ | غار والوں کا قصہ۔ | | ذکر الہی اور توبہ اور استغفار کے مسائل |
| ۳۰۲ | توبہ کے مسائل | | |
| ۳۰۷ | مغفرت مانگنے کی فضیلت۔ | ۲۶۶ | اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت۔ |
| ۳۰۸ | ہمیشہ ذکر کرنے کی فضیلت اور اس کا ترک جائز ہونے کا بیان۔ | ۲۶۷ | اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان۔ |
| ۳۰۹ | اللہ تعالیٰ کی رحمت غصے سے زیادہ ہے۔ | ۲۶۸ | یوں دعا کرنا منع ہے کہ اگر تو چاہے بخش مجھ کو۔ |
| ۳۱۳ | ہار ہار گناہ کرے اور ہار ہار توبہ کرے تو قبول ہوگی۔ | ۲۶۹ | موت کی آرزو کرنا منع ہے۔ |
| ۳۱۵ | اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان۔ | ۲۷۰ | جو شخص اللہ سے ملنے کی یاد رکھتا ہے۔ |
| ۳۱۶ | تکیوں سے برائیاں مٹنے کا بیان۔ | ۲۷۱ | اللہ تعالیٰ کی یاد اور قرب کی فضیلت۔ |
| ۳۱۸ | خون کرنے والے کی توبہ قبول ہوگی۔ | ۲۷۳ | دنیا میں عذاب ہو جانے کی دعاء کرنا مکروہ ہے۔ |
| ۳۲۰ | مسلمان کا فدیہ کافر ہوں گے۔ | ۲۷۳ | ذکر الہی جس مجلس میں ہو اس کی فضیلت۔ |
| ۳۲۲ | کعب بن مالک اور ان کے دونوں پیاروں کی توبہ کا بیان۔ | ۲۷۵ | آپ ﷺ اکثر کون سی دعا کرتے۔ |
| ۳۳۲ | حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر جو تہمت تھی اس کا بیان۔ | ۲۷۶ | لا الہ الا اللہ اور سبحان اللہ اور دعاء کی فضیلت۔ |
| ۳۳۳ | آپ ﷺ کی لوٹری کی برأت اور عصمت کا بیان ہے۔ | | قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر الہی کے لئے جمع ہونے کی فضیلت۔ |
| | منافقوں کی صفت اور ان کے حکم کے مسائل | ۲۷۸ | خدا تعالیٰ کی مغفرت مانگنے کی فضیلت۔ |
| ۳۳۵ | قیامت اور جنت اور دوزخ کے بیان میں۔ | ۲۸۱ | توبہ کے بیان میں |
| ۳۵۲ | مخلوق اور آدم کی ابتداء کے بیان میں | ۲۸۱ | آہستہ ذکر کرنا افضل ہے۔ |
| ۳۵۵ | اہل جنت کی مہمانی | ۲۸۳ | دعاؤں اور اعموذ باللہ کا بیان۔ |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---|------|--|
| ۳۰۸ | اس لشکر کے جنس جانے کا بیان جو بیت اللہ..... | ۳۵۹ | آیت اِنِّ الْاِنْسَانَ يَعْطَىٰ كَانِثَانِ زِدُوْل |
| ۳۱۰ | قہتوں کے اترنے کا بیان | ۳۶۲ | شق القمر کا بیان۔ |
| ۳۱۸ | قیامت آنے سے پہلے فرات میں سونے کا پہاڑ..... | ۳۶۳ | کافروں کا بیان |
| ۳۲۰ | قسطظیفہ کی فتح اور..... | ۳۶۳ | کافروں سے زمین بھروسا بطور فدیہ طلب کرنے کا بیان |
| ۳۲۵ | ان نشانوں کا بیان جو قیامت سے قبل ہوں گی | ۳۶۵ | باب کافروں کا حشر |
| ۳۲۷ | قیامت سے پہلے مدینہ کی آبادی کا بیان | ۳۶۵ | دنیا میں دکھتہ دیکھنے والے کو جہنم..... |
| ۳۲۷ | مشرق سے قہتوں کا بیان جہاں سے شیطان..... | ۳۶۶ | مومن کو نیکیوں کا بدلہ دینا اور آخرت میں ملے گا۔ |
| ۳۲۹ | قیامت سے قبل دوس کی عورتوں کا زوا اخصصہ کی عبادت کرنے کا بیان | ۳۶۶ | مومن اور کافر کی مثال۔ |
| ۳۲۹ | بیان | ۳۶۸ | مومن کی مثال بھجور کے درخت کی سی ہے۔ |
| ۳۳۷ | اتن صیاد کا بیان۔ | ۳۶۹ | شیطان کا فساد مسلمانوں میں۔ |
| ۳۳۵ | دجال کا بیان۔ | ۳۷۰ | کوئی اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہ جائے گا بلکہ اللہ کی رحمت سے۔ |
| ۳۵۷ | دجال کے جاسوس کا بیان۔ | ۳۷۱ | عمل بہت کرنا اور عبادت میں کوشش کرنا۔ |
| ۳۶۳ | دجال کے باب میں باقی حدیثوں کا بیان۔ | ۳۷۲ | وعظ میں میانہ روی۔ |
| ۳۶۳ | فساد کے وقت عبادت کرنے کی فضیلت کا بیان۔ | ۳۷۵ | |
| ۳۶۳ | قیامت کا قریب ہونا۔ | | کتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها |
| ۳۶۶ | صور کی دونوں پھونکوں میں کتنا فاصلہ ہوگا۔ | ۳۷۷ | جنت کا اور جنت کے لوگوں کا بیان |
| | أَنَّ حَدِيثِيَّوْنَ كَابِيَانِ جُو | ۳۷۸ | اس بات کا بیان کہ جنتیوں پر اللہ تعالیٰ..... |
| ۳۶۸ | دنیا سے نفرت دلاتی ہیں۔ | ۳۷۹ | جنت کے بازار اور اس میں موجود نعمتوں اور..... |
| | قوم ثمود کے گھروں میں جانے سے ممانعت مگر جو روتا ہوا | ۳۸۰ | اس بات کا بیان کہ جنتیوں کے پہلے..... |
| ۳۸۱ | جائے۔ | ۳۸۱ | جنت اور اہل جنت کی صفات اور ان کی صبح و شام..... |
| ۳۸۲ | بیوہ اور یتیم مسکین سے سلوک کرنے کی فضیلت۔ | ۳۸۳ | جنت کے ایک گروہ کا بیان جن کے دل..... |
| ۳۸۲ | مسجد بنانے کی فضیلت۔ | ۳۸۵ | جہنم کا بیان اللہ تعالیٰ ہم کو اس سے بچائے۔ |
| ۳۸۳ | مسکین اور مسافر پر خرچ کرنے کا ثواب۔ | ۳۹۳ | دنیا کی فتنہ اور حشر کا بیان۔ |
| ۳۸۴ | ریا اور نمائش کی حرمت | ۳۹۵ | قیامت کے دن کا بیان۔ |
| ۳۸۵ | زبان کو روکنے کا بیان۔ | ۳۹۶ | دنیا میں جنتی اور دوزخی لوگوں کی پہچان۔ |
| | جو شخص اوروں کو نصیحت کرے اور خود عمل نہ کرے اس کا | ۳۹۹ | مروے کو اس کا ٹھکانا بتلایا جانا اور قبر کے عذاب کا بیان۔ |
| ۳۸۶ | عذاب۔ | ۴۰۵ | حساب کا بیان۔ |
| ۳۸۶ | انسان کو اپنا پردہ کھولنا منع ہے۔ | ۴۰۵ | موت کے وقت اللہ تعالیٰ سے نیک گمان رکھنا۔ |
| ۳۸۷ | چھپکنے والے کا جواب اور جہائی کی کراہت۔ | ۴۰۷ | قہتوں اور قیامت کی نشانوں کا بیان۔ |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|--|------|---|
| ۴۹۶ | حدیث۔ | ۴۸۹ | متفرق حیثیوں کے بیان میں |
| ۵۰۳ | رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کی حدیث۔ | ۴۹۰ | مومن کا معاملہ سارے کا سارا خیر ہے |
| | قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر | ۴۹۰ | بہت تعریف کرنے کی ممانعت۔ |
| ۵۰۷ | کے مسائل | ۴۹۲ | بات سمجھ کر کہنا اور علم کو لکھنا۔ |
| ۵۱۵ | اللہ تعالیٰ کے قول ﴿وخلدوا زینتکم عند کل مکہ.....﴾ | ۴۹۳ | اصحاب ان خدیو کا قصہ |
| ۵۱۶ | سورۃ براءہ اور انفال اور حشر کے بارے میں | | ابوالیسر کے قصہ کا بیان اور جابر رضی اللہ عنہ کی لمبی |

بَابُ فَضْلِ نَسَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كِتَابُ الْفَضَائِلِ فضیلتوں کے مسائل

باب: رسول اللہ کے نسب کی بزرگی اور پتھر کا آپ کو سلام کرنا

بَابُ فَضْلِ نَسَبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَسْلِيمِ الْحَجَرِ عَلَيْهِ قَبْلَ النُّبُوَّةِ

۵۹۳۸- واثلہ بن اسقع سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اللہ جل جلالہ نے اسمعیل کی اولاد میں سے کنانہ کو چنا اور قریش کو کنانہ میں سے اور بنی ہاشم کو قریش میں سے اور مجھ کو بنی ہاشم میں سے۔

۵۹۳۸- عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْفَعِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ وَاصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ))

۵۹۳۹- جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں پہچانتا ہوں اس پتھر کو جو مکہ میں ہے وہ مجھے سلام کیا کرتا تھا نبوت سے پہلے۔ میں اس کو اب بھی پہچانتا ہوں۔

۵۹۳۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجْرًا بِمَكَّةَ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ))

باب: تمام مخلوقات سے آپ کا درجہ زیادہ ہونا

بَابُ تَفْضِيلِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى جَمِيعِ الْخَلَائِقِ

۵۹۴۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

۵۹۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

(۵۹۳۸) ہم نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ اور عرب قریش کے کفو نہیں ہو سکتے اسی طرح ہاشمی کے کفو قریش نہیں ہو سکتے جو ہاشمی ہیں البتہ مطلب کی اولاد بنی ہاشم کی کفو ہے کیونکہ وہ دونوں ایک ہیں جیسے دوسری حدیث میں آیا ہے۔

(۵۹۴۰) ☆ اگرچہ آپ دنیا میں بھی تمام اولاد آدم کے سردار ہیں مگر دنیا میں کافر اور منافق آپ کی سرداری سے منکر ہیں آخرت میں کوئی منکر نہ ہوگا اور سرداری آپ کی بخوبی کھل جاوے گی۔ اور یہ کلمہ آپ نے فخر کی راہ سے نہیں فرمایا جیسے دوسری روایت میں تصریح ہے

نے فرمایا میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا قیامت کے دن اور سب سے پہلے میری قبر پھینکی جائے گی اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

باب: رسول اللہ ﷺ کے معجزوں کا بیان

۵۹۴۱- انس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے پانی مانگا تو ایک ٹپ لایا گیا پھیلا ہوا لوگ اس میں سے وضو کرنے لگے۔ میں نے اندازہ کیا تو ساٹھ سے اسی آدمی تک نے وضو کیا ہوگا۔ میں پانی کو دیکھ رہا تھا آپ ﷺ کی انگلیوں سے پھوٹ رہا تھا۔

۵۹۴۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت آ گیا تھا اور لوگوں نے وضو کا پانی ڈھونڈا پانی نہ ملا پھر تھوڑا سا وضو کا پانی رسول اللہ ﷺ کے سامنے لایا گیا آپ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھ دیا اور لوگوں کو حکم دیا اس میں وضو کرنے کا۔ انس نے کہا میں نے دیکھا پانی آپ کی انگلیوں میں سے پھوٹ رہا تھا۔ پھر سب لوگوں نے وضو کیا یہاں تک کہ اخیر والے نے بھی۔

۵۹۴۳- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب زوراء میں تھے اور زوراء ایک مقام ہے مدینہ میں بازار اور مسجد کے قریب۔ آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگوایا اور اپنی ہتھیلی اس میں رکھ دی تو آپ کی انگلیوں میں سے پانی پھوٹنے لگا اور تمام اصحاب نے وضو کر لیا۔ قتادہ نے کہا میں نے انس سے کہا اسے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ ((وَوَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَأَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشْفَعٍ))

بَابُ فِي مُعْجَزَاتِ النَّبِيِّ ﷺ

۵۹۴۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ فَأَتِيَتْهُ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَتَوَضَّئُونَ فَحَزَرَتْهُ مَا بَيْنَ السُّتَيْنِ إِلَى الثَّمَانِينَ قَالَ فَجَعَلَتْ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ

۵۹۴۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ التَّوَضُّعَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأَتِيَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّئُوا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّئُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ

۵۹۴۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ بِالزُّورَاءِ قَالَ وَالزُّورَاءُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ السُّوقِ وَالْمَسْجِدِ فِيمَا ثَمَّةٌ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَوَضَعَ كَفَّهُ فِيهِ فَجَعَلَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ جَمِيعُ أَصْحَابِهِ قَالَ

ہے بلکہ حکم الہی سے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا واما بنعمة ربك فحدث دوسری امت کی تعلیم اور اعتقاد کے لیے۔

اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ آپ تمام مخلوقات سے افضل ہیں کیونکہ اہل سنت کے نزدیک آدمی ملائکہ سے افضل ہیں اور دوسری حدیث میں جو آیا ہے پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر بزرگی نہ دو اس کا جواب یہ ہے کہ شاید یہ حدیث اس سے پہلے کی ہے بعد اس کے آپ کو معلوم ہوا کہ آپ سب سے افضل ہیں۔ دوسرے یہ کہ وہ ادب اور تواضع پر محمول ہے تیسرے مراد اس سے یہ ہے کہ اس طرح پر ایک کی بزرگی بیان کرے کہ دوسرے کی تو ہیں نہ نکلے۔ چوتھے یہ کہ اس تفصیل سے ممانعت ہے جس سے جھگڑا اور فتنہ پیدا ہو۔ پانچویں یہ کہ نفس نبوت میں کوئی تفصیل نہیں ہے بلکہ اور خصائل کی وجہ سے ہے۔ (نووی)

قُلْتُ كَمْ كَانُوا يَا أَبَا حَمَزَةَ قَالَ كَانُوا زُهَاءَ
الثَّلَاثِ مِائَةٍ.

ابو حمزہ! کتنے آدمی اس وقت ہوں گے انہوں نے کہا قریب تین سو
آدمیوں کے تھے (شاید یہ دوسرے وقت کا ذکر ہے)۔

۵۹۴۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بِالزُّوْرَاءِ فَأَتَى بِإِنَاءِ
مَاءٍ لَمْ يَغْمُرْ أَصَابِعَهُ أَوْ قَدَرَ مَا يُوَارِي أَصَابِعَهُ
ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ هِشَامٍ.

۵۹۴۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ زوراء
میں تھے آپ کے پاس ایک برتن لایا گیا اس میں اتنا پانی تھا کہ آپ
کی انگلیاں نہیں ڈوبتی تھیں یا انگلیاں نہیں چھتی تھیں پھر بیان کیا
حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری۔

۵۹۴۵- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أُمَّ مَالِكٍ
كَانَتْ تُهَادِي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
عُكْبَةٍ لَهَا سَمْنَا فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُونَ الْإِذْنَ
وَالْيَسَّ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِي كَانَتْ
تُهَادِي فِيهِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَجِدُ
فِيهِ سَمْنَا فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أَدَمَ بَيْتِهَا حَتَّى
عَصَرَتْهُ فَأَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ((غَصْرَيْهَا))
قَالَتْ نَعَمْ قَالَ ((لَوْ تَرَ كَتَبَهَا مَا زَالَ قَالِمًا)).

۵۹۴۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ام مالک رسول اللہ
ﷺ کو ایک کپی میں گھی بھجوا کرتی تھی تحفہ کے طور پر۔ پھر اس
کے بیٹے آتے اور اس سے سالن مانگتے اور گھر میں کچھ نہ ہوتا تو ام
مالک اس کپی کے پاس جاتی اس میں گھی ہوتا۔ اسی طرح ہمیشہ اس
کے گھر کا سالن قائم رہتا۔ ایک بار ام مالک نے (حرص کر کے)
اس کپی کو نچوڑ لیا پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی آپ نے فرمایا
اگر تو اس کو یوں ہی رہنے دیتی (اور ضرورت کے وقت لیتی جاتی)
تو وہ ہمیشہ قائم رہتا۔

۵۹۴۶- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا
أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطْعِمُهُ
فَأَطْعَمَهُ شَطْرَ وَسْقٍ شَعِيرٍ فَمَا زَالَ الرَّجُلُ يَأْكُلُ
مِنْهُ وَأَمْرَأَتُهُ وَضَيْفُهُمَا حَتَّى كَالَتْهُ فَاتَى النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَوْ لَمْ تَكِلْهُ لَأَكَلْتُمْ
مِنْهُ وَانْقَامَ لَكُمْ.

۵۹۴۶- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا
رسول اللہ ﷺ سے کھانا مانگتا تھا آپ نے اس کو آدھا وسق جو
دینے (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے)۔ پھر وہ شخص اور اس کی
بی بی اور مہمان ہمیشہ اس میں سے کھاتے رہے یہاں تک کہ اس
شخص نے پاپا اس کو پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ نے
فرمایا اگر تو اس کو نہ مانتا تو ہمیشہ اس میں سے کھاتے اور وہ ایسا ہی رہتا
(کیوں کہ ماپنے سے اللہ کا بھروسہ جاتا رہا اور بے صبری نمود ہوئی
پھر برکت کہاں رہے گی)۔

۵۹۴۷- عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَخْبَرَهُ قَالَ خَرَجْنَا
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ
غَزْوَةِ تَبُوكَ فَكَانَ يَجْمَعُ الصَّلَاةَ فَصَلَّى الظُّهْرَ
وَالْعَصْرَ جَمِيعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا حَتَّى

۵۹۴۷- معاذ بن جبل سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ
علیہ وسلم کے ساتھ نکلے جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی آپ اس
سفر میں جمع کرتے دو نمازوں کو تو ظہر اور عصر ملا کر پڑھی اور
مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی۔ ایک دن آپ نے نماز میں دیر کی پھر

إِذَا كَانَ يَوْمًا أُخِّرَ الصَّلَاةَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى
الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ دَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ بَعْدَ
ذَلِكَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا ثُمَّ قَالَ
((إِنَّكُمْ سَتَأْتُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَيْنَ ثُبُوكَ
وَإِنَّكُمْ لَنْ تَأْتَوْهَا حَتَّى يُضْحِيَ النَّهَارُ فَمَنْ
جَاءَهَا مِنْكُمْ فَلَا يَمَسُ مِنْ مَائِهَا شَيْئًا حَتَّى
آتَى)) فَجَنَّاهَا وَقَدْ سَبَقْنَا إِلَيْهَا رَحْلَانِ وَالْعَيْنُ
مِثْلُ الشَّرَاكِ تَبْصُرُ بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ قَالَ فَسَأَلَهُمَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَلْ
مَسَسْتُمَا مِنْ مَائِهَا شَيْئًا)) قَالَا نَعَمْ فَسَبَّهُمَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَهُمَا مَا شَاءَ
اللَّهُ أَنْ يَقُولَ قَالَ ثُمَّ غَرَفُوا بِأَيْدِيهِمْ مِنَ الْعَيْنِ
قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى اجْتَمَعَ فِي شَيْءٍ قَالَ وَغَسَلَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ أَعَادَهُ
فِيهَا فَحَرَّتِ الْعَيْنُ بِمَاءِ مُنْهَمِرٍ أَوْ قَالَ غَرِيرٍ
شَكَ أَبُو عَلِيٍّ إِلَيْهِمَا قَالَ حَتَّى اسْتَقَى النَّاسُ ثُمَّ
قَالَ ((يُوشِكُ يَا مُعَاذُ إِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ أَنْ
تَرَى مَا هَاهُنَا قَدْ مَلَى جَنَانًا))

نکلے اور ظہر اور عصر ملا کر پڑھی پھر اندر چلے گئے۔ پھر نکلے اس کے
بعد مغرب اور عشاء ملا کر پڑھی۔ بعد اس کے فرمایا تم کل خدا
چاہے تبوک کے چشمے پر پہنچو گے اور نہیں پہنچو گے جب تک
دن نہ نکلے اور جو کوئی جاوے تم میں سے اس چشمہ کے پاس تو اس
کے پانی کو ہاتھ نہ لگاوے جب تک میں نہ آؤں۔ معاذ نے کہا پھر
ہم اس چشمے پر پہنچے ہم سے پہلے وہاں دو آدمی پہنچ گئے تھے اور چشمہ
کے پانی کا یہ حال تھا کہ جوتی کے تسمہ کے برابر پانی ہو گا وہ بھی
آہستہ آہستہ بہ رہا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان
دونوں آدمیوں سے پوچھا تم نے اس کے پانی میں ہاتھ لگایا؟ انہوں
نے کہا ہاں۔ آپ نے ان کو برا کہا (اس لیے کہ انہوں نے حکم کے
خلاف کیا) اور جو اللہ کو منظور تھا وہ آپ نے ان کو سنایا۔ پھر لوگوں
نے چلوؤں سے تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا۔ آپ نے
اسپے دونوں ہاتھ اور منہ اس میں دھوئے پھر وہ پانی اس چشمہ میں
ڈال دیا۔ وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا پھر لوگوں نے پانی پلانا شروع
کیا (آدمیوں اور جانوروں کو)۔ بعد اس کے آپ نے فرمایا اے
معاذ! اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکھے گا اس کا پانی باغوں کو بھر دے
گا (یہ بھی آپ کا ایک بڑا معجزہ تھا۔ اس لشکر میں تیس ہزار آدمی
تھے اور ایک روایت میں ہے کہ ستر ہزار آدمی تھے)۔

۵۹۴۸ - عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةَ ثُبُوكَ فَأَتَيْنَا وَادِي الْقُرَى
عَلَى حَبِيقَةَ لِامْرَأَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
أَحْرَصُوهَا فَحَرَصْنَاهَا وَأَحْرَصَهَا رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ وَقَالَ ((أَحْصِيهَا حَتَّى تَرْجِعَ
إِلَيْكَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ)) وَأَنْطَلَقْنَا حَتَّى قَدِمْنَا
ثُبُوكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((سَتَهَبُ عَلَيْكُمْ
الْغَيْلَةُ رِيحٌ شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُمْ فِيهَا أَحَدٌ مِنْكُمْ

۵۹۳۸ - ابو حمید سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ
نکلے جب تبوک کی جنگ تھی تو وادی القری (ایک مقام ہے مدینہ
سے تین میل کے فاصلہ پر شام کے راستہ میں) میں ایک باغ پر پہنچے
جو ایک عورت کا تھا۔ آپ نے فرمایا اندازہ کرو اس باغ میں کتنا میوہ
ہے ہم نے اندازہ کیا اور رسول اللہ کے اندازے میں وہ دس دس
معلوم ہوا۔ آپ نے اس عورت سے کہا تو یہ گنتی یاد رکھنا جب تک
ہم لوٹ کر آویں اگر خدا چاہے۔ پھر ہم لوگ آگے چلے یہاں تک
کہ تبوک میں پہنچے۔ رسول اللہ نے فرمایا آج کی رات زور کی آندھی

فَمَنْ كَانَ لَهُ بَعِيرٌ فَلْيَسُدَّ عَقَالَهُ ((فَهَبْتَ رِيحَ شَدِيدَةً فَقَامَ رَجُلٌ فَحَمَلَتْهُ الرِّيحُ حَتَّى أَلْقَتْهُ بِجَبَلِي طَبِيٍّ وَجَاءَ رَسُولُ ابْنِ الْعُلَمَاءِ صَاحِبِ أَيْلَةٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِكِتَابٍ وَأَهْدَى لَهُ بَعْلَةً يَبُضَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَهْدَى لَهُ بُرْدًا ثُمَّ أَقْبَلْنَا حَتَّى قَدِمْنَا وَادِيَّ الْقُرَى فَسَأَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَرْأَةَ عَنْ حَدِيثِهَا)) ((كَمْ بَلَغَ ثَمَرُهَا)) فَقَالَتْ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي مُسْرِعٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ فَلْيَسْرِعْ مَعِيَ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَمْكُثْ)) فَخَرَجْنَا حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ ((هَذِهِ طَابَةٌ وَهَذَا أَحَدٌ وَهُوَ جَبَلٌ يُحِثُّنَا وَنَجِيَّةٌ)) ثُمَّ قَالَ ((إِنَّ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ دَارُ بَنِي عَبْدِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ دَارُ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ)) فَلَحِقْنَا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَلَمْ تَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا آخِرًا فَأَذْرَكَ سَعْدُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيْرَتْ دُورِ الْأَنْصَارِ فَجَعَلْنَا آخِرًا فَقَالَ ((أَوْ لَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخِيَارِ))

چلے گی تو کوئی کھڑا نہ ہوں اور جس کے پاس اونٹ ہو وہ اس کو مضبوط باندھ دیوے پھر ایسا ہی ہو اور زور کی آندھی چلی۔ ایک شخص کھڑا ہوا اس کو ہوا اڑاسے گئی اور طے کے دو پہاڑوں میں ڈال دیا۔ اس کے بعد علماء کے بیٹے کا ایلچی جو ایلمہ کا حاکم تھا آیا ایک کتاب لے کر اور رسول اللہ کے لیے ایک سفید شجر تھمہ لایا۔ رسول اللہ نے اس کو جواب لکھا اور ایک چادر تھمہ بھیجی۔ پھر ہم لوگ یہاں تک کہ وادی القریٰ میں پہنچے آپ نے اس عورت سے باغ کے میوے کا حال پوچھا کتنا میوہ نکلا؟ اس نے کہا پورے دس وسق نکلا آپ نے فرمایا میں جلدی جاؤں گا تم میں سے جس کا جی چاہے وہ میرے ساتھ جلدی چلے اور جس کا جی چاہے ٹھہر جاوے۔ ہم نکلے یہاں تک مدینہ دکھلائی دینے لگا آپ نے فرمایا یہ طابہ ہے (طابہ مدینہ منورہ کا نام ہے) اور یہ احد پہاڑ ہے جو ہم کو چاہتا ہے اور ہم اس کو چاہتے ہیں۔ پھر فرمایا انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کے گھر بہتر ہیں (کیونکہ وہ سب سے پہلے مسلمان ہوئے)۔ پھر بنی عبد الاشہل کا گھر پھر بنی حارث بن خزرج کا گھر پھر بنی ساعدہ کا گھر اور انصار کے سب گھروں میں بہتری ہے۔ پھر سعد بن عبادہ ہم سے ملے ابو اسید نے ان سے کہا تم نے نہیں سنا رسول اللہ نے انصار کے گھروں کی بہتری بیان کی تو ہم کو سب کے اخیر کر دیا۔ یہ سن کر سعد نے رسول اللہ سے ملاقات کی اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے انصار کی فضیلت بیان کی اور ہم کو سب کے آخر میں کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تم کو یہ کافی نہیں ہے کہ تم اچھوں میں رہے۔

۵۹۳۹- ترجمہ وہی جو جو پر گزرا اس میں سعد بن عبادہ کا قصہ نہیں ہے اور یہ زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلمہ والے کو اس کا ملک لکھ دیا۔

۵۹۴۹- عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ وَكَمْ يَذْكُرُ مَا بَعْدَهُ مِنْ قِصَّةِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ وَرَأَى فِي حَدِيثٍ وَهِيَ بِفَتْحِ

(۵۹۳۹) اس حدیث میں کئی معجزے ہیں آپ کے۔ ایک میوہ کا ایسا ٹھیک اندازہ جو اچھے اچھے جاننے والوں سے نہ ہو سکا۔ دوسرے ہوا کی خبر دینا پہلے سے۔ تیسرے منع کرنا لوگوں کو کھڑے ہونے سے ہوا میں۔

لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِبَحْرِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثٍ
وَهَيْبٍ فَكَتَبَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ .

بَابُ تَوَكُّلِهِ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى

باب: آپ کے توکل کا بیان

۵۹۵۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم جہاد کو
گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف ہم نے
آپ کو ایک وادی میں پایا جہاں کانٹے دار درخت بہت تھے۔ آپ
ایک درخت کے تلے اترے اور اپنی تلوار ایک شاخ سے لٹکادی اور
لوگ جدا جدا بچھل گئے اسی وادی میں درختوں کے سایوں میں۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص میرے پاس آیا
میں سو رہا تھا اس نے تلوار اتاری۔ میں جاگادہ میرے سر پر کھڑا تھا
مجھے اس وقت خبر ہوئی جب اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار آگئی۔ وہ
بولا اب تمہیں کون بچا سکتا ہے مجھ سے؟ میں نے کہا اللہ پھر
دوسری بار اس نے یہی کہا میں نے کہا اللہ۔ یہ سن کر اس نے تلوار
نیام میں کر لی۔ وہ شخص یہ بیٹھا ہے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اس سے کچھ تعرض نہ کیا۔

۵۹۵۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ غَزْوَةُ قَيْلٍ فَأَذْرَكْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْبُحْبُوحِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَغَلَّقَ سَيْفَهُ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا قَالَ وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْوَادِي يَسْتَفْطِلُونَ بِالشَّجَرِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ رَجُلًا أَتَانِي وَأَنَا نَائِمٌ فَأَخَذَ السَّيْفَ فَاسْتَيْقَظْتُ وَهُوَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَلَمْ أَشْعُرْ إِلَّا وَالسَّيْفُ صَلَّتَا فِي يَدَيْهِ فَقَالَ لِي مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ قُلْتُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّانِيَةِ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي قَالَ قُلْتُ اللَّهُ قَالَ فَسَمَّ السَّيْفَ فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٌ ثُمَّ لَمْ يَعْزِضْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ .

۵۹۵۱- جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
انہوں نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ
نجد کی طرف جب آپ لوٹے وہ بھی ساتھ لوٹے ایک روز دو پہر
کے وقت پھر بیان کیا اسی حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر
گزری۔

۵۹۵۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أُخْبِرَهُمَا أَنَّهُ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةَ قَيْلٍ فَجَدَّ قَيْلًا فَغَلَّقَ النَّبِيُّ ﷺ قَيْلًا مَعَهُ فَأَذْرَكْتَهُمُ الْقَائِلَةَ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ وَمَعْمَرٍ .

۵۹۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۵۲- عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَقْبَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِذَاتِ الرَّقَاعِ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ

(۵۹۵۰) سبحان اللہ توکل اور بہادری اور استقلال اور عزیمت اس کو کہتے ہیں ایسے سخت وقت میں بھی مضبوط رہے یوں تو سب اچھی
نہلتوں کا دعویٰ کرتے ہیں اور بڑی بڑی شیخیاں بگھارتے ہیں پر امتحان کے وقت سٹی بھول جاتے ہیں میں نے چشم خود بڑے بڑے لاف زنون
کو دیکھا کہ قرآسی مصیبت میں ان کے حواس جاتے رہے، بعضوں نے زہر کھالیا اور جان وکی لاجھول و لاقوۃ۔ یہ حدیث بھی آپ کی ثبوت
کا ایک بڑا ثبوت ہے اتنی شجاعت اور بہادری بھی ثبوت کی نشانی ہے۔

وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ لَمْ يَعْزُضْ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 بَابُ بَيَانِ مَثَلِ مَا بُعِثَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ
 الْهُدَى وَالْعِلْمِ

باب: رسول اللہ ﷺ جو ہدایت اور علم لے کر آئے ہیں
 اس کی مثال

۵۹۵۳- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مثال
 اس کی جو خدا نے مجھ کو دیا ہدایت اور علم ایسی ہے جیسے مینہ برسا زمین
 پر اس میں کچھ حصہ ایسا تھا جس نے پانی کو چوس لیا اور چار اور بہت
 سا سبزہ جمایا اور کچھ حصہ اس کا کڑا سخت تھا اس نے پانی کو سمیٹ
 رکھا پھر اللہ نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اس سے لوگوں نے اس سے
 پیا اور پلایا اور چرایا (بخاری کی روایت میں زر عوا ہے یعنی کھیتی کی اس
 سے) اور کچھ حصہ اس کا چٹیل میدان ہے نہ تو پانی کو روکے نہ گھاس
 اگاوے (جیسے چکنی چٹان کہ پانی لگا اور چل دیا)۔ تو یہ مثال ہے اس
 کی جس نے خدا کے دین کو سمجھا اور اللہ نے اس کو فائدہ دیا اس چیز
 نے جو مجھ کو عطا فرمائی اس نے آپ بھی جانا اور اوروں کو بھی
 سکھایا۔ اور جس نے اس طرف سر نہ اٹھایا (یعنی توجہ نہ کی) اور اللہ
 کی ہدایت کو جس کو میں دے کر بھیجا گیا قبول نہ کیا۔

۵۹۵۳- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ مَثَلَ مَا
 بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ عَزٌّ وَجَلٌّ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ
 كَمَثَلِ غَيْثٍ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ
 طَيِّبَةٌ قَبِلَتْ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلْبَاءَ وَالنَّعْنَاعَ
 الْكَثِيرَ وَكَانَ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتْ الْمَاءَ
 فَفَفَعَّ اللَّهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا مِنْهَا وَسَقَوْا
 وَرَدَعُوا وَأَصَابَ طَائِفَةٌ مِنْهَا أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ
 قَبَعَانٌ لَا تُمْسِكُ مَاءً وَلَا تُنْبِتُ كَلًّا فَذَلِكَ مَثَلُ
 مَنْ فَقَّهَ فِي دِينِ اللَّهِ وَنَفَعَهُ بِمَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ
 فَعِلِمَ وَعِلْمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا
 وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ))

باب: آپ کو اپنی امت پر کیسی شفقت تھی

بَابُ شَفَقَتِهِ ﷺ عَلَى أُمَّتِهِ وَمَبَالَغَتِهِ فِي

اس کا بیان

تَحذِيرِهِمْ مِمَّا يَضُرُّهُمْ

۵۹۵۴- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

۵۹۵۴- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

(۵۹۵۳) یعنی زمین کی تین قسمیں ہیں اسی طرح لوگ بھی تین طرح کے ہیں:-
 قسم اول:- جو پانی سے زردہ ہوتی ہیں اور گھاس اور ترکاری اور میوے اگاتی ہے لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس کی مثل وہ
 شخص ہے جس نے دین کا علم یاد کیا آپ بھی عمل کیا لوگوں کو سکھایا انہوں نے بھی فائدہ اٹھایا۔
 دوسری قسم:- وہ جو خود نہیں اگاتی لیکن پانی روک رکھتی ہے اس سے آدمیوں اور جانوروں کو نفع ہوتا ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس
 نے دین کا علم یاد کیا لیکن اس کو اتنی فہم نہیں کہ اس میں سے باریک مطلب نکالے۔ خیر اس سے سن کر اور لوگوں نے فائدہ اٹھایا۔
 تیسری قسم:- بچتی صاف زمین جہاں نہ گھاس اگتی ہے نہ پانی تھمتا ہے۔ یہ اس شخص کی مثال ہے جس نے دین کی طرف توجہ نہ
 کی ہونہ اس کو یاد رکھا۔ (نووی)

(۵۹۵۴) عرب میں دستور تھا کہ جس نے دشمن کے لشکر کو دیکھا کہ غارت کرنے کو آتا ہے تو وہ منگا ہو کر اپنے کپڑے لٹری لٹری

نے فرمایا میری مثال اور میرے دین کی مثال جو اللہ نے مجھے دے کر بھیجا ایسی ہے جیسے مثال اس شخص کی جو اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے میری قوم! میں نے لشکر کو اپنی دونوں آنکھوں سے دیکھا (یعنی دشمن کی فوج کو) اور میں نگا ڈرانے والا ہوں سو جلدی بھاگو۔ اب اس کی قوم میں سے بعضوں نے اس کا کہنا مانا وہ شام ہوتے ہی بھاگ گئے اور آرام سے چلے گئے اور بعضوں نے جھٹلایا وہ صبح تک اسی جگہ رہے اور صبح ہوتے ہی لشکر ان پر نوت پڑا اور ان کو تباہ کیا اور جز سے اکھیر دیا۔ سو یہی مثل ہے اس کی جس نے میرا کہنا مانا اور جھٹلایا سچے دین کو۔

۵۹۵۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری مثال اور میری امت کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے آگ جلائی پھر اس میں کیڑے اور پتنگے گرنے لگے اور میں پکڑے ہوئے ہوں تمہاری کمروں کو اور تم بے تامل اندھا دھند اس میں گر پڑتے ہو۔

۵۹۵۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔
۵۹۵۷- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ جلائی جب اس کے گرد روشنی ہوئی تو اس میں کیڑے اور یہ جانور جو آگ میں ہیں گرنے لگے اور وہ شخص ان کو روکنے لگا لیکن وہ نہ رکنے لگا اس میں گرنے لگے۔ یہ مثال ہے میری اور تمہاری میں تمہاری کمر پکڑ کر جہنم سے روکتا ہوں اور کہتا ہوں جہنم کے پاس سے چلے آؤ اور تم نہیں مانتے

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ مَثَلِي وَمَثَل مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ كَمَثَل رَجُلٍ آتَى قَوْمَهُ فَقَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَيْشَ بَعِثَنِي وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالْحِجَاءُ فَاطَاعَهُ طَائِفَةٌ مِنْ قَوْمِهِ فَأَذْلَجُوا فَأَنْطَلَقُوا عَلَى مَهَلَّتِهِمْ وَكَذَّبَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ فَأَصْبَحُوا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَأَهْلَكَهُمْ وَاجْتَا حَهُمْ فَذَلِكَ مَثَل مَنْ أَطَاعَنِي وَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِهِ وَمَثَل مَنْ عَصَانِي وَكَذَّبَ مَا جِئْتُ بِهِ مِنْ الْحَقِّ))

۵۹۵۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَتْ الدُّوَابُّ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهِ فَأَنَّا آخِذٌ بِحُجْرِكُمْ وَأَنْتُمْ تَفْحَمُونَ فِيهِ))

۵۹۵۶- عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.
۵۹۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهَا جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهَذِهِ الدُّوَابُّ الَّتِي فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا وَجَعَلَ يَحْجُرُهُنَّ وَيُعَلِّسُهُنَّ فَيَسْفَحْنَ فِيهَا قَالَ فَذَلِكَ مَثَلِي وَمَثَلِكُمْ أَنَا آخِذٌ بِحُجْرِكُمْ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ عَنِ النَّارِ هَلُمَّ))

پراٹھا کر چلا تا تھا اور اپنی قوم سے کہتا تھا کہ جلد بھاگو۔ نکلے ہونے سے غرض یہ تھی کہ اس کو لوگ بڑی آدت سمجھیں اور اس کو سچا جان کر جلد بھاگیں۔

(۵۹۵۵) یعنی لوگ حرص اور گناہوں میں بے تامل گرتے ہیں جیسے آگ میں کیڑے پھنکے خوشی سے گرتے ہیں اور جلتے ہیں۔ اور حضرت کمال شفقت سے ان نادانوں کو بہت روکتے ہیں جیسے کوئی کسی کی کمر پکڑ کر روکے پراسوس کہ نادان حرص نہیں رکھتے۔

عَنْ النَّارِ فَيَعْلَمُونَ تَقَعْمُونَ فِيهَا))

اسی میں گھسے جاتے ہو۔

۵۹۵۸- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلِي وَمَثَلُكُمْ كَمَثَلِ رَجُلٍ

۵۹۵۸- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا میری اور تمہاری مثال اس شخص کی سی ہے جس نے آگ

جلائی اور نڈی اور پتنگے اس میں گرنے لگے اور وہ ان کو روکنے لگا

اسی طرح میں تمہاری کمر تھاے ہوں انگارے اور تم نکلے جاتے

ہو میرے ہاتھ سے۔

أَوْقَدَ نَارًا فَجَعَلَ الْجِنَادِبُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ

فِيهَا وَهُوَ يَذْبُهُنَّ عَنْهَا وَأَنَا آخِذٌ بِخِجْرَتِكُمْ

عَنْ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقْلَبُونَ مِنْ يَدِي))

عَنْ النَّارِ وَأَنْتُمْ تَقْلَبُونَ مِنْ يَدِي))

بَابُ ذِكْرِ كَوْنِهِ ﷺ خَاتِمَ النَّبِيِّينَ

باب: آپ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا

۵۹۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

۵۹۵۹- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری

مثال اور پیغمبروں کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک محل

بنایا نہایت عمدہ اور خوب صورت لوگ اس کے گرد پھرنے لگے

اور کہنے لگے ہم نے اس سے بہتر عمارت نہیں دیکھی مگر ایک

اینٹ کی جگہ خالی ہے اور میں وہی اینٹ ہوں (جس سے نبوت

کا محل پورا ہو گیا اب دوسرا کوئی نبی نیا میرے بعد نہ ہوگا)

النَّبِيِّاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى بُيْتَانَا فَأَحْسَنَهُ

وَأَجْمَلَهُ فَجَعَلَ النَّاسُ يُطِيفُونَ بِهِ يَقُولُونَ مَا

رَأَيْنَا بُيْتَانَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِلَّا هَذِهِ اللَّيْنَةُ

فَكَنتُ أَنَا تِلْكَ اللَّيْنَةُ))

فَكَنتُ أَنَا تِلْكَ اللَّيْنَةُ))

۵۹۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

۵۹۶۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا میری مثال اور اور پیغمبروں کی مثال جو مجھ سے پہلے

ہو چکے ایسی ہے جیسے کسی شخص نے کئی گھر بنائے اور ان کو زیب دیا

اور آرائش دی اور پورا کیا مگر ایک کونے پر ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ

دی اب لوگ اس کے گرد پھرنے لگے اور ان کو وہ عمارت پسند آئی

وہ کہنے لگے مکان واسے سے تو نے ایک اینٹ یہاں رکھ دی ہوتی

تو تیری عمارت پوری ہو جاتی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ اینٹ

میں ہوں۔

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ أَبُو

الْقَاسِمِ ﷺ ((مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّاءِ مِنْ قَبْلِي

كَمَثَلِ رَجُلٍ ابْتَنَى بُيُوتًا فَأَحْسَنَهَا وَأَجْمَلَهَا

وَأَكْمَلَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبْنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَائِهَا

فَجَعَلَ النَّاسُ يُطَوِّفُونَ وَيُعْجِبُهُمُ الْبَيْتَانُ

فَيَقُولُونَ أَلَا وَصَعْتَ هَاهُنَا لَبْنَةً فَيَسِمُ بَيْتَانِكَ

فَقَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ فَكَنتُ أَنَا اللَّيْنَةُ))

فَقَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ فَكَنتُ أَنَا اللَّيْنَةُ))

۶۹۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۶۹۶۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں وہ اینٹ

ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

قَالَ ((مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّاءِ مِنْ قَبْلِي كَمَثَلِ

رَجُلٍ بَنَى بُيْتَانَا فَأَحْسَنَهُ وَأَجْمَلَهُ إِلَّا مَوْضِعَ

لَبْنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَائِهَا فَجَعَلَ النَّاسُ

يَطَوِّفُونَ بِهِ وَيُعْجِبُونَ لَهُ وَيَقُولُونَ هَذَا وَصَعْتَ

هَذِهِ اللَّيْنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّيْنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ))
 ۵۹۶۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 ﷺ ((مَثَلِي وَمَثَلُ النَّبِيِّينَ)) فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۵۹۶۲- ابو سعید سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۵۹۶۳- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
 ((مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا
 فَأَتَمَّهَا وَأَكْمَلَهَا بِأَلَا مَوْضِعَ لَبْنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ
 يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلَا
 مَوْضِعُ اللَّيْنَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَنَا مَوْضِعُ
 اللَّيْنَةِ جِئْتُ فَخَتَمْتُ الْأَنْبِيَاءَ))

۵۹۶۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا میری مثال اور ان پیغمبروں کی مثال اس شخص کی مثال ہے
 جس نے ایک گھر بنایا اس کو پورا کیا اور تمام کپڑے ایک اینٹ کی جگہ
 چھوڑ دی۔ لوگوں نے اس کے اندر جانا شروع کیا اور لگے تعجب
 کرنے اور کہنے لگے کاش یہ اینٹ بھی خالی نہ ہوتی۔ آپ نے فرمایا
 میں اس اینٹ کی جگہ ہوں میں آیا اور پیغمبروں کو ختم کر دیا۔

۵۹۶۴- عَنْ سَلِيمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ
 بَدَّلَ أُنْمَهَا أَحْسَنَهَا.

۵۹۶۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں پورا کیا کے بدلے
 آرائش دیا ہے۔

بَابُ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ تَعَالَى رَحْمَةً أُمَّةٍ قَبَضَ
 نَبِيَّهَا قَبْلَهَا

باب: جب کسی امت پر اللہ تعالیٰ کی مہر ہوتی ہے تو اس
 کا پیغمبر اس کے سامنے گزر جاتا ہے

۵۹۶۵- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
 ((إِنْ أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ رَحْمَةً أُمَّةٍ مِنْ
 عِبَادِهِ قَبَضَ نَبِيَّهَا قَبْلَهَا فَجَعَلَهُ لَهَا فَرْطًا
 وَسَلَفًا بَيْنَ يَدَيْهَا وَإِذَا أَرَادَ هَلَكَةَ أُمَّةٍ عَذَّبَهَا
 وَنَبِيَّهَا حَتَّىٰ فَأَهْلَكَهَا وَهُوَ يَنْظُرُ فَاقْرَأْ عَيْنَهُ
 بِهَلَكَتِهَا حِينَ كَذَبُوهُ وَعَصَوْا أَمْرَهُ))

۵۹۶۵- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ
 جل جلالہ جب جس امت پر رحم کرتا ہے تو اس کا نبی امت کی
 ہلاکت سے پہلے گزر جاتا ہے اور وہ اپنی امت کا پیش خیمہ ہوتا ہے
 اور جب کسی امت کی تباہی چاہتا ہے تو اس کو ہلاک کرتا ہے اس
 کے نبی کے سامنے اور نبی اس کی تباہی سے خوش ہوتا ہے۔ کیونکہ
 اس نے جھٹلایا نبی کو اور کہنا نہ مانا۔

بَابُ إِثْبَاتِ حَوْضِ نَبِيِّنَا ﷺ وَصِفَاتِهِ

باب: حوض کوثر کا بیان

۵۹۶۶- عَنْ جُنْدَبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((أَنَا فَرْطُكُمْ
 عَلَى الْحَوْضِ))

۵۹۶۶- جندب سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے
 آپ فرماتے تھے میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر یعنی آگے
 جا کر تمہارے آنے کا منتظر رہوں گا اور تمہارے پلانے کا سامان
 درست کروں گا۔

(۵۹۶۶) تاحضیٰ عیاض نے کہا حوض کوثر کی حد شیشی صحیح ہیں اور ان پر ایمان لانا فرض ہے اور روایت کیا اس کو مستفرد صحابہ نے یہاں تک
 کہ وہ درجہ نواز کو پہنچ گئی ہیں۔ (نوری)

۵۹۶۷- عَنْ حُنْدَبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يَمْثَلُهُ

۵۹۶۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۶۸- عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ

۵۹۶۸- ابو حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض کوثر پر جو

الْحَوْضِ مَنْ وَرَدَ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ يَظْمَأْ

وہاں آئے گا وہ اس حوض میں سے پئے گا اور جو پیئے گا اس میں سے

أَبَدًا وَلَيَرِدُنَّ عَلَيَّ أَقْوَامٌ أَعْرَفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي ثُمَّ

پھر کبھی پیسا نہ ہو گا اور میرے سامنے کچھ لوگ آویں گے جن کو

يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَسَمِعَ النُّعْمَانَ

میں پہچانتا ہوں اور وہ مجھ کو پہچانتے ہیں پھر وہ روک دیئے جاویں

بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ وَأَنَا أَحَدُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ فَقَالَ

گے میرے پاس آنے سے۔

هَكَذَا سَمِعْتُ سَهْلًا يَقُولُ قَالَ فَقُلْتُ نَعَمْ))

۵۹۶۹- قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَيَّ أَبِي سَعِيدِ

۵۹۶۹- میں کہوں گا یہ میرے لوگ ہیں۔ جواب ملے گا تم نہیں

الْبُخَيْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ يَزِيدُ فَيَقُولُ ((إِنَّهُمْ هُنِي

جاننے جو جو انہوں نے کیا تمہارے بعد (یعنی کافر ہو گئے اور اسلام

فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَنْتَرِي مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ فَاقُولُ

سے پھر گئے جیسے عرب کے بعض قبیلے حضرت کی وفات کے بعد

سُخْفًا سُخْفًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي))

اسلام سے پھر گئے تھے۔ میں کہوں گا تو دور ہو دور ہو جس نے اپنا

دین بدل دیا میرے بعد۔

۵۹۷۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۷۰- عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْبُخَيْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَعْقُوبَ.

۵۹۷۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ

۵۹۷۱- عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ﷺ نے فرمایا میرا حوض ایک مہینہ کی راہ ہے اس کے چاروں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ وَزَوَائِيَةٌ

کونے برابر ہیں (یعنی طول اور عرض یکساں ہے)۔ اس کا پانی

سَوَاءٌ وَمَاؤُهُ أَيْضٌ مِنَ الْوَرِقِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ

چاندی سے زیادہ سفید ہے اور اس کی بو مشک سے بہتر ہے۔ اس پر

مِنَ الْمِسْكِ وَكِبْرَانُهُ كَنْجُومِ السَّمَاءِ فَمَنْ

جو آنخوڑے رکھے ہیں ان کی گنتی آسمان کے تاروں کے برابر

شَرِبَ مِنْهُ فَلَا يَظْمَأُ بَعْدَهُ أَبَدًا))

ہے۔ جو اس میں سے پئے گا پھر کبھی پیسا نہ ہو گا۔

۵۹۷۲- قَالَ وَقَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ

۵۹۷۲- عبد اللہ نے کہا اسماء بنت ابی بکرؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنِّي

فرمایا میں حوض پر رہوں گا دیکھوں گا تم میں سے کون کون وہاں

(۵۹۶۹) قاضی نے کہا بعد حساب و کتاب کے یہ پینا ہو گا اور جہنم سے نجات پانے کے بعد اس صورت میں کبھی پیسا نہ ہو گا۔ اور بعضوں نے کہا اس حوض میں سے وہی پئے گا جس کے لیے جہنم سے نجات کبھی گی یا اگر اس حوض میں سے پی کر پھر کوئی مسلمان جہنم میں بھی جائے گا تو اس کو پیاس کا عذاب نہ ہو گا بلکہ اور عذاب ہو گا۔ (نوری)

آتے ہیں اور کچھ لوگ میرے پاس آنے سے انکسے جاویں گے۔ میں کہوں گا اے پروردگار! یہ لوگ میرے ہیں میری امت کے ہیں۔ جو اب ملے گا تم کو معلوم نہیں جو کام انہوں نے تمہارے بعد کئے، قسم خدا کی تمہارے بعد ذرا نہ ٹھہرے ایڑیوں پر لوٹ گئے (اسلام سے پھر گئے۔ ان لوگوں میں خدیجی بھی داخل ہیں جو حضرت علی مرتضیٰ کے ساتھ سے الگ ہو گئے اور مسلمانوں کو کانفر دیکھنے لگے اور وہ لوگ بھی داخل ہیں جنہوں نے حضرت کی وصیت پر عمل نہ کیا اور حضرت کے اہل بیت کو ستایا اور شہید کیا۔ معاذ اللہ) ابن ابی ملیکہ جو اس حدیث کے راوی ہیں کہتے تھے یا اللہ ہم تیری پناہ مانگتے ہیں ایڑیوں پر لوٹ جانے سے یا دین میں تھک جھونے سے۔

۵۹۷۳- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ اپنے اصحاب میں بیٹھے تھے فرماتے تھے میں حوض کوثر پر تمہارا انتظار کروں گا کہ کون کون تم میں سے آتے ہیں۔ قسم خدا کی بعض لوگ میرے پاس آنے سے روکے جاویں گے۔ میں کہوں گا اے رب! میرے لوگ ہیں اور میری امت کے لوگ ہیں۔ پروردگار فرمادے گا تجھ کو معلوم نہیں انہوں نے جو کام کئے تیرے بعد ہمیشہ پھرتے رہے دین سے۔

۵۹۷۴- ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں لوگوں سے حوض کوثر کا ذکر سنتی تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا تھا۔ ایک دن چھو کری میری کنگھی کر رہی تھی میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے اے لوگو! یہ سن کر میں نے چھو کری سے کہا سرک جا میرے پاس سے۔ وہ بولی آپ نے مردوں کو بلایا ہے نہ کہ عورتوں کو۔ میں نے کہا لوگوں میں میں داخل ہوں۔ رسول اللہ نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ

عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرُدُّ عَلَيَّ مِنْكُمْ
وَسَيُؤَخِّدُ أَنَا مَنْ دُونِي فَأَقُولُ يَا رَبُّ هِيَ وَهِيَ
أُتِيهِ فَيَقَالُ أَمَا شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بِعَذَابِكَ وَاللَّهِ
مَا بَرَّحُوا بِعَذَابِكَ يَرْجِعُونَ عَلَيَّ أَعْقَابِهِمْ)) قَالَ
فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ
أَنْ نَرْجِعَ عَلَيَّ أَعْقَابِنَا أَوْ أَنْ تُفْتَنَ عَنَّا دِينَنَا.

۵۹۷۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانِي أَصْحَابِي ((إِنِّي عَلَيَّ
الْحَوْضِ أَنْظُرُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيَّ مِنْكُمْ فَوَاللَّهِ
لَيَنْتَضِعَنَّ دُونِي رَجَالٌ فَلَأَقُولَنَّ أَيُّ رَبِّ هِيَ
وَمِنْ أُتِيهِ فَيَقُولُ إِنَّكَ لَأَنْدَرِي مَا عَمِلُوا
بِعَذَابِكَ مَا زَالُوا يَرْجِعُونَ عَلَيَّ أَعْقَابِهِمْ))

۵۹۷۴- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ
النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ النَّاسَ
يَذْكُرُونَ الْحَوْضَ وَلَمْ أَسْمَعْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا كَانَ يَوْمًا مِنْ ذَلِكَ وَالْحَجَارِيَّةُ
نُشِطُنِي فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ ((أَيُّهَا النَّاسُ)) فَقُلْتُ لِلْحَجَارِيَّةِ
اسْتَأْجِرِي عَنِّي قَالَتْ إِنَّمَا دَعَا الرَّجُلَ وَلَمْ

(۵۹۷۳) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کو وقات کے بعد اپنی امت کا تفصیلی حال نام بہ نام معلوم نہیں ہوتا یہ علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے اور وہ جو ایک روایت میں آیا ہے کہ پیر اور جمعرات کو امت کے احوال مجھ پر پیش ہوتے ہیں اس سے مراد اجمالی پیشی ہے نہ کہ تفصیلی۔

ہوں گا حوض پر تو تم ہو شیار رہو کوئی تم میں سے ایسا نہ ہو میرے پاس آوے پھر بنایا جاوے جیسے بھٹکا ہوا اونٹ بٹایا جاتا ہے میں کہوں گا یہ کیوں بٹائے جاتے ہیں جواب ملے گا تمہیں معلوم نہیں انہوں نے نئی نئی باتیں نکالیں تمہارے بعد (طرح طرح کی بدعتیں) اعتقاد اور عمل میں میں کہوں گا تو دور ہو۔

۵۹۷۵- حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے سارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو منبر پر اور وہ کنگھی کر رہی تھیں انہوں نے کنگھی کرنے والی سے کہا بس کر اخیر تک۔

۵۹۷۶- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روز رسول اللہ ﷺ نکلے اور احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی جیسے جنازے کی نماز پڑھتے ہیں پھر منبر کی طرف آئے اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا اور گواہ ہوں گا اور قسم خدا کی میں حوض کو اس وقت دیکھ رہا ہوں اور مجھ کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں ملیں یا زمین کی کنجیاں اور قسم خدا کی مجھے یہ ڈر نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے بلکہ یہ ڈر ہے کہ تم دنیا کے لالچی میں آکر ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو۔

۵۹۷۷- عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے احد کے شہیدوں پر نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے جیسے کوئی رخصت کرتا ہے زندوں اور مردوں کو اور فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر اور اس حوض کی چوڑائی اتنی ہے جیسے

يَذَاعُ السَّاءُ فَقُلْتُ إِنِّي مِنَ النَّاسِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ عَلَى الْحَوْضِ فَإِنِّي لَا يَأْتِينُ أَحَدُكُمْ فَيَذِبُ عَنِّي كَمَا يَذِبُ الْعَبْرُ الْمَضَالُ فَأَقُولُ فِيمَ هَذَا فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَخَذْتُوا بِغَدِكَ فَأَقُولُ سَحْقًا))

۵۹۷۵- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ تَحَدَّثَتْ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ عَلَى الْمَنْبَرِ وَهِيَ تَمْسِطُ أَثَرَهَا النَّاسُ فَقَالَتْ لِمَا سَمِعْتُهَا كَفَى رَأْسِي بِحُجُوِّ حَدِيثٍ كَثِيرٍ عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَبَّاسٍ.

۵۹۷۶- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ ((إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَتَنَافَسُوا فِيهَا))

۵۹۷۷- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ قَتْلِي أُحُدٍ ثُمَّ صَعِدَ الْمَنْبَرِ كَمَا مَوْذِعٌ لِلْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ فَقَالَ ((إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنْ عَرَضْتُمْ كَمَا بَيْنَ

(۵۹۷۶) اور دنیا کے واسطے آخرت کا خیال چھوڑ دو۔ مسلمانوں نے حضرت کے چند روز بعد یہ ایسے کام شروع کئے اور آپس میں چھوٹ کی بناؤں۔ معاویہ حضرت علی مرتضیٰ سے لڑے اور یزید نے خاندان نبوت کو بچہ کیا اور حجاج نے عبد اللہ بن زبیر کو شہید کیا اور قتلوں کی تاریخ بندھ گئی۔ اس روز سے آج تک مسلمانوں کا وہی حال ہے کسی ایک امام یا خلیفہ پر سب مسلمان اکٹھے نہیں ہوئے آخر کافر موقع پا کر ان پر غالب ہوئے اور ان کی قوت خاک میں مل گئی۔

۱۔ خزانوں سے مراد ملکوں کا فتح ہونا اور بکثرت مال حاصل ہونا ہے۔ ۲۔ صحیح

أَيُّدَةً إِلَى الْحَقِّقَةِ إِنِّي لَسْتُ أَحْسَنِي عَلَيْكُمْ أَنْ تَشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَحْسَنِي عَلَيْكُمْ الدُّنْيَا أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا وَتَقْتُلُوا فَتَهْلِكُوا كَمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)) قَالَ عُمَةُ فَكَانَتْ آخِرَ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ الْمَيْتِرِ.

ایہ سے جھ (یہ دونوں مقام کے نام ہیں ایہ مدینہ سے پندرہ منزل پر اور جھ سات منزل پر ہے) مجھے یہ ڈر نہیں ہے کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے لیکن میں ڈرتا ہوں کہ دنیا کے لالچ میں پڑ کر آپس میں لڑنے نہ لگو پھر تباہ ہو جاؤ جیسے تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے عقیدہ نے کہا یہ اخیر بار میرا دیکھنا تھا آپ کو منبر پر۔

۵۹۷۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنَا قَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَتَأْتِيَنَّ أَقْوَامًا تُمْ لَأَغْلِبَنَّ عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ يَا رَبُّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَيَقَالَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَخَذْتُوا بَعْدَكَ)).

۵۹۷۸- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہارا پیش رو ہوں گا حوض کوثر پر اور چند لوگوں کے واسطے مجھ سے جھگڑا ہوگا پھر میں غالب ہوں گا اور عرض کروں گا اے مالک میرے یہ تو میرے اصحاب ہیں اصحاب ہیں اصحاب ہیں جو اب ملے گا تم نہیں جانتے انہوں نے جوئی باتیں کہیں تمہارے بعد۔

۵۹۷۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((أَصْحَابِي أَصْحَابِي)).

۵۹۷۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۸۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ وَفِي حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ.

۵۹۸۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۸۱- عَنْ حَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ وَمُغِيرَةَ.

۵۹۸۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۵۹۸۲- عَنْ حَارِثَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ)) فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ أَلَمْ تَسْمَعْهُ قَالَ ((الْأَوَائِي)) قَالَ لَا فَقَالَ الْمُسْتَوْرِدُ ((تَوَى فِيهِ اللَّائِيَةُ مِثْلَ الْكَوَائِبِ)).

۵۹۸۲- حارثہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے حوض میرا تباہ ہے جیسے صنعاء سے مدینہ (ایک مہینہ کی راہ)۔ مستورد نے کہا تم نے آپ سے برتنوں کا ذکر نہیں سنا؟ حارثہ نے کہا نہیں۔ مستورد نے کہا تم برتن دیکھو گے وہاں ستاروں کی طرح۔

۵۹۸۳- عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ الْخَزَاعِمِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ وَذَكَرَ الْحَوْضَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ الْمُسْتَوْرِدِ وَقَوْلَهُ.

۵۹۸۳- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں مستورد کے قول کا ذکر نہیں ہے۔

۵۹۸۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

۵۹۸۴- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا

تمہارے سامنے ایک حوض ہوگا جس کے دونوں کناروں میں اتنا
فاصلہ ہوگا جیسا جرباء اور اذرح میں ہے۔

۵۹۸۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے
عبید اللہ نے کہا میں نے نافع سے پوچھا جرباء اور اذرح کیا ہیں؟
انہوں نے کہا دو گاؤں ہیں شام میں ان دونوں میں تین دن کی راہ
کا فاصلہ ہے یا تین رات کا۔

۵۹۸۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۸۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا تمہارے سامنے ایک حوض ہے اتنا بڑا جیسے جرباء
سے اذرح اس میں کوزے ہیں آسمان کے تاروں کی طرح۔ جو
وہاں آوے گا اور اس میں سے پئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

۵۹۸۹- ابو ذر غفاریؓ سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول
اللہ ﷺ! حوض کے برتن کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا قسم ہے اس کی
جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے اس حوض کے برتن آسمان کے
تاروں سے زیادہ ہیں اور کس رات کے تارے اس رات کے جو
اندھیری بے بدلی کے ہو۔ وہ جنت کے برتن ہیں جو اس میں پئے گا
پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا اخیر تک۔ یعنی ہمیشہ تک (کیونکہ وہاں اخیر
نہیں ہے)۔ اس حوض میں بہشت کے دو پرنا لے بہتے ہیں جو اس
میں سے پئے گا پیاسا نہ ہو۔ اس کا طول اور عرض برابر ہے جتنا
فاصلہ ایلہ سے عمان تک ہے (یہ دونوں شام کے شہر ہیں)۔ اس
کاپانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔

۵۹۹۰- ثوبانؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اپنے حوض

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا مَا
بَيْنَ نَاحِيَّتَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرَبَاءَ وَأَذْرَحَ)) .

۵۹۸۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

((إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا بَيْنَ جَرَبَاءَ
وَأَذْرَحَ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُنْثَنِيِّ ((حَوْضِي)) .

۵۹۸۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ
وَرَأَى قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَوْلَيْنِ
بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةٌ ثَلَاثَ لَيَالٍ وَفِي حَدِيثٍ
ابْنِ بَشِيرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ .

۵۹۸۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ .

۵۹۸۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ أَمَامَكُمْ حَوْضًا كَمَا
بَيْنَ جَرَبَاءَ وَأَذْرَحَ فِيهِ أَبَارِيقُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ
مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا أَبَدًا)) .

۵۹۸۹- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا آيَةُ الْحَوْضِ قَالَ
((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَيُّتُهُ أَكْثَرُ مِنْ
عَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا أَلَا فِي اللَّيْلَةِ
الْمُظْلِمَةِ الْمُصْحَبِ آيَةُ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ
مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ آخِرَ مَا عَلَيْهِ يَشْتَبُ فِيهِ
مِيزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ
عَرَضُهُ مِثْلَ طُولِهِ مَا بَيْنَ عَمَّانَ إِلَى أَيْلَةَ مَأْوَةَ
أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ)) .

۵۹۹۰- عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ

کے کنارے پر لوگوں کو ہٹاتا ہوں گا یمن والوں کے لیے میں پانی نکڑی سے ماروں گا یہاں تک کہ یمن والوں پر اس کا پانی بہ آدے گا۔ (اس سے یمن والوں کی بڑی فضیلت نکلی انہوں نے دنیا میں حضرت کی مدد کی اور دشمنوں سے بچایا پس حضرت بھی آخرت میں ان کی مدد کریں گے اور سب سے پہلے حوض کوثر سے وہ نکلے گے) پھر پوچھا گیا آپ سے اس حوض کا عرض کتنا ہے؟ آپ نے فرمایا جیسے یہاں سے عمان۔ پھر پوچھا گیا اس کا پانی کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے دو پر نالے اس میں پانی چھوڑتے ہیں جن کو جنت سے پانی کی مدد ہوتی ہے ایک پر نالہ سونے کا ہے اور ایک چاندی کا۔

۵۹۹۱- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ میں قیامت کے دن حوض کوثر کے کنارے پر رہوں گا۔

۵۹۹۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۹۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اپنے حوض سے لوگوں کو ہٹاؤں گا (یعنی کافروں کو) جیسے دنیا میں غیر اونٹ ہٹائے جاتے ہیں۔

۵۹۹۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۵۹۹۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا حوض اتنا بڑا ہے جیسے ایلہ اور یمن کا صنعاء اور اس میں برتن آسمان کے تاروں کے برابر ہیں۔

۵۹۹۶- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حوض پر چند آدمی ایسے آویں گے جو دنیا میں میرے ساتھ رہے

اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنِّي لِبُعْقَرٍ حَوْضِي أَذُوذُ النَّاسِ لِأَهْلِ الْيَمَنِ أَضْرِبُ بَعْضَايَ حَتَّى يَرْتَفَضَ عَلَيْهِمْ)) فَسُئِلَ عَنْ عَرَضِهِ فَقَالَ مِنْ مَقَامِي إِلَى عَمَانَ وَسُئِلَ عَنْ شَرَابِهِ فَقَالَ ((أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ الْغَسَلِ يَغْتُ فِيهِ مِيزَابَانِ يَمْدَانِهِ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدُهُمَا مِنْ ذَهَبٍ وَالْآخَرُ مِنْ وَرِقٍ))

۵۹۹۱- عَنْ قَتَادَةَ بِإِسْنَادٍ هِشَامٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ عَمَّرَ أَنَّهُ قَالَ ((أَنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ عَقْرِ الْحَوْضِ))

۵۹۹۲- عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ حَدِيثُ الْحَوْضِ فَقُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ حَمَادٍ هَذَا حَدِيثٌ سَمِعْتَهُ مِنْ أَبِي عَوَانَةَ فَقَالَ وَسَمِعْتُهُ أَيْضًا مِنْ شُعْبَةَ فَقُلْتُ انظُرْ لِي فِيهِ فَنَظَرَ لِي فِيهِ فَحَدَّثَنِي بِهِ.

۵۹۹۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((لَأَذُوذُنَّ عَنْ حَوْضِي رِجَالًا كَمَا تُدَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الْإِبِلِ))

۵۹۹۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۵۹۹۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((قَدَرُ حَوْضِي كَمَا يَتَيْنُ أَيْلَةَ وَصَنَعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْمَاءِ بَرِيقَ كَعَدَدِ نَجْوَمِ السَّمَاءِ))

۵۹۹۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَيَرِدُنَّ

عَلَى الْحَوْضِ رَجُلٌ مِمَّنْ صَاحِبِي حَتَّى إِذَا رَأَيْتَهُمْ وَرَفَعُوا إِلَيَّ اخْتَلَجُوا ذُونِي فَلَأَقُولَنَّ أَيُّ رَبِّ أَصْحَابِي أَصْحَابِي فَلْيَقَالَنَّ لِي إِنَّكَ لَأَنْفَرِي مَا أَحَدْتُوا بَعْدَكَ ((

جب میں ان کو دیکھ لوں گا اور وہ میرے سامنے کروئے جاویں گے تو اٹکائے جاویں گے میرے پاس آنے سے۔ میں کہوں گا اے پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب ہیں۔ جو اب ملے گا تم نہیں جانتے جو انہوں نے گل کھلایا تمہارے بعد۔

۵۹۹۷- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْمَعْنَى وَزَادَ ((آيَتُهُ عَذَابُ النَّحُومِ))

۵۹۹۷۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزر اس میں یہ ہے کہ اس کے برتن تاروں کے برابر ہیں شمار میں۔

۵۹۹۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا بَيْنَ نَاحِيَتِي حَوْضِي كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةَ))

۵۹۹۸۔ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے حوض کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا صنعاء اور مدینہ کے بیچ میں ہے۔

۵۹۹۹- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ عَيْرَ أَنَّهُمَا شَكَا فَقَالَا أَوْ مِثْلَ مَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَعُمَانَ وَهِيَ حَدِيثُ أَبِي عَوَّانَةَ ((مَا بَيْنَ لَابَتِي حَوْضِي))

۵۹۹۹۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزر اس میں راوی کو شک ہے کہ یوں کہا جتنا مدینہ اور صنعاء میں ہے یا جتنا مدینہ اور عمان میں ہے۔

۶۰۰۰- عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ((تَوَى فِيهِ أَبَارِيقُ الذَّهَبِ وَالْفِصَّةِ كَعَذَابِ نَحُومِ السَّمَاءِ))

۶۰۰۰۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس حوض پر چاندی اور سونے کے کوزے دیکھے گا جتنے آسمان کے تارے ہیں۔

۶۰۰۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ مِثْلَهُ وَزَادَ أَوْ أَكْثَرَ مِنْ عَذَابِ نَحُومِ السَّمَاءِ

۶۰۰۱۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزر

۶۰۰۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَنَا إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَإِنَّ بَعْدَ مَا بَيْنَ طَرَفَيْهِ كَمَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَأَيْلَةَ كَانَ الْآبَارِيقُ فِيهِ النَّحُومُ))

۶۰۰۲۔ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر اس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جیسے صنعاء اور ایلہ میں اور اس کے آنحضرت تاروں کی طرح ہیں۔

۶۰۰۳- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ كَتَبْتُ إِلَى جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِي نَافِعِ أَحْبَبْتَنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَكَتَبْتُ إِلَيَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((أَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ))

۶۰۰۳۔ عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ کے پاس اپنے غلام نافع کے ساتھ ایک خط بھیجا جس میں لکھا تھا بیان کرو مجھ سے جو تم نے سنا ہو رسول اللہ ﷺ سے؟ انہوں نے جواب میں لکھا میں نے سنا ہے آپ سے آپ فرماتے تھے میں تمہارا پیش خیمہ ہوں گا حوض پر۔

بَابُ إِكْرَامِهِ ﷺ بِقِتَالِ الْمَلَائِكَةِ مَعَهُ ﷺ

۶۰۰۴- عَنْ سَعْدِ بْنِ رَضِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ شِمَالِهِ يَوْمَ أُحُدٍ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيَاضٌ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ يَعْنِي جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ.

باب : فرشتوں کا آپ کے ساتھ ہو کر لڑنا

۶۰۰۴- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے داہنے اور بائیں طرف دو شخصوں کو دیکھا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے اور آپ کی طرف سے خوب لڑ رہے تھے اس سے پہلے نہ اس کے بعد میں نے ان کو دیکھا وہ حضرت جبرئیل اور میکائیل تھے (اللہ نے آپ کو عزت دی ان فرشتوں کے ساتھ اور اس سے معلوم ہوا کہ فرشتوں کا لڑنا بدر سے خاص نہ تھا)۔

۶۰۰۵- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ يَوْمَ أُحُدٍ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَنْ يَسَارِهِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيَضٌ يُفَاتِلَانِ عَنْهُ كَأَنَّ الشَّدَّ الْفِتَالِ مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ

۶۰۰۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس روایت میں جبرئیل اور میکائیل کے ناموں کے ذکر نہیں ہے۔

بَابُ فِي شَجَاعَةِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

وَتَقَدُّمِهِ لِلْحَرْبِ

۶۰۰۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَكَانَ أَحْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَشْجَعَ النَّاسِ وَلَقَدْ فَرَعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ نَيْلَةٍ فَأَنطَلَقَ نَاسٌ قَبْلَ الصَّوْتِ فَتَلَقَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاجِعًا وَقَدْ سَبَقَهُمْ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرِي فِي عُنُقِهِ السَّيْفُ وَهُوَ يَقُولُ ((لَمْ تُرَاعُوا لَمْ تُرَاعُوا)) قَالَ ((وَجَدْنَا بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ)) قَالَ وَكَانَ فَرَسًا بَيْطًا

باب: آپ کی شجاعت کا بیان

۶۰۰۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت تھے اور سب سے زیادہ سخی تھے اور سب سے زیادہ بہادر تھے۔ ایک رات مدینہ والوں کو خوف ہوا (کسی دشمن کے آنے کا) جدھر سے آواز آرہی تھی ادھر لوگ چلے راہ میں رسول اللہ ﷺ لوٹتے ہوئے ملے (آپ لوگوں سے پہلے تنہا خبر لینے کو تشریف لے گئے تھے) اور سب سے پہلے آپ تشریف لے گئے تھے آواز کی طرف ابو طلحہ کے گھوڑے پر جو تنگی پیٹھ تھا اور آپ کے گلے میں تلوار تھی اور فرماتے تھے کچھ ڈر نہیں کچھ ڈر نہیں۔ آپ نے فرمایا یہ گھوڑا تو دریا ہے اور پہلے وہ گھوڑا آہستہ چلتا تھا (یہ بھی آپ کا معجزہ تھا کہ وہ تیز ہو گیا)۔

۶۰۰۷- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مدینہ والوں کو ڈر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے ابو طلحہؓ کا گھوڑا مانگا جس کو مندوب کہا جاتا تھا اس پر آپ سوار ہوئے اور فرمایا ہم نے تو کوئی خوف کی وجہ نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا تو دریا کی طرح دیکھا۔

۶۰۰۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۰۰۷- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَرَسٌ فَاسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنُذُوبٌ فَرَكِبَهُ فَقَالَ ((مَا رَأَيْنَا مِنْ فَرَسٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا))

۶۰۰۸- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ فَرَسًا لَنَا وَلَمْ يَقُلْ لِأَبِي طَلْحَةَ وَفِي حَدِيثِ عَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا.

بَابُ جُودِهِ ﷺ

باب: آپ کی سخاوت کا بیان

۶۰۰۹- عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ مال دینے میں سخی تھے اور سب وقتوں سے زیادہ آپ کی سخاوت رمضان کے مہینہ میں ہوتی اور حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال رمضان میں آپ سے ملتے، اخیر مہینہ تک آپ ان کو قرآن سنا تے۔ جب جبرئیل آپ سے ملتے اس وقت آپ چلتی ہو اسے بھی زیادہ سخی ہوتے مال کے دینے میں (معلوم ہوا کہ مبارک مہینہ اور مبارک وقت میں زیادہ سخاوت کرنی چاہیے)۔

۶۰۱۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۰۰۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَحْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ سَنَةٍ فِي رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ فَيَعْرَضُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

۶۰۱۰- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

بَابُ حُسْنِ خُلُقِهِ ﷺ

باب: آپ کے اخلاق کا بیان

۶۰۱۱- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی دس برس تک قسم خدا کی کبھی آپ نے مجھ کو اف نہ کہا (اف ایک زجر کا کلمہ ہے عرب کی زبان میں) اور نہ کبھی یہ کہا کہ تو نے یہ کام کیوں کیا یا یہ کام کیوں نہ کیا جو خادم کو کرنا چاہیے تھا۔

۶۰۱۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۰۱۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ وَاللَّهِ مَا قَالَ لِي أَنَا قَطُّ وَلَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَهَلَا فَعَلْتَ كَذَا زَادَ أَبُو الرَّبِيعِ لَيْسَ مِمَّا يَصْنَعُهُ الْخَادِمُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَهُ وَاللَّهِ.

۶۰۱۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

۶۰۱۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ

۶۰۱۳- عَنْ أَنَسِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى الْمَدِينَةَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَأَتَقَلَّقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُنْسًا غُلَامًا كَبِيرًا فَيُحَدِّثُكَ قَالَ فَخَدَمْتُهُ فِي السَّفَرِ وَالْحَضَرِ وَاللَّهِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ بِمِ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أُصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا هَكَذَا

۶۰۱۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ سِنِينَ فَمَا أَعْلَمُهُ قَالَ لِي قَطُّ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا وَلَا غَابَ عَلَيَّ شَيْئًا قَطُّ

۶۰۱۵- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خَلْفًا فَأُرْسِلَنِي يَوْمًا لِحَاجَةٍ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَذْهَبُ وَفِي نَفْسِي أَنْ أَذْهَبَ لِمَا أَمَرَنِي بِهِ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَرَجْتُ حَتَّى أَمُرُ عَلَى صَبِيَّانٍ وَهُمْ يَتَعَمَّوْنَ فِي السُّوقِ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ قَبِضَ بِقَضَائِي مِنْ وَرَائِي قَالَ فَنظَرْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ ((يَا أُنَيْسُ أَذْهَبْتَ حَيْثُ أَمَرْتُكَ)) قَالَ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا أَذْهَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ

۶۰۱۶- قَالَ أَنَسٌ وَاللَّهِ لَقَدْ خَدَمْتُهُ تِسْعَ سِنِينَ مَا عَشِئْتُهُ قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا أَوْ لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ هَلُمَّ فَعَلْتَ كَذَا وَكَذَا

۶۰۱۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ خَلْقًا

مدینہ میں تشریف لائے تو ابو طلحہ نے میرا ہاتھ پکڑا اور آپ کے پاس لے گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! انسؓ ہو شیار لڑکا ہے وہ آپ کی خدمت میں رہے گا۔ انسؓ نے کہا پھر میں نے آپ کی خدمت کی سفر اور حضر میں قسم خدا کی آپ نے کسی چیز کو جو میں نے کی یہ نہ فرمایا تو نے کیوں کیا اور جس کو نہ کیا اس کے لیے یہ نہیں فرمایا تو نے کیوں نہیں کیا۔

۶۰۱۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی نو برس تک میں نہیں جانتا آپ نے کبھی مجھ سے فرمایا ہو یہ کام تو نے کیوں کیا اور نہ عیب کیا میرا کبھی۔

۶۰۱۵- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ لئسا رکھے۔ ایک دن آپ نے مجھے ایک کام پر جانے کو کہا میں نے کہا قسم خدا کی میں نہیں جاؤں گا لیکن میرے دل میں یہی تھا کہ جاؤں (لڑکپن کے قاعدے پر میں نے ظاہر میں انکار کیا) جس کام کے لیے آپ حکم دیتے ہیں۔ آخر میں نکلا یہاں تک کہ مجھ کو لڑکے ملے جو بازار میں کھیل رہے تھے ایک ہی ایک رسول اللہ ﷺ نے پیچھے سے آکر میری گردن تھامی میں نے آپ کی طرف دیکھا آپ ہنس رہے تھے آپ نے فرمایا اے انیسؓ (یہ تصغیر ہے انسؓ کی بیار سے آپ نے فرمایا) تو وہاں گیا جہاں میں نے حکم دیا تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں جانتا ہوں یا رسول اللہ ﷺ۔

۶۰۱۶- انسؓ نے کہا خدا کی قسم میں نے نو برس تک آپ کی خدمت کی مجھے یاد نہیں کہ کسی کام کے لیے جس کو میں نے کیا آپ نے یہ فرمایا ہو تو نے ایسا کیوں کیا یا کسی کام کو میں نے نہ کیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو کیوں نہیں کیا۔

۶۰۱۷- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ اچھی عادت رکھتے تھے۔

بَابُ فِي سَخَانِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: آپ کی سخاوت کا بیان

٦٠١٨- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا.

٦٠١٨- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس نے کوئی چیز مانگی آپ نے انکار نہیں فرمایا (بلکہ دے دی)۔

٦٠١٩- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ مِثْلَهُ سِوَاءَ.

٦٠١٩- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٠٢٠- عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا

٦٠٢٠- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے

سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسلام کے واسطے کسی چیز کا سوال نہیں ہوا جو آپ نے نہ دی ہو

عَلَى الْإِسْلَامِ شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ فَإِنْ فَجَّاهُ رَجُلٌ

ایک شخص آپ کے پاس آیا آپ نے اس کو دو پہاڑوں پر بکریاں

فَأَعْطَاهُ نَعْمًا بَيْنَ جَبَلَيْنِ فَرَجَعَ إِلَى قَوْمِهِ

دے دیں (یعنی اتنی بکریاں تھیں کہ دو پہاڑوں کے بیچ میں جو جگہ

فَقَالَ يَا قَوْمِ أَسْمِعُوا فَإِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءً

ہوتی ہے وہ بھر گئی تھی)۔ وہ لوٹ کر اپنی قوم کے پاس گیا اور کہنے

لَا يُحْسِي الْفَاقَةَ.

لگا لگاے میری قوم کے لوگو! مسلمان ہو جاؤ کیوں کہ محمد اتنا کچھ دیتے

ہیں کہ پھر احتیاج کا ڈر نہیں رہتا۔

٦٠٢١- عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا

٦٠٢١- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول

سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنَّمَا بَيْنَ

اللہ ﷺ سے دونوں پہاڑوں کے بیچ کی بکریاں مانگیں؟ آپ نے

جَبَلَيْنِ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ فَأَتَى قَوْمَهُ فَقَالَ أَيُّ قَوْمٍ

اس کو دے دیں۔ وہ اپنی قوم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے لوگو!

أَسْمِعُوا فَوَاللَّهِ إِنَّ مُحَمَّدًا يُعْطِي عَطَاءً مَا

مسلمان ہو جاؤ قسم خدا کی محمد اتنا کچھ دیتے ہیں کہ محتاجی کا ڈر نہیں

يُحَافِظُ الْفَقْرَ فَقَالَ أَنَسٌ إِنْ كَانَ الرَّجُلُ يُسْتَبِيمُ

رہتا۔ انس نے کہا ایک شخص مسلمان ہوتا محض دنیا کے لیے پھر وہ

مَا يُرِيدُ إِلَّا الدُّنْيَا فَمَا يُسْتَبِيمُ حَتَّى يَكُونَ الْإِسْلَامَ

مسلمان نہیں ہوتا یہاں تک کہ اسلام اس کے نزدیک ساری دنیا

أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا.

سے زیادہ محبوب ہو جاتا۔

٦٠٢٢- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ عَرَا رَسُولُ اللَّهِ

٦٠٢٢- ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

(٦٠٢٠) نزاد نووی نے کہا اس حدیث سے نکلا کہ تالیف قلوب کے لیے دینا چاہیے اور مسلمانوں کو تالیف قلوب کے لیے دینے میں اختلاف نہیں ہے لیکن زکوٰۃ کا مال ان کو دینے میں اختلاف ہے۔ صحیح یہ ہے کہ زکوٰۃ اور بیت المال میں سے ان کو دینا درست ہے اور کافروں کو تالیف قلوب کے لیے زکوٰۃ میں سے دینا درست نہیں اور مالوں میں سے کیونکہ اب اللہ تعالیٰ نے عزت دی اسلام کو کافروں کو ملانے کی ضرورت نہ رہی۔ اور بعضوں نے سوا زکوٰۃ کے اور مالوں میں سے ان کو دینا درست رکھا ہے۔ اتھی (٢٠٢١) بعض نسخوں میں "فما يستبم" کے بدلے "فما يستبم" ہے یعنی ایک راست بھی نہیں گزرتی تھی کہ وہ آپ کی صحبت کی برکت کی وجہ سے سچا مسلمان ہو جاتا اور اسلام کے نزدیک دنیا و ما فیہا سے زیادہ بہتر ہوتا۔

اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا مکہ کی فتح کا پھر آپ سب مسلمانوں سمیت جو آپ کے ساتھ تھے نکلے، وہ حنین میں لڑے۔ اللہ نے اپنے دین کی مدد کی اور مسلمانوں کی۔ اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفوان بن امیہ کو ساونٹ دیئے پھر سو دیئے پھر سو دیئے۔ صفوان نے کہا قسم اللہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا مجھ کو جو دیا اور آپ سب لوگوں سے زیادہ میری نگاہ میں برے تھے آپ ہمیشہ مجھ کو دیتے رہے یہاں تک کہ سب لوگوں سے زیادہ آپ میری نگاہ میں محبوب ہو گئے۔

۶۰۲۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ہمارے پاس بحرین (ایک شہر ہے) کا مال آوے گا تو میں تجھ کو اتنا دوں گا اور اتنا اور دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا (یعنی تین لپ بھر کر)۔ پھر آپ کی وفات ہو گئی بحرین کا مال آنے سے پہلے وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا آپ کے بعد انہوں نے ایک منادی کو حکم دیا آواز کرنے کے لیے جس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ وعدہ کیا ہو یا اس کا قرض آپ پر آتا ہو تو وہ آوے یہ سن کر میں کھڑا ہوا اور میں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر بحرین کا مال آوے گا تو تجھ کو اتنا دیں گے اور اتنا اور اتنا یہ سن کر ابو بکر صدیق نے ایک لپ بھر پھر مجھ سے کہا اس کو گن۔ میں نے گنا تو وہ پانچ سو نکلے۔ ابو بکر نے کہا اس کا دو ٹا اور لے لے (تو تین لپ ہو گئے)۔

۶۰۲۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

عَزْوَةَ الْفَتْحِ فَفَتْحَ مَكَّةَ ثُمَّ حَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاقْتَتَلُوا بِحَنِينٍ فَفَضَّرَ اللَّهُ دِينَهُ وَالْمُسْلِمِينَ وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةٍ مِائَةَ مِنَ النَّعْمِ ثُمَّ مِائَةَ ثُمَّ مِائَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ صَفْوَانَ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أُعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا أُعْطَانِي وَإِنَّهُ لَأَبْغَضُ النَّاسِ إِلَيَّ فَمَا بَرِحَ يُعْطِينِي حَتَّى إِنَّهُ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ.

۶۰۲۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أُعْطَيْتَكَ هَكَذَا وَهَكَذَا)) وَقَالَ يَدَيْهِ جَمِيعًا فَمُبْضَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَجِيءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ فَقَدِمَ عَلَيَّ أَبِي بَكْرٌ بَعْدَهُ فَأَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى مَنْ كَانَتْ لَهُ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ أَوْ ذَيْنُ فَلْيَأْتِ فَفَمَتُّ فَقُلْتُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَوْ قَدْ جَاءَنَا مَالُ الْبَحْرَيْنِ لَقَدْ أُعْطَيْتَكَ هَكَذَا وَهَكَذَا)) فَحَتَّى أَبُو بَكْرٍ مَرَّةً ثُمَّ قَالَ لِي عِدَّتَهَا فَعَدَدْتُهَا فَإِذَا هِيَ مِائَةٌ فَقَالَ خُذْ مِنْهَا.

۶۰۲۴- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ جَاءَ أَبَا بَكْرٍ مَالٌ مِنْ قِبَلِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَيْنُ أَوْ كَانَتْ لَهُ قِبَلَهُ عِدَّةٌ فَلْيَأْتِنَا بِنَحْوِ حَدِيثِ ابْنِ عُيَيْنَةَ.

باب رَحْمَتِهِ عَلَيْهِ الصَّالِحِينَ وَالْعِيَالِ وَ

تَوَاضَعِهِ وَفَضْلِ ذَلِكَ

۶۰۲۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَوَلَدَ لِي اللَّيْلَةَ غُلَامًا فَسَمَّيْتُهُ بِاسْمِ أَبِي إِبْرَاهِيمَ)) بَدَّ دَفَعَهُ إِلَيَّ أُمُّ سَيْفِ امْرَأَةٍ قَرِيبَةٌ لِي فَتَوَضَّعَ لِي فَأَنْطَلِقُ بِأَبِيهِ وَأَعُوذُ فَانْتَهَيْتُ إِلَيَّ أُمِّي سَيْفٌ وَهُوَ يَنْفُحُ بِكَبْرِهِ فَدَنَا مِنِّي دُنْحَانَا فَاسْرَعَتْ أَلْمَشْيَ بَيْنَ بَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا أَبَا سَيْفٍ أَمْسَكَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَمْسَكَ وَدَعَا نِسِيَّ ﷺ فَانصَبَ فَصَمَّمَهُ إِلَيْهِ وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ فَقَالَ أَنَسُ لَقَدْ رَأَيْتُهُ وَهُوَ يَكْفُؤُ بِنَفْسِهِ بَيْنَ بَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَدَمَعَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((تَدْمَعُ الْعَيْنُ وَيَحْرُونَ الْقَلْبُ وَلَا يَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَاللَّهُ يَا إِبْرَاهِيمَ إِنَّا بَكَ لَمَحْزُونُونَ))

۶۰۲۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ مُسْتَرْصِعًا لَهُ فِي عَمَالِي ثَمَانِيَةٌ فَكَانَ يُصَلِّي وَيَحْرُونَ نَعْمَةً فَتَدْحَلُ سَيْتُ رَبِّهِ لِيُدْحَلُ وَكَانَ ظَنَرُهُ قَبْلَ هِيَ أَحَدُهُ فَيَقْبُهُ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ

باب آپ ﷺ کی شفقت کا بیان جو بچوں بالوں پر تھی اور اس کی فضیلت

۶۰۲۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کو میرا ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا نام میں نے اپنے باپ ابراہیم کا نام رکھا پھر آپ نے وہ لڑکا ام سیف کو دیا جو لوہار کی عورت تھی اور لوہار کا نام ابو سیف تھا۔ آپ ایک روز چلے ابو سیف کے پاس میں بھی آپ کے ساتھ گیا۔ جب ابو سیف کے گھر پر پہنچے تو وہ اپنی دھونکی پھونک رہا تھا اور سارا گھر دھوئیں سے بھر گیا تھا میں دوڑ کر آپ کے آگے گیا اور میں نے کہا اے ابو سیف! ذرا ٹھہر جا رسول اللہ ﷺ تشریف لائے وہ ٹھہر گیا۔ آپ نے بچے کو بلایا اور اپنے سے چمٹا لیا اور جو اللہ کو منظور تھا وہ فرمایا۔ انس نے کہا میں نے اس بچے کو دیکھا وہ اپنا دم پھوڑ رہا تھا رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ دیکھ کر آپ کی آنکھوں سے آنسو نکلے اور فرمایا آنکھ روتی ہے اور دل رنج کرتا ہے لیکن زبان سے ہم کچھ نہیں کہتے سوا اس کے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے (یعنی اس کی تعریف کرتے ہیں اور صبر کی دعا مانگتے ہیں) قسم اللہ کی اے ابراہیم! ہم تیرے سبب سے رنج میں ہیں۔

۶۰۲۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے کسی کو بال بچوں پر اتنی شفقت کرتے نہیں دیکھا جتنی رسول اللہ ﷺ کرتے تھے آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم دودھ پیتے تھے مدینہ کے عموالی میں (عموالی کچھ گاؤں تھے مدینہ کے پاس)۔ آپ جایا کرتے اور ہم آپ کے ساتھ ہوتے پھر انا کے گھر تشریف لے جاتے وہاں دھواں ہوتا کیوں کہ انا کا خاوند لوہار تھا۔ آپ بچے کو

(۲۰۲۵) میں معلوم ہوا کہ نوالہ کے مرتبے سے پیچھے ہیں کو بھی مدد ہوتا ہے کیونکہ وہ بشر ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آہستہ رونا اور رنج کرنا منع نہیں ہے۔

لیتے اور پیار کرتے پھر لوٹ آتے۔ عمرو بن سعید نے کہا جب حضرت ابراہیم نے وفات پائی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابراہیم میرا بیٹا ہے اس نے دودھ پیتے میں قضا کی اب اس کو دو تائیں ملی ہیں جو جنت میں اس کے دودھ پینے کی مدت تک دودھ پلائیں گے۔

۶۰۲۷- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگ عرب کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے انہوں نے کہا کیا تم اپنے بچوں کو پیار کرتے ہو؟ آپ نے فرمایا ہاں پھر وہ بولے قسم خدا کی ہم تو پیار نہیں کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیا کروں اللہ نے تمہارے دل سے رحم نکال لیا ہے۔

۶۰۲۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اقرع بن حابس نے دیکھا رسول اللہ ﷺ پیار کر رہے تھے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو تو بولا یا رسول اللہ! میرے دس بچے ہیں میں نے ان میں سے کسی کو پیار نہیں کیا۔ آپ نے فرمایا جو رحم نہ کرے گا (بچوں اور یتیموں اور عاجزوں اور ضعیفوں پر) خدا بھی اس پر رحم نہ کرے گا۔

۶۰۲۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
۶۰۳۰- جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بندوں پر رحم نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہ کرے گا۔

۶۰۳۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

عَمَرُوا فَلَمَّا تَوَفَّيَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ مَاتَ فِي النَّبِيِّ وَإِنَّ لَهُ لَطُفْرَيْنِ تُكْمَلَانِ رِضَاعَهُ فِي الْحَيَّةِ.

۶۰۲۷- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ نَاسٌ مِنْ الْأَعْرَابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا أَتَقْبَلُونَ صِبْيَانَكُمْ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالُوا لَكِنَّا وَاللَّهِ مَا نَقْبَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَأَمَلِكُ إِنْ كَانَ اللَّهُ نَزَعَ مِنْكُمْ الرِّحْمَةَ)) وَقَالَ ابْنُ نَعْمِرٍ ((مِنْ قَلْبِكَ الرِّحْمَةَ)).

۶۰۲۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ أَبْصَرَ النَّبِيَّ ﷺ يُقْبَلُ الْحَسَنَ فَقَالَ إِنَّ لِي عَشْرَةَ مِنْ الْوَالِدِ مَا قَبِلْتُ وَأَجَاءَ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ ((مَنْ لَا يَرْحَمُ لَمْ يَرْحَمْ)).

۶۰۲۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.
۶۰۳۰- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ لَمْ يَرْحَمْهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ)).

۶۰۳۱- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِمِثْلِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ.

بَابُ كَثْرَةِ حَيَاتِهِ ﷺ

باب: آپ کی حیا اور شرم کا بیان

۶۰۳۲- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میں اس کنواری لڑکی سے جو پروے میں رہتی ہے زیادہ شرم تھی اور آپ جب کسی چیز کو برا جانتے تو ہم اس کی نشانی آپ

۶۰۳۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعُدْرَاءِ فِي حَيْدَرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا

(۶۰۳۲) لیکن حیا کی وجہ سے آپ زبان سے برکت کہتے۔ یہ وہ حیا ہے جو اخلاق حسنة میں سے ہے اور جو ایمان کا جز ہے۔

عَرَفْتَاهُ فِي وَجْهِهِ.

کے چہرے سے پہچان لیتے۔

۶۰۳۳- مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جب معاویہؓ کوفہ میں آئے انہوں نے ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تو کہا آپ بد زبان نہ تھے اور نہ بد زبانی کرتے تھے اور کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جن کے خلق اچھے ہیں۔

۶۰۳۳- عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا)) قَالَ عُثْمَانُ حِينَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ.

۶۰۳۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا۔

۶۰۳۴- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَثَلُهُ.

باب: آپ کی ہنسی اور حسن معاشرت کا بیان

بَابُ تَبَسُّمِهِ ﷺ وَحُسْنِ عَشْرَتِهِ

۶۰۳۵- سناک بن حرب سے روایت ہے میں نے جابر بن سمرہ سے کہا تم رسول اللہ کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں بہت بیٹھا کرتا تھا آپ جہاں فجر کی نماز پڑھتے وہاں سے نہ اٹھتے آفتاب نکلے تک (اور ذکر الہی کیا کرتے یہ سنت ہے اور سلف اور اہل علم کا معمول ہے)۔ جب آفتاب نکلتا تو آپ اٹھتے اور لوگ باتیں کرتے اور جاہلیت کے کاموں کا ذکر کرتے اور ہنستے اور آپ تبسم فرماتے (یعنی بغیر آواز کے ہنستے)۔

۶۰۳۵- عَنْ سِنَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ أَكُنْتَ تُجَالِسُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ كَثِيرًا كَانَ لَا يَقُومُ مِنْ مَضْنَاهُ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ الصُّبْحَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَامَ وَكَانُوا يَتَحَدَّثُونَ فَيَأْخُذُونَ فِي أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيُضْحَكُونَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں پر رحم

بَابُ رَحْمَةِ النَّبِيِّ ﷺ لِلنِّسَاءِ وَأَمْرِهِ

کرنے کا بیان

السَّوَّاقِ مَطَايَاهُنَّ بِالرَّفْقِ بِهِنَّ

۶۰۳۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

۶۰۳۶- عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

(۶۰۳۳) جیسا کہ حسن خلقت صفت ہے انبیاء کی اور اویاہ کی۔ حسن بصری نے کہا حسن خلق یہ کہ اچھا سلوک کرنا کسی کو ایذا نہ دینا کشادہ پیشانی سے لوگوں سے ملنا۔ قاضی عیاض نے کہا حسن خلق یہ ہے کہ لوگوں سے اچھی طرح ملے محبت رکھے ان پر شفقت کرے اگر وہ کوئی سخت بات کہیں تو تحمل کرے اور صبر کرے مصیبت میں کبر اور غرور نہ کرے زبان درازی نہ کرے اسواخذہ اور غضب کو چھوڑ دے۔ طبری نے کہا سلف کا اختلاف ہے کہ حسن خلق خلقی ہے یا کسب سے ہوتا ہے۔ قاضی عیاض نے کہا صحیح یہ ہے کہ بعض صفات اس کی خلقی ہوتی ہیں اور بعض کسب سے حاصل ہو جاتی ہیں۔ اہلی

(۶۰۳۶) یہ غلام خوش آواز تھا اور دستور ہے کہ اونٹ مرد سے مست ہو جاتے ہیں اور جلد چلتے ہیں عورتوں کو تکلیف ہوتی ہے اس واسطے آپ نے یہ حدیث فرمائی۔ اور بعضے اس حدیث کا یہ مطلب کہتے ہیں کہ وہ خوش آواز غلام عشق انگیز اشعار پڑھتا تھا اور حضرت علی

علیہ وسلم سفر میں تھے اور ایک مجلسی غلام جس کا نام انجھہ تھا گاتا تھا آپ نے فرمایا اے انجھہ! آہستہ آہستہ چل اور اونٹوں کو شیشے لدے اونٹوں کی طرح ہانک۔

۶۰۳۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۰۳۸- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنی بیبیوں کے پاس آئے اور ایک ہانکنے والا ان کے اونٹوں کو ہانک رہا تھا جس کا نام انجھہ تھا آپ نے فرمایا خرابی ہو تیرے ہاتھ کی اے انجھہ آہستہ لے چل شیشوں کو (یعنی عورتوں کو بوجہ نزاکت کے ان کو شیشہ فرمایا) ابو قلابہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایسی بات فرمائی اگر تم میں سے کوئی وہ بات کہے تو تم کھیل سمجھو۔

۶۰۳۹- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ام سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کے ساتھ تھیں اور ایک ہانکنے والا ان کے اونٹوں کو ہانک رہا تھا آپ نے فرمایا اے انجھہ آہستہ لے چل شیشوں کو۔

۶۰۴۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا ایک گانے والا خوش آواز تھا (جو اونٹ ہانکتے وقت گاتا تھا) آپ نے اس سے فرمایا آہستہ چل اے انجھہ! مت توڑ شیشوں کو یعنی ناتوازی عورتوں کو تکلیف مت دے۔

۶۰۴۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا لوگوں سے برتاؤ اور آپ کی تواضع

۶۰۴۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

رسول اللہ ﷺ فی بعض أسفارہ وغلام أسود یقال له انجھہ یحسہ فحال له رسول اللہ ﷺ ((یا انجھہ رویدک سوقا بالقواریر))

۶۰۳۷- عن انس صحوہ۔

۶۰۳۸- عن سبی رضى الله عنه أن النبي صلي الله عليه وسلم أتى على أرواحه وسوقا يسوق بهن فقال له انجھة فقال ((ونحك يا انجھة رويدا سوقك بالقوارير)) قال قال أبو قلابه تكلم رسول الله ﷺ بكلمة لو تكلم بها بعضكم لعسوها عنه

۶۰۳۹- عن انس بن مالك رضي الله عنه قال كانت أم سليم مع نساء النبي ﷺ وهن يسوق بهن سوقا فقال سبي الله ﷺ ((أيا انجھة رويدا سوقك بالقوارير))

۶۰۴۰- عن انس رضي الله عنه قال كان لرسول الله ﷺ خادم حسن الصوت فقال له رسول الله ﷺ ((رويدا يا انجھة لا تكسبر القوارير يعني ضعفة النساء))

۶۰۴۱- عن انس عن النبي ﷺ ولم يذكر خادم حسن الصوت

باب فربه ﷺ من الناس و تبرئهم به و تواضعهم لهم

۶۰۴۲- عن انس بن مالك رضي الله عنه

اللہ ذرے کہ مہاوا عورتوں کے دلوں میں کچھ تاثر ہو جاوے اور ان کا شیشہ دل ٹوٹ جاوے اس واسطے منع فرمایا۔ نووی نے کہا عرب کی مثل ہے النساء رقیہ الزنا یعنی سرود منتر سے زنا کار۔

(۱۰۴۲) برکت کے لیے یہ پانی لوگ پیتے یا بیماروں کو پلاتے ہوں شفا کے لیے۔

ﷺ جب صبح کی نماز پڑھتے تو دینے کے خادم اپنے برتنوں میں پانی لے کر آتے پھر جو برتن آپ کے پاس آتا آپ اپنا ہاتھ اس میں ڈبو دیتے اور کبھی سردی کے دن میں بھی اتفاق ہوتا تو آپ ہاتھ ڈبو دیتے۔

۶۰۳۳- انسؓ سے روایت ہے میں نے دیکھا حجام آپ کا سر بغار پا تھا اور اصحاب آپ کے گرد تھے وہ چاہتے تھے کوئی بال زمین پر نہ گرے کسی نہ کسی کے ہاتھ میں گرے۔

۶۰۳۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت کی عقل میں فتور تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے آپ سے کام ہے (یعنی کچھ کہنا ہے جو لوگوں کے سامنے نہیں کہہ سکتی) آپ نے فرمایا اے ماں قلاں کی (یعنی اس کا نام لیا) اچھا کوئی نگی دیکھ لے میں تیرا کام کر دوں گا۔ پھر آپ نے راہ میں اس سے تنہائی کی یہاں تک کہ وہ اپنے کام سے فارغ ہو گئی۔

باب: آپ ﷺ انتقام نہ لیتے تھے مگر اللہ کے واسطے

۶۰۳۵- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں کا اختیار دیا گیا تو آپ نے آسان کو اختیار کیا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو اور جو گناہ ہوتا تو آپ سب سے بڑھ کر اس سے دور رہتے اور کبھی آپ نے اپنے واسطے کسی سے بدلہ نہیں لیا البتہ اگر کوئی خدا کے حکم کے برخلاف کرتا تو اس کو سزا دیتے۔

۶۰۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرے۔

قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ جَاءَ خَدَمَ الْمَدِينَةِ بِأَيْتِهِمْ فِيهَا الْمَاءُ فَمَا يُؤْتِي يَأْنَاءُ إِنَّا غَمَسْنَا يَدَهُ فِيهَا فَرَبَّمَا جَاءُوهُ فِي الْغَدَاةِ الْبَارِدَةِ فَيَغْبِسُ يَدَهُ فِيهَا.

۶۰۴۳- عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالْخَنَازِقُ يَحْتَلِقُهُ وَأَطَافُ بِهِ أَصْحَابُهُ فَمَا يُرِيدُونَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِي يَدِ رَجُلٍ.

۶۰۴۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ فِي عَقْلِهَا شَيْءٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةٌ فَقَالَ ((يَا أُمَّ فُلَانٍ انظري)) ((أَيُّ السَّكِّكِ شَبْتِ حَتَّى أَقْضِيَ لَكَ حَاجَتَكَ فَحَلَا)) مَعَهَا فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ حَتَّى فَرَغَتْ مِنْ حَاجَتِهَا.

باب ترك الانتقام إلا لله تعالى

۶۰۴۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ مَا خَيْرَ رَسُولٍ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ إِذَا أَحَدَهُمَا أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ وَمَا أَنْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ إِلَّا أَنْ تَنْتَهَكَ حُرْمَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۶۰۴۶- عَنْ مُحَمَّدٍ فِي رِوَايَةٍ فَضِيلِ بْنِ

(۶۰۳۳) ہا، نوادی نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آثار صالحین سے برکت لینا درست ہے اور صحابہ آپ کے آثار شریف سے برکت لیتے تھے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انبیاء اور صالحین کے آثار متبرک ہیں اور ان سے برکت لینا درست ہے پر جانلوں کی طرف افراط اور تفریط نہ کرنے اور جو باتیں بدعت یا شرک ہیں ان سے بچا رہے۔

(۶۰۳۴) یہ تنہائی کچھ خلوت نہ تھی اجنبی عورت کے ساتھ بلکہ راہ میں آپ سڑک سے ہٹ کر کھڑے ہوئے اور اس کی بات سن لی اور جواب دے دیا۔ حاکم کو یہی لازم ہے کہ ہر ایک رعیت کا ایسا ہی پاس اور خیال رکھے۔

شہابِ وہبی روایتِ جریرِ محمد الرُّهْرِيُّ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ.

۶۰۴۷- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ
حَدِيثِ مَالِكٍ.

۶۰۴۸- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول
اللہ ﷺ کو جب اختیار دیا گیا وہ کاموں میں تو آپ نے آسان کام
کو اختیار کیا اگر وہ گناہ نہ ہوتا اگر گناہ ہوتا تو سب لوگوں سے زیادہ
اس سے دور رہتے۔

۶۰۴۹- ترجمہ وہبی جو اوپر گزرا۔

۶۰۴۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا
حَبَّرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ أَمْرَيْنِ أَحَدُهُمَا أَيْسَرُ
مِنَ الْآخَرِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا
فَإِنْ كَانَ إِثْمًا كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ.

۶۰۴۹- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ
أَيْسَرَهُمَا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۶۰۵۰- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول
اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا نہ عورت کو نہ
خادم کو البتہ جہاد میں خدا کی راہ میں مارا اور آپ کو جو کسی نے
نقصان پہنچایا اس کا بدلہ نہیں لیا البتہ اگر خدا کے حکم میں غلغلہ والا
تو خدا کے واسطے بدلہ لیا (یعنی شرعی حدود میں جیسے چوری میں
ہاتھ کاٹنا، زنا میں کوڑے لگانے یا سنگسار کیا)۔

۶۰۵۱- ترجمہ وہبی جو اوپر گزرا۔

۶۰۵۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا
ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا
فَقَطُّ يَدِهِ وَلَا امْرَأَةً وَلَا خَادِمًا إِلَّا أَنْ يُجَاهِدَ فِي
سَبِيلِ اللهِ وَمَا يَبِلُ مِنْهُ شَيْءٌ قَطُّ فَيَنْتَقِمَ مِنْ
صَاحِبِهِ إِلَّا أَنْ يُنْتَهَكَ شَيْءٌ مِنْ مَحَارِمِ اللهِ
فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۶۰۵۱- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ يَزِيدُ بَعْضُهُمْ
عَلَى بَعْضٍ.

باب آپ کے بدن کی خوشبو اور نرمی کا بیان

۶۰۵۲- جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ
کے ساتھ ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر آپ اپنے گھر جانے کو نکلے میں
بھی آپ کے ساتھ نکلا کہ سامنے کچھ بچے آئے۔ آپ نے ہر
ایک بچے کے رخسار پر ہاتھ پھیرا اور میرے بھی رخسار پر ہاتھ
پھیرا میں نے آپ کے ہاتھ میں وہ ٹھنڈک اور وہ خوشبو دیکھی

باب طیب ریحہ ﷺ ولین مسہ

۶۰۵۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ
رَسُولِ اللهِ ﷺ صَلَاةَ الْأُولَى ثُمَّ خَرَجَ إِلَيَّ أَهْلِي
وَعَرَّخْتُ مَعَهُ فَاسْتَقْبَلَهُ وَلَدَانُ فَجَعَلَ يَمْسَحُ
حَدْيِي أَحَدَهُمْ وَاحِدًا وَاحِدًا قَالَ وَأَمَّا أَنَا
فَمَسَحَ حَدْيِي قَالَ فَوَجَدْتُ يَدَيْهِ نَرْدًا أَوْ رِيحًا

(۶۰۵۲) جابر نووی نے کہا یہ خوشبو آپ کے بدن کی ذاتی تھی اگرچہ آپ خوشبو نہ لگائیں اور اس پر آپ خوشبو بھی لگاتے تھے اور معطر کرنے
کے لیے تاکہ ملائکہ خوش ہوں۔

كَانَمَا أُخْرِجَهَا مِنْ حُونَةٍ عَطَّارٍ

جیسے خوشبو ساز کے ڈبہ میں سے ہاتھ نکالا۔

۶۰۵۳- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَنَسٌ مَا شَمِمْتُ عَبْرًا قَطُّ وَلَا مِسْكَ وَلَا شَيْئًا أُطِيبَ مِنْ رِيحِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَا مَسِينَتْ شَيْئًا قَطُّ دِيبَاحًا وَلَا حَرِيرًا أَلْيَنَ مَسًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۶۰۵۳- انس رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نہ عنبر نہ مشک نہ اور کوئی خوشبو ایسی سونگھی جیسی رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک کی خوشبو تھی اور میں نے نہ دیباچہ نہ حریر نہ اور کوئی چیز ایسی نرم چھوئی جیسی نرمی رسول اللہ کے مبارک جسم میں تھی۔

۶۰۵۴- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْهِزُ اللُّؤْلُؤَ كَانَ عَرَقُهُ اللُّؤْلُؤُ إِذَا مَسَى نَكَفًا وَلَا مَسِينَتْ دِيبَاحَةً وَلَا حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكََةً وَلَا عَبْرَةً أُطِيبَ مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۰۵۴- انس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا رنگ مبارک سفید چمکتا ہوا تھا (نووی نے کہا یہ رنگ سب رنگوں سے عمدہ ہے) اور آپ کا پسینہ مبارک موتی کی طرح تھا اور جب چلتے تو آگے جھکے ہوئے زور ڈال کر (یا اوھر اوھر جھکے جاتے تھے جیسے کشتی جھکتی جاتی ہے۔ زہری نے کہا یہ معنی غلط ہیں کیوں کہ یہ مغرور کی صفت ہے۔ قاضی نے کہا مغرور کی صفت جب ہے کہ بناوٹ کرے اور جو خلقتی ہو تو مذموم نہیں ہے) اور میں نے دیباچہ اور حریر بھی اتنا نرم نہیں پایا جیسے آپ کی ہتھیلی نرم تھی اور میں نے مشک اور عنبر میں یہ خوشبو نہ پائی جو آپ کے جسم مبارک میں تھی۔

بَابُ طِيبِ عَرَقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے

وَسَلَمٍ وَالتَّرْكُ بِهِ

کا خوشبودار اور متبرک ہونا

۶۰۵۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عِنْدَنَا فَعَرَقٌ وَجَاءَتْ أُمِّي بِعَارُورَةٍ فَجَعَلَتْ تَسَلُّتُ الْعَرَقَ فِيهَا فَاسْتَيْقِظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((يَا أُمَّ سَلِيمٍ مَا هَذَا الَّذِي تَصْنَعِينَ)) قَالَتْ هَذَا عَرَقُكَ نَجَعَلُهُ فِي طَبَاخٍ وَهُوَ مِنْ أَطْيَبِ الطَّيِّبِ

۶۰۵۵- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں آئے اور آرام فرمایا آپ کو پسینہ آیا میری ماں ایک شیشی لائی آپ کا پسینہ پونچھ پونچھ کر اس میں ڈالنے لگی آپ کی آنکھ کھل گئی آپ نے فرمایا اے ام سلیم! یہ کیا کر رہی ہے؟ وہ بولی آپ کا پسینہ ہے جس کو ہم اپنی خوشبو میں شریک کرتے ہیں اور وہ سب سے بڑھ کر خود خوشبو ہے۔

۶۰۵۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ بَيْتَ أُمِّ سَلِيمٍ فَيَنَامُ عَلَيَّ فِرَاشِهَا وَتَلَسْتُ فِيهِ

۶۰۵۶- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام سلیم کے گھر میں جاتے اور ان کے بچھونے پر سو رہتے وہ وہاں نہیں ہوتیں۔ ایک دن آپ تشریف لائے اور ان کے بچھونے پر سو

رہے وہ آئیں تو لوگوں نے کہہ رسول اللہ ﷺ تمہارے گھر میں تمہارے بچھونے پر سو رہے ہیں۔ یہ سن کر وہ آئیں دیکھ تو آپ کو پسینہ آیا ہے اور آپ کا پسینہ چہرے کے بچھونے پر جمع ہو گیا ہے۔ ام سلیم نے اپنا ذبہ کھولا اور یہ پسینہ پونچھ پونچھ کر شیشوں میں بھرنے لگیں۔ رسول اللہ ﷺ گھبرا کر اٹھ بیٹھے اور فرمایا کیا کرتی ہے ام سلیم انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہم برکت کے لیے لیتے ہیں اپنے بچوں کے لیے۔ آپ نے فرمایا تو نے ٹھیک کیا (اوپر گزر چکا کہ ام سلیم آپ کی محرم تھیں اور محرم کے پاس جانا اور وہاں سو رہنا درست ہے)۔

۶۰۵۷- ام سلیم سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لاتے اور آرام فرماتے وہ آپ کے لیے ایک کھال بچھا دیتیں آپ اس پر سوتے اور آپ کو پسینہ بہتا تو ام سلیم آپ کا پسینہ اکٹھا کرتیں اور خوشبو اور شیشیوں میں ملا دیتیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ام سلیم! یہ کیا کرتی ہے؟ انہوں نے کہا آپ کا پسینہ ہے جس کو میں خوشبو میں ملاتی ہوں۔

۶۰۵۸- ام المؤمنین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سردی کے دن میں وحی اترتی تو آپ کی پیشانی سے پسینہ بہہ نکلتا (وحی کی سختی سے)۔

۶۰۵۹- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حارث بن ہشام نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا آپ پر وحی کیونکر آتی ہے؟ آپ نے فرمایا کبھی تو ایسے آتی ہے جیسے گھنے کی جھنکار دو مجھ پر نہایت سخت ہوتی ہے پھر موقوف ہو جاتی ہے جب کہ میں یاد کر لیتا ہوں اور کبھی ایک فرشتہ آتا ہے مرد کی صورت میں اور جو وہ کہتا ہے اس کو یاد کر لیتا ہوں۔

۶۰۶۰- عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ پر جب وحی اترتی تو آپ پر سختی ہوتی اور آپ کا چہرہ مبارک راکھ کی طرح ہو جاتا

فَالْفَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلَى فِرَاشِهَا فَأَنْتَبَهَ فَقِيلَ لَهَا هَذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ فِي بَيْتِكَ عَلَى فِرَاشِكَ فَإِنَّ فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ وَاسْتَنْقَعَ عَرْفُهُ عَلَى قِصْعَةِ أُدِيمٍ عَلَى الْفِرَاشِ فَفَتَحَتْ عَيْنَيْهَا فَجَعَلَتْ تُشْفَى ذَلِكَ الْعَرِقَ فَتَعَصَّرُهُ فِي قَوَارِيرِهَا فَمَرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَا تَصْنَعِينَ يَا أُمَّ سَلِيمِ)) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَرَجُو بَرَكَتَهُ لِحَبِيبَانَا قَالَ أَصَبْتَ.

۶۰۵۷- عَنْ أُمِّ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْتِيهَا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ لَهُ نِطْعًا فَيَقِيلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيرَ الْعَرِقِ فَكَانَتْ تَنْحَسِعُ عَرْفَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطَّيِّبِ وَالْقَوَارِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا أُمَّ سَلِيمِ مَا هَذَا)) قَالَتْ عَرَقَكَ أُدُوفُ بِهِ طَيِّبِي.

۶۰۵۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ كَانَ يُنَزَّلُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْعَدَاةِ الْبَارِدَةِ ثُمَّ تَقِصُّ جَبْهَتَهُ عَرَقًا.

۶۰۵۹- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ ((أَحْيَانًا يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْإِرْسِ وَهُوَ أَشَدُّ عَلَيَّ ثُمَّ يَقْصِمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُهُ وَأَحْيَانًا فَتَلِكُ فِي مِثْلِ صُورَةِ الرَّجُلِ فَأَعْبِي مَا يَقُولُ))

۶۰۶۰- عَنْ عَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُزِّلَ عَلَيْهِ

الْوَحْيُ كَرِبَ لَذَلِكَ وَتَرْتِدُ وَخَفَهُ.

(دوسری روایت میں ہے کہ آپ کا چہرہ مبارک وحی اترتے وقت سرخ ہوتا۔ نووی نے کہا شاید مراد سرخی سے وہی ہے جو کہ ورت کے ساتھ ہو اور "ترید" کے بھی یہی معنی ہیں یا پہلے "ترید" ہوتا ہے پھر سرخی تو دونوں روایتوں میں کوئی مخالفت نہیں ہے۔)

۶۰۶۱- عباہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اترتی تو آپ سر جھکا لیتے اور آپ کے اپنے اصحاب بھی اپنے سروں کو جھکا لیتے جب وحی ختم ہو جاتی تو آپ اپنا سر اٹھاتے۔

باب: آپ ﷺ کے بالوں کی تعریف اور آپ کے

علیہ کا بیان

۶۰۶۲- ابن عباس سے روایت ہے اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ اپنے بالوں کو پیشانی پر چھوڑ دیتے تھے نلکتے ہوئے (یعنی مانگ نہیں نکالتے تھے) اور مشرک مانگ نکالتے تھے اور رسول اللہ ﷺ اہل کتاب کے طریق پر چلنا درست رکھتے تھے جس مسئلہ میں آپ کو کوئی حکم نہ ہوتا (یعنی بہ نسبت مشرکین کے اہل کتاب بہتر ہیں تو جس باب میں کوئی حکم نہ آتا آپ اہل کتاب کی موافقت اس باب میں اختیار کرتے)۔ تو آپ بھی پیشانی پر بال نکالنے لگے بعد اس کے آپ مانگ نکالنے لگے۔

۶۰۶۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۰۶۳- براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میانہ قد تھے آپ کے دونوں مونڈھوں میں زیادہ فاصلہ تھا (یعنی سینہ چوڑا

۶۰۶۱- عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نُزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ نَكَسَ رَأْسَهُ وَنَكَسَ أَصْحَابُهُ رُءُوسَهُمْ فَلَمَّا أُذِيَتْ عَنْهُ رُفِعَ رَأْسُهُ.

بَابُ فِي سَدْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ شَعْرَهُ وَفَرَّقَهُ

۶۰۶۲- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْتَلْبِطُونَ أَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُءُوسَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ بِهِ فَسَدَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَّقَ بَعْدُ.

۶۰۶۳- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۶۰۶۴- عَنْ الْبَرَاءِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجْهًا مَرْبُوعًا بَعِيدًا مَا يَبِينُ

(۶۰۶۲) بلا نووی نے کہا علماء نے کہا مانگ نکالنا سنت ہے کیونکہ یہی آخری فعل ہے رسول اللہ کا اور ظاہر یہ ہے کہ آپ نے اختیار کیا اس کو وحی سے۔ قاضی نے کہا کہ ان بالوں کا پیشانی پر مدفوع ہے اب وہ جائز نہیں اور احتمال ہے کہ مانگ نکالنا اجتہاد سے اختیار کیا گیا ہو نہ کہ وحی سے۔ حاصل یہ ہے کہ نکالنا بھی جائز ہے اور مانگ نکالنا افضل ہے اور اہل کتاب کی موافقت تالیف قلوب کے لیے تھی اور اہل اسلام میں بہ مخالفت مشرکین۔ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غالب کر دیا اور اس کی ضرورت نہ رہی تو حکم ہوا ان کا خلاف کرنے کا جیسے خضاب کے باب میں آیا ہے۔ اور بعضوں نے کہا کہ آپ کو حکم تھا اہل کتاب کی شریعت پر چلنے کا جس باب میں آپ کو حکم نہ آتا۔ اہل مختصر۔

تھا) بال بہت تھے کانوں کی لونگ آپ سرخ جوڑا پہنے تھے (یعنی سیکایا کاجس میں سرخ اور زرد لکیریں تھیں)۔ میں نے کسی کو آپ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔

۶۰۶۵- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے کوئی بالوں والا شخص سرخ جوڑا پہنے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوب صورت نہیں دیکھا۔ آپ کے بال موٹے ہوں تک پہنچتے تھے اور دونوں موٹے ہوں میں فاصلہ تھا نہ لپے تھے نہ ٹھگنے۔

۶۰۶۶- براء سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک سب سے زیادہ خوب صورت تھا اور آپ کے اخلاق سب سے زیادہ عمدہ تھے۔ آپ نہ لپے تھے بہت نہ ٹھگنے۔

۶۰۶۷- قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے انس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کیسے تھے؟ انہوں نے کہا میان تھے نہ بہت گھوگر یا لے نہ بالکل سیدھے کانوں اور موٹے ہوں کے درمیان تک تھے۔

۶۰۶۸- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے بال موٹے ہوں کے قریب تک تھے۔

۶۰۶۹- انس سے روایت ہے رسول اللہ کے بال آدھے کانوں تک تھے۔

۶۰۷۰- جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ کا دہن کشادہ تھا (کیونکہ مردوں کے لیے دہن کی کشادگی عمدہ ہے اور عورتوں کے لیے بری ہے) آنکھوں میں لال ڈورے چھوٹے ہوئے ایڑیاں کمر گوشت والی۔ سناک سے کہا شعبہ نے ضلیع الفم کیا ہے؟ انہوں نے کہا بڑا مند۔ پھر شعبہ نے کہا اشکل العین کیا ہے؟ انہوں نے کہا دار از شکاف آنکھوں کے (پر یہ ناک کا کہنا غلط ہے اور صحیح وہی معنی ہیں کہ سفیدی میں سرخی ملی ہوئی)۔ شعبہ

الْمُنْكِبِينَ عَظِيمَ الْحُمَةِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنِهِ عَلَيْهِ حَلَّةٌ حُمْرَاءُ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۰۶۵- عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لَمَعَةٍ أَحْسَنَ فِي حَلَّةٍ حُمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرَةٌ يَضْرِبُ مِنْكِبَيْهِ بَعِيدًا مَا بَيْنَ الْمُنْكِبِينَ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ لَهُ شَعْرٌ

۶۰۶۶- عَنِ الْبَرَاءِ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا وَأَحْسَنَهُ حَلَقًا لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ.

۶۰۶۷- عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لَأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ شَعْرًا رَجُلًا لَيْسَ بِالْحَمْدِ وَلَا السُّطِّ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقَيْهِ.

۶۰۶۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرَةَ مَنْكِبَيْهِ.

۶۰۶۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ.

۶۰۷۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مِنْهُوسِ الْعَقِيبِ قَالَ قُلْتُ لِسَعْدِكَ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيمُ الْفَمِ قَالَ قُلْتُ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شِقِّ الْعَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا مِنْهُوسُ الْعَقِيبِ قَالَ لَيْلٌ لَحْمِ الْعَقِيبِ.

نے کہا منہوس العقبین کیا ہے انہوں نے کہا ایزی پر گوشت۔

باب: رسول اللہ کے سفید خوبصورت چہرے کا بیان

۶۰۷۱- جریری سے روایت ہے میں نے ابوالطفیل سے کہا تم نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں آپ کا رنگ سفید تھا ملاحظہ دار (جو سب رنگوں سے افضل ہے)۔ امام مسلم نے کہا ابوالطفیلؓ ۱۰۰ھ میں مرے اور رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سب کے بعد وہی مرے۔

۶۰۷۲- ابوالطفیلؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور اب کوئی زمیں پر سوا میرے آپ کے دیکھنے والوں میں سے نہیں رہا۔ جریری نے کہا میں نے پوچھا تم نے دیکھا آپ کیسے تھے؟ انہوں نے کہا آپ سفید رنگ تھے تمکینی کے ساتھ مپانہ قد تھے۔

باب: آپ کے بڑھاپے کا بیان

۶۰۷۳- ابن سیرین سے روایت ہے انسؓ سے پوچھا گیا کیا خضاب کیا رسول اللہ ﷺ نے؟ انہوں نے کہا آپ کا اتنا بڑھاپا نہیں دیکھا گیا (کہ خضاب کی ضرورت پڑتی) البتہ ابو بکرؓ اور عمرؓ نے خضاب کیا ہے مہندی اور وسہ سے (نیل سے)۔

۶۰۷۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا ابن سیرین نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا انہوں نے کہا آپ خضاب کے درجہ کو نہیں پہنچے آپ کی ڈاڑھی مبارک میں صرف چند بال سفید تھے۔ ابن سیرین نے کہا کیا ابو بکرؓ خضاب کرتے تھے؟ انہوں نے کہا ہاں حنا اور وسہ سے۔

۶۰۷۵- ابن سیرین سے روایت ہے میں نے انس بن مالکؓ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ نے خضاب کیا ہے؟ انہوں نے کہا آپ کا بڑھاپا نہیں دیکھا گیا مگر ذرا سا۔

بَابُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَيْضًا مَلِيحَ الْوَجْهِ

۶۰۷۱- عَنْ جَرِيرٍ عَنِ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ كَانَ أَيْضًا مَلِيحَ الْوَجْهِ قَالَ مُسْلِمٌ بِنُ الْحَاجِّ مَاتَ أَبُو الطُّفَيْلِ سَنَةَ مِائَةٍ وَكَانَ آخِرَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۰۷۲- عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا عَلَيَّ وَجْهُ الْأَرْضِ رَجُلٌ رَأَاهُ غَيْرِي قَالَ فَقُلْتُ لَهُ فَكَيْفَ رَأَيْتَهُ قَالَ كَانَ أَيْضًا مَلِيحًا مَقْصَدًا.

بَابُ شَبَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۰۷۳- عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سُبُلُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ حَضَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ رَأَى مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ كَأَنَّهُ يُقَلِّدُهُ وَقَدْ حَضَبَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بِالْحِنَاءِ وَالْكُتْمِ.

۶۰۷۴- عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَضَبَ فَقَالَ لَمْ يَتَلُغِ الْحَضَابَ كَانَ فِي لِحْيَتِهِ شَعْرَاتٌ بَيْضٌ قَالَ قُلْتُ لَهُ أَكَادَ أَبُو بَكْرٍ يَحْضِبُ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ بِالْحِنَاءِ وَالْكُتْمِ.

۶۰۷۵- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَحْضَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّهُ لَمْ يَرَ مِنَ الشَّيْبِ إِلَّا قَلِيلًا.

(۶۰۷۱) بخودہ آخر تھے اصحاب کے ان کے بعد پھر کوئی صحابی آدمیوں میں سے نہ رہا۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ باہارتن ہندی صحابی تھا جو ۶۰۰ھ میں ظاہر ہوا۔ یہ محض غلط اور جھوٹ ہے اور رسول اللہ کی حدیث کے خلاف ہے کہ آج سے سو برس کے بعد کوئی آدمی اس وقت کا نہ رہے گا۔

۶۰۷۶۔ ثابت سے روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا؟ انہوں نے کہا اگر میں چاہتا تو آپ ﷺ کے سفید بال گن لیتا۔ آپ نے خضاب نہیں کیا البتہ ابو بکر نے خضاب کیا مہندی اور نیل سے اور عمر نے خضاب کیا صرف مہندی سے۔

۶۰۷۷۔ انس بن مالک سے روایت ہے انہوں نے کہا سر اور ڈاڑھی کے سفید بال اکھیڑنا مکروہ ہے (لیکن حرام نہیں ہے۔ نووی) اور رسول اللہ ﷺ نے خضاب نہیں کیا۔ آپ کی چھوٹی ڈاڑھی میں جو نیچے کے ہونٹ کے تلے ہوتی ہے کچھ سفیدی تھی اور کچھ کنپٹیوں پر اور کچھ سر میں۔

۶۰۷۸۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۰۷۹۔ انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا رسول اللہ ﷺ کے بڑھاپے کا حال؟ انہوں نے کہا آپ کو نہیں بدلا گیا سفید (یعنی سفید نہیں کیا)۔

۶۰۸۰۔ ابو حنیفہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ میں یہ سفیدی دیکھی اور زہیر نے اپنی کچھ انگلیاں چھوئی ڈاڑھی پر رکھ کر بتلائی۔ لوگوں نے ابو حنیفہ سے کہا اس دن تم کیسے تھے؟ انہوں نے کہا میں تیر میں پیکان لگاتا تھا اور پر لگاتا تھا۔

۶۰۸۱۔ ابو حنیفہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ کا رنگ سفید تھا اور بوڑھے ہو گئے تھے اور سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے مشابہ تھے۔

۶۰۸۲۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۰۷۶۔ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَأَلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ خَضَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أُعَدَّ لِمَنْطَابٍ كُنْتُ فِي رَأْسِهِ فَعَلْتُ وَقَالَ لَمْ يَخْتَصِبْ وَقَدْ اخْتَضَبَ أَبُو بَكْرٍ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَعْبِ وَاخْتَضَبَ عُمَرُ بِالْحِنَّاءِ بَحْنَا

۶۰۷۷۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَكْرَهُ أَنْ يَتَّخِذَ الرَّجُلُ الشَّعْرَةَ الْبَيْضَاءَ مِنْ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ قَالَ وَلَمْ يَخْتَضِبْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ بِي عَمَقَتِهِ وَفِي الصُّدُغَيْنِ وَفِي الرَّأْسِ نَدًّا

۶۰۷۸۔ عَنِ الْمُثَنَّى بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۶۰۷۹۔ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَنِ شَيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ بَيَاضًا

۶۰۸۰۔ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَالَهُ مِثْلَ بَيْضَاءِ زُرَّاحٍ زُهَيْرٍ بَعْضُ صَابِغِهِ عَلَى شَفَتَيْهِ قَالَ أَنَّهُ مِثْلُ مَنْ أَتَتْ يَوْمَئِذٍ نَارُ نَبْرِيِّ الدَّابِلِ وَرَبِشَهَا

۶۰۸۱۔ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيْضًا قَدْ شَابَ كَانَ أَحْسَنَ بِنِ عَلِيٍّ بِشَبْهَةٍ

۶۰۸۲۔ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ بِهَذَا وَلَمْ يَقُولُوا

(۶۰۸۱) بعض روایتوں میں ہے کہ سیدنا حسن کالاد پر کا حصہ بدن کا بالکل مشابہ تھا رسول اللہ کے اور سیدنا حسین کا بیچے کا حصہ۔ غرض یہ دونوں صاحبزادے اس کر تصویر تھی رسول اللہ کی۔ افسوس ہے کہ بعض اشقیائے اس نعمت کی قدر نہ جانی اور دونوں صاحبزادوں کو کیسے ظلم سے شہید کیا۔ انا لله وانا اليه راجعون۔ اللہ تعالیٰ ہم کو دنیا میں آپ کے اہل بیت کی محبت پر قائم رکھے اور آخرت میں ان کے غلاموں میں حشر کرے۔ آمین یا رب العالمین۔

أَبْيَضَ قَدْ شَابَ.

۶۰۸۳- سماک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑھاپے کا حال انہوں نے کہا آپ جب تیل ڈالتے تو یکسر سفیدی معلوم نہ ہوتی البتہ تیل نہ ڈالتے تو سفیدی معلوم ہوتی۔

باب: مہر نبوت کا بیان

۶۰۸۴- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے سر اور ڈاڑھی کے آگے کا حصہ سفید ہو گیا تھا۔ جب آپ تیل ڈالتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی اور جب بال پراگندہ ہوتے تو سفیدی معلوم ہوتی۔ اور آپ کی ڈاڑھی بہت گھنسی تھی۔ ایک شخص بولا آپ کا چہرہ کموار کی طرح تھا یعنی لسا۔ جابر نے کہا نہیں آپ کا چہرہ سورج اور چاند کی طرح تھا اور گول تھا اور میں نے نبوت کی مہر آپ کے موٹھے پر دیکھی جیسے کبوتر کا انڈا۔ اس کا رنگ بدن کے رنگ سے ملتا تھا۔

۶۰۸۵- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ پر نبوت کی مہر دیکھی جیسے کبوتر کا انڈا۔

۶۰۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۰۸۷- سائب بن یزید سے روایت ہے میری حالت مجھ کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی پھر وضو کیا میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا پھر میں آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہوا میں نے نبوت کی مہر دیکھی۔ دونوں موٹھوں کے بیچ میں جیسے گھنڈی چھبر کھنڈی لگا دیا جیسے ایک چادر ہے اس کے انڈے کی طرح۔

۶۰۸۳- عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ إِذَا دَهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يُرْمَنَهُ شَيْءٌ وَإِذَا لَمْ يَدَهْنِ رُمِيَ مِنْهُ.

بَابُ إِثْبَاتِ خَاتَمِ النَّبُوَّةِ

۶۰۸۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَمِطَ مُقَدِّمَ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ وَكَانَ إِذَا دَهَنَ لَمْ يَنْبَسِ وَإِذَا شَعِبَتْ رَأْسُهُ نَبَسَ وَكَانَ كَثِيرَ شَعْرِ اللَّحْيَةِ فَقَالَ رَجُلٌ رَجَعَهُ مِثْلُ السِّيفِ قَالَ لَأَبَلُ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَكَانَ مُسْتَدِيرًا وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشَبِّهُ حَسَنَةً.

۶۰۸۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ خَاتَمًا فِي ظَهْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَأَنَّهُ بَيْضَةُ حَمَامٍ.

۶۰۸۶- عَنْ سِمَاكِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۶۰۸۷- عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَمْرًا أُخْتِي رَجَعَ فَمَسَحَ رَأْسِي وَذَعَا لِي بِالرَّكْعَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ حَلْفَ ظَهْرِهِ فَظَهَرَتْ إِلَيَّ خَاتَمُهُ نَبَسَ كَتِفِي مِثْلَ زُرِّ الْحَجَلَةِ.

(۶۰۸۳) ☆ قاضی نے کہا علماء نے اختلاف کیا ہے کہ رسول اللہ نے خضاب کیا یا نہیں تو اکثر کا یہ قول ہے کہ نہیں کیا اور بعضوں کا یہ ہے کہ کیا۔ بدلیل حدیث ام سلمہ اور ابن عمر کے۔ اور مختار یہ ہے کہ آپ نے کبھی رنگا بالوں کو اور اکثر ترک کیا اس وجہ سے دونوں روایتیں صحیح ہیں۔

۶۰۸۸- عبد اللہ بن سر جس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور آپ کے ساتھ روٹی اور گوشت یا خرید کھایا۔ عاصم نے کہا میں نے عبد اللہ سے پوچھا تمہارے لیے بخشش چاہی رسول اللہ نے؟ انہوں نے کہا ہاں اور تیرے لیے بھی پھر یہ آیت پڑھی واستغفر لذنبتك و للمؤمنين و المؤمنات (یعنی بخشش مانگ اپنے گناہ کی اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے گناہ کی) عبد اللہ نے کہا پھر میں آپ کے پیچھے گیا تو میں نے نبوت کی مہر دیکھی دونوں مونڈھوں کے بیچ میں چینی بڑی کے پاس بائیں مونڈھے کے قریب چنگلی کی طرح اس پر تل تھے مسوں کی طرح۔

باب: آپ کی عمر کا بیان

۶۰۸۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نہ بہت لمبے تھے نہ ٹھکنے (پست قد) نہ بالکل سفید تھے نہ گندمی۔ آپ کے بال نہ بالکل سخت گھوٹے یا لمبے تھے نہ بالکل سفید تھے۔ اللہ جل جلالہ نے آپ کو نبی کیا چالیس برس کے سن میں پھر آپ دس برس مکہ میں رہے اور دس برس مدینہ میں اور ساٹھویں برس کے اخیر میں اللہ نے آپ کو اٹھایا۔ اس وقت آپ کے سر اور ڈاڑھی میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

۶۰۹۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ کا رنگ سفید چمکتا ہوا تھا (جو سب رنگوں میں بہتر ہے)۔

۶۰۹۱- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تریسٹھ برس میں اور ابو بکر کی بھی تریسٹھ برس میں اور عمر کی بھی تریسٹھ برس میں۔

۶۰۸۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكَلْتُ مَعَهُ خُبْزًا وَالْحَمَّا أَوْ قَالَ تَرِيدًا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَسْتَغْفِرُ لَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ وَلَكَ ثُمَّ تَلَا هَذِهِ آيَةَ وَأَسْتَغْفِرُ لِدُنُوبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ قَالَ ثُمَّ ذُرْتُ حَلْفَهُ فَظَنَرْتُ بِأَنَّ حَاتِمَ النَّبُوَّةِ بَيْنَ كَفَيْهِ عِنْدَ نَاعِضِ كَفَيْهِ الْيُسْرَى جُمُعًا عَلَيْهِ خِيَانٌ كَأَمْثَالِ النَّالِيلِ.

باب في صفة النبي ﷺ ومبعثه وسنه

۶۰۸۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ وَلَيْسَ بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْأَدَمِ وَلَا بِالْحَجَلِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ.

۶۰۹۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِهِمَا كَانَ أَزْهَرَ.

۶۰۹۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

(۶۰۸۹) نووی نے کہا صحیح یہ ہے کہ آپ نے تریسٹھ برس کی عمر میں انتقال کیا اور مکہ میں نبوت کے بعد تیرہ سال تک رہے۔ اور بعضوں نے کہا آپ کی عمر ۶۵ برس کی تھی اور بعضوں نے کہا کہ تیرتالیس برس کے بعد نبوت ہوئی۔ لیکن یہ دونوں قول غلط ہیں۔ آپ عام الفیل میں پیدا ہوئے پیر کے روز ۱۲ ربیع الاول کے مہینہ میں اور انتقال بھی کیا پیر کے روز ۱۲ ربیع الاول کے مہینے میں۔ لیکن تاریخ پیدائش میں اختلاف ہے ۸ یا ۱۰ یا ۱۲ ربیع الاول کو اور وفات ۱۲ اوچاشت کے وقت ہوئی۔

- ۶۰۹۳- ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ توفیٰ وهو ابن ثلاث و سنین سنة و قال ابن شہاب أخبرنی سعید بن المسیب بعنل ذلک.
- ۶۰۹۴- عن ابن شہاب بالاسنادین جميعا مثل حديث عقيل.
- ۶۰۹۴- عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے عروہ بن زبیر سے کہا رسول اللہ ﷺ (نبوت کے بعد) مکہ میں کتنے دنوں تک رہے؟ انہوں نے کہا دس برس تک رہے۔ میں نے کہا ابن عباس تیرہ برس کہتے ہیں۔
- ۶۰۹۵- عمرو سے روایت ہے میں نے عروہ سے کہا رسول اللہ مکہ میں کتنی مدت تک رہے؟ انہوں نے کہا دس برس تک رہے میں نے کہا ابن عباس تو دس سے کئی برس زیادہ کہتے ہیں؟ عروہ نے ان کے لیے دعا کی مغفرت کی (یعنی خدا تعالیٰ ان کی غلطی معاف کرے) اور کہا کہ ان کو شاعر کے قول سے دھوکا ہوا۔
- ۶۰۹۶- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ برس تک رہے اور آپ نے وفات پائی تریسٹھ سال کی عمر میں۔
- ۶۰۹۷- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ برس تک رہے آپ پر وحی اترا کرتی تھی اور مدینہ میں دس برس تک رہے اور وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں۔
- ۶۰۹۸- ابو اسحاق سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عتبہ کے ساتھ
- ۶۰۹۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تُوْفِيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَ قَالَ ابْنُ شَهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ بِعَنْلِ ذَلِكِ.
- ۶۰۹۴- عَنْ ابْنِ شَهَابٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَ حَدِيثِ عَقِيلٍ.
- ۶۰۹۴- عَنْ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ.
- ۶۰۹۵- عَنْ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ لِعُرْوَةَ كَمْ لَبِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا قُلْتُ فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ بِضْعَ عَشْرَةَ قَالَ فَعَفَّرَهُ وَقَالَ إِنَّمَا أَحَدُهُمَا مِنْ قَوْلِ الشَّاعِرِ.
- ۶۰۹۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَتَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً وَتُوْفِيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.
- ۶۰۹۷- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً.
- ۶۰۹۸- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا

(۶۰۹۵) وہ شاعر ابوقیس مرمر بن اس ہے اس کا شعر یہ ہے

ثوبی فی قریش بضع عشرة حجة

بذکر لویلقی خلیلا سواتیا

یعنی رسول اللہ قریش میں دس پر کئی حج تک رہے درو عطا نصیحت کرتے رہے اس خیال سے کہ شاید کوئی دوست ملے۔

مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَذَكَرُوا سِبْطِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فَقَالَ الْقَوْمُ كَانَ أَبُو بَكْرٍ أَكْبَرَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقَبِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يُقَالُ لَهُ غَامِرُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ قَالَ كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَذَكَرُوا سِبْطِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَقَبِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

۶۰۹۹- عَنْ جَرِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ فَقَالَ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

۶۱۰۰- عَنْ عَمَّارِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمْ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَحْسِبُ مِنْكَ مِنْ قَوْمِهِ يَحْفَى عَلَيْهِ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ يَا بَنِي فَذَكَرْتُ نَاسًا فَاحْتَلَفُوا عَلَيَّ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَعْلَمَ فَوَدَّكَ فِيهِ قَالَ أَنَحْسِبُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمْسِكْ أَرْبَعِينَ بَعَثَ لَهَا حَمْسَ عَشْرَةَ بِنِكَهَ يَأْمَنُ وَيَخَافُ وَعَشْرَ مِنْ مَنَاهِجِهِ

بیٹھا تھا لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا ذکر کیا۔ بعضوں نے کہا ابو بکر آپ سے بڑے تھے۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور ابو بکر کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مارے گئے تریسٹھ برس کی عمر میں۔ ایک شخص یواجا جس کا نام عامر بن سعد تھا ہم سے جریر نے بیان کیا کہ ہم بیٹھے تھے معاویہ کے پاس لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر کا ذکر کیا۔ معاویہ نے کہا آپ کی وفات ہوئی تریسٹھ برس کی عمر میں اور ابو بکر بھی مرے تریسٹھ برس کی عمر میں اور عمر رضی اللہ عنہ بھی مارے گئے تریسٹھ برس کی عمر میں۔

۶۰۹۹- جریر سے روایت ہے انہوں نے سنا معاویہ بن ابی سفیان کو خطبہ پڑھتے ہوئے وہ کہتے تھے رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی تریسٹھ برس کی عمر میں اور ابو بکر نے بھی تریسٹھ برس کی عمر میں اور عمر نے بھی اسی عمر میں اور میں بھی اب تریسٹھ برس کا ہوں (تو مجھے بھی توقع ہے کہ اسی سال میں مروں اور ان کی موافقت حاصل کروں پر ان کو یہ موافقت نہ مل سکی اور وہ اسی برس تک زندہ رہے اور ۶۰ھ میں انہوں نے انتقال کیا)۔

۶۱۰۰- عمار سے روایت ہے جو بنی ہاشم کا مولی تھا میں نے ابن عباس سے پوچھا جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ کتنے برس کے تھے؟ انہوں نے کہا میں نہیں سمجھتا تھا کہ تم آپ ہی کی قوم سے ہو کر اتنی بات نہ جانتے ہو گے میں نے کہا میں نے لوگوں سے پوچھا انہوں نے اختلاف کیا تو مجھے بہتر معلوم ہوا تمہارا قول سننا اس باب میں۔ ابن عباس نے کہا تم حساب جانتے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا اچھا چالیس کو یاد رکھو اس وقت آپ پیغمبر ہوئے اب پندرہ اور جوڑو جب تک آپ مکہ میں رہے

کبھی امن کے ساتھ اور کبھی ڈر کے ساتھ۔ اب دس اور جوڑو مدینہ میں ہجرت کے بعد (توسب ملا کر پینیسٹھ سال ہوتے ہیں) ۶۱۰۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۰۲- عمار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجھ سے ابن عباس نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی ۶۵ برس کی عمر میں۔ ۶۱۰۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۰۴- ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مکہ میں رہے پندرہ برس تک آواز سنتے تھے (فرشتوں کی) اور روشنی دیکھتے تھے (فرشتوں کی یا اللہ کی آیات کی) سات برس تک لیکن کوئی صورت نہیں دیکھتے تھے پھر آٹھ برس تک وحی آیا کرتی اور دس برس مدینہ میں رہے۔

باب: آپ کے ناموں کا بیان

۶۱۰۵- جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں محمد ہوں (یعنی سراہا ہوا اچھی خصلتوں والا) اور احمد ہوں اور ماجی یعنی میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور حاشر ہوں یعنی حشر کئے جاویں گے لوگ میرے قدم پر یعنی میری نبوت پر کیوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے) اور عاقب ہوں یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

۶۱۰۶- جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے کئی نام ہیں محمد اور احمد اور ماجی میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو محو کرے گا اور میں حاشر ہوں لوگ

۶۱۰۱- عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يُونُسَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ.

۶۱۰۲- عَنْ عَمَّارِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَلَّى وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ.

۶۱۰۳- وَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُثَيْبٍ عَنْ حَالِدِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۱۰۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتِ وَيَرَى الصُّوْرَةَ سَمِعَ سَبْعِينَ وَتَمَانِ سِتِّينَ يُوْحَى إِلَيْهِ وَأَقَامَ بِالْمَدِينَةِ عَشْرًا.

بَابُ فِي أَسْمَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۱۰۵- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاجِي الَّذِي يُمْحَى بِي الْكُفْرُ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشِرُ النَّاسَ عَلَيَّ عَقِبِي وَأَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ)) الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ.

۶۱۰۶- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّا لِي أَسْمَاءُ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاجِي الَّذِي يُمْحَوُ اللَّهُ بِي الْكُفْرَ وَأَنَا

(۶۱۰۵) جگر نووی نے کہا ان ناموں کے سوا آپ کے اور بھی نام ہیں ابن عرب نے احوزی شرح ترمذی میں بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں اور رسول اللہ کے بھی ہزار نام ہیں۔

میرے دین پر اٹھیں گے اور میں عاقب ہوں یعنی میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے اور اللہ نے آپ کا نام رؤف اور رحیم رکھا۔

الْحَاضِرُ الَّذِي يُحْشِرُ النَّاسَ عَلَيَّ قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ)) وَقَدْ سَمَّاهُ اللَّهُ رُؤُوفًا رَحِيمًا.

۶۱۰۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۰۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْمَرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَفِي حَدِيثِ عُثَيْلٍ قَالَ قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ وَمَا الْعَاقِبُ قَالَ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ وَفِي حَدِيثِ مَعْمَرٍ وَعُثَيْلٍ الْكُفْرَةَ وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ الْكُفْرَ.

۶۱۰۸- ابو موسیٰ اشعریٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنے کئی نام ہم سے بیان کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا میں محمد ہوں اور احمد اور معقی (یعنی عاقب) اور حاشر اور نبی التوبہ اور نبی الرحمة (کیوں کہ توبہ اور رحمت کو آپ ساتھ لے کر آئے)۔

۶۱۰۸- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسَمِّي لَنَا نَفْسَهُ أَسْمَاءَ فَقَالَ ((أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَالْمُقَفِّي وَالْحَاشِرُ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ)).

باب: آپ ﷺ اللہ کو خوب جانتے تھے اور اس سے بہت ڈرتے تھے

بَابُ عِلْمِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّهِ تَعَالَى وَشِدَّةِ حَشْيَتِهِ

۶۱۰۹- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک کام کیا اور اس کو جائز رکھا۔ یہ خبر آپ کے بعض صحابہ کو پہنچی انہوں نے اس کام کو برا جانا اور اس سے بچنے۔ آپ کو معلوم ہوا تو کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا کیا حال ہے لوگوں کا ان کو خبر پہنچی کہ میں نے ایک کام کی اجازت دی پھر انہوں نے اس کو برا جانا اور اس سے بچنے، قسم خدا کی میں تو سب سے زیادہ اللہ کو جانتا ہوں اور سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں (تو میری بیروی کرنا اور میری راہ پر چلنا یہی تقویٰ اور پرہیزگاری ہے اور بے فائدہ نفس پر بار ڈالنا اور مباح سے بچنا اس کی اباحت میں شک کرنا منع ہے)۔

۶۱۰۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرًا فَتَرَحَّصَ فِيهِ فَبَلَغَ ذَلِكَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَكَأَنَّهُمْ كَرِهُواهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَبَلَغَهُ ذَلِكَ فَقَامَ حَظِييًا فَقَالَ ((مَا بَالُ رِجَالٍ بَلَغَهُمْ عَنِّي أَمْرٌ تَرَحَّصْتُ فِيهِ فَكَرِهُواهُ وَتَنَزَّهُوا عَنْهُ فَوَاللَّهِ لَأَنَا أَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدَّهُمْ لَهُ حَشْيَةً)).

۶۱۱۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۱۰- عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ نَحْوَ حَدِيثِهِ.

۶۱۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ آپ صلی

۶۱۱۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رَحَّصَ رَسُولُ اللَّهِ

اللہ علیہ وسلم غصے ہوئے یہاں تک کہ غصہ آپ کے چہرہ مبارک پر معلوم ہوا۔

فِي أَمْرِ فَتَنَرُهُ عَنْهُ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ فَبَنَعَ ذَلِكَ نَبِيٌّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتَّى بَانَ الْعَضْبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْعَبُونَ عَمَّا رُحِصَ لِي فِيهِ فَوَاللَّهِ لَأَنَا أَعْلَمُهُمْ بِاللَّهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ حَشِيئَةً))

باب: رسول اللہ ﷺ کی پیروی کرنا واجب ہے

بَابُ وَجُوبِ اتِّبَاعِهِ ﷺ

۶۱۱۲ - عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے جھگڑا کیا زبیر سے (جو آپ کے چھو پھٹی زاوی بھائی تھے) رسول اللہ کے سامنے حرہ کے موہرے میں (حرہ کہتے ہیں کالے پتھر والی زمین کو) جس سے پانی دیتے تھے کھجور کے درختوں کو انصاری نے کہا پانی کو چھوڑ دے بہتا ہے زبیر نے نہ مانا آخر سب نے جھگڑا کیا رسول اللہ کے سامنے آپ نے فرمایا زبیر سے اے زبیر تو اپنے درختوں کو پانی پلا لے پھر پانی کو چھوڑ دے اپنے ہمسائے کی طرف یہ سن کر انصاری غصے ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ زبیر آپ کی چھو پھٹی کے بیٹے تھے (اس وجہ سے آپ نے ان کی رعایت کی) یہ سن کر آپ کے چہرے مبارک کا رنگ بدل گیا اور آپ نے فرمایا اے زبیر اپنے درختوں کو پانی پلا پھر پانی کو روک لے یہاں تک کہ

۶۱۱۲ - سَعْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ حَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاحِ الْخَرَّةِ النَّبِيِّ يَسْتَفُونَ بَيْنَ النَّحْلِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرَّخَ الْمَاءَ يَسْرُ قَائِي عَلَيْهِمْ فَاحْتَضَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ)) فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ قَلْبُونَ وَجِئْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ((يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْحَدَرِ)) فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ

(۶۱۱۲) یعنی قسم خدا کی وہ مومن نہ ہونگے جب تک تجھ کو حاکم نہ بناویں گے اپنے جھگڑوں میں پھر جو تو فیصلہ کر دے اس سے رنج نہ کریں اور مان لیں۔ پہلے آپ نے زبیر کو یہ حکم دیا کہ اپنے درختوں کو پانی پلا کر پانی چھوڑ دے یہ حکم زبیر کے حق کو پورا نہیں دلاتا تھا بلکہ انصاری کی رعایت منظور تھی اور آپ جانتے تھے کہ زبیر آپ کے فرمانے سے اپنے اس حق کو چھوڑنے پر اور ہمسایہ کے اچھا سلوک کرنے پر راضی ہو جاویں گے۔ لیکن جب انصاری نے بے ادبی کی اور اس احسان کو نہ مانا تو آپ نے قاعدہ کا حکم دے دیا۔ وہ حکم یہ ہے کہ جس کی زمین اوپر کی ہو وہ اپنے باغ میں اتنا پانی بھر لے کہ مینڈوں تک آ جاوے پھر نشیب والے کی طرف پانی کو چھوڑ دے۔ کس لیے کہ نشیب کے حصے میں تو پانی ضرور جمع ہو گا۔

علماء نے کہا کہ اس انصاری نے جو کلمہ کہا اگر اب کوئی ایسا کلمہ کہے آپ کی نسبت تو کافر ہو جاوے گا اور اس کا قتل واجب ہو گا لیکن آپ نے اس انصاری کو سزا نہ دی کس لیے کہ شروع زمانہ تھا اور آپ مہر کرتے تھے منافقوں کی ایذا رسائی پر اور فرماتے تھے لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں۔

اور واؤدی نے کہا یہ شخص منافق تھا۔ بہر حال آیت قرآن سے یہ نکلا کہ جب تک رسول اللہ کی حدیث کو اپنے جھگڑوں کا فیصلہ قرار نہ دیں گے اور حدیث سے جو ثابت ہو اس کو خوشی سے مان نہ لیں گے اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے۔ معاذ اللہ ان لوگوں کا کیا حال تھی

وہ سینڈوں تک چڑھ جاوے زیر نے کہا میں سمجھتا ہوں قسم خدا کی یہ آیت اسی باب میں اتری فلا وربك لا يؤمنون اخیر تک۔

باب: بے ضرورت مسکے پوچھنا منع ہے

۶۱۱۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جس کام سے تم کو منع کروں اس سے باز رہو اور جس کام کا حکم کروں اس کو بجالاؤ جہاں تک تم سے ہو سکے کیوں کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے بہت پوچھنے سے اور اختلاف کرنے سے اپنے پیغمبروں پر۔

۶۱۱۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۱۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جو میں چھوڑ دوں یعنی اس کا ذکر نہ کروں تم بھی اس کا ذکر نہ کرو۔

۶۱۱۶- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا مسلمانوں میں قصور اس مسلمان کا ہے جس نے کوئی بات پوچھی وہ حرام نہ تھی لیکن اس کے پوچھنے کی وجہ سے حرام ہو گئی۔

۶۱۱۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

إِنِّي نَأْحِسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ

بَابُ كَرَاهَةِ النَّارِ السُّؤَالِ مِنْ

غَيْرِ ضَرُورَةٍ

۶۱۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا نَهَيْتُكُمْ عَنْهُ فَاجْتَنِبُوهُ وَمَا أَمَرْتُكُمْ بِهِ فَافْعَلُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَثْرَةَ مَسْأَلِهِمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ))

۶۱۱۴- عَنْ ابْنِ شَهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْهُ سِوَاءٌ

۶۱۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَلَّمَهُمْ قَالَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ ((ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ))

وَفِي حَدِيثٍ هَمَّامٍ ((مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ)) ثُمَّ ذَكَرُوا نَحْوَ حَدِيثِ

الرُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ وَأَبِي سَلْمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

۶۱۱۶- عَنْ سَعْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ أَعْظَمَ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مِنْ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ لَمْ يُحَرِّمْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَحَرِّمْ عَلَيْهِمْ مِنْ أَجْلِ مَسْأَلَتِهِ))

۶۱۱۷- عَنْ سَعْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يُحَرِّمْ فَحَرِّمْ عَلَى النَّاسِ مِنْ

۶۱۱۷- عَنْ سَعْدِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

((أَعْظَمُ الْمُسْلِمِينَ فِي الْمُسْلِمِينَ جُرْمًا مَنْ سَأَلَ عَنْ أَمْرٍ لَمْ يُحَرِّمْ فَحَرِّمْ عَلَى النَّاسِ مِنْ

لہ ہو گا جو حدیث صحیح دیکھتے ہوئے اس کو نہ مانیں اور کسی مولوی یا مجتہد کے قول کی پیروی کریں وہ نص قرآنی سے موئن نہیں ہیں۔ (۶۱۱۳) نووی نے کہا بے ضرورت سوال کرنے سے آپ نے منع فرمایا کئی مصلحتوں سے۔ ایک تو یہ کہ سوال کی وجہ سے چیز حرام ہو جاتی ہے اور لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ بعض وقت جواب ایسا ملتا ہے جو پوچھنے والے کو ناگوار ہوتا۔ تیسرے یہ کہ بہت پوچھنے سے پیغمبر کو تکلیف ہوتی اور پیغمبر کو ایذا دینا حرام اور باعث ہلاکت ہے البتہ ضرورت کے وقت سوال درست ہے۔

أَجَلٌ مَسْأَلَتِهِ))

۶۱۱۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ شخص جس نے کوئی بات پوچھی اور موٹگانی کی۔

۶۱۱۸- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ مُعْمَرٍ ((رَجُلٌ سَأَلَ عَنْ شَيْءٍ وَنَقَرَ عَنْهُ وَقَالَ فِي حَدِيثِ يُونُسَ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدًا .

۶۱۱۹- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کی کوئی بات سنی (جو بری تھی) آپ نے خطبہ پڑھا اور فرمایا سامنے لائی گئی میرے جنت اور دوزخ تو میں نے آج کی سی بہتری اور آج کی سی برائی کبھی نہیں دیکھی (یعنی جنت میں بھلائی اور دوزخ میں برائی) اور جو تم جانتے ہو تے وہ جو میں جانتا ہوں البتہ کم ہستے اور بہت رویا کرتے۔ انس نے کہا آپ کے اصحاب پر اس دن سے زیادہ کوئی سخت دن نہیں گزرا۔ انہوں نے اپنے سروں کو چھپالیا اور رونے کی آوازاں میں سے نکلنے لگی پھر حضرت عمرؓ کھڑے ہوئے اور کہا راضی ہوئے ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمدؐ کے نبی ہونے سے۔ ایک شخص اٹھا اور کہنے لگا میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ فلاں شخص تھا اس کا نام بتا دیا۔ تب یہ آیت اتری اے ایمان والو! مت پوچھو ایسی باتیں اگر وہ کھلیں تو تم کو بری لگیں۔

۶۱۱۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْحَابِهِ شَيْءٌ فَحَطَبَ فَقَالَ ((غَرَضْتُ عَلَيَّ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَلَمْ أَرَ كَمَا يَوْمَ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا)) قَالَ فَمَا أَتَى عَلَيَّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَشَدُّ مِنْهُ قَالَ غَطُّوا رُءُوسَهُمْ وَأَنَّهُمْ جَبِينٌ قَالَ فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا قَالَ فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ مَنْ أَبِي قَالَ ((أَبُوكَ فَلَانٌ)) فَزَلَّتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ.

۶۱۲۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ فلاں شخص تھا۔ تب یہ آیت اتری اے ایمان والو! ایسی چیزیں مت پوچھو جن کے کھلنے سے تم کو برا معلوم ہو۔

۶۱۲۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ ((أَبُوكَ فَلَانٌ)) وَزَلَّتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبَدَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ تَمَامَ آيَةِ.

۶۱۲۱- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ آفتاب ڈھلے پر باہر آئے اور ظہر کی نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہوئے اور قیامت کا بیان کیا اور فرمایا کہ قیامت سے پہلے کئی باتیں بڑی بڑی ظاہر ہوں گی پھر فرمایا جو کوئی مجھ سے کچھ پوچھنا چاہے وہ

۶۱۲۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ حِينَ رَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى لَهُمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَيَّ الْمُنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ أَنَّ قَلْبَهَا أُمُورًا عَظِيمًا ((لَمْ قَالَ

پوچھ لیوے، قسم خدا کی جو بات تم مجھ سے پوچھو گے میں تم کو بتا دوں گا جب تک اس جگہ میں ہوں۔ (نووی نے کہا آپ وحی سے بتلاتے کیوں کہ غیب کا علم آپ کو نہیں تھا جب تک اللہ نہ بتلا دے)۔ انس نے کہا یہ سن کر لوگوں نے بہت رونما شروع کیا اور آپ نے فرماتا شروع کیا پوچھو مجھ سے۔ آخر عبد اللہ بن حذافہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میرا باپ کون تھا؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ تھا۔ جب آپ بہت فرمانے لگے پوچھو مجھ سے (شاید آپ کو غصہ آ گیا لوگوں کے بہت پوچھنے سے) تو حضرت عمرؓ بیٹھ کر بولے راضی ہوئے ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور حضرت محمدؐ کے رسول ہونے سے۔ جب حضرت عمرؓ سے آپ نے یہ سنا تو چپ ہو رہے پھر آپ نے فرمایا آفت قریب ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے ابھی لائی گئیں میرے سامنے جنت اور دوزخ اس دیوار کے کونے میں تو میں نے آج کی سی نہ بھلائی دیکھی نہ برائی دیکھی۔ ابن شہاب نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن عتبہ نے بیان کیا کہ عبد اللہ بن حذافہ کی ماں نے ان سے کہا میں نے کوئی بیٹا تجھ سے زیادہ نافرمان نہیں سنا کیا تو بے ڈر ہے اس بات سے کہ تیری ماں نے بھی وہی گناہ کیا ہو جیسے جاہلیت کی عورتیں کیا کرتی تھیں پھر تو اس کو رسوا کرے لوگوں کی نگاہ میں۔ عبد اللہ نے کہا قسم خدا کی اگر میرا تاتا ایک حبشی غلام سے لگایا جاتا تو میں اسی سے لگ جاتا (گوزنا سے نسب ثابت نہیں ہوتا پھر شاید عبد اللہ کو یہ امر معلوم نہ ہوا)۔

۶۱۲۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَنِي عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْنِي عَنْهُ فَإِنَّهُ لَا تَسْأَلُونَنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا)) قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَأَكْثَرَ النَّاسُ الْكُفَاءَ حِينَ سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَكْثَرَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَقُولَ ((سَلُونِي)) فَقَامَ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ حَذَافَةَ فَقَالَ مِنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((أَوْلَاكَ حَذَافَةَ)) فَلَمَّا أَكْثَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَنْ يَقُولَ ((سَلُونِي)) بَرَكَ عُمَرُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ قَالَ عُمَرُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَوْلَى وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَقَدْ عَرَضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ إِنَّمَا فِي عَرْضِ هَذَا الْخَائِطِ فَلَمْ أَرِ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ قَالَتْ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَذَافَةَ لِعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ حَذَافَةَ مَا سَمِعْتُ بِأَبِي قَطْرًا أَعَقَّ مِلْكًا أَمِيتَ أَنْ تَكُونَ أُمَّكَ قَدْ قَارَفَتْ بَعْضَ مَا تُقَارَفُ نِسَاءُ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ فَتَضَحُّهَا عَنِّي أُعِينِ النَّاسَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَذَافَةَ وَاللَّهِ لَوْ أَحَقَّنِي بَعْدَهُ أَسْوَدٌ لَلْحَقِيقَةَ.

۶۱۲۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ هَذَا الْحَدِيثَ وَحَدِيثَ عُبَيْدِ اللَّهِ مَعَهُ غَيْرَ أَنْ شُعْبِيًّا قَالَ عَنْ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ أُمَّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَذَافَةَ قَالَتْ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ.

۶۱۲۳- انس بن مالک سے روایت ہے لوگوں نے آپ سے پوچھا شروع کیا یہاں تک کہ آپ کو تنگ کر دیا۔ ایک دن آپ باہر آئے اور منبر پر چڑھ گئے پھر فرمایا پوچھو مجھ سے جو بات تم مجھ سے پوچھو گے میں اس کو بیان کروں گا۔ جب لوگوں نے یہ سنا خاموش ہو رہے اور ڈرے کہیں کوئی بات آنے والی نہ ہو (یعنی اگر پوچھیں اور اللہ کا عذاب آنے والا ہو تو ہلاک ہو جاویں)۔ انس نے کہا میں نے دائیں بائیں دیکھا شروع کیا تو ہر شخص اپنا سر کپڑے میں لپیٹے رو رہا ہے۔ آخر ایک شخص نے شروع کیا مسجد میں جس سے لوگ جھگڑتے تھے (اور اس کو دوسرے کا نطفہ کہتے تھے) اس کو پکارتے تھے اور کسی کا چنا کہہ کر اس کے باپ کے سوا اس نے عرض کیا اے نبی اللہ! کے میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر حضرت عمرؓ نے جرأت کی اور عرض کیا ہم راضی ہیں اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین پر اور محمدؐ کے نبی ہونے پر اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کی فتنوں کی برائی سے رسول اللہؐ نے فرمایا میں نے آج کی طرح برائی اور بھلائی کبھی نہیں دیکھی جنت اور دوزخ دونوں کی شکل میرے سامنے لائی گئی میں نے ان دونوں کو اس دیوار کے پاس دیکھا۔

۶۱۲۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۲۵- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں نے ایسی باتیں پوچھیں جو آپ کو بری لگیں۔ جب لوگوں نے بہت پوچھا تو آپ غصے ہوئے پھر فرمایا پوچھ لو مجھ سے جو تم چاہو۔ ایک شخص بولا میرے باپ کا کیا نام ہے؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر ایک دوسرا شخص اٹھا اور کہنے لگا میرا باپ کون ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا تیرا باپ سالم ہے شعبہ کا مولیٰ۔ جب حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غصہ دیکھا تو کہا یا رسول اللہ! ہم تو بہ

۶۱۲۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّاسَ سَأَلُوا نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ حَتَّى اخْفَوْهُ بِالْمَسْأَلَةِ فَحَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ ((سَلُونِي لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنَّهَ لَكُمْ)) فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ الْقَوْمُ أَرْمُوا وَرَهَبُوا أَنْ يَكُونَ بَيْنَ يَدَيْ أَمْرٍ فَذُ حَضَرَ قَالَ أَنَسٌ فَصَعِدْتُ أَنْتَقْتُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ نَافِثٌ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي فَأَنْشَأَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ كَانَ بِلَاخِي فَبَدَعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ ((أَبُوكَ حَذَافَةُ)) ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا عَابِدًا بِاللَّهِ مِنْ سُوءِ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَمْ أَرْ كَالْيَوْمِ قَطُّ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ إِنِّي صَوَّرْتُ لِي الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَرَأَيْتُهُمَا ذُونَ هَذَا الْحَائِطِ))

۶۱۲۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

۶۱۲۵- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا كَثُرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ ((سَلُونِي عَمَّ شِئْتُمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ مَنْ أَبِي قَالَ ((أَبُوكَ حَذَافَةُ)) فَقَامَ آخَرَ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ)) فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْغَضَبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَهِيَ رِوَايَةُ أَبِي كُرَيْبٍ قَالَ مَنْ أَبِي يَا

رَسُولُ اللَّهِ قَالَ ((أَبُولَ سَائِمٍ مَوْلَى شَيْبَةَ))
بَابُ وُجُوبِ امْتِثَالِ مَا قَالَهُ شَرْعًا
دُونَ مَا ذَكَرَهُ مِنْ مَعَاشِ الدُّنْيَا
عَلَى سَبِيلِ الرَّأْيِ

۶۱۲۶- عَنْ طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
مَرَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِقَوْمٍ عَلَى رُءُوسِ النَّخْلِ فَقَالَ ((مَا يَصْنَعُ
هَؤُلَاءِ)) فَقَالُوا يُلْقِحُونَهُ يَجْعَلُونَ الذَّكَرَ فِي
الْأُنْثَى فَيَلْقِحُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَظُنُّ
يُعْنِي ذَلِكَ شَيْئًا)) قَالَ فَأَحْبِرُوا بِذَلِكَ فتركوه
فَأَحْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِذَلِكَ فَقَالَ ((إِنْ
كَانَ يَنْفَعُهُمْ ذَلِكَ فَلْيَصْنَعُوهُ فَإِنَّمَا ظَنَنْتُ
ظَنًّا فَلَا تَوَاحِدُونِي بِالظَّنِّ وَلَكِنْ إِذَا حَدَّثْتَكُمْ
عَنْ اللَّهِ شَيْئًا فَخُذُوا بِهِ فَإِنِّي لَنْ أَكْذِبَ عَلَى
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))

۶۱۲۷- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَلِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَدِمَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَأْبُرُونَ النَّخْلَ
يَقُولُونَ يُلْقِحُونَ النَّخْلَ فَقَالَ ((مَا تَصْنَعُونَ))
قَالُوا كَمَا تَصْنَعُهُ قَالَ ((لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانُوا
خَيْرًا)) فَتَرَكَوهُ فَفَقَصْنَا أَوْ فَفَقَصْنَا قَالَ

کرتے ہیں اللہ کی طرف۔
باب: آپ جو شرع کا حکم دیں اس پر چلنا واجب ہے اور
جو بات دنیا کی معاش کی نسبت اپنی رائے سے فرمادیں
اس پر چلنا واجب نہیں

۶۱۲۶- طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ گزرا کچھ لوگوں پر جو کھجور کے درختوں کے
پاس تھے۔ آپ نے فرمایا یہ لوگ کیا کرتے ہیں؟ لوگوں نے عرض
کیا پیوند لگاتے ہیں یعنی نر کو مادہ میں رکھتے ہیں وہ گاہبہ ہو جاتی
ہے۔ آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں اس میں کچھ فائدہ نہیں ہے۔
یہ خبر ان لوگوں کو ہوئی انہوں نے پیوند کرنا چھوڑ دیا۔ بعد اس کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پہنچی آپ نے فرمایا اگر اس
میں ان کو فائدہ ہے تو وہ کریں۔ میں نے تو ایک خیال کیا تھا تو مت
مواخذہ کرو میرے خیال پر۔ لیکن جب میں اللہ کی طرف سے کوئی
حکم بیان کروں تو اس پر عمل کرو۔ اس لیے کہ میں اللہ پر جھوٹ
بولنے والا نہیں۔

۶۱۲۷- رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ مدینہ میں تشریف لائے اور لوگ پیوند لگاتے تھے کھجور میں
یعنی گاہبہ کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا تم کیا کرتے ہو انہوں نے
کہا ہم ایسا کرتے چلے آئے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تم یہ کام نہ کرو
تو شاید بہتر ہو گا۔ انہوں نے گاہبہ کرنا چھوڑ دیا، کھجور گھٹ گئی۔

(۶۱۲۶) ☆ نووی نے کہا علماء نے کہا ہے کہ آپ کی رائے جو اپنی طرف سے ہو معاش کے کاموں میں اور لوگوں کی طرح ہے اور اس
میں کوئی نقص نہیں۔ اس لیے کہ آپ کا اکثر وقت آخرت کی اصلاح اور اس کے فکر میں صرف ہوتا ہے پس آپ کو فرصت نہ ہوتی دنیا
کے کاموں میں زیادہ غور کرنے کی۔ اور مراد ہی رائے ہے جس میں آپ تصریح کر دیں کہ یہ صرف رائے سے میں نے کہا ہے اور اس
مقدمہ میں ہو جو دین کے احکام سے تعلق نہ رکھتا ہو اور باقی جتنے اوامر اور نواہی ہیں خواہ وہ دین سے متعلق ہوں یا دنیا سے ان سب کا اتباع
واجب ہے۔

لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بیان کیا آپ نے فرمایا میں تو آدمی ہوں جب میں کوئی دین کی بات تم کو بتلاؤں تو اس پر چلو اور جب کوئی بات میں اپنی رائے سے کہوں تو آخر میں آدمی ہوں (اور آدمی کی رائے ٹھیک بھی پڑتی ہے اور غلط بھی ہوتی ہے)۔

۶۱۲۸- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کچھ لوگوں پر گزرے جو گاہبہ کر رہے تھے آپ نے فرمایا اگر نہ کرو تو بہتر ہوگا۔ (انہوں نے نہ کیا) آخر خراب کھجور نکلی۔ آپ ادھر سے گزرے اور لوگوں سے پوچھا تمہارے درختوں کو کیا ہوا؟ انہوں نے کہا آپ نے ایسا فرمایا تھا (کہ گاہبہ نہ کرو) ہم نے نہ کیا اس وجہ سے خراب کھجور نکلی۔ آپ نے فرمایا تم اپنے دنیا کے کاموں کو مجھ سے زیادہ جانتے ہو۔

باب: آپ کے دیدار کی فضیلت

۶۱۲۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے ایک زمانہ ایسا آئے گا جب تم مجھ کو دیکھ نہ سکو گے اور میرا دیکھنا تم کو تمہارے بال بچوں اور مال سے زیادہ عزیز ہوگا (اس لیے میری صحبت نعمت سمجھو زندگی کا اعتبار نہیں اور دین کی باتیں جلد سیکھ لو)۔

باب: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بزرگی کا بیان

۶۱۳۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سب سے زیادہ حضرت عیسیٰ کے قریب ہوں اور پیغمبر سب علانی بھائی کی طرح ہیں (کہ شریعت کے اصول ایک ہیں اور فروع میں اختلاف ہے) اور میرے اور انکے بیچ

فَذَكِّرُوا ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ إِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهِ وَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيٍ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ)) قَالَ عِكْرِمَةُ أَوْ نَحْوُهُ هَذَا قَالَ الْمُعَقَّرِيُّ فَتَقَصَّتْ وَلَمْ يَسَلْ.

۶۱۲۸- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِقَوْمٍ يُلْقِحُونَ فَقَالَ لَوْ ((لَمْ تَفْعَلُوا لَصَلَحَ)) قَالَ فَخَرَجَ سَيْصًا فَمَرَّ بِهِمْ فَقَالَ ((مَا لِيْخْلِكُكُمْ)) قَالُوا قُلْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ ((أَنْتُمْ أَعْلَمُ بِأَمْرِ دُنْيَاكُمْ)).

بابُ فَضْلِ النَّظَرِ إِلَيْهِ ﷺ وَتَمَنِّيهِ

۶۱۲۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ فِي يَدِهِ لَيَأْتِيَنَّ عَلِيٌّ أَحَدَكُمْ يَوْمَ وَلَا يَرَانِي ثُمَّ لَأَنْ يَرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ مَعَهُمْ)) قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ الْمَعْنَى فِيهِ عِنْدِي لَأَنْ يَرَانِي مَعَهُمْ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَهُوَ عِنْدِي مُقَدَّمٌ وَمَوْخَرٌ.

بابُ فَضَائِلِ عِيسَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

۶۱۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ النَّبِيِّينَ أَوْلَادُ عَمَلَاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ)).

میں کوئی نبی نہیں ہوا۔

۶۱۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۳۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سب سے زیادہ نزدیک ہوں حضرت عیسیٰ سے دنیا اور آخرت دونوں جگہوں میں۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے کیسے؟ آپ نے فرمایا پیغمبر ایک باپ کے بیٹوں کی طرح ہیں (اور مائیں الگ الگ) دین ان کا ایک ہے اور میرے اور ان کے بیچ میں کوئی اور نبی نہیں ہے۔

۶۱۳۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بچہ ایسا نہیں جس کو شیطان کو نچاندہ مارے وہ چلاتا ہے اس کے کوچنے سے مگر مریم کا بچہ اور اس کی ماں مریم (یعنی حضرت عیسیٰ اور حضرت مریم کہ ان کو شیطان کو نچاندہ دے سکا۔ پھر کہا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اگرچہ ہوتی یہ آیت پڑھو (مریم کی ماں اور عمران کی بی بی نے کہا) وانی اعیذھا بک وذریتھا من الشیطان الرجیم میں پناہ میں دیتی ہوں اس بچہ کو اور اس کی اولاد کو تیرے شیطان مردود سے۔

۶۱۳۴- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جس وقت بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو چھوتا ہے وہ روتا ہے چلا کر اس کے چھونے سے۔

۶۱۳۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آدمی کو شیطان چھوتا ہے جس دن اس کی ماں اس کو جنمتی ہے مگر مریم اور اس کے بیٹے کو شیطان نے نہیں چھوا۔

۶۱۳۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

۶۱۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى الْأَنْبِيَاءِ أَبْنَاءَ عِلْمَاتٍ وَلَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَ عِيسَى نَبِيٌّ)) .

۶۱۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الْآوَلَى وَالْآخِرَةِ قَالُوا كَيْفَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْآَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ مِنْ عِلْمَاتٍ وَأُمَّهَاتُهُمْ شَتَّى وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ فَلَيْسَ بَيْنَنَا نَبِيٌّ)) .

۶۱۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ إِلَّا نَحَسَهُ الشَّيْطَانُ فَيَسْتَهْلُ صَارِحًا مِنْ نَحْسَةِ الشَّيْطَانِ إِلَّا ابْنَ مَرْيَمَ وَأُمَّه)) ثُمَّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَفَرَعُوا إِنْ سَلَّمْتُمْ وَإِنِّي أَعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ .

۶۱۳۴- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((يَمَسُّهُ حِينَ يُوَلَّدُ فَيَسْتَهْلُ صَارِحًا مِنْ مَسَةِ الشَّيْطَانِ إِثَاءً)) وَفِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ ((مِنْ مَسِّ الشَّيْطَانِ)) .

۶۱۳۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((كُلُّ بَنِي آدَمَ يَمَسُّهُ الشَّيْطَانُ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا)) .

۶۱۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

علیہ وسلم نے فرمایا بچہ پیدا ہوتے وقت جو چلاتا ہے یہ ایک کونچ ہے شیطان کا۔

۶۱۳۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت عیسیٰ بن مریم نے ایک شخص کو دیکھا چوری کرتے ہوئے۔ آپ نے اس سے فرمایا تو نے چوری کی؟ وہ بولا ہرگز نہیں قسم اس کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں نے چوری نہیں کی۔ حضرت عیسیٰ نے فرمایا میں ایمان لایا اللہ پر اور میں نے جھٹلایا اپنے تئیں (یعنی مجھ سے غلطی ہوئی ہوگی جب تو قسم کھاتا ہے تو تو ہی سچا ہے)۔

باب: حضرت ابراہیم کی بزرگی کا بیان

۶۱۳۸- انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا اے خیر البریہ! یعنی بہترین خلق آپ نے فرمایا یہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

۶۱۳۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۴۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۴۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ختم کیا بسولے سے اور ان کی عمر اس وقت اسی برس کی تھی۔

۶۱۴۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((صَبَاحُ الْمَوْلُودِ حِينَ يَمُتُ نَزَعَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ))۔

۶۱۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ عِيسَى سَرَقْتَ قَالَ كَلَّا وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى آمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَّبْتُ نَفْسِي))۔

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ إِبْرَاهِيمَ الْخَلِيلِ

۶۱۳۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((ذَلِكَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ))۔

۶۱۳۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُ۔

۶۱۴۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيْنَهُ۔

۶۱۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَحْسَنُ إِبْرَاهِيمَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقَدُومِ))۔

۶۱۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

(۶۱۳۸) آپ نے یہ برائے تواضع فرمایا اور اس لحاظ سے کہ حضرت ابراہیم آپ کے آباؤ اجداد میں تھے ورنہ ہمارے نبی تمام خلق میں افضل ہیں۔ اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث اس سے پہلے کی ہے جب آپ کو معلوم ہوا کہ آپ تمام اولاد آدم کے سردار ہیں۔ یا مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم اپنے زمانہ والوں میں سب سے افضل تھے۔ واللہ اعلم۔

(۶۱۴۱) قدم کے معنی بسولہ ہیں اور بعضوں نے کہا قدم ایک قریہ ہے وہاں ختم کیا۔

(۶۱۴۱) ☆ اس حدیث کی شرح کتاب الایمان جلد اول میں گزر چکی۔

فرمایا ہم زیادہ حق رکھتے ہیں شک کرنے کا ابراہیم سے جب انہوں نے کہا اے پروردگار! مجھ کو دیکھا دے تو کیونکر جلاتا ہے مردوں کو۔ فرمایا پروردگار نے کیا تجھ کو یقین نہیں ہے؟ ابراہیم بولے کیوں نہیں مجھ کو یقین ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ میرے دل کو تشفی ہو جائے۔ (علم الیقین سے عین الیقین کا مرتبہ حاصل ہو جاوے)۔ اور رحم کرے اللہ تعالیٰ لوطؑ پر وہ پناہ چاہتے تھے مضبوط سخت کی اور جو میں قید خانے میں اتنی مدت رہتا جتنی مدت حضرت یوسفؑ رہے تو فوراً بلانے والے کے ساتھ چلا آتا۔

۶۱۳۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۳۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخشے اللہ تعالیٰ لوط کو انہوں نے مضبوط سخت کی پناہ چاہی۔

۶۱۳۵- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت ابراہیم نے کبھی جھوٹ نہیں بولا مگر تین بار۔ ان میں سے دو جھوٹ خدا کے لیے تھے۔ ایک تو ان کا یہ قول کہ میں بیمار ہوں اور دوسرا یہ قول کہ ان بتوں کو بڑے بت نے توڑا ہوگا۔ تیسرا جھوٹ حضرت سارہ کے باپ میں تھا۔ اس کا قصہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم ایک ظالم بادشاہ کے ملک میں پہنچے۔ ان کے ساتھ ان کی بی بی حضرت سارہ بھی تھیں وہ بڑی خوبصورت تھیں۔ انہوں نے

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((نَحْنُ أَحَقُّ بِالشُّكِّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُنحِي الْمَوْتَى قَالَ أَوْ لِمَ تُؤْمِنُ قَالَ بَلَىٰ وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قَلْبِي وَيَرْحَمَ اللَّهُ لُوطًا لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ وَلَوْ أَلْبَسْتُ فِي السُّجْنِ طَوِيلَ لَبِثٍ يُوسُفَ لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ))

۶۱۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

بِمَعْنَى حَدِيثِ يُوسُفَ عَنْ الزُّهْرِيِّ

۶۱۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَغْفِرُ اللَّهُ

لِلُّوطِ إِنَّهُ أَوَىٰ إِلَىٰ رُكْنٍ شَدِيدٍ))

۶۱۴۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ ((لَمْ يَكْذِبْ إِبْرَاهِيمُ النَّبِيُّ عَلَيْهِ

السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ بَنِينَ فِي ذَاتِ

اللَّهِ قَوْلُهُ إِنِّي سَقِيمٌ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ

هَذَا وَوَأَحَدَةٌ فِي شَأْنِ سَارَةَ فَإِنَّهُ قَدِيمٌ أَرْضَ

حَبَارٍ وَضَعَهُ سَارَةَ وَكَانَتْ أَحْسَنَ النَّاسِ

فَقَالَ لَهَا إِنَّ هَذَا الْجَبَّارُ إِنْ يَعْلَمَ أَنَّكَ

(۶۱۳۵) حضرت ابراہیم کی قوم سارہ پرست تھی اور بت پرست تھی تو عید کے دن وہ حضرت ابراہیم کو بھی اپنے ساتھ لے جانے لگے حضرت ابراہیم نے انہی کے اعتقاد کے بموجب یہ حیلہ کیا کہ ستاروں کو دیکھ کر کہا میں بیمار ہوں یہ ظاہر اجموت تھا مگر درحقیقت تو یہ ہے اور جھوٹ نہیں ہے کیوں کہ بیماری سے دل کا رنج مراد ہے یا یہ مطلب ہے کہ بیمار ہونے والا ہوں اسی طرح دوسرا جھوٹ جب وہ لوگ شہر کے باہر چل دسے تو حضرت ابراہیم نے سب بتوں کو توڑا اور ہتھوڑا بڑے بت کے کاندھے پر رکھ دیا وہ جب آئے اور پوچھا کہ بتوں کو کس نے توڑا حضرت ابراہیم نے ان کو قائل کرنے کے لیے اور الزام دینے کے لیے یہ بات بتائی کہ بڑے بت نے توڑا یہ بھی کچھ جھوٹ نہ تھا کیونکہ آپ نے شرط لگائی ان کا نہ ایستقرن اور بعضوں نے کہا بل فعلہ پر وقف ہے یعنی کسی کرنے والے نے ایسا کیا بڑا بت موجود ہے اس سے پوچھو اگر وہ بات کرے یہ دونوں جھوٹ خدا کے لیے تھے حضرت ابراہیم کو ان میں کوئی فائدہ نہ تھا۔

اپنی بی بی سے کہا کہ یہ ظالم بادشاہ کو اگر معلوم ہو گا کہ تو میری بی بی ہے تو مجھ سے چھین لے گا۔ اس لیے اگر وہ پوچھے تو تو یہ کہنا کہ میں اس شخص کی بہن ہوں اور تو اسلام کے رشتے سے میری بہن ہے (یہ بھی کچھ جھوٹ نہ تھا) اس لیے کہ ساری دنیا میں آج میرے اور تیرے سوا کوئی مسلمان نہیں۔ جب حضرت ابراہیمؑ اس ظالم کے ملک میں پہنچے تو اس کے کارندے اس کے پاس گئے اور بیان کیا کہ تیرے ملک میں ایک ایسی عورت آئی ہے جو سوا تیرے کسی کے لائق نہیں ہے۔ اس نے حضرت سارہ کو بلا بھیجا۔ وہ گئیں اور حضرت ابراہیمؑ نماز کے لیے کھڑے ہوئے (اللہ سے دعا کرنے لگے اس کے شر سے بچنے کے لیے)۔ جب حضرت سارہ اس ظالم کے پاس پہنچیں اس نے بے اختیار اپنا ہاتھ ان کی طرف دراز کیا لیکن فوراً اس کا ہاتھ سوکھ گیا۔ وہ بولا تو خدا سے دعا کر میرا ہاتھ کھل جاوے میں تجھے نہیں ستاؤں گا۔ انہوں نے دعا کی اس مردود نے پھر ہاتھ دراز کیا۔ پھر پہلے سے بڑھ کر سوکھ گیا۔ اس نے دعا کے لیے کہا۔ انہوں نے دعا کی پھر اس مردود نے دست دراز کی کی پھر دونوں بار سے بڑھ کر سوکھ گیا۔ تب وہ بولا تو خدا سے دعا کر میرا ہاتھ کھل جاوے میں قسم خدا کی اب تجھ کو نہ ستاؤں گا۔ حضرت سارہ نے پھر دعا کی اس کا ہاتھ کھل گیا۔ تب اس نے اس شخص کو بلایا جو حضرت سارہ کو لے کر آیا تھا اور اس سے بولا تو

امْرَأَتِي يُعَلِّبِي عَلَيْكَ فَبَدَّ سَانَكَ فَأَخْبَرِيهِ
أَنَّكَ أُخْتِي فَأَنَّكَ أُخْتِي فِي الْبِاسْتِمَامِ فَإِنِّي لَأَعْظَمُ فِي الْأَرْضِ مُسْلِمًا غَيْرِي وَعَيْرِكَ فَلَمَّا
دَخَلَ أَرْضَهُ رَأَاهَا بَعْضُ أَهْلِ الْجَبَّارِ أَتَاهُ
فَقَالَ لَهُ لَقَدْ قَدِمَ أَرْضَكَ امْرَأَةٌ لَا يَنْبَغِي لَهَا
أَنْ تَكُونَ إِلَّا لَكَ فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا فَأَتَيْتِي بِهَا
فَقَامَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا
دَخَلَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَمْلِكْ أَنْ يَسْطَرَّ يَدَهُ إِلَيْهَا
فَقَبِضَتْ يَدَهُ قَبْضَةً شَدِيدَةً فَقَالَ لَهَا ادْعِي
اللَّهَ أَنْ يُطْلِقَ يَدِي وَلَا أُضْرِكَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ
فَقَبِضَتْ أَشَدَّ مِنَ الْقَبْضَةِ الْأُولَى فَقَالَ لَهَا
مِثْلَ ذَلِكَ فَفَعَلَتْ فَعَادَ فَفَقَبِضَتْ أَشَدَّ مِنْ
الْقَبْضَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فَقَالَ ادْعِي اللَّهَ أَنْ
يُطْلِقَ يَدِي فَلَمَّا قَالَ اللَّهُ أَنْ لَا أُضْرِكَ فَفَعَلَتْ
وَأُطْلِقَتْ يَدَهُ وَدَعَا إِلَيْهَا جَاءَهَا بِهَا فَقَالَ لَهُ
إِنَّكَ إِنَّمَا أَتَيْتِي بِشَيْطَانٍ وَلَمْ تَأْتِي بِنَاسَانٍ
فَأَخْرَجَهَا مِنْ أَرْضِي وَأَعْطَاهَا هَاجِرًا قَارًا
فَأَقْبَلْتُ تَعْتَبِي فَلَمَّا رَأَاهَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ
السَّلَامُ انْصَرَفَ فَقَالَ لَهَا مَهَيْمٌ قَالَتْ خَيْرًا

ظہ عرب کے لوگوں کو بوجہ صفائی نسب کے بارش کی اولاد کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا اس وجہ سے کہ وہ جانور والے ہیں اور ان کی زندگی آسمان کے پانی سے ہے۔ بعضوں نے کہا کہ یہ خطاب خاص انصار کو ہے اور ان کا اذاماء السماء کہلاتا تھا۔ خودی نے کہا انبیاء و رسالت کے امور میں کذب سے بالکل معصوم ہیں لہٰذا ہو یا کثیر اور چھوٹے امور میں بھی کذب سے معصوم ہیں یعنی دنیاوی امور میں اور بعضوں کے نزدیک ان امور میں معصوم نہیں ہیں۔ قاضی میاض نے کہا صحیح یہ ہے کہ رسالت کے امور میں کذب سے بالکل معصوم ہیں خواہ اور صفائے معصوم ہوں یا نہ ہوں۔ اس لیے کہ کذب خلاف ہے منصب نبوت کے اور حضرت ابراہیمؑ کی تینوں باتیں جھوٹ نہ تھیں اور وہ باتیں تو خدا ہی کے لیے تھیں اور تیسری بات بھی صحیح تھی کس لیے کہ مسلمان بی بی دینی بہن بھی ہے۔ سو اس کے ظلم کے روکنے کے لیے جان کے ذر سے ایسا جھوٹ درست ہے۔ فقہاء نے اتفاق کیا ہے کہ اگر کوئی ظالم کسی چھپے ہوئے آدمی کو قتل کرنا چاہے یا دوسرے کی امانت کو جبراً غصب کرنا چاہے تو اس کے بچانے کے لیے جھوٹ بولنا واجب ہے اور یہ کذب محمود ہے نہ کہ مذموم۔ اور سارہ کے لیے جو جھوٹ کہا وہ بھی خدا ہی کے واسطے کہا گیا کس لیے کہ اللہ

میرے پاس شیطانی کو لے کر آیا یہ آدمی نہیں ہے اس کو میرے ملک سے باہر نکال دے اور ہاجرہ ایک لونڈی اس کو حوالے کر۔ حضرت سارہ ہاجرہ کو لے کر لوٹ آئیں۔ جب حضرت ابراہیم نے پوچھا تو حضرت سارہ نے کہا سب خیریت رہی اللہ نے اس بدکار کا ہاتھ مجھ سے روک دیا اور ایک لونڈی بھی دلوائی۔ ابوہریرہ نے کہا پھر یہی لونڈی یعنی ہاجرہ تمہاری ماں ہے اسے بارش کے بچو۔

باب: حضرت موسیٰ کی بزرگی کا بیان

۶۱۳۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل ننگے نہایا کرتے تھے اور ایک دوسرے کی شرم گاہ کو دیکھا کرتے لیکن حضرت موسیٰ تنہائی میں نہاتے (ننگے ہو کر) لوگوں نے کہا قسم خدا کی موسیٰ ہمارے ساتھ اس واسطے نہیں نہاتے کہ ان کو قتل (خسبہ پھول جانا) کی بیماری ہے۔ ایک بار حضرت موسیٰ غسل کر رہے تھے انہوں نے اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ دیے تھے۔ وہ پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگا اور موسیٰ اس کے پیچھے دوڑے کہتے جاتے تھے او پتھر میرے کپڑے دے او پتھر میرے کپڑے دے یہاں تک کہ بنی اسرائیل کے لوگوں نے ان کی شرمگاہ کو دیکھ لیا اور کہا قسم خدا کی ان کو تو کوئی بیماری نہیں ہے۔ اس وقت وہ پتھر تھم گیا جب بنی اسرائیل کے لوگ خوب دیکھ چکے حضرت موسیٰ نے اپنے کپڑے لیے اور پتھر کو مارنا شروع کیا۔ ابوہریرہ نے کہا قسم خدا کی اس پتھر پر نشان ہیں چھ یا سات حضرت موسیٰ کی مار کے۔

كَفَّ لَّهُ يَدَ الْفَاحِشِ وَأَخَذَهُمْ حَادِمًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَلَكَ نَمُوكَهُ يَا بَنِي مَاءِ السَّمَاءِ.

بابٌ من فضائلِ موسى عليه السلام

۶۱۴۶- عن أبي هريرة عن رسول الله ﷺ ((كانت بنو إسرائيل يغتسلون غواة ينظرون بعضهم إلى سواة بعض وكان موسى عليه السلام يغتسل وحده فقالوا والله ما يمنع موسى أن يغتسل معنا إلا أنه أذر قال فذهب مرة يغتسل فوضع ثوبه على حجر فصر الحجر بثوبه قال فجمع موسى بثوبه يقول ثوبي حجر ثوبي حجر حتى نظرت بنو إسرائيل إلى سواة موسى فقالوا والله ما بموسى من بأس فقام الحجر بعد حتى نظره إليه قال فأخذ ثوبه فطفق بالحجر ضرباً)) قال أبو هريرة والله إنه بالحجر نذب سبنة أو سبعة ضرب موسى عليه السلام بالحجر.

ایک ظالم کی بدکاری سے باعصمت عورت کو بچانا خدا ہی کا کام ہے گو اس میں حضرت ابراہیم کا بھی فائدہ تھا اور اسی واسطے حدیث میں پہلے دو مھوٹوں کو خدا کے واسطے قرار دیا۔ اتنی

(۶۱۳۶) اس حدیث سے کئی فائدے نکلے ایک تو دروغ معجزے حضرت موسیٰ کے پتھر کا بھاگنا دوسرے مار کا نشان پڑنا۔ دوسرے غسل ننگے درست ہونا تنہائی میں۔ تیسرے پیغمبروں کا موب اور نقص سے پاک ہونا۔ چوتھے بزرگی حضرت موسیٰ کی کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو تہمت سے پاک کیا۔

۶۱۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ رَحُلًا حَبِيثًا قَالَ فَكَانَ لَا يُرَى مُنْحَرَكًا قَالَ فَقَالَ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِنَّهُ آذُرٌ قَالَ فَاعْتَسَلَ عِنْدَ مُوتِهِ فَوَضَعَ تَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَانْطَلَقَ الْحَجَرُ يَسْعَى وَاتَّبَعَهُ بَعْضَاهُ بِضَرْبِهِ تَوْبِي حَجَرٌ تَوْبِي حَجَرٌ حَتَّى وَقَفَ عَلَى مَلَأٍ مِنْ نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ وَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَرُوا مُوسَى فَبَرَّأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ رَجِيْبًا.

۶۱۴۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت موسیٰ کو بڑی شرم تھی، کبھی ان کو کسی نے نیچا نہیں دیکھا تھا۔ آخر بنی اسرائیل کہنے لگے ان کو فتن (بادخائے) کی بیماری ہے۔ ایک بار انہوں نے کسی پانی پر غسل کیا اور اپنا کپڑا پتھر پر رکھا وہ چلا بھاگتا ہوا اور حضرت موسیٰ اپنا عصا لے ہوئے اس کے پیچھے چلے اس کو مارتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اے پتھر میرا کپڑا سے یہاں تک کہ وہ پتھر بنی اسرائیل کے لوگ جہاں جمع تھے وہاں تھا اور یہ آیت اتری لے ایمان والو! تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جنہوں نے ستیا موسیٰ کو (ان پر تہمت لگائی فتن کی) پھر اللہ تعالیٰ نے پاک کیا ان کو اس بات سے جو لوگوں نے کہی تھی اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والے تھے۔

۶۱۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكَ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَفَقَأَ عَيْنَهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أُرْسِلْتَنِي إِلَى عَبْدِ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ قَالَ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَنْ تَوَرَّ قَلَهُ بِمَا غَطَّتْ يَدَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةً قَالَ أَيُّ رَبِّ تُمْ مَهْ قَالَ تُمْ الْمَوْتُ قَالَ فَالآنَ فَسَأَلَنِي اللَّهُ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَةً بِحَجَرٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((فَلَوْ كُنْتُ تُمْ لَأَرِيكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ تَحْتَ الْكَبِيْبِ الْأَحْمَرِ)).

۶۱۴۸- ابو ہریرہ سے روایت ہے موت کا فرشتہ (عزرائیل) حضرت موسیٰ کے پاس بھیجا گیا۔ جب وہ آیا تو حضرت موسیٰ نے ان کو ایک طمانچہ مارا اور اس کی آنکھ پھوڑ دی۔ وہ لوٹ کر پروردگار کے پاس گیا اور عرض کیا تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو موت کو نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ پھر درست کر دی اور فرمایا جا اور اس بندے سے کہ تم اپنا ہاتھ ایک تیل کی پیٹھ پر رکھو اور جتنے ہل تمہارے ہاتھ تلے آویں اتنے برس کی عمر تم کو ملے گی۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا اے پروردگار! پھر اسکے بعد کیا ہوگا؟ حکم ہوا پھر مرنا ہے۔ حضرت موسیٰ نے کہا تو پھر ابھی سہی۔ انہوں نے دعا کی یا اللہ! مجھے پاک زمین کے نزدیک کر دے (یعنی بیت المقدس) ایک پتھر کی بنا برابر۔ رسول اللہ نے فرمایا اگر میں وہاں ہوتا تو تم کو حضرت

(۶۱۴۸) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مقدس اور مبارک مقام میں دفن ہونا بہتر ہے خصوصاً صالحین کے مدفن میں۔ اور حضرت موسیٰ نے بیت المقدس میں دفن ہونے پر آرزو نہ کی اس خیال سے کہ قبر مشہور نہ ہو اور لوگ پرستش نہ کرنے لگیں۔ امام ہادری نے کہا کہ بعض محدثوں نے اس حدیث کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ موسیٰ ملک الموت کی آنکھ کیونکر پھوڑ سکتے ہیں تو ان کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے یہ امر ممکن ہے اور جائز ہے کہ اس نے امتحان کے لیے ایسا کیا ہو۔ دوسرے یہ کہ آنکھ پھوڑنے سے مجازی معنی مراد ہوں یعنی دلیل ہے

۶۱۴۹- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((جَاءَ مَلِكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ أَجِبْ رَبِّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَيْنَ مَلِكِ الْمَوْتِ فَفَقَّأَهَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلِكُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فَقَالَ إِنَّكَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَّأَ عَيْنِي قَالَ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ عَيْنَهُ وَقَالَ ارْجِعْ إِلَى عَبْدِي فَقُلِ الْحَيَاةُ تُرِيدُ فَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْحَيَاةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلَى مَنْ تَوَرَّ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَإِنَّكَ تَعِيشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَدَّ قَالَ ثُمَّ تَمَوْتُ قَالَ فَالآنَ مِنْ قَرِيبٍ رَبِّ أُمَّتِي مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَةً بِحَجْرٍ)) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَاللَّهِ لَوْ أَنِّي عِنْدَهُ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَيْبِ الْأَحْمَرِ))

موسیٰ کی قبر دکھا دیتا راستہ کی طرف سرخ دھار دار درستی کے پاس۔
۶۱۴۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا موت کے فرشتے (حضرت عزرائیل) حضرت موسیٰ کے پاس آئے اور عرض کیا اے موسیٰ! اپنے پروردگار کے پاس چلو۔ حضرت موسیٰ نے ان کی آنکھ پر ایک طمانچہ مارا جس سے آنکھ پھوٹ گئی۔ وہ لوٹ کر اللہ تعالیٰ کے پاس گئے اور عرض کیا اے مالک تو نے مجھ کو ایسے بندے کے پاس بھیجا کہ مرنا نہیں چاہتا اس نے میری آنکھ پھوڑ دی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ پھر درست کر دی اور فرمایا پھر جا میرے بندے کے پاس اور کہہ اگر تو جینا چاہتا ہے تو اپنا ہاتھ ایک تیل کی پیٹھ پر رکھ اور جتنے بالوں کو تیرا ہاتھ ڈھانپ لے اتنے برس تو اور جی۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا اس کے بعد کیا ہوگا؟ فرمایا اس کے بعد پھر مرے گا۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا تو ابھی مرنا بہتر ہے۔ اے مالک میرے! مجھ کو مقدس زمین سے ایک پتھر کی مار کے فاصلہ پر مار۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم خدا کی اگر میں وہاں ہوتا تو میں تم کو حضرت موسیٰ کی قبر بتا دیتا راہ کے ایک جانب پر لال لمبی ریتی کے پاس۔

۶۱۵۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۵۰- عَنْ مَعْمَرِ بْنِ يُونُسَ هَذَا الْحَدِيثِ.

۶۱۵۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک یہودی کچھ مال بیچ رہا تھا اس کو قیمت دی گئی تو وہ راضی نہ ہوا یا اس نے برا جانا تو بولا

۶۱۵۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا يَهُودِيٌّ يَبْعُرُ سَبْعَةَ لَهْ أُعْطِيَ بِهَا شَيْئًا

لہ میں مغلوب کرنا پر یہ تاویل ضعیف ہے۔ کس لیے کہ حدیث میں صاف موجود ہے کہ اللہ نے ان کی آنکھ درست کر دی۔ تیسرے یہ کہ موسیٰ کو بیماری میں دھوکا ہوا وہ اس کو موت کا فرشتہ نہ سمجھے کوئی اجنبی شخص سمجھے اور ایک طمانچہ مارا جس سے اس کی آنکھ پھوٹ گئی نہ یہ کہ آنکھ پھوڑنے کا انبوس نے قصد کیا۔ اور جب وہ دوسری بار آئے تو حضرت موسیٰ کو معلوم ہو گیا کہ یہ ملک الموت ہیں اور مرنے پر اور اپنے مالک سے ملنے پر راضی ہو گئے۔ یا اللہ! ہم کو بخش دے اور حضرت موسیٰ کو ہمارا اسلام پہنچا دے ان کی روح مقدس کو۔

(۶۱۵۱) حالانکہ حضرت یونس پر اللہ تعالیٰ کا عتاب ہوا تھا اس پر بھی تیغبری کی وہ شان ہے کہ اس کے مقابل کوئی عبادت نہیں ہو سکتی۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ولایت کا درجہ نبوت سے کم ہے اور کوئی ولی نبی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

كَرِهَهُ أَوْ لَمْ يَرْضَهُ شَكَ عِبْدُ الْعَزِيزِ قَالَ لَا وَالَّذِي اصْطَفَى- مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَسَيَعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَطَمَ وَجْهَهُ قَالَ تَقُولُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِنَ أَظْهَرْنَا قَالَ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ لِي ذِمَّةً وَعَهْدًا وَقَالَ فَلَا نَطَمَ وَجْهِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ قَالَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْبَشَرِ وَأَنْتَ تَبِنَ أَظْهَرْنَا قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ قَالَ ((لَا تَفْضَلُوا بَيْنَ أَنْبِيَاءِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَيَصْعَقُ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُبْعَثُ أَوْ فِي أَوَّلِ مَنْ يُبْعَثُ فَإِذَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخَذَ بِالْعُرْوَةِ فَلَا أُذْرِي أَحْسَبُ بِصَفْتِهِ يَوْمَ الطُّورِ أَوْ يُبْعَثُ قَبْلِي وَلَا أَقُولُ إِذْ أَخَذَ الْأَفْضَلَ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَيْهِ السَّلَامُ))

نہیں قسم اس کی جس نے حضرت موسیٰ کو چنا آدمیوں میں سے۔ یہ لفظ ایک انصاری نے سنا اور اس کے منہ پر ایک طمانچہ مارا اور کہا تو کہتا ہے موسیٰ کو آدمیوں میں سے چنا اور رسول اللہ ہم لوگوں میں موجود ہیں۔ وہ یہودی رسول اللہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ اے ابوالقاسم میں ذمی ہوں اور لمان میں ہوں مجھ کو فلاں شخص نے طمانچہ مارا آپ نے اس شخص سے پوچھا تو نے اس شخص کو کیوں طمانچہ مارا؟ وہ بولا یا رسول اللہ! یہ کہنے لگے قسم اس کی جس نے برگزیدہ کیا اور جن لیا حضرت موسیٰ کو آدمیوں میں اور آپ ہم لوگوں میں تشریف رکھتے ہیں (اور حضرت موسیٰ سے آپ کا رتبہ زیادہ ہے اس لیے میں نے اس کو مارا) یہ سن کر آپ غصے ہوئے یہاں تک کہ آپکے چہرہ مبارک پر غصہ معلوم ہونے لگا پھر فرمایا امت فضیلت دو ایک پیغمبر کو دوسرے پیغمبر پر (اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبر کی شان گھٹے) کیوں کہ پیامت کے دن جب صور پھونکا جاوے گا تو جتنے لوگ ہیں آسمانوں اور زمین میں سب بیہوش ہو جائیں گے مگر جن کو اللہ چاہے گا (وہ بیہوش نہ ہوں گے)۔ پھر دوسری بار پھونکا جاوے گا تو سب سے پہلے میں اٹھوں گا اور کیا دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش تھامے ہوئے ہیں۔ اب معلوم نہیں کہ طور پہاڑ پر جو ان کو بیہوشی ہوئی تھی وہ اس کا بدلہ ہے (اور اس بار وہ بیہوش نہ ہوں گے) یا مجھ سے پہلے ہو شیار ہو جائیں گے۔ اور میں یوں نہیں کہتا کہ کوئی پیغمبر حضرت یونس بن متی سے افضل ہے۔

۶۱۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۵۲- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي سَلْمَةَ بَهْنَا

فقہ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تمام پیغمبروں کا ذکر نہایت ادب اور حرمت کے ساتھ کرنا چاہیے اور کسی پیغمبر کے ساتھ بے ادبی کرنا کفر ہے اور ایک پیغمبر کی فضیلت دوسرے کے ساتھ مقابلہ کر کے اس طرح نہ بیان کرنا چاہیے کہ اس کی توہین نکلے۔ ورنہ ثواب کے بدلے کافر ہو جاوے گا۔ بعض جاہل شاعر ایسے شعر کہتے ہیں جن سے اور انبیاء کی توہین نکلتی ہے۔ توہن توہن ایسے شعر پڑھنا اور سننا دونوں حرام ہیں اگرچہ ہمارے پیغمبر تمام پیغمبروں میں افضل ہیں پر آپ نے اپنی فضیلت بیان کرنے سے روک دیا اس خیال سے کہ جاہل فضیلت بیان کرتے کرتے اور پیغمبروں کی شان میں بے ادبی نہ کر بیٹھیں یا اس وقت تک آپ کو معلوم نہ ہوا ہو گا کہ میں اور پیغمبروں سے افضل ہوں۔

الْبِسَانِ سِوَاءَ.

۶۱۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ وَرَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ الْمُسْلِمُ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْعَالَمِينَ وَقَالَ الْيَهُودِيُّ وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى الْعَالَمِينَ قَالَ فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمَرَ الْمُسْلِمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا ((تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يَصْنَعُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَذْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَبَقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَمْ كَانَ مِمَّنْ اسْتَشَى اللَّهَ)).

۶۱۵۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مسلمان اور ایک یہودی نے گالی گلوچ کی۔ مسلمان نے کہا قسم اس کی جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چن لیا سارے جہان میں اور یہودی نے کہا قسم اس کی جس نے حضرت موسیٰ کو چن لیا سارے جہان میں۔ اس وقت مسلمان نے ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور سب حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا مجھے مت فضیلت دو حضرت موسیٰ پر کیونکہ لوگ بے ہوش ہو گئے اور سب سے پہلے میں ہوش میں آؤں گا۔ میں دیکھوں گا کہ حضرت موسیٰ عرش کو تھامے ہوئے ہیں اب میں نہیں جانتا کہ وہ بے ہوش ہوئے اور مجھ سے پہلے ہوش میں آگئے یا اللہ تعالیٰ نے ان کو ان لوگوں میں کر دیا جو بے ہوش نہ ہوں گے۔

۶۱۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ بِعَثَلٍ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ.

۶۱۵۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۵۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَدْ لَطِمَ وَجْهَهُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((فَلَا أَذْرِي أَكَانَ مِمَّنْ صَبَقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ اِكْتَفَى بِصَعْقَةِ الطُّورِ)).

۶۱۵۶- ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھے فضیلت مت دو اور پیغمبروں پر۔

۶۱۵۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ)) وَفِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ عَمْرٍو بْنِ يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبِي.

۶۱۵۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

۶۱۵۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

(۶۱۵۷) حالانکہ آخرت دار العمل نہیں ہے مگر شاید انبیاء کو یہ موقع دیا جاتا ہو کہ وہ اس عالم میں بھی عبادت الہی میں مصروف رہیں

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے معراج ہوا میں حضرت موسیٰ پر سے گزرا لال لمبی ریت کے پاس دیکھا تو وہ کھڑے ہوئے اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔

۶۱۵۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۵۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے کسی بندے کو یوں نہ کہنا چاہیے کہ میں بہتر ہوں یونس بن متی سے۔

۶۱۶۰- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی بندہ کو یوں نہ کہنا چاہیے کہ میں بہتر ہوں یونس بن متی سے۔ متی حضرت یونس کے باپ کا نام تھا۔

باب: حضرت یوسف کی بزرگی کا بیان

۶۱۶۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! لوگوں میں بزرگی کس کو ہے؟ آپ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرتا ہے۔ انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے۔ آپ نے فرمایا تو سب میں بزرگ حضرت یوسف ہیں اللہ کے نبی اور نبی کے بیٹے خلیل اللہ کے پوتے۔ انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے۔ آپ نے فرمایا تو تم عرب کے قبیلوں کو پوچھتے ہو بہتر وہ لوگ ہیں عرب کے اسلام کے زمانہ میں جو بہتر تھے جاہلیت کے زمانہ میں جب دین میں سمجھ حاصل کریں۔

باب: حضرت زکریا کی فضیلت کا بیان

۶۱۶۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَتَيْتُ وَفِي رِوَايَةٍ هَدَّابِ ((مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى لَيْلَةَ أُسْرِي بِ)) عِنْدَ الْكَلْبِيِّ الْأَخْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ

۶۱۵۸- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى وَهُوَ يُصَلِّي فِي قَبْرِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عَيْسَى مَرَرْتُ لَيْلَةَ أُسْرِي بِ.

۶۱۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ يَعْزِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ((لَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ لِي)) وَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى لِعَبْدِي ((أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ))

۶۱۶۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى)) وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ.

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ يُوسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۶۱۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ قَالَ ((أَتَقَاهُمْ)) قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأَلُكَ قَالَ ((فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللَّهِ ابْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنُ خَلِيلِ اللَّهِ قَالَ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسَأَلُكَ قَالَ فَقَدْ مَعَادِنَ الْعَرَبِ تَسْأَلُونِي خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَفَهُوا))

بَابٌ فِي فَضَائِلِ زَكَرِيَاءَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

۶۱۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

لہ رہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ پیغمبر اس عالم میں زندہ ہیں گویا زندگی دنیا کی ہی زندگی نہ ہو۔

(۶۱۶۲) معلوم ہوا کہ بڑھی کا پیشہ عمدہ ہے اور افضل یہی ہے کہ انسان محنت کر کے کھائے۔ حضرت داؤد بھی محنت کر کے کھاتے تھے۔

قَالَ ((كَانَ زَكَرِيَّا نَحَارًا))

فرمایا حضرت زکریا بڑھتی تھی۔

بَابُ فِي فَضَائِلِ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب : حضرت خضر کی فضیلت

٦١٦٣- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ قُلْتُ يَا اَبِي عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ اَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ صَاحِبُ نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ لَيْسَ هُوَ مُوسَى صَاحِبُ الْخَضِرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ سَمِعْتُ أَبِي بَنَ كَتَبَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((قَامَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ خَطِيْبًا فِي نَبِيِّ إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ قَالَ لَعَبَّ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَرَحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ مُوسَى أَيُّ رَبِّ كَيْفَ لِي بِهِ فَقِيلَ لَهُ اخْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُ نَفَقَتِ الْحُوتُ فَهُوَ لَمْ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ قَاهُ وَهُوَ يُوشِعُ بَنُ نُونٍ فَحَمَلَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ وَانْطَلَقَ هُوَ وَقَاهُ يَمْشِيَانِ حَتَّى آتَا الصُّخْرَةَ فَرَفَعَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَاهُ فَاضْطَرَبَتِ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ قَالَ وَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنْهُ جَرِيَّةَ الْمَاءِ حَتَّى كَانَ مِثْلَ الْعَطَاقِ فَكَانَ لِلْحُوتِ سَرَبًا وَكَانَ لِمُوسَى وَقَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمَيْهِمَا وَلَيْلَتَيْهِمَا وَنَسِيَا

٦١٦٣- حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عباس سے کہا کہ نوف بکالی کہتا ہے حضرت موسیٰ جو نبی اسرائیل کے پیغمبر تھے وہ اور ہیں اور جو موسیٰ خضر کے ساتھ گئے تھے وہ اور ہیں۔ انہوں نے کہا جھوٹ بولا ہے اللہ کا دشمن میں نے ابی بن کعب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے حضرت موسیٰ نبی اسرائیل میں خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے ان سے پوچھا گیا کہ سب لوگوں میں زیادہ علم کس کو ہے؟ انہوں نے کہا مجھ کو ہے (یہ بات اللہ کو ناپسند ہوئی)۔ اللہ نے ان پر عتاب کیا اس وجہ سے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ خدا خوب جانتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ میرا ایک بندہ ہے دو دریاؤں کے ملاپ پر وہ تجھ سے زیادہ عالم ہے۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا اسے پروردگار! میں اس سے کیوں کر ملوں؟ حکم ہوا کہ ایک مچھلی رکھ ایک زنبیل میں جہاں وہ مچھلی گم ہو جاوے وہیں وہ بندہ ملے گا۔ یہ سن کر حضرت موسیٰ چلے اپنے ساتھی یوشع بن نون کو لے کر اور انہوں نے ایک مچھلی زنبیل میں رکھ لی۔ دونوں چلتے چلتے صحرہ (ایک مقام ہے) کے پاس پہنچے وہاں حضرت موسیٰ سو گئے اور ان کے ساتھی بھی سو گئے۔ مچھلی تڑپا یہاں تک کہ زنبیل سے نکل کر دریا میں جا پڑی اور اللہ تعالیٰ نے پانی کا بہنا اس پر سے روک دیا یہاں تک کہ پانی کھڑا ہو کر طاق کی طرح ہو گیا اور مچھلی کے لیے راستہ بن گیا خشک۔ حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھی

(٦١٦٣) ٦١ مر اس بندے سے خضر ہیں۔ جمہور علماء کا یہ نہ ہب ہے کہ وہ زندہ ہیں۔ صوفیہ اور اہل صلاح اور معرفت کا اس پر اتفاق ہے اور وہ لوگ ان سے ملے ہیں اور سوال کیا ہے اور بعض محدثین نے ان کی حیات کا انکار کیا ہے اور اختلاف کیا ہے کہ وہ پیغمبر ہیں یا نہیں لیکن آری ہیں۔ اور بعضوں نے کہا فرشتے ہیں اور یہ باطل ہے۔ شاہی نے کہا خضر ایک پیغمبر ہیں عمر والے لوگوں کی نگاہ سے چھپے ہوئے۔ لوگوں نے کہا وہ آخر زمانے میں مریں گے جب قرآن اٹھ جاوے گا اور وہ حضرت ابراہیم کے زمانہ میں تھے یا اس کے بعد۔ ان کی کنیت ابوالعباس ہے اور ان کا نام لہ

کو تعجب ہوا۔ پھر دونوں چلے دن بھر اور رات بھر اور موسیٰ کے ساتھی مچھلی کا حال ان سے کہنا بھول گئے۔ جب صبح ہوئی تو موسیٰ نے اپنے ساتھی سے کہنا ناشتہ ہمارا لاؤ اس سفر سے تو ہم تھک گئے اور تھکے اسی وقت سے جب اس جگہ سے آگے بڑھے جہاں جانیکا حکم ہوا تھا۔ انہوں نے کہا تم کو معلوم نہیں جب ہم صحرہ پر اترے تھے تو مچھلی بھول گئے اور شیطان نے ہم کو بھلایا اس مچھلی نے تعجب ہے دریا میں راہ لی۔ حضرت موسیٰ نے کہا ہم تو اسی مقام کو ڈھونڈتے تھے۔ پھر دونوں اپنے پاؤں کے نشانوں پر لوٹے یہاں تک کہ صحرہ پر پہنچے۔ وہاں ایک شخص کو دیکھا کپڑا اوڑھے ہوئے حضرت موسیٰ نے ان کو سلام کیا انہوں نے کہا تمہارے ملک میں سلام کہاں ہے؟ حضرت موسیٰ نے کہا میں موسیٰ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ بنی اسرائیل کے موسیٰ۔ حضرت موسیٰ نے کہا ہاں۔ حضرت خضر نے کہا تم کو خدا نے وہ علم دیا ہے جو میں نہیں جانتا اور مجھے وہ علم دیا ہے جو تم نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰ نے کہا میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتا ہوں اس لیے کہ مجھ کو سکھلاؤ وہ علم جو تم کو دیا گیا۔ حضرت خضر نے کہا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے اور تم سے کیونکر صبر ہو سکے گا اس بات پر جس کو تم نہیں جانتے۔ حضرت موسیٰ نے کہا خدا چاہے تو تم مجھ کو صابر پاؤ گے اور میں کسی بات میں تمہاری نافرمانی نہیں کرنے کا۔ حضرت خضر نے کہا اچھا اگر میرے ساتھ ہوتے ہو تو مجھ سے کوئی بات نہ پوچھنا جب تک کہ میں خود اس کا ذکر نہ کروں۔ حضرت موسیٰ نے کہا بہت اچھا۔ حضرت خضر اور حضرت موسیٰ دونوں سمندر کے کنارے چلے جاتے تھے ایک کشتی سامنے سے نکلی دونوں نے کشتی والوں

صَاحِبُ مُوسَىٰ أَنْ يُخْبِرَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِقَتَاهُ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتَّىٰ جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ بِهِ قَالَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوْتِنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْخُبْرَ وَمَا أَنَسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوسَىٰ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغُ فَارْتَدَّا عَلَىٰ آثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ يَقْضَانِ آثَارَهُمَا حَتَّىٰ آتِيَا الصَّخْرَةَ فَرَأَىٰ رَجُلًا مُسَجًى عَلَيْهِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَىٰ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ أَنَّىٰ بَارِضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَىٰ قَالَ مُوسَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّكَ عَلَىٰ عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عِلْمَكَ اللَّهُ لَا أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلَىٰ عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عِلْمِيهِ لَا تَعْلَمُهُ قَالَ لَهُ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَلْ أَتَيْتَكَ عَلَىٰ أَنْ تَعْلَمَنِي بِمَا عُلِمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خَيْرًا قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا قَالَ لَهُ الْخَضِرُ فَإِنْ أَتَيْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوسَىٰ يَمْشِيَانِ عَلَىٰ سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمَاهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمَا فَعَرَفُوهُمَا الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلَىٰ لَوْحٍ مِنْ

تہ بلیا بن مکان ہے یا کلیان۔ وہب بن منبہ نے کہا ان کا نام ولسب یہ ہے بلیا بن مکان بن قانع بن عابر بن شامخ بن ارشد بن سام بن نوح اور ان کا باپ بادشاہوں میں سے تھا۔ اور خضر ان کا لقب اس لیے ہوا کہ وہ چمیل زمین پر بیٹھے ان کے بیٹھے کی برکت کی وجہ سے وہ سر سبز ہو گئی۔ انہما قال النووی۔

سے کہا ہم کو سوار کر لو ہا نبیوں نے حضرت کو پہچان لیا اور دونوں کو بن کر ایہ (نول) چڑھایا۔ حضرت نے اس کشتی کا ایک تختہ اکھاڑا اور حضرت موسیٰ نے کہا ان لوگوں نے تو ہم کو بغیر کر ایہ کے چڑھایا اور تم نے ان کی کشتی کو توڑ ڈالا تاکہ کشتی والوں کو ڈوب دینے تم نے بڑا بھاری کام کیا حضرت نے کہا میں نہیں کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے حضرت موسیٰ نے کہا بھول چوک پر مت پکڑو اور مجھ پر تنگی مت کرو پھر دونوں کشتی سے باہر نکلے اور سمندر کے کنارے چلے جاتے تھے اتنے میں ایک لڑکا ملا جو لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا حضرت نے اس کا سر پکڑ کر اکھیڑ لیا اور مار ڈالا حضرت موسیٰ نے کہا تم نے ایک بے گناہ کو ناحق مار ڈالا یہ تو بہت برا کام کیا حضرت نے کہا میں نہ کہتا تھا تم میرے ساتھ صبر نہ کر سکو گے اور یہ کام پہلے کام سے بھی زیادہ سخت تھا حضرت موسیٰ نے کہا اب میں تم سے کسی بات پر اعتراض کروں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا بے شک تمہارا عذر بجا ہے پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے گاؤں والوں سے کھانا مانگا انھوں نے انکار کیا پھر ایک دیوار ملی جو گرنے کے قریب تھی جھک گئی تھی حضرت نے اپنے ہاتھ سے اس کو سیدھا کر دیا حضرت موسیٰ نے کہا ان گاؤں والوں سے ہم نے کھانا مانگا انھوں نے انکار کیا اور کھانا نہ کھلایا (ایسے لوگوں کا کام مفت کرنے کی کیا ضرورت تھی) اگر تم چاہتے تو اس کی مزدوری لے سکتے تھے حضرت نے کہا بس اب جدائی ہے میرے اور تمہارے میں اب میں تم سے ان باتوں کا بیحد کہے دیتا ہوں جن پر تم سے صبر نہ ہو سکا رسول اللہ نے فرمایا رحم کرے اللہ تعالیٰ موسیٰ پر مجھے آرزو رہی کہ وہ صبر کرتے اور اور

الْوَالِحِ السَّمِينَةِ فَزَوْجُهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدَاتٍ اِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقَتَهَا لِتُفَرِّقَ اَهْلَهَا لَقَدْ جِئْنَا بِمَرَاٍ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَمَا تَوَاجَدْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ اَمْرِي عَسْرًا ثُمَّ خَرَجْنَا مِنَ السَّفِينَةِ فَيُنَمَّا هُمَا يَمْشِيَانِ عَلٰى السَّاحِلِ اِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ فَاَخَذَ الْخَضِرُ بِرَاْسِهِ فَاَقْبَعَهُ يَدِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ مُوسَى اَقْبَعْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْنَا شَيْئًا نَكِرًا قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ وَهٰذِهِ اَمْسُدُ مِنَ الْاَوَّلٰى قَالَ اِنْ سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا فَاُنْطَلَقَا حَتَّى اِذَا اَتٰا اَهْلًا قَرِيْبَةً اسْتَطَعْنَا اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ يُضَيِّقُوْهُمَا فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُرِيْدُ اَنْ يَنْقُضَ فَاَقَامَهُ يَقُوْلُ مَا بَلُ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ هَكَذَا فَاَقَامَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ اَتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّقُوْنَا وَلَمْ يُطْعِمُوْنَا لَوْ شِئْتَ لَتَّخِذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا قَالَ هٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بِتَاْوِيْلِ مَا لَمْ تَسْتَطِيْعْ عَلَيْهِ صَبْرًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوسٰى لَوْ دِدْتُ اَنَّهُ كَانَ صَبْرًا حَتَّى يُقْصَ عَلَيْنَا مِنْ اَخْبَارِهِمَا قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ الْاَوَّلٰى مِنْ مُوسٰى نِسْيَانًا قَالَ وَجَاءَ غَضَبُ اللّٰهِ حَتَّى وَقَعَ عَلٰى حَرْفِ السَّفِيْنَةِ ثُمَّ نَفَرْنَا فِي الْبَحْرِ

لہ اس دیوار کے نیچے تیسوں کا مال تھا غرض حضرت نے سب کام بھگم الہی کئے نہ کہ اپنی۔ اے سے اور بھگم الہی خون بھی درست ہے۔

اگر خون بھگم الہی بری روایت

اور حضرت کا اعتراض ظاہر شرع کے رو سے تھا اور وہ بھی درست ہے۔

ہاتھ دیکھتے اور ہم کو سنا تے اور آپ نے فرمایا کہ پہلی بات حضرت موسیٰ نے بھولے سے کی پھر ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھی اور اس نے سمندر میں چونچ ڈالی۔ حضرت خضر نے کہا میں نے اور تم نے خدا کے علم میں سے اتنا ہی علم سیکھا ہے جتنا اس چڑیا نے سمندر میں سے پانی کم کیا ہے۔ سعید بن جبیر نے کہا ابن عباسؓ پڑھتے تھے اس آیت کو کہ ان کشتی والوں کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر کشتی ثابت کو جبر سے چھین لیتا اور چھو کر اکافر تھا۔

۶۱۶۳- سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابن عباسؓ سے کہا گیانوف یہ کہتا ہے کہ جو موسیٰ حضرت خضر سے علم سیکھنے گئے تھے وہ بنی اسرائیل کے موسیٰ نہ تھے۔ ابن عباسؓ نے کہا تم نے اس سے ایسا سنا ہے اے سعید! میں نے کہا ہاں۔ ابن عباسؓ نے کہا نوف جھوٹا ہے۔

۶۱۶۵- حدیث بیان کی ہم سے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے انہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جب موسیٰ اپنی قوم میں نصیحت کر رہے تھے لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور بلا سے کہ انہوں نے ایک ایک یہ کہا میں نہیں جانتا ساری دنیا میں کسی شخص کو جو مجھ سے بہتر ہو اور مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی میں جانتا ہوں اس شخص کو جو تم سے بہتر ہے اور تم سے زیادہ علم رکھنے والا ایک شخص ہے زمین میں۔ حضرت موسیٰ نے عرض کیا اے مالک میرے مجھ کو ملادے اس شخص سے۔ حکم ہوا اچھا ایک مچھلی میں نمک لگا کر اپنا توشہ کرو جہاں وہ مچھلی گم ہو جاوے وہیں وہ شخص ملے گا۔ یہ سن کر حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھی چلے یہاں تک کہ صحرا پر پہنچے وہاں کوئی نہ ملا۔ حضرت موسیٰ آگے چلے گئے اور اپنے ساتھی کو چھوڑ گئے ایک ہی ایک مچھلی تڑپی پانی میں اور پانی نے ملنا اور جڑنا چھوڑ دیا بلکہ ایک طاق کی طرح اس مچھلی پر بن گیا۔ حضرت موسیٰ کے ساتھی نے کہا

لَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلَ مَا نَقَصَ هَذَا الْعَصْفُورُ مِنَ الْبَحْرِ ((قَالَ سَعِيدُ بْنُ حَبِيبٍ وَكَانَ يَقْرَأُ وَكَانَ أَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَضَبًا وَكَانَ يَقْرَأُ وَأَمَّا الْعُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا

۶۱۶۴- عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى الَّذِي ذَهَبَ يَلْتَمِسُ الْعِلْمَ لَيْسَ بِمُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ أَسَمِعْتَهُ يَا سَعِيدُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَذَبَ نَوْفٌ

۶۱۶۵- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّهُ بَيْنَمَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْمِهِ يُذَكِّرُهُمْ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأَيَّامِ اللَّهِ نَعْمَاؤُهُ وَتِلَاؤُهُ إِذْ قَالَ مَا أَعْلَمُ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا خَيْرًا وَأَعْلَمُ مِنِّي قَالَ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنِّي أَعْلَمُ بِالْخَيْرِ مِنْهُ أَوْ عِنْدَ مَنْ هُوَ إِنَّ فِي الْأَرْضِ رَجُلًا هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ فَذَلْنِي عَلَيْهِ قَالَ فَجِيلٌ لَهُ تَرَوُذُ حُوتًا مَالِحًا فَإِنَّهُ حَيْثُ تَفَقَّدُ الْحُوتَ قَالَ فَانْطَلِقْ هُوَ وَفَتَاهُ حَتَّى أَنْتَهِيَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَعُمِّي عَلَيْهِ فَانْطَلِقْ وَتَرَكْ فَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمَاءِ فَجَعَلَ لَا يَلْتَمِسُ عَلَيْهِ صَارَ مِثْلَ الْكُوَّةِ قَالَ فَقَالَ فَتَاهُ أَلَا الْحَقُّ نَبِيُّ اللَّهِ فَأَخْبِرُهُ قَالَ فَتَسَى فَلَمَّا تَجَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ آتِنَا عَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ

سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا قَالَ وَأَنْتُمْ يُصِيبُهُمْ نَصَبٌ حَتَّى
تَجَاوَزُوا قَالَ فَذَكَرَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوْثَقْنَا إِلَى
الصَّخْرَةِ فَلَمَّا نَسِيْتُ أَخْوَاتِ وَمَا أَنْسَابِي إِلَّا
الشَّيْطَانُ أَنْ أذْكَرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ
عَجَبًا قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْهِي فَأَرْسَلْنَا عَلَى
آثَارِهِمَا فَمَضَّا فَارَاهُ مَكَانَ أَخْوَاتِ قَالَ هَا
هُنَا وَصِفَ لِي قَالَ فَلَمَّحَ بِرَأْسِهِ فَوَازَا هُوَ
بِالْخَصِيرِ مُسَجِّعِي نَوْمًا مُسْتَلْقِيَا عَلَى الْاَقْفَا أَوْ
قَالَ عَلَى خَلَاوَةِ الْاَقْفَا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
فَكَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ قَالَ وَعَلَيْكُمْ
السَّلَامُ مَنْ أَنْتَ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ وَمَنْ
مُوسَى قَالَ مُوسَى نَبِي إِسْرَائِيلَ قَالَ مَجِيءٌ مَا
جَاءَ بِكَ قَالَ جَنَّتْ لِي تَعَلَّمَنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي
رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا
وَكَيفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خَيْرًا شَيْءٌ
أَمَرْتُ بِهِ أَنْ أَفْعَلَهُ إِذَا رَأَيْتَهُ لَمْ تَصْبِرْ قَالَ
سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ
أَمْرًا قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ
حَتَّى أَخْبِرَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا
رَكِبَا فِي السَّيْفِينِ أَخْرَقَهَا قَالَ اتَّخَى عَلَيْهَا
قَالَ لَهُ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ أَخْرَقَهَا لِضَرْقِ
أَهْلِهَا لَقَدْ جَنَّتْ شَيْئًا إِمْرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ
لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تَوَاخِشْنِي بِمَا
نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عَسْرًا فَانْطَلَقَا
حَتَّى إِذَا لَقِيَا غُلَامًا تَلَاعَبُونَ قَالَ فَانْطَلَقَ إِلَيْ
أَخِيهِمْ بِأَدْيِ الرَّأْيِ فَفَعَلَهُ فَمَدَّعِرَ عَيْنَهُمَا

میں اللہ کے نجا سے ملوں اور ان سے یہ حال کہوں پھر وہ (چلے اور
حضرت موسیٰ سے مل گئے لیکن) یہ حال کہنا بھول گئے۔ جب
آگے بڑھ گئے تو حضرت موسیٰ نے ان سے کہا ہمارا ناشتہ لادو اس
سفر سے تو ہم تھک گئے۔ راوی نے کہا ان کو تھکن نہیں ہوئی جب
تک وہ اس مقام سے آگے نہیں بڑھے پھر ان کے ساتھی نے یاد
کیا اور کہا تم کو معلوم نہیں جب ہم صحرا پر پہنچے تو وہاں میں مچھلی کو
بھول گیا اور شیطان کے سوا کسی نے مجھ کو نہیں بھلایا اس مچھلی
نے تعجب ہے اپنی راوی سمندر میں۔ حضرت موسیٰ نے کہا اسی کو تو
ہم چاہتے تھے پھر اپنے قدموں کے نشان دیکھتے ہوئے لوٹے۔ ان
کے ساتھی نے جہاں پر مچھلی نکل بھاگی تھی وہ جگہ بتادی۔ وہاں
حضرت موسیٰ ڈھونڈنے لگے ناگاہ انہوں نے حضرت خضرؑ کو دیکھا
ایک کپڑا اوڑھے ہوئے چت لیٹے ہوئے (یا سیدھے چت لیٹے
ہوئے یعنی کسی کروٹ کی طرف جھکے نہ تھے)۔ حضرت موسیٰ نے
کہا السلام علیکم انہوں نے اپنے منہ پر سے کپڑا اٹھایا اور کہا وعلیکم
والسلام تم کون ہو؟ حضرت موسیٰ نے کہا میں موسیٰ ہوں۔
انہوں نے کہا کون موسیٰ؟ حضرت موسیٰ نے کہا نبی اسرائیل کے
موسیٰ۔ انہوں نے کہا تم کیوں آئے حضرت موسیٰ نے کہا اس لیے
آیا کہ تم اپنے علم میں سے کچھ مجھ کو سکھلاؤ۔ انہوں نے کہا تم
میرے ساتھ مبرنہ کر سکو گے اور کیونکر مبرنہ کر دے اس بات پر
جس کا تمہیں علم نہیں۔ پھر اگر تم مبرنہ کرو تو مجھ کو بتلاؤ میں کیا
کروں؟ حضرت موسیٰ نے کہا جو خدا چاہے تو مجھ کو تم صابراؤ گے
اور میں تمہارے خلاف کوئی کام نہیں کرنے کا۔ حضرت خضر نے
کہا اچھا اگر تم میرے ساتھ ہوتے ہو تو کوئی بات مجھ سے مت
پوچھنا جب تک میں خود اس کا ذکر نہ کروں۔ پھر دونوں چلے یہاں
تک کہ ایک کشتی میں سوار ہوئے حضرت خضر نے اس کا تختہ توڑ
ڈالا یا توڑ ڈالا چاہا حضرت موسیٰ نے کہا تم نے کشتی کو توڑ ڈالا اس

لیے کہ کشتی والے ڈوب جاویں یہ تم نے بھاری کام کیا۔ حضرت خضر نے کہا میں نہیں کہتا تھا تم میرے ساتھ مبر نہ کر سکو گے۔ حضرت موسیٰ نے کہا بھول گیا تم مواخذہ کرو اور مت دشواری کرو مجھ پر۔ پھر دونوں چلے ایک جگہ پہنچ کھیل رہے تھے حضرت خضر نے بے سوچے اور بے کھلے ایک بچے کے پاس جا کر اس کو قتل کیا۔ حضرت موسیٰ یہ دیکھ کر بہت گھبرائے اور فرمانے لگے تم نے ایک بے گناہ کا ناحق خون کیا یہ بہت برا کام کیا۔ رسول اللہ نے اس مقام پر فرمایا اللہ تعالیٰ رحم کرے موسیٰ پر اگر وہ جلدی نہ کرتے تو بہت عجیب باتیں دیکھتے لیکن ان کو حضرت خضر سے شرم آگئی اور انہوں نے کہا اب اگر میں کوئی بات تم سے پوچھوں تو میرا ساتھ چھوڑ دینا بے شک تمہارا طرزِ واجب ہے اور جو موسیٰ مبر کرتے تو اور عجیب باتیں دیکھتے اور آپ جب کسی تفسیر کا ذکر کرتے تو یوں فرماتے اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو ہم اور ہمارے فلاں بھائی پر خیر پھر دونوں چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں میں پہنچے وہاں کے لوگ بڑے بخیل تھے۔ یہ دونوں سب مجلسوں میں گھومے اور کھانا لگا کسی نے ضیافت نہ کی پھر انکو وہاں ایک دیوار ملی جو ٹوٹنے کے قریب تھی حضرت خضر نے اس کو سیدھا کر دیا۔ حضرت موسیٰ نے کہا اگر تم چاہتے تو اس کی مزدوری لیتے۔ حضرت نے کہا بس اب جدائی ہے مجھ میں اور تم میں اور حضرت موسیٰ کا کپڑا پکڑا دو رکھا میں تم سے ان باتوں کا بھید کہے دیتا ہوں جن پر تم مبر نہ کر سکتے لیکن کشتی تو وہ مسکینوں کی تھی جو سمندر میں مزدوری کرتے تھے اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو کشتیوں کو جبراً پکڑ لیتا تھا میں نے چاہا اس کشتی کو عیب وار کر دوں۔ جب بیکار پکڑنے والا آیا تو اس کو عیب وار دیکھ کر چھوڑ دیا۔ وہ کشتی آگے بڑھ گئی اور کشتی والوں نے ایک لکڑی لگا کر اس کو درست کر لیا۔ اور چھو کر کافر بنایا گیا تھا اس کے ماں باپ اس کو بہت چاہتے تھے اگر وہ بڑا ہو تا تو اپنے

مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ ذُعْرَةً مُنْكَرَةً قَالَ قَالَ أَقَلَّتْ نَفْسًا زَاكِيَةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْنَا جَنَّتًا نَكْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِنْدًا هَذَا التَّمْكَانَ رَحْمَةً اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ مُوسَىٰ لَوْلَا أَنَّهُ عَجَلٌ لَرَأَى الْعَجَبَ وَلَكِنَّهُ أَخَذَتْهُ مِنْ صَاحِبِهِ ذَمَامَةً قَالَ إِذَا سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ بَعْدْنَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا وَلَوْ صَبَرَ لَرَأَى الْعَجَبَ قَالَ وَكَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بَدَأَ بِنَفْسِهِ وَرَحْمَةَ اللَّهِ عَلَيْنَا وَعَلَىٰ أَحَبِّي كَذَا رَحْمَةَ اللَّهِ عَلَيْنَا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا آتَا أَهْلَ قَرْيَةٍ إِنَّمَا لَطَفَالًا فِي الْمَجَالِسِ فَاستَطَعْنَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّقُوا هَمًا فَوَجَدْنَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقُضَ فَاقَامَهُ قَالَ لَوْ شِئْنَا لَنَخَذْتَنَّا عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ نَبِيِّ وَبَيْنِكَ وَأَخَذَ بِرُؤُوسِهِ قَالَ سَأَلْتُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِيعَ عَلَيْهِ صَبْرًا أَمَا السَّفِينَةُ لَكَانَتْ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ يَتَمَلَّكُونَ فِي الْبَحْرِ إِلَىٰ آخِرِ النَّبِيَّةِ فَإِذَا جَاءَ الَّذِي يَسْخَرُهَا وَجَدَهَا مُنْخَرَقَةً فَتَجَاوَزَهَا فَاصْلَحُوهَا بِخَشْيَةِ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَطَبِيعَ يَوْمٍ طَبِيعَ كَافِرٍ وَكَانَ أَبَوَاهُ قَدْ عَطَفَا عَلَيْهِ فَلَوْ أَنَّهُ أَذْرَكَ أَرْهَقَهُمَا طَغْيَانًا وَكُفْرًا فَارْتَدْنَا أَنْ يَبْدُلَهُمَا رَبُّهُمَا خَيْرًا مِنْهُ زَكَاةً وَأَقْرَبَ رُحْمًا وَأَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهُ إِلَىٰ آخِرِ النَّبِيَّةِ.

ماں باپ کو بھی شرارت اور کفر میں پھنسا لیتا۔ اسلئے ہم نے چاہا کہ اللہ تعالیٰ ان کو دوسرا چھو کر ابدل دیوے جو اس سے بہتر ہو اور اس سے زیادہ مہربان ہو۔ اور دیوار تو وہ دو تیسوں کی تھی شہر میں اخیر تک۔
۶۱۶۶- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۶۱۶۷- ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے پڑھا قرآن میں لتخذت علیہ اجرا۔

۶۱۶۸- عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے اور حر بن قیس نے جھگڑا کیا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی میں۔ ابن عباس نے کہا وہ حضرت خضر علیہ السلام تھے پھر وہاں ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نکلے تو ابن عباس نے ان کو بلایا اور کہا اے ابوالطفیل! ادھر آؤ میں اور یہ جھگڑ رہے ہیں موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی میں جن سے انہوں نے ملنا چاہا تو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کچھ سنا ہے؟ ابی نے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے ایک بار موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کی جماعت میں بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک شخص آیا اور پوچھنے لگا تم کسی شخص کو اپنے سے زیادہ عالم بھی جانتے ہو۔ موسیٰ نے کہا نہیں۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی بھیجی کہ ہمارا بندہ خضر تم سے زیادہ عالم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے ملنا چاہا تو اللہ تعالیٰ نے ایک مچھلی کو نشانی مقرر کیا اور حکم ہوا کہ جب تو مچھلی کو کھودے تو لوٹ اس بندے سے ملے گا۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام چلے جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا بعد اس کے اپنے ساتھی سے کہا ہمارا ناشتہ لادو۔ وہ بولا تم کو معلوم نہیں جب ہم صحرہ پر پہنچے تو مچھلی بھول گئے اور شیطان نے مجھے اس کی یاد بھلا دی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہی تو ہم چاہتے تھے۔ پھر دونوں اپنے قدموں پر لوٹے اور حضرت سے ملے۔ پھر جو

۶۱۶۶- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ نَحْوَ حَدِيثِهِ

۶۱۶۷- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ لَتُخَذَتْ عَلَيْهِ أَجْرًا.

۶۱۶۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ تَمَارَى هُوَ وَالْحُرُّ بْنُ قَيْسِ بْنِ حِصْنِ الْفَزَارِيِّ فِي صَاحِبِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هُوَ الْخَضِرُ فَمَرَّ بِهِمَا أَبِي بْنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ فَدَعَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا أَبَا الطُّفَيْلِ هَلُمَّ إِنِّي نَأْتِي قَدْ تَمَارَيْتُ أَنَا وَصَاحِبِي هَذَا فِي صَاحِبِ مُوسَى الَّذِي سَأَلَ السَّبِيلَ إِلَي لُقِيَهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ شَأْنَهُ فَقَالَ أَبِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((بَيْنَمَا مُوسَى فِي مَلَا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ هَلْ تَعْلَمُ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْكَ قَالَ مُوسَى لَا فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَي مُوسَى بَلْ عَبْدُنَا الْخَضِرُ قَالَ فَسَأَلَ مُوسَى السَّبِيلَ إِلَي لُقِيَهُ فَجَعَلَ اللَّهُ لَهُ الْخُوتَ آيَةً وَقِيلَ لَهُ إِذَا اقْتَدَتِ الْخُوتُ فَارْجِعْ فَإِنَّكَ سَتَلْقَاهُ فَسَارَ مُوسَى مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسِيرَ ثُمَّ قَالَ لِقَاءَهُ إِنَّا غَدَاءُنَا فَقَالَ قَتَى مُوسَى حِينَ سَأَلَهُ الْغَدَاءُ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوْتِنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْخُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أذْكُرَهُ فَقَالَ مُوسَى لِقَاءَهُ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبِيهِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا فَوَجَدَا خَضِرًا

حال گزرا وہ اللہ کی کتاب میں موجود ہے۔ یونس کی روایت میں ہے کہ وہ مچھلی کے نشان پر جو سمندر میں تھے لوٹے۔

باب: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

کی بزرگی

۶۱۶۹- ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے مشرکوں کے پاؤں دیکھے اپنے سروں پر اور ہم غار میں تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ان میں سے کوئی اپنے قدموں کی طرف دیکھے تو ہم کو دیکھ لے گا۔ آپ نے فرمایا اے ابو بکر! تو کیا سمجھتا ہے ان دونوں کو جن کے ساتھ تیسرا خدا بھی ہے۔

۶۱۷۰- ابو سعید سے روایت ہے ایک دن رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے اور فرمایا اللہ کا ایک بندہ ہے جس کو اللہ نے اختیار دیا ہے چاہے

فَكَانَ مِنْ شَأْنِهِمَا مَا قَصَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ)) إِنْ أَنْ يُونسَ قَالَ فَكَانَ يَتَّبِعُ أَثَرَ الْحُوتِ فِي الْبَحْرِ.

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (۱)

۶۱۶۹- عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ حَدَّثَهُ قَالَ نَظَرْتُ إِلَى أَقْدَامِ الْمُشْرِكِينَ عَلَى رُءُوسِنَا وَنَحْنُ فِي الْغَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ نَظَرَ إِلَى قَدَمَيْهِ أَبْصَرْنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ ((يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنَنْتُكَ بِاتِّبَاعِ اللَّهِ تَالِئَهُمَا))

۶۱۷۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَقَالَ عَبْدُ

(۱) امام ابو عبد اللہ مازری نے کہا اختلاف کیا ہے لوگوں نے صحابہ کی فضیلت میں ایک دوسرے پر۔ بعضوں نے کہا ہم ان میں سے کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں دیتے اور جمہور علماء تفضیل کے قائل ہیں۔ پھر اختلاف کیا ہے انہوں نے۔ اہل سنت یہ کہتے ہیں افضل ان سب میں ابو بکر صدیق تھے۔ اور خطابیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ تھے۔ اور راوندیہ کہتے ہیں کہ حضرت عباسؓ اور شیعہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ لیکن اہل سنت نے اتفاق کیا ہے اس پر کہ افضل صحابہ میں ابو بکر صدیق ہیں پھر عمرؓ اور اکثر اہل سنت کے نزدیک پھر عثمانؓ پھر علیؓ اور بعض اہل سنت نے حضرت علیؓ کو حضرت عثمانؓ پر مقدم رکھا ہے اور صحیح مشہور عثمانؓ کی تقدیم ہے۔ ابو منصور بغدادی نے کہا بعد ان چاروں خلفاء کے باقی عشرہ مبشرہ ہیں پھر اہل بدر پھر اہل احد پھر بیعت الرضوان والے۔

قاضی عیاض نے کہا بعضوں کا یہ قول ہے کہ جو صحابہ آپؐ کی حیات میں گزر گئے وہ ان سے افضل ہیں جو آپ کے بعد زندہ رہے لیکن یہ قول مقبول نہیں ہے۔ اور یہ فضیلت قطعی ہے یا ظنی ظاہر اور باطن دونوں میں ہے یا صرف ظاہر میں ہے؟ اس میں اختلاف ہے۔ اسی طرح اختلاف ہے کہ عائشہؓ اور خدیجہؓ میں کون افضل ہیں اور عائشہؓ اور فاطمہؓ میں۔ اور خلافت حضرت عثمانؓ کی صحیح ہے بالا جماع اور وہ مظلوم شہید ہوئے۔ ان کے قاتل فساق اور فجار اور اراذل تھے۔ اسی طرح حضرت علیؓ کی خلافت بالا جماع صحیح ہے اور اپنے وقت میں وہی خلیفہ تھے ان کے سوا کوئی خلیفہ نہ تھا۔ اور معاویہؓ صحابہؓ میں سے ہیں اور ان کی لڑائی شہ پر مبنی تھی اور اجتہاد پر جس کو وہ صحیح جانتے تھے۔ اسی وجہ سے بعضے لڑے اور بعضے الگ رہے۔ بہر حال سب صحابہؓ عدول ہیں اور ان کی روایت اور شہادت مقبول ہے۔ (نووی مختصراً)

(۶۱۶۹) ﷺ ساتھ ہونے سے یہ مراد ہے کہ مدد اور حفاظت سے ساتھ ہے اور یہی مقصود ہے ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون سے۔ اور اس حدیث میں بیان ہے آپ کے توکل عظیم کا اور فضیلت ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے کہ انہوں نے ایسے وقت میں آپ کا ساتھ دیا اور گھریا مال اسباب سب چھوڑ دیا خاک پڑے ان کے منہ پر جو ایسے جاں نثار و فادار ساتھی کی نسبت بڑے الفاظ نکالتے ہیں۔

(۶۱۷۰) ﷺ نووی نے کہا خلافت کہتے ہیں بالکل ایک کے خیال میں غرق ہو جانے کو اور غیر سے انقطاع کرنے کو یہ بات حضرت کو سوا خدا کے کسی سے نہ تھی البتہ محبت تھی خدیجہ اور عائشہ اور ابو بکر اور اسامہ اور زید اور فاطمہ کی رضی اللہ عنہم۔ قاضی عیاض نے کہا ایک حدیث ہے

دنیا کی دولت لیسے چاہے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا اختیار کرے۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ کے پاس رہنا اختیار کیا۔ یہ سن کر ابو بکر صدیق روئے (سمجھ گئے کہ آپ کی وفات قریب ہے) اور روئے پھر کہا ہمارے باپ دادا ہماری مائیں آپ پر سے قربان ہوں۔ پھر معلوم ہوا کہ اس بندے سے مراد خود رسول اللہ تھے اور ابو بکر ہم سب سے زیادہ علم رکھتے تھے۔ اور رسول اللہ نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر ابو بکر کا احسان ہے مال کا بھی اور صحبت کا اور جو میں کسی کو ظلیل بناتا (سوا خدا کے) تو ابو بکر کو ظلیل بناتا۔ اب غلت تو نہیں ہے لیکن اسلام کی اخوت (برادری) ہے، مسجد میں کسی کی کھڑکی نہ رہے (سب بند کر دی جائیں) پر ابو بکر کے گھر کی کھڑکی قائم رکھو۔

۶۱۷۱- ترجمہ دعویٰ جو اوپر گزرل

خَيْرُهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤَيِّدَ زَهْرَةَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَأَخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ وَبَكَى فَقَالَ فَذَيْتَاكَ يَا أَبَانَا وَأُمَّهَاتَا قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا بِهِ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمَنَ النَّاسِ عَلَيَّ فِي مَالِهِ وَصُحْبَتِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنَّ أَعْوَةَ الْإِسْلَامِ لَا تُغَيِّنُ فِي الْمَسْجِدِ خَوْعَةً إِلَّا خَوْعَةَ أَبِي بَكْرٍ.

۶۱۷۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ عَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمًا بِمِثْلِ حَدِيثِ مَالِكٍ.

۶۱۷۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَدَنِيِّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنَّهُ أَحَبُّي وَصَاحِبِي وَقَدْ اتَّخَذَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا)).

۶۱۷۲- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو اپنا جانی دوست بناتا (سوا خدا کے) تو ابو بکر صدیق کو بناتا لیکن وہ میرے بھائی اور میرے صحابی ہیں اور تمہارے صاحب کو اللہ نے ظلیل بنایا ہے۔

۶۱۷۳- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میں کسی کو اپنی امت میں سے اپنا جانی دوست بناتا تو ابو بکر کو بناتا۔

۶۱۷۴- ترجمہ دعویٰ جو گزرل

۶۱۷۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أُمَّتِي أَحَدًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ)).

۶۱۷۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا)).

ظہر میں ہے کہ جب حبیب اللہ ہوں تو اختلاف کیا ہے کہ محبت کا مرتبہ زیادہ ہے یا غلت کا بعضوں نے کہا دونوں ایک ہیں اور بعضوں نے کہا حبیب کا مرتبہ زیادہ ہے کہ یہ صفت ہمارے پیغمبر کی ہے اور بعضوں نے کہا غلت کا مرتبہ زیادہ ہے اور آپ کی غلت بھی اس حدیث سے ثابت ہے۔

۶۱۷۵- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ تمہارے صاحب اللہ کے خلیل ہیں۔

۶۱۷۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهَدْمَلِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَلَكِنْ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا))

۶۱۷۶- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آگاہ رہو میں کسی کی دوستی نہیں رکھتا (یعنی وہ دوستی جس میں اور کا خیال نہ رہے) اور جو میں ایسی دوستی کسی سے کرنے والا ہوتا تو ابو بکر سے کرتا اور تمہارے صاحب اللہ کے دوست ہیں (صاحب سے مراد حضرت نے اپنے تئیں رکھا)۔

۶۱۷۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيَّ كُلِّ خِيَلٍ مِنْ خِيَلِهِمْ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا إِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلًا))

۶۱۷۷- عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ان کو ذات السلاسل کے لشکر کے ساتھ بھیجا (ذات السلاسل نوادھی شام میں ایک پانی کا نام ہے وہاں کی لڑائی جمادی الاخری ۸ھ میں ہوئی)۔ وہ آئے آپ کے پاس انہوں نے کہا یا رسول اللہ! سب لوگوں میں آپ کو کس سے زیادہ محبت ہے؟ آپ نے فرمایا عائشہ صدیقہ سے۔ انہوں نے کہا مردوں میں کس سے زیادہ محبت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ان کے باپ سے۔ انہوں نے کہا پھر ان کے بعد کس سے؟ آپ نے فرمایا عمر سے یہاں تک کہ آپ نے کئی آدمیوں کا ذکر کیا۔

۶۱۷۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا جَدِّ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَالِدٍ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ الْأَخْبَرِيِّ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى حَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنْ الرِّجَالِ قَالَ أَبُو هَارٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَقَدْ رَجَعْنَا

۶۱۷۸- ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا ان سے پوچھا گیا کہ اگر رسول اللہ ﷺ خلیفہ کرتے تو کس کو کرتے؟ (اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے کسی کی خلافت پر نص نہیں کیا بلکہ حضرت ابو بکر صدیق کی خلافت صحابہ کے اجماع سے ہوئی اور شیعہ جو دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت علی کی خلافت پر آپ نے نص کیا تھا باطل اور بے اصل ہے اور خود

۶۱۷۸- عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ وَسُئِلَتْ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَحْلِفًا لَوْ اسْتَحْلَفَهُ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ فَقِيلَ لَهَا ثُمَّ مَنْ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عُمَرُ ثُمَّ قِيلَ لَهَا مَنْ بَعْدَ عُمَرَ قَالَتْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَرَّاحِ ثُمَّ انْتَهَتْ إِلَيَّ هَذَا

(۶۱۷۷) نووی نے کہا اس حدیث سے ابو بکر اور عمر اور عائشہ کی بڑی فضیلت نکل اور یہ اہل سنت کی دلیل ہے کہ ابو بکر عمر سے افضل ہیں۔

حضرت علیؑ نے ان کی تکذیب کی۔ نوویؒ انہوں نے کہا ابو بکرؓ کو کرتے۔ پھر پوچھا گیا ان کے بعد کس کو کرتے؟ انہوں نے کہا عمرؓ کو۔ پھر پوچھا گیا ان کے بعد کس کو کرتے؟ انہوں نے کہا ابو عبیدہ بن الجراحؓ کو۔ پھر خاموش ہو رہے۔

۶۱۷۹- جنیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا آپ نے فرمایا پھر آنا۔ وہ بولی یا رسول اللہ ﷺ! اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں (یعنی آپ کی وفات ہو جاوے)۔ آپ نے فرمایا اگر تو مجھے نہ پاوے تو ابو بکرؓ کے پاس آنا۔

۶۱۸۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرل۔

۶۱۸۱- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیماری میں فرمایا بلا تو اپنے باپ ابو بکرؓ کو اور اپنے بھائی کو تاکہ میں ایک کتاب لکھ دوں میں ڈرتا ہوں کوئی آرزو کرنے والا آرزو نہ کرے (خلافت کی) اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی انکار کرتے ہیں سو ابو بکرؓ کے اور کسی کی خلافت سے۔

۶۱۸۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کون روزہ دار ہے؟ ابو بکرؓ نے کہا میں۔ پھر آپ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کون جنازے کے ساتھ گیا؟ ابو بکرؓ نے کہا میں۔ آپ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ ابو بکرؓ نے کہا میں نے۔ آپ نے فرمایا آج کے دن تم میں سے کس نے بیمار کی پریش کی یعنی عیادت کی؟ ابو بکرؓ نے کہا میں نے۔ آپ نے فرمایا جس میں یہ سب باتیں جمع ہوں وہ جنت میں جاوے گا۔

۶۱۷۹- عَنْ حَبِيبِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ فَلَمْ أَجِدْكَ قَالَ أَبِي كَأَنَّهَا تَعْنِي الْمَوْتَ قَالَ ((فَإِنَّا لَمْ تَجِدِينِي فَأَبِي أَبَا بَكْرٍ)).

۶۱۸۰- عَنْ حَبِيبِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ فَأَمَرَهَا بِأَمْرِ بَيْتِلِ حَدِيثِ عَبْدِ بْنِ مُوسَى.

۶۱۸۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ ((اذْهَبِي لِي أَبَا بَكْرٍ أَبَاكَ وَأَخَاكَ حَتَّى أَكْتُبَ كِتَابًا كِتَابًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَتَمَنَّى مُتَمَنِّ وَتَقُولُ قَائِلًا أَنَا أَوْلَى وَتَأْتِي اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ)).

۶۱۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَصْبَحَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ صَابِئًا)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ ((فَمَنْ تَبِعَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ جَنَازَةً)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ ((فَمَنْ أَطْعَمَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مِسْكِينًا)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا قَالَ فَمَنْ ((عَادَ مِنْكُمْ الْيَوْمَ مَرِيضًا)) قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا اجْتَمَعْنَ لِي امْرِي إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ)).

۶۱۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَيْنَمَا رَجُلٌ يَسُوقُ بَقْرَةً لَهُ قَدْ خَمَلَ عَلَيْهَا التَّفْتَنُ إِلَيْهِ الْبَقْرَةَ فَقَالَتْ إِنِّي لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا وَلَكِنِّي إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ)) فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ نَعَجْنَا وَفَرَعْنَا أَبَقْرَةً تَكَلِّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَيْنَا رَاعٍ فِي غَنَمِهِ غَدَا عَلَيْهِ الذَّنْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتَّى اسْتَفْقَاهَا مِنْهُ فَانْتَفَتَ إِلَيْهِ الذَّنْبُ فَقَالَ لَهُ مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِي)) فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَإِنِّي أُوْمِنُ بِذَلِكَ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ))

۶۱۸۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص ایک تیل ہانک رہا تھا اس پر بوجھ لادے ہوئے۔ تیل نے اس کی طرف دیکھا اور کہنے لگا میں اس لیے نہیں پیدا ہوا میں تو کھیت کے واسطے پیدا ہوا ہوں۔ لوگوں نے کہا سبحان اللہ تعجب سے ڈر کر تیل بات کرتا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا میں تو اس بات کو سچ جانتا ہوں اور ابو بکر اور عمرؓ بھی سچ جانتے ہیں۔ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ نے فرمایا ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا اسے میں ایک بھیڑیا لپکا اور ایک بکری لے گیا۔ چرواہے نے پیچھا کیا اور بکری کو اس سے چھڑا لیا۔ بھیڑیے نے اس کی طرف دیکھا اور کہا اس دن کون بکری کو بچاوے گا جس دن سوا میرے کوئی چرواہا نہ ہوگا (وہ قیامت کا دن ہے یا عید کا دن جس دن جاہلیت والے کھیل کود میں مصروف رہتے اور بھیڑیے بکریاں لے جاتے یا قیامت کے قریب آفت اور قحط کے دن جب لوگ مصیبت کے مارے اپنے مال کی فکر سے غافل ہو جاویں گے)۔ سبحان اللہ رسول اللہ نے فرمایا میں تو اس کو سچ جانتا ہوں اور ابو بکر اور عمرؓ بھی سچ جانتے ہیں۔ (دوسری روایت میں ہے کہ ابو بکر اور عمرؓ وہاں موجود نہ تھے۔ اس حدیث سے ان کی بڑی فضیلت نکلے کہ آپ کو ان پر ایسا بھروسہ تھا کہ جو بات آپ مانتے ہیں وہ بھی ضرور مانیں گے۔

۶۱۸۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں تیل کا ذکر نہیں ہے۔

۶۱۸۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۸۴- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قِصَّةَ الشَّاةِ وَالذَّنْبِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ الْبَقْرَةِ.

۶۱۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَفِي حَدِيثِهِمَا ذِكْرُ الْبَقْرَةِ وَالشَّاةِ مَعًا وَقَالَا فِي حَدِيثِهِمَا ((فَإِنِّي أُوْمِنُ بِهِ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمَا هُمَا تَم))

۶۱۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

بَابُ مَنْ لَضَائِلِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب: حضرت عمر کی بزرگی کا بیان

٦١٨٧- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ وَضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَيَّ سَرِيرَهُ فَنَكَّفَهُ النَّاسُ بِدَعْوَى وَيَتُونُ وَيُصَلُّونَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ قَالَ فَلَمْ يُرْعِنِي إِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ أَخَذَ بِسُنْجُوبِي مِنْ وَرَائِي فَالْتَفَتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلَيَّ فَتَرَحَّمْ عَلَيَّ عُمَرَ وَقَالَ مَا عَلَفْتَ أَحَدًا أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللَّهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ وَإِنَّ اللَّهَ إِنْ كُنْتُ لَأَطْلُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَذَلِكَ أَنِّي كُنْتُ أَكْثَرُ أَسْتَعِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((جُنْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَسَخَّرْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ)) فَإِنْ كُنْتُ نَارِجُو أَوْ نَأْطُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا.

٦١٨٤- ابن عباس سے روایت ہے حضرت عمر نے (جب انتقال کیا) اور تابوت میں رکھے گئے تو لوگ ان کے گرد ہو گئے دعا کرتے تھے اور تعریف کرتے تھے اور نماز پڑھتے تھے ان پر جنازہ کے اٹھائے جانے سے پہلے۔ میں بھی ان لوگوں میں تھا میں نہیں ڈرا مگر ایک شخص سے جس نے میرا موٹھا تھا میرے پیچھے سے میں نے دیکھا تو وہ حضرت علی تھے۔ انہوں نے کہا تم کہے اللہ تعالیٰ حضرت عمر پر پھر کہا (ان کی طرف خطاب کر کے) اے عمر تم نے کوئی شخص ایسا نہ چھوڑا جس کے اعمال ایسے ہوں کہ ویسے اعمال پر مجھے اللہ سے ملنا پسند ہو تم سے زیادہ۔ قسم اللہ کی میں سمجھتا تھا کہ اللہ تم کو تمہارے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کرے گا (یعنی رسول اللہ اور ابو بکر صدیق کے) اور اس کی وجہ یہ تھی کہ میں اکثر سنا کرتا تھا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے میں آیا ہوں ابو بکر اور عمر آئے اور میں اندر گیا اور ابو بکر اور عمر گئے اور میں نکلا اور ابو بکر اور عمر نکلے۔ اس لیے مجھے امید تھی کہ اللہ تعالیٰ تم کو ان دونوں کے ساتھ کرے گا۔

٦١٨٨- عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ.

٦١٨٨- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا ہے۔

٦١٨٩- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

٦١٨٩- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

(٦١٨٤) چنانچہ رسول اللہ ہر کام میں اور ہر بات میں ابو بکر اور عمر کو ساتھ رکھتے تو آخرت میں بھی اللہ نے ان کا ساتھ قائم رکھا اور تینوں صاحب ایک ہی جگہ دفن ہوئے۔

اس حدیث سے حضرت علی کی محبت حضرت عمر سے نکل اور یہ بھی ثابت ہوا کہ حضرت علی حضرت عمر کی خود آرزو کرتے تھے۔ اب ان سے ایسا نکلنا کامد کالا ہو جو محاذ اللہ حضرت علی اور حضرت عمر میں خلاف بیان کرتے ہیں۔ تمام میر اور قورن اور امدیث سے ثابت ہے کہ حضرت عمر اور حضرت علی سے کبھی کوئی جھگڑا نہیں ہوا بلکہ حضرت عمر نے اپنی خلافت میں تمام اموال رسول اللہ کے حضرت علی اور حضرت عباس کے سپرد کر دیے اور ہر ایک کام اور مشورے میں حضرت عمر حضرت علی کو شریک رکھتے تھے اور بہت سے مسائل میں حضرت علی سے صلاح لیتے تھے یہاں تک کہ حضرت علی نے اپنی صاحبزادی ام کلثوم کا نکاح حضرت عمر سے کر دیا اور جو دیکہ حضرت عمر بوڑھے تھے۔

(٦١٨٩) ☆ دین اور کرتے میں یہ مناسبت ہے کہ جیسے کہ تابدن کو چھپاتا ہے سردی گرمی سے چھپاتا ہے ویسے دین روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے اور کفر اور گناہ سے چھپاتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عمر کا دین نہایت کامل اور حد سے زیادہ تھا۔ (تحفۃ الاخیار)

عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَيْنَنَا أَنْأَمُ النَّاسِ يُغْرَضُونَ وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ النَّبِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ ذُونَ ذَلِكَ وَمَرُّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْرُهُ)) قَالُوا مَاذَا أَوْلَتْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((الدِّين))

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس حالت میں میں سورہا تھا میں نے لوگوں کو دیکھا سامنے لائے جاتے ہیں اور وہ کرتے پہنے ہوئے ہیں۔ بعضوں کے کرتے چھاتی تک ہیں اور بعضوں کے اس کے نیچے پھر عمرؓ نکلے تو وہ اتا نچا کرتا پہنے ہوئے تھے جو زمین پر کھٹکتا جاتا تھا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کی تعبیر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا دین۔

۶۱۹۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((بَيْنَنَا أَنْأَمُ إِذْ رَأَيْتُ قَدَحًا أُبَيْتُ بِهِ لِيهِ كَبَبٌ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرَّيَّ يَجْرِي فِي أَظْفَارِي ثُمَّ أُعْطِيتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ)) قَالُوا فَمَا أَوْلَتْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((الْعِلْم))

۶۱۹۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں سورہا تھا سوتے میں ایک پیالہ میرے سامنے لایا گیا جس میں دودھ تھا۔ میں نے اس میں سے پیا یہاں تک کہ تازگی اور سیرابی میرے ناخنوں سے نکلنے لگی پھر جو پچا وہ میں نے عمر بن الخطابؓ کو دے دید لوگوں نے عرض کیا اس کی تعبیر کیا ہے یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے فرمایا اس کی تعبیر علم ہے۔

۶۱۹۱- عَنْ صَالِحِ بْنِ سِنَانٍ يُؤْنَسُ نَحْوَ حَدِيثِهِ
۶۱۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((بَيْنَنَا أَنْأَمُ رَأَيْتَنِي عَلَى قَلْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَزَعَّ بِهَا ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ وَلِي نَزْعِهِ وَاللَّهُ يَنْفِرُ لَهُ))

۶۱۹۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا۔
۶۱۹۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس حالت میں میں سوتا تھا میں نے اپنے تئیں دیکھا ایک کنویں پر کہ اس پر ڈول پڑا ہے سو میں نے اس ڈول سے پانی کھینچا جتنا خدا نے چاہا پھر اس کو ابو قحافہ کے بیٹے یعنی صدیق اکبر نے لیا۔ اور ایک یا دو ڈول نکالے ان کے کھینچنے میں ناتوانی تھی خدا ان کو بخشے

(۶۱۹۰) ☆ اس حدیث سے اہل تعبیر نے کہا ہے کہ جو کوئی دودھ پینا خواب میں دیکھے اس کو علم نصیب ہو گا اس واسطے کہ علم سبب ہے روح کی زندگی کا جیسے دودھ سبب ہے بدن کی زندگی کا خصوصاً حالت طفولیت میں اس حدیث سے نہایت عمدہ فضیلت حضرت عمر فاروق کی ثابت ہوئی کہ وہ علم نبوت کے راز دار تھے اسی سبب سے ان کو خلافت اور ملک داری میں وہ لیاقت تھی جو اوروں کو نہ تھی اور ان کی کارروائی اور تدبیر سیاست رسول اللہ کی تدبیر اور سیاست کا نمونہ تھی انہی کی خلافت میں اسلام پھیلا اور مسلمانوں کو عزت اور عظمت اور حکومت اور شوکت حاصل ہوئی چار ہزار بڑے بڑے شہر فتح اور چار ہزار مسجدیں بنائی گئیں ان کا احسان قیامت تک ہر مسلمان کی گردن پر ہے اور جو مسلمان حق شناس ہے وہ قیامت تک ان کا شکر گزار ہے راضی ہو اللہ ان سے۔

(۶۱۹۲) ☆ علماء نے کہا اس خواب میں تمثیل ہے حضرت ابو بکر اور عمر کی خلافت کی اور ان کے حسن سیرت کی اور یہ سب رسول اللہ کی برکت تھی اور آپ کی صحبت کا اثر تھا تو پہلے آپ نے دین کو قائم کیا اور پورا کیا اور لوگ جو حق درجوں اس میں آنے لگے پھر آپ کی وفات ہوئی اور ابو بکر صدیق خلیفہ ہوئے انہوں نے دو سال تک خلافت کی اور یہی مراد ہے ایک یا دو ڈول سے اور یہ راوی کا شک ہے اور صحیح دو ڈول ہے

پھر وہ ڈول پل (یعنی بڑا ڈول ہو گیا اور اس کو عمر بن الخطابؓ نے لیا تو میں نے لوگوں میں ایسا سردار شہ زور (نہیں دیکھا جو عمرؓ کی طرح پانی کھینچتا ہو۔ انہوں نے اس کثرت سے پانی نکالا کہ لوگ اپنے اونٹوں کو سیراب کر کے آرام کی جگہ لے گئے۔

۶۱۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرنا

۶۱۹۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرنا

۶۱۹۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے سوتے میں دیکھا میں اپنے حوض میں پانی کھینچ رہا ہوں اور لوگوں کو پلا رہا ہوں پھر ابو بکرؓ میرے پاس آئے انہوں نے ڈول میرے ہاتھ سے لے لیا مجھے آرام دینے کو اور وہ ڈول نکالے ناتوانی کے ساتھ اللہ ان کو بخشے پھر خطاب کے بیٹے آئے انہوں نے ڈول ابو بکرؓ کے ہاتھ سے لے لیا تو میں نے ایسا زبردست کھینچا کسی کا نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ (سیراب ہو کر) چلے گئے اور حوض بھر پور ہو کر بہنے لگا۔

۶۱۹۶- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں ایک کنویں پر صبح کے وقت پانی کھینچ رہا ہوں اتنے میں ابو بکرؓ آئے اور ایک یا دو ڈول نکالے وہ بھی ناتوانی کے ساتھ اور اللہ ان کو بخشے پھر عمرؓ آئے اور پانی کھینچنا شروع کیا۔ وہ ڈول بڑھ کر چرس ہو گیا تو میں نے ایسا زبردست کام کرنے والا نہیں دیکھا یہاں تک کہ لوگ سیراب ہو گئے اور اپنے

ضعف ثم استخالت غربا فأخذها ابن الخطاب فلم أر عبقرئيا من الناس ينزع نزع عمر بن الخطاب حتى ضرب الناس بغضن)).

۶۱۹۳- عَنْ صَالِحِ بْنِ سَائِدٍ يُؤْنَسُ نَحْوَ حَدِيثِهِ.

۶۱۹۴- عَنْ صَالِحِ قَالَ قَالَ الْأَعْرَجُ وَغَيْرُهُ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((وَرَأَيْتُمْ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ يَنْزِعُ)) بِمَنْحَرِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ.

۶۱۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُرَيْتُمْ أَنِّي أَنْزَعُ عَلَى حَوْضِي أُسْقِي النَّاسَ فَجَاءَنِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ بِيَدِي لِيُرْوِحَنِي فَزَعَّ دَلْوَتَيْنِ وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ فَجَاءَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ أَرَ نَزْعَ رَجُلٍ قَطُّ أَقْوَى مِنْهُ حَتَّى تَوَلَّى النَّاسُ وَالْحَوْضُ مَلآنَ يَنْفَجِرُ))

۶۱۹۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أُرَيْتُمْ كَأَنِّي أَنْزَعُ بِدَلْوِ بَكْرَةَ عَلَى قَلْبِ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَزَعَّ دَلْوَتَا أَوْ دَلْوَتَيْنِ فَزَعَّ نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَاسْتَقْفَى فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَقْرِئُ لِقْرَبَهُ حَتَّى

لہ ہیں جیسے دوسری روایت میں ہے ان کی خلافت میں سردارے گئے اور ان کی بڑائی اور اسلام پھیلا پھر حضرت عمرؓ خلیفہ ہوئے اور اسلام خوب پھیلا۔ اور یہ جو فرمایا کہ ابو بکرؓ کے کھینچنے میں ناتوانی تھی اس سے ان کی قدر گھٹانا مقصود نہیں ہے نہ حضرت عمرؓ کا تہ ان سے بڑھانا بلکہ غرض بیان ہے مدت خلافت کا اور منافع خلافت کا اور وہ زیادہ ہے حضرت عمرؓ میں۔ اس حدیث میں یہ بھی دلیل ہے کہ ابو بکرؓ آپ کے نائب ہوں گے اور ان کے بعد عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (نووی مختصر)

اونٹوں کو پانی پلا کر آرام کی جگہ میں بٹھایا۔

۶۱۹۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

رَوَى النَّاسُ وَضَرَبُوا الْعَطْنَ))

۶۱۹۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ.

۶۱۹۸- جابر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت

میں گیا اور وہاں ایک گھریا محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ لوگوں نے کہا عمر بن خطاب کا۔ میں نے اندر جانا چاہا پھر تمہاری غیرت کا مجھے خیال آیا۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ روئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے جانے سے میں غیرت کرتا۔

۶۱۹۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۱۹۸- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيهَا دَارًا أَوْ قَصْرًا فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ)) فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ أَوْ عَلَيْكَ يُغَارُ.

۶۱۹۹- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ وَرُؤَيْبِرٍ.

۶۲۰۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

فرمایا میں سو رہا تھا میں نے اپنے تئیں جنت میں دیکھا وہاں ایک عورت وضو کر رہی تھی ایک محل کے کونے میں۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ لوگ بولے عمر بن الخطاب کا۔ یہ سن کر مجھے عمر کی غیرت کا خیال آیا اور میں پیٹھ موڑ کر پھرا۔ ابوہریرہ نے کہا عمر نے جب یہ سنا تو روئے اور ہم سب مجلس میں تھے رسول اللہ کے ساتھ پھر حضرت عمرؓ نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں آپ پر غیرت کروں گا۔

۶۲۰۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۰۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ فَإِذَا امْرَأَةٌ تَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ غَيْرَةَ عُمَرَ فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَبَكَى عُمَرُ وَنَحْنُ جَمِيعًا فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَتِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْكَ أَغَارُ.

۶۲۰۱- عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

(۶۱۹۸) ہذا آپ کا تو گھریا ہے اور میں خود آپ کا ہوں اور بہشت بھی آپ ہی کا طفیل ہے۔ اس حدیث سے حضرت عمرؓ کی فضیلت ظاہر ہے اور ان کا جنتی ہونا یقینی ہے۔

۱ اس سے مراد آپ کی تابعداری و اطاعت ہے۔

۶۲۰۲- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اجازت مانگی رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اور آپ کے پاس اس وقت قریش کی عورتیں بیٹھی تھیں آپ سے باتیں کر رہی تھیں اور بہت بکواس کر رہی تھیں ان کی آوازیں بلند تھیں جب حضرت عمر نے آواز دی تو اٹھ کر دوڑیں چھپنے کے لیے رسول اللہ نے حضرت عمر کو اجازت دی اور آپ ہنس رہے تھے حضرت عمر نے کہا اللہ آپ کو ہنستا ہوا رکھے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا مجھے تعجب ہوا ان عورتوں سے جو میرے پاس بیٹھی تھیں تمہاری آواز سنتے ہی پردے میں بھاگیں حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سے ان کو زیادہ ڈرنا تھا پھر ان عورتوں سے کہا اپنی جان کی دشمنو تم مجھ سے ڈرتی ہو اور اللہ کے رسول سے نہیں ڈرتیں انہوں نے کہا ہاں تم سخت ہو اور غصیلے ہو بہ نسبت رسول اللہ کے رسول اللہ نے فرمایا قسم اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے شیطان جب تم کو ملتا ہے کسی راہ میں چلتا ہوا تو اس راہ کو جس میں تم چلتے ہو چھوڑ کر دوسری راہ میں جاتا ہے۔

۶۲۰۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۰۲- عَنْ سَعْدِ قَالَ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسَاءٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمَنَّهُ وَيَسْتَكْثِرُنَّهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ قَمْنَ يَبْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضْحَكُ فَقَالَ عُمَرُ أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِي فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ ابْتَدِرْنَ الْحِجَابَ)) قَالَ عُمَرُ فَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يَهَبَنَّ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ أَيُّ عَذَابٍ أَنْفُسِهِنَّ أَنْهَيْتَنِي وَلَا تَهَبَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَغْلَظُ وَأَقْظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقَيْتَ الشَّيْطَانَ قَطُّ سَالِكًا فَحَا إِلَّا سَلَّكَ فَحَا غَيْرَ فَحَاكَ.

۶۲۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ قَدْ رَفَعْنَ أَصْوَاتَهُنَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ ابْتَدِرْنَ الْحِجَابَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ.

۶۲۰۴- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے اگلی امتوں میں ایسے لوگ ہوا کرتے تھے (جن کی رائے ٹھیک ہوتی گمان صحیح ہوتا یا فرشتے ان کو الہام کرتے) میری امت میں اگر ایسا کوئی ہو تو وہ عمر

۶۲۰۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ ((يَقُولُ قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأُمَّمِ قَبْلَكُمْ مُحَدِّثُونَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ)) قَالَ

(۶۲۰۲) کیونکہ شیطان حضرت عمر سے بہت کانپتا تھا اس حدیث پر بعض بے وقوفوں نے اعتراض کیا ہے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ شیطان بہ نسبت رسول اللہ کے حضرت عمر سے زیادہ ڈرے ان کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں یہ کہاں ہے کہ شیطان مجھ سے کم ڈرتا ہے اور جو ایسا بھی ہو تو کیا قباحت ہے کہ تو اس سے جتنا چور ڈرتے ہیں بادشاہ سے اتنا نہیں ڈرتے اس سے کہ تو اس کی فضیلت بادشاہ پر نہیں ہر ہستی۔

ابن الخطاب ہوں گے۔

ابن وَهْبٍ تَفْسِيرُ مُحَدَّثُونَ.

۶۲۰۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۰۵- عَنْ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بِهَذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ

۶۲۰۶- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضرت عمرؓ نے کہا میں اپنے رب کے موافق ہوا تین باتوں میں ایک مقام ابراہیم میں نماز پڑھنے میں (جب میں نے رائے دی کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ اس کو مصلیٰ بنائیے ویسا ہی قرآن میں اتراوا اتخذوا من مقام ابراہیم مصلیٰ) دوسرے عورتوں کے پردے میں تیسرے بدر کے قیدیوں میں۔

۶۲۰۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ فِي مَقَامِ اِبْرَاهِيمَ وَفِي الْحِجَابِ وَفِي اَسَارَى بَدْرٍ.

۶۲۰۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب عبد اللہ بن ابی ابن سلول نے وفات پائی (جو بڑا منافق تھا) تو اس کا بیٹا عبد اللہ بن عبد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ اپنا کرتہ میرے باپ کے کفن کے لیے دیجئے آپ نے دے دیا پھر اس نے کہا آپ اس پر نماز پڑھا دیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اس پر نماز پڑھنے کے لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ کا کپڑا اٹھاما اور فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع کیا اس پر نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اختیار دیا تو فرمایا تو ان کے لیے دعا کرے یا نہ کرے اگر ستر بار دعا کرے گا اللہ تعالیٰ ان کو نہیں بخشے گا تو میں ستر بار سے زیادہ دعا کروں گا حضرت عمر نے کہا وہ منافق تھا آخر آپ نے اس پر نماز پڑھی تب یہ آیت اتری مت نماز پڑھ کسی منافق پر جو مر جاوے اور مت کھڑا ہو اس کی قبر پر (تو حضرت عمر کی رائے اللہ تعالیٰ نے پسند کی)۔

۶۲۰۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا تَوَفَّيَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي اِبْنِ سَلُولٍ جَاءَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ اَنْ يُعْطِيَهُ قَبِيصَةً اَنْ يُكْفَنَ فِيهِ اَبَاهُ فَاَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ اَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَاَحْذُ بِنُوبِ رَسُولِ اللهِ : فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اَتُصَلِّيُ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللهُ اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّمَا خَيْرِنِي اللهُ فَقَالَ)) اسْتَغْفِرُ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ اِنْ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً ((وَسَأَزِيدُ عَلَى سَبْعِينَ)) قَالَ اِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تُصَلِّ عَلَى اَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ.

۶۲۰۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۰۸- عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بِهَذَا الْاِسْنَادِ فِي مَعْنَى حَدِيثِ أَبِي اَسَامَةَ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ.

باب: حضرت عثمانؓ کی بزرگی کا بیان

۶۲۰۹- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ اپنے گھر میں لیٹے ہوئے تھے رانیں یا پنڈلیاں کھولے ہوئے اتنے میں ابو بکر نے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی اسی حال میں باتیں کرتے رہے پھر حضرت عمرؓ نے اجازت چاہی ان کو بھی اجازت دی اسی حال میں باتیں کرتے رہے پھر حضرت عثمانؓ نے اجازت چاہی تو رسول اللہ ﷺ بیٹھ گئے اور کپڑے برابر کئے پھر وہ آئے اور باتیں کیں جب وہ چلے گئے تو حضرت عائشہ نے کہا ابو بکر آئے آپ نے کچھ خیال نہ کیا پھر عمر آئے آپ نے کچھ خیال نہ کیا پھر حضرت عثمان آئے آپ بیٹھ گئے اور آپ نے کپڑے درست کئے آپ نے فرمایا کیا میں شرم نہ کروں اس شخص سے جس شخص سے فرشتے شرم کرتے ہیں۔

۶۲۱۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو بکر صدیق نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپ لیٹے ہوئے تھے اپنے بچھونے پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی چادر اوڑھے ہوئے آپ نے ابو بکر کو اجازت دی اسی حال میں وہ اپنا کام پورا کر کے چلے گئے پھر عمر آئے انہوں نے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی۔ اسی حال میں وہ بھی اپنے کام سے فارغ ہو کر چلے گئے عثمان نے کہا پھر میں نے اجازت مانگی تو آپ بیٹھ گئے اور عائشہ سے فرمایا اپنے کپڑے اچھی طرح

بَابُ مَنْ فَضَّلَ عُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانٍ

۶۲۰۹- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُصْطَجِعًا فِي بَيْتِي كَأَشْفَا عَنْ فِجْدِيهِ أَوْ سَاقِيهِ فَاسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ فَأُذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى بَلَكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأُذِنَ لَهُ وَهُوَ كَذَلِكَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَسَوَى يَبَاهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَنَا أَقُولُ ذَلِكَ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَدَخَلَ فَتَحَدَّثَ فَلَمَّا حَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهْ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشْ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهْ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتُ وَسَوَّيْتُ يَبَابَكَ فَقَالَ ((أَلَا أَسْتَحِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ))

۶۲۱۰- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَعُثْمَانَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ اسْتَأْذَنَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُصْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشِهِ لَابِسٌ مِرْطًا عَائِشَةُ فَأُذِنَ لِأَبِي بَكْرٍ وَهُوَ كَذَلِكَ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ فَأُذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلَى بَلَكَ الْحَالِ فَقَضَى إِلَيْهِ حَاجَتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ قَالَ عُثْمَانُ ثُمَّ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسَ وَقَالَ لِعَائِشَةَ ((اجْمَعِي عَلَيْكَ يَبَابَكَ))

(۶۲۰۹) ہاں تو آپ نے حضرت عثمان سے شرم کی کس لیے کہ عثمان مشہور تھے کثرت حیا کے ساتھ اس لیے آپ نے بھی ان سے ویسا ہی برتاؤ کیا۔

مصاحح میں انس سے مرفوعاً مروی ہے کہ سب سے زیادہ میری امت میں سچی شرم کرنے والے عثمان ہیں اور ملانے ابن عمر سے روایت کیا کہ سب سے زیادہ شرم کرنے والے سب سے زیادہ عزت کرنے والے عثمان ہیں اس حدیث سے مالکیہ نے دلیل پکڑی ہے کہ ران ستر عورت نہیں نووی نے کہا یہ دلیل صحیح نہیں ہے کیونکہ حدیث میں رادی کو شک ہے رانیں کھلی تھیں یا پنڈلیاں اور صحیح یہ ہے کہ ران عورت ہے۔ (السراج الوہاج)

پہن لے میں اپنے کام سے فارغ ہو کر چلا گیا بعد اس کے عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ کیا سبب ہے آپ ابو بکر کے آنے سے نہ گھبرائے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا عثمان (رضی اللہ عنہ) حیا دار مرد ہے اور میں ڈرا اگر اسی حال میں ان کو اجازت دوں تو وہ اپنا کام نہ کر سکیں (شرم سے کچھ نہ کہیں اور چلے جاویں)۔

۶۲۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۱۲- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے کسی باغ میں تھے مکہ لگائے ہوئے اور ایک لکڑی کو کچھڑ میں کھونس رہے تھے اتنے میں ایک شخص نے دروازہ کھلویا آپ نے فرمایا کھول دے اس کو جنت کی خوشخبری دے میں جو کھولنے گیا تو ابو بکر تھے میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی پھر دوسرے شخص نے دروازہ کھلویا آپ نے فرمایا کھول دے اور اس کو خوشخبری دے جنت کی میں گیا تو عمر تھے میں نے دروازہ کھول دیا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی پھر تیسرے شخص نے دروازہ کھلویا آپ بیٹھ گئے آپ نے فرمایا کھول دے اور اس کو جنت کی خوشخبری دے اور اس پر ایک بلوئی ہوگا میں گیا تو عثمان بن عفان تھے میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی خوشخبری دی اور بلوئی کا ذکر کیا انھوں نے کہا یا اللہ مجھ کو صبر دے اور تو ہی مددگار ہے۔

۶۲۱۳- ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے اور مجھ سے فرمایا تو دروازے پر پہرہ دے

فَقَضَيْتُ إِلَيْهِ حَاجَتِي ثُمَّ انصرفتُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لِي لَمْ أَرَكَ فَرَعْتَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَمَا فَرَعْتَ لِعُثْمَانَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَيٌّ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ أَذِنْتُ لَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ أَنْ لَا يَبْلُغَ إِلَيَّ فِي حَاجَتِهِ)) .

۶۲۱۱- عَنْ عُثْمَانَ وَعَائِشَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّهْزَرِيِّ .

۶۲۱۲- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَائِطٍ مِنْ حَائِطِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ مُتَّكِيٌّ يَرْكُزُ بَعُودٍ مَعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّينِ إِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ ((افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) قَالَ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرَ فَقَالَ ((افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) قَالَ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرَ قَالَ فَجَلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) عَلَيَّ بَلْوَى تَكُونُ قَالَ فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ فَفَتَحْتُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ وَقُلْتُ الَّذِي قَالَ فَقَالَ اللَّهُمَّ صَبْرًا وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ .

۶۲۱۳- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَأَمَرَنِي أَنْ أَحْفَظَ الْبَابَ

(۶۲۱۲) ☆ اس حدیث میں ایک بڑا معجزہ ہے کہ جیسے آپ نے جو شتر سے خبر دی ویسا ہی ہوا حضرت عثمان پر بڑا بلوئی ہوا آخر انھوں نے صبر کیا اور شہید ہوئے۔

بمعنی حدیث عثمان بن عیث۔

۶۲۱۴- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي نَيْبِهِ ثُمَّ عَرَجَ فَقَالَ لِلزَّمَنِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا كُونَنَّ مَعَهُ يَوْمِي هَذَا قَالَ فَجَاءَ الْمَسْجِدَ فَمَسَّ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا عَرَجَ وَحْدَهُ هَاهُنَا قَالَ فَخَرَّحْتُ عَلَى أُنْثَرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ غَنِي دَخَلَ بئرِ أَرِيسٍ قَالَ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَاجَتَهُ وَتَوَضَّأَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ جَلَسَ عَلَى بئرِ أَرِيسٍ وَتَوَسَّطَ قَعْفَهَا وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انصرفتُ فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ لَأَكُونَنَّ بِبُؤَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَوْمَ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ قَالَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ ((ائْذِنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)) قَالَ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ يَا بَكْرٍ ادْخُلْ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَشْرُكُ بِالْجَنَّةِ قَالَ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَهُ فِي الْغَفِّ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ الْخَبِيءَ تَوَضَّأَ وَتَلَحُّقْنِي فَقُلْتُ إِنَّ بَرْدَ اللَّهِ بِطَانٍ يُرِيدُ أَحْبَابَهُ خَيْرًا يَأْتِي بِهِ فَإِذَا إِنْسَانٌ يُحْرِكُ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

پھر بیان کیا حدیث اسی طرح جیسے اوپر گزری۔
۶۲۱۴- ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے انھوں نے وضو کیا اپنے گھر میں پھر نکلے اور کہنے لگے میں ملازمت کروں گا آج کے دن رسول اللہ ﷺ کی اور ساتھ رہوں گا آپ کے وہ مسجد میں آئے اور پوچھا آپ کہاں ہیں لوگوں نے کہا اس طرف گئے ہیں ابو موسیٰ بھی آپ کے قدموں کے نشان پر پوچھتے ہوئے اسی طرف چلے یہاں تک کہ بئر اریس پر پہنچے (بئر اریس ایک کنواں ہے مدینہ سے باہر) ابو موسیٰ نے کہا میں دروازے پر بیٹھ گیا اور اس کا دروازہ لکڑی کا تھا یہاں تک کہ آپ حاجت سے فارغ ہوئے اور وضو کیا تب میں آپ کے پاس گیا آپ کنویں پر بیٹھے تھے اس کی مینڈھ پر چڑھ لیاں کھول کر کنویں میں لٹکائے ہوئے میں نے سلام کیا پھر میں لوٹا اور دروازے پر بیٹھا میں نے کہا میں رسول اللہ کا بواب (وہ شخص جو دروازے پر رہتا ہے) آج بنوں گا اتنے میں ابو بکر صدیق آئے جو دروازہ ٹھونکا میں نے کہا کون ہے انھوں نے کہا ابو بکر میں نے کہا ٹھہرو پھر میں گیا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکر آئے ہیں اور اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا ان کو اجازت دے اور جنت کی خوشخبری دے میں آیا اور ابو بکر سے کہا اندر آؤ رسول اللہ تم کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں ابو بکر آئے اور آپ کے داہنی طرف بیٹھے کنویں کی مینڈھ پر اور اپنے پاؤں لٹکادیے کنویں میں جس طرح رسول اللہ بیٹھے تھے اور چڑھ لیاں کھول دیں میں لوٹا اور دروازے پر بیٹھا اور میں اپنے بھائی کو وضو کرتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا وہ مجھ سے ملنے والا تھا میں نے (اپنے دل میں) کہا اگر خدا کو اس کی بہتری منظور ہے تو اس کو بھی لاوے گا ایک ہی ایک ایک آدمی نے دروازہ ہلایا میں نے کہا کون ہے انھوں نے کہا عمر بن خطاب میں نے کہا ٹھہرو اور میں آیا رسول اللہ کے پاس اور سلام کیا اور عرض کیا عمر اجازت مانگتے ہیں آپ نے فرمایا ان کو اجازت

دے اور جنت کی خوش خبری دے میں عمر کے پاس آیا اور کہا اندر
 آؤ رسول اللہ نے تم کو جنت کی بشارت دی ہے وہ اندر آئے اور
 آپ کے بائیں طرف کنویں کی مینڈھ پر بیٹھے اور اپنے پاؤں
 کنویں میں لٹکا دیے میں لوٹا اور بیٹھا اور کہا اگر خدا کو فلا نے کی یعنی
 میرے بھائی کی بھلائی منظور ہے تو وہ بھی آوے گا ایک آدمی آیا اور
 دروازہ ہلایا میں نے کہا کون ہے اس نے کہا عثمان بن عفان میں نے
 کہا ٹھہرو اور میں رسول اللہ کے پاس گیا اور بیان کیا اور آپ نے
 فرمایا ان کو اجازت دے اور جنت کی خوش خبری دے مگر اس کے
 ساتھ ایک آفت بھی ہے میں آیا اور میں نے کہا اندر آؤ اور رسول
 اللہ تم کو جنت کی خوشخبری دیتے ہیں پر ایک آفت کے ساتھ وہ
 آئے انھوں نے دیکھا مینڈھ پر جگہ نہیں رہی تو وہ ان کے سامنے
 دوسری طرف بیٹھے شریک نے کہا سعید بن مسیب نے کہا میں
 نے اس حدیث سے یہ نکالا کہ ان کی قبریں بھی اسی طرح ہوں
 گی (وہی اسی ہوا حضرت عثمان کو اس حجرہ میں جگہ نہ ملی وہ آپ کے
 سامنے بقیع میں دفن ہوئے۔

فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ هَذَا عَمْرٌ يَسْتَأْذِنُ فَقَالَ
 ((اِذْنًا لَهُ وَبَشْرَةً بِالْحَنَّةِ)) فَحَضْتُ عَمْرَ
 فَقُلْتُ اِذْنٌ وَيَشْرِكُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْحَنَّةِ
 قَالَ فَدَخَلَ فَحَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي
 الْقَفِّ عَنْ يَسَارِهِ وَدَلَّى رِجْلَيْهِ فِي الْبِئْرِ ثُمَّ
 رَجَعْتُ فَحَلَسْتُ فَقُلْتُ إِنَّ بُرْدَ اللَّهِ بَعْدَ خَيْرٍ
 يَعْنِي أَخَاهُ يَأْتِي بِهِ فَجَاءَ إِنْسَانٌ فَحَرَّكَ الْبَابَ
 فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ عُمَانُ بْنُ عَمَانَ فَقُلْتُ
 عَلَى رِسْلِكَ قَالَ وَجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبِرْتُهُ
 فَقَالَ ((اِذْنًا لَهُ وَبَشْرَةً بِالْحَنَّةِ)) مَعَ بَلْوَى
 تُصِيبُهُ قَالَ فَحَضْتُ فَقُلْتُ ادْخُلْ وَيَشْرِكُ رَسُولُ
 اللَّهِ ﷺ بِالْحَنَّةِ مَعَ بَلْوَى تُصِيبُكَ قَالَ فَدَخَلَ
 فَوَحَّدَ الْقَفَّ قَدْ مَلِئَ فَحَلَسَ وَجَاهَهُمْ مِنَ الشَّقِّ
 الْأَمْرِ قَالَ شَرِيكَ فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ
 فَأَوَّلَتْهَا قُبُورُهُمْ.

۶۲۱۵- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نکلا
 رسول اللہ ﷺ کو ڈھونڈنے کے لیے میں نے دیکھا آپ باغوں کی
 طرف گئے ہیں پھر میں نے آپ کو ایک باغ میں پایا آپ کنویں کی
 مینڈھ پر بیٹھے اور پنڈلیاں کھول دیں اور ان کو لٹکادیا کنویں میں اور
 بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اور پر گزری اس میں سعید کا قول
 مذکور نہیں ہے۔

۶۲۱۵- عَنْ أَبِي مُوسَى عَرَجْتُ أُزَيْدَ رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَحَّدْتُهُ قَدْ سَلَّمْتُ
 فِي الْأَمْوَالِ فَتَبِعْتُهُ فَوَحَّدْتُهُ قَدْ دَخَلَ مَلَأَ فَحَلَسَ
 فِي الْقَفِّ وَكَشَفَ عَنِ سَاقَيْهِ وَدَلَّاهُمَا فِي الْبِئْرِ
 وَسَاقِي الْحَدِيثِ بِمَعْنَى حَدِيثِ يَحْتَسِبُ بْنُ
 حَسَّانٍ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلَتْهَا قُبُورُهُمْ.

۶۲۱۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۱۶- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ عَرَجَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا إِلَى حَائِطٍ بِالْمَدِينَةِ
 لِيَحَاجِبَهُ فَعَرَجْتُ فِي إِثْرِهِ رَاقِصُ الْحَدِيثِ
 بِمَعْنَى حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ وَذَكَرَ فِي
 الْحَدِيثِ قَالَ إِنَّ الْمُسَيَّبِ فَأَوَّلَتْ ذَلِكَ

قُبِرَ لَهُمْ اجْتَمَعَتْ هَامُنَا وَانْفَرَدَ عَثْمَانُ.

باب: حضرت علیؑ کی بزرگی کا بیان

بَابُ مَنْ فَضَّلَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ

۶۲۱۷- سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علی سے تم میرے پاس ایسے ہو جیسے حضرت ہارون تھے حضرت موسیٰ کے پاس مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے سعید نے کہا میں نے چاہا کہ یہ حدیث خود سعد سے سن لوں تو میں سعد سے ملا اور جو عامر نے بیان کی تھی وہ ان کو سنائی سعد نے کہا میں نے یہ حدیث سنی ہے میں نے کہا تم نے سنی ہے انہوں نے انگلیاں اپنے دونوں کانوں پر رکھیں اور کہا جو نہ سنی ہو تو میرے کان بہرے ہو جاویں۔

۶۲۱۷- سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي)) قَالَ سَعِيدٌ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُشَافِقَهُ بِهَا سَعْدًا فَلَقِيْتُهُ سَعْدًا فَحَدَّثْتُهُ بِمَا حَدَّثَنِي عَامِرٌ فَقَالَ أَنَا سَمِعْتُهُ فَقُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ فَوَضِعَ بِصِغِيرِهِ عَلِيَّ أُنْذِنِي فَقَالَ نَعَمْ وَإِنَّا فَاسْتَكْنَا.

۶۲۱۸- سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

۶۲۱۸- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ خَلَفَ

(۶۲۱۷) اس حدیث میں بڑی فضیلت ہے حضرت علیؑ کی کہ آپ کی امت میں ان کو وہ مرتبہ ملا جو نبی اسرائیل میں ہارون کو تھا مگر فرق اتنا ہے کہ ہارون پیغمبر بھی تھے اور حضرت علیؑ پیغمبر نہ تھے کیونکہ رسول اللہ ﷺ خاتم الانبیاء تھے آپ کے بعد کوئی نیا پیغمبر دنیا میں نہیں آسکا ہارون حضرت موسیٰ کے چچا زاد بھائی تھے حضرت علیؑ بھی آپ کے چچا زاد بھائی تھے اور یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب آپ جوک کی لڑائی پر جانے لگے اور حضرت علیؑ کو مدینہ منورہ میں خلیفہ کر گئے انہوں نے کہا آپ مجھ کو عمر توں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جاتے ہیں تب آپ نے یہ حدیث فرمائی کہ تم خوش نہیں کہ تمہارا حال ہارون کا سا ہے جب حضرت موسیٰ طور کو تشریف لے گئے تھے تو ہارون کو اپنا خلیفہ بنا گئے تھے اس حدیث سے یہ نہیں نکلا ہے کہ میری وفات کے بعد بھی تم ہی خلیفہ ہو گے کیونکہ ہارون حضرت موسیٰ کی حیات میں انتقال کر چکے تھے اور ان کے بعد خلیفہ نہیں ہوئے غرض یہ کہ وجہ تشبیہ صرف ایک بھی کافی ہوتی ہے اور یہاں دو درجہ ہیں موجود تھیں ایک قرابت چھپے ہارون کو موسیٰ سے تھی دوسری خلافت اپنی قوم پر اب ساری باتوں میں ہارون کی مثل ہونا ضروری نہیں مگر جب حدیث میں یہ مذکور ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں تو معلوم ہوا کہ اور باتوں میں ہارون کی مماثلت موجود ہے اور ہارون کی ایک صفت یہ تھی کہ بعد حضرت موسیٰ کے سارے نبی اسرائیل سے افضل تھے اور اس لحاظ سے حضرت علیؑ کی فضیلت تمام صحابہ کرام پر نکلتی ہے لیکن اس صورت میں بھی شیخین کی خلافت میں کوئی قدر نہیں ہوتا اس لیے کہ خلافت مقبول کے باوجود قاضی کے درست ہے خاص کر اس صورت میں جب ابو بکر صدیق کی خلافت کا شہدہ امارت میں اشارہ ہے اور اجماع کیا اس پر صحابہ کرام نے حتیٰ کہ حضرت علیؑ نے بھی چھ ملا کے بعد بیعت کی سراج الوداع میں ہے کہ استدلال شیعہ کا اس حدیث سے مردود ہے کیونکہ خلافت اپنے گروہوں میں بحالت حیات خلافت امت کو وفات کے بعد منتقلی نہیں اور قیاس ٹوٹ جاتا ہے حضرت ہارون کی موت سے حضرت موسیٰ کے سامنے اور ہارون ایک امر خاص میں خلیفہ ہوئے تھے حضرت موسیٰ کی زندگی میں پھر ایسا ہی حضرت علیؑ کے لیے بھی سمجھا جاتا ہے اور خلافت جزئیہ خصوصاً اپنے گروہوں کی حفاظت کے لیے عزیز کو دینا بہتر ہے اس صورت میں حدیث حجت ہے شیعہ پر نہ کہ شیعہ کے لیے راہی مختصراً

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي
طَالِبٍ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
تُحَلِّفُنِي فِي النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ فَقَالَ ((أَمَا
تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ
مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي))

۶۲۱۹- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

۶۲۲۰- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ قَالَ أَمَرَ مُعَاوِيَةَ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ
مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا التَّرَابِ فَقَالَ أَمَا مَا
ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ أَسُبَّهُ لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةً
مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ خَلْفَةٌ فِي
بَعْضِ مَغَازِيهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي تَالِبٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ
تُحَلِّفُنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ
هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي))
وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ ((نَأْغِظِينَ الرَّأْيَةَ
وَجَلًّا يُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ)) رَوَّحِيَهُ اللَّهُ
وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ((اذْعُوا لِي
عَلِيًّا)) فَأَتَيْتُ بِوَأْرَمَدَ فَبَصَقَ فِي عَيْنِي وَدَفَعَ
الرَّأْيَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ

حضرت علی کو خلیفہ کیا (مدینہ میں) جب آپ غزوہ تبوک کو
تشریف لے گئے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھ کو
عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں آپ نے فرمایا تم خوش
نہیں ہوتے اس بات سے کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے
ہارون کا تھا موسیٰ کے پاس پر میرے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے۔

۶۲۱۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا

۶۲۲۰- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے معاویہ
بن ابی سفیان نے سعد کو امیر کیا تو کہا تم کیوں برا نہیں کہتے
ابو تراب کو سعد نے کہا میں تین باتوں کی وجہ سے جو رسول اللہ
ﷺ نے فرمائیں حضرت علی کو برا نہیں کہوں گا اگر ان باتوں میں
سے ایک بھی مجھ کو حاصل ہو تو وہ مجھے لال اونٹوں سے زیادہ پسند
ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے جب آپ نے کسی لڑائی پر
جاتے وقت ان کو مدینہ میں چھوڑا انھوں نے کہا یا رسول اللہ آپ
نے مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ دیا آپ نے فرمایا تم
اس بات سے راضی نہیں ہو کہ تمہارا درجہ میرے پاس ایسا ہو
جیسا ہارون کا تھا موسیٰ کے پاس پر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی
نہیں ہے اور میں نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے خیر کے
دن کل میں ایسے شخص کو نشان دوں گا جو محبت رکھتا ہے اللہ اور اس
کے رسول سے اور اللہ اور اس کا رسول بھی محبت رکھتا ہے اس سے
یہ سن کر ہم انتظار کرتے رہے آپ نے فرمایا علی کو بلاؤ وہ آئے تو
ان کی آنکھیں دکھتی تھیں آپ نے ان کی آنکھ میں تھوک دیا اور
نشان ان کے حوالے کیا پھر اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کے ہاتھ پر اور

(۶۲۲۰) ابو تراب کہتے ہیں حضرت مرثض علی کی اس روایت سے معاویہ کی نسبت ایک قباحت عائد ہوتی ہے کہ انھوں نے رسول اللہ کی
قرابت اور حضرت علی کی فضیلت کا مطلق خیال نہیں کیا تو وی نے کہا اس میں ایک صحابی پر الزام آتا ہے اور اس کی تادیل ضروری ہے اس طرح
سے کہ معاویہ نے سعد کو برا کہنے کا حکم نہیں دیا بلکہ برائے کہنے کا سبب پوچھا گیا اور دریافت کیا کہ تم برا کہنے سے کیوں پرہیز کرتے ہو ان کے ڈر سے یا
دلیل شری سے پرہیز کرتے ہو تو ٹھیک کرتے ہو اور جو اور کسی وجہ سے تو اس کا اور جواب ہے اور شاید سعد اس گروہ میں ہوں جو صحابہ

جب یہ آیت اتری بلاویں ہم اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو (یعنی آیت مہلبہ) تو آپ نے بلایا حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو پھر فرمایا اللہ یہ میرے اہل ہیں۔

۶۲۲۱- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علی سے تم خوش نہیں ہو اس بات سے کہ تمہارا بوجہ میرے پاس ایسا ہو جیسے ہارون کا ہو علی کے پاس۔

۶۲۲۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبیر کے دن البتہ میں یہ جہنم اس شخص کو دوں گا جو دوست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو فتح دے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھوں پر حضرت عمرؓ نے کہا میں نے امدت کی آرزو بھی نہیں کی مگر اسی دن پھر میں آپ کے سامنے آیا اس امید سے کہ آپ بلاویں مجھ کو اس کام کے لیے لیکن آپ نے حضرت علی کو بلایا اور وہ جہنم اٹکودیا اور فرمایا چلا جا اور ادھر ادھر مت دیکھ اللہ تعالیٰ تجھ کو فتح دے گا پھر انہوں نے چپکے سے کچھ عرض کیا بعد اس کے ٹھہرے پور کسی طرف نہیں دیکھا پھر چلا کر بولے یا رسول اللہ کس بات پر میں لوگوں سے لڑوں آپ نے فرمایا لڑان سے یہاں تک کہ وہ گواہی دیں اس بات کی کہ کوئی بدعتی معبود نہیں سوا خدا کے اور بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں جب وہ یہ گواہی دیں تو انہوں نے بچا لیا تجھ سے اپنی جان اور مال کو مگر کسی حق کے بدلے اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

۶۲۲۳- سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبیر کے دن البتہ دوں گا میں اس نشان کو اس شخص کو جس کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ فتح دے گا وہ چاہتا ہے اللہ اور اس کے رسول کو اور اللہ تعالیٰ اور رسول اس کو چاہتے ہیں پھر رات بھر لوگ ذکر

قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ آبَاءَنَا وَآبَاءَكُمْ دَعَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ ((اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي))۔

۶۲۲۱- عَنْ سَعْدِ بْنِ وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِعَلِيِّ ((أَمَا تَوْحَشَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى))۔

۶۲۲۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ ((لَأَعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ)) قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَا أَحْبَبْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ قَالَ فَتَسَارَرْتُ لَهَا وَرَجَاءُ أَنْ أُدْعَى لَهَا قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا وَقَالَ امْسِكْ ((وَلَا تَلْقَيْتُ حَتَّى يَفْتَحَ اللَّهُ عَلَيْكَ)) قَالَ فَسَارَ عَلِيٌّ شَيْفًا ثُمَّ وَقَفَ وَتَمَّ يَلْتَفِتُ فَصَرَخَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِيُّ مَاذَا أَقْبَلُ النَّاسُ قَالَ ((فَاتِلُهُمْ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ فَقَدْ مَنَعُوا مِنْكَ دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ))۔

۶۲۲۳- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ ((لَأَعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ)) قَالَ فَجَاتَ النَّاسُ

حضرت علی کو برا کہتے ہوں۔ اور سعد نے برا نہ کہا اور اس سے انکار کیا ہو تو معاذیہ نے اس کا سبب پوچھا اور شاید برا کہنے سے یہ مقصود ہو کہ تم ان کی خطائے اجتہادی کیوں نہیں بیان کرتے۔

يُدْعُونَ لِيَلْتَمَهُمْ اِيَّاهُمْ يُعْطَاهَا قَالَ فَلَمَّا اَصْبَحَ
النَّاسُ غَدَاً عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كَلَّمَهُمْ يَرْجُونَ
اَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ ((اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ))
فَقَالُوا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ
فَارْسَلُوا اِلَيْهِ فَاَتَيْتَنِي بِهِ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ
فِي عَيْنَيْهِ وَدَعَا لَهُ فَبَرَأَ حَتَّى كَانَ لَمْ يَكُنْ بِهِ
وَجَعَّ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيُّ يَا رَسُوْلَ اللهِ
اَقَاتِلْهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا فَقَالَ ((اَلْفَذَّ عَلَيَّ
رِسَالِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحِحِهِمْ ثُمَّ اذْعُهُمْ اِلَى
الْاِسْلَامِ وَاخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ
فِيهِ فَوَاللهِ لَآنْ يَهْدِيكَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاَحَدًا حَتَّى
لَكَ مِنْ اَنْ يَكُونَ لَكَ حُمْرُ النُّعْمِ))

کرتے رہے کہ دیکھیں یہ نشان آپ کس کو دیتے ہیں جب صبح
ہوئی تو سب کے سب رسول اللہ کے پاس آئے اور ہر ایک کو یہ
امید تھی کہ یہ نشان مجھ کو ملے گا آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب
کہاں ہیں لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کی آنکھیں دکھتی
ہیں پھر انکو بلا بھیجا آپ نے ان کی آنکھوں میں تھوکا اور ان کے
لپے دعا کی۔ وہ بالکل اچھے ہو گئے گویا ان کو کچھ شکوہ نہ تھا پھر آپ
نے ان کو جھنڈا دیا حضرت علی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان
سے لڑوں گا یہاں تک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں
آپ نے فرمایا آہستہ چلا جا یہاں تک کہ ان کے میدان میں اترے
پھر ان کو بلا اسلام کی طرف اور ان سے کہہ جو اللہ کا حق ان پر
واجب ہے قسم خدا کی اگر اللہ تعالیٰ تیری وجہ سے ایک شخص کو
ہدایت کرے تو وہ بہتر ہے تیرے لیے سرخ اونٹوں سے۔

۶۲۲۴- عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ
قَدْ تَحَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَيْمَرَ وَكَانَ رَمِيْدًا
فَقَالَ اَنَا اَتَحَلَّفُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَخَرَجَ
عَلِيٌّ فَلَحِقَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا
كَانَ مَسَاءً الْكَلْبَةُ الَّتِي فَتَحَهَا اللهُ فِي صَبَاحِهَا
قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ((نَاعِطِيْنِ الرَّايَةَ اَوْ
يَأْخُذُنِ الرَّايَةَ غَدَاً رَجُلٌ يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ
اَوْ قَالَ يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ يَفْتَحُ اللهُ عَلَيْهِ))
فَاِذَا نَحَرْتُ بَعِيَّتِي وَمَا تُرْجَوُهُ فَقَالُوا هَذَا عَلِيٌّ
فَاَعْطَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الرَّايَةَ فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ

۶۲۲۳- سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت علی
بیچے رہ گئے خیبر کے دن ان کی آنکھیں دکھتی تھیں پھر انھوں نے
کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر بیچے رہوں (یہ کیسے ہو سکتا
ہے) اور نکلے اور مل گئے آپ سے جب وہ رات ہوئی جس کی صبح کو
فتح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں یہ جھنڈا اس کو دوں گا کل یا
یہ جھنڈا اکل وہ شخص لے گا جس کو اللہ اور رسول چاہتے ہیں یا وہ اللہ
اور رسول کو چاہتا ہے اللہ اس کے ہاتھوں پر فتح دے گا پھر یکا یک ہم
نے حضرت علی کو دیکھا کہ ہمیں امید نہ تھی کہ ان کو جھنڈا ملے گا
لوگوں نے کہا یہ علی ہیں اور ان ہی کو رسول اللہ ﷺ نے جھنڈا دیا
ہے پھر اللہ تعالیٰ نے فتح دی ان کو۔

۶۲۲۵- عَنْ يَزِيْدَ بْنِ حَيَّانَ قَالَ اَنْطَلَقْتُ اَنَا
وَحُصَيْنٌ بِنُ سَبْرَةَ وَعَمْرٌو بِنُ مُسْلِمٍ اِلَى زَيْدِ بْنِ
ارْقَمٍ فَلَمَّا جَلَسْنَا اِلَيْهِ قَالَ لَهُ حُصَيْنٌ لَقَدْ لَقِيتُ
يَا زَيْدٌ حَيْرًا كَثِيْرًا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

۶۲۲۵- یزید بن حیان سے روایت ہے میں اور حصین بن سبرہ
اور عمر بن مسلم زید بن ارقم کے پاس گئے جب ہم ان کے پاس
بیٹھے تو حصین نے کہا اے زید تم نے تو بڑی نیکی حاصل کی تم نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کی حدیث سنی آپ کے

ساتھ جہاد کیا آپ کے پیچھے نماز پڑھی تم نے بہت ثواب کمایا ہمیں کچھ حدیث بیان کرو جو تم نے سنی ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زید نے کہا اے جنتیجے میرے میری عمر بہت بڑی ہو گئی اور مدت گزری اور بعض باتیں جن کو میں یاد رکھتا تھا رسول اللہ سے بھول گیا تو میں جو بیان کروں اس کو قبول کرو اور جو میں نہ بیان کروں اس کے لیے مجھ کو تکلیف نہ دو پھر زید نے کہا رسول اللہ ایک دن خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے ہم لوگوں میں ایک پانی پر جس کو خم کہتے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں آپ نے اللہ کی حمد کی اور اس کی تعریف بیان کی اور وعظ و نصیحت کی پھر فرمایا بعد اس کے اے لوگو! میں آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے پروردگار کا بھیجا ہوا (موت کا فرشتہ) آوے اور میں قبول کروں میں تم میں دو بڑی بڑی چیزیں چھوڑے جاتا ہوں پہلے تو اللہ کی کتاب اس میں ہدایت ہے اور نور ہے تو اللہ کی کتاب کو تھامے رہو اور اس کو مضبوط پکڑے رہو غرض آپ نے رغبت دلائی اللہ کی کتاب کی طرف پھر فرمایا دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں اللہ کی یاد دلاتا ہوں تم کو اپنے اہل بیت کے باب میں حصین نے کہا اہل بیت آپ کے کون ہیں اے زید! کیا آپ کی یہ بیاں اہل بیت نہیں ہیں؟ زید نے کہا یہ بیاں بھی اہل بیت میں داخل ہیں لیکن اہل بیت وہ ہیں جن پر زکوٰۃ حرام ہے حصین نے کہا وہ کون لوگ ہیں؟ زید نے کہا وہ علی اور عقیل اور جعفر اور عباس کی اولاد ہیں حصین نے کہا ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ زید نے کہا ہاں۔

۶۲۲۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

وَسَمِعْتُ حَدِيثَهُ وَعَزَّوَتْ مَعَهُ وَصَلَّيْتُ خَلْفَهُ لَقَدْ لَقِيتُ يَا زَيْدُ حَيْرًا كَثِيرًا حَدَّثَنَا يَا زَيْدُ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا ابْنَ أُبَيِّ وَاللَّهِ لَقَدْ كَبَّرْتُ سِنِّي وَقَدَّمَ عَهْدِي وَنَسِيتُ بَعْضَ الَّذِي كُنْتُ أُعْبِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَمَا حَدَّثْتَكُمْ فَأَقْبَلُوا وَمَا لَنَا فَمَا تُكَافُونِيهِ ثُمَّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فِينَا حَطْبِيئًا بِمَاءٍ يُدْعَى حُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَّظَ وَذَكَرَ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِي رَسُولُ رَبِّي فَأَجِيبْ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمْ نَفْلَيْنِ أَوْلَهُمَا كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللَّهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَتَّ عَلَيَّ كِتَابُ اللَّهِ وَرَغَبَ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أَذْكَرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي أَذْكَرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي أَذْكَرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي أَذْكَرُكُمْ اللَّهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَقَالَ لَهُ حُصَيْنٌ وَمَنْ أَهْلُ بَيْتِي يَا زَيْدُ أَلَيْسَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي قَالَ نِسَاؤُهُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي وَلَكِنْ أَهْلُ بَيْتِي مَنْ حَرَّمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهُ قَالَ وَمَنْ هُمْ قَالَ هُمْ آلُ عَلِيٍّ وَآلُ عَقِيلٍ وَآلُ جَعْفَرٍ وَآلُ عَبَّاسٍ قَالَ كُلُّ هَؤُلَاءِ حَرَّمَ الصَّدَقَةَ قَالَ نَعَمْ.

۶۲۲۶- عَنْ زَيْدِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ

(۶۲۲۵) یہ حدیث حضرت نے ہجرت کے نویں سال جب حجۃ الوداع کر کے لوٹے فرمائی اس کے بعد آپ کا انتقال ہوا آپ نے آخری وصیت تمام عرب کی قوموں کے سامنے یہ کی کہ قرآن پر جسے رہنا اس سے ہدایت لینا اس پر عمل کرنا دوسرے میری اہل بیت کا خیال رکھنا ان سے محبت کرنا ان کو ایذا نہ دینا اس نصیحت پر سوا اہل سنت اور جماعت کے کوئی فرقہ قائم نہیں ہے خوارج نے اہل بیت کو چھوڑ دیا انکے دشمن ہو گئے روافض نے قرآن سے منہ موڑ لیا۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَقِ
الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ.

۶۲۲۷- عَنْ أَبِي حَيَّانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ
حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ حَبْرٍ ((كِتَابُ
اللَّهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ مَنْ اسْتَمْسَكَ بِهِ وَأَخَذَ
بِهِ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ أَخْطَأَهُ ضَلَّ)).

۶۲۲۸- عَنْ زَيْدِ بْنِ حَيَّانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ
قَالَ دَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ لَقَدْ رَأَيْتَ عَجِيزًا لَقَدْ
صَاحَبْتَنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَصَلَّيْتَ خَلْفَهُ وَسَأَقِ الْحَدِيثَ بِنَحْوِ حَدِيثِ
أَبِي حَيَّانَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((أَلَا وَإِنِّي تَارِكٌ لِيَكُمُ
تَقْلِيْنِ أَحَدُهُمَا كِتَابُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ هُوَ حَيْلُ
اللَّهِ مَنْ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى الْهُدَى وَمَنْ تَوَكَّأَ
كَانَ عَلَى ضَلَالَةٍ)) وَفِيهِ فَقُلْنَا مَنْ أَهْلُ بَيْتِهِ
بِسَاوَةِ قَالَ لَا وَابْنُ اللَّهِ إِذْ الْمَرْأَةُ تَكُونُ مَعَ
الرَّحْلِ الْعَصْرِ مِنَ الشَّعْرِ ثُمَّ يُطْلَقُهَا فترجع
إِلَى أَبِيهَا وَقَوْمِهَا أَهْلُ بَيْتِهِ أَصْلُهُ وَغَصْبَتُهُ
الَّذِينَ حَرَّمُوا الصَّلَاةَ بَعْدَهُ.

۶۲۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ
اللہ کی کتاب میں ہدایت ہے اور نور ہے جو اس کو چکڑے رہے گا
وہ ہدایت پر رہے گا اور جو اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہو جائے
گا۔

۶۲۲۸- زید بن حیان سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم زید بن
ارقم کے پاس گئے اور ہم نے کہا تم نے بہت ثواب کما یا تم نے صحیح
اشہابی رسول اللہ ﷺ کی آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور بیان کیا
حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ آپ نے
فرمایا میں تم میں دو بھاری چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک تو اللہ کی
کتاب وہ اللہ کی رسی ہے جو اس کی پیروی کرے گا ہدایت پر ہو گا اور
جو اس کو چھوڑ دے گا گمراہ ہو جائے گا اس روایت میں یہ ہے کہ ہم
نے کہا اہل بیت کون لوگ ہیں یہاں آپ کی؟ زید نے کہا نہیں
قسم خدا کی عورت ایک مدت تک مرد کے ساتھ رہتی ہے پھر وہ
اس کو طلاق دیدیتا ہے تو اپنے باپ اور قوم کی طرف چلی جاتی ہے
اہل بیت آپ کے دوھیال کے لوگ اور عصبہ ہیں جن پر صدقہ
حرام ہے آپ کے بعد۔

(۶۲۲۸) نووی نے کہا ہمارے نزدیک وہ نبی ہاشم اور نبی مطلب ہیں ان دونوں پر صدقہ حرام ہے اور مالک کے نزدیک صرف نبی ہاشم ہیں
اور بعضوں نے کہا بنو قحس اور بعضوں نے کہا قریش اس روایت میں جو بیبیوں کو اہل بیت سے خارج کیا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کل قریش
اہل بیت نہیں ہیں ورنہ آپ کی کئی بیبیاں جیسے حضرت عائشہ اور حفصہ اور ام سلمہ اور سودہ اور ام حبیبہ قرشی تھیں اور ایک روایت میں زید نے
ازواج مطہرات کو اہل بیت میں داخل کیا اور دوسری روایت میں خارج ان دونوں میں تطہیق اس طرح ہے کہ اہل بیت سے دو معنی مقصود ہیں
ایک وہ اہل بیت جو گھر میں رہتے ہیں یعنی عیال جن کے اکرام اور احترام کا حکم ہے ان میں ازواج مطہرات بھی داخل ہیں اور قرآن میں آیت
تطہیر جو وارد ہے وہ اہل بیت اسی معنی میں وارد ہے اور قرینہ اس کا یہ ہے کہ اس آیت کے اول اور آخر حضرت کی ازواج کا ذکر ہے اور انہی کی
طرف خطاب ہے اور حضرت ابراہیم کی بی بی کی نسبت قرآن میں اہل بیت کا لفظ موجود ہے اور ایک معنی اہل بیت کا یہ ہے جن پر صدقہ حرام ہو
اس میں بیبیاں داخل نہیں ہیں بلکہ وہ نبی ہاشم اور نبی مطلب ہیں یا صرف نبی ہاشم (نووی مع زیادہ)۔

۶۲۲۹- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک شخص مروان کی اولاد میں سے حاکم ہوا اس نے سہل کو بلایا اور حکم دیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالی دینے کا سہل نے انکار کیا وہ شخص بولا اگر تو گالی دینے سے انکار کرتا ہے تو کہہ لعنت ہو اللہ کی ابو تراب پر سہل نے کہا حضرت علی کو کوئی نام ابو تراب سے زیادہ پسند نہ تھا اور وہ خوش ہوتے تھے اس نام کے ساتھ پکارنے سے وہ شخص بولا اس کا قصہ بیان کرو انکا نام ابو تراب کیوں ہوا؟ سہل نے کہا رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو حضرت علی کو گھر میں نہ پایا آپ نے پوچھا تیرے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟ وہ بولیں مجھ میں اور ان میں کچھ باتیں ہوئیں وہ غصے ہو کر چلے گئے اور یہاں نہیں سوئے رسول اللہ نے ایک آدمی سے فرمایا دیکھو حضرت علی کہاں ہیں وہ آیا اور بولا یا رسول اللہ علی مسجد میں سو رہے ہیں آپ علی کے پاس تشریف لے گئے وہ لیٹے ہوئے تھے اور چادر ان کے پہلو سے الگ ہو گئی تھی اور (ان کے بدن سے) مٹی لگ گئی تھی رسول اللہ ﷺ نے وہ مٹی پونچھنا شروع کی اور فرمانے لگے اٹھ اے ابو تراب، اٹھ اے ابو تراب۔

باب: سعد بن ابی وقاص کی فضیلت

۶۲۳۰- ام المومنین عائشہ سے روایت ہے ایک رات رسول اللہ ﷺ کی آنکھ کھل گئی اور نیند اچاٹ ہو گئی آپ نے فرمایا کاش میرے اصحاب میں سے کوئی نیک بخت رات بھر میری حفاظت کرے حضرت عائشہ نے کہا اتنے میں ہم کو ہتھیاروں کی آواز معلوم ہوئی رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کون ہے آواز آئی سعد بیٹا ابو وقاص کا یا رسول اللہ! میں حاضر ہوا ہوں آپ کے پاس پہرہ دینے کے لیے حضرت عائشہ نے کہا پھر رسول اللہ ﷺ سو گئے

۶۲۲۹- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اسْتَعْمِلَ عَلِيَّ الْمَدِينَةَ رَجُلٌ مِنْ آلِ مَرْوَانَ قَالَ فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا قَالَ فَأَبَى سَهْلٌ فَقَالَ لَهُ أَمَا إِذْ آيْتَنِي فَقُلْ لَعَنَ اللَّهُ أَبَا التُّرَابِ فَقَالَ سَهْلٌ مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا فَقَالَ لَهُ أُخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ لِمَ سَمِيَ أَبُو تُرَابٍ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ ((أَيْنَ ابْنُ عَمِّكَ)) فَقَالَتْ كَانَ يَشِي وَيَبْتُهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ ((انظُرْ أَيْنَ)) هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَحَمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ ((قُمْ أَبُو التُّرَابِ قُمْ أَبُو التُّرَابِ))

باب فی فضل سعد بن ابی وقاص

۶۲۳۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ وَسَمِعْنَا صَوْتَ السَّلَاحِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ جِئْتُ أُحْرُسُكَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۶۲۲۹) ☆ تو رسول اللہ نے علی کا نام ابو تراب رکھا اس وجہ سے ان کو یہ نام نہایت پسند تھا اس حدیث سے حضرت علی کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسجد میں سونا جائز ہے اور جو شخص خفا ہو گیا ہو اس کو بلانا اور اس کے پاس جانا مستحب ہے۔

حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ

یہاں تک کہ میں نے آپ کے خراٹے کی آواز سنی۔

۶۲۳۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سعد سے پوچھا تم کیوں آئے وہ بولے مجھے ڈر ہوا رسول اللہ پر تو میں آیا آپ کی حفاظت کرنے کو۔ آپ نے ان کے لیے دعا کی پھر سو رہے۔

۶۲۳۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً فَقَالَ ((لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا مِنْ أَصْحَابِي يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ)) قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ سَمِعْنَا حَشْحَشَةَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا جَاءَ بِكَ)) قَالَ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجِئْتُ أُحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ نَامَ وَفِي رِوَايَةِ آئِنٍ رُمِحَ فَقُلْنَا مَنْ هَذَا.

۶۲۳۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۳۲- عَنْ عَائِشَةَ أَرَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ.

۶۲۳۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ماں باپ کو کسی کے لیے جمع نہیں کی (یعنی یوں نہیں فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر فدا ہوں) مگر سعد بن مالک (یعنی سعد بن وقاص) کے لیے آپ نے احد کے دن ان سے فرمایا تیرا مارے سعد! فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے۔

۶۲۳۳- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَإِنَّهُ حَعَلَ يَقُولُ ((لَهُ يَوْمَ أَحَدٍ أَرَمَ لِذَلِكَ أَبِي وَأُمِّي)).

۶۲۳۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۳۴- عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۶۲۳۵- سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے جمع کیا اپنے ماں باپ کو میرے لیے احد کے دن۔

۶۲۳۵- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ لَقَدْ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أَحَدٍ.

۶۲۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۳۶- عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۲۳۷- سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے احد کے دن ان کے لیے جمع کیا اپنے ماں باپ کو سعد نے کہا ایک شخص تھا مشرکوں میں سے جس نے جلادیا تھا مسلمانوں کو (یعنی بہت مسلمانوں کو قتل کیا تھا) رسول اللہ نے فرمایا تیرا مارے سعد فدا ہوں تجھ پر ماں باپ میرے میں نے اس کے لیے

۶۲۳۷- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ لَهُ أَبَوَيْهِ يَوْمَ أَحَدٍ قَالَ كَانَ رَجُلًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ قَدْ أُحْرِقَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَرَمَ لِذَلِكَ أَبِي وَأُمِّي)) قَالَ فَتَرَعْتُ لَهُ

ایک تیر نکالا جس میں پیکان نہ تھا وہ اس کی پہلی میں لگا اور گرا اور اس کی سرمکھ اٹھائی رسول اللہ یہ دیکھ کر بیٹھے یہاں تک کہ میں نے آپ کی کچلیوں کو دیکھا۔

۶۲۳۸- مصعب بن سعد سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپ سے کہ ان کے باپ میں قرآن کی کئی آیتیں اتریں ان کی ماں نے قسم کھائی تھی کہ ان سے کبھی بات نہ کرے گی جب تک وہ اپنا دین (یعنی اسلام کا دین) نہ چھوڑے اور نہ کھاوے گی نہ پیوے گی وہ کہنے لگی اللہ تعالیٰ نے تجھے حکم دیا ہے ماں باپ کی اطاعت کرنے کا اور میں تیری ماں ہوں تجھ کو حکم کرتی ہوں اس بات کا پھر تین دن تک یوں ہی رہی کچھ کھایا نہ پیا یہاں تک کہ اس کو غش آگیا آخر ایک بیٹا اس کا جس کا نام عمارہ تھا کھڑا ہوا اور اس کو پانی پلایا وہ بددعا کرنے لگی سعد کے لیے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اور ہم نے حکم دیا آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا لیکن وہ اگر زور ڈالیں تجھ پر کہ شریک کرے تو میرے ساتھ اس چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو مت مان ان کی بات (یعنی شرک مت کر) اور رہ ان کے ساتھ دنیا میں دستور کے موافق اور ایک بار رسول اللہ کو بہت سا غنیمت کا مال ہاتھ آیا اس میں ایک تلوار بھی تھی وہ میں نے لے لی اور رسول اللہ کے پاس لایا میں نے عرض کیا یہ تلوار مجھ کو انعام دے دیجئے اور میرا حال آپ جانتے ہی ہیں آپ نے فرمایا اس کو وہیں رکھ دے جہاں سے تو نے اٹھائی ہے میں گیا اور میں نے قصد کیا کہ پھر اس کو گدام میں ڈال دوں لیکن میرے دل نے مجھے ملامت کی اور میں پھر آپ کے پاس لوٹا میں نے عرض کیا کہ یہ تلوار مجھ کو دے دیجئے آپ نے سختی سے فرمایا رکھ دے اسی جگہ جہاں سے تو نے اٹھائی ہے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری تجھ سے پوچھتے ہیں لوٹ کی چیزوں کو سعد نے کہا میں بیمار ہوا تو میں نے رسول اللہ کو بلا بھیجا آپ تشریف لائے

بِسْمِهِمْ لَيْسَ فِيهِ نَضْلٌ فَأَصَبْتُ حَبْتَهُ فَسَقَطَ فَأَنكَشَفْتُ عَوْرَتَهُ فَصَحِيحٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى نَوَاحِدِهِ.

۶۲۳۸- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ نَزَلَتْ فِيهِ آيَاتٌ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ خَلَفْتُ أُمَّ سَعْدٍ أَنْ لَا تُكَلِّمَهُ أَبَدًا حَتَّى يَكْفُرَ بِدِينِهِ وَلَا تَأْكُلْ وَلَا تَشْرَبْ قَالَتْ زَعَمْتُ أَنَّ اللَّهَ وَصَاكَ بِوَالِدَيْكَ وَأَنَا أُمُّكَ وَأَنَا أُمُّكَ بِهَذَا قَالَ مَكَتٌ ثَلَاثًا حَتَّى غَشِيَتْ عَلَيْهَا مِنَ الْجَهْدِ فَقَامَ ابْنُ لَهَا يُقَالُ لَهُ عَمْرَةٌ فَسَقَاهَا فَجَعَلَتْ تَدْعُو عَلَى سَعْدٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ هَذِهِ الْآيَةَ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَسَنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي وَبِهَا وَصَاحِبَيْهَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا قَالَ وَأَصَابَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنِيمَةً عَظِيمَةً فَأَدَا فِيهَا سَيْفٌ فَأَحَدَتْهُ فَأَتَيْتُ بِهِ الرَّسُولَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ نَفَّلِي هَذَا السَّيْفَ فَأَنَا مَنْ قَدْ عَلِمْتُ حَالَهُ فَقَالَ رُدُّهُ مِنْ حَيْثُ أَحَدَتْهُ فَأَنْطَلَقْتُ حَتَّى إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَلْقِيَهُ فِي الْقَبْرِ لَأَمْتِي نَفْسِي فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ أُعْطِيهِ قَالَ فَسَدَّ لِي صَوْتُهُ ((رُدُّهُ مِنْ حَيْثُ أَحَدَتْهُ)) قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِسْأَلِكَ عَنْ الْأَنْفَالِ قَالَ وَمَرِضْتُ فَأَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي فَقُلْتُ دَعْنِي أَمْسِمُ مَالِي حَيْثُ شِئْتُ قَالَ فَأَمَى قُلْتُ فَالْنَّصْفُ قَالَ فَأَمَى قُلْتُ فَالثُلُثُ قَالَ فَسَكَتَ فَكَانَ بَعْدُ الثَّلَاثُ

میں نے کہا مجھ کو اجازت دیجئے میں اپنے مال کو بانٹ دوں جس کو چاہوں آپ نے نہ مانا میں نے کہا اچھا آدھا مال بانٹ دوں آپ نے نہ مانا میں نے کہا اچھا تہائی مال بانٹ دوں آپ چپ ہو رہے پھر یہی حکم ہوا کہ تہائی مال تک بانٹنا درست ہے۔ سعد نے کہا ایک بار میں انصار اور مہاجرین کے کچھ لوگوں کے پاس گیا انھوں نے کہا آؤ ہم تم کو کھانا کھلائیں گے اور شراب پلائیں گے اس وقت تک شراب حرام نہیں ہوئی تھی میں ان کے پاس گیا ایک بلخ میں وہاں ایک لونٹ کے سر کا گوشت بھونا گیا تھا اور شراب کی ایک منگ رکھی تھی میں نے گوشت کھایا اور شراب پی ان کے ساتھ وہاں مہاجرین اور انصار کا ذکر آیا میں نے کہا مہاجرین انصار سے بہتر ہیں ایک شخص نے سری کا ایک ٹکڑا لیا اور مجھے مارا میرے ناک میں زخم لگا میں نے رسول اللہ سے بیان کیا جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری شراب اور جو اور تھان اور پانے یہ سب نجاست ہیں شیطان کے کام ہیں۔

۶۲۳۹- سعد نے کہا میرے باب میں چار آیتیں آئیں پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری شجبہ سے زیادہ کیا کہ سعد نے کہا آخر لوگ جب میری ناک کو کھانا کھانا چاہتے تو اس کا منہ ایک لکڑی سے کھولتے پھر کھانا اس کے منہ میں ڈالتے اس روایت میں یہ ہے کہ سعد کی ناک پر مارا اور ان کی ناک چر گئی پھر ان کی ناک ہمیشہ چری رہی۔

۶۲۴۰- سعد سے روایت ہے یہ آیت مت دور کر ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے مالک کو صبح اور شام چھ آدمیوں کے باب میں آری ان میں میں تھا اور عبد اللہ بن مسعود بھی تھے مشرک کہتے تھے آپ ان لوگوں کو اپنے نزدیک رکھتے ہیں۔

۶۲۴۱- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم چھ آدمی رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے مشرکوں نے کہا آپ ان لوگوں کو اپنے پاس

حَايِرًا قَالَ وَأَنْتُمْ عَلَى نَفَرٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرِينَ فَقَالُوا تَعَالَى نَطْعُكَ وَسُقُوكَ عَمْرًا وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ قَالَ فَأَتَيْتُهُمْ فِي حَشٍّ وَالْحَشُّ الْبُسْتَانُ فَإِذَا رَأْسُ حِزْوَرٍ مَشْوِيٌّ عِنْدَهُمْ وَزِقٌّ مِنْ خَمْرٍ قَالَ فَأَكَلْتُ وَشَرَبْتُ مَعَهُمْ قَالَ فَذَكَرْتُ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرِينَ عِنْدَهُمْ فَقُلْتُ الْمُهَاجِرُونَ خَيْرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَأَخَذَ رَجُلٌ أَحَدَ لَحْيَيْ الرَّأْسِ فَضَرَبَنِي بِهِ فَجَرَحَ بَأَنِّي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيَّ يَغْنِي نَفْسَهُ شَأْنُ الْخَمْرِ إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ.

۶۲۳۹- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ أَنْزَلَتْ فِيَّ أَرْبَعُ آيَاتٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ سَيْمَانَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ شُجْبَةَ قَالَ فَكَانُوا إِذَا أَرَادُوا أَنْ يُطْعِمُوهَا شَحَرُوا فَأَعَا بَعْضًا ثُمَّ أَوْجَرُوهَا وَفِي حَدِيثِهِ أَيْضًا فَضَرَبَ بِهِ أَنْفَ سَعْدٍ فَضَرَرَهُ وَكَانَ أَنْفُ سَعْدٍ مَقْرُورًا.

۶۲۴۰- عَنْ سَعْدٍ فِيَّ وَلَآ تَطْرُدُ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْعَدَاةِ وَالْمَشْيِيِّ قَالَ نَزَلَتْ فِي سِتَّةِ أَنَا وَابْنُ مَسْعُودٍ مِنْهُمْ رَكَابَ الْمُشْرِكُونَ قَالُوا لَهُ تُذَنِّبِي هَؤُلَاءِ.

۶۲۴۱- عَنْ سَعْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ نَفَرٍ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ

سے ہانک دیجئے یہ جرات نہ کریں گے ہم پر ان لوگوں میں میں تھا ابن مسعود تھے اور ایک شخص ہذیل کا تھا اور بلال اور دو شخص اور تھے جن کا میں نام نہیں لیتا آپ کے دل میں جو اللہ نے چاہا وہ آیا آپ نے دل ہی دل میں باتیں کیں تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری مت ہنکا ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام اور چاہتے ہیں اس کی رضامندی۔

۶۲۳۲- ابو عثمان سے روایت ہے ان دنوں میں جب رسول اللہ ﷺ لڑتے تھے (کافروں سے) بعضے دن کوئی آپ کے ساتھ نہ رہا سوا طلحہ اور سعد کے۔

باب: حضرت طلحہ اور حضرت زبیرؓ کی فضیلت

۶۲۳۳- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے خندق کے دن لوگوں کو جہاد کی ترغیب دی زبیر نے جواب دیا کہ حاضر اور مستعد ہوں پھر آپ نے بلایا تو زبیر ہی نے جواب دیا پھر آپ نے بلایا تو زبیر ہی نے جواب دیا آخر آپ نے فرمایا ہر پیغمبر کا ایک خاص مصاحب ہوتا ہے اور میرا خاص مصاحب زبیر ہے۔

۶۲۳۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۲۳۵- عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے میں اور عمرو بن ابی سلمہ خندق کے دن عورتوں کے ساتھ تھے حسان بن ثابت کے قلعہ میں تو کبھی وہ جھک جاتا میرے لیے میں دیکھتا اور کبھی میں جھک جاتا اس کے لیے وہ دیکھتا میں اپنے باپ کو پہچان لیتا جب وہ گھوڑے پر نکلے ہتھیار باندھے ہوئے بنی قریظہ کی طرف پھر میں نے یہ ذکر کیا اپنے باپ سے انھوں نے کہا بیٹا تو نے مجھے دیکھا تھا میں نے کہا ہاں انھوں نے کہا قسم خدا کی اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے جمع کر دیا اپنے ماں باپ کو اور فرمایا خدا ہوں تجھ پر

لِلنَّبِيِّ ﷺ اطْرُدْ هَؤُلَاءِ لَأَبْخَرُنُونَ عَلَيْنَا قَالَ وَكُنْتُ أَنَا وَأَبْنُ مَسْعُودٍ وَرَجُلٌ مِنْ هَذَيْلٍ وَبِلَالٌ وَرَجُلَانِ لَسْتُ أَسْتَبِيهُمَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقَعَ فَحَدَّثَتْ نَفْسُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَنَا نَطْرُدُ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ.

۶۲۴۲- عن أبي عثمان قال لم يبق مع رسول الله ﷺ في بعض تلك الأيام النبي قاتل فيهن رسول الله ﷺ غير طلحة وسعد عن حديثهما.

باب من فضائل طلحة و الزبير

۶۲۴۳- عن جابر بن عبد الله رضي الله عنهما قال سمعته يقول ندب رسول الله ﷺ الناس يوم الخندق فانتدب الزبير ثم ندبهم فانتدب الزبير ثم ندبهم فانتدب الزبير فقال النبي ﷺ ((لكل نبي حواري وحواري الزبير))

۶۲۴۴- عن جابر عن النبي ﷺ بمعنى حديث ابن عيينة

۶۲۴۵- عن عبد الله بن الزبير قال كنت أنا وعمرو بن أبي سلمة يوم الخندق مع النسوة في أطعم حسان فكان يبطأ بي مرة فأنظر وأطأ بي له مرة فأنظر فكنتم أعرف أبي إذا مر على قريبه في السلاح إلى نبي قريظة قال وأخبرني عبد الله بن عمرو عن عبد الله بن الزبير قال فذكرت ذلك لأبي فقال ورأيتني يا بني قلت نعم قال أما والله لقد جمع لي رسول الله ﷺ يومئذ أبوته

فَقَالَ ((فَذَلِكَ أَبِي وَأُمِّي))

ماں باپ میرے۔

۶۲۴۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۲۴۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْخندقِ كُنْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي الْأَطْمِ الَّذِي فِيهِ النَّسْوَةُ يَعْنِي نِسْوَةَ النَّبِيِّ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ ابْنِ مَسْهَرٍ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكَرْ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عُرْوَةَ فِي الْحَدِيثِ وَلَكِنْ أَدْرَجَ الْقِصَّةَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ.

۶۲۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى جِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَحَرَّكَتِ الصَّحْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ))

۶۲۴۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ حرا پہاڑ پر تھے اور آپ کے ساتھ ابو بکر اور عمر اور علی اور عثمان اور طلحہ اور زبیر تھے اس کا پتھر ہلا رسول اللہ نے فرمایا تھم جااے حرا تیرے اوپر کوئی نہیں ہے مگر نبی یا صدیق یا شہید (نبی حضرت تھے اور صدیق ابو بکر باقی سب شہید ہیں ظلم سے مارے گئے یہاں تک کہ طلحہ اور زبیر بھی)۔

۶۲۴۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى جِبَلٍ جِرَاءٍ فَتَحَرَّكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اسْكُنْ جِرَاءً فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صَدِيقٌ أَوْ شَهِيدٌ)) وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

۶۲۴۹- حضرت عائشہ نے عروہ بن زبیر سے کہا اللہ کی قسم تمہارے دونوں باپ (یعنی زبیر اور ابو بکر) ان لوگوں میں سے تھے جن کا ذکر اس آیت میں ہے الذین استجابوا لله والرسول من بعد ما اصابهم القرح یعنی جن لوگوں نے اطاعت کی اللہ اور اس کے رسول کی زخمی ہونے پر بھی (ابو بکر عروہ کے باپ نہ تھے نانا تھے نانا کو بھی باپ کہتے ہیں)۔

۶۲۴۹- عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ أَيْوَاكَ وَاللَّهِ مِنَ الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ.

۶۲۵۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں دونوں باپ کا بیان ہے یعنی ابو بکر اور زبیر۔

۶۲۵۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۵۰- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ تَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَالزَّبِيرَ

۶۲۵۱- عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ كَانَتْ أَبَوَاكَ مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ.

باب فضائل أبي عبيدة بن الجراح

۶۲۵۲- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ يَكُلُّ أُمَّةٌ أَمِينًا وَإِنْ أَمِينًا أُمَّةٌ أَبُو عَبِيدَةَ بْنِ الْجُرَّاحِ))

۶۲۵۳- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَهْلَ الْيَمَنِ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا انبِئْنَا رَجُلًا رَجُلًا نَعْلَمُ السَّنَةَ وَالْإِسْلَامَ قَالَ فَاتَّخَذَ يَدِي أَبِي عَبِيدَةَ فَقَالَ ((هَذَا أَمِينٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ))

۶۲۵۴- عَنْ خَدِيجَةَ قَالَتْ جَاءَ أَهْلُ نَحْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ انبِئْنَا رَجُلًا أَمِينًا فَقَالَ ((لَأَنْبِئَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَقُّ أَمِينٍ حَقُّ أَمِينٍ)) قَالَ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ أَبَا عَبِيدَةَ بْنَ الْجُرَّاحِ.

۶۲۵۵- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

باب من فضائل الحسن والحسين

۶۲۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

باب: ابو عبیدہ بن جراح کی فضیلت

۶۲۵۲- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن الجراح ہیں (اگرچہ اور صحابہ بھی امین تھے پر ابو عبیدہ اوروں سے ممتاز تھے)۔

۶۲۵۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ یمن کے لوگ حضرت کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ ایک ایسا آدمی بھیجئے جو ہم کو حدیث اور اسلام سکھادے تو آپ نے ابو عبیدہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا یہ اس امت کا امین ہے۔

۶۲۵۴- خدیجہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نجران کے لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ ہمارے پاس ایک امین دار فخص کو بھیجئے آپ نے فرمایا میں تمہارے پاس ایک امین دار فخص کو بھیجتا ہوں وہ بے شک امین دار ہے بے شک امین دار ہے راوی نے کہا لوگ خطر رہے کہ کس کو بھیجئے ہیں آپ نے ابو عبیدہ بن الجراح کو بھیجا۔

۶۲۵۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

باب: سیدنا حسن اور سیدنا حسین کی فضیلت

۶۲۵۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

(۶۲۵۶) ☆ یعنی سیدنا حسن سے جو کوئی محبت کرے اس سے بھی تو محبت کر سمان اللہ فل بیت کی محبت ایسا عمدہ چیز ہے کہ اس وجہ سے

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِحَسَنِ
 ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْجِبُ فَأَعْجِبْ وَأَحِبُّ مَنْ يُعْجِبُ))

نے فرمایا حسن کے لیے یا اللہ میں اس کو چاہتا ہوں یعنی اس سے
 محبت رکھتا ہوں تو بھی محبت رکھ اس سے اور محبت رکھ اس سے جو
 محبت رکھے اس سے۔

٦٢٥٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ
 عَرَّضْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فِي طَائِفَةٍ مِنَ النَّهَارِ لَأَيُّكُمْ لِي وَلَا أَكَلِمَةً حَتَّى
 جَاءَ سُوقُ بَنِي قَيْنِقَاعَ ثُمَّ انصَرَفَ حَتَّى أَتَى
 حَبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ ((أَلَمْ لَكُمْ لَكُمْ))
 يَعْنِي حَسَنًا فَقُلْنَا أَنَّهُ إِنَّمَا نَحْبِبُهُ أَنَّهُ إِنْ
 نَعَسْنَا وَتَلَبَّسْنَا بِسَعَابَا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ بِسَعَى
 حَتَّى اعْتَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ
 رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اللَّهُمَّ
 إِنِّي أَعْجِبُ فَأَعْجِبْ وَأَحِبُّ مَنْ يُعْجِبُ))

٦٢٥٤- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ
 ﷺ کے ساتھ نکلا دن کو ایک وقت نہ آپ مجھ سے بات کرتے
 تھے نہ میں آپ سے بات کرتا تھا (یعنی خاموش چلے جاتے تھے)
 یہاں تک کہ بنی قینقاع کے بازار میں پہنچے پھر آپ لوٹے اور
 حضرت فاطمہ زہرا کے گھر آئے اور پوچھا پچھ ہے بچہ ہے یعنی
 سیدنا حسن کو ہم سمجھے کہ ان کی ماں نے ان کو روک رکھا ہے
 نہلانے دھلانے اور خوشبو کا ہار پہنانے کے لیے لیکن تھوڑی ہی
 دیر میں وہ دوڑتے ہوئے آئے اور دونوں ایک دوسرے سے گلے
 ملے (یعنی رسول اللہ ﷺ اور سیدنا حسن) پھر رسول اللہ ﷺ نے
 فرمایا اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ
 اور محبت رکھ اس شخص سے جو اس سے محبت رکھے۔

٦٢٥٨- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ رَأَيْتُ
 الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَلِيِّ عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ
 يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْجِبُ فَأَعْجِبْ))

٦٢٥٨- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے
 سیدنا حسن کو رسول اللہ ﷺ کے کاندھے پر دیکھا اور آپ فرماتے
 تھے یا اللہ میں اس سے محبت رکھتا ہوں تو بھی اس سے محبت رکھ۔
 ٦٢٥٩- ترجمہ وہی جو لوہ پر گزرا۔

٦٢٥٩- عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ
 ﷺ وَاصْبَعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ
 يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْجِبُ فَأَعْجِبْ))

٦٢٦٠- ایسا نے اپنے باپ (سلمہ بن الاکوع) سے سنا انھوں نے
 کہا میں نے اس سفید خمر کو کھینچا جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم اور سیدنا حسن اور سیدنا حسین سوار تھے یہاں تک کہ ان کو

٦٢٦٠- عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَقَدْ قَدَّتْ
 بَنِيَّ اللهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ
 وَالْحُسَيْنُ بَعْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ حَتَّى أَذْخَلَتْهُمُ حُمُرَةٌ

لہ سے آدمی اللہ جل جلالہ کا محبوب بن جاتا ہے یا اللہ تو ہم کو قائم رکھ لعل بیت کی محبت پر اور مد انکی محبت پر اور حشر کر ان کی محبت پر ہر چند
 مومن کو سوا اللہ تعالیٰ کے کسی کی محبت نہ چاہیے پر اللہ کے رسول کی اور رسول اللہ کے لعل بیت کی اور صحابہ کرام کی محبت در حقیقت اللہ کی محبت
 ہے تو اللہ سے بالذات ہے اور لوہوں سے بواسطہ۔

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا قَدَامَهُ وَهَذَا حَلْفَهُ.
لے گیا حجرہ نبوی تک ایک صاحبزادے آپ کے آگے تھے اور ایک پیچھے۔

باب: اہل بیت کی فضیلت

باب فَضَائِلِ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۶۲۶۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ صبح کو نکلے اور آپ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے جس پر کجاووں کی صورتیں یا ہانڈیوں کی صورتیں بنی ہوئی تھیں کالے بالوں کی اتنے میں سیدنا حسن آئے آپ نے ان کو اس چادر کے اندر کر لیا پھر سیدنا حسین آئے ان کو بھی اندر کر لیا پھر فاطمہ زہرا آئیں ان کو بھی اندر کر لیا پھر حضرت علی آئے ان کو بھی اندر کر لیا بعد اس کے فرمایا انما یرید اللہ لیذهب عنکم الرجس اهل البيت ویطهرکم تطہیرا یعنی اللہ تعالیٰ جل جلالہ چاہتا ہے کہ دور کرے تم سے ناپاکی کو اور پاک کرے تم کو اے گھر والو!

۶۲۶۱- عَنْ عَائِشَةَ حَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مَرْحَلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَأَدْخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌُّّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا.

باب: زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید رضی

اللہ عنہما کی فضیلت

۶۲۶۲- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم زید بن حارثہ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے (اس وجہ سے کہ آپ نے ان کو متبنی کیا تھا) یہاں تک کہ قرآن میں اترا پکارو ان کو ان کے باپوں کی طرف نسبت کر کے یہ اچھا ہے اللہ کے نزدیک۔

بَابُ مَنْ فَضَائِلِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَابْنِهِ

أَسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

۶۲۶۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ.

(۶۲۶۱) جہاں یہ آیت تطہیر ہے اس کے اول اور آخر ازواج مطہرات کا بیان ہے اور ان کی طرف خطاب ہے اس آیت کے بعد یہ ہے واذکورن ما بتلی فی بیوتکن عطف کے ساتھ جو صریح ہے ازواج کے ساتھ خطاب کرنے میں اس صورت میں یہاں اہل بیت سے خاص ازواج مراد تھے پر آپ نے ان لوگوں کو بھی شریک کر لیا تاکہ پاکی میں وہ بھی شامل ہو جائیں اور یہ قول کہ آیت تطہیر لوگوں سے خاص ہے اور ازواج مطہرات اس میں داخل نہیں ہیں سیاق و سباق قرآنی سے بعید معلوم ہوتا ہے اور اس میں زیادہ گفتگو کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ یہ امر بہر حال ثابت ہے کہ سیدنا حسن اور سیدنا حسین اور علی اور فاطمہ زہرا آیت تطہیر میں داخل ہیں۔

۶۲۶۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِعَثْلِهِ

۶۲۶۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزر

۶۲۶۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ
بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا
وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي
إِمْرِيهِ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((إِنْ تَطَعْتُمْ
فِي إِمْرِيهِ فَقَدْ كُتِبَتْ لَكُمْ تَطَعُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ
قَبْلُ وَإِنَّمِ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمْرَةِ وَإِنْ كَانَ
لَعَيْنٍ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّا هَذَا لَعَيْنٍ أَحَبُّ
النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ))

۶۲۶۴- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک
لشکر بھیجا اور اس کا سردار اسامہ بن زید کو کیا لوگوں نے اس کی
سرداری پر طعن کیا (کہ ایک نوجوان شخص کو بڑے بڑے مہاجرین
اور انصار کا آپ نے افسر کیا) تب رسول اللہ کھڑے ہوئے اور
فرمایا اگر تم طعن کرتے ہو اسامہ کی سرداری میں تو بالبتہ تم طعن
کر چکے ہو اس کے پاس کی سرداری میں اس سے پہلے اور قسم خدا کی
اس کا باپ سرداری کے لائق تھا اور سب لوگوں میں وہ میرا زیادہ
پیارا تھا اور اب اسامہ اس کے بعد سب لوگوں میں مجھے پیارا ہے۔

۶۲۶۵- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ عَلَى الْمَيْمَنِ
((إِنْ تَطَعْتُمْ فِي إِمَارَتِهِ يُرِيدُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ
فَقَدْ طَعَنْتُمْ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلِهِ وَإِنَّمِ اللَّهُ
إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لَهَا وَإِنَّمِ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَأَحَبُّ
النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّمِ اللَّهُ إِنْ هَذَا لَهَا لَخَلِيقٌ يُرِيدُ
أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَإِنَّمِ اللَّهُ إِنْ كَانَ لَأَحَبُّهُمْ إِلَيَّ
مِنْ بَعْدِهِ فَأَوْصِيكُمْ بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ صَالِحِيكُمْ))

۶۲۶۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے تو میں
وصیت کرتا ہوں اسامہ کے ساتھ سلوک کرنے کی وہ تم میں نیک
بخت لوگوں میں سے ہے۔

بَابُ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ

باب: عبد اللہ بن جعفرؓ بن ابی طالب کی فضیلت

۶۲۶۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ لِابْنِ الزُّبَيْرِ أَنْذُرْكَ إِذْ تَلَقَيْنَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَأَنْتَ
وَأَبْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ فَحَمَلْنَا وَتَرَكَكَ.

۶۲۶۶- عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت ہے عبد اللہ بن جعفر
نے عبد اللہ بن زبیر سے کہا تم کو یاد ہے جب میں اور تم اور ابن
عباسؓ رسول اللہ ﷺ سے ملے تھے تو آپ نے ہم کو سوار کر لیا اور
تم کو چھوڑ دیا (اس لیے کہ سواری پر زیادہ جگہ نہ ہوگی)۔

(۶۲۶۳) ☆ پہلے آپ نے زید کو لشکر کا سردار کر کے بھیجا تھا وہ شام میں شہید ہوئے اس لیے حضرت نے دوبارہ لشکر کشی کی اور سرداری ان
کے بیٹے کو دی تاکہ ان کو باپ کا رنج کم ہو دوسرے یہ کہ وہ بہ نسبت اوروں کے لڑائی میں زیادہ کوشش کریں گے۔
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سرداری اور حکومت میں بڑا اثر لیاقت ہے اگر لیاقت نہ ہو تو قدامت اور سن بیکار ہے۔

۶۲۶۷- عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ بِمِثْلِ حَدِيثِ
ابْنِ عُثَيْبٍ وَإِسْنَادِهِ.

۶۲۶۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۶۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَدِمَ مِنْ
سَفَرٍ تَلَّقَى بِصَبِيحَاتِ أَهْلِ بَيْتِهِ قَالَ وَإِنَّهُ قَدِمَ مِنْ
سَفَرٍ فَسَبَقَ بِي إِلَيْهِ فَحَمَلَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ جِيءَ
بِأَخِي ابْنِي فَاطِمَةَ فَأَرَدَنِي حَلْفَةً قَالَ فَأَذْبَلْنَا
الْمَدِينَةَ ثَلَاثَةَ عَشْرَ ذَابَةَ وَرَاحِدَةً.

۶۲۶۸- عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب سے روایت ہے رسول
اللہ ﷺ جب سفر سے تشریف لاتے تو گھر کے بچے آپ کو چاکر
ملنے ایک بار آپ سفر سے آئے اور میں آگے گیا آپ سے ملنے
کے لیے آپ نے مجھ کو اپنے سامنے بٹھالیا پھر حضرت فاطمہ زہرا
کے ایک صاحبزادے آئے آپ نے ان کو اپنے پیچھے بٹھالیا پھر ہم
تینوں ایک ہی جانور پر بیٹھے ہوئے مدینہ میں آئے۔

۶۲۶۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ
النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ تَلَّقَى بِنَا قَالَ فَتَلَّقَى
بِي وَبِالْحَسَنِ أَوْ بِالْحُسَيْنِ قَالَ فَحَمَلَ أَحَدُنَا
بَيْنَ يَدَيْهِ وَالْآخَرَ حَلْفَةً حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ.

۶۲۶۹- عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب
سفر سے تشریف لاتے تو ہم لوگوں سے ملنے ایک بار مجھ سے ملے
اور حسن یا حسین سے تو آپ نے ہم میں سے ایک کو سامنے بٹھالیا
اور ایک کو پیچھے یہاں تک کہ مدینہ میں آئے۔

۶۲۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَرَدَنِي
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ حَلْفَةً فَأَسْرَأَ إِلَيَّ حَدِيثًا
لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ.

۶۲۷۰- عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ ﷺ نے ایک دن مجھے اپنے پیچھے بٹھالیا اور چپکے سے ایک بات
فرمائی جس کو میں کسی سے بیان نہ کروں گا۔

بَابُ فَضَائِلِ خَدِيجَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا

باب: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت

۶۲۷۱- عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَقُولٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ يَقُولُ ((خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ
وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ)) قَالَ أَبُو
كَرَيْبٍ وَأَشَارَ وَكَبَّحَ إِلَيَّ الشَّمَاءَ وَالْأَرْضَ.

۶۲۷۱- حضرت علی سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ
سے آپ فرماتے تھے آسمان و زمین کے اندر جتنی عورتیں ہیں
سب میں مریم بنت عمران افضل ہیں اور آسمان اور زمین کے اندر
جتنی عورتیں ہیں سب میں خدیجہ بنت خویلد افضل ہیں۔

۶۲۷۲- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَمَلٌ مِنَ الرِّجَالِ

۶۲۷۲- ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
مردوں میں بہت کامل ہوئے لیکن عورتوں میں کوئی کامل نہیں

(۶۲۷۱) یعنی ہر ایک اپنے زمانہ میں سب عورتوں سے افضل ہے اب رہا یہ امر کہ ان دونوں میں کون افضل ہے اس کو بیان نہیں کیا۔

(۶۲۷۲) اس حدیث سے بعضوں نے استدلال کیا ہے کہ یہ دونوں عورتیں نبی تھیں لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ نبی نہ تھیں بلکہ نبی تھیں اور
مقول ہے اجماع اس پر کہ عورتیں نبی نہیں ہو سکتی۔

كَبِيرٌ وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ غَيْرُ مَرْيَمَ بِنْتِ
عِمْرَانَ وَآمِيَةَ امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ وَإِنَّ فُضْلَ
عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفُضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ
الطَّعَامِ ۝

ہوئی سوا مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بیوی کے اور عائشہ
کی فضیلت اور عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت اور کھانوں
پر (نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نہیں نکلا کہ حضرت عائشہ
حضرت مریم اور آسیہ سے افضل ہیں کیونکہ احتمال ہے کہ مراد
فضیلت سے اس امت کی عورتوں پر ہو سے)۔

۷۲۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
أَتَى جَبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ
عَدِيْبَةٌ قَدْ أَتَتْكَ مَعَهَا بِنَاءٌ فِيهِ إِذَامٌ أَوْ طَعَامٌ أَوْ
شَرَابٌ فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ
رَبِّهَا عَزَّ وَجَلَّ وَجَلَّ رَمْنِي وَبَشِّرْهَا بِبَيْتِي فِي الْحَنَةِ
مِنْ قَصَبٍ لَمْ يَصَبْ فِيهِ وَلَا نَصَبٌ قَالَ أَبُو
بَكْرٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ
وَلَمْ يَقُلْ فِي الْحَدِيثِ وَبَشِّرْ.

۶۴۷۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت جبرائیل
علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض
کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا ہیں آپ
کے پاس آتی ہیں ایک برتن لے کر اس میں سالن ہے یا کھانا ہے یا
شربت ہے پھر جب وہ آویں تو آپ ان کو سلام کیجئے ان کے
پروردگار کی طرف سے اور میری طرف سے اور ان کو خوشخبری
دے دیجئے ایک گھر کی جنت میں جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے نہ اس
میں نخل ہے نہ کوئی تکلیف ہے۔

۶۲۷۴- عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ
أَبِي أَوْفَى أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَشْرُ خَدِيْبَةَ
بَيْتِي فِي الْحَنَةِ قَالَ نَعَمْ بَشِّرْهَا بِبَيْتِي فِي الْحَنَةِ
مِنْ قَصَبٍ لَمْ يَصَبْ فِيهِ وَلَا نَصَبٌ.

۶۲۷۴- اسماعیل نے عبد اللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا رسول اللہ
ﷺ نے حضرت خدیجہ کو خوشخبری دی ایک گھر کی جنت میں؟
انہوں نے کہا ہاں آپ نے ان کو خوشخبری دی ایک گھر کی جنت
میں جو خولدار موتی کا ہے نہ اس میں شور و غل ہے نہ تکلیف ہے۔

۶۲۷۵- عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.
۶۲۷۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ بَشَّرَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ خَدِيْبَةَ بِنْتَ حُوَيْلِدٍ بِبَيْتِي فِي الْحَنَةِ.

۶۲۷۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا ہے۔
۶۲۷۶- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے خوشخبری دی حضرت خدیجہ کو ایک گھر کی جنت میں۔

۶۲۷۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا
غَرَّتْ عَلَى امْرَأَةٍ مَا غَرَّتْ عَلَى خَدِيْبَةَ وَلَقَدْ
هَلَكْتُ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ لِمَا
كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ عَزَّ وَجَلَّ
أَنْ يَشْرَهَا بِبَيْتِي مِنْ قَصَبٍ فِي الْحَنَةِ وَإِنْ كَانَ
لَيَذْبَعُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِيهَا إِلَى حَلَالِهَا.

۶۲۷۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے
کسی عورت پر اتنا رشک نہیں کیا جتنا خدیجہ پر کیا وہ میرے نکاح
سے تین برس پہلے مر چکی تھیں اور یہ رشک میں اس وقت کرتی
جب آپ خدیجہ کا ذکر کرتے (اور ان کی تعریف کرتے) اور
پروردگار نے آپ کو حکم دیا تھا کہ خدیجہ کو خوشخبری دیں ایک مکان
کی جنت میں جو خولدار موتی کا بنا ہوا ہے اور آپ بکری ذبح کرتے

تھے پھر خدیجہ کی سہیلیوں کے پاس اس کا گوشت بھیجتے تھے۔

۶۲۷۸- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کی پیسیوں پر رشک نہیں کیا البتہ خدیجہ پر کیا اور میں نے ان کو نہیں پایا رسول اللہ ﷺ جب بکری ذبح کرتے تو فرماتے اس کا گوشت خدیجہ کے عزیزوں کو بھیجو۔ ایک دن میں نے آپ کو غصہ کیا اور کہا خدیجہ آپ نے فرمایا مجھے ان کی محبت خدائے تعالیٰ نے ڈال دی۔

۶۲۷۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا

۶۲۸۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا میں نے اتنا رشک آپ کی کسی بی بی پر نہیں کیا جتنا خدیجہ پر کیا کیونکہ آپ ان کا ذکر بہت کرتے اور میں نے تو خدیجہ کو کبھی دیکھا بھی نہ تھا۔

۶۲۸۱- حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہ پر دوسرا نکاح نہیں کیا یہاں تک کہ وہ مر گئیں۔

۶۲۸۲- حضرت عائشہ سے روایت ہے ہالہ بنت خویلد حضرت خدیجہ کی بہن (آپ کی سالی) نے اجازت مانگی رسول اللہ کے پاس آنے کی آپکو خدیجہ کا اجازت مانگنا یاد آیا آپ خوش ہوئے اور فرمایا یا اللہ ہالہ بیٹی خویلد کی مجھے رشک آیا میں نے کہا آپ کیا یاد کرتے ہیں قریش کی بڑھیوں میں سے ایک بڑھیا کے سرخ مسوڑھوں والی (یعنی انجبا کی بڑھیا جس کے ایک دانت بھی نہ رہا ہو نری سرفخی ہی سرفخی ہو دانت کی سفیدی بالکل نہ ہو) تھی پنڈلیوں والی وہ مر گئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے بہتر عورت دی (جو ان ہا کرہ جیسے میں ہوں)۔ قاضی نے کہا عورتوں کو ایسا رشک معاف ہے کیونکہ یہ ان کا طبعی ہے اور اسی واسطے آپ نے حضرت عائشہ کو ایسا کہنے سے منع نہ کیا اور میرے نزدیک اس کی وجہ یہ تھی کہ عائشہ کم سن تھیں اور شاید بالغ بھی نہ ہوئی ہوں اس وجہ سے آپ ان پر خفا نہ ہوئے۔

۶۲۷۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غَرَّتْ عَلِيَّ نِسَاءَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا عَلِيَّ حَدِيحَةَ وَابْنِي لَمْ أُذْرِكْهَا قَالَتْ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا ذَبَحَ الشَّاةَ قَعَمُونَ ((أُرْسِلُوا بِهَا إِلَى أَصْدِقَاءِ حَدِيحَةَ)) قَالَتْ فَأَعْضَيْتُهُ يَوْمًا فَقُلْتُ حَدِيحَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي قَدْ رُزِقْتُ حَيْهَا))

۶۲۷۹- مِشْنَامُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ أَبِي أُسَامَةَ إِلَى قِصَّةِ الشَّاةِ وَلَمْ يَذْكُرْ الزِّيَادَةَ بَعْدَهَا.

۶۲۸۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غَرَّتْ النَّبِيَّ ﷺ عَلِيٌّ امْرَأَةٌ مِنْ نِسَائِهِ مَا غَرَّتْ عَلِيَّ حَدِيحَةَ لِكَثْرَةِ ذِكْرِهِ بِهَا وَمَا رَأَيْتَهَا قَطُّ.

۶۲۸۱- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَتَزَوَّجِ النَّبِيُّ ﷺ عَنِي حَدِيحَةَ حَتَّى مَاتَتْ.

۶۲۸۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَدَنْتُ هَالَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ أَعْتَتْ حَدِيحَةَ عَلِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَفَ اسْتِغْفَانَ حَدِيحَةَ فَارْتَفَاحَ لِذَلِكَ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ هَالَةَ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ)) فَعَرَّتْ فَقُلْتُ وَمَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ حَمْرَاءِ السُّدُقِيِّنَ هَلَكْتَ فِي الدُّعْرِ فَأَبْدَلَكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا.

بَابُ فَضَائِلِ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

۶۲۸۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أُرَيْتَكَ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَاءَنِي بِكَ الْمَلَكُ فِي سَرَقَبَةٍ مِنْ حَرِيرٍ فَيَقُولُ هَذِهِ أَمْرَاتُكَ فَاتَّكِيفُ عَنْ وَجْهِكَ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ فَاقُولِي إِنَّ بِكَ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُمْنٌ))

باب: ام المؤمنین حضرت عائشہ کی فضیلت

۶۲۸۳- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تجھے خواب میں دیکھا تین راتوں تک (نبوت سے پہلے یا نبوت کے بعد) ایک فرشتہ تجھ کو ایک سفید حریر کے ٹکڑے میں لایا اور مجھے کہنے لگا یہ آپ کی عورت ہے میں نے تیرا منہ کھولا تو وہ تو نکلی میں نے کہا اگر یہ خواب خدا کی طرف سے ہے تو ایسا ہی ہوگا (یعنی یہ عورت مجھے ملے گی اگر کوئی اور تعبیر اس خواب کی نہ ہو)۔

۶۲۸۴- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

۶۲۸۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً وَإِذَا كُنْتُ عَلَيَّ غَضَبِي)) قَالَتْ فَقُلْتُ وَمِنْ أَيْنَ نَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ ((أَمَّا إِذَا كُنْتُ عَنِّي رَاضِيَةً فَإِنَّكَ تَقُولِينَ لَا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتُ غَضَبِي قُلْتُ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ)) قَالَتْ قُلْتُ أَخْلَى وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ

۶۲۸۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۸۵- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا میں جان لیتا ہوں جب تو مجھ سے خوش ہوتی ہے اور جب ناخوش ہوتی ہے میں نے عرض کیا کیونکر آپ جان لیتے ہیں آپ نے فرمایا جب تو خوش ہوتی ہے تو کہتی ہے نہیں قسم محمد کے رب کی اور جب ناراض ہو جاتی ہے تو کہتی ہے نہیں قسم ہے ابراہیم کے رب کی میں نے عرض کیا بے شک قسم اللہ کی یا رسول اللہ میں آپ کا نام چھوڑ دیتی ہوں (جب آپ سے ناراض ہوتی ہوں)۔ یہ غصہ حضرت عائشہ کا اسی رشک کے باب سے ہے جو عورتوں کو معاف ہے اور وہ ظاہر میں ہوتا ہے دل میں حضرت عائشہ رسول سے کبھی ناراض نہ ہوتیں)۔

۶۲۸۶- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

إِلَى قَوْلِهِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ

۶۲۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۸۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ گزریوں

سے کہلاتی تھیں رسول اللہ ﷺ کے پاس انھوں نے کہا میری

۶۲۸۷- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ

عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ وَكَانَتْ تَأْتِينِي

(۶۲۸۷) ☆ قاضی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ گزریوں سے کھیلنا درست ہے اور یہ مستثنیٰ ہیں تصویروں میں سے کیونکہ اس کھیل میں عورتوں کی تعلیم ہے خانہ داری کے امور کی اور علماء نے جائز رکھا ہے گزریوں کی بیع اور شراہ کو اور امام مالک سے اس کی کراہت ہے

بھولیاں آئیں اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھ کر غائب ہو جائیں (شرم سے اور ڈر سے) آپ ان کو میرے پاس بھیج دیجئے۔
۶۲۸۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

صَوَاحِبِي فَكُنَّ يَتَّقِعْنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسْرِهِنَّ إِلَيَّ.
۶۲۸۸- عَنْ هِشَامِ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي
حَدِيثٍ خَرِيْرٍ كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فِي بَيْتِهِ
وَهُنَّ اللَّعْبُ.

۶۲۸۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے لوگ میری
باری کا اٹھنا کیا کرتے جس دن میری باری ہوتی تھی بھیجتے تاکہ
آپ خوش ہوں۔

۶۲۸۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّاسَ
كَانُوا يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَوْمَ عَائِشَةَ يَشْفَوْنَ
بِذَلِكَ مَرْضَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۶۲۹۰- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ کی بیبیوں نے فاطمہ زہرا آپ کی صاحبزادی کو آپ کے پاس
بھیجا انھوں نے اجازت مانگی آپ لیٹے ہوئے تھے میرے ساتھ
میری چادر میں آپ نے اجازت دی انھوں نے عرض کیا یا رسول
اللہ آپ کی بیبیوں نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے وہ چاہتی ہیں
آپ انصاف کریں ان کے ساتھ ابو قحافہ کی بیٹی میں (یعنی جنتی
محبت ان سے رکھتے ہیں اتنی ہی اوروں سے رکھیں یہ امر اختیاری
نہ تھا اور سب باتوں میں تو آپ انصاف کرتے تھے) اور میں
خاموش تھی آپ نے فرمایا اے بیٹی کیا تو وہ نہیں چاہتی جو میں
چاہوں وہ بولیں یا رسول اللہ میں تو وہی چاہتی ہوں جو آپ چاہیں
آپ نے فرمایا تو محبت رکھ عائشہ سے یہ سنتے ہی فاطمہ انھیں اور بیبیوں
کے پاس گئیں ان سے جا کر اپنا کہنا اور رسول اللہ کا فرمانا بیان کیا وہ
کہنے لگیں ہم سمجھتی ہیں تم کچھ ہمارے کام نہ آئیں اس لیے پھر جاؤ
رسول اللہ کے پاس اور کہو آپ کی بیبیاں انصاف چاہتی ہیں ابو قحافہ
کی بیٹی کے مقدمہ میں (ابو قحافہ حضرت ابو بکر کے باپ تھے تو
حضرت عائشہ کے دادا ہوئے دادا کی طرف نسبت دے سکتے ہیں)

۶۲۹۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ
النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ أُرْسِلُ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ
فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ
ﷺ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُصْطَرِعٌ مَعِيَ فِي
مِرْطَابِي فَأُذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ
أَزْوَاجَكَ أُرْسِلَنِي إِلَيْكَ يَسْأَلُنَكَ الْعَدْلَ فِي آئِنَةِ
أَبِي قُحَافَةَ وَأَنَا سَابِكَةٌ قَالَتْ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((أَيُّ بَيْتَةٍ أَلَسْتُ تُحِبُّينَ مَا أَحِبُّ))
فَقَالَتْ بَلَى قَالَ ((فَأَحِبِّي هَذِهِ)) قَالَتْ
فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِينَ سَمِعَتْ ذَلِكَ مِنْ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَرَجَعَتْ إِلَيَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ
فَأَخْبَرْتَهُنَّ بِالَّذِي قَالَتْ وَبِالَّذِي قَالَ لَهَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ فَقُلْنَ لَهَا مَا نُرَاكِ أَعْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ
فَارْجِعِي إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَوْنِي لَهُ إِنَّ
أَزْوَاجَكَ يَسْأَلُنَكَ الْعَدْلَ فِي آئِنَةِ أَبِي قُحَافَةَ
فَقَالَتْ فَاطِمَةُ وَاللَّهِ مَا أَسْأَلُهُ فِيهَا أَبَدًا قَالَتْ

اس منقول ہے اور جبوز علماء کا قول یہی ہے کہ ان سے کھینچا درست ہے اور ایک طائفہ کا یہ قول ہے کہ یہ حکم سنو غ ہے تصوروں کی حدیث
سے۔ (تووی)

حضرت فاطمہ نے کہا قسم خدا کی میں تو حضرت عائشہ کے مقدمہ میں اب کبھی رسول اللہ سے گفتگو نہ کروں گی حضرت عائشہ نے کہا آخر آپ کی بیبیوں نے ام المومنین زینب بنت جحش کو آپ کے پاس بھیجا اور میرے برابر کے مرتبہ میں آپ کے سامنے وہی تھیں اور میں نے کوئی عورت ان سے زیادہ دیندار اور خدا سے ڈرنے والی اور سچی بات کہنے والی اور نانا جوڑنے والی اور خیرات کرنے والی نہیں دیکھی اور نہ ان سے بڑھ کر کوئی عورت اپنے نفس پر زور ڈالتی تھی اللہ تعالیٰ کے کام میں اور صدقہ میں فقط ان میں ایک تیزی تھی (یعنی حصہ تھا۔ اس سے بھی وہ جلدی پھر جاتیں اور مل جاتیں اور نام ہو جاتیں) انھوں نے اجازت چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اجازت دی اسی حال میں کہ آپ میری چادر میں تھے جس حال میں فاطمہ آئی تھیں انھوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی بیبیاں انصاف چاہتی ہیں ابو قحافہ کی بیٹی کے مقدمہ میں پھر یہ کہہ کر مجھ پر آئیں اور زبان درازی کی اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کو دیکھ رہی تھی کہ آپ مجھے اجازت دیتے ہیں جواب دینے کی یا نہیں یہاں تک کہ مجھ کو معلوم ہو گیا کہ آپ جواب دینے سے برا نہیں مانیں گے تب تو میں بھی ان پر آئی اور تھوڑی سی دیر میں ان کو بند کر دیا رسول اللہ نے اور فرمایا یہ ابو بکر کی بیٹی ہے (کسی ایسے دیسے کی لڑکی نہیں ہے جو تم سے دب جائے)۔

۶۲۹۱- ترجمہ دعویٰ جو اوپر گزر رہا ہے۔

عَائِشَةُ فَأَرْسَلَتْ أَرْوَاحَ النَّبِيِّ ﷺ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، هِيَ النَّبِيُّ كَانَتْ تُسَامِيَنِي مِنْهُنَّ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَمْ أَرَامُزًا قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّينِ مِنْ زَيْنَبٍ وَأَتَقَى لِبَلِّهِ وَأَصْدَقَ حَدِيثًا وَأَوْصَلَ لِلرَّجْمِ وَأَعْظَمَ صِدْقَةً وَأَشَدَّ إِيْثَارًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ وَتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مَا عَدَا سُورَةَ مِنْ جِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا تُسْرِعُ مِنْهَا الْعَبَثَةُ قَالَتْ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا عَلَى الْحَايَةِ النَّبِيِّ ذَهَبَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا وَهِيَ بِهَا قَائِدٌ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَرْوَاحَكَ أُرْسَلَتْنِي إِلَيْكَ يَسْأَلُكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ ثُمَّ وَقَعْتُ بِي فَاسْتَطَأْتُ عَلَيَّ وَأَنَا أَرْقُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَرْقُبُ طَرَفَهُ خَلُّ يَأْذُنِي لِي فِيهَا قَالَتْ فَلَمْ تَبْرَحْ زَيْنَبُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُوهُ أَنْ أَنْصِرَ قَالَتْ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشِبْهَا حَتَّى أَنْحَيْتُ عَلَيْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِسْمِ اللَّهِ إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ ((

۶۲۹۱- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ فِي الْمَعْنَى غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ أَنْشِبْهَا أَنْ أَنْحَيْتُهَا عَلَيْهِ

۶۲۹۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ إِذْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَفَقَّدُ

اور فرماتے تھے کل میں کہاں ہوں گا کل میں کہاں ہوں گا یہ خیال کر کے کہ ابھی میری باری میں دیر ہے پھر میری باری کے دن اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلا لیا میرے سینہ اور خلق میں (یعنی آپ کا سر مبارک میرے سینہ سے لگا ہوا تھا)۔

۶۲۹۳- ام المؤمنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے وفات سے پہلے اور نیک لگائے ہوئے تھے میرے سینہ پر میں نے کان لگایا آپ فرماتے تھے یا اللہ بخش دے مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور ملا دے مجھ کو اپنے رفیقوں سے۔

۶۲۹۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۹۵- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں سنا کرتی تھی کہ کوئی نبی نہیں مرے گا یہاں تک کہ اس کو اختیار دیا جائے گا دنیا میں رہنے اور آخرت میں جانے کا پھر میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ کی بیماری میں جس میں آپ نے وفات پائی اس وقت آواز آپ کی بھاری تھی آپ نے فرمایا ان لوگوں کے ساتھ کر جن پر تو نے احسان کیا نبی اور صدیق اور شہید اور نیک بخت لوگوں میں سے اور اچھے رفیق ہیں یہ لوگ۔ اس وقت میں کبھی ان کو اختیار ملا۔

۶۲۹۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۲۹۷- سعدؓ سے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے تندرستی کی حالت میں کوئی نبی نہیں مرا یہاں تک کہ اس نے اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ نہیں لیا اور اختیار نہیں ملا دنیا سے جانے کے لیے حضرت عائشہؓ نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا وقت آگیا تو آپ کا سر میری ران پر تھا آپ ایک ساعت تک بیہوش رہے پھر ہوش میں آئے اور اپنی آنکھ چھت کی طرف لگائی اور فرمایا یا اللہ بلند رفیقوں کے ساتھ کر (یعنی پیغمبروں کے ساتھ جو اعلیٰ علیین

يَقُولُ اَيْنَ اَنَا الْيَوْمَ اَيْنَ اَنَا غَدًا اسْتَبْطَاءَ يَوْمِ عَائِشَةَ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبِضَهُ اللَّهُ بَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي.

۶۲۹۳- عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اُخْبِرَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَبْلَ اَنْ يَمُوتَ وَهُوَ مُسْتَبَدٌّ اِلَى صَدْرِهَا وَاصْفَتْ اِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَالْحَقِيْبِي بِالرَّفِيْقِ)) .

۶۲۹۴- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۶۲۹۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ اَسْمَعُ اَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَاُخِذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُولُ مَعَ الَّذِينَ اَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصَّادِقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ اُولَئِكَ رَفِيْقًا قَالَتْ فَظَنَنْتُهُ خَيْرَ حَيْنَبَدٍ.

۶۲۹۶- عَنْ سَعْدٍ بِهَذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۶۲۹۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا رَوَى النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَاحِبٌ ((اِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يُرَى مَقْعَدُهُ فِي الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ)) قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَسُهُ عَلَيَّ فَجَذِي عُنُقِي عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ اَفَاقَ فَاَشْحَصَ بَصْرَهُ اِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ الرَّفِيْقَ الْاَعْلَى))

میں رہتے ہیں) حضرت عائشہؓ نے کہا اس وقت میں نے کہا آپ ہم کو اختیار کرنے والے نہیں اور مجھے یاد آئی وہ حدیث جو آپ نے فرمائی تھی تندرستی کی حالت میں کوئی نبی نہیں مرا یہاں تک کہ اس نے اپنا ٹھکانا جنت میں دیکھ لیا ہو اور اس کو اختیار نہ ملا ہو حضرت عائشہؓ نے کہا یہ آخری کلمہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم الرفیق الاعلیٰ -

۶۲۹۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کو جاتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر ایک بار قرعہ مجھ پر اور ام المومنین حفصہ پر آیا ہم دونوں آپ کے ساتھ نکلیں اور آپ جب رات کو سفر کرتے تو حضرت عائشہؓ کے ساتھ چلتے ان سے باتیں کرتے ہوئے حفصہ نے عائشہ سے کہا آج کی رات تم میرے اونٹ پر چڑھو اور میں تمہارے اونٹ پر چڑھتی ہوں تم دیکھو گی جو تم نہیں دیکھتی تھیں اور میں دیکھوں گی جو میں نہیں دیکھتی تھی حضرت عائشہؓ نے کہا اچھا اور وہ حفصہ کے اونٹ پر سوار ہوئیں اور رات کو رسول اللہ ﷺ آئے دیکھا تو اس پر حفصہ ہیں آپ نے سلام کیا اور انہی کے ساتھ بیٹھ کر چلے یہاں تک کہ منزل پر اترے اور حضرت عائشہؓ نے آپ کو نہ پایا (رات بھر) ان کو غیرت آئی جب اتریں تو وہ اپنے پاؤں اذخر (گھاس) میں ڈالتیں اور کہتیں یا اللہ مجھ پر مسلط کر ایک بچھو یا سانپ جو مجھ کو ڈس لے وہ تو تیرے رسول ہیں میں ان کو کچھ کہہ نہیں سکتی۔

۶۲۹۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عائشہؓ کی فضیلت اور عورتوں پر ایسی ہے جیسے شہید

قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ إِذَا لَا يَحْتَارُنَا قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَرَفْتُ الْحَدِيثَ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ وَهُوَ صَحِيحٌ فِي قَوْلِهِ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْخَيْرِ ثُمَّ يُخَيِّرُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَتْ بَلَدًا آجِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمُ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَوْلُهُ ((اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى))

۶۲۹۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا خَرَجَ أَفْرَغَ قَيْنَ نِسَابِهِ فَطَارَتْ الْقُرْعَةُ عَلَى عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ فَخَرَجْنَا مَعَهُ حَمِيمًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَحَدَّثُ مَعَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ أَلَا تَرَكَيْنِ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأُرَكِبُ بَعِيرَكَ فَتَنْظُرِينَ وَأَنْظُرُ قَالَتْ بَلَى فَرَكِبْتُ عَائِشَةَ عَلَى بَعِيرِ حَفْصَةَ وَرَكِبْتُ حَفْصَةَ عَلَى بَعِيرِ عَائِشَةَ فَخَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى حَمَلِ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ فَبَسَلَمَ ثُمَّ سَارَ مَعَهَا حَتَّى نَزَلُوا فَاتَّقَدْتُهُ عَائِشَةُ فَغَارَتْ فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ تَحْفَلُ رِحْلَهَا بَيْنَ الْإِذْعِرِ وَتَقُولُ يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيْئَةً تَلْدَغُنِي رَسُولُكَ وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا.

۶۲۹۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۶۲۹۸) یہ حضرت عائشہؓ نے رشک اور غیرت کی وجہ سے کہا اور وہ عورتوں کو معاف ہے جیسے اوپر گزر چکا مہلب نے کہا اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ باری باری رہنا ہر ایک عورت کے پاس آپ پر واجب تھا اور نہ حفصہ ایسا کام کیوں کرتیں اور یہ کچھ ضروری نہیں اس لیے کہ اگر باری آپ پر واجب بھی ہو جب بھی سفر میں چلے وہ ہر عورت کے پاس جاسکتا ہے اسی طرح حضرت میں بھی کچھ ضروری کام کے لیے اور بوسہ اور لمس کر سکتا ہے بشرطیکہ دیر نہ لگا دے۔ (نودی)

(ایک کھانا ہے روٹی اور گوشت سے ملا کر بنایا جاتا ہے) کی فضیلت باقی کھانوں پر۔

۶۳۰۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۳۰۱- حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان سے (یعنی عائشہ سے) جبرئیل تم کو سلام کہتے ہیں انھوں نے کہا علیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

۶۳۰۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۳۰۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۶۳۰۴- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ جبرئیل ہیں تم کو سلام کہتے ہیں میں نے کہا علیہ السلام ورحمۃ اللہ حضرت عائشہ نے کہا آپ دیکھتے تھے جو میں نہیں دیکھتی تھی۔

باب: ام زرع کی حدیث کا بیان

۶۳۰۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے گیارہ عورتیں بیٹھیں اور ان میں سے ہر ایک نے یہ اقرار کیا اور عہد کیا کہ اپنے اپنے خاوندوں کی کوئی بات نہ چھپاویں گی۔

پہلی عورت نے کہا میرا خاوند گویا دبیلے اونٹ کا گوشت ہے جو ایک دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہوتا تو وہاں تک صاف راستہ ہے کہ کوئی چڑھ جاوے اور نہ وہ گوشت موٹا ہے کہ لایا جاوے۔

دوسری عورت نے کہا میں اپنے خاوند کی خبر نہیں

پھیلا سکتی میں ڈرتی ہوں اگر بیان کروں تو پورا بیان نہ کر سکوں گی

يَقُولُ ((فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ)) .

۶۳۰۰- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بَيْنَهُ وَبَيْنَ فِي حَدِيثِهِمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ .

۶۳۰۱- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا ((إِنَّ جِبْرِيْلَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ)) .

۶۳۰۲- سَمِعْتُ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا .

۶۳۰۳- عَنْ زَكْرِيَاءَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ .

۶۳۰۴- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا عَائِشُ هَذَا جِبْرِيْلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ)) . قَالَتْ فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ فَالْتُ وَهُوَ يَرَى مَا لَا أَرَى .

باب ذمیر حدیث ام زرع

۶۳۰۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاهَدْنَ أَنْ لَا يَكْتُمْنَ مِنْ أَحْبَابِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا قَالَتْ الْأُولَى زَوْجِي لَحْمٌ جَمَلٌ غَتُّ عَلَى رَأْسِ جَمَلٍ وَعَرِيٌّ لَا سَهْلٌ فِيرْتَمِي وَلَا سَبِيحٌ فَيَسْتَقِلُّ قَالَتْ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أَيْتُ خَيْرُهُ بَنِي أَحَافُ أَنْ لَا أَدْرَهُ إِنْ أَدْرَهُ إِنْ أَدْرَهُ أَدْرَهُ عَجْرَةٌ وَبُحْرَةٌ قَالَتْ الثَّلَاثَةُ زَوْجِي الْعَسَقُ إِنْ أَنْطَقُ أَنْطَقُ وَإِنْ أَسْكُتُ أَعْلَقُ قَالَتْ الرَّابِعَةُ

اس قدر اس میں عیوب ہیں ظاہری بھی اور باطنی بھی (اور بعضوں نے یہ معنی کئے ہیں کہ میں ڈرتی ہوں اگر بیان کروں تو اس کو چھوڑ دوں گی یعنی وہ تھا ہو کر مجھ کو طلاق دے گا اور اس کو چھوڑنا پڑے گا)۔

تیسری عورت نے کہا میرا خاوند لمبا ہے (یعنی احمق) اگر میں اس کی برائی بیان کروں تو مجھ کو طلاق دے دے گا اور جو چپ رہوں تو اوپر ہوں گی (یعنی نہ نکاح کے مزے اٹھاؤں گی نہ بالکل محرم رہوں گی)۔

چوتھی نے کہا میرا خاوند تو ایسا ہے جیسے تھامہ (تجاز اور مکہ) کی رات نہ گرم ہے نہ سرد (یعنی معتدل المزاج ہے نہ ڈر ہے نہ رنج) (یہ اس کی تعریف کی یعنی اس کے عمدہ اخلاق ہیں اور نہ وہ میری صحبت سے طول ہوتا ہے)

پانچویں عورت نے کہا میرا خاوند جب گھر میں آتا تو چیتا ہے (یعنی پڑ کر سو جاتا ہے اور کسی کو نہیں ستاتا) جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے اور جہاں اسباب گھر چھوڑ جاتا ہے اس کو نہیں پوچھتا۔ چھٹی عورت نے کہا میرا خاوند اگر کھاتا ہے تو سب تمام کر دیتا ہے اور پیتا ہے تو تلچھٹ تک نہیں چھوڑتا اور لیتا ہے تو بدن لپیٹ لیتا ہے اور مجھ پر اپنا ہاتھ نہیں ڈالتا کہ میرا دکھ اور درد بچانے (یہ بھی بھو ہے یعنی سوا کھانے پینے کے نکل کی طرح اور کوئی کام کا نہیں عورت کی خبر تک نہیں لیتا)۔

زَوْجِي كَثِيْلٍ يَهَامَةُ لَا حَرَّ وَلَا فَرْ وَلَا مَخَافَةَ
وَلَا سَامَةَ قَالَتْ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِذَا دَخَلَ
فَهَذَا وَإِنْ حَرَجَ أَسِيدٌ وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا عِنْدَ
قَالَتْ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِذَا أَكَلَ لَفًّا وَإِنْ
شَرِبَ اشْتَفَى وَإِنْ اضْطَجَعَ التَّفَّ وَلَا يُوَلِّجُ
الْكُفَّ لِئَلَّا يَلْمَ الْبَثَّ قَالَتْ السَّابِعَةُ زَوْجِي
غَيَابًا أَوْ غَيَابًا طَبَاقًا كُلُّ ذَاةٍ لَهُ ذَاةٌ
شَحْكُكَ أَوْ فَلَكَ أَوْ جَمْعُ كُلِّكَ لَكَ قَالَتْ
الثَّمَانِيَةُ زَوْجِي الرِّيحُ رِيحٌ زُرْسِيٌّ وَالْمَسُّ مَسٌّ
أَرْسِيٌّ قَالَتْ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ
طَوِيلُ النَّخَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنْ
النَّادِي قَالَتْ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا
مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ
الْمَتَارِكِ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعَتْ صَوْتِ
الْمِزْهَرِ أَتَيْتُ أَنْهُنَّ هُوَالِكُ قَالَتْ الْحَادِيَةُ
عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ فَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَا
مِنْ حَلِيٍّ أَدْنَىٍّ وَمَلَأَ مِنْ شَحْمِ عَضُدِي
وَتَحَنَّنِي فَبَحَثَتْ إِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي
أَهْلِ غَيْمَةٍ بِشِقِّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهْبٍ
وَأَطِيطٍ وَذَائِبٍ وَمَنْقٍ فَعِنْدَهُ أَقْوَلُ فَلَا أَتَبَّحُّ

(۶۳۰۵) ☆ گیارہ عورتیں بیٹھیں اور ان سب نے یہ اقرار اور عہد کیا کہ اپنے اپنے خاوندوں کی کوئی بات نہ چھپادیں گی اور ہر ایک اپنے خاوند کا حال بیان کریں گی نووی نے کہا خطیب بغدادی نے اپنی کتاب سمعات میں لکھا ہے کہ ان گیارہ عورتوں کے نام میں نہیں جانتا کسی نے لیے ہوں مگر ایک غریب طریق سے ان کے نام مجھ کو پہنچے ہیں پھر کہلا دوسری عورت کا نام عمرو بنت عمرو تھا اور تیسری کا حسی بنت کعب جو تھی کا عبد و بنت ابی حزمہ پانچویں کا کعبہ چھٹی کا ہند ساتویں کا حسی بنت علقمہ آٹھویں کا بنت اوس بن عبد و سویں کا کعبہ بنت ارقم گیارہویں جو کام زرع بنت اسکھیل بن ساعدہ تھی۔ اور پہلی عورت کا نام ہند کور نہیں بعض کتابوں میں ہے کہ وہ بنت ابی مہزومہ تھی اور بعضوں نے اس ترتیب میں اختلاف کیا ہے اور یہ عورتیں سب یمن کی تھیں۔

ساتویں عورت نے کہا میرا خاوند نامرد ہے یا شریر نہایت احمق ہے کہ کلام نہیں کرتا جتنا سب جہاں بھر کے عیب اس میں موجود ہیں ایسا ظالم ہے کہ تیرا سر پھوڑے یا ہاتھ توڑے یا سر اور ہاتھ دونوں مردڑے۔

آٹھویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند بو میں زرنب ہے (زرنب ایک خوشبودار گھاس ہے) اور چھونے میں نرم جیسے خرگوش (یہ تعریف ہے یعنی اس کا ظاہر اور باطن دونوں اچھے ہیں)۔

نویں عورت نے کہا کہ میرا خاوند اونچے محل والا لمبے پر تلے والا (یعنی قد آور) بڑی راکھ والا (یعنی سخی ہے) اس کا باورچی خانہ ہمیشہ گرم رہتا ہے تو راکھ بہت نکلتی ہے (اس کا گھر نزدیک ہے مجلس اور مسافر خانہ سے) (یعنی سردار اور سخی ہے اس کا لنگر جاری ہے)۔

دسویں عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام مالک ہے مالک افضل ہے میری اس تعریف سے اس کے اونٹوں کے بہت شتر خانے ہیں اور کتر چر اگا ہیں ہیں (یعنی ضیافت میں اس کے یہاں اونٹ بہت ذبح ہوا کرتے ہیں اس سبب سے شتر خانوں سے جنگل میں کم چرنے جاتے ہیں) جب کہ اونٹ باجے کی آواز سنتے ہیں اپنے ذبح ہونے کا یقین کر لیتے ہیں (ضیافت میں راگ اور باجے کا معمول تھا اس سبب سے باجے کی آواز سن کے اونٹوں کو اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا تھا)۔

گیارہویں عورت نے کہا کہ میرے خاوند کا نام ابو زرع ہے سو واہ کیا خوب ابو زرع ہے اس نے زیور سے میرے دونوں کان جھلائے اور چرلی سے میرے دونوں بازو بھرے (یعنی مجھ کو موٹا کیا اور مجھ کو بہت خوش کیا) سو میری جان بہت چین

وَارْقُدْ فَأَنْصَحُ وَأَشْرَبُ فَأَنْتَحُ أُمُّ أَبِي زَرِّعٍ
فَمَا أُمُّ أَبِي زَرِّعٍ عَكُومُهَا رِذَاخٌ رَيْثُهَا فَسَاخٌ
أَنَّ أَبِي زَرِّعٍ فَمَا إِنَّ أَبِي زَرِّعٍ مَضْجَعُهُ
كَمَسَلِ شَطْبَةٍ وَبِشْبَعُهُ ذِرَاعُ الْحَفْرَةِ بِنْتُ
أَبِي زَرِّعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرِّعٍ طَوْعٌ أَيْبَاهَا
وَطَوْعٌ أُمُّهَا وَحَيْلَةٌ كَيْبَاهَا وَغَيْظٌ حَارَتُهَا
حَارِيَّةٌ أَبِي زَرِّعٍ فَمَا حَارِيَّةٌ أَبِي زَرِّعٍ لَا تَبْتُ
حَدِيثَنَا تَبِيثًا وَلَا تَفْقَتْ مِيرَتَنَا تَفِينًا وَلَا نَمَلًا
بَيْتًا نَعْشِينَا قَالَتْ حَرَجَ أَبُو زَرِّعٍ
وَالْأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِي امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ
لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْتَبَانِ مِنْ تَحْتِ حَصْرِهَا
بِرُمَّتَيْنِ فَطَلَبَنِي وَتَكَّحَهَا فَتَكَّحْتُ بَعْدَهُ
رَحَلًا سَرِيًّا رَسَبَ سَرِيًّا وَأَعَذَّ حَطْبًا وَأَزَّاحَ
عَلَيَّ نَعْمًا نَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَابِعَةٍ
زَوْجًا قَالَ كَلِمِي أُمُّ زَرِّعٍ وَبِيرِي أَمَلْتُكَ فَلَوْ
جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِي مَا يَلْبَغُ أَصْفَرَ آتِيَةً
أَبِي زَرِّعٍ قَالَتْ عَابِسَةٌ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُنْتُ لَكَ كَأَبِي
زَرِّعٍ لَأَمُّ زَرِّعٍ))

کلی عورت نے کہا میرا خاوند گویا بڑے اونٹ کا گوشت ہے جو ایک دشاگر گزرا پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہونہ تو وہاں تک صاف راستہ ہے کوئی چڑھ جاوے اور نہ وہ گوشت موٹا ہے کہ لایا جائے تکلیف اٹھا کر مطلب یہ ہے کہ میرے خاوند میں کوئی خوبی نہیں اور اس کے ساتھ مزاج میں غربت بھی نہیں بلکہ غرور اور نخوت ہے اور بد خلق بھی ہے۔

میں رہی مجھ کو اس نے بھیڑ بکری والوں میں پایا جو پہاڑ کے کنارے رہتے تھے سو اس نے مجھ کو گھوڑے اور اونٹ اور کھیت اور خرمن کا مالک کر دیا (یعنی میں نہایت ذلیل اور محتاج تھی اس نے مجھ کو باعزت اور مالدار کر دیا) میں اس کی بات کرتی ہوں وہ مجھ کو برا نہیں کہتا سوتی ہوں تو فخر کر دیتی ہوں (یعنی کچھ کام کرنا نہیں پڑتا) اور چیتی ہوں تو میرا ب ہو جاتی ہوں ماں ابو زرع کی سو کیا خوب ہے ماں ابو زرع کی اس کی بڑی بڑی گٹھڑیاں کشادہ اور کشادہ گھر۔ بیٹا ابو زرع کا سو کیا خوب ہے بیٹا ابو زرع کا اس کی خواب گاہ جیسے تلوار کا میان (یعنی نازنین بدن ہے) اس کو آسودہ کر دیتا ہے حلوان کا ہاتھ (یعنی کم خور ہے) بیٹی ابو زرع کی سو کیا خوب ہے بیٹی ابو زرع کی اپنے ماں باپ کی تابعدار اپنے لباس کے بھرنے والی (یعنی موٹی ہے) اور اپنے سوت کی رشک (یعنی اپنے خاوند کی پیاری ہے اس واسطے اس کی سوت اس سے جلتی ہے)۔ لونڈی ابو زرع کی کیا خوب ہے لونڈی ابو زرع کی ہماری بات مشہور نہیں کرتی ظاہر کر کے اور ہمارا کھانا نہیں لے جاتی اٹھا کر اور ہمارا گھر آلودہ نہیں رکھتی کوڑے سے۔ ابو زرع باہر نکلا جب کہ مشکوں میں دودھ متھا جاتا تھا (گھی نکالنے کے واسطے) سو وہ ملا ایک عورت سے جس کے ساتھ اس کے دو لڑکے تھے جیسے دو چیتے اس کی گود میں دو اناروں سے کھیلتے تھے سو ابو زرع نے مجھے طلاق دے دی اور اس عورت سے نکاح کیا پھر میں نے اس کے بعد ایک سردار مرد سے نکاح کیا عمدہ گھوڑے کا سوار اور نیزہ باز اس نے مجھ کو چوپائے جانور بہت دیے اور اس نے مجھ کو ہر ایک مویشی سے جوڑا جوڑا دیا اور اس نے مجھ سے کہا کہ اے ام زرع اور کھلا اپنے لوگوں کو

لہذا پانچویں عورت نے کہا میرا خاوند جب گھر میں آتا ہے تو چیتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو شیر ہے نودی نے کہا یہ بھی تعریف ہے اور چیتے سے یہ غرض ہے کہ بہت سوتا ہے اور اپنے مال اور اسباب کے فکر سے غافل ہو جاتا ہے اور باہر شیر ہے یعنی شجاع اور بہادر ہے لڑائی میں ابن ابی اویس نے کہا چیتے سے یہ غرض ہے کہ گھر میں آتے ہی چیتے کی طرح مجھ پر گرتا ہے اور جماع بہت کرتا ہے اور صحیح پہلا معنی ہے۔

سو اگر میں جمع کروں جو دوسرے خاوند نے دیا تو ابو زرع کے چھوٹے برتن کے برابر بھی نہ پہنچے (یعنی دوسرے خاوند کا احسان پہلے خاوند کے احسان سے نہایت کم ہے) حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا میں تیرے لیے ایسا ہوں جیسے ابو زرع تھا ام زرع کے لیے (یعنی دیسی) تیری خاطر کرتا ہوں اور سب باتوں میں تشبیہ ضروری نہیں تو آپ نے طلاق نہیں دی حضرت عائشہ کو اور یہ غیبت میں داخل نہیں جو عورتوں نے اپنے خاوندوں کا ذکر کیا کیونکہ انھوں نے اپنے خاوندوں کا نام نہیں لیا اور جب تک نام لے کر کسی کی برائی نہ کرے وہ غیبت نہیں دوسرے یہ کہ یہ عورتیں مجہول ہیں یہ اگر غیبت بھی کرتی ہوں تو کیا بعید ہے اور اس وقت میں اگر کوئی عورت اپنے خاوند کی برائی کرے ان لوگوں کے سامنے جو اس کے خاوند کو پہچانتے ہوں تو وہ غیبت ہو جائے گی گو نام نہ لیوے (نووی)۔

۶۳۰۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا کچھ لفظوں کا اختلاف ہے۔

۶۳۰۶- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ عَمَّا يَأْتِي طَبَاقًا وَلَمْ يَشْكُ وَقَالَ قَلِيلَاتُ الْمَسَارِحِ وَقَالَ وَصَفَرُ رِذَائِهَا وَخَيْرُ نَسَائِهَا وَعَقْرُ حَارِثِهَا وَقَالَ وَلَا تَنْقُتُ مِيرْتَنَا تَنْقِيْنَا وَقَالَ وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ ذَابِحَةٍ زَوْجًا.

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ فَاطِمَةَ

باب: حضرت فاطمہ زہراؑ کی فضیلت

۶۳۰۷- مسور بن مخرمہ سے روایت ہے انھوں نے سار رسول اللہ سے منبر پر آپ فرماتے تھے کہ ہشام بن مغیرہ کے بیٹوں نے مجھ سے اجازت مانگی اپنی بیٹی کا نکاح کرنے کے لیے علی بن ابی طالب سے (یعنی ابو جہل کی بیٹی کا جس کے نکاح کے لیے حضرت علی نے پیام دیا تھا) تو میں اجازت نہ دوں گا نہ دوں گا البتہ اس صورت میں اجازت دیتا ہوں کہ علی میری بیٹی کو طلاق دیں اور ان کی بیٹی سے نکاح کریں اس لیے کہ میری بیٹی ایک ککڑا ہے

۶۳۰۷- عَنِ الْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمَنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ ((إِنَّ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةِ اسْتَأْذَنُونِي أَنْ يُنْكَحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَلَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ ثُمَّ لَا آذَنُ لَهُمْ إِلَّا أَنْ يُجِبَّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيُنْكَحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّمَا ابْنَتِي بَضْعَةٌ مِنِّي بَرِيئِي مَا رَابَهَا

وَيُؤَدِّبُنِي مَا آذَاهَا))

میرا شک میں ڈالتا ہے مجھ کو جو اس کو شک میں ڈالتا ہے اور ایذا ہوتی ہے مجھ کو جس سے اس کو ایذا ہوتی ہے (اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ کو ایذا دینا ہر حال میں حرام ہے اگرچہ ایذا کا سبب امر مباح ہو دوسرا نکاح کرنا اگرچہ جائز تھا پر جب فاطمہ کو اس کی وجہ سے رنج ہوتا اور آپ کو ان کے رنج کی وجہ سے رنج ہوتا اس لیے آپ نے منع کر دیا جو کہ کمال شفقت کے علی اور فاطمہ پر دوسرے یہ کہ شاید حضرت فاطمہ کسی وقت میں پڑ جائیں ریشک کی وجہ سے جو عورتوں کا طبعی امر ہے۔)

۶۳۰۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۳۰۸- عَنْ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّمَا فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يُؤَدِّبُنِي مَا آذَاهَا))

۶۳۰۹- سیدنا زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ جب مدینہ میں آئے یزید بن معاویہ کے پاس سے سیدنا حسین کی شہادت کے بعد تو ملے ان سے مسور بن مخرمہ اور پوچھا آپ کا کچھ کام ہو تو مجھ کو حکم فرمائیے سیدنا زین العابدین نے فرمایا کچھ نہیں مسور نے کہا آپ رسول اللہ ﷺ کی تلوار مجھ کو دے دیتے کیونکہ میں ڈرتا ہوں لوگ آپ سے زبردستی اس کو چھین لیں قسم خدا کی اگر وہ تلوار آپ مجھ کو دے دیں گے تو کوئی اس کو نہ لے سکے گا جب تک میری جان میں جان ہے اور حضرت علی نے ابو جہل کی بیٹی کو پیام دیا حضرت فاطمہ کے ہوتے ہوئے تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ خطبہ سناتے تھے لوگوں کو اس منبر پر اور ان دنوں میں بالغ ہو چکا تھا آپ نے فرمایا فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ ان کے دین پر کوئی آفت آوے پھر بیان کیا اپنے ایک داماد کا جو عبد شمس کی اولاد میں سے تھے (یعنی حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا) اور تعریف کی ان کی رشتہ داری کی اور فرمایا انھوں نے جو بات مجھ سے

۶۳۰۹- عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ مِنْ عِنْدِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ مَقَتَلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَقِيَهُ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَقَالَ لَهُ هَلْ لَكَ إِلَيَّ مِنْ حَاجَةٍ تَأْمُرُنِي بِهَا قَالَ فَقُلْتُ لَهُ لَا قَالَ لَهُ هَلْ أَنْتَ مُعْطِيٌّ سَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَغْلِبَكَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ وَإِنَّمِ اللَّهُ لَيِّنٌ أَعْطَيْتَنِيهِ لَأَ يُحْلَسُ إِلَيْهِ أَبَدًا حَتَّى تَبْلُغَ نَفْسِي إِنْ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ حَظَبَ بِنْتِ أَبِي جَهْلٍ عَلِيٍّ فَاطِمَةَ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُحَظَبُ النَّاسَ فِي ذَلِكَ عَلِيٌّ مَبْرُورٌ هَذَا وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مُحْتَلِمٌ فَقَالَ ((إِنَّا فَاطِمَةُ مِنِّي وَإِنِّي أَتَخَوَّفُ أَنْ تُفْتَنَ فِي دِينِهَا)) قَالَ ثُمَّ ذَكَرَ صِبْغًا لَهُ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَتَنِي عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِيَّاهُ فَأَحْسَنَ قَالَ ((حَدَّثَنِي

کہی وہ سچ کہی اور جو وعدہ کیا وہ پورا کیا اور میں کسی حلال کو حرام نہیں کرتا اور نہ حرام کو حلال کرتا ہوں لیکن قسم خدا کی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک جگہ جمع نہ ہوں گی۔

۶۳۱۰- سور بن محرمہ سے روایت ہے حضرت علیؑ نے ابو جہل کی بیٹی کو پیام دیا اور ان کے نکاح میں حضرت فاطمہؑ تھیں رسول اللہؐ کی صاحبزادی جب فاطمہ نے یہ خبر سنی تو وہ رسول اللہؐ کے پاس آئیں اور عرض کیا آپ کے لوگ کہتے ہیں کہ آپ اپنی بیٹیوں کے لیے غصے نہیں ہوتے اور یہ علیؑ ہیں جو ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں سور نے کہا رسول اللہؐ کھڑے ہوئے اور تشہد پڑھا پھر فرمایا میں نے اپنی لڑکی کا نکاح (زینب کا) ابو العاص بن ربیع سے کیا اس نے جو بات مجھ سے کہی سچ کہی اور فاطمہؑ محمدؐ کی بیٹی میرے گوشت کا ٹکڑا ہے اور مجھے برا لگتا ہے کہ لوگ اس کے دین پر آفت لاویں (یعنی جب علیؑ دوسرا نکاح کریں گے تو شاید فاطمہؑ رشک کی وجہ سے کوئی بات اپنے خاندان کے خلاف کہہ بیٹھیں یا ان کی نافرمانی کریں اور گنہگار ہوں) اور قسم خدا کی رسول اللہؐ کی لڑکی اور عدو اللہؐ (اللہ کے دشمن) کی لڑکی دونوں ایک مرد کے پاس جمع نہ ہوگی یہ سن کر حضرت علیؑ نے پیام چھوڑ دیا (یعنی ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کا ارادہ موقوف کیا)۔

۶۳۱۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرے۔

۶۳۱۲- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ کو بلایا اور کان میں ان سے بات کی وہ روئیں پھر کان میں کچھ ان سے فرمایا وہ ہنسی میں نے ان سے پوچھا پہلے تم سے آپ نے کچھ فرمایا

فَصَدَّقْتَنِي وَوَعَدْتَنِي فَأَوْفَى لِي وَبَنِي لَسْتُ أَحْرَمُ حَلَالًا وَلَا أُحِلُّ حَرَامًا وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ مَكَانًا وَاحِدًا أَبَدًا))

۶۳۱۰- عَنْ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنٍ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَعْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ وَبِعْدَهُ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا سَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ أَنْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَوْ أَنَّ فَوْمَكَ يَتَخَذُونَ أُنْكَ لَا تَغَضَبُ لِبَنَاتِكَ وَهَذَا عَلِيٌّ نَاكِحًا ابْنَةَ أَبِي جَهْلٍ قَالَ الْمِسْوَرُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُهُ حِينَ تَشْهَدُ ثُمَّ قَالَ ((أَمَا بَعْدُ فَإِنِّي أَنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ فَخَدَّتْنِي فَصَدَّقْتَنِي وَإِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ مُضْغَةٌ مِنِّي وَإِنَّمَا أَكْرَهُ أَنْ يَفْتَوُوهَا وَإِنَّمَا وَاللَّهِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ أَبَدًا)) قَالَ فَتَرَكَ عَلِيٌّ الْمُعِطَةَ.

۶۳۱۱- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۶۳۱۲- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فَسَارَهَا مَا مَنَكْتُ ثُمَّ سَارَهَا فَضَجَّكَتْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِفَاطِمَةَ مَا هَذَا الَّذِي سَارَكَ بِرَسُولِ اللَّهِ

(۶۳۱۲) ☆ سبحان اللہ حضرت فاطمہ کو رسول اللہ سے ایسا عشق تھا کہ خاندان اور بچوں کی مفارقت سے کچھ رنج نہ ہوا لیکن آپ سے ملنے کی خوشی ہوئی۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَتْ
فَضْحِكْتَ فَأَلَتْ سَارَتِي فَأَخْبَرَنِي بِمَوْتِهِ
فَبَكَتْ ثُمَّ سَارَتِي فَأَخْبَرَنِي أَنِّي أَوَّلُ مَنْ يُبْعَثُ
بِنِ اَعْلِيهِ فَضْحِكْتُ.

تو تم روئیں پھر کچھ فرمایا تو تم ہنسیں یہ کیا بات تھی انہوں نے کہا
پہلے آپ نے فرمایا کہ میری موت قریب ہے میں روئی پھر فرمایا تو
سب سے پہلے میرے اہل بیت میں سے میرا ساتھ دے گی تو میں
ہنسی۔

۶۳۱۳- عَنْ غَايِثَةَ قَالَتْ كُنُّ أَرْوَاجَ النَّبِيِّ
ﷺ عِنْدَهُ لَمْ يُعَادِرْ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ
تَمْشِي مَا تُحْطِيْ مِثْلَيْهَا مِنْ مِثْلَيْ رَسُوْلِ اللهِ
ﷺ شَيْئًا فَلَمَّا رَأَاهَا رَحَّبَ بِهَا فَقَالَ ((هُوَ خِيَا
بَابْتِنِي)) ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ
سَارَاهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى جَزَعَهَا
سَارَاهَا الثَّانِيَةَ فَضْحِكْتُ فَقُلْتُ لَهَا خَصُّكَ
رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ نِسَائِهِ بِالسَّرَارِ ثُمَّ أَنْتِ
تَبْكِينَ فَلَمَّا قَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سَأَلْتَهَا مَا قَالَ
لَكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَتْ مَا كُنْتُ أَفْهِي عَلَى
رَسُوْلِ اللهِ ﷺ سِرَّةً قَالَتْ فَلَمَّا تَوَفَّى رَسُوْلُ
الله ﷺ قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكَ بِمَا لِي عَلَيْكَ مِنْ
الْحَقِّ لِمَا حَدَّثْتَنِي مَا قَالَ لَكَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ
فَقَالَتْ أَمَا الْآنَ فَتَعْمُ أَمَا حِينَ سَارَتِي فِي الْمَرْوَةِ
الْأُولَى فَأَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيْلَ كَانَ يُعَارِضُهُ الْقُرْآنَ
فِي كُلِّ سَنَةٍ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَإِنَّهُ عَارِضُهُ الْآنَ

۶۳۱۳- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول
اللہ ﷺ کی سب بیبیاں آپ کے پاس تھیں (آپ کی بیماری میں)
کوئی باقی نہ تھی جو نہ ہو دے اتنے میں حضرت فاطمہ آمیں اسی
طرح چلتی تھیں جس طرح رسول اللہ چلتے تھے آپ نے جب ان
کو دیکھا تو مر جا کہا اور فرمایا مر جا میری بیٹی پھر ان کو اپنے دائیں
طرف بٹھایا بائیں طرف اور ان کے کان میں چپکے سے کچھ فرمایا وہ
بہت روئیں جب آپ نے ان کا یہ حال دیکھا تو دوبارہ ان کے
کان میں کچھ فرمایا وہ ہنس میں نے ان سے کہا رسول اللہ نے خاص
تم سے راز کی باتیں کیں پھر تم روئی ہو جب آپ کھڑے ہوئے تو
میں نے ان سے پوچھا کیا فرمایا تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے انہوں نے کہا کہ میں آپ کا راز فاش کرنے والی نہیں جب
آپ کی وفات ہو گئی تو میں نے ان کو قسم دی اس حق کی جو میرا ان
پر تھا اور کہا بیان کرو مجھ سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم
سے فرمایا تھا انہوں نے کہا اب البتہ میں بیان کر دوں گی پہلی مرتبہ
آپ نے میرے کان میں یہ فرمایا کہ حضرت جبرئیل ہر سال میں
ایک بار یا دوبارہ مجھ سے قرآن کا دور کرتے اس سال انہوں نے دو

(۶۳۱۳) ☆ اس حدیث سے صاف لگتا ہے کہ اس امت کی تمام عورتوں سے حضرت فاطمہ زہرا افضل ہیں بلکہ بعضوں نے اگلی بھی سب
عورتوں سے افضل کہا ہے اور یہ کہا ہے کہ حضرت فاطمہ حضرت کا جزو ہیں اس وجہ سے ان کے برابر کوئی عورت نہیں ہو سکتی اور جمہور کا یہ قول
ہے کہ حضرت مریم کے بعد سب سے افضل ہیں کیونکہ حضرت مریم کی شان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واصطفك على نساء العالمين سبحان
الله حضرت کے اہل بیت علیہم السلام کا کتاب اور وہ ہے حضرت فاطمہ اس امت کی سب عورتوں کی سردار ہیں اور سیدنا حسن اور سیدنا حسین سب
جو ان جنتیوں کے سردار ہیں اور حضرت علی آپ کے بھائی ہیں دنیا اور آخرت میں راہی ہو اللہ تعالیٰ ان سے نور ہمارا احشران کے غلاموں میں
کرے آمین یا رب العالمین۔

بارود کیا اور میں خیال کرتا ہوں کہ میرا وقت قریب آ گیا ہے (دنیا سے جانے کا) تو اللہ سے ڈرتی رہ اور صبر کر میں تیرا بہت اچھا پیش خیمہ ہوں یہ سن کر میں رونے لگی جیسے تم نے دیکھا تھا جب آپ نے میرا رونا دیکھا تو دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا اے فاطمہ تو راضی نہیں ہے اس بات سے کہ مومنوں کی عورتوں کی یا اس امت کی عورتوں کی سردار ہووے یہ سن کر میں ہنسی جیسے تم نے دیکھا۔

۶۳۱۳- ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی سب بیہاں جمع ہوئیں کوئی باقی نہ رہی پھر فاطمہ آئیں بالکل رسول اللہ کی طرح ان کی چال تھی آپ نے فرمایا مرحبا میری بیٹی اور ان کو داہنی یا بائیں طرف بٹھایا پھر ان کے کان میں ایک بات فرمائی وہ رونے لگیں پھر ایک بات فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں میں نے کہا تم کیوں روتی ہو انھوں نے کہا میں آپ کا ہمید کھولنے والی نہیں ہوں میں نے کہا میں نے تو آج کی طرح کبھی خوشی نہیں دیکھی جو رنج سے اتنی نزدیک ہو (یعنی رنج کے بعد ہی اس کے متصل خوشی ہو) جب وہ روئیں تو میں نے کہا رسول اللہ نے تم کو خاص کیا ہے اس بات سے اور ہم سے بیان نہ کی پھر تم روتی ہو (حالانکہ تمہارا درجہ ایسا بڑھ گیا کہ بیٹیوں سے زیادہ راز دار ہو گئیں) اور میں نے پوچھا رسول اللہ نے کیا فرمایا انھوں نے یہی کہا کہ میں رسول اللہ کا راز فاش کرنے والی نہیں جب آپ کی وفات ہو گئی تو میں نے پوچھا انھوں نے کہا آپ نے فرمایا جبرئیل ہر سال مجھ سے ایک بار قرآن شریف کا دور کرتے تھے اس سال دو بار دور کیا اور میں سمجھتا ہوں کہ میری موت قریب آن پہنچی ہے اور تو سب سے پہلے مجھ سے ملے گی اور میں تیرا اچھا پیش خیمہ ہوں۔ یہ سن کر میں روئی پھر آپ نے فرمایا کیا تو خوش نہیں ہوتی اس بات سے کہ تو مومنوں کی عورتوں کی سردار ہووے یا اس امت کی

مرثیہ ((وَإِنِّي لَا أَرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدْ اقْتَرَبَ فَأَتَيْتُ اللَّهَ وَأَضْرَبِي فَإِنَّهُ نَعِمَ السَّلْفُ أَنَا لَكَ)) قَالَتْ فَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتَ فَلَمَّا رَأَى حَزْرَةَ سَارِئَةَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ ((يَا فَاطِمَةُ أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الْأُمَّةِ)) قَالَتْ فَضَحِكْتُ صَحْبِي الَّذِي رَأَيْتَ.

۶۳۱۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُعَادِرْ مِنْهُنَّ امْرَأَةً فَخَافَتْ فَاطِمَةُ تَمَسُّبِي كَأَنَّ مِثْلَيْهَا مِثْلِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((مَرْحَبًا بِابْنَتِي)) فَأَجْلَسَهَا عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ إِنَّهُ أَسْرَأَ إِلَيْهَا حَدِيثًا فَكَيْتُ فَاطِمَةُ ثُمَّ إِنَّهُ سَارَهَا فَضَحِكْتُ أَنْصَابًا فَقُلْتُ لَهَا مَا يُكِيْلُكَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ بِأَنْفُسِي سِوَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ فَرِحًا أَقْرَبَ مِنْ حُزْنٍ فَقُلْتُ لَهَا حِينَ نَكَتَ أَحْصَلَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيثِهِ ذُونًا ثُمَّ تَبَكَّيْنِ وَسَأَلْتَهَا عَمَّا قَالَ فَقَالَتْ مَا كُنْتُ بِأَنْفُسِي سِوَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا فَضَرَ سَأَلْتَهَا فَقَالَتْ إِنَّهُ كَانَ حَدِيثِي أَنْ حَبْرِيَلْ كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلِّ عَامٍ مَرَّةً وَإِنَّهُ عَارِضُهُ بِهِ فِي الْعَامِ مَرَّتَيْنِ ((وَلَا أَرَانِي إِلَّا قَدْ حَضَرَ أَجَلِي وَإِنَّهُ أَوْلُ أَهْلِي لِحُوقِ بِي وَنَعَمَ السَّلْفُ أَنَا لَكَ)) فَكَيْتُ لِذَلِكَ ثُمَّ إِنَّهُ سَارَنِي فَقَالَ ((أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ

سَيِّدَةٌ نِسَاءً هَلِدُوا الْأَثَمَةَ)) فَضَجَكْتُ لَذَلِكَ.

عورتوں کی سردار ہووے یہ سن کر میں ہنس۔

بَابُ مَنْ فَضَّائِلِ أُمِّ سَلَمَةَ

باب: ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کی فضیلت

۶۳۱۵- عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي حَدَّثَنَا
أَبُو عُسْمَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ لَأَنْ تَكُونَنَّ إِنْ
اسْتَطَعْتَ أَوَّلَ مَنْ يَدْخُلُ السُّوقَ وَلَا آخِرَ مَنْ
يَخْرُجُ مِنْهَا فَإِنَّهَا مَعْرَكَةُ الشَّيْطَانِ وَبِهَا يُنْصَبُ
رَأْيُهُ قَالَ وَأَنْبَتُ أَنْ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ آتَى
نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ فَجَعَلَ
يُحَدِّثُ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَا أُمَّ سَلَمَةَ
(مَنْ هَذَا)) أَوْ كَمَا قَالَ قَالَتْ هَذَا دِحْيَةُ
قَالَ فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَيْمُ اللَّهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ
حَتَّى سَمِعْتُ حُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ يُخَيِّرُ خَيْرَنَا
أَوْ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ لِأَبِي عُسْمَانَ مَنْ
سَمِعْتَ هَذَا قَالَ مِنْ أَسْمَةَ بِنِ زَيْدٍ.

۶۳۱۵- سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے تجھ سے
اگر ہو سکے تو سب سے پہلے بازار میں مت جا اور نہ سب کے بعد
وہاں سے نکل کیونکہ بازار معرکہ ہے شیطان کا اور وہیں اس کا
جھنڈا کھڑا ہوتا ہے انھوں نے کہا حضرت جبرئیلؑ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کے پاس بی بی ام سلمہ تھیں
حضرت جبرئیلؑ باتیں کرنے لگے پھر کھڑے ہوئے تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا یہ کون شخص تھے انھوں نے
کہا دیحیہ کلبی تھے ام سلمہ نے کہا قسم خدا کی ہم تو ان کو وجہ کلبی
سمجھے یہاں تک کہ میں نے خطبہ ستار رسول اللہ ﷺ کا آپ ہماری
خبر بیان کرتے تھے۔

بَابُ مَنْ فَضَّائِلِ زَيْنَبِ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

باب: ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

عنها کی فضیلت

۶۳۱۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَدَتْ
طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ

۶۳۱۶- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے (اپنی بیبیوں سے) فرمایا کہ تم سب میں پہلے وہ مجھ سے

(۶۳۱۵) یعنی آپ نے یہاں کیا کہ جبرئیل آج میرے پاس آئے تھے اس وقت معلوم ہوا کہ وہ شخص دیحیہ کلبی نہ تھے بلکہ حضرت جبرئیل
تھے اس حدیث سے حضرت بی بی ام سلمہ کی فضیلت نکلی کہ انھوں نے جبرئیل کو دیکھا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے آدمیوں کی صورت میں
سکتے ہیں اور اکثر جبرئیل دیحیہ کلبی کی صورت پر آیا کرتے۔

(۶۳۱۶) تو لے ہاتھ سے حضرت کی مراد سخاوت تھی اور سخاوت حضرت زینبؓ میں سب سے زیادہ تھی انھوں نے ہی سب سے پہلے
اشغال کیا یعنی ۵۲۰ میں حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں اور جو لے ہاتھ سے حقیقی معنی مراد ہوتے تو ام المومنین سوڈہ کے ہاتھ سب سے لے
تھے وہی سب سے پہلے مرئیں۔

اس حدیث میں آپ کے دو بھڑے ہیں ایک تو یہ فرمایا کہ میں تم سے پہلے مردوں کا اور ایسا ہی ہوا دوسرے حضرت زینبؓ کی خبر دینا
کہ وہ اور بیبیوں سے پہلے مرئیں گی۔

ملے گی جس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں تو سب بیبیاں اپنے اپنے ہاتھ
ناپتیں تاکہ معلوم ہو کس کے ہاتھ زیادہ لمبے ہیں حضرت عائشہ
نے کہا ہم سب میں زینب کے ہاتھ زیادہ لمبے تھے وہ اپنے ہاتھ
سے محنت کرتیں اور صدقہ دیتیں۔

باب: ام ایمن کی فضیلت

۶۳۱۷- انس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام ایمن کے پاس
تشریف لے گئے میں بھی آپ کے ساتھ گیا وہ ایک برتن میں
شربت لائیں۔ میں نہیں جانتا آپ روزے سے تھے یا کیا آپ
نے اس کو پھیر دیا وہ چلانے لگیں اور غصہ کرنے لگیں آپ پر۔

۶۳۱۸- حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت ابو بکر
صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر سے کہا ہمارے ساتھ چلو ام
ایمن کی ملاقات کے لیے ہم اس سے ملیں گے جیسے رسول اللہ جابا
کرتے تھے ان سے ملنے کے لیے جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ
رونے لگیں دونوں صاحبوں نے کہا تم کیوں روتی ہو اللہ جل جلالہ
کے پاس جو سامان ہے اس کے رسول کے لیے وہ بہتر ہے رسول
کے لیے ام ایمن نے کہا میں اس لیے نہیں روتی کہ یہ بات نہیں
جاتی لیکن میں اس وجہ سے روتی ہوں کہ اب آسمان سے وحی کا آنا
بند ہو گیا ام ایمن کے اس کہنے سے ابو بکر اور عمر کو بھی رونا آیا وہ
بھی ان کیساتھ رونے لگے۔

باب: انس کی ماں حضرت ام سلیم اور حضرت بلال کی

فضیلت

۶۳۱۹- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کسی

اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَمْرٌ عَزَمْتُ لِعَاقِبَةِ
بِي اَطْوَلُ لَكُنْ يَدَا)) قَالَتْ فَكُنْ يَنْطَلِقُ اَبْنُ اَيْمَنَ
اَطْوَلُ يَدَا قَالَتْ فَكَانَتْ اَطْوَلَنَا يَدَا زَيْنَبُ لِأَنَّهَا
كَانَتْ تَعْمَلُ بِبَيْهَا وَتَصَدَّقُ

باب مِنْ فَضَائِلِ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا (۱)

۶۳۱۷- عَنْ أَنَسٍ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللهِ
ﷺ إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ فَأَنْطَلَقَتْ مَعَهُ فَأَوَلَّتْهُ إِذَا شَرِبَ
شَرَابًا قَالَ فَلَا أُدْرِي أَصَادَفْتُهُ صَائِمًا أَوْ لَمْ
يُرِدْهُ فَجَعَلَتْ تُصَحِّبُ عَلَيْهِ وَتَذَمُّرُ عَلَيْهِ.

۶۳۱۸- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو
بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بَعْدَ رِفَاةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُمَرَ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ
تَزُورُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَزُورُهَا
فَلَمَّا انْتَهَيْتَا إِلَيْهَا بَكَتُ فَقَالَا لَهَا مَا يُبْكِيكِ مَا
عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَتْ مَا أُبْكِيكِ أَنْ لَأَ أَكُونَ أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ
اللهِ خَيْرٌ لِرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ
أُبْكِيكِ أَنَّ الْوَحْيَ قَدْ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ
فَهِيَ حَتْمًا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا.

بابُ مِنْ فَضَائِلِ أُمِّ سَلِيمٍ أُمِّ أَنَسِ بْنِ

مَالِكٍ وَبِلَالٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

۶۳۱۹- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

(۱) یہ حضرت کی کھلائی تھیں ان کا نام برکت تھا اور یہ والدہ ہیں اسامہ بن زید کی حضرت عثمان کی خلافت میں مریں۔

(۶۳۱۷) کیونکہ وہ کھلائی تھیں آپ کی ایک حدیث میں ہے کہ ام ایمن میری دوسری ماں ہے پہلی ماں کے بعد۔

(۶۳۱۸) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صالحین کی لہارت کے لیے جانا مستحب ہے اور صالحین کی مفارقت پر رونا بھی درست ہے۔

(۶۳۱۹) نووی نے کہا ام سلیم اور ام حرام دونوں آپ کی خالہ تھیں رضاعی یا نسبی اور محرم تھیں اس حدیث سے معلوم ہوا کہ محرم

عورت کے گھر میں نہیں جاتے تھے سوا اپنی بیویوں کے یا ام سلیم کے (جو انس کی ماں اور ابو طلحہ کی بی بی تھیں) آپ ام سلیم کے پاس جایا کرتے لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی آپ نے فرمایا مجھے اس پر بہت رحم آتا ہے اس کا بھائی میرے ساتھ مارا گیا۔

۶۳۲۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت میں گیا وہاں میں نے آہٹ پائی (کسی کے چلنے کی آواز) میں نے پوچھا کون ہے لوگوں نے کہا غمیصہ بنت ملحان (ام سلیم کا نام غمیصہ یا رمیصہ تھا) انس بن مالک کی ماں۔

۶۳۲۱- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے جنت دکھائی گئی تو میں نے وہاں ابو طلحہ کی بی بی ام سلیم کو دیکھا پھر میں نے اپنے آگے چلنے کی آواز سنی دیکھا تو بلال ہیں۔

باب: ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کی فضیلت

۶۳۲۲- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بیٹا جوام سلیم کے پیٹ سے تھا مر گیا انھوں نے اپنے گھر والوں سے کہا ابو طلحہ کو خبر نہ کرنا ان کے بیٹے کی جب تک میں خود نہ کہوں آخر ابو طلحہ آئے ام سلیم شام کا کھانا سامنے لائیں انھوں نے کھایا اور پیا پھر ام سلیم نے اچھی طرح بناؤ اور سٹھار کیا ان کے لیے یہاں تک کہ انھوں نے جماع کیا ان سے جب ام سلیم نے دیکھا کہ وہ سیر ہو گئے اور ان کے ساتھ محبت بھی کر چکے اس وقت انھوں نے کہا اے ابو طلحہ اگر کچھ لوگ اپنی چیز کسی گھر والوں کو مانگے پر دیوں پھر اپنی چیز مانگیں تو کیا گھر والے اس کو روک سکتے

النبي صلى الله عليه وسلم لا يدخل على أحد من النساء إلا على أزواجه إلا أم سلمة فإنه كان يدخل عليها فقيل له في ذلك فقال ((إني أرحمها قبل أخوها معي)).

۶۳۲۰- عن أنس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ((دخلت الجنة فسمعت خشقة فقلت من هذا قالوا هذيه الغميصاء بنت ملحان أم أنس بن مالك)).

۶۳۲۱- عن جابر بن عبد الله أن رسول الله صلى الله عليه وآله قال أريت الجنة فرايت امرأة أبي طلحة ثم سمعت خشخشة أمي فإذا بلال.

باب من فضائل أبي طلحة الأنصاري رضي الله عنه

۶۳۲۲- عن أنس قال مات ابن لأبي طلحة من أم سلمة فقالت لأهلها لا تخذلوا أبا طلحة بانيه حتى أكون أنا أحدثه قال فحاء ففررت إلى عشاء فأكل وشرب فقال ثم تصنعت له أحسن ما كان تصنع قبل ذلك فوقع بها فلما رأت أنه قد شبع وأصاب منها قالت يا أبا طلحة أرايت لو أن قومًا أعاروا عاريتهم أهل بيت فطلبوا عاريتهم ألهم أن يمنعوهم قال لا قالت فاحتسب ابنك قال ففضب وقال

فقہ عورت کے پاس جانا درست ہے۔

(۶۳۲۲) ☆ یہ حدیث کتاب الادب میں گزر چکی۔

ہیں ابو طلحہ نے کہا نہیں روک سکتے ام سلیم نے کہا تو میں تم کو خبر دیتی ہوں تمہارے بیٹے کے مرنے کی یہ سن کر ابو طلحہ غصے ہوئے اور کہنے لگے تو نے مجھ کو خبر نہ کی یہاں تک کہ میں آلودہ ہوا (جنسی ہوا) اب مجھ کو خبر کی وہ گئے اور رسول اللہ کے پاس جا کر آپ کو خبر کی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو برکت دیوے تمہاری گزری ہوئی رات میں ام سلیم حاملہ ہوئیں رسول اللہ سفر میں تھے ام سلیم بھی آپ کے ساتھ تھیں اور آپ جب سفر سے مدینہ میں تشریف لاتے تو رات کو مدینہ میں داخل نہ ہوتے جب لوگ مدینہ کے قریب پہنچے تو ام سلیم کو دروزہ شروع ہوا ابو طلحہ ان کے پاس ٹھہرے رہے اور رسول اللہ تشریف لے گئے ابو طلحہ کہتے تھے اے پروردگار تو جانتا ہے کہ مجھے تیرے رسول کے ساتھ نکلنا پسند ہے جب وہ نکلے اور جانا پسند ہے جب وہ جاوے لیکن تو جانتا ہے میں جس وجہ سے رک گیا ہوں ام سلیم نے کہا (اے ابو طلحہ اب میرے ویرا درد نہیں ہے جیسے پہلے تھا تو چلو ہم چلے جب میاں بی بی مدینہ میں آئے تو پھر ام سلیم کو دروزہ شروع ہوا اور وہ ایک لڑکا جنس میری ماں نے کہا اے انس اس کو کوئی دودھ نہ پلاوے جب تک تو صبح کو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ لے جاوے جب صبح ہوئی تو میں نے بچے کو اٹھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا میں نے دیکھا تو آپ کے ہاتھ میں اونٹوں کے داغنے کا آلہ ہے آپ نے جب مجھ کو دیکھا تو فرمایا شاید ام سلیم نے یہ لڑکا جنس میں نے کہا ہاں آپ نے وہ آلہ ہاتھ مبارک سے رکھ دیا اور میں بچے کو لے کر آیا اور آپ کی گود میں بٹھایا آپ نے عجوبہ کھجور مدینہ کی منگوائی اور اپنے منہ میں چبائی جب وہ کھل گئی تو بچے کے منہ میں ڈالی بچہ اس کو چوسنے لگا آپ نے فرمایا دیکھو انصار کو کھجور سے کیسی محبت ہے پھر آپ نے اس کے منہ پر ہاتھ پھیرا اور اس کا نام عبد اللہ رکھا۔

تَرَكْتَنِي حَتَّى تَلَطَّحْتُ ثُمَّ أَخْبَرْتَنِي بِأَنِّي قَاتَلْتُ حَتَّى آتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((بَارَكَ اللَّهُ لَكُمَا فِي غَابِرٍ لِيَلْبِكُمَا)) قَالَ فَحَمَلْتُ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَهِيَ مَعَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى الْمَدِينَةَ مِنْ سَفَرٍ لَا يَطْرُقُهَا طَرُوقًا فَدَنُوا مِنَ الْمَدِينَةِ فَضَرَبَهَا الْمَحَاضُ فَأَخْبَسَ عَلَيْهَا أَبُو طَلْحَةَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ يَا رَبُّ إِنَّهُ يُعَجِّبُنِي أَنْ أُخْرَجَ مَعَ رَسُولِكَ إِذَا خَرَجَ وَأُدْخِلَ مَعَهُ إِذَا دَخَلَ وَقَدْ أَخْبَسْتُ بِمَا تَرَى قَالَ يَقُولُ أُمُّ سَلِيمٍ يَا أَبَا طَلْحَةَ مَا أَحَدٌ الَّذِي كُنْتُ أَحَدُ الْأَطْلُقِ فَأَنْطَلَقْنَا قَالَ وَضَرَبَهَا الْمَحَاضُ حِينَ قَدِمَا فَوَلَدَتْ عَلَامًا فَقَالَتْ لِي أُمِّي يَا أَنَسُ لَا يُرْصِعُهُ أَحَدٌ حَتَّى تَعْدُو بِهِ عَلَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحَ اخْتَمَلْتُهُ فَأَنْطَلَقْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَصَادَقْتُهُ وَمَعَهُ مَيْسَمٌ فَلَمَّا رَأَيْتِي قَالَ ((لَعَلَّ أُمَّ سَلِيمٍ وَلَدَتْ)) قُلْتُ نَعَمْ فَوَضَعَ الْمَيْسَمَ قَالَ وَجِئْتُ بِهِ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَجْوَةٍ مِنْ عَجْوَةِ الْمَدِينَةِ فَلَاكَهَا فِي يَدِي حَتَّى ذَابَتْ ثُمَّ قَدَفَهَا فِي فِي الصَّبِيِّ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ يَتَلَمَّظُهَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انظُرُوا إِلَى حُبِّ الْأَنْصَارِ التَّمْرُ قَالَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ.

۶۳۲۳- عَنْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ مَاتَ ابْنُ لَآبِي طَلْحَةَ وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ.

۶۳۲۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال سے صبح کی نماز پڑھ کر اے بلال بیان کر مجھ سے وہ عمل جو تو نے کیا ہے اسلام میں جس کے فائدے کی تجھے زیادہ امید ہے کیونکہ میں نے آج کی رات تیری جوتیوں کی آواز سنی اپنے سامنے جنت میں بلال نے کہا میں نے کوئی عمل اسلام میں جس کے نفع کی امید بہت ہے اس سے زیادہ نہیں کیا کہ میں جب پورا وضو کرتا ہوں کسی وقت میں رات یا دن کو تو اس وضو سے نماز پڑھتا ہوں جتنی اللہ عزوجل نے میری قسمت میں لکھی ہے۔

۶۳۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَلَالٍ عِنْدَ صَلَاةِ الْغَدَاةِ ((يَا بَلَالُ حَدِّثْنِي بِأَرْجَحِي عَمَلٍ عَمِلْتَهُ عِنْدَكَ فِي الْإِسْلَامِ مَنْفَعَةٌ فَإِنِّي سَمِعْتُ اللَّيْلَةَ حَشَفَ نَعْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ)) قَالَ بَلَالٌ مَا عَمِلْتُ عَمَلًا فِي الْإِسْلَامِ أَرْجَحِي عِنْدِي مَنْفَعَةٌ مِنْ أَنِّي لَا أَنْظَهُرُ طَهُورًا تَامًا فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ إِلَّا صَلَّيْتُ بِذَلِكَ الطَّهُورِ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي أَنْ أُصَلِّيَ

باب: عبد اللہ بن مسعود اور ان کی والدہ رضی اللہ عنہما کی فضیلت

باب من فضائل عبد الله بن مسعود وأمه رضي الله تعالى عنهما

۶۳۲۵- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب یہ آیت اتری جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام بجالائے ان پر گناہ نہیں ہے اس کا جو کھا چکے آخر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان لوگوں میں سے ہے (یعنی ایمان والوں اور نیک اعمال والوں میں سے)۔

۶۳۲۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا إِلَىٰ آخِرِ الْآيَةِ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قِيلَ لِي أَنْتَ مِنْهُمْ))

۶۳۲۶- ابو موسیٰ سے روایت ہے میں اور میرا بھائی دونوں یمن سے آئے تو ایک زمانے تک ہم عبد اللہ بن مسعود اور ان کی ماں کو رسول اللہ کے اہل بیت میں سے سمجھتے تھے اس وجہ سے کہ وہ بہت جاتے آپ کے پاس اور ساتھ رہتے آپ کے۔

۶۳۲۶- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ فَكُنَّا حِينًا وَمَا نُرَى ابْنَ مَسْعُودٍ وَأُمَّهُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَثْرَةِ دُخُولِهِمْ وَكُرُوبِهِمْ لَهُ.

۶۳۲۷- عَنْ أَبِي مُوسَى يَقُولُ لَقَدْ قَدِمْتُ أَنَا

(۶۳۲۳) نووی نے کہا اس حدیث سے وضو کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت نکلتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ تحیۃ الوضو سنت ہے اور یہ نماز ہر وقت میں جائز ہے طلوع اور غروب اور دوپہر کے وقت بھی اور ہمارا مذہب یہی ہے۔

وَأَجِبِي مِنَ الْيَمِينِ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

۶۳۲۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں صرف عبد اللہ کا ذکر ہے۔

۶۳۲۸- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُرِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَوْ مَا ذَكَرَ مِنْ نَحْوِ هَذَا.

۶۳۲۹- ابوالاحوص سے روایت ہے جب ابن مسعود مر گئے تو میں ابو موسیٰ اور ابو مسعود کے پاس تھا ایک نے دوسرے سے کہا کیا تم سمجھتے ہو کہ عبد اللہ کے مثل اب کوئی ہے دوسرے نے کہا تم یہ کہتے ہو ان کا تو یہ حال تھا کہ ہم روکے جاتے اور ان کو اجازت دی جاتی اور ہم غائب رہتے اور وہ حاضر رہتے۔

۶۳۲۹- عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ شَهِدْتُ أَبَا مُوسَى وَأَبَا مَسْعُودٍ حِينَ مَاتَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَتَرَاهُ تَرَكَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ فَقَالَ إِنْ قُلْتَ ذَلِكَ إِنْ كَانَ لِيُؤَدَّنَ لَهُ إِذَا حُجِبْنَا وَيَشْهَدُ إِذَا غَبْنَا.

۶۳۳۰- ابوالاحوص سے روایت ہے کہ ہم ابو موسیٰ کے گھر میں تھے اور وہاں عبد اللہ بن مسعود کے کئی ساتھی تھے اور ایک قرآن مجید دیکھ رہے تھے اتنے میں عبد اللہ کھڑے ہوئے ابو مسعود نے کہا میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ نے اپنے بعد قرآن کا جاننے والا اس شخص سے زیادہ کوئی چھوڑا ہو جو کھڑا ہے ابو موسیٰ نے کہا اگر تم یہ کہتے ہو (تو صحیح ہے) ان کا یہ حال تھا کہ یہ حاضر رہتے جب ہم غائب ہوتے اور ان کو اجازت ملتی جب ہم روکے جاتے۔

۶۳۳۰- عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ قَالَ كُنَّا فِي دَارِ أَبِي مُوسَى مَعَ نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ فِي مِصْحَفٍ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ مَا أَعْلَمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ بَعْدَهُ أَعْلَمَ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنْ هَذَا الْقَائِمِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى أَمَا لَيْنُ قُلْتَ ذَلِكَ لَقَدْ كَانَ يَشْهَدُ إِذَا غَبْنَا وَيُؤَدَّنُ لَهُ إِذَا حُجِبْنَا.

۶۳۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۳۳۱- عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ حُذَيْفَةَ وَأَبِي مُوسَى وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَحَدِيثَ قُطَيْبَةَ أَنَّهُمْ وَأَكْثَرُ.

۶۳۳۲- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے انھوں نے (اپنے یاروں سے) کہا (اپنے قرآن چھپا رکھو) اور جو کوئی چھپا رکھے گا کوئی شے وہ لاوے گا اس کو قیامت کے دن پھر کہا تم مجھے کس

۶۳۳۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ قَالَ وَمَنْ يَغْلُلُ يَأْتِ بِمَا غُلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ قِرَاءَةُ مَنْ تَأْتُرُونِي أَنْ أَكْفُرًا فَلَقَدْ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

(۶۳۲۹) یعنی زندگی میں بھی کوئی ان کے برابر رسول اللہ کا مقرب نہ تھا تو مرنے کے بعد اب کون ان کا مثل ہوگا۔

(۶۳۳۲) عبد اللہ بن مسعود کے مصعب میں بعض مقاموں میں جمہور کے مخالف قراءت تھی ان کے یاروں کا مصحف بھی ان ہی کی طرح تھا لوگوں نے اس بات پر انکار کیا اور حکم کیا عبد اللہ کو جمہور کے موافق پڑھنے کا اور طلب کیا ان کے مصحف کو جلانے کے لیے لیکن انھوں نے اپنا مصحف نہیں دیا اور اپنے یاروں سے بھی کہہ دیا چھپاؤ البتہ کیونکہ جو چھپاؤ گے وہ اس آیت کے بموجب قیامت میں لاؤ گے تو تم قیامت لہی

شخص کی قرأت کی طرح قرآن پڑھنے کا حکم کرتے ہو میں نے تو رسول اللہ کے سامنے ستر پر کئی سورتیں پڑھیں اور رسول اللہ کے اصحاب یہ جانتے ہیں کہ میں ان سب میں زیادہ جانتا ہوں اللہ کی کتاب کو اور اگر میں جانتا کہ کوئی مجھ سے زیادہ جانتا ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو تو میں چلا جاتا اس کے پاس شعیب نے کہا میں رسول اللہ کے اصحاب کے حلقوں میں بیٹھا میں نے کسی سے نہیں سنا جس نے عبد اللہ کی اس بات کو رد کیا ہو یا ان پر عیب کیا ہو۔

۶۳۳۳- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انھوں نے کہا قسم اس کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اللہ کی کتاب میں کوئی ایسی سورت نہیں ہے مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کہاں اتری اور کوئی آیت ایسی نہیں ہے مگر میں جانتا ہوں کہ وہ کس باب میں اتری اور جو میں جانتا کسی کو کہ وہ اللہ کی کتاب مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور اس تک اونٹ پہنچ سکتے تو میں سوار ہو کر اس کے پاس جاتا (سبحان اللہ دین کے علم کا ایسا شوق تھا)۔

۶۳۳۴- مسروق سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن عمرو کے پاس جاتے اور ان سے باتیں کرتے ایک دن ہم نے عبد اللہ بن مسعود کا ذکر کیا انھوں نے کہا تم نے ایسے شخص کا ذکر کیا جس سے میں محبت رکھتا ہوں جب سے میں نے ایک حدیث سنی رسول اللہ سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے تم قرآن سیکھو چار آدمیوں سے ام عبد کے بیٹے سے (یعنی عبد اللہ بن مسعود سے) پہلے ان ہی کا نام لیا اور معاذ بن جبل سے اور ابی بن کعب سے اور سالم سے جو مولیٰ تھا ابو حذیفہ کا۔

۶۳۳۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً
وَلَقَدْ عَلِمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَنِّي أَعْلَمُهُمْ بِكِتَابِ اللَّهِ وَلَوْ أَعْلَمُ أَنَّ
أَخْذًا أَعْلَمُ مِنِّي لَرَحَلْتُ إِلَيْهِ قَالَ شَقِيقُ
فَحَلَسْتُ فِي حَلْقِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا سَبَعْتُ أَخْذًا يَرُدُّ ذَلِكَ عَلَيْهِ
وَلَا يَعْيبُهُ.

۶۳۳۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ
مَا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ سُورَةٌ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ حَيْثُ
نَزَلَتْ وَمَا مِنْ آيَةٍ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيمَا أَنْزَلْتُ وَلَوْ
أَعْلَمُ أَخْذًا هُوَ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللَّهِ مِنِّي تَبْلُغُهُ
الْإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ.

۶۳۳۴- عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا نَأْتِي عَبْدَ اللَّهِ
بِنَ عَمْرٍو فَتَحَدَّثُ إِلَيْهِ وَقَالَ ابْنُ نَعْمَانَ عِنْدَهُ
فَذَكَرْنَا يَوْمًا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ لَقَدْ
ذَكَرْتُمْ رَحَلًا لَا أَرَأَى أَحَبُّهُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
يَقُولُ ((خُذُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ ابْنِ أُمِّ
عَبْدٍ قَبْدًا بِهِ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ
وَسَالِمِ مَوْلَى أَبِي حَذِيفَةَ))

۶۳۳۵- عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ
بِنِ عَمْرٍو فَذَكَرْنَا حَدِيثًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

قرآن میں قرآن لے کر آؤ گے اس سے زیادہ کون سا شرف ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ انسان اپنی فضیلت اور علم کا ذکر کر سکتا ہے بشرطیکہ فخر اور تکبر کی راہ سے نہ ہو اور بہت سے بزرگوں نے ایسا کیا ہے۔

مَسْعُودٌ فَقَالَ إِنَّ ذَلِكَ الرَّحْلُ لَأُزَالُ أُحِيَّةُ بَعْدَ شَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُهُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((اقْرءُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ مِنْ ابْنِ أُمِّ عَبْدِ)) فَبَدَأَ بِهِ ((وَمِنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَمِنْ سَالِمِ مَوْلَى أَبِي خَذِيفَةَ وَمِنْ مُعَاذِ بْنِ حَبَلٍ)) وَحَرَفَ ثُمَّ يَدْتَمِرُهُ زُهَيْرٌ قَوْلُهُ يَقُولُهُ

۶۳۳۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۳۳۶- عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادٍ حَرَبٍ وَرَوَّاعٍ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَدِمَ مُعَاذٌ قَبْلَ أَبِي زُهَيْرٍ رِوَايَةَ أَبِي كُرَيْبٍ أَبِي قَبْلَ مُعَاذٍ

۶۳۳۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۳۳۷- عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِمْ وَاحْتِلَافًا عَنْ شُعْبَةَ فِي تِسْعِ الْأَرْبَعَةِ

۶۳۳۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۳۳۸- عَنِ مَسْرُوقٍ قَالَ ذَكَرُوا ابْنَ مَسْعُودٍ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ ذَلِكَ رَحْلٌ لَأُزَالُ أُحِيَّةُ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((اسْتَقْرَئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَسَالِمِ مَوْلَى أَبِي خَذِيفَةَ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ حَبَلٍ))

۶۳۳۹- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۳۳۹- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ قَالَ شُعْبَةُ بَدَأَ بِهَذَيْنِ لَأُذْرِي بَأَيِّهِمَا بَدَأَ

باب: ابی بن کعب اور انصار کی ایک جماعت کی فضیلت

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَجَمَاعَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ

۶۳۴۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے تھے قرآن کو

۶۳۴۰- عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْبَعَةٌ كُنْتُهُمْ

جمع کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں چار شخصوں نے اور وہ چاروں

(۶۳۴۰) انس رضی اللہ عنہ نے کہا اس حدیث سے بعض لفظوں نے شبہ کیا ہے قرآن کے تو اتر میں حالانکہ اس میں یہ نہیں کہ سوا ان چار کے اور لوگ شریک نہ تھے اور مازری نے پندرہ صحابیوں کو نقل کیا ہے کہ وہ حافظ قرآن تھے اور صحیح حدیث میں ہے کہ یمامہ کی لڑائی میں قرآن کے جمع کرنے والوں میں سے سزا آدمی شہید ہوئے اور یمامہ کی لڑائی آپ کی وفات کے قریب واقع ہوئی تو کیونکر گمان ہو سکتا ہے کہ یہ لفظ

انصاری تھے معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور ابو زید نے قتادہ نے کہا میں نے انس سے پوچھا کہ ابو زید کون ہے انہوں نے کہا میرے چچاؤں میں تھے۔

۶۳۴۱- قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے انس بن مالک سے کہا کس نے قرآن جمع کیا رسول اللہ کے زمانے میں انس نے کہا چار آدمیوں نے انصار میں سے ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ایک شخص نے انصار میں سے جس کو ابو زید کہتے تھے۔

۶۳۴۲- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب سے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ قرآن سناؤں تجھ کو ابی نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیا آپ سے؟ آپ نے فرمایا ہاں تیرا نام لیا یہ سن کر ابی بن کعب رونے لگے (خوشی سے یا یہ سمجھ کر کہ اس نعمت اور عزت بخشی کا شکر مجھ سے نہ ہو سکے گا یا اپنا درجہ دیکھ کر اور خداوند کریم کی عظمت کا خیال کر کے)۔

۶۳۴۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۳۴۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

باب: سعد بن معاذ کی فضیلت

۶۳۴۵- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول

مِنَ الْأَنْصَارِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبِيُّ بْنُ كَعْبٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لَأَنْسِ مِنْ أَبِي زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ عُمَمَتَيْ.

۶۳۴۱- عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لَأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ مِنْ حَمِيعِ الْأَنْصَارِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أَبِي بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُكْنَى أَبُو زَيْدٍ.

۶۳۴۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَأَبِي إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ قَالَ اللَّهُ سَمَانِي لَكَ قَالَ اللَّهُ سَمَانًا لِي)) فَإِنْ فَجَعَلَ أَبِي يَكْفِي.

۶۳۴۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي بْنِ كَعْبٍ ((إِنْ اللَّهُ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ)) نَمْ يَكُنُ الْتَيْنِ كَضَرُوا قَالَ وَسَمَانِي قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكْفِي.

۶۳۴۴- عَنْ أَنَسِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي بَعْثَلَةَ.

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ سَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ

۶۳۴۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ

لوگ شریک نہ ہوں اور خلفائے اربعہ کا ذکر اس روایت میں نہیں حالانکہ ان کا جمع نہ کرنا بعید ہے عقل سے باوجود یکہ وہ جریس تھے یہ نسبت اوروں کے عبادت پر اور خیر پر۔ اور جو مان لیں کہ جمع میں یہی چار آدمی شریک تھے جب بھی تو ان میں خلل نہیں پڑتا کس لیے کہ اجزاء قرآن کے ہزاروں گویا تھے اور اس وجہ سے مجموع قرآن بھی متواتر ہو اور اس میں کسی مسلمان یا ملحد نے خلاف نہیں کیا اتنی۔

(۶۳۴۵) یعنی ان کے آنے کی خوشی سے اور شاید عرش میں تمیز اور ادراک ہو اس سے کوئی امر مانع نہیں ہے اکثر فلاسفہ نے

اللہ ﷺ نے فرمایا اور سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ سامنے رکھا تھا ان کے واسطے پروردگار کا عرش جھوم گیا۔

۶۳۳۶- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا عرش مل گیا سعد بن معاذ کی موت سے۔
۶۳۳۷- انس سے بھی ایسی ہی روایت ہے جیسے پہلے گزری۔

۶۳۳۸- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک ریشمی جوڑا تحفہ آیا آپ کے اصحاب اس کو چھونے لگے اور اس کی نرمی سے تعجب کرنے لگے آپ نے فرمایا تم اس کی نرمی سے تعجب کرتے ہو البتہ سعد بن معاذ کے قوال (رومال) جنت میں اس سے بہتر اور اس سے زیادہ نرم ہیں۔

۶۳۳۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۳۵۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۳۵۱- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس سندس (ایک ریشمی کپڑا ہے) کا ایک جبہ تحفہ آیا آپ منع کرتے تھے حریر سے لوگوں نے اسے دیکھ کر تعجب کیا (اس کی نرمی اور خوبی سے) آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے سعد بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے اچھے ہیں۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَبِيهِمْ ((اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمَنِ))

۶۳۴۶- عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمَنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ))

۶۳۴۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَجَنَازَتُهُ مَوْضُوعَةٌ بِعَبِي سَعْدًا ((اهْتَزَّ لَهَا عَرْشُ الرَّحْمَنِ))

۶۳۴۸- عَنِ الْبَرَاءِ يَقُولُ أَهْدَيْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حُلَّةَ حَرِيرٍ فَجَعَلَ أَصْحَابُهُ يَلْمِسُونَهَا وَيَبْعَثُونَ مِنْ لَيْنِهَا فَقَالَ ((أَتَعْجَبُونَ مِنْ لَيْنِ هَذِهِ لِمَنَادِيلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا وَاللَّيْنُ))

۶۳۴۹- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِثَوْبٍ حَرِيرٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ عُبَيْدَةَ أَحْبَبْنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ هَذَا أَوْ بِمِثْلِهِ

۶۳۵۰- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا كَرِوَايَةِ أَبِي دَاوُدَ

۶۳۵۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَهْدَيْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ جُبَّةً مِنْ سُنْدُسٍ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ الْحَرِيرِ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا فَقَالَ ((وَاللَّيْنِ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنْ مَنَادِيلِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا))

لقہ افلاک میں نفوس ثابت کئے ہیں اور یہی ظاہر حدیث ہے اور یہی مختار ہے اور بعضوں نے کہا عرش ان کی موت سے مل گیا اور عرش ایک جسم ہے اس کا ہلنا جائز ہے اور بعضوں نے کہا اہل عرش کا جھومنا ہے یعنی ملا لگہ کا انھوں نے سجد کے آنے کی خوشی کی اتنی مختصر آمن النودی۔

۶۳۵۲- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُكْبَيْرَ ذُرْمَةَ الْحَنْدَلِ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَلَّةً فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ رِكَانَ يَنْهَى عَنِ الْخَرِيرِ.

۶۳۵۲- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اکیدر دوماہ الجندل کے بادشاہ نے آپ کے پاس ایک جوڑا تختہ بھیجا پھر بیان کیا اسی طرح اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ حریر سے منع کرتے تھے۔

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي دُجَانَةَ سِمَاكُ بْنُ خَرِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

باب: ابو دجانہ سماک بن خرشہ کی فضیلت

۶۳۵۳- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا سَيِّئًا يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ ((مَنْ يَأْخُذْ مِنِّي هَذَا)) فَبَسَطُوا أَيْدِيَهُمْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ يَقُولُ أَنَا أَنَا قَالَ ((لَمَنْ يَأْخُذْهُ بِحَقِّهِ)) قَالَ فَأَحْتَمَ الْقَوْمُ فَقَالَ سِمَاكُ بْنُ خَرِشَةَ أَبُو دُجَانَةَ أَنَا أَخُذُهُ بِحَقِّهِ قَالَ فَأَخُذَهُ فَقَلَى بِهِ هَامَ الْمُشْرِكِينَ.

۶۳۵۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک تلوار لی احد کے دن اور فرمایا یہ کون لیتا ہے مجھ سے؟ لوگوں نے ہاتھ پھیلائے ہر ایک کہتا تھا میں لوں گا میں لوں گا آپ نے فرمایا اس کا حق ہوا کر کے کون لے گا؟ یہ سنتے ہی لوگ پیچھے ہٹے (کیونکہ احد کے دن کافروں کا غلبہ تھا) سماک بن خرشہ ابو دجانہ نے کہا میں اس کا حق ادا کروں گا اور لوں گا پھر انھوں نے اس کو لے لیا اور مشرکوں کے سر اس تلوار سے چیرے۔

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو ابْنِ حَزَامٍ وَالِدِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

باب: جابر کے باپ عبداللہ رضی اللہ عنہما کی فضیلت

۶۳۵۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِمَا يَقُولُ لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ جِيءَ بِأَبِي مُسَجَّى وَقَدْ مُتِلَ بِهِ قَالَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعِ الثَّوْبَ فَتَهَابَنِي قَوْمِي ثُمَّ أَرَدْتُ أَنْ أَرْفَعِ الثَّوْبَ فَتَهَابَنِي قَوْمِي فَرَفَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمْرًا بِهِ فَرَفِعَ فَسَمِعَ صَوْتًا بِأَكْبَرِ أَوْ صَائِحَةً فَقَالَ ((مَنْ هَذِهِ)) فَقَالُوا بِنْتُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ ((وَلَمْ تُبْكِي فَمَا زَالَتْ الْمَلَائِكَةُ تَطْلُقُهُ بِأَجْنِحِهَا حَتَّى رَفِعَ))

۶۳۵۴- حضرت جابر سے روایت ہے جب احد کا دن ہوا تو میرا باپ لایا گیا اس پر کپڑا ڈھکا تھا اور ان کے ناک کان ہاتھ پاؤں کاٹنے گئے تھے (یعنی کافروں نے ان کو شہید کر کے ان کے ساتھ ملکہ کیا تھا) میں نے کپڑا اٹھانا چاہا تو لوگوں نے مجھ کو منع کیا (اس خیال سے کہ بیٹا باپ کا یہ حال دیکھ کر رنج کرے گا) رسول اللہ نے اس کو اٹھادیا آپ کے حکم سے اٹھایا گیا آپ نے ایک رونے والے یا چلانے والے کی آواز سنی تو پوچھا یہ کس کی آواز ہے؟ لوگوں نے عرض کیا عمرو کی بیٹی یا بہن ہے (یعنی شہید کی بہن یا پھوپھی ہے) آپ نے فرمایا کیوں روتی ہے؟ فرشتے اس پر برابر سایہ کئے رہے یہاں تک کہ وہ اٹھایا گیا۔

۶۳۵۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَصِيبَ أَبِي

۶۳۵۵- جابر بن عبداللہ سے روایت ہے میرا باپ شہید ہوا احد

کے دن تو میں اس کے منہ پر سے کپڑا اٹھا تا اور رو تالوگ مجھے منع کرتے اور رسول اللہ ﷺ منع کرتے اور قاطعہ عمرہ کی جی (یعنی میری پھوپھی) وہ بھی اس پر رو رہی تھی رسول اللہ نے فرمایا تو ردیانہ رو فرشتے اس پر اپنے پردوں کا سایہ کئے ہوئے تھے یہاں تک کہ تم نے اس کو اٹھایا۔

۶۳۵۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر اس میں یہ ہے کہ میرا باپ احد کے دن لایا گیا اس کے ناک کان کئے ہوئے تھے تو رکھا گیا رسول اللہ کے آگے۔

۶۳۵۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مردی ہے۔

يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلَتْ أَكْثَرُ النَّوَابِ عَنْ وَجْهِهِ وَتَبَكَّى وَحَفِيًّا بِنَهْيِي وَرَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَأْيَ نَهْيَانِي قَالَ وَجَعَلَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ عُمَرَ ((تَبَكَّى)) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَبَكَّى أَوْ لَا تَبَكَّى مَا زَالَتْ الْمَلَائِكَةُ تَنْظُرُهُ بِأَجْحَبِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ)).

۶۳۵۶- عن جابر رضي الله عنه بهذا الحديث غير أن في حواشي بشر في حديثه ذكر الملائكة وبكاء النابية.

۶۳۵۷- عن جابر قال حيء نأبي يوم أُحُدٍ مُجَدِّعًا فَوَضِعَ تِينِ بَدِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ سَخُو حَدِيثِهِمْ.

باب: جلیب کی فضیلت

۶۳۵۸- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک جہاد میں تھے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مال دیا آپ نے اپنے لوگوں سے فرمایا تم میں سے کوئی گم تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا ہاں فلاں فلاں شخص گم ہیں پھر آپ نے پوچھا کوئی گم تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا الہت فلاں فلاں فلاں شخص گم ہیں پھر آپ نے فرمایا کوئی گم تو نہیں ہے لوگوں نے عرض کیا کوئی نہیں آپ نے فرمایا میں جلیب کو نہیں دیکھتا لوگوں نے ان کو مردوں میں ڈھونڈھا تو ان کی لاش سات لاشوں کے پاس پائی جن کو جلیب نے مارا تھا وہ سات کو مار کر مارے گئے رسول اللہ ان کے پاس آئے اور وہاں کھڑے ہوئے پھر فرمایا اس نے سات آدمیوں کو مارا بعد اس کے مارا گیا یہ میرا ہے میں اس کا ہوں (یعنی میں اور وہ ایک ہیں) پھر آپ نے اس کو اپنے دونوں ہاتھوں پر رکھا اور صرف آپ ہی نے اٹھایا بعد اس کے گڑھا کھد دیا اور قبر میں رکھ دیا اور غسل کا بیان نہیں کیا راوی نے۔

باب من فضائل جلیب

۶۳۵۸- عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم كان في معركتي ناهي فقال الله عليه فقال لأصحابه ((هل تفقدون من أُحُدٍ)) قالوا نعم قتلنا وقتلنا ثم قال ((هل تفقدون من أُحُدٍ)) قالوا نعم قتلنا وقتلنا ثم قال ((هل تفقدون من أُحُدٍ)) قالوا لا قال ((لكني أفتد جليبي فاطبوه)) فطلب في القتل فرأيت فرأيت إلى جنب سبعة قد قتلهم ثم قتلوه فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فرأى عليه فقال ((قتل سبعة ثم قتلوه هذا مني وأنا منه هذا مني وأنا منه)) قال فرأيت على ساعدتي ليس له إلا ساعدتي النبي صلى الله عليه وسلم قال فحفر له ووضع في قبره ولم يذكر غسلًا.

باب: ابو ذر کی فضیلت

۶۳۵۹- عبد اللہ بن صامت سے روایت ہے ابو ذر نے کہا ہم اپنی قوم غفار میں سے نکلے وہ حرام مینے کو بھی حلال سمجھتے تھے تو میں اور میرا بھائی انیس اور ہماری ماں تینوں نکلے اور ایک ماموں تھا ہمارا اس کے پاس اترے اس نے ہماری خاطر کی اور ہمارے ساتھ نیکی کی اس کی قوم نے ہم سے حسد کیا اور کہنے لگی (ہمارے ماموں سے) جب تو اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو انیس تیری بی بی کے ساتھ زنا کرتا ہے وہ ہمارے پاس آیا اور اس نے یہ بات مشہور کر دی (حماقت سے) میں نے کہا تو نے جو ہمارے ساتھ احسان کیا وہ بھی خراب ہو گیا اب ہم تیرے ساتھ نہیں رہ سکتے آخر ہم اپنے اونٹوں کے پاس گئے اور اپنا اسباب لادنا ہمارے ماموں نے اپنا کپڑا اوڑھ کر رونا شروع کیا ہم چلے یہاں تک کہ مکہ کے سامنے اترے انیس نے ایک شرط لگائی اتنے اونٹوں پر جو ہمارے ساتھ تھے اور اتنے ہی اور پر پھر دونوں کا بن کے پاس گئے کا بن نے انیس کو کہا کہ یہ بہتر ہے انیس ہمارے اونٹ لایا اور اتنے ہی اور اونٹ لایا ابو ذر نے کہا اے بیٹے میرے بھائی کے میں نے رسول اللہ کی ملاقات سے پہلے نماز پڑھی ہے تین برس پہلے میں نے کہا کس کے لیے پڑھتے تھے ابو ذر نے کہا اللہ کے لیے میں نے کہا منہ کدھر کرتے تھے انہوں نے کہا منہ اوہر کرتا تھا جدھر اللہ تعالیٰ میرا منہ کر دیتا تھا میں عشاء کی نماز پڑھتا جب اخیر رات ہوتی تو کعبہ کی طرح پڑ جاتا تھا یہاں تک کہ آفتاب میرے اوپر آتا انیس نے کہا مجھے مکہ میں کام ہے تم یہاں رہو میں جاتا ہوں وہ گیا اس نے دیر کی پھر آیا میں نے کہا تو نے کیا کیا وہ بولا میں ایک شخص سے ملا مکہ میں جو تیرے دین پر ہے اور وہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بھیجا ہے

باب من فضائل ابي ذر رضي الله عنه
 ۶۳۵۹- عن عبد الله بن الصامت رضي الله عنه قال قال ابو ذر حرجنا من قومنا غفار وكانوا يحلون الشهر الحرام فخرجت انا واحيي انيس وامننا فنزلنا على جال لنا فاکرمنا حالنا واحسن ابلنا فحسدنا قومنا فقالوا انك اذا خرجت عن اهلك خالف بيهم انيس فحاء حالنا فننا علينا الذي قبل نه فقلت اما ما مضى من معروفك فقد كذرتة ولا جماع لك فيما بعد فقررتنا صرمتنا فاحتملنا عليها ونعصى حالنا نوبه فحغلنيكي فانظفنا حتى نزلنا بحضرة مكة فنام انيس عن صرمت وعن مثلها فاتي الكاهن فحير انيسا فانان انيس بصرمتنا ومثلها معها قال وقد صلت با بن احبي قل ان اتقى رسول الله صلى الله عليه و سلم بثلاث مبيون قلت لمن قال بله قلت فابن نوحه قال اتوجه حيث يوجهني ربي اصلي عشاء حتى اذا كان من اجر الليل اقيت كاتي حفاء حتى تغلوبي الشمس فقال انيس ان لي حاجة بمكة فاكفني فانطلق انيس حتى اتى مكة فرأت علي ثم جاء فقلت ما صنعت قال لقيت رجلا بمكة

(۶۳۵۹) انیس نے ایک شرط لگائی وہ شرط یہ تھی کہ دو آدمی دعویٰ کرتے ہر ایک یہ کہتا میں بہتر ہوں پھر جس کو کا بن کہہ دیوے کہ یہ بہتر ہے وہ شرط کا مال لے لیتا ایسی ہی شرط انیس نے کسی سے کی اور مال یہ ٹھہرا کہ انیس کے پاس جو اونٹ ہیں وہ دے جاویں اور اتنے ہی اور۔

میں نے کہا لوگ اسے کیا کہتے ہیں اس نے کہا لوگ اس کو شاعر کا ابن جاوہر کہتے ہیں اور انہیں خود بھی شاعر تھا اس نے کہا میں نے کاہنوں کی بات سنی ہے لیکن جو کلام یہ شخص پڑھتا ہے وہ کاہنوں کا کلام نہیں ہے اور میں نے اس کا کلام شعر کے تمام بحروں پر رکھا تو وہ کسی کی زبان پر میرے بعد نہ جڑے گا شعر کی طرح قسم خدا کی وہ سچا ہے اور لوگ جھوٹے ہیں میں نے کہا تم یہاں رہو میں اس شخص کو جا کر دیکھتا ہوں پھر میں مکہ میں آیا میں نے ایک باتوں اس شخص کو مکہ والوں میں سے چھانٹا (اس لیے کہ زبردست شخص شاید مجھے تکلیف پہنچا دے) اور اس سے پوچھا وہ شخص کہاں ہے جس کو تم صابی کہتے ہو (یعنی دین بدلنے والا عرب کے کفار محاذ اللہ حضرت کو صابی کہتے تھے) اس نے میری طرف اشارہ کیا اور کہا یہ صابی ہے (جب تو صابی کو پوچھتا ہے) یہ سن کر تمام وادوی والے ڈھیلے ہڈیاں لے کر مجھ پر پلے یہاں تک کہ میں بے ہوش ہو کر گر۔ جب میں ہوش میں آ کر اٹھا تو کیا دیکھتا ہوں گویا میں لال بت ہوں (یعنی سر سے پیر تک خون سے لال ہوں) پھر میں زمزم کے پاس آیا اور میں نے سب خون دھویا اور زمزم کا پانی پیا تو اسے پیچھے میرے میں وہاں تیس راتیں یا تیس دن رہا اور کوئی کھانا میرے پاس نہ تھا سوا زمزم کے پانی کے (میں جب بھوک لگتی تو اسی کو پی لیتا) پھر میں سونا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کی بیٹیں جھک گئیں (مٹا پے سے) اور میں نے اپنے کلیجہ میں بھوک کی ناتوانی نہیں پالی ایک بار مکہ والے چاندنی رات میں سو گئے اس وقت بیت اللہ کا طواف کوئی نہیں کرتا تھا صرف دو عورتیں اساف اور نائلہ کو پیکار رہی تھیں (اساف اور نائلہ دو بہت تھے مکہ میں اساف مرد تھا اور نائلہ عورت تھی کفار کا یہ اعتقاد تھا کہ ان دونوں نے وہاں زنا کیا تھا اس وجہ سے مسخ ہو کر بت ہو گئے تھے) وہ طواف کرتی کرتی میرے سامنے آئیں میں نے کہا ایک کا نکاح

عَلَىٰ دِيكَ يَزْعَمُ أَنَّ اللَّهَ أَرْسَلَهُ قُلْتُ فَمَا يَقُولُ النَّاسُ قَالَ يَقُولُونَ شَاعِرٌ كَاهِنٌ سَاحِرٌ وَكَانَ أَنَسُ أَحَدَ الشُّعْرَاءِ قَالَ أَنَسُ لَقَدْ سَمِعْتُ قَوْلَ الْكُهَنَةِ فَمَا هَرَّ بِقَوْلِهِمْ وَلَقَدْ وَضَعْتُ قَوْلَهُ عَلَىٰ أَقْرَاءِ الشُّعْرِ فَمَا يَلْتَمِسُ عَلَىٰ لِسَانِ أَحَدٍ بَعْدِي أَنَّهُ شِعْرٌ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَصَادِقٌ وَإِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ قَالَ قُلْتُ فَكَيْفِي حَتَّىٰ أَذْهَبَ فَأَنْظُرُ قَالَ فَأَنْتِ مَكَّةَ فَتَضَعُفِي رَجُلًا مِنْهُمْ فَقُلْتُ أَيْنَ هَذَا الَّذِي تَذْعُرُونَهُ الصَّابِيَةَ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَقَالَ الصَّابِيَةُ فَمَا لِي عَلَىٰ أَهْلِ الْوَادِي بِكُلِّ مَدْرَةٍ وَعَظْمٍ حَتَّىٰ عَوْرَتِي مَعْشِيًا عَلَيَّ قَالَ فَارْتَفَعْتُ حِينَ ارْتَفَعْتُ كَأَنِّي نَصَبٌ أَحْمَرُ قَالَ فَأَنْتِ زَمْرَمٌ فَعَسَلْتُ عَنِّي الثَّمَاءَ وَشَرِبْتُ مِنْ مَائِهَا وَلَقَدْ لَبِثْتُ يَا أَيْنَ أَحِبِّي ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَيَوْمَ مَا كَانَ لِي طَعَامٌ إِلَّا مَاءٌ زَمْرَمٌ فَسَمِعْتُ حَتَّىٰ تَكَسَّرَتْ عَنِّي بَطْنِي وَمَا وَحَدْتُ عَلَىٰ كَبِدِي سَحْفَةً جُوعٍ قَالَ فَبَيْنَا أَهْلُ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ قَمَرَاءَ بِضَحْيَانَ إِذْ ضُرِبَ عَلَيَّ أَسْمِخِيهِمْ فَمَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ أَحَدٌ وَامْرَأَتَيْنِ مِنْهُم تَذْعُرَانِ إِسَافًا وَنَائِلَةً قَالَ فَأَتَانَا عَلَيَّ فِي طَوَائِفِهِمَا فَقُلْتُ أَنْكِحَا أَحَدَهُمَا الْآخَرَ قَالَ فَمَا تَأْتَانَا عَنْ قَوْلِهِمَا قَالَ فَأَتَانَا عَلَيَّ فَقُلْتُ هُنَّ مِثْلُ الْحَشِيَّةِ غَيْرَ أَنِّي لَا أَكْتَبِي فَاَنْطَلَقْنَا تَوَلَّوْنَا وَتَقُولَانِ لَوْ كَانَ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنْ أَقْرَابِنَا قَالَ فَاسْتَقْبَلَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

دوسرے سے کر دو (یعنی اساف کا ناملہ سے) یہ سن کر بھی وہ اپنی بات سے باز نہ آئیں پھر میں نے صاف کہہ دیا ان کے قلاں میں لکڑی (یعنی یہ نخس اساف اور ناملہ کی پرستش کی وجہ ہے) اور مجھے کنایہ نہیں آتا (یعنی کنایہ اشارہ میں میں نے گالی نہیں دی کھلم کھلا گالی دی اساف اور ناملہ کو ان مردود عورتوں کو غصہ دلانے کے لیے جو خدا تعالیٰ کے گھر میں خدا کو چھوڑ کر اساف اور ناملہ کو پکارتی تھیں) یہ سن کر وہ دونوں عورتیں چلاتی اور کہتی ہوئی چلیں کاش اس وقت میں کوئی ہمارے لوگوں میں سے ہوتا (جو اس شخص کو بے ادبی کی سزا دیتا) راہ میں ان عورتوں کو رسول اللہ اور ابو بکر صدیق ملے اور وہ اتر رہے تھے پہاڑ سے انھوں نے ان عورتوں سے پوچھا کیا ہوا؟ وہ بولیں ایک صابی آیا ہے جو کعبہ کے پردوں میں چھپا ہے انھوں نے کہا وہ صابی کیا بولا وہ بولیں ایسی بات بولا جس سے منہ بھر جاتا ہے (یعنی اس کو زبان سے نکال نہیں سکتیں) اور رسول اللہ تشریف لائے یہاں تک کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور طواف کیا اپنے صاحب کے ساتھ پھر نماز پڑھی جب نماز پڑھ چکے تو ابو ذر نے کہا میں نے ہی اول اسلام کی سنت ادا کی اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ پھر آپ نے پوچھا تو کون ہے؟ میں نے کہا غفار کا ایک شخص ہوں آپ نے ہاتھ جھکایا اور اپنی انگلیاں پیشانی پر رکھیں (جیسے کوئی ذکر کرتا ہے) میں نے اپنے دل میں کہا شاید آپ کو برا معلوم ہو یا یہ کہنا کہ میں غفار میں سے ہوں میں لپکا آپ کا ہاتھ پکڑنے کو لیکن آپ کے صاحب نے (ابو بکر نے) جو مجھ سے زیادہ آپ کا حال جانتا تھا مجھے روکا پھر آپ نے سر اٹھایا اور فرمایا تو یہاں کب آیا میں نے عرض کیا میں یہاں تیس رات یا دن سے ہوں آپ نے فرمایا تجھے کھانا کون کھلاتا ہے میں نے کہا کھانا وغیرہ کچھ نہیں سوا زمزم کے پانی کے۔ پھر میں موٹا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کے بٹ مڑ گئے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا هَابِطَانِ قَالَ ((مَا لَكُمَا)) قَالَتَا الصَّابِيُّ بَيْنَ الْكَعْبَةِ وَأَسْتَارَهَا قَالَ ((مَا قَالَ لَكُمَا)) قَالَتَا إِنَّهُ قَالَ لَنَا كَلِمَةً تَمَلُّاُ الْفَمَ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَلَمَ الْحَجَرَ وَطَافَ بِالْبَيْتِ هُوَ وَصَاحِبُهُ ثُمَّ صَلَّى فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَكُنْتُ أَنَا أَوَّلُ مَنْ حَيَّاهُ بِحَيَّةِ الْإِسْلَامِ قَالَ فَقُلْتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ)) ثُمَّ قَالَ ((مَنْ أَنْتَ)) قَالَ قُلْتُ مِنْ غِفَارٍ قَالَ فَأَهْرَوَى بِيَدِهِ فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي كَرِهَ أَنْ اتَّصِمْتُ إِلَيْهِ غِفَارٍ فَذَهَبْتُ أَخْذُ بِيَدِهِ فَقَدَعَنِي صَاحِبُهُ وَكَانَ أَعْلَمَ بِهِ مِنِّي ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ ((مَتَى كُنْتَ هَاهُنَا)) قَالَ قُلْتُ قَدْ كُنْتُ هَاهُنَا مُنْذُ ثَلَاثِينَ بَيْنَ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ قَالَ ((فَمَنْ كَانَ يُطْعِمُكَ)) قَالَ قُلْتُ مَا كَانَ لِي طَعَامٌ إِلَّا مَاءُ زَمْزَمَ فَسَمِنْتُ حَتَّى تَكَسَّرَتْ عَظْمُ بَطْنِي وَمَا أَجِدُ عَلَى كَبِدِي سَخْفَةَ جُوعٍ قَالَ ((إِنَّهَا مُبَارَكَةٌ إِنَّهَا طَعَامٌ طَعْمٍ)) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَذُنُّ لِي فِي طَعَامِهِ اللَّيْلَةَ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا فَفَتَحَ أَبُو بَكْرٍ بَابًا فَجَعَلَ يَقْبِضُ لَنَا مِنْ زَيْبِ الطَّائِفِ وَكَانَ ذَلِكَ أَوَّلَ طَعَامٍ أَكَلْتُهُ بِهَا ثُمَّ غَبَرْتُ مَا غَبَرْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

اور میں اپنے کلیجہ میں بھوک کی ناتوانی نہیں پاتا آپ نے فرمایا
 زمزم کا پانی برکت والا ہے اور وہ کھانا بھی ہے پیٹ بھر دیتا ہے
 کھانے کی طرح ابو بکر نے کہا یا رسول اللہ آج کی رات مجھے اجازت
 دیجئے اس کو کھانے کی پھر رسول اللہ چلے اور ابو بکر میں بھی ان
 دونوں کے ساتھ چلا ابو بکر نے ایک دروازہ کھولا اور اس میں سے
 طائف کے سوکھے انگور نکالنے لگے یہ پہلا کھانا تھا جو میں نے کھایا
 مکہ میں پھر رہا میں جب تک رہا بعد اس کے رسول اللہ کے پاس آیا
 آپ نے فرمایا مجھے دکھلائی گئی ایک زمین کھجور والی میں سمجھتا ہوں
 وہ کوئی زمین نہیں ہے سوا شرب کے (شرب مدینہ طیبہ کا نام تھا)
 تو تو میری طرف سے اپنی قوم کو دین کی دعوت دے شاید اللہ تعالیٰ
 ان کو نفع دیوے تیری وجہ سے اور تجھے ثواب دیوے میں انیس کے
 پاس آیا اس نے پوچھا تو نے کیا کیا میں نے کہا میں اسلام لایا اور میں
 نے تصدیق کی آپ کی نبوت کی وہ بولا تمہارے دین سے مجھے بھی
 نفرت نہیں ہے میں بھی اسلام لایا اور میں نے بھی تصدیق کی پھر
 ہم دونوں اپنی ماں کے پاس آئے وہ بولی مجھے بھی تم دونوں کے
 دین سے نفرت نہیں ہے میں بھی اسلام لائی اور میں نے بھی
 تصدیق کی پھر ہم نے اونٹوں پر اسباب لادے ایساں تک کہ ہم اپنی
 قوم غفار میں پہنچے آدھی قوم مسلمان ہو گئی اور ان کا امام ایمان بن
 حصہ غفاری تھا وہ ان کا سردار بھی تھا اور آدھی قوم نے یہ کہا کہ
 جب رسول اللہ مدینہ میں تشریف لائیں گے تو ہم مسلمان
 ہوں گے پھر رسول اللہ مدینہ میں تشریف لائے اور آدھی قوم جو
 باقی تھی وہ بھی مسلمان ہو گئی اور اسلام (ایک قوم ہے) کے لوگ
 آئے انھوں نے کہا یا رسول اللہ ہم بھی اپنے بھائی غفاریوں کی
 طرح مسلمان ہوتے ہیں وہ بھی مسلمان ہوئے تب رسول اللہ نے
 فرمایا غفار کو اللہ نے بخش دیا اور اسلام کو اللہ نے بچا دیا (قتل اور قید

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((إِنَّهُ قَدْ وَجَّهَتْ لِي
 أَرْضَ دَاتٍ نَحَلٍ لَا أَرَاهَا إِلَّا يَثْرِبَ فَيَهْلُ
 أَنْتَ فَبَلِّغْ عَنِّي قَوْمَكَ عَسَى اللَّهُ أَنْ
 يَنْفَعَهُمْ بِكَ وَيَأْجُرَكَ فِيهِمْ)) فَأَتَيْتُ أُبَيَّ
 فَقَالَ مَا صَنَعْتَ قُلْتُ صَنَعْتُ أَنِّي قَدْ
 سَلَّمْتُ وَصَلَّيْتُ قَالَ مَا بِي رَغْمَةً عَنْ دِينِكَ
 فَإِنِّي قَدْ سَلَّمْتُ وَصَلَّيْتُ فَإِنِّي أَمَّا فَقَالَتْ
 يَا رِثْمَةَ عَنْ دِينِكُمْ فَإِنِّي قَدْ سَلَّمْتُ
 وَصَلَّيْتُ فَاحْتَمَلْنَا حَتَّى أَتَيْنَا قَوْمَنَا غِفَارًا
 فَأَسَمْنَا بَصْفَهُمْ وَكَانَ يُؤْمِنُهُمْ أَتَمَاءُ نُرُ
 رَحِصَةَ الْعِفَارِيِّ وَكَانَ سَيِّدَهُمْ وَقَالَ بَصْفُهُمْ
 إِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 الْمَدِينَةَ اسْلَمْنَا فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَأَسَلَمْنَا بَصْفَهُمْ الْبَاقِي
 وَجَاءَتْ أَسْمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِحْوَانُنَا
 نَسَلْنَا عَلَى الَّذِي اسْلَمُوا عَلَيْهِ فَاسْلَمُوا فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((غِفَارُ
 عَمْرٍ اللَّهُ لَهَا وَاسْلَمُوا سَالِمَهَا اللَّهُ))

۶۳۶۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ اچھا جائیگیں اہل مکہ سے بچا رہ وہ دشمن ہیں اس شخص کے اور منہ بناتے ہیں واسطے اس کے۔

۶۳۶۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ میں نے آپ کی نبوت سے دو برس پہلے نماز پڑھی اور یہ ہے کہ دونوں ایک کاہن کے پاس گئے انیس نے اس کاہن کی تعریف شروع کی یہاں تک کہ اس پر غالب آیا اور ہم نے اس کے اونٹ بھی لے کر اپنے اونٹوں میں ملا لیے اور یہ ہے کہ نماز پڑھی آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے اور میں سب سے پہلے وہ شخص ہوں جس نے آپ کو مسلمان کا سلام کیا اور یہ ہے کہ میں نے کہا کہ میں پندرہ دن سے یہاں ہوں اور ابو بکر نے کہا مجھے عزت دیجئے ان کی ضیافت سے آج کی رات۔

۶۳۶۲- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جب ابو ذر کو رسول اللہ کی نبوت کی مکہ میں خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی سے کہا اس واوی کو چا سوار ہو کر اور اس شخص کو دیکھ کر آجو کہتا ہے مجھ پر آسمان سے خبر آئی ہے ان کی بات سن پھر میرے پاس آ۔ وہ روانہ ہوا یہاں تک کہ مکہ میں آیا اور آپ کا کلام سنا پھر ابو ذر کے پاس لوٹ کر گیا اور بولا میں نے اس شخص کو دیکھا وہ حکم کرتا ہے اچھی خصلتوں کا اور ایک کلام سنا تا ہے جو شعر نہیں ہے ابو ذر نے کہا اس سے مجھ کو

۶۳۶۰- عن حمید بن ہلال بہہ التماسد وزاد بعد قوله قلت فاكفني حتى اذهب فانظر قال نعم ولكن علي حذر من اهل مكة فانهم قد تسفوا له ونحبهوا.

۶۳۶۱- عن عبد الله بن الصامت قال قال ابو ذر يا ابن ابي صليبت سئيت قبل مبعث النبي ﷺ قال قلت فاني كنت توجهه فان حيث وجهي لله واقص الحديث بنحو حديث سليمان بن المغيرة وقال في الحديث فتناظر الى رجل من الكهان قال فلم يزل احيى انيس بمدحه حتى غلبه قال فاحذنا صيرمته فضا مناهنا ابي صيرمنا وقال ايضا في حديثه قال فعاء النبي ﷺ فضا بالبيت وصلى ركعتين حلف المقام قال فانيته فاني لاول الناس حياه بحية الاسلام قال قلت نسائم عتيك يا رسول الله قال ((وعليك السلام من انت)) وفي حديثه ايضا فقال ((منذ كم انت)) هاهنا فان قلت ((منذ خمس)) عشرة وفيه فقال ابو بكر انجني بضيافته الليلة.

۶۳۶۲- عن ابن عباس رضي الله عنهما قال لما بلغ ابا ذر مبعث النبي ﷺ بمكة فان يا حيه ركب ابي هذا الوادي فاعلمه لي علم هذا الرجل الذي يزعم انه ياتي به الخبر من السماء فاسمع من قوله ثم انني فانطلقنا احر حتى قدم مكة وسمع من قوله ثم رجع ابي ابي ذر فقال رائته يا امرؤ بكرايم

تسکین نہیں ہوئی پھر انھوں نے توشہ لیا اور ایک مشک لی پانی کی یہاں تک کہ مکہ میں آئے اور مسجد حرام میں داخل ہوئے وہاں رسول اللہ کو ڈھونڈا وہ آپ کو پہچانتے نہ تھے اور انھوں نے پوچھنا بھی مناسب نہ جانا یہاں تک کہ رات ہو گئی وہ لیٹ رہے حضرت علی نے ان کو دیکھا اور پہچانا کہ کوئی مسافر ہے پھر ان کے پیچھے گئے لیکن کسی نے دوسرے سے بات نہیں کی یہاں تک کہ صبح ہو گئی پھر وہ اپنا توشہ اور مشک مسجد میں اٹھالائے اور سارا دن وہاں رہے اور رسول اللہ کو شام تک نہ دیکھا پھر وہ اپنے سونے کی جگہ میں چلے آئے وہاں حضرت علی گزرے اور کہا بھی وہ وقت نہیں آیا جو اس شخص کو اپنا ٹھکانا معلوم ہو پھر ان کو کھڑا کیا اور ان کے ساتھ گئے لیکن کسی نے دوسرے سے بات نہ کی یہاں تک کہ تیسرا دن ہو اس دن بھی ایسا ہی کیا اور حضرت علی نے ان کو اپنے ساتھ کھڑا کیا پھر کہا تم مجھ سے کیوں نہیں کہتے جس لیے تم اس شہر میں آئے ہو ابوذر نے کہا اگر تم مجھ سے عہد اور اقرار کرتے ہو کہ میں راہ بتلاؤں گا تو میں کہتا ہوں انھوں نے اقرار کیا ابوذر نے سب حال بیان کیا حضرت علی نے کہا وہ شخص سچے ہیں اور وہ بے شک اللہ کے رسول ہیں اور تم صبح کو میرے ساتھ چلنا اور اگر میں کوئی خوف کی بات دیکھوں گا جس میں تمہاری جان کا ڈر ہو تو میں کھڑا ہو جاؤں گا جیسے کوئی پانی بہاتا ہے اور جو چلا جاؤں تو تم بھی میرے پیچھے پیچھے چلے آنا جہاں میں گھسوں تم بھی گھس آنا ابوذر نے ایسا ہی کیا ان کے پیچھے چلے یہاں تک کہ حضرت علی رسول اللہ کے پاس پہنچے اور ابوذر بھی ان کے ساتھ پہنچے پھر ابوذر نے آپ کی باتیں سنیں اور اسی جگہ مسلمان ہوئے رسول اللہ نے فرمایا اپنی قوم کے پاس جا اور ان کو دین کی خبر کر یہاں تک کہ میرا حکم تجھے پہنچے ابوذر نے کہا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تو یہ بات (یعنی دین کی دعوت) مکہ والوں کو پکار کر سنا دوں گا پھر ابوذر نکلے اور مسجد میں آئے اور چلا کر بولے اشہد ان لا

الْأَحْلَاقِ وَكَلَّمَانَا مَا هُوَ بِالشَّعْرِ فَقَالَ مَا شَفَيْتَنِي فِيمَا أَرَدْتُ فَتَزَوَّدَ وَحَمَلَ شَنَّةً لَهُ فِيهَا مَاءٌ حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَالْتَمَسَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يَعْرِفُهُ وَكَرِهَ أَنْ يُسْأَلَ عَنْهُ حَتَّى أَدْرَكَهُ بَعْضُ اللَّيْلِ فَاضْطَجَعَ فَرَأَاهُ عَلِيٌّ فَعَرَفَ أَنَّهُ غَرِيبٌ فَلَمَّا رَأَاهُ تَبِعَهُ فَلَمْ يُسْأَلْ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ اخْتَمَلَ قَرْبَتَهُ وَزَادَهُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَظَلَّ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَا يَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَمْسَى فَعَادَ إِلَى مَضْجَعِهِ فَمَرَّ بِهِ عَلِيٌّ فَقَالَ مَا أَنَى لِلرَّجُلِ أَنْ يَعْلَمَ مَنْزِلَهُ فَأَقَامَهُ فَذَهَبَ بِهِ مَعَهُ وَلَا يُسْأَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ عَنْ شَيْءٍ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمَ الثَّلَاثِ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ فَأَقَامَهُ عَلِيٌّ مَعَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ أَلَا تُحَدِّثُنِي مَا الَّذِي أَقْدَمَكَ هَذَا الْبَلَدَ قَالَ إِنْ أَعْطَيْتَنِي عَهْدًا وَمِيثَاقًا لَتُرْشِدَنِي فَعَلْتُ فَفَعَلَ فَأَخْبِرُهُ فَقَالَ فَإِنَّهُ حَقٌّ وَهُوَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَصْبَحْتَ فَاتَّبِعْنِي فَإِنِ رَأَيْتَ شَيْئًا أَحَافُ عَلَيْكَ فَمَنْتُ كَأَنِّي أَرِيقُ الْمَاءِ فَإِنِ مَضَيْتُ فَاتَّبِعْنِي حَتَّى تَدْخُلَ مَدِينَتِي فَفَعَلَ فَانْطَلَقَ يَقْفُوهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَخَلَ مَعَهُ فَسَمِعَ مِنْ قَوْلِهِ وَأَسْلَمَ مَكَانَهُ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَرْجِعْ إِلَى قَوْمِكَ فَأَخْبِرْهُمْ حَتَّى يَأْتِيكَ أَمْرِي)) فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَصْرُحَنَّ بِهَا بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ فَحَرَجَ حَتَّى

الہ الا اللہ واشہدان محمد رسول اللہ اور لوگوں نے ان پر حملہ کیا اور ان کو مارتے مارتے لٹا دیا حضرت عباس وہاں آئے اور ابوذر پر بچکے اور لوگوں سے کہا خرابی ہو تمہاری تم نہیں جانتے یہ شخص غفار کا ہے اور تمہارا راستہ سوراگری کا شام کو غفار کے ملک پر سے ہے (تو وہ تمہاری تجمہت بند کریں گے) پھر اذکر کون لوگوں سے چھڑا لیا ابوذر نے دوسرے روز پھر ایسا ہی کیا اور لوگ دوڑے اور مارا اور حضرت عباس آڑے آئے اور ان کو چھڑا لیا۔

باب: جریر بن عبد اللہ کی فضیلت

۶۳۶۳- جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کبھی نہیں روکا اندر آنے سے جب سے میں مسلمان ہوا اور کبھی مجھے نہیں دیکھا مگر آپ ہی سے (یعنی خندہ روئی اور کشادہ پیشانی سے ملے)۔

۶۳۶۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ میں نے آپ سے شکایت کی میں گھوڑے پر نہیں جتا آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا اللہ مجھ سے اس کو روکے بتانے والا رہا یا ہوا کرے۔

۶۳۶۵- جریر سے روایت ہے جاہلیت کے زمانہ میں ایک بت خانہ تھا (یعن میں) جس کو ذوالخلصہ کہتے تھے اور کعبہ یمنی یا کعبہ شامی بھی اس کا نام تھا رسول اللہ نے مجھ سے فرمایا کہ جریر تو مجھے بے فکر کرتا ہے ذوالخلصہ اور کعبہ یمنی اور شامی کی طرف سے (یعنی اس کو جہاد اور برباد کر کہ لوگ شرک سے چھٹیں) میں ایک سو پچاس آدمی احس قبیلے کے اپنے ساتھ لے کر گیا اور ذوالخلصہ کو توڑا اور جتنے لوگوں کو وہاں پایا قتل کیا پھر میں لوٹ کر آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے ہمارے لیے اور احس کے قبیلے کے لیے دعا کی۔

أَتَى الْمَسْجِدَ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَتَارَ الْقَوْمَ فَضَرَبُوهُ حَتَّى أَضْحَعُوهُ فَأَتَى الْعَبَّاسَ فَأَكَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ وَيْلَكُمْ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ مِنْ غِفَارٍ وَأَنَّ طَرِيقَ تَحَارِكِكُمْ إِلَى الشَّامِ عَلَيْهِمْ فَأَنْقَذَهُ مِنْهُمْ ثُمَّ عَادَ مِنَ الْغَدِ بِمِثْلِهَا وَتَارُوا إِلَيْهِ فَضَرَبُوهُ فَأَكَبَ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ فَأَنْقَذَهُ.

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

۶۳۶۳- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَا حَجَّيْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ أُسْلِمْتُ وَتَارَ رَأْيِي إِلَّا ضَحِكًا.

۶۳۶۴- عَنْ جَرِيرٍ قَالَ مَا حَجَّيْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ أُسْلِمْتُ وَتَارَ رَأْيِي إِلَّا تَبَسَّمْ فِي وَجْهِهِ زَادَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ ابْنِ إِدْرِيسَ وَقَدْ شَكَرْتُ إِلَيْهِ أَنِّي لَا أَتَّبِعُ عَلَى الْخَيْلِ فَضْرَبَ يَدِي فِي صَدْرِي وَقَالَ ((اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا)).

۶۳۶۵- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْخَلْصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَّةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَلْ أَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلْصَةِ وَالْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَّةِ وَالشَّامِيَّةِ)) فَفَرَرْتُ إِلَيْهِ فِي مِائَةِ وَعَشْرِينَ مِنْ أَحْمَسَ فَكَسَرْنَا رِقْلًا مِّنْ وَجْهِنَا عِنْدَهُ فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ قَالَ فَدَعَا لَنَا وَبِأَحْمَسَ.

۶۳۶۶- جریر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے جریر تو مجھ کو آرام نہیں دیتا ذوالخلصہ سے جو بت خانہ تھا شعم کا (ایک قبیلہ ہے) اس کو کعب ایرانی بھی کہتے تھے جریر نے کہا میں ڈیزھ سوسوار لے کر وہاں گیا اور میں گھوڑے پر نہیں جمتا تھا میں نے یہ رسول اللہ سے بیان کیا آپ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر مارا اور فرمایا اللہ اس کو جہاد سے اور اس کو راہ دکھانے والا راہ پایا ہوا کر دے پھر جریر گئے اور ذوالخلصہ کو انگار سے جلادیا۔ بعد اس کے ایک شخص جس کا نام ابورطاة تھا خوشخبری کے لیے رسول اللہ کے پاس روانہ کیا وہ آپ کے پاس آیا اور کہنے لگا ہم ذوالخلصہ کو خارشتی اونٹ کی طرح چھوڑ کر آئے (خارشتی اونٹ پر کالا روغن ملتے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ بھی جل کر کالا ہو گیا تھا) رسول اللہ نے احمس کے گھوڑوں اور مردوں کے لیے برکت کی دعا کی پانچ مرتبہ۔

۶۳۶۷- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۶۳۶۶- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَبِي قَارٍ قَالَ نَبِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا جَرِيرُ أَلَا تَرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلْصَةِ)) بِسَبِّ نَحْنَعِمَ كَانَ يُدْعَى كَعْمَةَ الْأَسْمَانِيَةِ قَارٍ قَمَرٌ فِي حَمْسِينَ وَمِائَةَ فَارِسٍ رَكِبْتُ لَنَا نَيْبَ عَلِيِّ الْخَيْلِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَرَبَ يَدَهُ فِي صَدْرِي فَقَالَ ((اللَّهُمَّ سُدِّدْ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا)) قَالَ فَانْطَلَقَ مَحْرَقَهَا بِالنَّارِ ثُمَّ بَعَثَ جَرِيرٌ أَبِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَحْمًا يُبَشِّرُهُ يُكْمِي أَبَا أَرْضَاةَ مَنَا فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْنَاهَا كَأَنَّهَا حَمَلٌ أَحْرَبُ فَبَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى خَيْلِ أَحْمَسَ وَرِجَالِهَا حَمْسَ مَرَّاتٍ.

۶۳۶۷- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِي حَدِيثِ مَرْوَانَ فَجَاءَ بِشِيرِ جَرِيرِ أَبُو أَرْضَاةَ حَصِينُ بْنُ رَبِيعَةَ يُبَشِّرُ النَّبِيَّ ﷺ.

باب: عبد اللہ بن عباس کی فضیلت

۶۳۶۸- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ پانچ خانہ کی جگہ میں تشریف لے گئے میں نے آپ کیلئے وضو کا پانی رکھا جب آپ نکلے تو پوچھا یہ پانی کس نے رکھا ہے لوگوں نے کہا میں نے کہا ابن عباس نے آپ نے فرمایا اللہ اسکو سمجھدار کر دے دین میں۔

باب: عبد اللہ بن عمر کی فضیلت

۶۳۶۹- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے خواب میں دیکھا میرے ہاتھ میں استبرق کا ایک ٹکڑا ہے (استبرق ایک ریشمی کپڑا ہے) اور میں جنت کے جس مکان میں جانا چاہتا ہوں وہ ٹکڑا مجھے اڑا

باب من فضائل عبد اللہ ابن عباس

۶۳۶۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى الْخَلَاءَ فَوَضَعَتْ لَهُ وَضُوءًا فَمَنَا حَرَجَ قَالَ مَنْ وَضَعَهُ مِنْ رُوِيَهُ زُهَيْرٌ قَالُوا وَمِنْ رُوِيَهُ أَبِي بَكْرٍ قُلْتُ نَبِيَّ عَبَّاسٍ قَالَ ((اللَّهُمَّ فَفَهِّهْ فِي الدِّينِ))

باب فقهه فضائل عبد الله بن عمر

۶۳۶۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ فِي يَدِي قِطْعَةً مِنْ سَبْرَقٍ وَلَيْسَ مَكَانَ رَيْدٍ مِنَ الْحِنَةِ إِلَّا صَارَتْ إِلَيْهِ قَالَ

کروہاں لے جاتا ہے یہ خواب میں نے اپنی بہن ام المومنین حفصہ سے بیان کیا انھوں نے رسول اللہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا میں عبد اللہ کو سمجھتا ہوں نیک آدمی ہے۔

۶۳۷۰- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں جب کوئی خواب دیکھتا تو آپ سے بیان کرتا مجھے بھی آرزو تھی کوئی خواب دیکھوں اور آپ سے بیان کروں اور میں لڑکا تھا جو ان مجر د میں مسجد میں سویا کرتا تھا رسول اللہ کے زمانے میں میں نے خواب میں دیکھا جیسے وہ فرشتوں نے مجھے پکڑا ہے اور جہنم کی طرف لے گئے دیکھا تو وہ بیچ در بیچ گہری بے کنویں کی طرح اور اس پر وہ ٹکڑیاں ہیں جیسے کنویں پر ہوتی ہیں اس میں کچھ لوگ ہیں جن کو میں نے پہچانا میں نے کہنا شروع کیا اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جہنم سے پھر اور ایک فرشتہ ملا اور وہ بولا تجھے کچھ خوف نہیں یہ خواب میں نے حضرت حفصہ سے بیان کیا انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا عبد اللہ اچھا آدمی ہے اگر رات کو تہجد پڑھا کرے۔ سالم نے کہا عبد اللہ اس کے بعد رات کو نہیں سوتے تھے مگر تھوڑی دیر (اور تہجد پڑھتے تھے)۔

۶۳۷۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرے

باب: انس بن مالک کی فضیلت

۶۳۷۲- ام سلیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انھوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انس آپ کا خادم ہے اس کے لیے دعا فرمائیے آپ نے فرمایا اللہ بہت مال اور بہت اولاد دے اس کو اور جو تو

فَقَصَصْتُهُ عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَصْتُهُ حَفْصَةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَرَى عِنْدَ اللَّهِ رَجُلًا صَالِحًا))

۶۳۷۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَأَى رُؤْيَا فَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَمَنَّتْ أَنْ أَرَى رُؤْيَا أَنْفُسَهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَكُنْتُ عَلَمًا شَابًا عَزِيمًا وَكُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَ مِنْ أَحْدَابِي قَدَّهَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَةٌ كَطَيِّ الْبَشْرِ وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ كَقَرْنَيْ الْبَشْرِ وَإِذَا فِيهَا نَارٌ قَدْ غَرَّقَتْهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ قَالَ قَلْبِيهِمَا مَلَكَ فَقَالَ لِي لَمْ تُرَعْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((نِعَمَ الرَّجُلُ عِنْدَ اللَّهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ)) قَالَ سَأَلْتُهُ فَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا

۶۳۷۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أُبَيْتُ فِي الْمَسْجِدِ وَلَمْ يَكُنْ لِي أَهْلٌ فَرَأَيْتُ فِي الْعَنَابِ كَأَنَّمَا انْعَلَقَ بِي إِلَى بئرٍ فَذَكَرْتُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ الرَّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ

باب مَنْ فَضَّلَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ

۶۳۷۲- عَنْ أُمِّ سَلِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَدِّثْكَ أَنَسٌ أَدْعُ اللَّهُ لَهُ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ

فِيهَا أُعْطِيَتْ))

دیوے اس کو برکت دے اس میں۔

۶۳۷۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۳۷۳- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ قَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَادِمُكَ أَنَسٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۶۳۷۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۳۷۴- عَنْ أَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ.

۶۳۷۵- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر میں

تشریف لائے اس وقت گھر میں کوئی نہ تھا سوا میرے اور میری

ماں ام سلیم اور میری خالہ ام حرام کے میری ماں نے کہا یا رسول

اللہ آپ کا چھوٹا خادم (انس) دعا کیجئے اس کے لیے آپ نے دعا کی

ہر ایک بھلائی کے لیے اور آخر میں یہ دعا کی یا اللہ بہت کر اس کا مال

اور بہت کر اس کی اولاد اور برکت دے اس میں۔

۶۳۷۵- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَمَا هُوَ إِلَّا أَنَا وَأُمِّي وَأُمُّ حَرَامٍ خَالَتِي فَقَالَتْ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ خُودِيكَ

إِذْ عَنَّكَ اللَّهُ لَهُ قَالَ فَدَعَا لِي بِكُلِّ خَيْرٍ وَكَانَ فِي

أَخِيرِ مَا دَعَا لِي بِهِ أَنْ قَالَ ((اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ

وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ))

۶۳۷۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میری ماں مجھ کو رسول

اللہ ﷺ کے پاس لائی اور اپنی سر بندھن (اوزھنی یا دوپٹہ) پھاڑ کر

اس میں سے آدمی کی ازار بنادی تھی اور آدمی کی چادر مجھ کو تو

کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ یہ چھوٹا انس میرا بیٹا ہے آپ کی خدمت

کرے گا آپ اس کے لیے دعا کیجئے آپ نے فرمایا اللہ بہت کر اس

کا مال اور بہت کر اس کی اولاد۔ انسؓ نے کہا تو قسم خدا کی میرا مال

بہت ہے اور میرے بیٹے اور پوتے سو سے زیادہ ہیں۔

۶۳۷۶- عَنْ أَنَسٍ قَالَ جَاءَتْنِي بِي أُمِّي أُمُّ أَنَسٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ أَرَزْتَنِي بِبِضْعِ عِجْمَارِهَا وَرَدَّتْنِي بِبِضْعِهِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ

هَذَا أَنَسُ ابْنِي أَتَيْتَكَ بِهِ يَخْدُمُكَ فَادْعُ اللَّهُ لَهُ

فَقَالَ ((اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ)) قَالَ أَنَسٌ

فَوَاللَّهِ إِنَّ مَالِي لَكَيْفٌ وَإِنَّ وِلْدِي وَوَلَدِي

لَيَتَعَادُونَ عَلَيَّ نَحْبَ الْمِيَاةِ الْيَوْمِ.

۶۳۷۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ ﷺ گزرے تو میری ماں ام سلیم نے آپ کی آواز سنی اور کہنے

لگی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ چھوٹا انس ہے آپ نے

میرے لیے تین دعائیں کیں دو تو میں دنیا میں پاچکا اور ایک کی

آخرت میں امید ہے۔

۶۳۷۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعْتِ أُمِّي أُمُّ سَلِيمٍ صَوْتَهُ فَقَالَتْ

بَابِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسٌ فَدَعَا لِي رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَأَيْتُ مِنْهَا اثْنَتَيْنِ

فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَرْجُو الثَّلَاثَةَ فِي الْآخِرَةِ.

۶۳۷۸- انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ میرے پاس

تشریف لائے اور میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا آپ نے ہم کو

سلام کیا پھر مجھے کسی کام کے لیے بھیجا میں اپنی ماں کے پاس دیر

سے گیا جب گیا تو میری ماں نے کہا تو نے کیوں دیر کی میں نے کہا

۶۳۷۸- عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى عَلِيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَلْعَبُ مَعَ الْعِلْمَانِ قَالَ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا

فَبَعَثَنِي إِلَى حَاجَةِ فَأَبْطَأْتُ عَلَيَّ أُمِّي فَلَمَّا

جِئْتُ قَالَتْ مَا حَسَبُكَ قُلْتُ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ

رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک کام کے لیے بھیجا تھا وہ بولی کیا کام تھا میں نے کہا وہ بھید ہے میری ماں بولی رسول اللہ ﷺ کا بھید کسی سے نہ کہنا اس نے کہا قسم خدا کی اگر وہ بھید میں کسی سے کہتا تو اسے ثابت تھم سے کہتا۔

۶۳۷۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک راز کی بات مجھ سے کہی میں نے اس کو کسی سے بیان نہیں کیا یہاں تک کہ میری ماں ام سلیم نے پوچھا میں نے اس سے بھی بیان نہیں کیا۔

باب: عبد اللہ بن سلام کی فضیلت

۶۳۸۰- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کسی زعمہ شخص کے لیے جو چلتا پھرتا ہو یہ نہیں سنا کہ وہ جنت میں ہے مگر عبد اللہ بن سلام کے لیے۔

۶۳۸۱- قیس بن عباد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں مدینہ میں تھا کچھ لوگوں میں جن میں بعض صحابہ بھی تھے ایک شخص آیا اس کے چہرے پر خدا کے خوف کا اثر تھا بعض لوگ کہنے لگے یہ جنتی ہے یہ جنتی ہے اس نے دور کعتیں پڑھیں پھر چلا میں بھی اس کے پیچھے گیا وہ اپنے مکان میں گیا میں بھی اس کے ساتھ اندر گیا اور باتیں کیں جب دل لگ گیا تو میں نے اس سے کہا تم جب مسجد میں آئے تھے تو ایک شخص ایسا ایسا بولا (یعنی تم جنتی ہو) اس نے کہا سبحان اللہ کسی کو نہیں چاہیے وہ بات کہنی جو نہیں جانتا اور میں تمھ سے بیان کرتا ہوں لوگ کیوں ایسا کہتے ہیں میں نے ایک خواب دیکھا تھا رسول اللہ کے زمانے میں وہ خواب میں نے آپ سے بیان کیا میں نے دیکھا کہ میں ایک باغ میں ہوں (جس کی وسعت اور پیداوار اور سبزی کا حال اس نے بیان کیا) اس باغ کے بیچ میں ایک ستون ہے اسے کاہہ نیچے تو زمین کے اندر ہے اور اوپر آسمان تک گیا ہے اس کی بلندی پر ایک حلقہ ہے مجھ سے کہا گیا اس

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ لِحَاجَةٍ قَالَتْ مَا حَاجَتُهُ قُلْتُ إِنَّهَا مِيرٌ قَالَتْ لَا تُحَدِّثْنِ بِسِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ أَحَدًا قَالَ أَنَسُ وَاللَّهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَحَدًا لَحَدَّثْتُكَ يَا ثَابِتُ

۶۳۷۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَسْرَأُ إِلَيَّ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ سِرًّا فَمَا أُخْبِرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدُ وَلَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْهُ أَمْ سَلِمْتُمْ فَمَا أُخْبِرْتُمْ بِهِ.

باب من فضائل عبد الله بن سلام

۶۳۸۰- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِحَيٍّ يَمْشِي إِنَّهُ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ.

۶۳۸۱- عَنْ قَيْسِ بْنِ عِبَادٍ قَالَ كُنْتُ بِالْمَدِينَةِ فِي نَاسٍ فِيهِمْ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ فِي وَجْهِهِ أَمْرٌ مِنْ عَشُوعَ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَصَلَّى وَكُنْتَيْنِ يَتَحَوَّرُ فِيهِمَا ثُمَّ خَرَجَ فَاتَّبَعْتُهُ فَدَخَلَ مَنْزِلَهُ وَدَخَلْتُ فَحَدَّثْتُنَا فَلَمَّا اسْتَأْنَسَ قُلْتُ لَهُ إِنَّكَ لَمَّا دَخَلْتَ قَبْلَ قَالَ رَجُلٌ كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَقُولَ مَا لَا يَعْلَمُ وَسَأَحَدْتُكَ لِمَ ذَلِكَ رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ رَأَيْتَنِي فِي رَوْضَةٍ ذَكَرَ سَعْتَهَا وَعُشْبَتَهَا وَحَضْرَتَهَا وَوَسَطَ الرُّوضَةَ عَمُودٌ مِنْ حَبِيدٍ اسْتَمَلَهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي أَعْلَاهُ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي ارْقَمِي فَقُلْتُ لَهُ لَا أَسْتَطِيعُ

پر چڑھ میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا پھر ایک خدمتگار آیا اس نے میرے کپڑے پیچھے سے اٹھائے اور بیان کیا کہ اس نے اپنے ہاتھ سے مجھے پیچھے سے اٹھایا میں چڑھ گیا یہاں تک کہ اس ستون کی بلندی پر پہنچ گیا اور حلقہ کو میں نے تمام لیا مجھ سے کہا گیا اس کو تھامے رہو پھر میں جاگا اور وہ حلقہ اس وقت تک میرے ہاتھ ہی میں تھا یہ خواب میں نے رسول اللہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ باغ اسلام ہے اور یہ ستون اسلام کا ستون ہے اور وہ حلقہ مضبوط حلقہ ہے دین کا اور تو اسلام پر قائم رہے گا مرتے دم تک قیاس نے کہا وہ شخص عبد اللہ بن سلام تھے۔

۶۳۸۲- قیس بن عبد رضی اللہ عنہ نے کہا میں ایک جماعت میں تھا جس میں سعد بن مالک اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے اتنے میں عبد اللہ بن سلام نکلے لوگوں نے کہا پو جنت والوں میں سے ہے میں کھڑا ہوا اور میں نے ان سے کہا تمہارے باب میں لوگ ایسا ایسا کہتے ہیں انہوں نے کہا سبحان اللہ ان کو وہ بات نہ کہنی چاہیے جس کو وہ نہیں جانتے میں نے خواب میں ایک ستون دیکھا جو ایک سبز باغ کے بیچ کھڑا تھا اس کے سر پر ایک حلقہ لگا تھا اور اس کے نیچے ایک خدمت گار کھڑا تھا مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھو میں چڑھا یہاں تک کہ حلقہ کو تمام لیا پھر میں نے یہ خواب رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا عبد اللہ مرے گا اسی مضبوط حلقہ کو تھامے ہوئے (یعنی دین اسلام پر)۔

۶۳۸۳- خرشہ بن حرسے روایت ہے میں ایک حلقہ میں بیٹھا مدینہ کی مسجد میں وہاں ایک بوڑھا تھا خوبصورت معلوم ہوا کہ وہ عبد اللہ بن سلام ہیں وہ لوگوں سے اچھی اچھی باتیں کر رہے تھے جب وہ کھڑے ہوئے تو لوگوں نے کہا کہ جس کو بھلا لگے جنتی کو دیکھنا وہ اس کو دیکھے میں نے (اپنے دل میں) کہا قسم خدا کی میں ان کے ساتھ جاؤں گا اور ان کا گرد دیکھوں گا پھر میں ان کے پیچھے

فَخَافَنِي يَنْصَفُ قَالَ ابْنُ عَزَبٍ وَالْيَنْصَفُ الْعَادِي فَقَالَ بِيَابِي مِنْ خَلْفِي وَصِفَ أَنَّهُ رَفَعَهُ مِنْ خَلْفِهِ يَدِي فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَعْلَى الْعُمُودِ فَأَعْدَتُ بِالْمَرْوَةِ فَقِيلَ لِي اسْتَنْسِكَ فَلَقَدْ اسْتَنْصَفْتُ وَإِنَّمَا لَفِي يَدِي فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ((بِلِكَ الرُّوحَةُ الْإِسْلَامُ وَذَلِكَ الْعُمُودُ صُمُودُ الْإِسْلَامِ وَبِلِكَ الْمَرْوَةُ عُرْوَةُ الْوَقْفِيِّ وَأَنْتَ عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ)) قَالَ وَالرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ.

۶۳۸۲- عَنْ قَيْسِ بْنِ عِبَادٍ كُنْتُ فِي حَلْفَةٍ فِيهَا سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبْنُ عُمَرَ فَمَرَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالُوا هَذَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْحَنَةِ فَقُمْتُ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّهُمْ قَالُوا كَذَا وَكَذَا قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا كَانَ يُبْهِي لَهُمْ أَنْ يَقُولُوا مَا لَيْسَ لَهُمْ بِهِ عِلْمٌ إِنَّمَا رَأَيْتُ كَأَنَّ عُمُودًا وَضَعْتُ فِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَنُصِبَ فِيهَا وَفِي رَأْسِهَا هُرُورَةٌ وَفِي أَسْفَلِهَا يَنْصَفٌ وَالْيَنْصَفُ الْوَصِيفُ فَقِيلَ لِي ارْفَعْ فَرَقِيتُ حَتَّى أَعْدَتُ بِالْمَرْوَةِ فَقَصَصْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَمُوتُ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ آخِذٌ بِالْمَرْوَةِ الْوَقْفِيِّ))

۶۳۸۳- عَنْ خَرِشَةَ بْنِ الْحَرِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا فِي حَلْفَةٍ فِي مَسْجِدِ الْمَدِينَةِ قَالَ وَبِهَا شَيْخٌ حَسَنُ الْهَيْئَةِ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ قَالَ فَجَعَلُوا يُحَدِّثُهُمْ حَدِيثًا حَسَنًا قَالَ فَلَمَّا قَامَ قَالَ الْقَوْمُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْحَنَةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيَّ هَذَا قَالَ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَأَتَّبِعَنَّه فَلَمَّا عَلِمْنَا مَكَانَ

بَيِّنَةٌ قَالَ قَبِيئَةُ فَأَنْطَلَقَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجَ مِنَ
 الْمَدِينَةِ ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلَهُ قَالَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَأَذِنَ
 لِي فَقَالَ مَا خَاجَتُكَ يَا ابْنَ أُبَيِّ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ
 سَمِعْتُ الْقَوْمَ يَقُولُونَ لَكَ لَمَّا قُمْتَ مِنْ سِرَّةِ أَنْ
 يَنْظُرَ إِلَيَّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْحَنَةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيَّ هَذَا
 فَأَعْبَيْتَنِي أَنْ أَكُونَ مَعَكَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ
 الْحَنَةِ وَسَأَخْبِرُكَ بِمِمَّ قَالُوا ذَلِكَ إِنِّي نَبِيٌّ أَنَا نَبِيٌّ
 إِذْ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ لِي قُمْ فَأَعِزَّ بِبَيْدِي فَأَنْطَلَقْتُ
 مَجِبَةً قَالَ فَإِذَا أَنَا بِجَوَادٍ عَنْ شِمَالِي قَالَ فَأَخَذْتُ
 لِأَخِذٍ فِيهَا فَقَالَ لِي لَا تَأْخُذْ فِيهَا فَإِنَّهَا طُرُقُ
 أَصْحَابِ الشَّمَالِ قَالَ فَإِذَا جَوَادٌ مَنهَجٌ عَلَيَّ
 يَسِينِي فَقَالَ لِي خُذْ هَاهُنَا فَآتِي بِي حَبِيلاً فَقَالَ
 لِي اصْعَدْ قَالَ فَجَعَلْتُ إِذَا أُرِدْتُ أَنْ اصْعَدَ
 جَوْرَتٌ عَلَيَّ اسْتَبِي قَالَ حَتَّى فَعَلْتُ ذَلِكَ مِرَارًا
 قَالَ ثُمَّ أَنْطَلَقَ بِي حَتَّى أَتَى بِي عُمُودًا رَأْسُهُ فِي
 السَّمَاءِ وَأَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ فِي أَغْلَاهُ حَلْقَةٌ فَقَالَ
 لِي اصْعَدْ فَوَقَّ هَذَا قَالَ قُلْتُ كَيْفَ اصْعَدُ هَذَا
 وَرَأْسُهُ فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَخَذَ بِيَدِي فَزَجَلَ بِي
 قَالَ فَإِذَا أَنَا مُتَعَلِّقٌ بِالْحَلْقَةِ قَالَ ثُمَّ صَرَبَ الْعُمُودَ
 فَحَرَ قَالَ وَتَقَبَّيْتُ مُتَعَلِّقًا بِالْحَلْقَةِ حَتَّى اصْتَبَحْتُ
 قَالَ فَاتَّبَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَمَمْتُهَا
 عَلَيْهِ فَقَالَ ((أَمَّا الطُّرُقُ الَّتِي رَأَيْتَ هُنَّ يَسَارًا
 فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ الشَّمَالِ قَالَ وَأَمَّا الطُّرُقُ
 الَّتِي رَأَيْتَ هُنَّ يَمِينًا فَهِيَ طُرُقُ أَصْحَابِ
 الْيَمِينِ وَأَمَّا الْجَبَلُ فَهُوَ مَنْزِلُ الشُّهَدَاءِ وَكُنْ
 تَسَالُهُ وَأَمَّا الْعُمُودُ فَهُوَ عُمُودُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا

ہوا وہ چلے یہاں تک کہ قریب ہوئے شہر سے باہر نکل جاویں پھر
 اپنے مکان میں گئے میں نے بھی اجازت چاہی اندر آنے کی
 انہوں نے اجازت دی پھر پوچھا ہے کیجئے میرے کیا کام ہے تیرا
 میں نے کہا لوگوں سے میں نے سنا جب تم کھڑے ہوئے وہ کہتے
 تھے جس کو خوش لگے کسی جنتی کا دیکھنا وہ ان کو دیکھے تو مجھے اچھا
 معلوم ہوا تمہارے ساتھ رہنا انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ جانتا ہے
 جنت والوں کو اور میں تم سے وجہ بیان کرتا ہوں لوگوں کے یہ
 کہنے کی میں ایک بار سو رہا تھا خواب میں ایک شخص آیا اور اس نے
 کہا کھڑا ہو پھر اس نے میرا ہاتھ پکڑا میں اس کے ساتھ چلا مجھے
 بائیں طرف کچھ راہیں ملیں میں نے ان میں جانا چاہا وہ بولا ان میں
 مت جا یہ بائیں طرف والوں کی راہیں ہیں (یعنی کافروں کی) پھر
 دائیں طرف کی راہیں ملیں وہ شخص بولا ان راہوں میں جا پھر ایک
 پہاڑ ملا وہ شخص بولا اس پر چڑھ میں نے جو چہ چاہا تو چوڑے کے بل
 گرا کئی بار میں نے قصد کیا چڑھنے کا لیکن ہر بار گرا پھر وہ مجھے لے
 چلا یہاں تک کہ ایک ستون ملا جس کی چوٹی آسمان میں تھی اور وہ
 زمین میں۔ اس کے اوپر ایک حلقہ لگا تھا مجھ سے کہا اس ستون کے
 اوپر چڑھ جا میں نے کہا میں اس پر کیوں کر چڑھوں اس کا سرا تو
 آسمان میں ہے آخر اس شخص نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اچھال
 دیا میں جو دیکھا ہوں تو اس حلقہ کو پکڑے ہوئے لٹک رہا ہوں
 پھر اس شخص نے ستون کو مارا وہ گر پڑا اور میں صبح تک اسی حلقہ میں
 کھتا رہا (اس وجہ سے کہ اتارنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہا) جب میں جاگا
 تو جناب رسول اللہ کے پاس آیا اور آپ سے یہ خواب بیان کیا آپ
 نے فرمایا جو راہیں تو نے بائیں طرف دیکھیں وہ بائیں طرف
 والوں کی راہیں ہیں اور جو راہیں دائیں طرف دیکھیں وہ دائیں طرف
 والوں کی راہیں ہیں اور پہاڑ وہ شہیدوں کا درجہ ہے تو وہاں تک نہ
 پہنچ سکے گا اور ستون اسلام کا ستون ہے اور حلقہ وہ اسلام کا حلقہ ہے

الْعُرْوَةُ فِيهِ عُرْوَةُ الْإِسْلَامِ وَكُنْ تَزَالُ مُتَمَسِكًا بِهَا حَتَّى تَمُوتَ))

تو اسلام پر قائم رہے گا مرتے دم تک (اور جب خاتمہ اسلام پر ہو تو جنت کا یقین ہے اس وجہ سے لوگ مجھے جنتی کہتے ہیں)۔

بَابُ فَضَائِلِ حَسَّانِ ابْنِ ثَابِتٍ

باب: حسان بن ثابتؓ کی فضیلت

۶۳۸۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ مَرَّ بِحَسَّانَ وَهُوَ يُنْشِدُ الشُّعْرَ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمَحَظَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَنْشِدُ وَفِيهِ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ انْتَفَتَ إِلَى أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَنْشِدْكَ اللَّهُ أَسْمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَحِبُّ عَنِّي ((اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدْسِ)) قَالَ اللَّهُمَّ نَعَمْ.

۶۳۸۴- (یہ شاعر تھے رسول اللہ ﷺ کے اور جو اب دیتے تھے مشرکوں کا جو بھجو کرتے تھے آپ کی) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ حسان بن ثابتؓ پر گزرے وہ مسجد میں اشعار پڑھ رہے تھے مظلوم ہوا کہ عمدہ اشعار جو اسلام کی تعریف اور کافروں کی برائی یا جہاد کی ترغیب میں ہوں مسجد میں پڑھنا درست ہے) حضرت عمر نے ان کی طرف دیکھا حسان نے کہا میں تو مسجد میں اشعار پڑھتا تھا جب مسجد میں تم سے بہتر شخص موجود تھے پھر ابو ہریرہؓ کی طرف دیکھا اور کہا میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں تم نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میری طرف سے جو اب دے اے حسان! یا اللہ مدد کر اس کی روح القدس سے ابو ہریرہؓ نے کہا ہاں میں نے سنا ہے یا اللہ تو جانتا ہے۔

۶۳۸۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا ہے۔

۶۳۸۵- عَنْ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ حَسَّانَ قَالَ... فِي حَلْفِهِ فِيهِمْ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنْشِدْكَ اللَّهُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَسْمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۶۳۸۶- ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے حسان بن ثابت انصاری سے سنا وہ ابو ہریرہؓ کو گواہ کر رہے تھے میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں تم نے رسول اللہؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اے حسان! اللہ کے رسول کی طرف سے جو اب دے یا اللہ مدد کر حسان کی روح القدس سے ابو ہریرہؓ نے کہا ہاں میں نے سنا ہے۔

۶۳۸۶- عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهَدُ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْشِدْكَ اللَّهُ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((يَا حَسَّانُ أَحِبُّ عَنِّي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدْسِ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ ((

۶۳۸۷- براہ بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے حسان بن ثابتؓ سے کافروں کی بھوک اور جبرئیلؑ میرے ساتھ ہیں۔

۶۳۸۷- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ ((ائْتِجْهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ)) ((

۶۳۸۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا ہے۔

۶۳۸۸- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۶۳۸۹- عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حسان بن ثابت نے بہت باتیں کیں حضرت عائشہؓ سے میں نے ان کو برا کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جانے دے اے بھانجے میرے کیونکہ حسان جواب دیتا تھا (کافروں کو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے۔

۶۳۹۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۳۹۱- مسروق سے روایت ہے کہ میں ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا ان کے پاس حسان بن ثابت بیٹھے تھے ایک شعر سنا رہے تھے اپنی غزل میں سے جو چند بیتوں کی انھوں نے کہی تھی وہ شعر یہ ہے۔

پاک ہیں اور عقل والی ان پہ کچھ تہمت نہیں

صبح کو اٹھتی ہیں بھوکے عافلوں کے گوشت سے

(یعنی کسی کی غیبت نہیں کرتیں کیونکہ غیبت کرنا گویا اس کا گوشت کھانا ہے) حضرت عائشہؓ نے حسان سے کہا لیکن تو ایسا نہیں ہے (یعنی تو لوگوں کی غیبت کرتا ہے) مسروق نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا تم حسان کو اپنے پاس کیوں آنے دیتی ہو حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اس کی شان میں فرمایا والذی تولیٰ کبرہ منہم لہ عذاب عظیم یعنی جس شخص نے ان میں سے بیڑا اٹھایا بڑی بات کا (یعنی حضرت عائشہؓ پر تہمت لگانے کا) اس کے واسطے بڑا عذاب ہے (حسان بن ثابت) ان لوگوں میں شریک تھے جنہوں نے حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائی تھی پھر آپ نے ان کو حد ماری حضرت عائشہؓ نے کہا اس سے زیادہ عذاب کیا ہوگا کہ وہ اندھا ہو گیا اور کہا کہ حسان جواب دہی کرتا تھا یا بھوکے کافروں کی رسول اللہ کی طرف سے۔

۶۳۸۹- عَنْ عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ حَسَانَ بْنَ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ مِمَّنْ كَثُرَ عَلَى عَائِشَةَ فَسَيَّبَتْهُ فَقَالَتْ يَا ابْنَ أُنْجِي دَعُهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِعُ عَن رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۳۹۰- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۳۹۱- عَنْ مَسْرُوقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَعِنْدَهَا حَسَانُ بْنُ ثَابِتٍ يُنْشِدُهَا شِعْرًا يُشَبِّهُ بِآيَاتٍ لَهُ فَقَالَ:

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزْدُ بِرِيَّةٍ

وَتُصْبِحُ غَرْمِي مِنْ لُحُومِ الْغَوَافِلِ

فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ لَكِنَّكَ لَسْتَ كَذَلِكَ قَالَ مَسْرُوقٌ فَقُلْتُ لَهَا لِمَ تَأْذِينِ لَهُ يَدْخُلُ عَلَيْكِ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ وَالَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ لَهُ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَقَالَتْ فَأَيُّ عَذَابٍ أَشَدُّ مِنَ الْعَمَى إِنَّهُ كَانَ يُنَافِعُ أَوْ يُهَاجِي عَن رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۳۹۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزر لے

۶۳۹۲- سَمِعْتُ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ قَالَتْ كَانَ يَذُبُّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ حَصَانًا رَزَانًا.

۶۳۹۳- حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حسان نے کہا یا رسول اللہ! اجازت دیجئے مجھے ابوسفیان کی بھوکہ کی (یہ ابوسفیان حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے تھے اور اسلام سے پہلے آپ کی بھوکہ تھے اور یہ آپ کے چچا ابو بھائی تھے) آپ نے فرمایا وہ تو میرے نانا والے حسان نے کہا قسم اس شخص کی جس نے آپ کو عزت دی میں آپ کو ان میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے ہال ظیر میں سے نکال لیا جاتا ہے پھر حسان نے یہ شعر کہا۔

۶۳۹۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ حَسَانٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْذَنَ لِي عِي أَبِي سُفْيَانَ قَالَ كَيْفَ بَقَرَاتِي مِنْهُ قَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ نَأْسُنَكَ مِنْهُمْ كَمَا تَسَلُّ الشُّعْرَةَ مِنَ الْعَمِيرِ فَقَالَ حَسَانٌ:

وَإِنْ سَنَامَ الْمُجَدِّ مِنْ آلِ هَاشِمٍ

بُنُو بَنَاتٍ مَحْزُومٍ وَوَالِدِكَ الْعَبْدُ

قَصِيدَتُهُ هَذِهِ.

وان سنام المجد من آل هاشم بنو بنت محزوم والذك العبد

۶۳۹۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر اس میں یہ ہے کہ حسان نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے بھوکہ کرنے کی اور ابوسفیان کا ذکر نہیں کیا۔

۶۳۹۴- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ حَسَانُ بْنُ ثَابِتٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا سُفْيَانَ وَقَالَ يَذَلُّ الْعَمِيرَ الْمُعِينِ

۶۳۹۵- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کرو قریش کی کیونکہ جو ان کو زیادہ ناگوار ہے تیروں کی بو چھانٹتے پھر آپ نے ایک شخص کو بھیجا ابن رواحہ کے پاس اور فرمایا جو کرو قریش کی اس نے بھوکہ لیکن آپ کو پسند نہ آئی پھر کعب بن مالک کے پاس بھیجا پھر حسان بن ثابت کے پاس

۶۳۹۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((اعضوا قریشاً فإنه أشدُّ عليها من وشتي بالنبل)) فأرسل إلي ابن رواحة فقال اضعضهم فعضاهم فلم يرض فأرسل إلي كعب بن مالك ثم أرسل إلي حسان بن ثابت

(۶۳۹۴) آپ کا یہ مطلب تھا کہ جب ابوسفیان میرا چچا ابو بھائی ہے اور تو اس کی بھوکہ لے گا تو میری بھوکہ ہو جائے گی کیونکہ میرے اور اس کے دو ایک ہیں حسان نے کہا کہ میں آپ کو بچا کر اسی کی بھوکہ لوں گا حسان کا یہ شعر ایک قصیدہ کا ہے جو ابوسفیان کی بھوکہ میں حسان نے کہا تھا اس کے بعد یہ شعر ہے۔

ومن ولدت ابنا زهرة منهم كرام ولم يقرب عحاتك المجد

یعنی بزرگی اور شرافت ہاشم کی اولاد میں مخروم کے بیٹوں کو ہے اور بنت مخروم کاظمہ بنت عمرو بن عائذ بن عمران بن مخروم تھیں جو ماں تھیں حضرت عبد اللہ اور زبیر اور ابو طالب کی اور تیرا باپ تو غلام تھا کیونکہ حارث کی ماں سہیلہ بنت سہیل تھی اور سہیلہ غلام تھا بنی عبد مناف کا اور ابوسفیان کی ماں بھی لوطی تھی پھر کہتا ہے اور شریف وہ ہیں جو زہرہ کی بیٹی ہیں بنی ہاشم میں سے اور زہرہ سے مراد ہالہ بنت ذہب بنت عبد مناف ہے حزاہ اور صفیہ کی ماں اور تیری ہڈیوں کے پاس شرافت بھگی بھی نہیں۔

قَلَّمَا دَمَعَلْ عَلَيْهِ قَالَ حَسَانٌ قَدْ آتَى لَكُمْ أَنْ
تُرْسِلُوا إِلَى هَذَا الْأَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنبِهِ ثُمَّ أَدْلَعَ
لِسَانَهُ فَصَعَلْ يُحَرِّكُهُ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
لَأَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِي فَرَمَى الْأَيْدِيمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ آيَا بَنِي
أَعْلَمُ فَرِيضِي بِأَنْسَابِهَا وَإِنْ لِي فِيهِمْ نَسَبًا حَتَّى
يُلَاحِظَ لَكَ نَسَبِي)) فَأَنَاءَ حَسَانٌ ثُمَّ رَجَعَ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ لَعَنَ لِي نَسَبَكَ وَالَّذِي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَأْسَلُكَ مِنْهُمْ كَمَا نَسَلُ الشُّعْرَةَ
مِنَ الْعَجَبِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَبِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ يَقُولُ بِحَسَانٍ ((إِنَّ رُوحَ الْقُدْسِ لَا يَزَالُ
يُؤَيِّدُكَ مَا نَالِحْتَ عَنِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ)) وَقَالَتْ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُولُ ((هَجَاهُمْ حَسَانٌ فَشَقِي وَأَشْقَى)) قَالَ
حَسَانٌ:

هَجَوْتُ مُحَمَّدًا فَأَجَبْتُ عَنْهُ
وَعِنْدَ اللَّهِ فِي ذَلِكَ الْحَزَاءِ
هَجَوْتُ مُحَمَّدًا بَرًّا حَنِيفًا
رَسُولَ اللَّهِ شَيْخَتَهُ الْوَفَاءِ
فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَتَهُ وَحِرْضِي
لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ بَيْنَكُمْ وَقَاءِ
تَكَلَّمْتُ بَيْنِي إِنْ لَمْ تَرَوْهَا
تُبِيذُ النَّفْعِ مِنْ كَفْهِ كَدَاءِ
بِيَارِينَ الْأَعْيَةِ مُصْعِدَاتِ
عَلَى أَكْثَابِهَا الْأَسَلُ الْفَطْمَاءِ
نَطَلُّ جِيَادَنَا مُسْمَطَرَاتِ

بھیجا جب حسان آپ کے پاس آئے تو انھوں نے کہا تم کو کیا وہ
وقت کہ تم نے بلا بھیجا اس شیر کو جو اپنی دم سے مارتا ہے (یعنی
زبان سے لوگوں کو گل کرتا ہے) گیا میدان فصاحت اور شعر گوئی
کے شیر ہیں) پھر اپنی زبان باہر نکالی اور اس کو ہلانے لگے
اور عرض کیا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں
کافروں کو اس طرح پھاڑاؤں گا جیسے چوڑے کو پھاڑاؤ لیتے ہیں اپنی
زبان سے رسول اللہ نے فرمایا اے حسان جلدی مت کر کیونکہ
ابو بکر قریش کے نسب کو بخوبی جانتے ہیں اور میرا بھی نسب
قریش ہی میں ہے تو وہ میرا نسب تجھے علیحدہ کر دیں گے پھر حسان
ابو بکر کے پاس آئے بعد اس کے لوٹے اور عرض کیا یا رسول اللہ
ابو بکر نے آپ کا نسب مجھ سے بیان کر دیا قسم اس کی جس نے
آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا میں آپ کو قریش میں سے ایسے نکال
لوں گا جیسے ہال آٹے میں سے نکال لیا جاتا ہے حضرت عائشہ نے
کہا میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے حسان سے روح
القدس ہمیشہ حیرت کر رہے رہیں گے جب تک تو اللہ اور اس
کے رسول کی طرف سے جواب دیتا رہے گا اور حضرت عائشہ رضی
اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ
فرماتے تھے حسان نے قریش کی بھوک تو تسکین دی مومنوں کے
دلوں کو اور تباہ کر دیا کافروں کی عزتوں کو۔ حسان نے کہا (جن کا
ترجمہ یہ ہے)۔

(۱) تو نے برائی کی محمد کی میں نے اس کا جواب دیا اور اللہ تعالیٰ اس کا
بدلہ دے گا۔ (۲) تو نے برائی کی محمد کی جو نیک ہیں پر بیزار ہیں
اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں وہ قدرتی ان کی خصلت ہے۔ (۳)
پھر سے ماں باپ اور میری آبرو محمد کی آبرو بچانے کے لیے قربان
ہیں۔ (۴) میں اپنی جان کو کھوؤں اگر تم نہ دیکھو اس کو کہ اڑاؤے گا
خبر کو کدواؤ کے دونوں جانب سے (کدواؤ ایک گھائی ہے مکہ کے

دروازہ پر) (۵) ایسی اونٹنیاں جو باگوں پر زور کریں گی اپنی قوت اور طاقت سے اوپر چڑھتی ہوئیں ان کے موٹھوں پر وہ برچھے جو باریک ہیں یا خون کی پیاسی ہیں۔ (۶) اور ہمارے گھوڑے دوڑتے ہوئے آئیں گے ان کے منہ عورتیں پونچھتی ہیں اپنی سر بندھن سے۔ (۷) اگر تم ہم سے نہ بولو تو ہم عمرہ کر لیں گے اور فتح ہو جائے گی اور پردہ اٹھ جائے گا۔ (۸) نہیں تو صبر کرو اس دن کی مار کے لیے جس دن اللہ تعالیٰ عزت دے گا جس کو چاہے گا۔ (۹) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایک بندہ بھیجا جو حج کہتا ہے اس کی بات میں کچھ شبہ نہیں۔ (۱۰) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے ایک لشکر تیار کیا وہ انصار کا لشکر ہے جن کا کھیل کافروں سے مقابلہ کرنا ہے۔ (۱۱) ہم تو ہر روز ایک نہ ایک تیاری میں ہیں گالی گلوچ ہے کافروں سے یا لڑائی ہے یا بھو ہے کافروں کی۔ (۱۲) جو کوئی تم میں بھوکے اللہ کے رسول کی اور ان کی تعریف کرے یا مدد کرے وہ سب برابر ہیں۔ (۱۳) جبرئیل اللہ کے رسول ہم میں ہیں اور روح القدس جن کا کوئی مثل نہیں۔

باب: ابو ہریرہ کی فضیلت

۶۳۹۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا میں اپنی ماں کو بلاتا تھا اسلام کی طرف وہ مشرک تھی ایک دن میں نے اس سے مسلمان ہونے کے لیے کہا اس نے رسول اللہ ﷺ کے حق میں وہ بات سنائی جو مجھ کو ناگوار گزری میں جناب رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا رہتا ہوں اور عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی ماں کو اسلام کی طرف بلاتا تھا وہ نہ مانتی تھی آج اس نے آپ کے حق میں وہ بات مجھ کو سنائی جو مجھے ناگوار ہے تو آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت کرے رسول اللہ نے فرمایا یا اللہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت کر میں خوش ہو کر نکلا حضرت کی دعا سے جب گھر پر آیا اور دروازے پر پہنچا تو وہ بند تھا

تَلَطَّمَهُنَّ بِالْخُمْرِ النِّسَاءُ
فَإِنِ اعْرَضْتُمُو عَنَّا اعْتَمَرْنَا
وَكَانَ الْفَتْحُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ
وَالْبَا فَاصْبِرُوا لِضِرَابِ يَوْمٍ
يُعِزُّ اللَّهُ فِيهِ مَنْ يَشَاءُ
وَقَالَ اللَّهُ قَدْ أَرْسَلْتُ عَبْدًا
يَقُولُ الْحَقَّ لَيْسَ بِهِ خِفَاءُ
وَقَالَ اللَّهُ قَدْ يَسَّرْتُ خُنْدًا
هُمُ الْأَنْصَارُ عَرَضْتُهَا لِلْقَاءِ
لَنَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ مَعَدٍّ
سَيَابٍ أَوْ قِتَالٍ أَوْ هِجَاءٍ
فَمَنْ يَهْجُو رَسُولَ اللَّهِ مِنْكُمْ
وَيَمْدَحْهُ وَيَنْصُرْهُ سَوَاءٌ
وَجِبْرِيْلُ رَسُولُ اللَّهِ فِينَا
وَرُوحُ الْقُدُسِ لَيْسَ لَهُ كِفَاءُ.

بابٌ مِّنْ فَضَائِلِ أَبِي هُرَيْرَةَ

۶۳۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ أَدْعُو أُمَّيْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاسْمَعْتَنِي فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَا أَسْرَهُ فَأَنْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَدْعُو أُمَّيْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَتَأْتِي عَلَيَّ فَدَعَوْتُهَا الْيَوْمَ فَاسْمَعْتَنِي فَبِكَ مَا أَسْرَهُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَهْدِيَ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ اهْدِ أُمَّ أَبِي هُرَيْرَةَ)) فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ

فَلَمَّا جِئْتُ فَصَبِرْتُ إِلَى الْبَابِ فَإِذَا هُوَ مُخَافٌ
فَسَمِعْتُ أُمَّي عَشْفًا فَلَمَّتْ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا
أَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ نَضْحَةَ الْمَاءِ قَالَ
فَاعْتَسَلْتُ وَنَبَسْتُ دِرْعَهَا وَوَعَجَلْتُ عَنْ
حِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ
أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
فَأَبَيْتُهُ وَأَنَا أَبْكِي مِنَ الْفَرَحِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ أَبَشِيرٌ قَدْ اسْتَجَابَ اللَّهُ دَعْوَتَكَ وَهَدَى أُمَّ
أَبِي هُرَيْرَةَ فَحَمِيدَ اللَّهِ وَأَتَى عَلَيَّ وَقَالَ خَيْرًا
قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُحِبِّبَنِي
وَأُمَّيَ إِلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ وَيُحِبِّبَهُمْ إِلَيْنَا قَالَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ حَبِّبْ عِبْدَكَ
هَذَا يَعْني أَبَا هُرَيْرَةَ وَأُمَّهُ إِلَى عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ
وَحَبِّبْ إِلَيْهِمُ الْمُؤْمِنِينَ)) فَمَا خَلِقَ مُؤْمِنٌ
يَسْمَعُ بِي وَلَا يَرَانِي إِلَّا أَحَبَّنِي

میری ماں نے میرے پاؤں کی آواز سنی غرض میری ماں نے
غسل کیا اور اپنا کرتا پہنا اور جلدی سے اوڑھنی اوڑھی پھر دروازہ
کھولا اور یوں اے ابو ہریرہ! میں گواہی دیتی ہوں کہ کوئی برحق
معبود نہیں ہے سوا خدا کے اور میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت
محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ ابو ہریرہ نے کہا میں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روتا ہوا آیا خوشی سے
اور عرض کیا یا رسول اللہ خوش ہو جیسے اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا
قبول کی اور ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت کی آپ نے اللہ کی تعریف
اور اس کی صفت کی اور بہتر بات کہی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ
اللہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ میری اور میری ماں کی محبت
مسلمانوں کے دلوں میں ڈال دے اور ان کی محبت ہمارے دلوں
میں ڈال دے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اپنے
بندوں کی یعنی ابو ہریرہ اور ان کی ماں کی محبت اپنے مومن بندوں
کے دلوں میں ڈال دے اور مومنوں کی محبت ان کے دلوں میں ڈال
دے پھر کوئی مومن ایسا نہیں پیدا ہوا جس نے میرے کو سنا ہو یا
دیکھا ہو مگر محبت رکھی اس نے مجھ سے۔

۶۳۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّكُمْ تَزْعُمُونَ
أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْبِرُ الْحَدِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ كُنْتُ
رَجُلًا مَسْكِينًا أَحَدُكُمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى
بِرَاءٍ بَطْنِي وَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ يَشْغَلُهُمُ الصَّنْعُ
بِالْأَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلَى
أَمْوَالِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يَسْطِطْ
تَوْبَهُ فَلَنْ يَنْسَى شَيْئًا سَمِعَهُ)) مَنِ بَسَطَتْ
نُورِي حَتَّى قَضَى حَدِيثَهُ ثُمَّ ضَمَمْتُهُ إِلَيَّ فَمَا
نَسِيتُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْهُ.

۶۳۹۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تم سمجھتے ہو کہ
ابو ہریرہ رسول اللہ ﷺ کی حدیثیں بہت بیان کرتے ہیں اور اللہ
حساب لینے والا ہے (اگر میں جھوٹ بولتا ہوں یا تم میرے اوپر غلط
گمان کرتے ہو) میں ایک مسکین شخص تھا رسول اللہ کی خدمت
میں پیٹ بھرے پر کیا کرتا تھا اور مہاجرین کو بازاروں میں معاملہ
کرنے سے فرصت نہ تھی اور انصار اپنے مالوں کی حفاظت اور
خدمت میں مصروف رہتے تھے، تو رسول اللہ نے فرمایا جو شخص اپنا
کپڑا بچھا دے وہ جو مجھ سے سنے گا نہ بھولے گا میں نے اپنا کپڑا بچھا دیا
یہاں تک کہ آپ حدیث بیان کر چکے پھر میں نے اس کپڑے کو
اپنے سینے سے لگایا اور کوئی بات نہ بھولا جو آپ سے سنی تھی۔

۶۳۹۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۳۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنْ مَالِكًا أَنْتَهَى حَدِيثَهُ عِنْدَ انْقِضَاءِ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ الرَّوَايَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((مَنْ يَسْطُ ثَوْبَهُ إِلَى آخِرِهِ))

۶۳۹۹- عروہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے کہا کیا تعجب نہیں کرتے تم ابو ہریرہؓ پر آئے اور میرے حجرے کے ایک طرف بیٹھ کر حدیث بیان کرنے لگے رسول اللہ ﷺ سے میں سن رہی تھی لیکن میں تسبیح پڑھتی تھی اور وہ میرے فارغ ہونے سے پہلے چل دیے اگر میں ان کو پاتی تو ان کا رد کرتی کیونکہ رسول اللہ ﷺ اس طرح سے جلدی جلدی باتیں نہیں کرتے تھے جیسے تم کرتے ہو۔ ابو ہریرہؓ نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہؓ نے بہت حدیثیں بیان کیں اور اللہ تعالیٰ جانچنے والا ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مہاجرین اور انصار ابو ہریرہؓ کی طرح حدیثیں بیان نہیں کرتے اور میں تم سے اس کا سبب بیان کرتا ہوں میرے بھائی انصاری جو تھے وہ اپنی زمین کی خدمت میں مشغول رہتے اور جو مہاجرین تھے وہ بازار کے معاملوں میں اور میں اپنا پیٹ بھر کر رسول اللہ کے ساتھ رہتا تو میں حاضر رہتا اور وہ غائب ہوتے اور میں یاد رکھتا وہ بھول جاتے اور رسول اللہ نے فرمایا ایک دن کون تم میں سے اپنا کپڑا بچھاتا ہے اور میری حدیث سنتا ہے پھر اس کو اپنے سینے سے لگا دے تو جو بات سنے گا وہ نہ بھولے گا میں نے اپنی چادر بچھادی یہاں تک کہ آپ حدیث سے فارغ ہوئے پھر میں نے اس چادر کو سینے سے لگالیا اس دن سے میں کسی بات کو جو آپ نے بیان کی نہیں بھولا اور اگر یہ دو آیتیں نہ ہوتیں جو قرآن مجید میں اتری ہیں تو میں کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کرتا ان آیتوں کا ترجمہ یہ ہے جو لوگ چھپاتے ہیں جو ہم نے اتاریں نشانیاں اور ہدایت کی باتیں ان پر لعنت ہے آخر تک۔

۶۳۹۹- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ أَلَا يُعْجِبُكَ أَبُو هُرَيْرَةَ جَاءَ فَحَلَسَ إِلَيَّ حَنْبٍ حُحْرَتِي يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يُسْمِعُنِي ذَلِكَ وَكُنْتُ أَسْبَحُ فَقَامَ قَبْلَ أَنْ أَنْصِي سَبْحَتِي وَلَوْ أَدْرَكْتُهُ لَرَدَدْتُ عَلَيْهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسْرَدِكُمْ.

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُعْتَبِرِ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ يَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَدْ أَكْثَرَ وَاللَّهُ الْمَوْعِدُ وَيَقُولُونَ مَا بَالُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ لَا يَتَحَدَّثُونَ مِثْلَ أَحَادِيثِهِ وَسَأَحْبِرُكُمْ عَنْ ذَلِكَ إِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمْ عَمَلُ أَرْضِيهِمْ وَإِنَّ إِخْوَانِي مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَكُنْتُ أَلْزِمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى بِلَاءِ بَطْنِي فَأَشْهَدُ إِذَا غَابُوا وَأَحْفَظُ إِذَا نَسُوا وَلَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ ((أَيُّكُمْ يَسْطُ ثَوْبَهُ فَيَأْخُذُ مِنْ حَدِيثِي هَذَا ثُمَّ يَجْمَعُهُ إِلَى صَدْرِهِ فَإِنَّهُ لَمْ يَنْسَ شَيْئًا سَمِعَهُ)) فَسَطَطْتُ بُرْدَةً عَلَيَّ حَتَّى قَرَعُ مِنْ حَدِيثِهِ ثُمَّ جَمَعْتُهَا إِلَى صَدْرِي فَمَا نَسَيْتُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ شَيْئًا حَدَّثَنِي بِهِ وَكُنَّا آيَاتِنَا أَنْزَلَهُمَا اللَّهُ فِي كِتَابِهِ مَا حَدَّثْتُ شَيْئًا أَبَدًا إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ إِلَى آخِرِ الْآيَاتِينَ.

۶۴۰۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۴۰۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
إِنَّكُمْ تَقُولُونَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْخَلَائِفَ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِخَوِّ حَدِيثِهِمْ.

باب: حاطب بن ابی بلتعہ اور اہل بدر رضی
اللہ عنہ کی فضیلت

بَابُ مَنْ فَضَّلَ حَاطِبَ ابْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ وَ
أَهْلَ بَدْرِ

۶۴۰۱- عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فحشی
تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے انھوں نے کہا میں نے سنا حضرت
علی سے وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور زبیر
اور مقداد کو بھیجا اور فرمایا شتانلو کے بلغ میں جاؤ وہاں ایک عورت
شتر سوار ہے اس کے پاس ایک خط ہے وہ اس سے لے کر آؤ ہم چلے
گھوڑے دوڑائے ہوئے ناگاہ وہ عورت ہم کو ملی ہم نے اس سے کہا
خط نکال وہ بولی میرے پاس تو کوئی خط نہیں ہم نے کہا خط نکال یا
اپنے کپڑے اتار پھر میں نے وہ خط اس کے جوڑے سے نکالا اور
رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آیا اس میں لکھا تھا حاطب بن ابی
بلتعہ کی طرف سے مکہ کے بعض مشرکین کے نام رسول اللہ کی
بعض باتوں کا ذکر تھا (ایک روایت میں ہے کہ حاطب نے اس میں
رسول اللہ ﷺ کی تیاری اور فوج کی آمادگی اور مکہ کی روانگی سے
کافروں کو مطلع کر دیا) آپ نے فرمایا اے حاطب تو نے یہ کیا کیا وہ
بولا آپ جلدی نہ فرمائیے یا رسول اللہ (یعنی فوراً بولا مجھے سزا نہ
دیجئے میرا حال سن لیجئے) میں ایک شخص تھا قریش سے ملا ہوا یعنی
ان کا خلیف تھا اور قریش میں سے نہ تھا اور آپ کے ساتھ
مہاجرین جو ہیں ان کے رشتہ دار قریش میں بہت ہیں جن کی وجہ

۶۴۰۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ
كَاتِبُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
وَهُوَ يَقُولُ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ فَقَالَ اتَّخَذُوا رَوْحَةَ
عَاطِجٍ فَإِنَّ بِهَا غَلِيظَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَحَلَوْهُ مِنْهَا
فَانْطَلَقْنَا تَعَادَى بَنِي عَرَبْنَا فَإِذَا نَحْنُ بِالْقَوَاةِ فَقُلْنَا
أَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِيَ كِتَابٌ فَقُلْنَا
لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُفْلِتَنَّ الْكِتَابَ فَأَخْرَجَتْهُ
مِنْ عِصَابِهَا فَأَتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا فِيهِ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ
إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ
بِبَعْضِ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا
حَاطِبُ مَا هَذَا قَالَ لَأَتَمَّحِلَّ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ
اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ امْرَأً مُلْتَصِقًا فِي قُرَيْشٍ قَالَ
سَعْيَانُ كَانَ حَلِيفًا لَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا
أَكَانَ مِنْ كَانَ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ

(۶۴۰۱) لودی نے کہا اس حدیث میں بڑا بجزو ہے آپ کا اور یہ نکلا کہ جاسوس کو پکڑنا اور اس کا پردہ کھولنا درست ہے اور جاسوس کا فر نہیں
ہوتا مگر ایسی جاسوسی جو مسلمانوں کے خلاف میں ہو سخت کبیرہ گناہ ہے اور بعض بالکلیہ کے نزدیک اس کا قتل بھی جائز ہے اگرچہ توبہ کر لے
اور شافعی کے نزدیک اس کو سزا دی جا سکتی ہے نہ کریں اور اہل بدر کے گناہ معاف ہونے سے یہ مطلب ہے کہ آخرت میں مواخذہ نہ ہو گا مگر دنیا میں
ان سے مواخذہ ہو گا اور صلح کو حد پڑنی وہ بدری نہ تھا اسکی ملخصاً

سے ان کے گھر بار کا بچاؤ ہوتا ہے تو میں نے یہ چاہا کہ میرا نانا تو قریش سے ہے نہیں میں بھی کوئی کام ان کا ایسا کروں جس سے میرے ناتے والوں کا بچاؤ ہو جائے اور میں نے یہ کام اس وجہ سے نہیں کیا کہ میں کافر ہو گیا ہوں یا مرتد ہو گیا ہوں نہ کفر سے خوش ہو کر مسلمان ہونے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاطب نے سچ کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا آپ چھوڑیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس منافق کی گردن ماروں آپ نے فرمایا یہ تو بدر کی لڑائی میں شریک تھا اور تو نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو جہان کا اور فرمایا تم جو اعمال چاہو کرو (بشرطیکہ کفر تک نہ پہنچیں) میں نے تم کو بخش دیا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اے ایمان والو! میرے دشمن اور اپنے دشمن کو دوست مت بناؤ۔

۶۳۰۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۳۰۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حاطب کا ایک غلام ان کی شکایت کرتا تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ حاطب ضرور دوزخ میں جائے گا آپ نے فرمایا تو جھوٹا ہے حاطب دوزخ میں نہ جاوے گا وہ بدر اور حدیبیہ میں شریک تھا۔

قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيهِمْ بَدَأَ يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَلَمْ أَفْعَلْهُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكَفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((صَدَقَ)) فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبُ عَنْقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ ((إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطْلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اشْمَلُوا مَا شِئْتُمْ لَقَدْ عَفْوَتْ لَكُمْ)) فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ وَالَّذِينَ فِي حَلِيبٍ أَبِي بَكْرٍ وَزُهَيْرٌ ذَكَرُ الْآيَةِ وَجَعَلَهَا إِسْحَاقُ فِي رَوَاتِهِ مِنْ تِلَاوَةِ سُفْيَانَ.

۶۴۰۲- عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَغْتَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا مَرْثِدَةَ الْغَنَوِيُّ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَرَامِ وَكَلْنَا فَارِسٌ فَقَالَ ((انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ عَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا كِتَابٌ مِنْ حَاطِبٍ إِلَى الْمُشْرِكِينَ)) فَذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيٍّ.

۶۴۰۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بِحَاطِبِ بْنِ خَتَّابٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُرُو حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْدَعْلَنَ حَاطِبُ النَّارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحَدِيثِيَّةَ)).

باب: شجرہ رضوان کے تلے رسول اللہ سے بیعت کرنے والوں کی فضیلت

۶۳۰۴-۱۱ میشر سے روایت ہے اس نے سار رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ام المؤمنین حفصہ کے پاس اگر اللہ چاہے تو اصحاب شجرہ میں سے کوئی جہنم میں نہ جاوے گا یعنی جن لوگوں نے بیعت کی اس درخت کے تلے انھوں نے کہا کیوں نہ جاویں گے یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ان کو جہنم کا انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و ان منکم الا و اردھا یعنی کوئی تم میں سے ایسا نہیں ہے جو جہنم پر نہ جاوے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کے بعد یہ تم فنجی المین و نذر الظلمین فیہا جتیا یعنی پھر ہم نجات دیں گے پر بیزاروں کو بوز چھوڑ دیں گے ظالموں کو ان کے گھنوں کے بل اس میں۔

باب: ابو موسیٰ اور ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ کی فضیلت

۶۳۰۵- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا آپ ہجرانہ میں اترے تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں آپ کے ساتھ بلال تھے اتنے میں ایک گنوار آپ کے پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا وعدہ پورا نہیں کرتے آپ نے فرمایا خوش ہو جاوے بولا آپ بہت فرماتے ہیں خوش ہو جا پھر آپ متوجہ ہوئے ابو موسیٰ اور بلال کی طرف عصہ کی شکل پر اور فرمایا اس نے رو کیا خوشخبری کو تم قبول کرو دونوں نے کہا ہم نے قبول کیا پھر آپ نے ایک پیالہ پانی کا منگوا یا اور دونوں ہاتھ اور منہ دھوئے اور اس میں تھوکا پھر

بَاب مِنْ فَضَائِلِ اصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَهْلِ بَيْعَةِ الرُّضْوَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

۶۴۰۴- عَنْ اُمِّ مَيْمُونَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عِنْدَ حَفْصَةَ ((لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَاءَ اللهُ مِنْ اصْحَابِ الشَّجَرَةِ اَحَدٌ الَّذِيْنَ بَايَعُوا تَحْتَهَا)) قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَاَنْتَهَرَهَا فَقَالَتْ حَفْصَةُ وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَاْرِدُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَدْ قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ)) ثُمَّ نَسَخِيَ الَّذِيْنَ اتَّعَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِيْنَ فِيْهَا جِيًّا

بَابٌ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي مُوسَىٰ وَ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ

۶۴۰۵- عَنْ أَبِي مُوسَىٰ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْبَعْثَرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ وَ مَعَهُ بِلَالٌ فَأَتَى رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ اَلَا تُحْجِزُ لِيْ يَا مُحَمَّدٌ مَا وَعَدْتَنِيْ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَبْشِيْرُ فَقَالَ لَهٗ الْاَعْرَابِيُّ اَكْتَرْتُ عَلَيَّ مِنْ ((اَبْشِيْر)) فَاقْبَلْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَيَّ اَبِيْ مُوسَىٰ وَبِلَالٌ كَوَيْتِيْ النَّضْبَانِ فَقَالَ ((اِنْ هَذَا قَدْ رَدَّ الْبَشْرِيْ فَاَقْبَلْنَا اَتَمًا)) فَقَالَ قَبِلْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

(۶۳۰۴) مطلب یہ ہے کہ اچھے اور برے سب ہی صراط پر سے گزریں گے اور وہ بل جہنم پر ہے پھر اچھے لوگ پار اتر جائیں گے اور برے اس پر سے گھنوں کے بل جہنم میں کریں گے۔

دونوں سے کہا اس پانی کو پی لو اور اپنے منہ اور سینے پر ڈالو اور خوش ہو جاؤ ان دونوں نے پیالہ لے کر ایسا ہی کیا ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ان کو پردے کی آڑ سے آواز دی اپنی ماں کے لیے بھی کچھ بچا ہوا پانی لاؤ انھوں نے ان کو بھی کچھ بچا ہوا پانی دیا۔

۶۳۰۶- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب رسول اللہ ﷺ حنین کی لڑائی سے فارغ ہوئے تو ابو عامر کو لشکر دے کر اوٹاس پر بھیجا ان کا مقابلہ کیا دریدا بن الصمہ نے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کو قتل کیا اور اس کے لوگوں کو شکست دی ابو موسیٰ نے کہا مجھ کو بھی رسول اللہ نے ابو عامر کے ساتھ بھیجا تھا پھر ابو عامر کو تیر لگا گھنٹے میں وہ تیر بنی جسم کے ایک شخص نے مارا تھا ان کے گھنٹے میں جم گیا میں ان کے پاس گیا اور پوچھا اے بچا یہ تیر تم کو کس نے مارا ابو عامر نے مجھ کو بتلایا کہ اس شخص نے مجھ کو قتل کیا اسی شخص نے مجھ کو تیر مارا ابو موسیٰ نے کہا میں نے اس شخص کا پچھنا کیا اور اس سے جا کر ملا اس نے جب مجھے دیکھا تو پینہ موڑ کر بھاگا میں اس کے پیچھے گیا اور میں نے کہا شروع کیا اے بے حیا کیا تو عرب نہیں ہے تو ٹھہر تا نہیں پہن کر وہ ٹھہر گیا پھر میرا اس کا مقابلہ ہوا اس نے بھی وار کیا میں نے بھی وار کیا آخر میں نے اس کو تلوار سے مار ڈالا پھر لوٹ کر ابو عامر کے پاس آیا اور میں نے کہا اللہ نے تمہارے قاتل کو مارا ابو عامر نے کہا اب یہ تیر نکال لے میں نے اس کو نکالا تو تیر کی جگہ سے پانی نکلا (خون نہ نکلا شاید وہ تیر زہر آلود تھا) ابو عامر نے کہا اے بھتیجے میرے تو رسول اللہ کے پاس جا اور میری طرف سے سلام کہہ اور یہ کہہ کہ ابو عامر کی بخشش کی دعا کیجئے ابو موسیٰ نے کہا ابو عامر نے مجھ کو لوگوں کا سردار کر دیا اور تھوڑی دیر وہ زندہ رہے پھر مر گئے جب میں لوٹ کر رسول اللہ

بَقَدَحَ فِيهِ مَاءً فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجَّهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ ثُمَّ قَالَ ((اَشْرَبَا مِنْهُ وَأَفْرِغَا عَلَيَّ وَجُوهَكُمَا وَتَحُورِكُمَا وَأَبْشِرَا)) فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا مَا أَمَرَهُمَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَادَتْهُمَا أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السُّرِّ أَفْضِلًا لَأُمَّكُمَا مِمَّا فِي إِبَائِكُمَا فَأَفْضَلْنَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً.

۶۴۰۶- عَنْ أَبِي عَامِرٍ قَالَ لَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى حَبِشٍ إِلَى أُوتَاسٍ فَلَقِيَنِي دُرَيْدُ بْنُ الصَّمَةِ فَقَتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللَّهُ أَصْحَابَهُ فَقَالَ أَبُو مُوسَى وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ قَالَ فَرُمِي أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتَيْهِ رَمَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي جَسَمٍ بِسَهْمٍ فَأَثَمْتُهُ فِي رُكْبَتَيْهِ فَأَتَتْهُنَّ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا عَمَّ مَنْ رَمَاكَ فَأَشَارَ أَبُو عَامِرٍ إِلَيَّ أَبِي مُوسَى فَقَالَ إِنَّ ذَلِكَ قَاتِلِي تَرَاهُ ذَلِكَ الَّذِي رَمَانِي قَالَ أَبُو مُوسَى فَقَصَدْتُ لَهُ فَأَعْتَمَدْتُهُ فَلَجِئْتُهُ فَلَمَّا رَأَيْتِي وَلِي عَنِّي ذَاهِبًا فَأَتْبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ أَلَا تَسْتَحْيِي أَلَسْتَ عَرَبِيًّا أَلَا تَتَّبْتُ فَكَفَّ قَالَتْ قَيْتُ أَنَا وَهُوَ فَأَحْيَيْتُنَا أَنَا وَهُوَ ضَرْبَتَيْنِ فَضَرْبَتُهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ ثُمَّ رَجَعْتُ إِلَى أَبِي عَامِرٍ فَقُلْتُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ قَتَلَ صَاحِبِكَ قَالَ فَانزِعْ هَذَا السَّهْمَ فَانزَعْتُهُ فَنَزَا مِنْهُ الْمَاءُ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ وَقُلْ لَهُ يَقُولُ لَكَ أَبُو عَامِرٍ اسْتَعْفِرْ لِي قَالَ وَاسْتَعْمَلَنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ وَمَكَتْ بِسِيرًا ثُمَّ إِنَّهُ مَاتَ فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

کے پاس آیا تو آپ کے پاس گیا آپ ایک کو ٹھڑی میں تھے بان کے ایک پتنگ پر جس پر فرش تھا (صحیح روایت یہ ہے کہ فرش نہ تھا اور مال کا نظارہ گیا ہے) اور بان کا نشان آپ کی بیٹھ اور پسلیوں پر بن گیا تھا میں نے یہ خبر بیان کی اور ابو عامر کا حال بھی بیان کیا اور میں نے کہا ابو عامر نے آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ میرے لیے دعا کیجئے پھر رسول اللہ نے پانی منگوا یا اور وضو کیا پھر دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا یا اللہ بخش دے عبید ابو عامر کو (عبید بن سلیم ان کا نام تھا) یہاں تک کہ میں نے آپ کی دونوں بظلوں کی سفیدی دیکھی پھر فرمایا یا اللہ ابو عامر کو قیامت کے دن بہت لوگوں کا سردار کریو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے دعا فرمائیے بخشش کی آپ نے فرمایا بخش دے یا اللہ عبد اللہ بن قیل کے (یہ نام ہے ابو موسیٰ کا) گناہ کو اور قیامت کے دن اس کو عزت کے مکان میں لے جا اور بردہ نے کہا ایک دعا ابو عامر کے لیے کی اور ایک ابو موسیٰ کے لیے۔

باب: اشعری لوگوں کی فضیلت

۶۳۰۷- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اشعریوں کی آواز قرآن پڑھنے سے پہچان لیتا ہوں جب وہ رات کو آتے ہیں اور رات کو ان کی آواز سے ان کا ٹھکانا بھی پہچان لیتا ہوں اگرچہ دن کو ان کا ٹھکانا نہ دیکھا ہو جب وہ دن کو اترے ہوں اور انہی لوگوں میں سے ایک شخص حکیم ہے کہ جب کافروں کے سواروں سے یا دشمنوں سے ملتا ہے تو ان سے کہتا ہے کہ ہمارے لوگ تم سے کہتے ہیں ذرا ہم کو فرصت دویا تھوڑا انتظار کرو یعنی ہم بھی تیار ہیں لڑنے کو آتے ہیں (تو اپنے تئیں دانتی اور حکمت سے بچا لیتا ہے کیونکہ دشمن یہ سمجھتے ہیں کہ یہ اکیلا نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ اور لوگ ہیں)۔

۶۳۰۸- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي بَيْتِ عَلِيٍّ سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ وَقَدْ أَتَرَ رِمَالُ السَّرِيرِ بَطْنَهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحُجَّتِهِ فَأَعْبَرْتُهُ بِعَمِيرِنَا وَحَبْرِ أَبِي عَامِرٍ وَقُلْتُ لَهُ قَالَ قُلْ لِي بَسْتَعْفِرُ لِي فَذَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِ أَبِي عَامِرٍ)) حَتَّى رَأَيْتُ تِبَاضَ بَطْنِهِ ثُمَّ قَالَ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَعْبٍ مِنْ خَلْقِكَ)) أَوْ مِنْ النَّاسِ فَقُلْتُ وَلِي يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاسْتَعْفِرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبِيدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ ذَنْبَهُ وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُدْخَلًا كَرِيمًا)) قَالَ أَبُو بَرْدَةَ إِحْبَابُهُمَا لِأَبِي عَامِرٍ وَالْأَخْرَى لِأَبِي مُوسَى.

بَابٌ مِّنْ فَضَائِلِ الْأَشْعَرِيِّينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ ٦٤٠٧- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنِّي لَأَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفَقَةِ الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَابِهِمْ بِالْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ وَإِن كُنْتُ لَمْ أَرَ مَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا بِالنَّهَارِ وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ أَوْ قَالَ أَلْعَنُوا قَالَ لَهُمْ إِنَّ أَحْسَابِي بِأَمْرٍ وَنَكْمٌ أَنْ تَنْظُرُوهُمْ))

۶۴۰۸- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

اشعری لوگ جب لڑائی میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینہ میں ان کے جو رہنما ہو جاتے ہیں تو جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے اس کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے ہیں پھر آپس میں برابر بانٹ لیتے ہیں یہ لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں (یعنی میں ان سے راضی ہوں اور ایسے اتفاق کو پسند کرتا ہوں)۔

باب: ابوسفیانؓ کی فضیلت

۶۳۰۹- عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ مسلمان ابوسفیان کی طرف دھیان نہیں کرتے تھے نہ اس کے ساتھ بیٹھتے تھے (کیونکہ ابوسفیان کئی مرتبہ آنحضرتؐ سے لڑا تھا اور مسلمانوں کا سخت دشمن تھا) ایک بار وہ رسول اللہ سے بولا اے نبی اللہ کے تین باتیں مجھے عطا فرمائیے آپ نے فرمایا اچھا ابوسفیان بولا میرے پاس وہ عورت ہے کہ تمام عربوں میں حسین اور خوبصورت ہے ام حبیبہ میری بیٹی میں اس کا نکاح آپ سے کر دیتا ہوں آپ نے فرمایا اچھا، دوسری یہ کہ میرے بیٹے معاویہ کو آپ اپنا منشی بنا لیں آپ نے فرمایا اچھا، تیسرے مجھ کو حکم دیجئے کافروں سے لڑو (جیسے اسلام سے پہلے) مسلمانوں سے لڑنا تھا آپ نے فرمایا اچھا ابوزمیل نے کہا اگر وہ ان باتوں کا سوال آپ سے نہ کرتا تو آپ نہ دیتے اس لئے کہ ابوسفیان جس بات کا سوال آپ سے کرتا آپ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْأَشْعَرِيَّينَ إِذَا أَرَقَلُوا فِي الْغَزْوِ أَوْ قُلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ جَمَعُوا مَا كَانَ عَنْهُمْ فِي نَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِتَاءٍ وَاحِدٍ بِالسُّوِيَّةِ فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ))

بَابُ مَنْ فَضَّلَ أَبِي سُفْيَانَ صَخْرَ ابْنِ حَرْبٍ
 ۶۴۰۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ لَا يَنْظُرُونَ إِلَيَّ أَبِي سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُونَهُ فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ ثَلَاثَ أُعْطِيَهُنَّ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ عِنْدِي أَحْسَنُ الْعَرَبِ وَأَحْمَلُهُ أُمُّ حَبِيبَةَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ أُزَوِّجُكُمَهَا قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ وَمُعَاوِيَةَ تَجْعَلُهُ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ وَتُؤَمِّرُنِي حَتَّى أَقَاتِلَ الْكُفَّارَ كَمَا كُنْتُ أَقَاتِلُ الْمُسْلِمِينَ قَالَ ((نَعَمْ)) قَالَ أَبُو زَمِيلٍ وَتَوَلَّأْنَا أَنَّهُ حَلَبَ ذَلِكَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَعْطَاهُ ذَلِكَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يُسْأَلُ شَيْئًا إِلَّا قَالَ ((نَعَمْ))

(۶۳۰۹) یہ آپ کا حسن خلق تھا اور مصلحت بھی تھی کیونکہ ابوسفیان کافروں کا سردار تھا اس کی تالیف قلب بھی ضروری تھی ہر چند ابوسفیان کا اسلام پہلے پہل جان کے ڈر سے تھا مگر بعد کو شاید پختہ ہو گیا ہو گا اور جب آدمی اسلام لایا تو اس کے قصور کفر کے وقت کے سب معاف ہو جاتے ہیں اور آپ نے وحشی قاتل حزمہ کا اسلام قبول کیا اس پر بھی ابوسفیان کا خاندان خاندان نبوی کا ہمیشہ دشمن رہا ابوسفیان عمر بھر حضرت سے لڑتا رہا اور صد ہا مسلمانوں کو اس نے شہید کیا اور اس کے بیٹے معاویہ بن ابی سفیان نے جناب امیر المومنین خلیفہ برحق علی مرتضیٰ شہداء کا مقابلہ کیا اور جنگ صلح میں ہزاروں مسلمانوں کا خون کیا ان کے بیٹے یزید نے تو ستم ہی ڈھالی سیدنا حسن کو زہر دلوایا اور سیدنا حسین کو ایسے ظلم سے شہید کر لیا جس کے حال گلے سے قلم کا پتلا ہے پھر یزید کے بعد بھی سارے خلفائے بنو امیہ سوا عمر بن عبدالعزیز کے خاندان نبوی کے دشمن رہے اور ہمیشہ در پے ایز اور قصد لے رہے اور دنیا کے داسے اپنی آخرت کو جہاں کرتے رہے لاجول ولا حول۔

نووی نے کہا اس حدیث میں یہ اشکال ہے کہ ابوسفیانؓ تک کے دن ۸ھ میں اسلام لایا اور ام حبیبہ سے آپ نے ۶ھ یا ۷ھ میں نکاح فرمایا مدینہ میں یا حبشہ میں اور یہ نکاح عثمان نے کیا یا خالد بن سعید نے یا نجاشی بادشاہ حبشہ نے ابن حزم نے کہا مسلم کی روایت میں لڑ

ہاں فرماتے اور قبول کرتے۔

باب: جعفر بن ابی طالب اور اسماء بنت عمیس اور ان کی کشتی والوں کی فضیلت

بَاب مِنْ فَضَائِلِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
وَأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ وَأَهْلِ سَفِينَتِهِمْ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

۶۴۱۰- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے یمن میں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے نکلے تو ہم بھی آپ کی طرف نکلے ہجرت کر کے میں تھا اور دو میرے چھوٹے بھائی تھے ایک کا نام ابو بردہ تھا اور دوسرے کا نام ابو رہم اور چند آدمی ترین یا بادن آدمی ہماری قوم کے تھے تو ہم ایک کشتی میں سوار ہوئے وہ کشتی حبش کی طرف چلی گئی جہاں کا بادشاہ نجاشی تھا وہاں ہم کو جعفر بن ابی طالب اور ان کے ساتھی ملے جعفر نے کہا کہ رسول اللہ نے ہم کو یہاں بھیجا ہے اور فرمایا ہے یہاں ٹھہرو تو تم بھی ہمارے ساتھ ٹھہرو ابو موسیٰ نے کہا ہم انہیں کے ساتھ ٹھہرے رہے یہاں تک کہ ہم سب لوگ مل کر مدینہ کو آئے اس وقت رسول اللہ نے خیبر فتح کیا تھا تو ہمارا حصہ لگایا وہاں کی لوٹ میں سے اور جو شخص خیبر کی لڑائی سے غائب تھا اس کو حصہ نہ ملا سوا ہماری کشتی والوں کے جو جعفر اور ان کے اصحاب کے ساتھ تھے آپ نے ان کا حصہ لگایا بعض لوگ کہنے لگے ہم سے ہم تم سے پہلے ہجرت کر چکے تھے۔

۶۴۱۰- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ بَلَّغْنَا مَخْرَجَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ فَمَخَّرَنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا وَأَخْوَانِي لِي أَنَا أَصْغَرُهُمَا أَخَذَهُمَا أَبُو بَرْدَةَ وَالْأَخَرُ أَبُو رَهْمٍ إِذَا قَالَ بَضْعًا وَإِنَّمَا قَالَ ثَلَاثَةٌ وَعَمْسِيْنَ أَوْ اثْنَيْنِ وَعَمْسِيْنَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي قَالَ فَرَكِنَا سَفِينَةً فَأَلْقَتْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ فَوَافَقَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَأَصْحَابُهُ عِنْدَهُ فَقَالَ جَعْفَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَنَا هَاهُنَا وَأَمَرَنَا بِالْإِقَامَةِ فَأَقِيمُوا مَعَنَا فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا قَالَ فَوَافَقَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ انْتَحَى خَيْبَرَ فَأَسْأَلَهُمْ لَنَا أَوْ قَالَ أَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَمَ لِأَحَدٍ غَابٍ عَنْ فَتْحِ خَيْبَرَ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ إِلَّا لِأَصْحَابِ سَفِينَتِنَا مَعَ جَعْفَرٍ وَأَصْحَابِهِ قَسَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ قَالَ فَكَانَ نَاسٌ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا يَعْزِي بِأَهْلِ السَّفِينَةِ نَحْنُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَجْرَةِ.

۶۴۱۱- پھر اسماء بنت عمیس جو ہمارے ساتھ آئی تھیں ام المومنین

۶۴۱۱- قَالَ فَدَخَلَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ

ظہر وہم ہے راوی کا کہ اس پر اتفاق ہے کہ آپ نے ام حبیبہ سے حج مکہ سے پہلے نکاح کیا جب ان کے باپ کافر تھے ابن حزم نے یہ بھی کہا کہ یہ روایت موضوع ہے اور اس کا بیان والا عمرہ بن عمر ہے اور شیخ ابن صلاح نے ابن حزم کا رد کیا اور کہا یہ دلیلی ہے ابن حزم کی اور عمرہ بن عمر کو کسی نے وضع کی تھی نہیں کی بلکہ دیکھ اور یحییٰ بن معین نے اس کو ثقہ کہا ہے اور وہ مستجاب الدعوۃ تھا اور ابوسفیان کا مطلب اس سے تجدید عقد ہو گا یا وہ یہ سمجھتا ہو گا کہ نبی کا نکاح بغیر باپ کی مرضی کے ناجائز ہے اس لیے آپ نے صرف اچھا فرمایا نہ تجدید عقد کیا نہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا کہ تجدید عقد ضروری ہے اچھی نظر آ۔

حفصہ کی ملاقات کو انھوں نے بھی ہجرت کی تھی نجاشی بادشاہ حبش کی طرف اور ساتھیوں میں حضرت عمر حفصہ کے پاس گئے وہاں اسماء موجود تھیں حضرت عمر نے جب اسماء کو دیکھا تو پوچھا یہ کون ہے؟ وہ بولیں اسماء بنت عمیس حضرت عمر نے کہا حبش والی دریا والی یہی عورت ہے اسماء نے کہا ہاں۔ حضرت عمر نے کہا ہم نے تم سے پہلے ہجرت کی تو ہم زیادہ حق رکھتے ہیں رسول اللہ کی طرف تم سے یہ سن کر اسماء غصے ہوئیں اور بولیں اے عمر تم نے یہ غلط کہا ہرگز نہیں قسم خدا کی تم رسول اللہ کے ساتھ تھے تمہارے بھوکے کو کھانا دیتے اور تمہارے جاہل کو نصیحت کرتے آپ اور ہم ایک دور دراز دشمن ملک میں تھے (یعنی کافروں کے ملک میں کیونکہ سوانجاشی کے وہاں کوئی مسلمان نہ تھا اور وہ بھی اپنی قوم سے چھپ کر مسلمان ہوا تھا) صرف خدا کے لیے اور اس کے رسول کے لیے اور قسم خدا کی میں نہ کھانا کھاؤں گی نہ پانی پیوں گی جب تک جو تم نے کہا ہے اس کا ذکر رسول اللہ سے نہ کروں گی اور ہم کو حبش میں ایذا ہوتی تھی ڈر بھی تھا میں اس کا ذکر آپ سے کروں گی۔ اور آپ سے پوچھوں گی قسم خدا کی میں جھوٹ نہ بولوں گی نہ بے راہ چلوں گی نہ زیادہ کہوں گی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو اسماء نے عرض کیا اے نبی اللہ تعالیٰ کے عمر نے ایسا کیا کہا آپ نے فرمایا وہ زیادہ حق نہیں رکھتے تم سے بلکہ ان کی اور ان کے ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے (مکہ سے مدینہ کو) اور تمہاری سب کشتی والوں کی دو ہجرتیں ہیں (ایک مکہ سے حبش کو دوسری حبش سے مدینہ طیبہ کو) اسماء نے کہا میں نے ابو موسیٰ اور کشتی والوں کو دیکھا وہ گروہ گروہ میرے پاس آتے اور اس حدیث کو سنتے اور دنیا میں کوئی چیز ان کو اتنی خوشی کی نہ تھی نہ اتنی بڑی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمانے سے زیادہ ابو بردہ نے کہا اسماء نے کہا میں نے ابو موسیٰ کو دیکھا وہ مجھ سے

وہي مِمَّنْ قَدِمَ مَعَنَا عَلَى حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَةً وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فَمِنْ هَاجَرَ إِلَيْهِ فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ وَأَسْمَاءَ عِنْدَهَا فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ مَنْ هَذِهِ قَالَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ قَالَ عُمَرُ الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ فَقَالَتْ أَسْمَاءُ نَعَمْ فَقَالَ عُمَرُ سَبَقْنَاكُمْ بِالْهِجْرَةِ فَحُجِّنْ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ كَلِمَةً كَذَبْتَ يَا عُمَرُ كَلَّا وَاللَّهِ كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ وَيَعْطِي جَاهِلَكُمْ وَكُنَّا فِي دَارِ أَوْ فِي أَرْضِ الْبُعْدَاءِ الْبُعْضَاءِ فِي الْحَيَاةِ وَذَلِكَ فِي اللَّهِ وَفِي رَسُولِهِ وَإِيَّامِ اللَّهِ لَا أُطْعَمُ طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى أَذْكَرَ مَا قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ كُنَّا نُؤْذَى وَنُحَافُ وَنَسْأَلُكَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَسْأَلُهُ وَاللَّهِ لَا أَكْذِبُ وَلَا أُرِيغُ وَلَا أُرِيدُ عَلَى ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا حَاءَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ بِأَحَقُّ بِي مِنْكُمْ وَلَهُ وَأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلُ السَّفِينَةِ هِجْرَتَانِ)) قَالَتْ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ يَأْتُونِي أَرْسَالًا يَسْأَلُونِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ مَا مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ هُمْ بِهِ أَفْرَحُ وَلَا أَغْظُمُ فِي أَنْفُسِهِمْ مِمَّا قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَقَالَتْ أَسْمَاءُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ أَبَا مُوسَى وَإِنَّهُ لَيَسْتَعِيدُ هَذَا

الْحَدِيثُ مَبْنِي.

دوہراتے تھے اس حدیث کو (خوشی کے لیے)۔

بَابُ مَنْ فَضَّائِلِ سَلْمَانَ وَ بِلَالٍ وَ

باب : حضرت سلمان فارسی اور بلال اور صہیبؓ کی

صُهَيْبِ

فضیلت

٦٤١٢- عَنْ عَائِدِ بْنِ عَمْرِو أَنَّ اَبَا سَفِيَانَ
اَتَى عَلَى سَلْمَانَ وَصُهَيْبِ وَبِلَالٍ فِي نَفَرٍ فَقَالُوا
وَاللّٰهِ مَا اَحَدَتْ سَيُوفُ اللّٰهِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰهِ
مَا اَحَدَهَا قَالَ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ اَنْتُمْ لَوْ لَهَذَا لِشَيْخِ
قُرَيْشٍ وَسَيِّدِهِمْ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَاخْبَرَهُ فَقَالَ ((يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَلَّكَ
اَغْضَبْتَهُمْ لَئِنْ كُنْتَ اَغْضَبْتَهُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ
رَبَّكَ)) فَاَنَّهُمْ اَبُو بَكْرٍ فَقَالَ يَا اِبْنَةَ
اَغْضَبْتَكُمْ قَالُوا لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا اَحْيَى.

٦٤١٢- عائد بن عمرو سے روایت ہے ابوسفیان سلمان اور صہیب اور بلال رضی اللہ عنہم کے پاس آیا اور بھی چند لوگ بیٹھے تھے انہوں نے کہا اللہ کی تلواریں خدا کے دشمن کی گردن پر اپنے موقع پر نہ پہنچیں (یعنی یہ خدا کا دشمن نہ مارا گیا) ابو بکر نے کہا تم قریش کے بوڑھے اور سردار کے حق میں ایسا کہتے ہو (ابو بکر نے مصلحت سے ایسا کہا کہ کہیں ابوسفیان ناراض ہو کر اسلام بھی قبول نہ کرے) اور رسول اللہ کے پاس آئے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اے ابو بکر تم نے شاید ناراض کیا ان لوگوں کو (یعنی سلمان اور صہیب اور بلال) اگر تم نے ان کو ناراض کیا تو اپنے پروردگار کو ناراض کیا یہ سن کر ابو بکر ان لوگوں کے پاس آئے اور کہنے لگے اے بھائیو! میں نے تم کو ناراض کیا وہ بولے نہیں اللہ تم کو بخشے اے ہمارے بھائی۔

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ الْأَنْصَارِ

باب: انصار کی فضیلت

٦٤١٣- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ فِينَا نَزَلَتْ اِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ اَنْ
تَفْشَلَا وَاللّٰهُ وَبَيْنَهُمَا بَنُو سَلَمَةَ وَبَنُو حَارِثَةَ وَمَا
نُجِبُ اَنْهَا لَمْ تَنْزِلْ لِقَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاللّٰهُ
وَبَيْنَهُمَا.

٦٤١٣- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت جب دو گروہوں نے تم میں سے قصد کیا ہمت ہار دینے کا اور اللہ مالک ہے ان دونوں کا ہم لوگوں کے باب میں اتری بنی سلمہ اور بنی حارثہ میں اور ہم نہیں چاہتے کہ یہ آیت نہ اترتی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ مالک ہے ان دونوں کا۔

(٦٤١٢) نووی نے کہا یہ اس وقت کا ذکر ہے جب ابوسفیان کافر تھا اور صلح کر کے مسلمانوں میں آیا تھا اور اس میں فضیلت ہے سلمان اور ان کے ساتھیوں کی اور حکم ہے ضعفاء اور اہل دین کی خاطر داری اور دل رکھنے کا۔

(٦٤١٣) تو اس جملہ سے ایسی خوشی ہے کہ پچھلے لفظ کے اترنے سے کوئی رنج نہ رہا بنو سلمہ خزر ج میں سے اور بنو حارثہ اوس میں سے تھے اور یہ دونوں قبیلے انصار ہیں جس وقت آپ احد کے لیے نکلے تو عبد اللہ بن ابی منافق تہائی آدمیوں کو اپنے ساتھ لے کر راہ سے پھر گیا اور ان دونوں قبیلوں نے بھی اس کا ساتھ دینا چاہا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو بچالیا۔

۶۴۱۴- زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ بخش دے انصار کو اور انصار کے بیٹوں کو اور پوتوں کو۔

۶۴۱۵- ترجمہ دعویٰ جو اوپر گزرا۔

۶۴۱۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی انصار کی بخشش کے لیے اور انصار کی اولاد اور غلاموں کے لیے۔

۶۴۱۷- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچوں اور عورتوں کو شادی سے آتے دیکھا تو آپ سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا اے لوگو! تم سب لوگوں سے زیادہ میرے کو محبوب ہو اے لوگو! تم سب لوگوں سے زیادہ میرے کو محبوب ہو یعنی انصار کو فرمایا۔

۶۴۱۸- انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ انصار کی ایک عورت رسول اللہ کے پاس آئی آپ نے اس سے تنہائی کی (شاید وہ محرم ہوگی جیسے ام سلیم یا ام حرام تھیں یا تنہائی سے یہ مراد ہے کہ اس نے لوگوں سے علیحدہ کوئی بات آپ سے پوچھی) اور فرمایا تم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہو تمیں بار یہ فرمایا۔

۶۴۱۹- ترجمہ دعویٰ جو اوپر گزرا۔

۶۴۲۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار میری انتہیاں اور میری گھڑیاں ہیں (کپڑا رکھنے کی یعنی میرے خاص معتمد اور اعتباری لوگ ہیں) اور لوگ بڑھتے جائیں گے اور انصار گھٹتے جائیں گے تو قبول کرو ان کے نیک کو اور معاف کرو ان کے برے کو۔

۶۴۲۱- ابو اسیدؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کا گھر بہتر ہے (جنہوں نے حضرت

۶۴۱۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَوَلَدَائِهِمُ وَالْأَنْصَارِ وَأَبْنَاءَ الْأَنْصَارِ)) .

۶۴۱۵- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ .

۶۴۱۶- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَغْفَرَ لِلْأَنْصَارِ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ ((وَلِلنَّوَارِيِّ الْأَنْصَارِ وَلِمَوَالِي الْأَنْصَارِ)) لَأَشْكُ فِيهِ .

۶۴۱۷- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى صَبِيحًا وَنِسَاءً مُقْبِلِينَ مِنْ عُرُسٍ فَقَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُعْتَمِلًا فَقَالَ ((اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ)) يَعْنِي الْأَنْصَارَ .

۶۴۱۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَحَلَا بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ)) .

۶۴۱۹- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ .

۶۴۲۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ الْأَنْصَارَ كَرُحْمِي وَعَيْتِي وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْتُمُونَ وَيَقْبُلُونَ فَأَقْبِلُوا مِنْ مُحْسِنِيهِمْ وَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ)) .

۶۴۲۱- عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو

کو اپنے گھروں میں اتارنا اور سب سے پہلے آپ کی رفاقت کی) پھر بنی عبد الاشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا اور انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے سعد بن عبادہ نے کہا رسول اللہ نے ہم پر فضیلت دی اور وہی کو (کیونکہ سعد بنی ساعدہ میں سے تھے) لوگوں نے کہا تم کو فضیلت دی بہتوں پر۔

۶۴۲۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۴۲۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۴۲۴- ابو اسید سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انصار کے سب گھروں میں بنی نجار کا گھر بہتر ہے اور بنی عبد الاشہل کا اور بنی حارث بن خزرج کا اور بنی ساعدہ کا قسم خدا کی اگر میں انصار پر کسی کو اختیار کروں تو اپنے کنبے والوں کو اختیار کروں (اور کوئی ان سے بہتر نہیں ہے)۔

۶۴۲۵- ابو اسید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر گھر انصار میں بنی نجار کا ہے پھر بنی عبد اشہل کا پھر بنی حارث بن خزرج کا پھر بنی ساعدہ کا اور انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے ابو سلمہ نے کہا ابو اسید نے کہا کیا میں تمہیں کہتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اگر میں جھوٹا ہوتا تو پہلے اپنی قوم بنی ساعدہ کا نام لیتا یہ خبر سعد بن عبادہ کو پہنچی ان کو رنج ہوا اور کہنے لگے ہم چاروں کے اخیر میں ہوئے میرے گدھے پر زین کو میں رسول اللہ کے پاس جاؤں گا سہل کے بھتیجے نے ان سے کہا تم جاتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بات رد کرنے کو حالانکہ آپ خوب جانتے ہیں کیا تم کو یہ کافی نہیں کہ چاروں میں سے چوتھے تم ہو یہ سن کر سعد لوٹے اور فرمایا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے اور حکم دیا گدھے کی زین کھول

النَّجَارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا قَبِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَبِيرٍ.

۶۴۲۲- عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

۶۴۲۳- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَذْكُرُ فِي الْحَدِيثِ قَوْلَ سَعْدٍ.

۶۴۲۴- عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ حَطِيبًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ دَارُ بَنِي النَّجَارِ وَدَارُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ وَدَارُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَدَارُ بَنِي سَاعِدَةَ)) وَاللَّهُ لَوْ كُنْتُ مُؤْتِرًا بِهَا أَحَدًا لَأَنْتَرْتُ بِهَا عَشِيرَتِي.

۶۴۲۵- عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ يَشْهَدُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَارِ ثُمَّ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ)) قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو أُسَيْدٍ أَنَّهُمْ أَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَوْ كُنْتُ كَاذِبًا لَبَدَأْتُ بِقَوْمِي بَنِي سَاعِدَةَ وَبَلَغَ ذَلِكَ سَعْدُ بْنُ عَبَّادَةَ فَرَجَحَ فِي نَفْسِهِ وَقَالَ حَلَفْنَا فَكُنَّا آمِعْرَ الْأَرْبَعِ أَسْرِحُوا لِي جَمَارِي أَيُّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَلِمَةُ ابْنِ أُخْبِيهِ سَهْلٌ فَقَالَ أَتَنْعَبُ بِتَرْدٍ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَعْلَمُ أَوْ لَيْسَ حَسْبُكَ أَنْ تَكُونَ رَابِعَ أَرْبَعٍ فَرَجَحَ وَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ وَأَمَرَ

بِحَمَارِهِ فَعُلَّ عَنْهُ.

ڈالنے کا۔

۶۴۲۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرل

۶۴۲۶- عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ حَدَّثَنَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((خَيْرُ الْأَنْصَارِ أَوْ خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ بِجِثْلِ حَدِيثِهِمْ فِي ذِكْرِ الدُّورِ وَلَمْ يَذْكُرْ قِصَّةَ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ))

۶۴۲۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی ایک بڑی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا میں تم کو انصار کا بہتر گھر بتلاؤں لوگوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا بنو عبد الاشہل۔ لوگوں نے کہا پھر کون سا گھر؟ آپ نے فرمایا بنی حارث بن خزرج۔ لوگوں نے کہا پھر کون؟ آپ نے فرمایا بنی ساعدہ۔ لوگوں نے کہا پھر کون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ آپ نے فرمایا انصار کے ہر ایک گھر میں بہتری ہے یہ سن کر سعد بن عبادہ غصہ سے کھڑے ہوئے اور کہا کیا ہم چاروں کے اخیر میں ہیں جب انہوں نے آپ کا فرمانا سنا تو چاہا آپ کی بات پر اعتراض کرنا ان کی قوم کے لوگوں نے کہا بیٹھے تو اس بات سے راضی نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرا گھر نہ ان چاروں میں رکھا جن کو بیان کیا اور جن گھروں کو بیان نہ کیا وہ بہت سے ہیں تو سعد بن عبادہ چیپ ہو رہے۔

۶۴۲۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي مَجْلِسٍ عَظِيمٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ((أَحَدْتُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ)) قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((ثُمَّ بَنُو النَّخَارِ)) قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((ثُمَّ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ)) قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((ثُمَّ بَنُو سَاعِدَةَ)) قَالُوا ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((ثُمَّ فِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ)) فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مُغْضَبًا فَقَالَ أَنَحْنُ أَحَبُّ الْأَرْبَعِ حِينَ سَمِعِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَارَهُمْ فَأَرَادَ كَلَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِنْ قَوْمِهِ اجْلِسْ أَلَا تَرْضَى أَنْ سَمِعِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَارَكُمْ فِي الْأَرْبَعِ الدُّورِ الَّتِي سَمِعِي فَمَنْ تَرَكْتُ فَلَمْ يُسَمَّ أَكْثَرَ مِمَّنْ سَمِعِي فَأَنْتَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ كَلَامِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ .

۶۴۲۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں جریر بن عبد اللہ بجلي کے ساتھ کلا سفر میں وہ میری خدمت کرتے تھے میں نے کہا تم میری خدمت مت کرو کیونکہ تم بڑے ہو۔ انہوں نے کہا میں نے انصار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ کام کرتے دیکھا کہ میں نے قسم کھائی کہ جب کسی انصار کے ساتھ

۶۴۲۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَرَجْتُ مَعَ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ فِي سَفَرٍ فَكَانَ يَحْدُثُنِي فَقُلْتُ لَهُ لِمَا تَفْعَلُ فَقَالَ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ الْأَنْصَارَ تَصْنَعُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا آلَيْتُ أَنْ لَا أَصْحَبَ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا حَدَّثْتُهُ زَادَ ابْنُ

ہوں گا تو اس کی خدمت کروں گا اور جریر انس سے بڑے تھے۔

باب: غفار، اسلم، جہینہ، اشجع، مزینہ، تمیم، دوس اور طی
رضی اللہ عنہم کی فضیلت

۶۴۲۹- ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
غفار کو اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور اسلم کو بچا لیا۔
۶۴۳۰- آپ نے فرمایا اسلم کو خدا سلامت رکھے اور غفار کو خدا
بخشے۔

۶۴۳۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرے

۶۴۳۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرے

۶۴۳۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا اسلم کو خدا نے سلامت رکھا اور غفار کو خدا تعالیٰ نے بخشا
یہ میں نہیں کہتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

۶۴۳۴- حنّاف بن ایماہ غفاریؓ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے ایک نماز میں دعا کی یا اللہ لعنت کر بنی لیحان کو اور علی
کو اور زکوان کو اور عصبہ کو جنہوں نے نافرمانی کی اللہ کی اور اس کے
رسول کی اور بخش دیا اللہ نے غفار کو اور اسلم کو بچا لیا۔

۶۴۳۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا غفار کو خدا بخشے اور اسلم کو سلامت رکھے اور عصبہ
نے نافرمانی کی اللہ اور اس کے رسول کی۔

۶۴۳۶- وہی ہے اس میں یہ ہے کہ منبر پر آپ نے یہ فرمایا۔

الْمُنْتَى وَابْنُ بَشَّارٍ فِي حَدِيثِهِمَا وَكَانَ حَبْرًا
أَكْبَرَ مِنْ أَنَسٍ وَقَالَ ابْنُ بَشَّارٍ أَسْنُ مِنْ أَنَسٍ.

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِغَفَّارٍ وَأَسْلَمَ

۶۴۲۹- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
(غِفَّارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ)).

۶۴۳۰- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
(أَنْتِ قَوْمُكَ فَهَلْ إِنَّ) رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
قَالَ ((أَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ وَغِفَّارُ غَفَرَ
اللَّهُ لَهَا)).

۶۴۳۱- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۴۳۲- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((أَسْلَمُ
سَأَلَهَا اللَّهُ وَغِفَّارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا)).

۶۴۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ ((أَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ وَغِفَّارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا
أَمَّا بَنِي لَمْ أَقْلَهَا وَلَكِنْ قَالَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ)).

۶۴۳۴- عَنْ عَفَّافِ بْنِ إِيمَاءِ الْغِفَّارِيِّ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ((صَلَاةِ اللّٰهُمَّ الْغَنِّ
بَنِي لِحْيَانَ وَرِغْلًا وَدَحْوَانَ وَغَصِيَّةَ غَصَوًا
اللَّهُ وَرَسُولُهُ غِفَّارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ
سَأَلَهَا اللَّهُ)).

۶۴۳۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
(غِفَّارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَأَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ
وَغَصِيَّةَ غَصَّتْ اللَّهُ وَرَسُولُهُ)).

۶۴۳۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ

وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَأَسَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ.

۶۴۳۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مِثْلَ حَدِيثِ هَؤُلَاءِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ.

۶۴۳۸- ترجمہ ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا انصار اور مزینہ اور جہینہ اور غفار اور اشجع اور جو عبد اللہ کی اولاد ہے میرے دوست ہیں سوا اور لوگوں اور خدا اور خدا کا رسول ان کا دوست اور حمایتی ہے۔

۶۴۳۸- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((

الْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارُ وَأَشْجَعُ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللَّهِ مَوَالِيٍّ دُونَ النَّاسِ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوَالِيَهُمْ)) .

۶۴۳۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا کہ قریش اور انصار اور مزینہ اور جہینہ اور اشجع اور غفار اور اشجع دوست ہیں اور ان کا حمایتی کوئی نہیں سوا اللہ اور اس کے رسول کے۔

۶۴۳۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((

قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَأَسْلَمُ وَغِفَارُ وَأَشْجَعُ مَوَالِيٍّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى دُونَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ)) .

۶۴۴۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرل۔

۶۴۴۰- عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي الْحَدِيثِ قَالَ سَعْدٌ فِي بَعْضِ هَذَا فِيمَا أَعْلَمُ

۶۴۴۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اسلام اور غفار اور مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور اسد اور غطفان سے۔

۶۴۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((

أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ جُهَيْنَةَ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَالْحَلِيفِيِّنَ أَسَدٍ وَغُطَفَانَ))

۶۴۴۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے غفار اور اسلام اور مزینہ اور جہینہ بہتر ہیں اللہ کے نزدیک قیامت کے دن اسد اور طسی اور غطفان سے۔

۶۴۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَغِفَارُ وَأَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ قَالَ جُهَيْنَةَ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَطَسِيٍّ وَغُطَفَانَ))

(۶۴۳۸) ☆ یہ چھ نام عرب کی قوموں کے ہیں یہ سچے مومن اور محبت رسول تھے عبد اللہ کی اولاد سے بنو عبد العزی مراد ہیں جو شاخ ہیں غطفان کی آپ نے ان کا نام بنی عبد اللہ رکھا عرب ان کو حوالہ کہنے لگے کیونکہ ان کے باپ کا نام بدل گیا۔ (نوی)

۶۴۴۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرل

۶۴۴۳- عَنْ أَبِي مُرَّةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَأَسْلَمَ وَغِفَارٌ وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ أَوْ شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ)) قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ ((يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَغَطْفَانَ وَهَوَازِنَ وَتَمِيمٍ))

۶۴۴۳- ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انقرع بن حابس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے آپ سے بیعت کی حاجیوں کے ٹیپروں نے اسلم اور غفار اور مزینہ اور جھینہ کے لوگوں نے آپ نے فرمایا اگر اسلم اور غفار اور مزینہ اور جھینہ بنی تمیم اور بنی عامر اور اسد اور غطفان سے بہتر ہوں تو یہ لوگ (یعنی بنی تمیم وغیرہ) ٹوٹے میں رہے اور نامراد ہوئے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ (یعنی اسلم اور غفار وغیرہ) بہتر ہیں ان سے (یعنی بنی تمیم وغیرہ سے)۔

۶۴۴۴- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ الْأَنْقَرَعَ بْنَ حَابِسٍ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّمَا بَاتَمَكَ سُرَاقُ الْأَخْجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِي شَكَتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أُرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُ جُهَيْنَةَ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ وَغَطْفَانَ أَحَابِرًا وَخَصِيرًا)) فَقَالَ نَعَمْ قَالَ ((فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَأَخَيْرٌ مِنْهُمْ)) وَكَانَ فِي حَدِيثِ أَبِي أَبِي شَيْبَةَ مُحَمَّدٌ الَّذِي شَكَتَ.

۶۴۴۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرل

۶۴۴۵- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ الضَّمِّيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ ((وَجُهَيْنَةَ وَلَمْ يَقُلْ أَحْسِبُ))

۶۴۴۶- ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام اور غفار اور مزینہ اور جھینہ بہتر ہیں بنی تمیم سے اور بنی عامر سے اور بنی اسد اور غطفان سے جو حلیف ہیں ایک دوسرے کے۔

۶۴۴۶- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَسْلَمَ وَغِفَارٌ وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ خَيْرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَمِنْ بَنِي عَامِرٍ وَالْخَلِيفَتَيْنِ بَنِي أَسَدٍ وَغَطْفَانَ))

۶۴۴۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرل

۶۴۴۷- عَنْ أَبِي بَشِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۶۴۴۸- ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو اگر جھینہ اور اسلم اور غفار بہتر ہوں بنی تمیم سے اور بنی عبد اللہ بن غطفان سے اور عامر بن

۶۴۴۸- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أُرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةَ وَأَسْلَمَ وَغِفَارَ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَطْفَانَ))

صعصعہ سے اور بلند آواز سے فرمایا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس صورت میں بنی تمیم وغیرہ ٹوٹے میں رہے اور نقصان پایا آپ نے فرمایا وہ بہتر ہیں ان سے۔

۶۴۴۹- عدی بن حاتم سے روایت ہے میں حضرت عمرؓ کے پاس آیا انہوں نے کہا سب سے پہلے صدقہ جس نے چوکا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے منہ کو (یعنی خوش کر دیا ان کو) طئی کا صدقہ تھا (طی ایک قبیلہ ہے) میں اس کو لے کر آیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس۔

۶۴۵۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ طفیل اور ان کے ساتھی آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ دوس نے کفر اختیار کیا اور انکار کیا مسلمان ہونے سے تو بد دعا کیجئے دوس کے لیے کہا گیا تباہ ہوئے دوس کے لوگ آپ نے فرمایا یا اللہ ہدایت کر دوس کو اور ان کو میرے پاس لے کر آ۔

۶۴۵۱- ابو زرہ سے روایت ہے کہ ابوہریرہؓ نے کہا میں ہمیشہ محبت رکھتا ہوں بنی تمیم سے تین باتوں کی وجہ سے جو میں نے سنیں رسول اللہ سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے وہ سب سے زیادہ سخت ہیں میری امت میں دجال پر اور ان کے صدقے آئے تو آپ نے فرمایا یہ ہماری قوم کے صدقے ہیں اور ایک عورت ان میں کی قیدی حضرت عائشہؓ کے پاس تھی آپ نے فرمایا اس کو آزاد کر دے یہ حضرت اسمعیلؑ کی اولاد میں سے ہے۔

۶۴۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۴۵۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ بنی تمیم

وَعَامِرُ بْنُ صَعَصَعَةَ)) وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَدْ عَابُوا وَحَسِرُوا قَالَ ((فَإِنَّهُمْ خَيْرٌ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ ((أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ جُهَيْنَةُ وَمُرَيْنَةُ وَأَسْلَمٌ وَعِفَارٌ))

۶۴۴۹- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي إِنْ أَوْلَّ صَدَقَةَ بِيضَتْ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَجْهَ أَصْحَابِهِ صَدَقَةُ طَيِّئٍ جِئْتُ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۴۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ الطُّفَيْلُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ دُوسًا قَدْ كَفَرَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا فَيَقِيلُ هَلَكْتُ دُوسٌ فَقَالَ ((اللَّهُمَّ اهْدِ دُوسًا وَأَنْتَ بِهِمْ))

۶۴۵۱- عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَأُزَالَ أَحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ مِنْ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَالِ)) قَالَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا قَالَ وَكَانَتْ سَبِيَّةً مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَعْطَيْهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ))

۶۴۵۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَأُزَالَ أَحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلَاثٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

۶۴۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ثَلَاثٌ حِصَالٍ

کے لوگ معرکوں میں سب لوگوں سے زیادہ لڑنے والے ہیں اور دجال کا ذکر نہیں ہے۔

سَمِعْتُهُمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِ تَمِيمٍ لَأَنْزَالِ أُحْيَهُمْ بَعْدُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِهَذَا الْمَعْنَى غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((هُمْ أَشَدُّ النَّاسِ فِتْنًا فِي الْمَلَأِجِمِ)) وَكَمْ يَذْكُرُ الدُّجَالَ.

باب: بہتر لوگ کون ہیں

۶۴۵۳- ابوہریرہ سے روایت ہے (بعض کان سونے کی ہے بعض لوہے کی دیسے ہی آدمی بھی مختلف ہیں کسی کا خاندان عمدہ ہے اصل اچھی ہے کوئی برا ہے) تو بہتر آدمیوں میں اسلام کی حالت میں بھی وہی ہیں جو جاہلیت کی حالت میں بہتر تھے جب دین میں سمجھدار ہو جائیں اور تم بہتر اس کو پاؤ گے اسلام میں جو بہت نفرت رکھتا ہوگا اسلام سے مسلمان ہونے سے پہلے (یعنی جو کفر میں مضبوط تھا وہ اسلام لانے کے بعد اسلام میں بھی ایسا ہی مضبوط ہو جیسے حضرت عمر اور خالد بن ولید وغیرہ یا مراد یہ ہے کہ جو خلافت سے نفرت رکھے اسی کی خلافت عمدہ ہوگی) اور تم سب سے برا اس کو پاؤ گے جو دورویہ ہوا اسکے پاس ایک منہ لے کر آوے اور ان کے پاس دوسرا منہ لے کر چلاوے۔

بَابُ خِيَارِ النَّاسِ
۶۴۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ فَخِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَفَهُوا وَتَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هَذَا الْأَمْرِ أَكْرَهُهُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ فِيهِ وَتَجِدُونَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ ذَا الْوَجْهِينِ اللَّبِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بَوَجْهِ وَهَؤُلَاءِ بَوَجْهِ))

۶۴۵۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۴۵۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَجِدُونَ النَّاسَ مَعَادِنَ)) بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ أَبِي زُرْعَةَ وَالْأَعْرَجِ ((تَجِدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّانِ أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً حَتَّى يَقَعَ فِيهِ))

باب: قریش کی عورتوں کی فضیلت

۶۴۵۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

بَابُ مَنْ فَضَائِلِ نِسَاءِ قُرَيْشٍ
۶۴۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(۶۴۵۳) یعنی رکابی نہ رہے اور خرشاہد بازا یا شخص کسی کام کا نہیں کوئی اس پر بھروسہ نہیں کر سکتا
(۶۴۵۶) یہ حضرت نے اس وقت فرمایا جب ام ہانی سے آپ نے نکاح کا ارادہ کیا انہوں نے کہا کہ میرے سچے چھوسٹے چھوسٹے ہیں میں نہیں چاہتی کہ آپ کے بستر پر وہ روئیں اور چلائیں اور میں بوڑھی بھی ہو گئی ہوں۔ اونٹ پر چڑھنے والی عورتوں سے عرب کی عورتیں مراد ہیں معلوم ہوا کہ عورت میں بھی بڑی دو صفتیں عمدہ ہیں ایک اولاد پر مہربان ہونا دوسرے خاوند کے مال کی محافظت کرنا۔

نے فرمایا بہتر ان عورتوں میں جو اونٹ پر سوار ہوں نیک بخت عورتیں ہیں قریش کی سب سے زیادہ مہربان بچہ پر جب وہ چھوٹا ہو اور بڑی نگہبان اپنے خاوند کے مال کی۔

۶۳۵۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۳۵۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ حضرت مریم بنت عمران کبھی اونٹ پر نہیں چڑھیں۔

۶۳۵۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام ہانی ابوطالب کی بیٹی سے (حضرت علی کی بہن سے) نکاح کا پیام دیا انھوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں بوڑھی ہو گئی ہوں اور میرے بچے بھی ہیں تب آپ نے یہ حدیث فرمائی کہ بہتر عورتیں اخیر تک۔

۶۳۶۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

باب: رسول اللہ ﷺ کا اصحاب میں ایک دوسرے کو بھائی بنادینے کا بیان

۶۳۶۲- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے بھائی چارہ کر دیا ابو عبیدہ بن الجراح اور ابو طلحہ میں۔

عَنْ خَيْرِ نِسَاءِ رَكِبْنَ الْبَابِلَ قَالَ أَخَذَهُمَا صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ وَقَالَ الْأَخْرُ نِسَاءُ قُرَيْشٍ أَخْنَاهُ عَلِيٌّ يَتِيمٌ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلِيٌّ زَوْجٌ فِي ذَاتِ يَدِهِ.

۶۴۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُتْلَعُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَأَبْنُ طَارُسٍ عَنْ أَبِيهِ يُتْلَعُ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((أَرْعَاهُ عَلِيٌّ وَلَدٌ فِي صِغَرِهِ وَلَمْ يَقُلْ يَتِيمٌ)).

۶۴۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءِ رَكِبْنَ الْبَابِلَ أَخْنَاهُ عَلِيٌّ طِفْلٌ وَأَرْعَاهُ عَلِيٌّ زَوْجٌ فِي ذَاتِ يَدِهِ)) قَالَ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلِيٌّ ابْنُ ذَلِكَ وَلَمْ تَرَ كَبْ مَرِيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ بَعِيرًا قَطُّ.

۶۴۵۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَاطَبٌ أُمَّ هَانِئِ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ كَبِرْتُ وَلِي عِيَالٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْرُ نِسَاءِ رَكِبْنَ نَمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((أَخْنَاهُ عَلِيٌّ وَلَدٌ فِي صِغَرِهِ)).

۶۴۶۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((خَيْرُ نِسَاءِ رَكِبْنَ الْبَابِلَ صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ أَخْنَاهُ عَلِيٌّ وَلَدٌ فِي صِغَرِهِ وَأَرْعَاهُ عَلِيٌّ زَوْجٌ فِي ذَاتِ يَدِهِ)).

۶۴۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مَعْمَرٍ هَذَا سِوَاءً.

باب مَوَاحَاةِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

۶۴۶۲- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ آخَى بَيْنَ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَرَّاحِ وَبَيْنَ أَبِي طَلْحَةَ.

۶۳۶۳- عاصم احول سے روایت ہے انس بن مالک سے پوچھا گیا تم نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسلام میں حلف نہیں ہے انس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے خود حلف کرائی قریش اور انصار میں اپنے گھر میں۔

۶۳۶۴- انس سے روایت ہے رسول اللہ نے حلف کرائی قریش اور انصار میں میرے گھر میں جو مدینہ میں تھا۔

۶۳۶۵- جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کفر کے زمانے کی قسم کا اسلام میں کچھ اعتبار نہیں اور جو قسم جاہلیت کے زمانے میں نیک بات کے لیے کی ہو وہ اسلام سے اور مضبوط ہو گئی۔

باب: رسول اللہ ﷺ کی ذات سے صحابہ کو امن تھا اور صحابہ کی ذات سے امت کو امن تھا

۶۳۶۶- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم نے مغرب کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی پھر ہم نے کہا اگر ہم آپ کے ساتھ بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء آپ کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا پھر ہم بیٹھے رہے اور آپ باہر تشریف لائے آپ نے فرمایا تم یہیں بیٹھے رہے ہم نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ ہم نے آپ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر ہم نے کہا اگر ہم بیٹھے رہیں یہاں تک کہ عشاء کی نماز بھی آپ کے ساتھ پڑھیں تو بہتر ہوگا آپ نے فرمایا تم نے اچھا کیا اور ٹھیک کیا پھر آپ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور اکثر آپ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے پھر فرمایا تارے بچاؤ ہیں آسمان کے جب تارے مٹ جائیں گے تو آسمان پر

۶۴۶۳- عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ قِيلَ لِأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ بَلَّغْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا حَلْفَ فِي الْإِسْلَامِ)) فَقَالَ أَنْسٌ قَدْ خَالَفَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِهِ.

۶۴۶۴- عَنْ أَنْسِ قَالَ خَالَفَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِهِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ.

۶۴۶۵- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا حَلْفَ فِي الْإِسْلَامِ وَأَيَّمَا حَلْفٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ لَمْ يَزِدْهُ الْإِسْلَامُ إِلَّا شِدَّةً)).

بَابُ بَيَانِ أَنَّ بَقَاءَ النَّبِيِّ ﷺ أَمَانٌ

لِأَصْحَابِهِ وَبَقَاءِ أَصْحَابِهِ أَمَانٌ لِلْأُمَّةِ

۶۴۶۶- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ صَلَّيْنَا الْمَغْرِبَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قُلْنَا لَوْ جَلَسْنَا حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَهُ الْعِشَاءَ قَالَ فَحَلَسْنَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ ((مَا زِلْتُمْ هَاهُنَا)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّيْنَا مَعَكَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ قُلْنَا نَحْلِسُ حَتَّى نُصَلِّيَ مَعَكَ الْعِشَاءَ قَالَ ((أَحْسَنْتُمْ أَوْ أَصْبَحْتُمْ)) قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَكَانَ كَثِيرًا مِمَّا يَرْفَعُ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ النَّجُومُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ فَإِذَا ذَهَبَتْ ((النَّجُومُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوعَدُ وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِي فَإِذَا ذَهَبَتْ أَتَى

۶۳۶۳) ☆ پہلے حلف اس طرح ہوتی کہ ایک دوسرے کا بھائی بن جاتا قسم کھا کر پھر وہ اس کا وارث ہوتا یہ طریقہ قرآن سے منسوخ ہو گیا قرآن میں اترا کہ وارث نالتے والے ہی ہوں گے پر وہ حلف جو ایک دوسرے کی مدد اور محبت اور دین کی تقویت کے لیے ہو اب تک باقی ہے منسوخ نہیں ہوئی۔ (نووی)

۶۳۶۶) ☆ نووی نے کہا اصحاب کے جانے سے بدعتیں پیدا ہو گئیں دین میں نئی باتیں نکلیں گی نئے ہوں گے شیطان کا سینگ نمودار ہوگا انصاری کا غلبہ ہوگا مدینہ اور مکہ کی بے حرمتی ہوگی یہ سب باتیں واقع ہوئیں اور یہ حدیث معجزہ ہے آپ کا۔

بھی جس بات کا وعدہ ہے وہ آجائے گی (یعنی قیامت آجائے گی اور آسمان بھی پھٹ کر خراب ہو جائے گا) اور میں بچاؤ ہوں اپنے اصحاب کا جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر بھی وہ وقت آجائے گا جس کا وعدہ ہے (یعنی فتنہ اور فساد اور لڑائیاں) اور میرے اصحاب بچاؤ ہیں میری امت کے جب اصحاب چلے جائیں گے تو میری امت پر وہ وقت آجائے گا جس کا وعدہ ہے۔

باب: صحابہ تابعین اور تبع تابعین رحمہم اللہ علیہم کی

فضیلت

۶۳۶۷- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ آوے گا کہ جہاد کریں گے آدمیوں کے جھنڈ تو ان سے پوچھیں گے کہ کوئی تم میں وہ شخص ہے جس نے رسول اللہؐ کو دیکھا ہو تو لوگ کہیں گے کہ ہاں تو فتح ہو جاوے گی ان کی پھر جہاد کریں گے لوگوں کے گروہ تو ان سے پوچھیں گے کہ کوئی ہے تم میں سے جس نے دیکھا ہو رسول اللہؐ کے صحابی کو یعنی تابعین میں سے کوئی ہے لوگ کہیں گے ہاں پھر ان کی فتح ہو جاوے گی پھر جہاد کریں گے آدمیوں کے لشکر تو ان سے پوچھا جاوے گا کہ کوئی ہے تم میں ایسا جس نے صحابی کے صاحب کو دیکھا ہو یعنی تبع تابعین میں سے لوگ کہیں گے ہاں تو ان کی فتح ہو جائے گی۔

۶۳۶۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرے۔

أَصْحَابِي مَا يُوعَدُونَ وَأَصْحَابِي أَمَنَةٌ لِأُمَّتِي
فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِي أَتَى أُمَّتِي مَا يُوعَدُونَ ((

بَابُ فَضْلِ الصَّحَابَةِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ
الَّذِينَ يَلُونَهُمْ

۶۴۶۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَا أَيُّهَا عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُونَ فَنَامَ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ فَيَكْفُرُونَ نَعَمْ اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُونَ فَنَامَ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ فَيَكْفُرُونَ نَعَمْ فَيَفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُونَ فَنَامَ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ فَيَكْفُرُونَ نَعَمْ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُونَ فَنَامَ مِنَ النَّاسِ فَيَقَالُ لَهُمْ فَيَكْفُرُونَ نَعَمْ فَيَقُولُونَ نَعَمْ فَيَفْتَحُ لَهُمْ))

۶۴۶۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا أَيُّهَا عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُبْعَثُ مِنْهُمْ الْبَعَثُ فَيَقُولُونَ انظُرُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيكُمْ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيَفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ يُبْعَثُ الْبَعَثُ الثَّانِي فَيَقُولُونَ هَلْ فِيهِمْ مَنْ رَأَى أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَفْتَحُ لَهُمْ بِهِ ثُمَّ

يُبْعَثُ الْبَعْثُ الثَّالِثُ فَيَقَالُ انظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ مَنْ رَأَى مِنْ رَأَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَكُونُ الْبَعْثُ الرَّابِعُ فَيَقَالُ انظُرُوا هَلْ تَرَوْنَ فِيهِمْ أَحَدًا رَأَى مِنْ رَأَى أَحَدًا رَأَى أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَيُوجَدُ الرَّجُلُ فَيُفْتَحُ لَهُمْ بِهِ))

۶۴۶۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ يَلُونِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ ثُمَّ يَذْكُرُ هَذَا الْقَرْنَ لِي حَدِيثِهِ وَقَالَ قَتَيْبَةُ ثُمَّ يَجِيءُ أَقْوَامٌ))

۶۴۷۰- سَعْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَيْ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ ((قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَبْدُرُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَتَبْدُرُ يَمِينُهُ شَهَادَتُهُ)) قَالَ إِبْرَاهِيمُ كَانُوا يَنْهَوْنَا وَنَحْنُ غُلَمَانٌ عَنِ الْعَهْدِ وَالشَّهَادَاتِ

۶۴۷۱- عَنْ مَسْنُورٍ بِإِسْنَادِ أَبِي الْأَخْوَصِ

۶۳۶۹- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہتر میری امت میں میرے زمانہ کے متصل لوگ ہیں (یعنی صحابہ) پھر جو ان سے نزدیک ہیں (یعنی تابعین) پھر جو ان سے نزدیک ہیں (یعنی تبع تابعین) پھر ان تینوں کے بعد وہ لوگ آویں گے جن کی گواہی قسم سے پہلے ہوگی اور قسم گواہی سے پہلے۔

۶۴۷۰- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کون سے لوگ بہتر ہیں آپ نے فرمایا میرے قرن کے پھر جو ان سے نزدیک ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں پھر وہ لوگ آویں گے جن کی قسم گواہی سے پہلے جلدی کرے گی اور گواہی قسم سے پہلے جلدی کرے گی ابراہیم نے کہا ہم بچے تھے اس وقت لوگ ہم کو منع کرتے تھے گواہی اور قسم ساتھ کرنے کے۔

۶۴۷۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرل

(۶۳۶۹) نوری نے کہا صحیح قول جس پر جمہور علماء ہیں یہ ہے کہ جس مسلمان نے رسول اللہ کو دیکھا اگرچہ ایک ساعت بھی وہ صحابی ہے اور حدیث میں تفصیلی سے مجموع قرن کی تفصیلی دوسرے مجموع قرن پر مراد ہے نہ فردا فردا ہر ایک کی دوسرے پر اس صورت میں صحابی کی فضیلت انبیاء پر نہ نکلے گی نہ عورتوں کی فضیلت حضرت مریم اور آسیہ پر کا ضعی نے کہا قرن سے کیا مراد ہے اس میں اختلاف ہے مغیرہ نے کہا آپ کا قرن آپ کے اصحاب ہیں ان کے بعد کا قرن ان کے بیٹے ان کے بعد کا قرن ان کے بیٹے اور شہر نے کہا آپ کا قرن جب تک ہے جب تک کوئی آپ کا دیکھنے والا باقی رہا پھر دوسرا قرن جب تک ہے کہ صحابی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا پھر تیسرا قرن جب تک ہے کہ تابعی کا کوئی دیکھنے والا باقی رہا اور قرن بعضوں کے نزدیک ساٹھ برس کا ہوتا ہے اور بعضوں کے نزدیک سو برس کا فرض پہلا قرن یعنی صحابہ کا ایک سو برس تک رہا سب سے اخیر صحابی ابو الطفیل ہیں جن کا ۱۲۰ھ میں انتقال ہوا اور تابعی کا زمانہ ایک سو ستر میں آخر ہوا اور تبع تابعین کا زمانہ دو سو میں ہماری تک رہا اس کے بعد فرمایا وہ لوگ ہو گئے جو گواہی کے ساتھ قسم بھی کھلوں گے بعض مالکیہ نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ جو شہادت کے ساتھ حلف کرے اس کی شہادت مردود ہے اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ وہ جمع کرے گا حلف اور شہادت کو تو کبھی حلف پہلے کرے گا کبھی شہادت۔ (نوری مع زیادۃ)

وَحَرِيرٍ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِمَا
سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٦٤٧٢- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ
يَلُونَهُمْ فَلَا أُدْرِي)) فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ قَالَ
((ثُمَّ يَتَخَلَّفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ
أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ)) .

٦٤٧٣- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثُوا فِيهِمْ ثُمَّ
الَّذِينَ يَلُونَهُمْ وَاللَّهُ أَعْلَمُ أَذْكَرَ الثَّلَاثِ أَمْ لَا
قَالَ ثُمَّ يَخْلَفُ قَوْمٌ يُحِبُّونَ السَّمَانَةَ يَشْهَدُونَ
قَبْلَ أَنْ يُسْتَشْهَدُوا)) .

٦٤٧٤- عَنْ أَبِي بَشِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ
أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَا أُدْرِي
مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةَ .

٦٤٧٥- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنْ خَيْرَكُمْ قَرْنِي ثُمَّ
الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ
يَلُونَهُمْ)) قَالَ عِمْرَانُ فَلَا أُدْرِي أَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

٦٣٤٢- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہتر لوگ میرے قرن کے ہیں پھر جو ان
سے نزدیک ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہیں میں نہیں جانتا آپ نے
تیسری بار میں یا چوتھی بار میں فرمایا پھر وہ لوگ نالائق پیدا ہونگے
جن کی گواہی قسم سے پہلے ہو اور قسم گواہی سے پہلے۔

٦٣٤٣- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
بہتر میری امت میں وہ قرن ہے جس میں میں بھیجا گیا پھر وہ قرن
ہے جو اس کے بعد ہے معلوم نہیں تیسرے کا بھی آپ نے ذکر کیا
یا نہیں پھر فرمایا وہ لوگ پیدا ہوں گے جو فریبی اور مناپے پر مرین
گے گواہی دیں گے گواہی چاہے جانے سے پہلے۔

٦٣٤٣- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٣٤٥- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ پھر وہ
لوگ پیدا ہوں گے جو بن گواہ کئے گواہی دیں گے چور ہوں گے
امانت داری نہ کریں گے نذر کریں گے لیکن پوری نہ کریں گے ان
میں مٹا پھیلے گا۔

(٦٣٤٣) نووی نے کہا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ اکثر مومن ہوں گے اور برائی اس کی ہے جو مومن ہونا پسند کرے نہ کہ اس کی جو خلف مومن
ہو اور غرض یہ ہے کہ ضرورت سے زیادہ کھائے پئے تاکہ مومن ہو یا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ فریب کریں گے اور دعویٰ کریں گے ان اوصاف کا
جو ان میں نہ ہوں گی یا مال بہت اکٹھا کریں گے اور یہ حدیث بظاہر مخالف ہے اس حدیث کے جس میں فرمایا کہ بہتر گواہ وہ ہے جو پوچھنے سے پہلے
گواہی دے دیوے۔ اور وجہ تطبیق یہ ہے کہ برائی کی حدیث اس شہادت کے باب میں ہے جو صاحب حق کو معلوم ہو مگر صاحب حق کی
درخواست سے پہلے دی جاوے اور تعریف کی حدیث اس شہادت کے باب میں ہے جس کا علم صاحب حق کو نہ ہو اور اس کا حق ڈوبا جاتا ہو پھر
اس سے بیان کی جاوے اس کا حق بچانے کے لیے اسی طرح وہ شہادت جو حقوق اللہ کے لیے ہو مگر جس صورت میں کہ گواہی حد کی ہو اور چھپانا
بہتر معلوم ہو۔ (انتہی مختصراً)

سَلَّمَ عَلَيْهِ بَعْدَ قَرْنِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ((ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذِرُونَ وَلَا يُؤْفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السَّمْنُ))

۶۴۷۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۴۷۶- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِهِمْ قَالَ لَا أُذْرِي أَذْكَرَ بَعْدَ قَرْنِهِ قَرْنَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً وَفِي حَدِيثِ شَبَابَةَ قَالَ سَمِعْتُ زُهْدَمَ بْنَ مُضَرَّبٍ وَحَاوِنِي فِي حَاحَةِ عَلِيٍّ فَرَسٍ فَحَدَّثَنِي أَنَّهُ سَمِعَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ وَفِي حَدِيثِ يَحْيَى وَشَبَابَةَ ((يَنْذِرُونَ وَلَا يُفُونَ)) وَفِي حَدِيثِ بَهْزٍ ((يُؤْفُونَ)) كَمَا قَالَ ابْنُ جَعْفَرٍ.

۶۴۷۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ قسم

کھائیں گے بن قسم دلائے۔

۶۴۷۷- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى عَلَيْهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ ((خَيْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ الْقَرْنُ الَّذِينَ بُعِثَتْ فِيهِمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) زَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ وَاللَّهِ أَعْلَمُ أَذْكَرَ الثَّلَاثِ أَمْ لَا بِمِثْلِ حَدِيثِ زُهْدَمَ عَنْ عِمْرَانَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ ((وَيَخْلِفُونَ وَلَا يُسْتَحْلَفُونَ))

۶۴۷۸- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک شخص

۶۴۷۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ

(۶۴۷۸) ان ہی تینوں قرونوں کو قرونِ ثلاثہ کہتے ہیں جو فعل یا قول دین میں ان زمانوں میں نہ تھا وہ بدعت ہے کیونکہ ان کے بعد پھر گواہی اور نفاذ کا زمانہ ہے بعد کے لوگوں کا ایسا اعتبار نہیں کہ ان کا قول یا فعل بغیر دلیل شرعی کے قابل اعتبار ہو اور فضیلت سے مراد وہی فضیلت مجموعی ہے اور مجموعہ کے پس یہ ضروری نہیں کہ ہر ایک تابعی تبع تابعی سے افضل ہو یا ہر ایک تبع تابعی بعد کے سب لوگوں سے افضل ہو تبع تابعین کے بعد بھی امت محمدی میں ایسے ایسے بڑے بڑے عالم اور ولی گزرے ہیں جن کو تبع تابعین پر فضیلت ہے اور حدیث سے یہ بھی غرض نہیں ہے کہ ان قرونوں کے بعد سب لوگ برے ہو گئے اس لیے کہ ہر ایک قرن میں امت محمدی ایسے لوگوں سے خالی نہ ہوگی دوسری حدیث میں ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر قائم رہے گا اور وہ گروہ اہل حدیث اور قرآن کا ہے اللہ تعالیٰ رحمت کرے ان پر اور ہم کو دنیا آخرت میں اسی گروہ میں شامل رکھے۔ (آمین)

عَلَيْهِ أَهْلُ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ ((الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّلَاثُ))

نے رسول اللہ سے پوچھا کون لوگ بہتر ہیں آپ نے فرمایا وہ قرن جس میں میں ہوں پھر دوسرا پھر تیسرا۔

باب: صدی کے اخیر تک کسی کے نہ

بَاب قَوْلِهِ عَلَيْهِ لَا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مِّنْفُوسَةِ الْيَوْمِ

رہنے کا بیان

٦٤٧٩- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ ((أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ فَإِنَّ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلِ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ فِيمَا يَتَحَدَّثُونَ مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَنْحَرِمَ ذَلِكَ الْقَرْنُ.

٦٤٧٩- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز پڑھی ہمارے ساتھ اپنی آخر عمر میں جب سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے اور فرمایا تم نے اپنی اس رات کو دیکھا اب سے سو برس کے آخر پر زمین والوں میں سے کوئی نہ رہے گا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ لوگوں نے اس حدیث میں غلطی کی جو بیان کرتے ہیں سو برس کا بلکہ آپ نے یہ فرمایا کہ آج جو لوگ موجود ہیں ان میں سے کوئی نہ رہے گا یعنی یہ قرن تمام ہو جاوے گا۔

٦٤٨٠- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٤٨٠- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ مَعْمُورٍ كَمَثَلِ حَدِيثِهِ. ٦٤٨١- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِشَهْرٍ ((تَسْأَلُونِي عَنِ السَّاعَةِ وَإِنَّمَا عَلِمْتُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَأُقْسِمُ بِاللَّهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ

٦٤٨١- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ وفات سے ایک مہینہ آگے فرماتے تھے تم مجھ سے قیامت کو پوچھتے ہو قیامت کا علم تو خدا کو ہے اور میں قسم کھاتا ہوں اللہ کی کوئی جان نہیں (یعنی آدمیوں میں) جس پر

(٦٤٧٩) اور یہ مطلب نہیں کہ سو برس کے بعد کوئی نہ رہے گا اور قیامت آجائے گی یہ حدیث صحیح نکلے اور ایسا ہی ہوا کہ رسول اللہ کے صحابہ میں سے اس تاریخ سے سو برس کے بعد کوئی نہ رہا سب سے آخری صحابی جو ابوالطفیل تھے وہ بھی بقول صحیح ١١٠ھ میں گزر گئے۔ نووی نے کہا ہر ارض والوں سے آدمی ہیں نہ کہ فرشتے وہ تو رہیں گے اور اس حدیث سے بعضوں نے استدلال کیا ہے خضر کی موت پر لیکن جمہور یہ کہتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں اور وہ دریا والوں میں ہیں نہ کہ زمین والوں میں یا خضر اس میں سے مستثنیٰ ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد جو بابا رتن نے صحابی ہونے کا دعویٰ کیا وہ محض غلط اور جھوٹ تھا البتہ جنوں میں آنحضرت کے دیکھنے والے باقی ہو گئے برادر معظم مولوی حاجی بدیع الزمان صاحب مرحوم نے ایک حدیث شاہ سکندر سے روایت کی ہے انھوں نے رسول اللہ سے سنی اور شاہ ولی اللہ صاحب سے بھی ویسا ہی منقول ہے۔ واللہ اعلم

سورس تمام ہوں (آج کی تاریخ سے اور وہ زندہ رہے)۔

۶۴۸۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۴۸۳- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات سے ایک مہینہ

آگے یا کچھ ایسا ہی فرمایا جو جان آج کے دن ہے اس پر سورس نہ

گزرے گے کہ وہ مر جائے گی عبدالرحمن نے اس کی تفسیر یہ کی

کہ عمر گھٹ گئی (ورنہ اگلے لوگ سورس سے زیادہ بھی جیتے

تھے)۔

۶۴۸۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۴۸۵- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک سے لوٹے تو آپ سے پوچھا

قیامت کو آپ نے فرمایا سورس گزرنے پر اس وقت کا کوئی شخص

زندہ رہے گا۔

۶۴۸۶- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص سورس تک نہ جئے گا سالم نے کہا ہم

نے اس کا ذکر کیا جابر کے سامنے مراد وہ شخص ہے جو اس دن

پیدا ہو چکا تھا (جب آپ نے یہ حدیث بیان کی)۔

باب: صحابہ کو برا کہنا حرام ہے

۶۴۸۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

مِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوسَةٍ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةٌ سَنَةً))

۶۴۸۲- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ

يَذْكُرْ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ.

۶۴۸۳- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ مَا مِنْ

نَفْسٍ مَّنْفُوسَةٍ الْيَوْمَ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةٌ سَنَةً وَهِيَ حَيَّةٌ

يَوْمَئِذٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ صَاحِبِ السَّعَابِيَةِ عَنْ

جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذَلِكَ

وَفَسَّرَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ نَقَصُ الْعُمُرِ.

۶۴۸۴- عَنْ سُلَيْمَانَ النَّسَبِيِّ بِالْإِسْنَادِ مِنْ جَمِيعًا

مِثْلَهُ.

۶۴۸۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ تَبُوكَ سَأَلُوهُ عَنْ

السَّاعَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَأَتَأْتِي مِائَةٌ

سَنَةً وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَّنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ))

۶۴۸۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْ نَفْسٍ

مَّنْفُوسَةٍ تَبْلُغُ مِائَةَ سَنَةٍ)) فَقَالَ سَأَلِمُ تَذَاكَرْنَا

ذَلِكَ عِنْدَهُ إِنَّمَا هِيَ كُلُّ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٌ يَوْمَئِذٍ.

باب تعزیر سب الصحابة (۱)

۶۴۸۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(۶۴۸۵) ✽ پھر اس وقت جتنے لوگ ہیں ان کی قیامت سورس کے اندر آجائے گی کیونکہ موت بھی میت کے حق میں قیامت ہے گو

قیامت کبریٰ نہیں اور قیامت کبریٰ کب آوے گی اس کا علم سوا خدا کے کسی کو نہیں ہے۔

(۱) ✽ نووی نے کہا صحابہ کو برا کہنا سخت حرام ہے گو وہ صحابہ ہوں جو لڑائی میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں شریک تھے اس لیے کہ وہ مجتہد

تھے اس لڑائی کے بارے میں اور مجتہد کی خطا معاف ہے اور صحابہ کو برا کہنا گناہ کبیرہ ہے ہمارا اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جو ایسا کرے اس کو سزا

دی جائے پر قتل نہ کیا جاوے اور بعض مالکیہ کے نزدیک قتل کیا جائے۔ (ابھی مختصراً)

نے فرمایا مت برا کہو میرے اصحاب کو مت برا کہو میرے اصحاب کو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی تم میں احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے (خدا تعالیٰ کی راہ میں) تو ان کے مد (سیر بھر) یا آدھے مد کے برابر نہیں ہو سکتا۔

۶۳۸۸- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خالد بن ولید اور عبدالرحمن بن عوف میں کچھ جھگڑا ہوا تو خالد نے ان کو برا کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت برا کہو میرے اصحاب میں سے کسی کو اس لیے کہ اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا صرف کرے تو ان کے مد یا آدھے مد کے برابر نہیں ہو سکتا۔

۶۳۸۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: اولیس قرنی کی فضیلت

۶۳۹۰- امیر بن جابر سے روایت ہے کوفہ کے لوگ حضرت عمرؓ کے پاس آئے ان میں ایک شخص تھا جو اولیس سے ٹھٹھا کیا کرتا (کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ اولیاء اللہ میں سے ہیں اور اولیس اپنا حال چھپاتے تھے نووی نے کہا عارفوں کا یہی طریقہ ہے) حضرت عمرؓ نے کہا یہاں قرن کا بھی کوئی آدمی ہے وہ شخص آیات حضرت عمرؓ نے کہا رسول اللہ نے فرمایا تمہارے پاس ایک شخص آئے گا یمن سے اس کا نام اولیس ہے اور وہ یمن میں کسی کوند چھوڑے گا (اپنے عزیزوں میں سے) سوا اپنی ماں کے اس کو (برص کی) سفیدی ہو گئی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَأَنْ تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدًّا أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَةً))

۶۴۸۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ تَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَتَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ شَيْءٌ فَسَبَّ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدًّا أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَةً.

۶۴۸۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ وَوَكَيْعٍ ذِكْرُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ.

باب من فضائل أُوَيْسِ الْقُرْنِيِّ

۶۴۹۰- عَنْ أُسَيْبِ بْنِ خَابِرٍ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَقَدُوا إِلَى عُمَرَ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقُرْنِيِّينَ فَجَاءَ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ قَالَ ((إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ لَا يَدْعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمَّ لَهْ قَدْ كَانَ بِهِ نِيَاحٌ فَذَعَا اللَّهُ فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الذَّنْبَارِ أَوْ الذَّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَفْرِزْ

(۶۳۸۷ - ۶۳۸۸) ☆ کیونکہ انھوں نے ایسے وقت پر صرف کہا جب نہایت ضرورت تھی اور دین کی جڑان کی تائید سے قائم ہوئی ان کا

احسان قیامت تک ہر مسلمان پر ہے حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی ولی یا بزرگ یا پیر اونی صحابی کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا

(۶۳۹۰) ☆ ان کا نام اولیس بن عامر ہے یا اولیس بن ماکویا اولیس بن عمرو کنیت ان کی ابو عمرو تھی صفین کی جنگ میں مارے گئے اور قرنی منسوب ہے قرن کی طرف بنی قرن ایک شاخ ہے مراد کی اور یہ حضرت کے زمانہ مبارک میں موجود تھے اور اسلام لائے تھے پر آپ کی محبت سے مشرف نہیں ہوئے اس لیے تابعین میں ان کا شمار ہے اور ان کا درجہ تمام تابعین سے افضل ہے۔

لکم

تھی تو اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ نے دور کر دی وہ سفیدی اس کے بدن سے مگر ایک دینار یا درم برابر باقی ہے جو کوئی تم میں سے اس کو ملے تو اپنے لیے دعا کرے اس سے۔

۶۴۹۱- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے بہتر تابعین میں سے ایک شخص ہے جس کو اولیس کہتے ہیں اس کی ایک ماں ہے اور اس کو ایک سفیدی تھی تم اس سے کہنا کہ تمہارے لیے دعا کرے۔

۶۴۹۲- امیر بن جابر سے روایت ہے کہ حضرت عمر کے پاس جب یمن سے مدد کے لوگ آتے (یعنی وہ لوگ جو ہر ملک سے اسلام کے لشکر کی مدد کے لیے آتے ہیں جہاد کرنے کے لیے) تو وہ ان سے پوچھتے تم میں اولیس بن عامر بھی کوئی شخص ہے یہاں تک کہ حضرت عمر خود اولیس کے پاس آئے اور پوچھا کہ تمہارا نام اولیس بن عامر ہے؟ انھوں نے کہا ہاں حضرت عمر نے کہا تم مراد قبیلہ سے ہو انھوں نے کہا ہاں پوچھا قرن میں سے ہو انھوں نے کہا ہاں پوچھا تم کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا مگر درم برابر باقی ہے؟ انھوں نے کہا ہاں پوچھا تمہاری ماں ہے انھوں نے کہا ہاں تب حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے تمہارے پاس اولیس بن عامر آوے گا یمن والوں کی کھکی فوج کے ساتھ وہ مراد قبیلہ کا ہے جو شاخ ہے قرن کی اس کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا مگر درم برابر باقی ہے اس کی ایک ماں ہے اس کا یہ حال ہے کہ اگر خدا کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو خدا اس کو سچا کرے پھر اگر مجھ سے ہو سکے دعا کرانا اس سے تو دعا کر اپنے لیے تو دعا کرو میرے لیے اولیس نے حضرت عمر کے لیے دعا کی بخشش کی حضرت عمر نے ان سے پوچھا تم کہاں جانا چاہتے ہو انھوں نے کہا کوفہ میں حضرت عمر نے کہا میں ایک خط تم کو لکھ دوں کوفہ کے حاکم کے نام انھوں نے کہا مجھے خاکساروں میں رہنا اچھا معلوم ہوتا ہے جب

۶۴۹۱- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ خَيْرَ النَّاسِ رَجُلٌ يَقُولُ لَهُ أُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ))

۶۴۹۲- عَنْ أُسَيْبِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِذَا أَتَى عَلَيْهِ أُمَّدَادُ أَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ أُوَيْسُكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ حَتَّى أَتَى عَلَى أُوَيْسٍ فَقَالَ أَنْتَ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرَأَتْ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((يَأْتِي عَلَيْكُمْ أُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ أُمَّدَادِ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرْنٍ كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرَأَتْ مِنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَأَهُ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ)) فَاسْتَغْفِرُ لِي فَاسْتَغْفَرَ لَهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ الْكُوفَةَ قَالَ أَلَا أَكْتُبُ لَكَ إِلَى عَامِلِهَا قَالَ أَكُونُ فِي غَزَاءِ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيَّ قَالَ فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ حَجَّ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ فَوَافَقَ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ أُوَيْسٍ قَالَ تَرَكْتُهُ رَثٌ أَلَيْتَ قَلِيلَ الْمَنَاعِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((يَا أَيُّهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِنَّ مَوَاضِعَ لَبِئْرَةِ اللَّهِ لَأَبْرَةٌ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ)) فَأَتَى أُوتَيْسًا فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ أَنْتَ أَخَذْتَ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ اسْتَغْفِرْ لِي قَالَ أَنْتَ أَخَذْتَ عَهْدًا بِسَفَرٍ صَالِحٍ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ لَقِيتُ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ فَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَقَطَّعَ لَهُ النَّاسُ فَأَنْطَلَقَ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ أُسَيْرٌ وَكَسَوْتُهُ بُرْدَةً فَكَانَ كَلِمًا رَأَى إِنْسَانًا قَالَ مِنْ أَيْنَ يَا أُوتَيْسُ هَذِهِ الْبُرْدَةُ.

دوسرا سال آیا تو ایک شخص نے کوفہ کے رئیسوں میں سے حج کیا وہ حضرت عمرؓ سے ملا حضرت عمر نے اس سے اوئیس کا حال پوچھا وہ بولا میں نے اوئیس کو اس حالت میں چھوڑا کہ ان کے گھر میں اسباب کم تھا اور وہ تنگ تھے (خرچ سے) حضرت عمر نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے اوئیس بن عامر تمہارے پاس آوے گا میں والوں کے امدادی لشکر کے ساتھ وہ مراد میں سے ہے پھر قرن میں سے اس کو برص تھا وہ اچھا ہو گیا صرف درم برابر باقی ہے اس کی ایک ماں ہے جس کے ساتھ وہ نیکی کرتا ہے اگر اللہ پر قسم کھائے تو اللہ اس کو سچا کرے پھر اگر تجھ سے ہو سکے کہ وہ دعا کرے تیرے لیے تو دعا کر اس سے وہ شخص یہ سن کر اوئیس کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے لیے دعا کرو اوئیس نے کہا تو ابھی نیک سفر کر کے آرہا ہے (یعنی حج سے) میرے لیے دعا کر۔ پھر وہ شخص بولا میرے لیے دعا کرو۔ اوئیس نے یہی جواب دیا پھر پوچھا تو حضرت عمر سے ملا وہ شخص بولا ہاں ملا اوئیس نے اس کے لیے دعا کی اس وقت لوگ اوئیس کا درجہ سمجھے وہ وہاں سے سیدھے چلے اسی نے کہا ان کا لباس ایک چادر تھا جب کوئی آدمی ان کو دیکھتا تو کہتا اوئیس کے پاس یہ چادر کہاں سے آئی۔

باب : مصر والوں کا بیان

۶۳۹۳- ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم فتح کرو گے ایک ملک کو جہاں قیراط کا رواج ہوگا (قیراط ایک نکلرا ہے درم اور دینار کا اور مصر میں اس کا رواج بہت تھا) وہاں کے لوگوں سے بھلائی کرنا کیونکہ ان کا حق ہے تم پر اور ان کا ناتا بھی ہے تم سے (اس لیے کہ حضرت ہاجرہ اسماعیل کی ماں مصر کی تھیں اور وہاں ہیں عرب کی) جب تم دو شخصوں کو وہاں دیکھو ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتے ہوئے تو وہاں سے بھاگو پھر ابو ذر نے دیکھا کہ ربیعہ اور عبدالرحمن بن شرحبیل ایک اینٹ کی جگہ پر لڑ رہے ہیں تو ابو ذر

بَابُ وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِ مِصْرَ

۶۴۹۳- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ أَرْضًا يُذَكَّرُ فِيهَا الْقِرَاطُ فَاسْتَوْصُوا بِأَهْلِهَا خَيْرًا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا فَإِذَا رَأَيْتُمْ رَجُلَيْنِ يَفْتَلَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبْنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا)) قَالَ قَسْرٌ بَرِيْعَةٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ شَرْحِبِيلِ ابْنِ حَسَنَةَ يَتَارَعَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبْنَةٍ فَخَرَجَ مِنْهَا.

وہاں سے نکل گئے۔

۶۴۹۳- وہی مضمون ہے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ان سے دلداری کا بھی رشتہ ہے (وہ رشتہ یہ تھا کہ حضرت ابراہیمؑ رسول اللہ کے صاحب زادہ کی ماں ماریہ مصر کی تھیں)۔

۶۴۹۴- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ وَهِيَ أَرْضٌ يُسْمَى فِيهَا الْقِرَاطُ فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَأَحْسِنُوا إِلَى أَهْلِهَا فَإِنَّ لَهُمْ ذِمَّةً وَرَحِمًا أَوْ قَالَ ذِمَّةً وَصِهْرًا فَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلَيْنِ يَخْتَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَأَخْرِجْ مِنْهَا)) قَالَ فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ شَرْحِبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ وَأَسْحَاهُ رَبِيعَةَ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوْضِعٍ لَبَنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا.

باب: عمان والوں کی فضیلت

باب فضل أهل عمان

۶۴۹۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو بھیجا عرب کے کسی قبیلہ کی طرف ان لوگوں نے اس کو برا کہا اور بار بار وہ آپ کے پاس آیا اور یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا اگر تو عمان والوں کے پاس جاتا تو وہ تجھے برائے کہتے نہ مارتے (کیونکہ وہاں کے لوگ اچھے ہیں)۔

۶۴۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا إِلَى خِيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَسَبَّوهُ وَضَرَبُوهُ فَجَاءَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ أَنَّ أَهْلَ عُمَانَ أَتَيْتَ مَا سَبَّوكَ وَلَا ضَرَبُوكَ)).

باب: ثقیف کے جھوٹے اور ہلاک کا بیان

باب ذکر کذاب ثقیف ومبیرھا (۱)

۶۴۹۶- ابو نوفل سے روایت ہے کہ میں نے عبد اللہ بن زبیرؓ کو مدینہ کی گھائی پر دیکھا (یعنی مکہ کا وہ تاج جو مدینہ کی راہ ہے) قریش

۶۴۹۶- عَنْ أَبِي نُوْفَلٍ رَأَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى عَقَبَةِ الْمَدِينَةِ قَالَ فَجَعَلْتُ قُرَيْشٌ

(۶۴۹۵) عمان ایک شہر ہے بحرین میں۔

(۱) ثقیف ایک قبیلہ ہے مشہور عرب میں آپ نے فرمایا تھا کہ اس میں ایک کذاب پیدا ہو گا یعنی جھوٹا وہ عمار بن ابی عیاد ثقیفی تھا جس نے نبوت تک کادعوئی کیا اور معلوم نہیں کیا کیا جھوٹ بنائے پہلے پہل اس عمار نے اچھے کام کئے اور ابن زیاد بنہا اور شراہ بن سعد اور قاتلین سیدنا حسینؑ سے عوض لیا آخر میں فراب ہو گیا آخر مصعب بن زبیر کے مقابلہ میں مارا گیا۔ دوسرا ہلاک یعنی لوگوں کو مارنے والا وہ حجاج بن یوسف ثقیفی تھا اس مردود نے وہ ظلم کیا کہ محاذ اللہ ہزاروں کو ناحق قتل کیا کہ معظفہ کی بے حرمتی کی ابن زبیر کو شہید کیا۔

(۶۴۹۶) میں تو تم کو منع کرتا تھا اس سے یعنی خلافت اور حکومت اختیار کرنے سے اور بھڑکے کرنے سے لیکن تم نے نہ مانا اور اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ مارے گئے سراج الوہاب میں ہے کہ اس حدیث سے سماع ہوتی اور ان کا شعور ثابت ہوتا ہے ورنہ یہ خطاب بیکار ہو گا۔

میں جہاں تک جانتا ہوں تم روزہ رکھنے والے اور رات کو عبادت کرنے والے اور ناتے کو جوڑنے والے تھے۔ نووی نے کہا عبد اللہ بن عمر نے عبد اللہ بن الزبیر کی تعریف بیان کی اور حجاج کے ظلم سے خوف نہیں کیا اس میں عبد اللہ بن عمر کی بھی منقبت نکل اور صلہ

تَمُرٌ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتَّى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا
حُصَيْبِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَبَا حُصَيْبِ السَّلَامُ عَلَيْكَ
أَبَا حُصَيْبِ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَكَ عَنْ هَذَا
أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَكَ عَنْ هَذَا أَمَا وَاللَّهِ
لَقَدْ كُنْتُ أَنْهَكَ عَنْ هَذَا أَمَا وَاللَّهِ إِنْ كُنْتُ
مَا عَلِمْتُ صَوَامًا قَوَامًا وَصَوْمًا لِلرَّحِمِ أَمَا
وَاللَّهِ تَأَمَّةٌ أَنْتَ أَشْرُهَا لِأُمَّةٍ حَيْرٌ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ
اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفَ عَبْدِ اللَّهِ
وَقَوْلُهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأَنْزَلَ عَنْ جِدْعِهِ فَأَلْقَى
فِي قُبُورِ الْيَهُودِ ثُمَّ أُرْسِلَ إِلَى أُمِّهِ أَسْمَاءَ
بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ فَأَبَتْ أَنْ تَأْتِيَهُ فَأَعَادَ عَلَيْهَا
الرَّسُولَ لَتَأْتِيَنِي أَوْ نَأْبَعَنَّ إِلَيْكَ مَنْ يَسْحَبُكَ
بِقُرُونِكَ قَالَ فَأَبَتْ وَقَالَتْ وَاللَّهِ لَا آتِيكَ
حَتَّى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَنْ يَسْحَبُنِي بِقُرُونِي قَالَ
فَقَالَ أُرُونِي سِبْطِي فَأَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ
يَتَوَدَّفُ حَتَّى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتِي
صَنَعْتَ بَعْدُوَ اللَّهُ قَالَتْ رَأَيْتِكَ أَفْسَدْتَ عَلَيْهِ
دُنْيَاهُ وَأَفْسَدْتَ عَلَيْكَ آخِرَتَكَ بَلَّغْنِي أَنَّكَ تَقُولُ
لَهُ يَا ابْنَ ذَاتِ النَّطَاقِينَ أَنَا وَاللَّهُ ذَاتُ
النَّطَاقِينَ أَمَا أَحَدُهُمَا فَكُنْتُ أَرْفَعُ بِهِ طَعَامَ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ
أَبِي بَكْرٍ مِنَ الدُّوَابِّ وَأَمَّا الْآخَرُ فَنِطَاقٌ

کے لوگ ان پر سے گزرتے تھے اور اور لوگ بھی (ان کو حجاج
مردود نے سولی دے کر اسی پر رہنے دیا تھا) یہاں تک کہ عبد اللہ
بن عمر بھی ان پر سے نکلے وہاں کھڑے ہوئے اور السلام علیکم
یا حُصیب (ابو حُصیب کنیت ہے عبد اللہ بن زبیر کی حُصیب ان کے بڑے
بیٹے تھے اور ابو بکر اور ابو بکر بھی ان کی کنیت تھی) السلام علیک ابا
حُصیب السلام علیک ابا حُصیب (اس سے معلوم ہوا کہ میت کو تین بار
سلام کرنا مستحب ہے) قسم خدا کی میں تو تم کو منع کرتا تھا اس سے
قسم خدا کی میں تو تم کو منع کرتا تھا اس سے قسم خدا کی میں تو تم کو
منع کرتا تھا اس سے (یعنی خلافت اور حکومت اختیار کرنے سے)
قسم خدا کی میں جہاں تک جانتا ہوں تم روزہ رکھنے والے اور ات کو
عبادت کرنے والے اور ناتے کو جوڑنے والے تھے قسم خدا کی وہ
گروہ جس کے برے تم ہو وہ عمدہ گروہ ہے (یہ انھوں نے برعکس
کہا بطریق طنز کے یعنی برا گروہ ہے اور ایک روایت میں صاف ہے
کہ وہ برا گروہ ہے یہ خبر عبد اللہ بن عمر کی حجاج کو پہنچی اس نے انکو
سولی پر سے اتروالیا اور یہود کے مقبرہ میں پھینکوا دیا اور مردود یہ نہ
سمجھا کہ اس سے کیا ہوتا ہے انسان کہیں بھی گرے پر اس کے
اعمال اچھے ہونا ضروری ہے) پھر حجاج نے ان کی ماں اسماء بنت ابی
بکر کو بلا بھیجا انھوں نے حجاج کے پاس آنے سے انکار کیا حجاج نے
پھر بھلا بھیجا اور کہا تم آتی ہو تو آؤ ورنہ میں ایسے شخص کو بھیجوں گا
جو تمہارا چونڈا پکڑ کر لاوے (خدا سمجھے اس مردود سے جس نے
ابو بکر کی بیٹی اور حضرت عائشہ کی بہن سے ایسی بے ادبی کی)
انھوں نے جب بھی آنے سے انکار کیا اور کہا قسم خدا کی میں
تیرے پاس نہ آؤں گی جب تک تو میرے پاس اس کو نہ بھیجے جو

لہ عرض عبد اللہ بن عمر کی یہ تھی کہ حجاج نے جو برائیاں عبد اللہ بن زبیر کی مشہور کی ہیں وہ غلط ہیں اور لوگوں پر ان کی فضیلت ظاہر کی اور اہل
حق کا مذہب یہی ہے کہ عبد اللہ بن زبیر مظلوم تھے اور حجاج اور اس کے رفقاء ظالم اور باغی تھے اور اس سے یہ بھی نکلا کہ بعض اہل تاریخ جو کہتے
ہیں کہ عبد اللہ بن زبیر بخیل تھے یہ غلط ہے کتاب الاجواد میں ان کو نخی لکھا ہے۔

الْمَرْأَةُ الَّتِي لَا تَسْتَعِينِي عَنْهُ أَمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا ((أَنَّ لِي فِي تَقْيِيفِ كَذَابِنَا وَنَمِيرِهَا قَامًا)) الْكَذَّابُ فَرَأَيْنَاهُ بِأَمَّا الْمَجِيرُ فَلَا يَحَالِكُ إِلَّا بِإِيَّاهُ قَالَ فَقَامَ عَنْهَا وَلَمْ يُرَاجِعْهَا.

میرے بال کھینچتا ہوا مجھ کو لاوے آخر حجاج نے کہا میری جوتیاں لاؤ اور جوتیاں پہن کر اکڑتا ہوا چلا یہاں تک کہ اسماء کے پاس پہنچا اور کہنے لگا تم نے دیکھا قسم خدا کی میں نے کیا کیا اللہ تعالیٰ کے دشمن سے (یہ حجاج نے اپنے اعتقاد کے موافق عبد اللہ بن زبیر کو کہا ورنہ وہ مردود خود خدا کا دشمن تھا) اسماء نے کہا میں نے دیکھا تو نے عبد اللہ بن زبیر کی دنیا بگاڑ دی اور اس نے تیری آخرت بگاڑی میں نے سنا ہے تو عبد اللہ بن زبیر کو کہتا تھا دو کمر بند والی کا بیٹا بیشک قسم خدا کی میں دو کمر بند والی ہوں ایک کمر بند میں تو میں رسول اللہ اور ابو بکر کا کھانا اٹھاتی تھی کہ جانور اس کو نہ کھالیں اور ایک کمر بند وہ تھا جو عورت کو درکار ہے (اسماء نے اپنے کمر بند کو پھاڑ کر اس کے دو ٹکڑے کر لیے تھے ایک سے تو کمر بند باندھتی تھیں اور دوسرے کا دسترخوان بنایا تھا رسول اللہ اور ابو بکر کے لیے تو یہ فضیلت تھی اسماء کی جس کو حجاج مردود عیب سمجھتا تھا اور عبد اللہ بن زبیر کو ذلیل کرنے کے لیے ان کو دو کمر بند والی کا بیٹا کہتا تھا) تو خبردار رہو رسول اللہ نے ہم سے بیان کیا تھا کہ ثقیف میں ایک جھوٹا پیدا ہو گا اور ایک ہلا کو تو جھوٹے کو تو ہم نے دیکھ لیا اور ہلا کو میں نہیں سمجھتی سو اتیرے کسی کو یہ سن کر حجاج کھڑا ہوا اور اسماء کو کچھ جواب نہ دیا۔

باب: فارس والوں کی فضیلت

بَابُ فَضْلِ فَارِسَ

٦٤٩٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ كَانَ الدِّينُ عِنْدَ الثَّرَيَا لَذَهَبَ بِهِ وَجُلَّ مِنْ فَارِسٍ أَوْ قَالَ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسٍ حَتَّى يَسْأَلُوهُ))

٦٣٩٤- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر دین ثریا پر ہوتا (ثریا پروین کو کہتے ہیں یعنی وہ چھوٹے چھوٹے تارے جو سچے کی طرح معلوم ہوتے ہیں وہ زمین سے نہایت دور ہیں ان کے بعد کا اندازہ براہین ہندسہ سے بھی نہیں ہو سکتا) تو یہی فارس کا ایک آدمی اسے لے جاتا یا لے لیتا۔

٦٤٩٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

٦٣٩٨- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے

☆ (٦٣٩٨) سراج الوہاج میں ہے کہ بعض حنفیہ نے اس حدیث سے اپنے امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوئی کی فضیلت پر استدلال کیا ہے اور یہ استدلال ضعیف ہے کس لیے کہ حدیث میں اہل فارس کی فضیلت مذکور ہے یعنی سلمان کی قوم کی اور امام صاحب کی اصل کاہل عرب

کِتَابُ الْبِرِّ وَالصَّلَةِ وَالْأَدَبِ

نیکی اور سلوک اور ادب کے مسائل

۶۵۰۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي
قَالَ ((أَهْلُكَ)) قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ((ثُمَّ أَهْلُكَ))
قَالَ ((ثُمَّ)) مَنْ قَالَ ((ثُمَّ أَهْلُكَ)) قَالَ ثُمَّ
مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبُوكَ وَفِي حَدِيثٍ قُتَيْبَةَ مَنْ أَحَقُّ
بِحُسْنِ صَحَابَتِي وَلَمْ يَذْكُرِ النَّاسَ.

۲۵۰۰- ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ کے
پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ سب لوگوں میں کس کا زیادہ حق ہے
مجھ پر سلوک کرنے کے لیے؟ آپ نے فرمایا تیری ماں کا وہ بولا
پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں کا وہ بولا پھر کون؟ فرمایا تیری
ماں کا وہ بولا پھر کون؟ فرمایا تیرے باپ کا (آپ نے ماں کو مقدم
کیا کس لیے کہ ماں بچے کے ساتھ بہت محنت کرتی ہے حمل نو مہینے
پھر جننا پھر دودھ پلانا پھر پالنا بیماری دکھ میں خبر لینا۔ عمارت محاسبی
نے کہا اجماع کیا ہے علماء نے کہ ماں مقدم ہے باپ پر نیک سلوک
کرنے میں اور بعضوں نے دونوں کو برابر کہا ہے اور صواب ماں کی
تقدیم ہے۔)

۶۵۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ
الصَّحَابَةِ قَالَ ((أَهْلُكَ ثُمَّ أَهْلُكَ ثُمَّ أَهْلُكَ ثُمَّ
أَبُوكَ ثُمَّ أَذْنَاكَ أَذْنَاكَ))

۲۵۰۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے ایک شخص نے پوچھا کون زیادہ حق دار ہے نیک
سلوک کرنے کا؟ آپ نے فرمایا ماں پھر ماں پھر ماں پھر باپ پھر بو
قریب ہو قریب ہو۔

۶۵۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فَقَالَ ((نَعَمْ
وَأَبِيكَ لَتَبَيِّنَنَّ))

۲۵۰۲- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے وہ شخص بولا
اچھا آپ کے باپ کی قسم آپ کو خبر پینچے گی (نووی نے کہا باپ کی
قسم سے قسم کھانا مقصود نہیں ہے بلکہ یہ ایک کلمہ ہے جو عادات زبان
پر جاری ہوتا ہے۔)

(۲۵۰۰) نووی نے کہا سلوک کرنے میں تاتے داروں کی ترتیب یہ ہے پہلے ماں پھر باپ پھر اولاد پھر دوناتادوی ثانی پھر بھائی۔ لیکن پھر اور
محرم جیسے چچا پھوپھی ماموں خالہ اور نزدیک مقدم ہے بعید پر اور حقیقی مقدم ہے علانی اور اختیائی پر پھر وہ تاتے والا جو محرم نہیں جیسے چچا کا بیٹا بیٹی
ماموں کی اولاد پھر نکاحی رشتہ والے پھر غلام پھر مسائے۔ اجماعاً

۶۵۰۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرے

۶۵۰۳- عَنْ أَبِي شُرَيْمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثٍ وَهَيْبٍ مِنْ أَبِي وَهَيْبٍ حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ أَبِي النَّاسِ أَحَقُّ مِنِّي بِحَسَنِ الصَّحَابَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَرِيرٍ

۶۵۰۴- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور اجازت چاہی آپ سے جہاد پر جانے کی آپ نے فرمایا تیرے ماں باپ زندہ ہیں وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو ان تی میں جہاد کر۔

۶۵۰۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ ((أَحْيَى وَالْبَدَاكِ)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((لَفِيهِمَا فَجَاهِدْ))

۶۵۰۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرے

۶۵۰۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ قَالَ مُسْلِمٌ أَبُو الْعَبَّاسِ اسْمُهُ السَّائِبُ بْنُ فَرُوحِ الْمَكِّيُّ

۶۵۰۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۵۰۶- عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْجُعْفِيِّ عَنْ زَائِدَةَ كِلَاهُمَا عَنْ الْأَعْمَشِ جَمِيعًا عَنْ حَبِيبِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ

۶۵۰۷- عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا میں آپ سے بیعت کرتا ہوں ہجرت اور جہاد پر اللہ سے اس کا ثواب چاہتا ہوں آپ نے فرمایا تیرے ماں باپ میں سے کوئی زندہ ہے وہ بولا دونوں زندہ ہیں آپ نے فرمایا تو اللہ سے ثواب چاہتا ہے وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا تو لوٹ جا اپنے ماں باپ کے پاس اور نیک سلوک کر ان سے۔

۶۵۰۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبَايَعُكَ عَلَى الْهَجْرَةِ وَالْجِهَادِ أَنْتَنِي الْأَجْرَ مِنْ اللَّهِ قَالَ فَهَلْ مِنْ وَالدَيْكَ أَحَدٌ حَيٌّ قَالَ نَعَمْ بَلْ كِلَاهُمَا قَالَ ((فَتَبْنِي الْأَجْرَ مِنْ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَارْجِعْ إِلَيَّ وَالِدَيْكَ فَأَحْسِنْ صَحْبَتَهُمَا))

باب: نفل نماز پر والدین کی اطاعت

مقدم ہے

باب تقديم بر الوالدين على التطوع بالصلاة وغيرها

۶۵۰۸- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ جریج (ایک عابد تھا

۶۵۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ

(۶۵۰۳) آپ نے فرمایا تو انہی میں جہاد کر یعنی انہی کی خدمت کر تو وہی نے کہا اس حدیث سے والدین کی خدمت کی بڑی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ جہاد پر مقدم ہے علماء نے کہا یہ اس حالت میں ہے جب والدین مسلمان ہوں اور جو کافر ہوں تو جہاد کے لیے ان سے اجازت لینا ضروری نہیں ہے اسی طرح جس حالت میں کافر سامنے آجائیں اس وقت بھی اجازت ضروری نہیں ہے۔

قَالَ كَانَ جُرَيْجٌ يَتَعَدُّ فِي صَوْمِنَا فَجَاءَتْ أُمَّةٌ
 قَالَ جُمَيْدٌ فَوَصَفَ لَنَا أَبُو زَيْدٍ صِفَةَ أَبِي هُرَيْرَةَ
 لَصِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمَّةٌ
 حِينَ دَعَتْهُ كَيْفَ جَعَلَتْ كَفَّهَا فَوْقَ حَاجِبِهَا
 ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا إِلَيْهِ تَدْعُوهُ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ
 أَنَا أُمُّكَ كَلَّمَنِي فَصَادَفْتُهُ يُصَلِّي فَقَالَ اللَّهُمَّ
 أُمِّي وَصَلَاتِي فَاحْتَارَ صَلَاتَهُ فَرَجَعَتْ ثُمَّ عَادَتْ
 فِي الثَّانِيَةِ فَقَالَتْ يَا جُرَيْجُ أَنَا أُمُّكَ فَكَلَّمَنِي
 قَالَ اللَّهُمَّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَاحْتَارَ صَلَاتَهُ فَقَالَتْ
 اللَّهُمَّ إِنَّ هَذَا جُرَيْجٌ وَهُوَ نَبِيٌّ وَإِنِّي كَلَّمْتُهُ
 فَأَبَى أَنْ يُكَلَّمَنِي اللَّهُمَّ فَلَا تُعِنُّهُ حَتَّى تُرَبِّئَهُ
 الْمُؤْمِنَاتِ قَالَ وَلَوْ دَعَتْ عَلَيْهِ أَنْ يُعْتَنَ لَعُنِينَ
 قَالَ وَكَانَ رَامِي حُتَانَ يَأْوِي إِلَى ذِيهِ قَالَ
 فَحَرَجَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْقُرْبَى فَوَقَعَ عَلَيْهَا الرَّامِي
 فَحَمَلَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا غَقِيلَ لَهَا مَا هَذَا قَالَتْ
 مِنْ صَاحِبِ هَذَا اللَّيْلِ قَالَ فَجَاعُوا بِغُرُوبِهِمْ
 وَمَسَاجِيهِمْ فَجَاوَزُوا فَصَادَفُوهُ يُصَلِّي فَلَمْ يُكَلَّمْنَاهُمْ
 قَالَ فَأَخَذُوا يَهْلِكُونَ ذِيهِ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ نَزَلَ
 إِلَيْهِمْ فَقَالُوا لَهُ سَلْ هَذِهِ قَالَ فَتَبَسَّمَ ثُمَّ مَسَحَ
 رَأْسَ الصَّبِيِّ فَقَالَ مَنْ أَبُوكَ قَالَ أَبِي رَامِي
 الصَّانَ فَلَمَّا سَمِعُوا ذَلِكَ مِنْهُ قَالُوا نَبِيٌّ مَا
 هَذَا مِنْ ذِيكَ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ لَأُؤْتِيَنَّكُمْ
 أُعِيدُوهُ تُرَابًا كَمَا كَانَ ثُمَّ غَلَا.

بنی اسرائیل میں) عبادت کر رہا تھا عبادت خانہ میں اتنے میں اس
 کی ماں آئی حمید نے کہا اور رافع نے بیان کیا ابو ہریرہ نے جیسے بیان
 کیا جیسے رسول اللہ نے بیان کیا کہ اس کی ماں نے اپنا ہاتھ ابرو پر
 رکھا اور سر اٹھایا جرجیج کو پکارنے کو تو بولی اے جرجیج میں تیری ماں
 ہوں مجھ سے بات کر جرجیج اس وقت نماز میں تھا وہ بولا (اپنے دل
 میں) یا اللہ میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں پھر وہ اپنی
 نماز میں رہا اس کی ماں لوٹ گئی دوسرے دن پھر آئی اور بولی اے
 جرجیج میں تیری ماں ہوں مجھ سے بات کر وہ کہنے لگا اے رب
 میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز پڑھے گئے وہ
 بولی یا اللہ یہ جرجیج ہے اور میرا بیٹا ہے میں نے اس سے بات کی لیکن
 اس نے بات کرنے سے انکار کیا یا اللہ مت مارو اس کو جب تک
 بدکار عورتوں کو نہ دیکھ لیوے آپ نے فرمایا کہ اگر وہ دعا کرتی
 جرجیج کسی فتنہ میں پڑے البتہ پڑ جاتا (پر اس نے صرف اسی قدر دعا
 کی کہ بدکار عورتوں کو دیکھے) ایک چرواہا تھا بھیڑوں کا جو جرجیج
 کے عبادت خانہ کے پاس ٹھہرا کرتا تھا تو گاؤں سے ایک عورت
 باہر نکلی وہ چرواہا اس پر چڑھ بیٹھا اس کو پیٹ رہ گیا ایک لڑکا جانا
 لوگوں نے اس سے پوچھا یہ لڑکا کہاں سے لائی وہ بولی اس عبادت
 خانہ میں جو رہتا ہے اس کا لڑکا ہے یہ سن کر (بستی کے لوگ) اپنی
 کدالیں اور پھلوڑے لے کر آئے اور جرجیج کو آواز دی وہ نماز میں تھا
 اس نے بات نہ کی لوگ اس کا عبادت خانہ گرانے لگے جب اس نے
 یہ دیکھا تو اتر لوگوں نے اس سے کہا اس عورت سے پوچھ کیا کہتی
 ہے جرجیج ہنس اور اس نے لڑکے کے سر پر ہاتھ بھیرا اور پوچھا تیرا
 باپ کون ہے وہ بولا میرا باپ بھیڑوں کا چرواہا ہے جب لوگوں نے
 بچہ سے یہ بات سنی تو کہنے لگے جتنا عبادت خانہ ہم نے تیرا گرایا ہے
 وہ سونے اور چاندی سے بھرا ہے ہیں جرجیج نے کہا نہیں مٹی ہی
 سے درست کر دو جیسا پہلے تھا مگر چڑھ گیا اس کے اوپر۔

۶۵۰۹- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی لڑکا جھولے میں (یعنی پھینچے میں) نہیں بولا مگر تین لڑکے ایک تو عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام، دوسرے جرجج کا ساتھی اور جرجج کا قصہ یہ ہے کہ وہ ایک عابد شخص تھا سو اس نے ایک عبادت خانہ بنا لیا اسی میں رہتا تھا اس کی ماں آئی وہ نماز پڑھ رہا تھا ماں نے پکارا اور جرجج وہ بولا اے رب میرے ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز ہی میں رہا اس کی ماں پھر گئی پھر جب دوسرا دن ہوا پھر آئی اور پکارا اور جرجج وہ بولا یا اللہ میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں آخر وہ نماز ہی میں رہا اس کی ماں بولی یا اللہ اس کو مت مار جو جب تک چھٹال عورتوں کا منہ نہ دیکھے پھر بنی اسرائیل نے جرجج کا اور اس کی عبادت کا چرچا شروع کیا اور بنی اسرائیل میں ایک بدکار عورت تھی جس کی خوبصورتی سے مثال دیتے تھے وہ بولی اگر تم کہو تو میں جرجج کو بلا میں ڈال دوں پھر وہ عورت جرجج کے سامنے گئی لیکن جرجج نے اس طرف خیال بھی نہ کیا آخر وہ ایک چرواہے کے پاس آئی جو جرجج کے عبادت خانہ کے پاس ٹھہرا کرتا تھا اور اجازت دی اس کو اپنے سے صحبت کرنے کی اس نے صحبت کی وہ پیٹ سے ہوئی جب بچہ جانا تو بولی کہ یہ بچہ جرجج کا ہے لوگ یہ سن کر جرجج کے پاس آئے اور اس سے کہا اتر اور اس کا عبادت خانہ گرا دیا اور اس کو مارنے لگے وہ بولا کیا ہوا تم کو انہوں نے کہا تو نے زنا کیا اس بدکار عورت سے وہ ایک بچہ بھی جنمی ہے تجھ سے جرجج نے کہا وہ بچہ کہاں ہے؟ لوگ اس کو لائے جرجج نے کہا زرا مجھ کو چھوڑو میں نماز پڑھ لوں پھر نماز پڑھی اور آیا اس بچہ کے پاس اور اس کے پیٹ کو ایک ٹھونسا دیا اور بولا اے بچے تیرا باپ کون ہے وہ بولا فلا نا چرواہا ہے یہ سن کر لوگ دوڑے جرجج کی طرف اور اس کو چومنے چائے لگے اور کہنے لگے تیرا عبادت خانہ ہم سونے سے بنا دیتے ہیں وہ بولا نہیں مٹی سے پھر بنا دو جیسا تھا لوگوں نے بنا دیا۔ تیسرا

۶۵۰۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَمْ يَكَلِّمْ فِي الْمَهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَصَاحِبُ جُرْجِجٍ وَكَانَ جُرْجِجٌ رَجُلًا عَابِدًا فَاتَّخَذَ صَوْمَعَةً فَكَانَ فِيهَا فَاتَتْهُ أُمُّهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرْجِجُ فَقَالَ يَا رَبُّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَيَّ صَلَاتِي فَأَنْصَرَفْتُ فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرْجِجُ فَقَالَ يَا رَبُّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَيَّ صَلَاتِي فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ أَتَتْهُ وَهُوَ يُصَلِّي فَقَالَتْ يَا جُرْجِجُ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ أُمِّي وَصَلَاتِي فَأَقْبَلَ عَلَيَّ صَلَاتِي فَقَالَتْ اللَّهُمَّ لَا تُمِتَّهُ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَيَّ وَجُوهَ الْمُؤْمِنَاتِ فَتَذَاكُرَ بَنُو إِسْرَائِيلَ جُرْجِجًا وَعِبَادَتَهُ وَكَانَتْ امْرَأَةً بَغِيًّا يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا فَقَالَتْ إِنَّ شَيْئًا لَأَلْبَسْنَهُ لَكُمْ قَالَ فَتَعَرَّضْتُ لَهُ فَلَمْ يَلْتَمِسْ إِلَيْهَا فَأَلَتْ رَاعِيًا كَانَ يَأْوِي إِلَيَّ صَوْمَعِيهِ فَأَمَكَّتَهُ مِنْ نَفْسِهَا فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَحَمَلَتْ فَلَمَّا وُلِدَتْ قَالَتْ هُوَ مِنْ جُرْجِجٍ فَأَتَوْهُ فَاسْتَزَلُّوهُ وَهَدَمُوا صَوْمَعَتَهُ وَجَعَلُوا يَضْرِبُونَهُ فَقَالَ مَا شَأْنَكُمْ قَالُوا زَنَيْتَ بِهَذِهِ الْبَغِيِّ فَوُلِدَتْ مِنْكَ فَقَالَ أَيْنَ الصَّبِيِّ فَبَجَّأُوا بِهِ فَقَالَ دَعُونِي حَتَّى أَصَلِّيَ فَلَمَّا أَنْصَرَفَ أَتَى الصَّبِيَّ فَطَمَنَ فِي بَطْنِهِ وَقَالَ يَا غُلَامُ مَنْ أَبُوكَ قَالَ فُلَانُ الرَّاعِي قَالَ فَأَقْبَلُوا عَلَيَّ جُرْجِجٌ يُقْبَلُونَهُ وَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ وَقَالُوا نَبِيٌّ لَكَ صَوْمَعَتِكَ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ لَا أَعِيدُوهَا

مِنْ طِينٍ كَمَا كَانَتْ فَعْمَلُوا)) وَبَيْنَا صَبِيٌّ
يَرْضَعُ مِنْ أُمَّهُ فَمَرَّ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى ذَائِبَةٍ
فَارَمَهُ وَشَارَهُ حَسَنَةً فَقَالَتْ أُمَّهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ
أَنِي مِثْلَ هَذَا فَتَرَكَ النَّذِيَّ وَأَقْبَلَ إِلَيْهِ فَنظَرَ إِلَيْهِ
فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلَنِي مِثْلَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى نَذِيهِ
فَجَعَلَ يَرْضَعُ قَالَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحْكِي الرِّضَاعَةَ
بِأَصْبَعِهِ السَّبَابِ فِي فِيهِ فَجَعَلَ يَرْضَعُهَا قَالَ
وَمَرُّوا بِحَارِبَةٍ وَهُمْ يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ
سَرَقْتِ وَهِيَ تَقُولُ حَسْبِيَ اللَّهُ وَبِعَمِّ الْوَكِيلِ
فَقَالَتْ أُمَّهُ اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ أُنِي مِثْلَهَا فَتَرَكَ
الرِّضَاعَ وَنظَرَ إِلَيْهَا فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا
فَهُنَاكَ تَرَأَى الْحَدِيثَ فَقَالَتْ حَلَقَى مَرَّ رَجُلٌ
حَسَنُ الْهَيْئَةِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ أُنِي مِثْلَهُ فَقُلْتُ
اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَمَرُّوا بِهِنِ الْأَمَةِ وَهُمْ
يَضْرِبُونَهَا وَيَقُولُونَ زَنَيْتِ سَرَقْتِ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ
لَا تَجْعَلْ أُنِي مِثْلَهَا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا
قَالَ إِنَّ ذَلِكَ الرَّجُلَ كَانَ حَبْرًا فَقُلْتُ اللَّهُمَّ لَا
تَجْعَلْنِي مِثْلَهُ وَإِنَّ هَذِهِ يَقُولُونَ لَهَا زَنَيْتِ وَكَمْ
تَزْنِ وَسَرَقْتِ وَكَمْ تَسْرِقُ فَقُلْتُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي
مِثْلَهَا.

ایک بچہ تھا جو اپنی ماں کا دودھ پی رہا تھا اتنے میں ایک سوار نکلا عمدہ
جانور پر سٹھری پوشاک والا اس کی ماں نے کہا یا اللہ میرے بیٹے کو
ایسا کرنا بچے نے یہ سن کر چھاتی چھوڑ دی اور اس سوار کی طرف
دیکھا اور کہا یا اللہ مجھ کو ایسا نہ کرنا پھر چھاتی میں جھکا اور دودھ پینے لگا
ابوہریرہ نے کہا گویا میں حضرت کو دیکھ رہا ہوں اور حضرت اس بچے
کے دودھ پینے کی نقل کرتے تھے اس طرح پر کہ کلمہ کی انگلی اپنے
منہ میں ڈال کر چوستے تھے حضرت نے فرمایا پھر لوگ ایک
لوٹری کو لپے کر نکلے جس کو مارتے جاتے تھے اور کہتے تھے تو نے
زنا کر لیا اور چوری کی وہ کہتی تھی اللہ مجھے کفایت کرتا ہے اور وہی
میرا وکیل ہے بچے کی ماں بولی یا اللہ میرے بچہ کو اس لوٹری کی
طرح نہ کرنا یہ سن کر بچے نے دودھ پینا چھوڑ دیا اور اس لوٹری
کی طرف دیکھا اور کہنے لگا یا اللہ مجھ کو اس لوٹری کی طرح کرنا
اس وقت ماں اور بیٹے میں گفتگو ہوئی ماں نے کہا او سر منڈے جب
ایک شخص اچھی صورت کا نکلا اور میں نے کہا یا اللہ میرے بیٹے کو
ایسا کرنا تو تو نے کہا یا اللہ مجھ کو ایسا نہ کرنا اور یہ لوٹری کو لوگ
مارتے جاتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں تو نے زنا کیا چوری کی تو میں
نے کہا یا اللہ میرے بچہ کو اس کی طرح نہ کرنا تو کہتا ہے یا اللہ مجھ کو
اس کی طرح کرنا (یہ کیا بات ہے) بچہ بولا وہ سوار ایک ظالم شخص
تھا میں نے دعا کی یا اللہ مجھ کو اس کی طرح نہ کرنا اور اس لوٹری پر
لوگ تہمت کرتے ہیں کہتے ہیں تو نے زنا کیا چوری کی حالانکہ نہ
اس نے زنا کیا ہے نہ چوری کی ہے تو میں نے کہا یا اللہ مجھ کو اس کے
مثیل کرنا۔

(۶۵۰۹) ☆ نووی نے کہا جرج کی حدیث سے کی فائدے لکھے ایک تو والدین کے ساتھ نیکی کرنے کی فضیلت، دوسرے ماں کے حق کی
تاکید، تیسرے یہ کہ ماں جب بلاوے تو جواب دینا چاہیے، چوتھے یہ کہ جب دو امر جمع ہوں تو ضروری کو پہلے کرنا چاہیے، پانچویں یہ کہ
مہینت کے وقت اللہ تعالیٰ اپنے دوستوں کے لیے رات نکال دیتا ہے اور دعا کے وقت نماز پڑھنا اور نماز سے پہلے وضو کرنا مستحب ہے اور وضو ہم
سے پہلی امتوں میں بھی تھا اور کلمات اولیہ حق ہے اور یہی مذہب ہے اہل سنت کا۔ اچھی مختصر

۶۵۱۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خاک آلودہ ہونا اس کی پھر خاک آلودہ ہونا اس کی پھر خاک آلودہ ہونا اس کی جو اپنے ماں باپ کو بوڑھا پاوے دونوں کو یا ایک کو ان میں سے پھر جنت میں نہ جائے (ان کی خدمت گزاری کر کے)۔

۶۵۱۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۶۵۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُ)) قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((مَنْ أَدْرَكَ أَبُوَيْهِ عِنْدَ الْكَبِيرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا فَلَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ))

۶۵۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ ثُمَّ رَغِمَ أَنْفُهُ)) قِيلَ مَنْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((مَنْ أَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكَبِيرِ أَحَدَهُمَا أَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ))

۶۵۱۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۵۱۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رَغِمَ أَنْفُهُ)) ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ

باب: ماں باپ کے دوستوں کے ساتھ سلوک کرنے کی فضیلت

۶۵۱۳- عبد اللہ بن عمر کو ایک گنوار ملا کہ کی راہ میں عبد اللہ نے اس کو سلام کیا اور جس گدھے پر خود سوار ہوتے تھے اس پر سوار کیا اور اپنے سر کا عمامہ اس کو دیا عبد اللہ بن عمر نے کہا خدا تم سے نیکی کرے گنوار تھوڑے میں خوش ہو جاتے ہیں (اس کو اس قدر دینا کیا ضروری تھا) عبد اللہ بن عمر نے کہا اس کا باپ دوست تھا عمر بن خطاب (میرے باپ) کا اور میں نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ سلوک کرے۔

۶۵۱۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑی نیکی یہ ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ احسان کرے۔

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ أَصْدِقَاءِ الْآبِ وَالْأُمَّ

۶۵۱۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ لَقِيَهُ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ وَجَمَلُهُ عَلَى حِمَارٍ كَانَ يَرْكَبُهُ وَأَعْطَاهُ عِمَامَةً كَانَتْ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ ابْنُ دِينَارٍ فَقُلْنَا لَهُ أَصْلَحَكَ اللَّهُ إِنَّهُمْ الْأَعْرَابُ وَإِنَّهُمْ يَرْضَوْنَ بِالْيَسِيرِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِنَّ أَبَا هَذَا كَانَ وَدًّا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ أَبْرَأَ الْبِرِّ صِلَةَ الْوَالِدِ أَهْلٍ وَدَّ أَبِيهِ))

۶۵۱۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((أَبْرَأُ الْبِرِّ أَنْ يَصِلَ الرَّجُلُ وَدَّ أَبِيهِ))

۶۵۱۵- حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ وہ جب مکہ کو جاتے تو ایک گدھا رکھتے اپنے ساتھ تفریح کے لیے اس پر چڑھتے جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے اور ایک عمامہ رکھتے جو سر میں باندھتے ایک دن وہ گدھے پر جا رہے تھے اتنے میں ایک گنوار نکلا عبد اللہ نے کہا تو فلاں کا بیٹا ہے فلاں کا پوتا وہ بولا ہاں عبد اللہ نے اس کو گدھا دے دیا اور کہا اس پر چڑھ اور عمامہ بھی دے دیا اور کہا اپنے سر پر باندھ عبد اللہ کے بعض ساتھی بولے تم نے اپنی تفریح کا گدھا دے دیا اور عمامہ بھی دیدیا جو اپنے سر پر باندھتے تھے اللہ تم کو بخشے انھوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی سلوک کرے اپنے باپ کے دوستوں سے باپ کے مرجانے کے بعد اور اس گنوار کا باپ حضرت عمرؓ کا دوست تھا۔

باب: بھلائی اور برائی کے معنی

۶۵۱۶- نواس بن سمانؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے پوچھا بھلائی اور برائی کو آپ نے فرمایا بھلائی حسن خلق کو کہتے ہیں (یعنی خوش مزاجی سے ملنا لوگوں کی دلداری اور دلجوئی کرنا حتی المقدور دنیاوی امور میں کسی کو ناراض نہ کرنا) اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں چبھے اور تجھ کو برا لگے کہ لوگ اس سے مطلع ہوں۔

۶۵۱۷- نواس بن سمانؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہؐ کے پاس رہا مدینہ میں ایک سال تک (اس طرح جیسے کوئی آپ کی ملاقات کے لیے دوسرے ملک سے آتا اور اپنے ملک میں پھر جانے کا ارادہ رکھتا ہے) اور میں نے ہجرت نہ کی (یعنی اپنے ملک میں جانے کا ارادہ موقوف نہ کیا) مگر اس وجہ سے کہ جب کوئی ہم میں سے ہجرت کر لیتا تو رسول اللہؐ سے کچھ نہ پوچھتا (برخلاف مسافروں کے

۶۵۱۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا حَرَجَ إِلَى مَكَّةَ كَانَ لَهُ جِمَارٌ يَتَرَوَّحُ عَلَيْهِ إِذَا مَلَ رُكُوبَ الرَّاحِلَةِ وَعِمَامَةٌ يَشُدُّ بِهَا رَأْسَهُ فَبَيْنَا هُوَ يَوْمًا عَلَى ذَلِكَ الْجِمَارِ إِذْ مَرَّ بِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ أَلَسْتَ ابْنَ فُلَانٍ بِنِ فُلَانٍ قَالَ بَلَى فَأَعْطَاهُ الْجِمَارَ وَقَالَ ارْكَبْ هَذَا وَالْعِمَامَةَ قَالَ اشْتَدُّ بِهَا رَأْسِي فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ أُعْطِيتَ هَذَا الْأَعْرَابِيَّ جِمَارًا كُنْتَ تَرَوَّحُ عَلَيْهِ وَعِمَامَةً كُنْتَ تَشُدُّ بِهَا رَأْسَكَ فَقَالَ ابْنِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنْ مِنْ أَبْرِّ الْبِرِّ صَلَاةَ الرَّجُلِ أَهْلًا وَذَآئِبِهِ بَعْدَ أَنْ يُؤْتِيَ)) وَإِنَّ أَبَاهُ كَانَ صَدِيقًا لِعُمَرَ.

باب تفسیر البر والائتم

۶۵۱۶- عَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِئْتِمِ فَقَالَ ((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِئْتِمُ مَا حَاكَ فِي صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يُطَّلَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ))

۶۵۱۷- عَنْ نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ أَقَمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ سَنَةً مَا يَمْنَعُنِي مِنَ الْهَجْرَةِ إِلَّا الْمَسْأَلَةُ كَانَ أَحَدُنَا إِذَا هَاجَرَ لَمْ يَسْأَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِئْتِمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ

ان کو پوچھنے کی اجازت تھی) میں نے پوچھا آپ سے بھلائی اور بڑائی کو آپ نے فرمایا بھلائی اور نیکی حسن خلق ہے اور گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے اور لوگوں کو اس کی خبر ہونا برا لگے تجھ کو۔

باب: نانا توڑنا حرام ہے

۶۵۱۸- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ خدائے تعالیٰ نے خلق کو بنایا پھر جب ان کے بنانے سے فراغت پائی تو نانا کھڑا ہوا اور بولا یہ مقام اس کا ہے (یعنی بزبان حال یا کوئی فرشتہ اس کی طرف سے بولا اور یہ تاویل ہے اور ظاہری معنی ٹھیک ہے کہ خود نانا بولا اور کوئی مانع نہیں ہے نانتے کی زبان ہونے سے اس عالم میں) جو نانا توڑنے سے پناہ چاہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں تو اس بات سے خوش نہیں کہ میں اس سے ملوں جو تجھ کو ملا دے اور اس سے کانٹوں جو تجھ کو کانٹے نانا بولا میں راضی ہوں اس سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس تجھ کو یہ درجہ حاصل ہوا پھر رسول اللہ نے فرمایا اگر تمہارا جی چاہے تو اس آیت کو پڑھو خدائے تعالیٰ منافقوں سے فرماتا ہے اگر تم کو حکومت ہو جاوے تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ اور ناتوں کو توڑو یہ لوگ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ان کو بہرا کر دیا (حق بات کے سننے سے) اور ان کی آنکھوں کو اندھا کر دیا کیا غور نہیں کرتے قرآن میں کیا انکے دلوں پر قفل پڑے ہیں آخر تک۔

۶۵۱۹- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نانا عرش سے لٹکا ہوا ہے کہتا ہے جو مجھ کو ملاوے اللہ اس کو اپنے سے ملاوے گا اور جو مجھ کو کانٹے اللہ اس کو اپنے سے کانٹے گا۔

۶۵۲۰- جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نہیں جاوے گا جنت میں وہ جو نانتے کو توڑے گا۔

وَالْآثَمُ مَا حَاكَ فِي نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ».

بَابُ صِلَةِ الرَّحِمِ وَتَحْرِيمِ قَطِيعِهَا

۶۵۱۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فُرِغَ مِنْهُمْ قَامَتِ الرَّحِمُ فَقَالَتْ هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ مِنَ الْقَطِيعَةِ قَالَ نَعَمْ أَمَا تَرَوْنَ أَنَّ أَصْلَ مَنْ وَصَلَكِ وَأَطْعَمَكَ مِنْ قَطْعِكَ قَالَتْ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ لَكَ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((افْرَعُوا إِن شِئْتُمْ)) فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعَمَّى أَبْصَارَهُمْ أَفَلَا يَتَذَكَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا.

۶۵۱۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ مَنْ وَصَلَنِي وَصَلَهُ اللَّهُ وَمَنْ قَطَعَنِي قَطَعَهُ اللَّهُ)).

۶۵۲۰- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ)) قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَعْيَانٌ يَعْنِي

قاطع رحمہ

۶۵۲۱- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ رَحِيمٌ))

۶۵۲۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۵۲۲- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۶۵۲۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۵۲۳- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو بھلا لگے کہ اس کی روزی بڑھے اور اس کی عمر دراز ہو تو اپنے تاتے کو ملاوے۔

۶۵۲۳- انس بن مالک بن مالک قال سمعت رسول الله ﷺ يقول ((من مرءة أن يُسقط عليه رزقه أو ينسأ في آثره فليصِل رَحِمَهُ))

۶۵۲۴- ترجمہ جو چاہے اپنی روزی بڑھانا اپنی عمر دراز ہونا تو تاتے کو ملاوے۔

۶۵۲۴- عَنْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسْقَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي آثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ))

۶۵۲۵- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ سے ایک شخص بولا یا رسول اللہ میرے کچھ تاتے والے ہیں میں ان سے احسان کرتا ہوں اور وہ برائی کرتے ہیں میں نانا ملاتا ہوں اور وہ توڑتے ہیں میں بردباری کرتا ہوں اور وہ جہالت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اگر حقیقت میں تو ایسا ہی کرتا ہے تو ان کے منہ پر جلتی راکھ ڈالتا ہے اور ہمیشہ خدا کی طرف سے تیرے ساتھ ایک فرشتہ رہے گا جو تم کو ان پر غالب رکھے گا جب تک تو اس حالت پر رہے گا۔

۶۵۲۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي قَرَابَةَ أَصْلَهُمْ وَيَقْطَعُونِي وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيَسِيئُونَ إِلَيَّ وَأُحْلِمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُونَ عَلَيَّ فَقَالَ ((لَبِنٌ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُصِفُهُمُ الْمَلُوكُ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللَّهِ ظَهِيرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلَى ذَلِكَ))

(۶۵۲۰) یعنی جو تاتا توڑا حال کبھی گادہ تو کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جو طال نہ سمجھے گا وہ کبھی بار میں نہ جاوے گا بلکہ رد کا جاوے گا توڑی مدت تک تاتے توڑنے کے عذاب میں۔ (نودی)

(۶۵۲۳) یعنی تاتے داروں کے ساتھ سلوک کرے یہاں یہ اشکال ہے کہ عمر تو پہلے ہی سے معین کی جاتی ہے پھر وہ بڑھے گی کیسے اس کا جواب یہ ہے کہ عمر بڑھنے سے یہ فرض ہے کہ اس کی عبادت میں برکت ہوگی اور اس کی عرضا ت نہ ہوگی یا عمر مطلق مراد ہے کہ اگر نانا جوڑے تو اتنی عمر بے درد ناتی ہے یا یہ مراد ہے کہ مرنے کے بعد بھی اس کا ذکر خیر قائم رہے گا تو گویا عمر بڑھ گئی۔ (نودی مختصراً)

(۶۵۲۵) جلتی راکھ ڈالتا ہے یعنی ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے یا شرمندگی اور ذلت کو جلتی راکھ سے تعبیر کیا اس حدیث سے صلہ رحمی کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی کہ فرشتے صلہ رحمی کرنے والے کی مدد میں رہتے ہیں۔

باب: حسد اور بغض اور دشمنی کا حرام ہونا

۶۵۲۶- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مت بغض رکھو ایک دوسرے سے مت حسد کرو ایک دوسرے سے مت دشمنی کرو ایک دوسرے سے اور رہو اللہ کے بندو! بھائیوں کی طرح اور نہیں حلال کسی مسلمان کو کہ چھوڑ دیوے اپنے بھائی کی ملاقات تین دن سے زیادہ۔

۶۵۲۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۵۲۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مت کاٹو ناتے کو یاد دہستی اور محبت کو۔

۶۵۲۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۵۳۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۶۵۳۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اتنا زیادہ ہے کہ رہو بھائیوں کی طرح جیسے تم کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا (قرآن میں)۔

باب: بغیر عذر شرعی کے تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے خفا رہنا حرام ہے

۶۵۳۲- ابو ایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو درست نہیں اپنے بھائی مسلمان

بَابُ تَحْرِيمِ التَّحَاسُدِ وَالتَّبَاغُضِ وَالتَّدَابُرِ

۶۵۲۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَحَاسِدُوا وَلَا تَحَاسِدُوا وَلَا تَدَابُرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا وَلَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ))

۶۵۲۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَحَاسِدُوا وَلَا تَحَاسِدُوا وَلَا تَدَابُرُوا))

۶۵۲۸- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ ((وَلَا تَقَاطَعُوا))

۶۵۲۹- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَمَّا رِوَايَةُ يَزِيدَ عَنْهُ فَكِرَوَايَةُ سَفِيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ يَذْكُرُ الْخِصَالَ الْأَرْبَعَةَ جَمِيعًا وَأَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ ((وَلَا تَحَاسِدُوا وَلَا تَقَاطَعُوا وَلَا تَدَابُرُوا))

۶۵۳۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَحَاسِدُوا وَلَا تَحَاسِدُوا وَلَا تَدَابُرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا))

۶۵۳۱- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَزَادَ ((كَمَا أَمَرَكُمْ اللَّهُ))

باب تَحْرِيمِ الْهَجْرِ فَوْقَ ثَلَاثِ بِلَا عُدْرٍ شَرَعِيٍّ

۶۵۳۲- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَحَاسِدُوا وَلَا تَحَاسِدُوا وَلَا تَدَابُرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا))

۶۵۳۳- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَبَاغُضُوا وَلَا تَحَاسِدُوا وَلَا تَحَاسِدُوا وَلَا تَدَابُرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا))

(۶۵۲۶) حسد کہتے ہیں دوسرے کی نعمت کے زوال چاہنے کو یہ سخت حرام ہے اور بڑی بلا ہے حاسد کبھی خوش نہیں رہتا اور حسد کی بیماری اس کو کھالتی ہے۔

(۶۵۳۲) یہ معلوم ہوا کہ تین رات تک چھوڑ دینا درست ہے کیونکہ اکثر غصہ وغیرہ سے آدمی مجبور ہو جاتا ہے پس تین دن تک چھوڑ دینا معاف ہوا اس سے زیادہ درست نہیں اور بعضوں نے کہا تین دن تک بھی چھوڑنا درست نہیں اور رجب سلام و دعا وغیرہ

کا چھوڑ دینا تین راتوں سے زیادہ اس طرح پر کہ دونوں ملیں یہ ادھر منہ پھیر لے وہ ادھر منہ پھیر لے بہتر ان دونوں میں وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

۶۵۳۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر

۶۵۳۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں طلال مومن کو چھوڑ دینا اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ۔

۶۵۳۵- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا تین دن کے بعد چھوڑنا نہیں ہے۔

باب: بدگمانی اور ٹوہ لگانا اور رشک کرنا اور لاڑپاپن حرام ہے

۶۵۳۶- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا بچو تم بدگمانی سے کیونکہ بدگمانی بڑا جھوٹ ہے اور مت کان لگاؤ کسی کی باتوں پر اور مت ٹوہ لگاؤ اور مت رشک کرو (دنیا میں لیکن دین میں درست ہے) اور مت حسد کرو اور مت بغض رکھو اور مت دشمنی کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی۔

۶۵۳۷- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا مت چھوڑو ایک دوسرے کو اور مت دشمنی کرو اور مت کان لگاؤ کسی کا راز سننے کو اور مت بچو ایک دوسرے کی بیخ پر اور ہو جاؤ اللہ کے بندو بھائی بھائی۔

((لَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ بَلَحَيَانٍ فِعْرَضُ هَذَا وَيُعْرَضُ هَذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ))

۶۵۳۳- عَنْ الزُّهْرِيِّ يَسْنَادٍ مَالِكٍ وَمِثْلُ حَدِيثِهِ إِلَّا قَوْلَهُ ((فَيُعْرَضُ هَذَا وَيُعْرَضُ هَذَا)) فَإِنَّهُمْ جَمِيعًا قَالُوا فِي حَدِيثِهِمْ غَيْرَ مَالِكٍ ((فَيَصُدُّ هَذَا وَيَصُدُّ هَذَا))

۶۵۳۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَجِلُّ لِلْمُؤْمِنِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ))

۶۵۳۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا هَجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ))

بَابُ تَحْرِيمِ الظَّنِّ وَالتَّجَسُّسِ وَالتَّنَافُسِ وَالتَّجَافُحِ وَنَحْوِهَا

۶۵۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسُّوا وَلَا تَجَسُّسُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَخَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا))

۶۵۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَهْجُرُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَحَسُّوا وَلَا يَبِغْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا))

نہ ہونے لگے تو چھوڑنا جاتا رہا بشرطیکہ اس کو ایذا نہ دے اسی طرح اگر اس کو خط لکھے یا پیغام بھیجے تب بھی چھوڑنے کا گناہ جاتا رہے

کا- (نووی مختصر)

۶۵۳۸- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت حسد کرو اور مت بغض کرو اور مت ٹوہ لگاؤ اور مت کان لگاؤ کسی کا بھید سننے کو اور مت لاثیبا پن کرو اور ہو جاؤ اللہ کے بندو بھائی بھائی۔

۶۵۳۹- پیغمبر خدا نے فرمایا قطع نہ کرو اور دشمنی اور بغض نہ کرو اور حسد نہ کرو اور جس طرح اللہ نے حکم دیا ہے اسکے بندے بن جاؤ۔

۶۵۴۰- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت بغض رکھو اور مت دشمنی رکھو اور مت رشک کرو ایک دوسرے سے اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی۔

مت کا ٹوٹنا ہے یاد رستی کو مت دشمنی کرو مت بغض رکھو مت حسد کرو ہو جاؤ اللہ کے بندو بھائی بھائی۔

۶۵۳۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَحَامَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَبَغَضُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَتَّخِشُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا))

۶۵۳۹- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ((لَا تَقَاطِعُوا وَلَا تَدَابِرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَامَدُوا وَكُونُوا إِخْوَانًا كَمَا أَمَرَكُمْ اللَّهُ))

۶۵۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابِرُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا))

عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ ((وَلَا تَقَاطِعُوا وَلَا تَدَابِرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَامَدُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا))

بَابُ تَحْرِيمِ ظَلْمِ الْمُسْلِمِ وَخَذْلِهِ

۶۵۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَحَامَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَبَغَضُوا وَلَا تَنَافَسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ وَلَا يَحْقِرُهُ التَّقْوَى هَاهُنَا)) وَيُشِيرُ إِلَى صَدْرِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ((بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشُّرِّ أَنْ يَحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ))

باب: مسلمان پر ظلم کرنا یا اس کو ذلیل کرنا حرام ہے
۶۵۴۱- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت حسد کرو مت لاثیبا پن کرو مت بغض رکھو مت دشمنی کرو کوئی تم میں سے دوسرے کی بیچ پر بیچ نہ کرے اور ہو جاؤ اللہ کے بندے بھائی بھائی مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو ذلیل کرے نہ اس کو حقیر جانے تقویٰ اور پرہیزگاری یہاں ہے اور اشارہ کیا آپ نے اپنے سینے کی طرف تین بار (یعنی ظاہر میں عمدہ اعمال کرنے سے آدمی متقی نہیں ہوتا جب تک سینہ اس کا صاف نہ ہو) کافی ہے آدمی کو یہ برائی کہ اپنے بھائی مسلمان کو حقیر سمجھے مسلمان کی سب چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں اس کا خون مال عزت اور آبرو۔

۶۵۴۲- ترجمہ وہی ہے جو گزر اس میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نہ تمہارے جسموں کو اور نہ تمہاری صورتوں کو دیکھے گا بلکہ تمہارے

۶۵۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ دَاوُدَ وَزَادَ وَنَقَصَ

وَمِمَّا زَادَ فِيهِ ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى
أَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلَى صُورِكُمْ وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى
قُلُوبِكُمْ)) وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ إِلَى صَدْرِهِ.

۶۵۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُورِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ
وَلَكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ)).

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الشَّخْنَاءِ وَالنَّهَاجِرِ

۶۵۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((تَفْتَحُ
أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيُغْفَرُ
لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلًا كَانَتْ
بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَخْنَاءٌ فَيَقَالُ أَنْظِرُوا هَذَيْنِ
حَتَّى يَصْطَلِحَا أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا
أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا)).

۶۵۴۵- عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِيٍّ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ نَحْوُ
حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ الدَّرَاوَرْدِيِّ ((إِلَّا
الْمُهَاجِرِينَ)) مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّادَةَ وَ قَالَ قَتَيْبَةُ
((إِلَّا الْمُهَاجِرِينَ)).

۶۵۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ مَرَّةً قَالَ
((تَفْرَضُ الْأَعْمَالُ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمِيسٍ وَاِثْنَيْنِ
فَيُغْفَرُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ لِكُلِّ
امْرِئٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا امْرَأً كَانَتْ بَيْنَهُ
وَبَيْنَ أَخِيهِ شَخْنَاءٌ فَيَقَالُ ارْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى
يَصْطَلِحَا ارْكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا)).

۶۵۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
قَالَ ((تَفْرَضُ أَعْمَالُ النَّاسِ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ

دلوں کو دیکھے گا اور اشارہ کیا آپ نے اپنی انگلیوں سے اپنے سینہ کی
طرف۔

۶۵۴۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں
دیکھنے کا لیکن تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھے گا۔

باب: کینہ رکھنے کی ممانعت

۶۵۴۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں پیر اور جمعرات
کے دن پھر ایک بندہ کی مغفرت ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ
شرک نہیں کرتا مگر وہ شخص جو کینہ رکھتا ہے اپنے بھائی سے اس کی
مغفرت نہیں ہوتی اور حکم ہوتا ہے ان دونوں کو دیکھتے رہو جب
تک مل جاویں ان دونوں کو دیکھتے رہو جب تک مل جاویں (جب
مل جاویں ان کی مغفرت ہو)۔

۶۵۴۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس روایت میں یہ ہے کہ ان
دو شخصوں کی مغفرت نہیں ہوتی جنہوں نے ترک ملاقات کیا ہو۔

۶۵۴۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ ان دونوں کو
رہنے دو اور یہ ہے کہ پیر اور جمعرات کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔

۶۵۴۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا لوگوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں ہر جمعہ میں دو بار

اور جمعرات کو پھر مغفرت ہوتی ہے ہر مسلمان بندہ کی مگر اس بندہ کی جس کو کینہ ہو اپنے بھائی سے تو کہا جاتا ہے چھوڑ دیا تمہرائے رہو ان دونوں کو یہاں تک کہ مل جاویں۔

باب: اللہ تعالیٰ کے واسطے محبت کی فضیلت

۶۵۴۸- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں وہ لوگ جو میری بزرگی اور اطاعت کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے آج کے دن میں ان کو اپنے سایہ میں رکھوں گا اور آج کے دن کوئی سایہ نہیں ہے سوا میرے سایہ کے۔

۶۵۴۹- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص اپنے بھائی کی ملاقات کو ایک دوسرے گاؤں کی طرف گیا اللہ تعالیٰ نے اس کی راہ میں ایک فرشتہ کو کھڑا کر دیا جب وہ وہاں پہنچا تو اس فرشتے نے پوچھا کہاں جاتا ہے وہ بولا اس گاؤں میں میرا بھائی ہے میں اس کو دیکھنے کو جاتا ہوں فرشتے نے کہا اس کا تیرے اوپر کوئی احسان ہے جس کو سنبھالنے کے لیے تو اس کے پاس جاتا ہے وہ بولا نہیں کوئی احسان اس کا مجھ پر نہیں ہے صرف اللہ کے لیے میں اس کو چاہتا ہوں فرشتہ بولا تو میں اللہ تعالیٰ کا اپنی ہوں اور اللہ تجھ کو چاہتا ہے جیسے تو اس کی راہ میں اپنے بھائی کو چاہتا ہے۔

۶۵۵۰- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

باب: بیمار پر سی کا ثواب

۶۵۵۱- ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیمار کا پوچھنے والا اس کے مکان پر جا کر جنت کے باغ میں ہے جب تک وہ لوٹے۔

مَرْتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ فَيَنْفَرُ بِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِنَّا عَبْدَا تَيْنَهُ وَتَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيَقَالُ اَتْرَكُوا اَوْ اَرَكُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَفِيْنَا))

باب فضل الحب في الله تعالى

۶۵۴۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اِنَّ اللهَ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّونَ بِخِدَالِي الْيَوْمَ اَهْلُهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّي))

۶۵۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ اُخْرَى فَارْتَدَّ اللهُ لَهُ عَلَيَّ مَدْرَجِيهِ مَلَكًا فَلَمَّا اَتَى عَلَيْهِ قَالَ اَيْنَ تُرِيدُ قَالَ اُرِيدُ اَخًا لِي فِي هَذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرْتَبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ اِنِّي اَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَاِنِّي رَسُولُ اللهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللهَ قَدْ اَحْبَبَكَ كَمَا اَحْبَبْتُهُ لِي))

۶۵۵۰- عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ بِهَذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ.

باب فضل عيادة المريض

۶۵۵۱- عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ أَبُو الرَّبِيعِ رَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((عَالِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَقَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ))

(۶۵۴۸) ۶۷ سوا میرے سایہ کے یعنی میری پہلا کے یا میری نعمت کے یا میرے عرش کے سایہ کے اللہ جل جلالہ کے لیے محبت وہ ہے جو اس کی قبیل علم اور اس کی رضامندی کے لیے ہو جیسے محبت رکھنا چھاروں سے عالموں سے پرہیزگاروں سے۔

۶۵۵۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا

۶۵۵۲- عَنْ ثُوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ)) .

۶۵۵۳- ترجمہ وہی ہے جو گزر رہا

۶۵۵۳- عَنْ ثُوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَحَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ

۶۵۵۴- وہی مضمون ہے۔

۶۵۵۴- عَنْ ثُوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ)) قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ ((جَنَاهَا)) .

۶۵۵۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا

۶۵۵۵- عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۶۵۵۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا قیامت کے دن اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تو نے میری خبر نہ لی وہ کہے گا اے پروردگار میں تیری کیونکر خبر لیتا تو تو مالک ہے سارے جہاں کا پروردگار فرمائے گا تجھ کو معلوم نہیں میرا فلاں بندہ بیمار ہوا تھا تو نے اس کی خبر نہ لی اگر تو اس کی خبر لیتا تو مجھ کو پاتا اس کے نزدیک اے آدم کے بیٹے میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے مجھ کو کھانا نہ دیا وہ کہے گا اے رب میں تجھ کو کیسے کھلاتا تو تو مالک ہے سارے جہاں کا پروردگار فرمائے گا کیا تو نہیں جانتا میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا تو نے اس کو نہ کھلایا اگر تو اس کو کھلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس پاتا اے بیٹے آدم کے میں نے تجھ سے پانی مانگا تو نے مجھ کو پانی نہ پلایا۔ بندہ بولے گا میں تجھے کیونکر پلاتا تو مالک ہے سارے جہاں کا پروردگار فرماوے گا میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی مانگا تو نے اس کو نہیں پلایا اگر پلاتا تو اس کا بدلہ میرے پاس پاتا۔

۶۵۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرَضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُوذُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فَلَانًا مَرَضَ فَلَمْ تَعُدَّهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطَعْمَتَكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ أَطْعِمُكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطَعْمَكَ عَبْدِي فَلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَنِي ذَلِكَ عِنْدِي يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتَكَ فَلَمْ تَسْقِنِي قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيكَ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فَلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَنِي ذَلِكَ عِنْدِي)) .

بَابُ ثَوَابِ الْمُؤْمِنِ فِيمَا يُهَيِّئُهُ مِنْ

مَرَضٍ أَوْ حُزْنٍ

۶۵۵۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفِي رِوَايَةٍ عُثْمَانَ تَكَانَ الْوَجَعُ وَجَعًا.

۶۵۵۸- عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ.

۶۵۵۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُوعَكُ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي فَقُلْتُ يَا

رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعُكًا شَدِيدًا فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَجَلُ ابْنِي أُوْعَكُ كَمَا يُوعَكُ

وَجَلَانِ مِنْكُمْ)) قَالَ فَقُلْتُ ذَلِكَ أَنْ لَكَ آخِرِينَ

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجَلٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُهَيِّئُهُ أَدَى مِنْ مَرَضٍ فَمَا

سِوَاهُ إِلَّا حَطَّ اللَّهُ بِهِ سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ

وَرَقْلَهَا)) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ زُهَيْرٍ فَمَسِسْتُهُ بِيَدِي.

۶۵۶۰- عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ نَحْوَ

حَدِيثِهِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ ((نَعَمْ

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٌ))

۶۵۶۱- عَنْ الْأَسْوَدِ قَالَ دَخَلَ شَيْبَابٌ مِنْ

قُرَيْشٍ عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ بَيْنَى وَهْمٍ يَضْحَكُونَ

فَقَالَتْ مَا يُضْحِكُكُمْ قَالُوا فَلَانَ عَرَّ عَلَى طَبِّبٍ

فَسَطَّاطٍ فَكَادَتْ عُنُقُهُ أَوْ عَيْنُهُ أَنْ تَنْهَبَ

فَقَالَتْ لَا تَضْحَكُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا مِنْ مُسْلِمٍ

يُشَاكُ هَوَاكَةً فَمَا لَوْفَهَا إِلَّا كَبِهَتْ لَهُ بِهَا

دَرَجَةٌ وَمُحِبَّتِ عَنْهُ بِهَا حَطِيئَةٌ))

باب: مومن کو کوئی بیماری یا تکلیف پہنچے تو

اس کا ثواب

۶۵۵۷- ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ کسی پر میں نے بیماری کی سختی نہیں دیکھی۔

۶۵۵۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۵۵۹- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا آپ کو بخار آیا

تھا میں نے ہاتھ لگایا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کو سخت بخار آتا ہے آپ نے فرمایا ہاں مجھ کو اتنا بخار آتا ہے

جتنا تم میں سے دو کو آوے میں نے کہا آپ کو دو اجر ہیں آپ نے

فرمایا ہاں۔ پھر آپ نے فرمایا کوئی ایسا مسلمان نہیں جس کو تکلیف

پہنچی بیماری کی یا اور کچھ مگر اللہ تعالیٰ اس کے گناہ گرا دیتا ہے جیسے

درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے۔

۶۵۶۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۵۶۱- اسود سے روایت ہے قریش کے چند جوان لوگ حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے وہ منیٰ میں تھیں وہ لوگ ہنس

رہے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیوں ہنستے ہو

انہوں نے کہا فلاں شخص خیمہ کی طناب پر گرا اس کی گردن یا آنکھ

جاتے جاتے بچی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا مت ہنسو اس

لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو اگر

ایک کانٹا لگے یا اس سے زیادہ کوئی دکھ پہنچے تو اس کے لیے ایک

درجہ بڑھے گا اور ایک گناہ اس کا مٹ جاوے گا۔

- ۶۵۶۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ شَوْكَةٍ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ بِهَا حَطِيئَةٌ))
- ۶۵۶۳- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا قَصَّ اللَّهُ بِهَا مِنْ حَطِيئَتِهِ))
- ۶۵۶۴- عَنْ هِشَامِ بْنِ هَذَا الْإِسْنَادِ
- ۶۵۶۵- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَا مِنْ مُصِيبَةٍ يُصَابُ بِهَا الْمُسْلِمُ إِلَّا كَفَرَ بِهَا عَنْهُ حَتَّى الشَّوْكَةِ يُشَاكُهَا))
- ۶۵۶۶- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ مُصِيبَةٍ حَتَّى الشَّوْكَةِ إِلَّا قَصَّ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ أَوْ كَفَرَ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ)) لَا يَدْرِي يَزِيدُ أَيْتُهُمَا قَالَ عُرْوَةُ
- ۶۵۶۷- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ حَتَّى الشَّوْكَةِ تُصِيبُهُ إِلَّا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِهَا حَسَنَةً أَوْ حَطَّتْ عَنْهُ بِهَا حَطِيئَةٌ))
- ۶۵۶۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ وَصَبٍ وَلَا نَصَبٍ وَلَا مَقَمٍ وَلَا حَزَنٍ حَتَّى أَلْهَمَ يَهْمَهُ إِلَّا كَفَرَ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ))
- ۶۵۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُحْزَرْ بِهِ بَلَغَتْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مَبْلَغًا شَدِيدًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
- ۶۵۶۲- اس حدیث کا ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔ اس میں اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ایک درجہ بڑھے گا یا ایک گناہ ختم ہوگا۔
- ۶۵۶۳- ایک کاٹایا اس سے زیادہ کچھ صدمہ ہو تو اللہ اس کی وجہ سے ایک گناہ کاٹ دے گا۔
- ۶۵۶۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔
- ۶۵۶۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔
- ۶۵۶۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔
- ۶۵۶۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔
- ۶۵۶۸- ابو سعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کو جب کوئی تکلیف یا ایذا ہو یا بیماری ہو یا رنج ہو یہاں تک کہ فکر جو اس کو ہوتی ہے تو اس کے گناہ مٹ جاتے ہیں۔
- ۶۵۶۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب یہ آیت اتری جو کوئی برائی کرے گا اس کو اس کا بدلہ ملے گا تو مسلمانوں پر بہت سخت گزرا کہ ہر گناہ کے بدلے ضرور عذاب ہو گا رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا میانہ روی اختیار کرو اور ٹھیک راستے کو ڈھونڈو اور مسلمان کو ہر ایک مصیبت کفارہ ہے یہاں تک کہ ٹھوکر اور کانٹا بھی (تو بہت سے گناہوں کا بدلہ دنیا ہی میں ہو جائے گا اور امید ہے کہ آخرت میں مواخذہ نہ ہو)۔

۶۵۷۰- جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام السائب یا ام المسیب کے پاس گئے تو پوچھا اے ام السائب یا ام المسیب تو کانپ رہی ہے کیا ہوا تجھ کو؟ وہ بولی بخار ہے خدا اس کو برکت نہ دے آپ نے فرمایا مت برا کہہ بخار کو کیونکہ وہ دور کر دیتا ہے آدمیوں کے گناہوں کو جیسے بھی لوبہ کا میل دور کر دیتی ہے۔

۶۵۷۱- عطاء بن ابی رباح سے روایت ہے مجھ سے ابن عباس نے کہا کیا میں تجھ کو ایک جنتی عورت دکھاؤں میں نے کہا دکھاؤ انھوں نے کہا یہ کالی عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور بولی مجھے مرگی کا عارضہ ہے اس حالت میں میرا بدن کھل کھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے میرے لیے آپ نے فرمایا اگر تو صبر کرتی ہے تو تیرے لیے جنت ہے اور جو تو کہے تو میں دعا کرتا ہوں خدا تجھ کو تندرست کر دے گا وہ بولی میں صبر کرتی ہوں پھر بولی میرا بدن کھل جاتا ہے تو خدا تعالیٰ سے دعا کیجئے میرا بدن نہ کھلے آپ نے دعا کی اس عورت کے لیے (چنانچہ اس کا بدن اس حالت میں ہرگز نہ کھلتا تھا معلوم ہوا کہ بیماری اور مصیبت میں صبر کرنے کا بدلہ بہشت ہے)۔

باب: ظلم کرنا حرام ہے

۶۵۷۲- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے سنا فرمایا اس نے اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا اور تم پر بھی حرام کیا تو تم ظلم کرو آپس میں ایک دوسرے پر اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جس کو میں راہ بتلاؤں تو مجھ سے راہ مانگو میں تم کو راہ بتلاؤں گا اے

((قَارِبُوا وَسَدِّدُوا فَفِي كُلِّ مَا يُصَابُ بِهِ الْمُسْلِمُ كَفَّارَةٌ حَتَّى النُّكْبَةِ يُنْكَبَهَا أَوْ الشُّوْكَةِ يُشَاكَبَهَا)) قَالَ مُسْلِمٌ هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيِّصِينَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ.

۶۵۷۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُمِّ السَّائِبِ أَوْ أُمِّ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ ((مَا لَكَ يَا أُمَّ السَّائِبِ أَوْ يَا أُمَّ الْمُسَيَّبِ تُرْفَرِفِينَ)) قَالَتْ الْحُمَّى لَأَبَارَكَ اللَّهُ فِيهَا فَقَالَ ((لَا تَسِيَّ الْحُمَّى فَإِنَّهَا تَذْهَبُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ كَمَا يَذْهَبُ الْكَبِيرُ حَيْثُ الْحَدِيدُ)).

۶۵۷۱- عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلَى قَالَ هَذِهِ الْمَرْأَةُ السَّوْدَاءُ أَنْتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنِّي أَصْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ لِي قَالَ ((إِنْ شِئْتَ صَبَرْتِ وَلَكَ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَاقِبَكَ)) قَالَتْ أَصْبِرُ قَالَتْ فَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ لَأَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا.

بابُ تَحْرِيمِ الظُّلْمِ

۶۵۷۲- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا رَوَى عَنْ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَّهُ ((قَالَ يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا

مَنْ هَلَيْتَهُ فَاسْتَهْدُونِي أَهْدِيكُمْ يَا عِبَادِي
 كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتَهُ فَاَسْتَطْعِمُونِي
 أَطْعِمْتُمْ يَا عِبَادِي كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ
 فَاسْتَكْسُونِي اَكْسُكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ
 تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذَّنُوبَ
 جَمِيعًا فَاسْتَغْفِرُونِي أَغْفِرْ لَكُمْ يَا عِبَادِي إِنَّكُمْ
 لَنْ تَبْلُغُوا ضَرْيَ قَضْرُونِي وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْصِي
 فَتَغْفِرُونِي يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخِيرَكُمْ
 وَإِنْسَكُمْ وَجَنَّتُمْ كَانُوا عَلَىٰ أَتْقَىٰ قَلْبِ رَجُلٍ
 وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذَلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا يَا
 عِبَادِي لَوْ أَنَّ أَوْلَكُمْ وَأَخِيرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ
 وَجَنَّتُمْ كَانُوا عَلَىٰ أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مَا
 نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا يَا عِبَادِي لَوْ أَنَّ
 أَوْلَكُمْ وَأَخِيرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجَنَّتُمْ قَامُوا فِي
 صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلُونِي فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ
 مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذَلِكَ مِنْ عِنْدِي إِلَّا كَمَا
 يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ يَا عِبَادِي
 إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أَحْصِيهَا لَكُمْ ثُمَّ أَوْقِيكُمْ
 يَأْبَاهَا فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ
 غَيْرَ ذَلِكَ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ ۝ قَالَ سَعِيدٌ
 كَانَ أَبُو بَدْرِيَسَ الْحَوْلَانِيُّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا

میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں کھلاؤں تو مجھ سے
 کھانا مانگو میں تم کو کھلاؤں گا اے بندو میرے تم سب بھوکے ہو مگر
 جس کو میں پہناؤں تو کپڑا مانگو مجھ سے میں پہناؤں گا تم کو اے بندو
 میرے تم رات دن گناہ کرتے ہو اور میں سب گناہوں کو بخشتا
 ہوں تو بخشش چاہو مجھ سے میں بخشوں گا تم کو اے بندو میرے تم
 میرا نقصان نہیں کر سکتے اور نہ مجھ کو فائدہ پہنچا سکتے ہو اگر تمہارے
 اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات سب ایسے ہو جاویں جیسے تم میں کا
 بڑا پرہیزگار شخص تو میری سلطنت میں کچھ افزائش نہ ہوگی اور اگر تم
 میں کے اگلے اور پچھلے اور آدمی اور جنات اور سب ایسے ہو جاویں
 جیسے زمین میں کا بڑا بدکار شخص تو میری سلطنت میں سے کچھ کم نہ
 ہوگا اے بندو میرے اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور آدمی اور
 جنات سب ایک میدان میں کھڑے ہوں پھر مجھ سے مانگنا شروع
 کریں اور میں ہر ایک کو جتنا مانگے سو دوں تب بھی میرے پاس جو
 کچھ ہے وہ کم نہ ہوگا مگر اتنا جیسے دریا میں سوئی ڈبو کر نکال لو (تو دریا کا
 جتنا پانی کم ہو جاتا ہے اتنا بھی میرا خزانہ کم نہ ہوگا اس لیے کہ دریا کتنا
 ہی بڑا ہو آخر محدود ہے اور میرا خزانہ بے انتہا ہے پر یہ صرف مثال
 ہے) اے بندو میرے یہ تو تمہارے ہی اعمال ہیں جن کو تمہارے
 لیے شمار کرتا رہتا ہوں پھر تم کو ان اعمال کا پورا بدلہ دوں گا سو جو
 شخص بہتر بدلہ پاوے تو چاہیے کہ خدا کا شکر کرے کہ اس کی کمائی
 بیکار نہ گئی اور جو برا بدلہ پاوے تو اپنے ہی تئیں برا سمجھے (کہ اس
 نے جیسا کیا ویسا پایا) سعید نے کہا کہ ابو اور یس فولانی جب یہ

(۶۵۷۴) ☆ قرآن میں آیت انگری اور احادیث میں یہ حدیث خداوند عالی جاہ ہے پر وہ کی عظمت اور درجہ کے بیان میں ہے مثل ہے اس
 حدیث سے صاف نکلا ہے کہ خدا کی بادشاہی بندوں کی ہی بادشاہی نہیں بلکہ خداوند کریم شخص بے پر وہ ہے اور اس کو کسی سے رتی برابر بھی ڈر
 اور خوف نہیں ہے کوئی کیسا ہی مقبول بندہ ہو اور کیسا ہی عزت اور درجہ والا ہو مگر اس کی درگاہ میں سوا گز گز آنے کے اور عاجزی کرنے کے کچھ
 نہیں کر سکتا سب بندے اس کے غلام ہیں وہ شہنشاہ ہے پر وہ ہے دنیا میں بھی دعی کھلاتا پلاتا ہے اور آخرت میں بھی وہی چاہے تو بیڑا پار ہو اس
 کے سوانہ کوئی مالک ہے نہ کوئی مددگار اس کی سلطنت اور بے پرواہی اس درجہ پر ہے کہ اگر تمام جہاں وغیرہ کی طرح شعنی ہو جاوے

الْحَدِيثِ حَتَّىٰ عَلَىٰ رُكْبَتَيْهِ. حدیث بیان کرتے تو اپنے گھٹنوں کے بل گر پڑتے۔

۶۵۷۳- عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنْ مَرَّوَانُ أَتَاهُمَا حَدِيثًا.

۶۵۷۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۵۷۴- قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ حَدَّثَنَا بِهَذَا الْحَدِيثِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ابْنَا بَشَرَ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو مُسْهَرٍ فَذَكَرُوا الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ.

۶۵۷۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۵۷۵- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيمَا يَرَوِي عَنْ رَبِّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ ((إِنِّي خَرَفْتُ عَلَىٰ نَفْسِي الظُّلْمَ وَعَلَىٰ عِبَادِي فَلَمَّا تَطَلَّمُوا)) وَسَأَىٰ الْحَدِيثَ بِنَحْوِهِ وَحَدِيثُ أَبِي إِدْرِيسَ الَّذِي ذَكَرْنَاهُ أَنْتُمْ مِنْ هَذَا

۶۵۷۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۵۷۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّعْ فَإِنَّ الشُّعْ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَىٰ أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ))

۶۵۷۶- جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچو تم ظلم سے کیونکہ تاریکیاں ہیں قیامت کے دن (ظالم کو راہ نہ ملے گی قیامت کے دن بوجہ تاریکی اور اندھیرے کے) اور بچو تم بخلی سے کیونکہ بخلی نے تم سے پہلے لوگوں کو تباہ کیا۔ بخلی کی وجہ سے (مال کی طرح ہوئی) انھوں نے خون کے اور حرام کو حلال کیا۔

۶۵۷۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۶۵۷۷- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

تو اس کی حکومت کی کچھ روٹق نہ بڑھے گی اور جو تمام جہاں فرعون اور ہامان کی طرح بدکار ہو جاوے تو اس کی سلطنت میں کچھ نقصان نہ ہوگا یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ اچھے بندے خدا کی درگاہ میں سفارش کریں گے مراد اس سفارش سے وہی سفارش ہے جو ظالم بادشاہ کی مرضی پا کر اس کی اجازت اور حکم سے کسی گنہگار کی سفارش کرتا ہے نہ کہ وہ سفارش جو دنیا کے بادشاہوں کے پاس زور ڈال کر کی جاتی ہے یا جس میں بادشاہ کو لحاظ ہوتا ہے کہ اگر میں یہ سفارش قبول نہ کروں گا تو میرے کاموں میں خلل آجاوے گا معاذ اللہ خدا تعالیٰ پر کسی کا زور نہیں چلتا اس کے حکم میں کسی کی مجال نہیں ہے کہ چوں دچرا کرے کسی کی مخالفت یا خفگی کی اس کو رتی برابر بھی پرواہ نہیں تمام جہاں کے پیغمبر اور ملائکہ اور اولیاء اللہ اگر بقرض محال خدا کے خلاف ہو جاویں تو ایک رتی برابر اس کی سلطنت میں کچھ فتور نہیں کر سکتے وہ ایک دم میں ان سب کو خاک کر کے خاک میں ملا سکتا ہے۔

﴿إِنَّ الظُّلْمَ ظَلَمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾

ﷺ نے فرمایا ظلم سے تاریکیاں ہوں گی قیامت کے دن۔

۶۵۷۸- عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَعْرُ الْمُسْلِمِ لَا يَفْطِنُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

۲۵۷۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان بھائی ہے مسلمان کا نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو تجاری میں ڈالے جو شخص اپنے بھائی کے کام میں رہے گا اللہ تعالیٰ اس کے کام میں رہے گا اور جو شخص کسی مسلمان پر سے کوئی مصیبت دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر سے قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت دور کرے گا اور جو شخص مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

۶۵۷۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((أَتَذَرُونَ مَا الْمُفْلِسُ)) قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ ((إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ وَيَأْتِي فَنَدَّ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَا هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَيَسَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ عَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ)).

۲۵۷۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو مفلس کون ہے لوگوں نے عرض کیا مفلس ہم میں وہ ہے جس کے پاس درپہ اور اسباب نہ ہو آپ نے فرمایا مفلس میری امت میں قیامت کے دن وہ ہوگا جو نماز لادے گا اور روزہ اور زکوٰۃ لیکن اس نے دنیا میں ایک کو گالی دی ہوگی دوسرے کو بدکاری کی تہمت لگائی ہوگی تیسرے کا مال کھالیا ہوگا جو تھے کا خون کیا ہوگا پانچویں کو مارا ہوگا پھر ان لوگوں کو (یعنی جن کو اس نے دنیا میں ستایا) اس کی نیکیاں مل جاویں گی اور جو اس کی نیکیاں اس کے گناہ ادا ہونے سے پہلے ختم ہو جاویں گی تو ان لوگوں کی برائیاں اس پر ڈالی جائیں گی آخر وہ جہنم میں ڈال دیا جاوے گا۔

۶۵۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَتُؤَذَّنَ الْحَقُوقَ إِلَى أَهْلِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَقَادَ لِلشَّاةِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاةِ الْقَرْنَاءِ)).

۲۵۸۰- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم حقداروں کے حق ادا کرو گے قیامت کے دن یہاں تک کہ بے سینگ والی بکری کا بدلہ سینگ والی بکری سے لیا جاوے گا (گو جانوروں کو عذاب و ثواب نہیں پر قصاص ضرور ہوگا)۔

۶۵۸۱- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُغْلِبُ لِلظَّالِمِ إِذَا أَخَذَهُ لَمْ

۲۵۸۱- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ مہلت دیتا ہے ظالم کو (اس کی باگ ڈھیلی کرتے ہیں تاکہ خوب شرارت کر لے اور عذاب کا مستحق ہو جاوے) پھر جب

يُفْلِتُهُ) ثُمَّ قَرَأَ وَكَذَلِكَ أَخَذَ رَبُّكَ إِذَا أَخَذَ
الْقُرَىٰ وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخَذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ.

بَابُ نَصْرِ الظَّالِمِ أَوْ مَظْلُومًا

٦٥٨٢- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اقْتَلَّ
غُلَامَانِ غُلَامٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَغُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
فَنَادَى الْمُهَاجِرُ أَوْ الْمُهَاجِرُونَ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ
وَنَادَى الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((مَا هَذَا دَعْوَى
أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ أُنْ
غُلَامَيْنِ اقْتَلَا فَكَسَعَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ قَالَ ((فَلَا
بَأْسَ وَلْيَنْصُرِ الرَّجُلُ أَخَاهُ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا
إِنْ كَانَ ظَالِمًا فَلْيَنْهَهُ فَإِنَّهُ لَهُ نَصْرٌ وَإِنْ كَانَ
مَظْلُومًا فَلْيَنْصُرْهُ))

٦٥٨٣- جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ
الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لَلْأَنْصَارِ وَقَالَ
الْمُهَاجِرِيُّ يَا لَلْمُهَاجِرِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا بَالُ دَعْوَى
الْجَاهِلِيَّةِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَعَ رَجُلٌ
مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ
((دَعْوَاهَا لِأَيِّهَا مُنْتَهَى)) فَسَمِعَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ
أُمِّ قَيْسٍ فَقَالَ قَدْ فَعَلُوهَا وَاللَّهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَىٰ

پکڑتا ہے اس کو تو نہیں چھوڑتا بعد اس کے آپ نے یہ آیت پڑھی
اسی طرح تیرا ب پکڑتا ہے جب پکڑتا ہے بستیوں کو یعنی ان
بستیوں کو جو ظلم کرتی ہیں بے شک اس کی پکڑ دکھ دانی ہے سخت۔
باب: اپنے بھائی کی مدد ظالم ہو یا مظلوم ہر حال میں
کرنے سے کیا مراد ہے

٦٥٨٢- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ دو لڑکے لڑے
ایک مہاجرین میں سے تھا ایک انصار میں سے مہاجر نے اپنے
مہاجروں کو پکارا اور انصاری نے انصار کو رسول اللہ ﷺ باہر نکلے
اور فرمایا یہ تو جاہلیت کا سا پکارنا ہے (کہ ہر ایک اپنی قوم میں سے
مدد لیتا ہے اور دوسری قوم سے لڑتا ہے اسلام میں سب مسلمان
ایک ہیں) لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (کچھ بڑا مقدمہ نہیں)
دو لڑکے لڑے ایک نے دوسرے کی سرین پر مارا آپ نے فرمایا تو
کچھ ڈر نہیں (میں تو سمجھا تھا کوئی بڑا قصاب ہے) چاہیے کہ آدمی
اپنے بھائی کی مدد کرے وہ ظالم ہو یا مظلوم اگر ظالم ہے تو اس کی مدد
یہ ہے کہ اس کو ظلم سے روکے اور اگر مظلوم ہے تو اس کی مدد
کرے اور ظالم کے پنجے سے چھڑا دے۔

٦٥٨٣- جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے
جہاد میں تو ایک مہاجر نے ایک انصار کی سرین پر مارا (ہاتھ سے یا
تکوار سے) انصاری نے آواز دی اے انصار دوڑو اور مہاجر نے
آواز دی اے مہاجرین دوڑو رسول اللہ نے فرمایا یہ تو جاہل کا سا
پکارنا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک مہاجر نے ایک
انصاری کی سرین پر مارا آپ نے فرمایا چھوڑو اس بات کو یہ گندی
بات ہے یہ خبر عبد اللہ بن ابی کو پہنچی (جو منافق تھا) وہ بولا
مہاجرین نے ایسا کیا قسم خدا کی اگر ہم مدینہ کو لوٹیں گے تو ہم میں کا
عزت والا شخص ذلیل شخص کو وہاں سے نکال دے گا (معاذ اللہ اس
منافق نے اپنے تئیں عزت والا قرار دیا اور جناب رسول اللہ کو

ذیل کہا) حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ مجھے اس منافق کی گردن مارنے دیجئے آپ نے فرمایا جانے دے اسے عمر لوگ یہ نہ کہیں عہد اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں (گو وہ مردود اسی قابل تھا پر آپ نے مصلحت سے اس کو سزا نہ دی)۔

۶۵۸۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا مجھ کو قصاص دلوایئے۔

باب: مومنوں کا آپس میں اتحاد اور ایک دوسرے کا مددگار ہونا

۶۵۸۵- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن مومن کے لیے ایسا ہے جیسے عمارت میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کو تھامے رہتی ہے اسی طرح ہر ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے۔

۶۵۸۶- نعمان بن بشیر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومنوں کی مثال ان کی دوستی اور اتحاد اور شفقت میں ایسی ہے جیسے ایک بدن کی (یعنی سب مومن مل کر ایک قالب کی طرح ہیں) بدن میں سے جب کوئی عضو درد کرتا ہے تو سارا بدن اس میں شریک ہو جاتا ہے نیند نہیں آتی بخار آجاتا ہے (اسی طرح ایک مومن پر آفت آئے خصوصاً وہ آفت جو کافروں کی طرف سے پہنچے تو سب مومنوں کو بے چین ہونا چاہیے اور اس کا علاج کرنا چاہیے)۔

الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَّهُ الْأَعْرَضُ مِنْهَا الْأَذَلُّ قَالَ قَالَ عُمَرُ دَعْنِي أَضْرِبُ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ ((دَعْنِي لَا يَتَخَذُ النَّاسُ أُنْ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ)) .

۶۵۸۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَخَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ الْقَوْدَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((دَعْنِي فَإِنَّهَا مُتَبَنَةٌ)) قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي رِوَايَتِهِ عُمَرُو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا .

بَابُ تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِينَ وَتَعَاظِفِهِمْ وَتَعَاضُدِهِمْ .

۶۵۸۵- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبَيْتَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُمَا بَعْضًا .

۶۵۸۶- عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادُّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاظِفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا أَهْتَكَى مِنْهُ غَضْرُؤٌ تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَى)) .

(۶۵۸۵) ہر ایک مومن کو لازم ہے کہ دوسرے مومن کا مددگار رہے گو وہ مومن کتنا ہی دور ہو اور دوسرے ملک میں رہتا ہو مگر جہاں تک ہو سکے اس کی مدد کرنی چاہیے خصوصاً اس حالت میں جب کافراں کو ستاویں تو ایک مومن کے لیے تمام دنیا کے مومنوں کو لڑنا چاہیے۔

۶۵۸۷- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
بَنَحْوِهِ.

۶۵۸۸- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((الْمُؤْمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنْ اشْتَكَى
رَأْسَهُ تَدَاخَى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالْحُمَى وَالسَّهْمِ)).

۶۵۸۹- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((الْمُسْلِمُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنْ اشْتَكَى
عَيْنَهُ اشْتَكَى كُلَّهُ وَإِنْ اشْتَكَى رَأْسَهُ اشْتَكَى
كُلَّهُ)).

۶۵۹۰- عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

باب: گالی دینے کی ممانعت

۶۵۹۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا کہ دو شخص جب گالی گلوچ کریں تو دونوں کا گناہ
اسی پر ہوگا جو ابتدا کرے گا جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔

باب: عفو اور عاجزی کی فضیلت

۶۵۹۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ دینے سے کوئی مال نہیں گھٹتا
اور جو بندہ معاف کر دیتا ہے اللہ اس کی عزت بڑھاتا ہے اور جو بندہ
اللہ تعالیٰ کے لیے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرتا
ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ السَّبَابِ

۶۵۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الْمُسْتَبَانِ مَا قَالَ
فَعَلَى الْبَادِي مَا لَمْ يَغْتَدِ الْمَظْلُومُ)).

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْعَفْوِ وَالتَّوَاضُّعِ

۶۵۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا
نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللَّهُ عَبْدًا
بِعَفْوِ إِيَّاهُ عِزًّا وَمَا تَوَاضَعُ أَحَدٌ لِلَّهِ إِلَّا وَفَعَهُ
اللَّهُ)).

(۶۵۹۱) ☆ دونوں کا گناہ اسی سر ہوگا جو ابتدا کرے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے یعنی ابتداء کرنے والے کو اس سے زیادہ سخت نہ سناوے اگر
اتفاقاً جواب دیوے تو جائز ہے بعض قرآنی ولعن انتصر بعد ظلمه فاولئك ما عليهم من سبيل اور والذين اذا اصابهم البغي هم
ينتصرون لیکن افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور معاف کر دیوے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اور مسلمانوں کو تاحق گالی دینا حرام ہے اور جس کو گالی دی
جائے وہ اتنا ہی جواب دے سکتا ہے بشرطیکہ کذب یا تفریب یا اس کے بزرگوں کو گالی نہ ہو تو مہربان بھی ہے کہ ظالم یا حقیق یا بخوار کیے اور جب جواب
دے دیا تو اس کا حق جاتا رہا اور ابتدا کرنے والے پر ابتداء کا گناہ رہا اور بعضوں کے نزدیک اس کا بھی گناہ جاتا رہا۔ (تووی)

بَابُ تَحْرِيمِ الْغَيْبَةِ

باب: غیبت حرام ہے

۶۵۹۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((أَتَذَرُونَ مَا الْغَيْبَةُ)) قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ((ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ)) قِيلَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِي أَحْيٍ مَا أَقُولُ قَالَ ((إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ فَقَدْ بَهْتَهُ))

۶۵۹۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے لوگوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا ذکر کرے اس طرح پر کہ (اگر وہ سامنے ہو) اس کو ناگوار ہو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر ہمارے بھائی میں وہ عیب موجود ہو آپ نے فرمایا جب ہی تو غیبت ہوئی نہیں تو بہتان اور افترا ہے۔

بَابُ مَنْ سَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا الْخ

باب: اللہ نے جس کی دنیا میں پردہ پوشی کی آخرت میں بھی کرے گا

۶۵۹۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَسْتُرُ اللَّهُ عَلَى عَبْدٍ فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۶۵۹۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی شخص دنیا میں کسی بندہ کا عیب چھپا دے گا اللہ تعالیٰ اس کا عیب چھپا دے گا۔

۶۵۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَسْتُرُ عَبْدًا فِي الدُّنْيَا إِلَّا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۶۵۹۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

(۶۵۹۳) نووی نے کہا غیبت غرض شرعی سے درست ہے اور وہ چھ سبب سے ہوتی ہے ایک تو ظلم تو مظلوم کو ظالم کی غیبت کرنا بادشاہ یا قاضی کے سامنے درست ہے یعنی یہ بیان کرنا کہ فلاں نے مجھ پر یہ ظلم کیا دوسرے کسی گناہ اور خلاف شرع کام کو مینے کے لیے دوسرے سے فریاد کرنا اور جس کو قدرت ہے اس سے کہنا کہ فلاں شخص ایسا کام کرتا ہے اس کو باز رکھو اس سے۔ تیسرے فتویٰ لینے کے لیے اگرچہ بہتر یہ ہے کہ نام نہ لے کر یا فرضی نام بیان کرے پر نام بیان کرنا بھی درست ہے کیونکہ ہندہ نے اپنے خاوند ابو سفیان کا نام لے کر رسول اللہ سے مسئلہ پوچھا تھا کہ وہ بخیل ہے چوتھے مسلمانوں کو بچانے کے لیے شر سے جیسے حدیث کے راویوں اور گواہوں کی جرح اور مصنفین کی اور یہ جائز ہے بالاجماع بلکہ واجب ہے حفظ شریعت کے لیے اسی طرح نکاح کے مشورے میں عیب بیان کرنا یا کوئی شخص کوئی چیز عیب دار مول لے رہا ہے یا چور غلام یا زانی غلام خرید رہا ہو تو مشتری کی خیر خواہی کے لئے نہ کہ دوسرے کی ایذا و فساد کی نیت سے اس کا عیب بیان کر دینا اور اسی میں داخل ہے کسی عہدہ دار اور صاحب حکومت کا عیب بیان کرنا حاکم اعلیٰ کے سامنے تاکہ دھوکہ نہ کھاوے پانچویں یہ کہ وہ شخص علانیہ فسق کرتا ہو جیسے علانیہ شراب پیتا ہو یا بدعت کرتا ہو لوگوں سے جرمانہ لیتا ہو ظلم کرتا ہو تو جو بات علانیہ کرتا ہو اس کو بیان کر دینا نہ کہ اور باتوں کو چھپے یہ کہ وہ مشہور ہو گیا ہو کسی لقب سے مثلاً اعمش اعرج ازرق قصیر اعمی اقطع وغیرہ سے تو بغرض تعریف اس کا لقب بیان کرنا درست ہے نہ کہ بغرض توہین اور جو اور طرح سے تعریف کرے تو بہتر ہے۔ (نووی)

بَابُ مُدَارَاةِ مَنْ يُتَقَى

فُحْشَةٌ

باب: جس کی برائی کا ڈر ہو اس کی ظاہر میں
خاطر داری کرنا

۶۵۹۶- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ایک شخص نے اجازت مانگی رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی آپ نے فرمایا اجازت دو اس کو برا شخص ہے اپنے کنبہ میں جب وہ اندر آیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے باتیں کیں نرمی سے حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ نے تو اس کو ایسا فرمایا تھا پھر اس سے باتیں کیں نرمی سے آپ نے فرمایا اے عائشہؓ برا شخص اللہ کے نزدیک قیامت میں وہ ہوگا جس کو لوگ رخصت کریں یا چھوڑ دیں اس کی بدگمانی کی وجہ سے۔

۶۵۹۷- ترجمہ دعویٰ جو اوپر گزر

۶۵۹۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((ائذِنُوا لَهُ فَلَيْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بِنْتِ رَجُلِ الْعَشِيرَةِ)) فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ أَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُلْتَ لَهُ الَّذِي قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ ((يَا عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ وَدَعَهُ أَوْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِيهِ))

۶۵۹۷- عَنْ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ مَعْنَاهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((بِنْتِ أَخِي الْقَوْمِ وَابْنِ الْعَشِيرَةِ))

باب: نرمی کی فضیلت

۶۵۹۸- جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نرمی سے محروم ہے وہ بھلائی سے محروم ہے۔

۶۵۹۹- ترجمہ دعویٰ جو اوپر گزر

بَابُ فَضْلِ الرَّفْقِ

۶۵۹۸- عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُحْرِمَ الرَّفْقَ يُحْرِمَ الْخَيْرَ.

۶۵۹۹- عَنْ جَرِيرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ يُحْرِمَ الرَّفْقَ يُحْرِمَ الْخَيْرَ))

۶۶۰۰- ترجمہ دعویٰ ہے جو اوپر گزر

۶۶۰۰- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ حَرَمَ الرَّفْقَ حَرَمَ الْخَيْرَ أَوْ مَنْ يُحْرِمُ الرَّفْقَ يُحْرِمُ الْخَيْرَ))

(۶۵۹۶) ہم نے نووی نے کہا یہ شخص عینیہ بن حسن تھا اس وقت تک مسلمان نہ ہوا تھا اگرچہ اسلام کا دعویٰ کرتا تھا آپ نے اس کا حال بیان کر دیا تاکہ اور مسلمانوں کو دھوکا نہ ہو اور ایسا ہی ہوا کہ یہ شخص آپ کے بعد مرتد ہو گیا اور قید ہو کر حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاس آیا اور آپ نے اس سے نرمی کی تالیف قلب کے لئے اس سے یہ نکلا کہ جس کی برائی سے ڈر ہو تو ظاہر میں اس کی مدارت مع نہیں اور فاسق معطن کی نصیحت درست ہے اور حدیث میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے اس کی تعریف کی صرف نرمی کی جو مقتضائے مصلحت تھی۔ (نووی)

۶۶۰۱- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عائشہ رضی اللہ عنہا اللہ نرمی (خوش خلقی) پسند کرتا ہے اور خود بھی نرم ہے اور دیتا ہے نرمی پر جو نہیں دیتا سختی پر اور نہ کسی چیز پر۔

۶۶۰۲- ام المؤمنین جناب عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب کسی میں نرمی ہو تو اس کی زینت ہو جاتی ہے اور جب نرمی نکل جاوے تو عیب ہو جاتا ہے۔

۶۶۰۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایک اونٹ پر چڑھیں وہ منہ زور تھا اس کو پھرانے لگیں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تجھ کو نرمی کرنی چاہیے۔

باب: جانوروں اور ان کے علاوہ کو لعنت نہ کرنے کا بیان
۶۶۰۴- عمران بن حصینؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے اور ایک انصاری عورت ایک اونٹنی پر سوار تھی وہ تڑپی عورت نے اس پر لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے سنا اور فرمایا اس اونٹنی پر جو کچھ ہے وہ اتار لو اور اس کو چھوڑ دو کیونکہ وہ ملعون ہے عمران نے کہا میں اس اونٹنی کو گواس وقت دیکھ رہا ہوں وہ پھرتی تھی لوگوں میں کوئی اس سے تعرض نہ کرتا۔

۶۶۰۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ عمران نے کہا میں اس اونٹنی کو دیکھ رہا ہوں وہ خالی رنگ کی اونٹنی تھی آپ نے فرمایا جو کچھ اس پر ہے اتار لو اور اس کو ننگا کر دو کیونکہ وہ ملعون ہے۔

۶۶۰۶- ابو ہریرہ سلمیؓ سے روایت ہے کہ ایک بار ایک چھوکری اونٹنی پر سوار تھی اس پر لوگوں کا اسباب بھی تھا یکا یک اس نے

۶۶۰۱- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ رَفِيقٌ يُحِبُّ الرَّفْقَ وَيُعْطِي عَلَى الرَّفْقِ مَا لَا يُعْطِي عَلَى الْعُنْفِ وَمَا لَا يُعْطِي عَلَى مَا سِوَاهُ)) .

۶۶۰۲- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الرَّفْقَ لَا يَكُونُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ وَلَا يَنْزَعُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ)) .

۶۶۰۳- عَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ شَرِيحِ بْنِ هَانِيٍّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ رَكِبَتْ عَائِشَةُ بَعِيرًا فَكَانَتْ فِيهِ صُعُوبَةٌ فَجَعَلَتْ تُرَدِّدُهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَلَيْكَ بِالرَّفْقِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بَيْنَهُ .

بَابُ النَّهْيِ عَنِ لَعْنِ الدَّوَابِّ وَغَيْرِهَا
۶۶۰۴- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ وَامْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَدَعُّوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ)) قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَرَاهَا الْآنَ تَمْشِي فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا أَحَدٌ .

۶۶۰۵- عَنْ أَبِي يُونُسَ بِإِسْنَادٍ إِسْمَاعِيلَ نَحْوَ حَدِيثِهِ إِلَّا أَنَّ فِي حَدِيثِ حَمَادٍ قَالَ عِمْرَانُ فَكَأَنِّي أَنْظَرُ إِلَيْهَا نَاقَةً وَرِقَاءً وَفِي حَدِيثِ الثَّقَفِيِّ فَقَالَ ((خُذُوا مَا عَلَيْهَا وَأَعْرُوهَا فَإِنَّهَا مَلْعُونَةٌ)) .

۶۶۰۶- عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ بَيْنَمَا جَارِيَةٌ عَلَى نَاقَةٍ عَلَيْهَا بَعْضُ مَتَاعِ الْقَوْمِ إِذْ

(۶۶۰۱) نرمی ترجمہ ہے رفیق کا اور رفیق اس حدیث میں اللہ تعالیٰ پر وارد ہے اور جو نام حدیث یا قرآن میں اللہ پر وارد ہے اس کا اطلاق درست ہے اور اپنے دل سے کسی نام کا اطلاق درست نہیں یہی صحیح ہے۔

رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اور راستہ میں پہاڑ کی رلو تک تھی وہ چھو کر یوںی حل (یہ آواز ہے اونٹ کے ہانکنے کی) یا اللہ لعنت کر اس پر جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جس پر لعنت ہے۔

۶۶۰۷- ترجمہ وہی ہے جو گزر اس میں یہ ہے کہ قسم خدا کی ہمارے ساتھ وہ اونٹنی نہ رہے جس پر لعنت ہے اللہ کی طرف سے۔

۶۶۰۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدیق کو لعنت کرنے والا نہ ہونا چاہیے۔

۶۶۰۹- ترجمہ وہی جو گزرے

۶۶۱۰- زید بن اسلم سے روایت ہے عبد الملک بن مروان نے ام الدرداء کے پاس گھر کی آرائش کا سامان اپنے پاس سے بھیجا ایک رات کو عبد الملک اٹھا اور اس نے اپنے خادم کو بلایا خادم نے آنے میں دیر کی عبد الملک نے اس پر لعنت کی جب صبح ہوئی تو ام الدرداء نے عبد الملک سے کہا کہ میں نے سنارات کو تو نے اپنے خادم پر بلائے وقت لعنت کی اور میں نے سنا ابو الدرداء سے وہ کہتے تھے

بَصُرْتُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَضَائِقُ بِهِمُ الْحَبْلُ فَقَالَتْ حَلَّ اللَّهُمَّ الْعَنْهَا قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تُصَاحِبُنَا نَاقَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ)) .

۶۶۰۷- عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ الْمُغْتَبِرِ ((لَا أَيْمُ اللَّهُ لَا تُصَاحِبُنَا رَاحِلَةٌ عَلَيْهَا لَعْنَةٌ مِنْ اللَّهِ)) أَبُو كَمَّالٍ قَالَ .

۶۶۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَنْبَغِي لِصَدِيقِي أَنْ يَكُونَ لَعْنًا)) .

۶۶۰۹- عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ .

۶۶۱۰- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ أَنَّ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ مَرْوَانَ بَعَثَ إِلَيَّ أُمَّ الدَّرْدَاءِ بِأَنْعَادٍ مِنْ عِنْدِهِ فَلَمَّا أَنْ كَانَ فَاتَ لَيْلَةً قَامَ عَبْدُ الْمَلِكِ مِنَ اللَّيْلِ فَدَعَا عَادِمَةَ فَكَانَتْ أَبْطَأَ عَلَيْهِ فَلَعَنَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَتْ لَهُ أُمُّ الدَّرْدَاءِ سَمِعْتِكِ اللَّيْلَةَ لَعْنَتَ عَادِمَتِكَ حِينَ دَعَوْتَهُ فَقَالَتْ سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ

(۶۶۰۷) ☆ یہ آپ نے فرمایا زجر کے واسطے تاکہ لوگ لعنت کرنے کی عادت چھوڑ دیں معلوم ہوا کہ جانور پر بھی لعنت کرنا درست نہیں۔ (تحفۃ الاخیار)

(۶۶۰۸) ☆ ابو بکرؓ نے ایک بار اپنے غلام پر لعنت کی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی صدیق اس ولی کامل کو کہتے ہیں جس کے دل میں ایسا نور ہو کہ بے طلب دلیل اور بدوں معجزہ دیکھے ایمان لادے جیسے مشہور ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے کچھ حضرت سے معجزہ نہ پایا اور نہ کچھ دلیل تلاش کی صرف اپنے دل کے نور سے حضرت کو پیغمبر جان کو ایمان لانے بعد پیغمبری کے رتبہ کے ولایت کے درجوں میں صدیقی کے برابر کوئی نہیں۔ (تحفۃ الاخیار)

(۶۶۱۰) ☆ جو لوگ لعنت کرتے ہیں وہ قیامت کے دن کسی کی شفاعت نہ کریں گے نہ گواہ ہو گئے اس واسطے کہ لعنت کے معنی دور کرنا اللہ کی رحمت سے اور یہ بد عا سوشین کے اخلاق سے بعید ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے جانی دوست ہیں پھر جس نے اپنے بھائی مسلمان پر لعنت کی تو گویا انتہائی دشمنی کی اس سے اور اسی واسطے صحیح حدیث میں ہے کہ مومن پر لعنت کرنا گویا اس کو قتل کرنا ہے پس ایسا شخص جو مومنوں سے ایسی عداوت رکھے قیامت کے دن ان کا شفیق اور شہید کیونکر ہو سکتا ہے۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو لوگ لعنت کرتے ہیں وہ قیامت کے دن کسی کی شفاعت نہ کریں گے نہ گولہ ہوں گے۔

۶۶۱۱- ترجمہ وہی جو گزرے

۶۶۱۲- ترجمہ وہی جو گزرا ہے۔

۶۶۱۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ بدو عاصیجے مشرکوں پر آپ نے فرمایا میں اس لیے نہیں بھیجا گیا کہ لعنت کروں لوگوں پر بلکہ میں بھیجا گیا رحمت کا سبب بن کر (تو میرے آنے سے خدا کی رحمت لوگوں کو زیادہ ہوگی نہ کہ لعنت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما ارسلناک الا رحمة للعالمین)۔

باب: جس پر آپ نے لعنت کی اور وہ
لعنت کے لائق نہ تھا تو اس پر رحمت
ہوگی

۶۶۱۴- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ دو شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے معلوم نہیں آپ سے کیا باتیں کیں آپ کو غصہ آیا آپ نے ان دونوں پر لعنت کی اور برا کہا ان کو جب وہ باہر نکلے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان دونوں کو کچھ فائدہ نہ ہوگا آپ نے فرمایا کیوں میں نے عرض کیا اس وجہ سے کہ آپ نے ان پر لعنت کی اور ان کو برا کہا۔ آپ نے فرمایا تجھے معلوم نہیں میں نے جو شرط کی ہے اپنے پروردگار سے میں نے عرض کیا ہے اے مالک میرے میں آدمی ہوں تو جس

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَكُونُ
الْمَلْعُونُونَ شَفَعَاءَ وَلَا شُهَدَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) .

۶۶۱۱- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ
بِعَثَلٍ مَعْنَى حَدِيثِ خُفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ .

۶۶۱۲- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ الْمَلْعُونِينَ لَا
يَكُونُونَ شُهَدَاءَ وَلَا شَفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) .

۶۶۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اذْغِ
عَلَى الْمُنْشَرِكِينَ قَالَ ((إِنِّي لَمْ أُبْعَثْ لِقَاتِنَا
وَأِنَّمَا بُعِثْتُ رَحْمَةً)) .

بَاب مَنْ لَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَوْ سَبَّهُ أَوْ دَعَا عَلَيْهِ وَلَيْسَ هُوَ
أَهْلًا لِذَلِكَ كَانَ لَهُ زَكَاةٌ وَأَجْرًا وَرَحْمَةٌ

۶۶۱۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ
دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
رَجُلَانِ فَكَلَّمَاهُ بَشِيءٍ لَأُذْرِي مَا هُوَ فَأَعْضَبَاهُ
فَلَعَنَهُمَا وَسَبَّهُمَا فَلَمَّا عَرَّخَا قُلْتُ يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَنْ أَصَابَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا مَا أَصَابَهُ هَذَانِ
قَالَ وَمَا ذَلِكَ قَالَتْ قُلْتُ لَعَنَهُمَا وَسَبَّهُمَا قَالَ
((أَوْ مَا عَلِمْتُ مَا شَارَطْتُ عَلَيْهِ رَبِّي قُلْتُ
اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُسْلِمِينَ لَعَنْتَهُ أَوْ

(۶۶۱۳) ☆ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خواص اور لوازم بشری ہیں وہ آپ میں بھی موجود تھے جیسے غصہ وغیرہ پر آپ غصہ میں سوا حق کے اور کچھ نہ فرماتے اور یہ آپ کی کمال شفقت ہے اپنی امت پر کہ لعنت کو بھی ان کے حق میں برکت کر دیا۔

سَبَّتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا))

مسلمان پر میں لعنت کروں یا اس کو برا کہوں اس کو پاک کر اور ثواب دے۔

۶۶۱۵- ترجمہ وہی ہے جو گزر اس میں یہ ہے کہ انھوں نے تہائی کی آپ کے ساتھ آپ نے ان کو برا کہا اور ان پر لعنت کی اور ان کو نکال دیا۔

۶۶۱۵- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَ قَالَ فِي حَدِيثِ عَيْسَى فَخَلَّوْا بِهِ فَسَبَّهُمَا وَلَعْنَهُمَا وَأَخْرَجَهُمَا.

۶۶۱۶- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ میں آدمی ہوں تو جس مسلمان کو میں برا کہوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اس کو پاک کر دے اور اس پر رحمت کر۔

۶۶۱۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ سَبَّتُهُ أَوْ لَعْنْتُهُ أَوْ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً)).

۶۶۱۷- جابر رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

۶۶۱۷- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّ فِيهِ ((زَكَاةً وَأَجْرًا)).

۶۶۱۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۶۱۸- وَ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَجَعَلَ وَرَحْمَةً فِي حَدِيثِ جَابِرٍ.

۶۶۱۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ میں تجھ سے عہد لیتا ہوں جس کا تو خلاف نہ کرے گا میں آدمی ہوں تو جس مومن کو ایذا دوں، گالی دوں یا لعنت کروں یا ماروں تو اس کے لیے رحمت کر اور پاکی اور نزدیکی اپنے ساتھ قیامت کے دن۔

۶۶۱۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّ الْمُؤْمِنِينَ آذَيْتُهُ شَتَمْتُهُ لَعْنْتُهُ جَلَدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَزَكَاةً وَقُرْبَةً تَقْرُبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

۶۶۲۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۶۲۰- عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ((أَوْ جَلَدْتُهُ)) قَالَ أَبُو الزِّنَادِ وَهِيَ لَعْنَةُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَإِنَّمَا هِيَ ((جَلَدْتُهُ)).

۶۶۲۱- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۶۲۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

۶۶۲۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۶۲۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ

(۶۶۱۶) ☆ یہ مسلمان سے خاص ہے مگر کافر اور منافق کا یہ حکم نہیں ہے ان کے لیے آپ کی لعنت رحمت نہیں ہے اور لعنت یا گالی مسلمان پر بسبب ظاہر حال کے ہے کیونکہ دل کا حال اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے یا عادتاً ہے جیسے کہتے ہیں "تربت بيمينك يا حلقى" یا "لا كبروت منك" یا "يا لا اشيع الله بطنه" جیسا معاویہ کی حدیث میں ہے کیونکہ ان کلمات سے ہتھیابا بدعا منظور نہیں ہوتی۔ (نودی مختصراً)

اللَّهُ ﷻ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنَّمَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ يَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ وَإِنِّي قَدْ اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخَلِّفَنِيهِ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ آذَيْتَهُ أَوْ سَبَّيْتَهُ أَوْ جَلَدْتَهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ كَفَّارَةً وَقُرْبَةً تَقْرِبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) .

۶۶۲۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷻ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ فَأَيُّمَا عَبْدٍ مُؤْمِنٍ سَبَّيْتَهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) .

۶۶۲۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷻ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخَلِّفَنِيهِ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَّيْتَهُ أَوْ جَلَدْتَهُ فَاجْعَلْ ذَلِكَ كَفَّارَةً لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) .

۶۶۲۵- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷻ يَقُولُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَيُّ عَبْدٍ مِنْ الْمُسْلِمِينَ سَبَّيْتَهُ أَوْ شَتَمْتَهُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ لَهُ زَكَاةً وَأَجْرًا .

۶۶۲۶- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهِذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ .

۶۶۲۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَتْ عِنْدَ أُمِّ سَلِيمٍ يَتِيمَةٌ وَهِيَ أُمُّ أَنَسٍ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷻ النَّيِّمَةَ فَقَالَ أَنْتِ هِيَ لَقَدْ كَبُرَتْ لَنَا كِبَرُ سِنِّكَ فَرَجَعْتَ النَّيِّمَةَ إِلَى أُمِّ سَلِيمٍ تَبْكِي فَقَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ مَا لَكَ يَا بِنْتَةَ قَالِبِ الْحَارِيَةِ دَعَا عَلِيٌّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷻ أَنْ لَا يَكْبِرَ سِنِّي فَالآنَ لَا يَكْبِرُ سِنِّي أَبَدًا أَوْ قَالَتْ قَرْنِي فَخَرَجَتْ أُمُّ سَلِيمٍ مُسْتَعْجِلَةً تَلُوثُ حِمَارَهَا حَتَّى لَقِيَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷻ

۶۶۲۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے یا اللہ جس مسلمان بندہ کو میں برا کہوں تو اس کو نزدیکی دے اپنی قیامت کے دن۔

۶۶۲۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یا اللہ میں نے تجھ سے عہد لیا ہے تو اس کا خلاف مجھ سے نہ کرے گا جس مومن کو میں برا کہوں یا ماروں تو تو اس کو کفارہ کر دے اس کے گناہوں کا قیامت کے دن۔

۶۶۲۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۶۲۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۶۲۷- حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام سلیم کے پاس ایک یتیم لڑکی تھی جس کو ام انس کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لڑکی کو دیکھا تو فرمایا تو ہے وہ لڑکی تو بڑی ہو گئی خدا کرے تیری عمر بڑی نہ ہو وہ لڑکی یہ سن کر ام سلیم کے پاس گئی روتی ہوئی ام سلیم نے کہا بیٹی تجھے کیا ہوا وہ بولی مجھ پر دعا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میری عمر بڑی نہ ہو اب میں کبھی بڑی نہ ہو گی یا یوں فرمایا تیری بھولی بڑی نہ ہو یہ سن کر ام سلیم جلدی سے نکلیں اپنی اوڑھنی اوڑھتی ہوئیں

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملیں آپ نے فرمایا کیا ہے ام سلیم وہ بولیں اے نبی اللہ کے آپ نے بددعا کی میری یتیم لڑکی کو۔ آپ نے پوچھا کیا بددعا؟ ام سلیم بولیں وہ کہتی ہے آپ نے فرمایا اس کی یا اس کی بھجولی کی عمر دراز نہ ہو یہ سن کر آپ نے اور فرمایا اے ام سلیم تو نہیں جانتی میں نے شرط کی ہے اپنے پروردگار سے میری شرط یہ ہے کہ میں نے عرض کیا اے پروردگار میں ایک آدمی ہوں خوش ہوتا ہوں جیسے آدمی خوش ہوتا ہے اور غصے ہوتا ہوں جیسے آدمی غصے ہوتا ہے تو جس کسی پر میں بددعا کروں اپنی امت میں سے ایسی بددعا جس کے وہ لائق نہیں تو اس کے لیے پاکی کرنا اور طہارت اور قربت اپنی قیامت کے دن۔

عَلَيْهِ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا لَكَ يَا أُمَّ سَلِيمٍ)) فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَدْعُوْتُ عَلَى يَتِيمَتِي قَالَ وَمَا ذَاكَ يَا أُمَّ سَلِيمٍ قَالَتْ زَعَمْتُ أَنَّكَ دَعَوْتُ أَنْ لَا يَكْبُرَ سِنِّيَّهَا وَلَا يَكْبُرَ قَرْنُهَا قَالَ فَضَجَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ ((يَا أُمَّ سَلِيمٍ أَمَا تَعْلَمِينَ أَنَّ حَرْطِي عَلَى رِئِي أَنِّي اشْتَرَطْتُ عَلَى رِئِي فَقُلْتُ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَرْضَى كَمَا يَرْضَى الْبَشَرُ وَأَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ فَأَيُّمَا أَحَدٍ دَعَوْتُ عَلَيْهِ مِنْ أُمَّتِي بِدَعْوَةٍ لَيْسَ لَهَا بِأَهْلٍ أَنْ يَجْعَلَهَا لَهُ طَهُورًا وَزَكَاةً وَفَرْتَةً يَقْرَبُهُ بِهَا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) وَ قَالَ أَبُو مَعْنٍ يُسَمُّهُ بِالتَّصْعِيرِ فِي الْمَوَاضِعِ الثَّلَاثَةِ مِنَ الْحَدِيثِ.

۶۶۲۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے میں ایک دروازہ کے پیچھے چھپ گیا آپ نے ہاتھ سے مجھے تھپکا (بیار سے) اور فرمایا جا معاویہ کو بلا لا۔ میں گیا پھر لوٹ کر آیا اور میں نے کہا وہ کھانا کھاتے ہیں آپ نے پھر فرمایا جا اور معاویہ کو بلا لا میں پھر لوٹ کر آیا اور کہا وہ کھانا کھاتے ہیں آپ نے فرمایا خدا اس کا پیٹ نہ بھرے۔

۶۶۲۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَوَارَيْتُ حَلْفًا بَابٍ قَالَ فَجَاءَ فَحَطَّابِي حَطَّاءَةً وَقَالَ ((اذْهَبِي وَادْعِي لِي مُعَاوِيَةَ)) قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي اذْهَبِي فَادْعِي لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ ((لَا أَشْتَبِعُ اللَّهُ بَطْنَهُ)) قَالَ ابْنُ الْمُنْثَنِيِّ قُلْتُ لِأُمِّيَّةَ مَا حَطَّابِي قَالَ قَفَّذَنِي قَفْذَةً.

۶۶۲۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ

(۶۶۲۸) یہ آپ نے عادتاً فرمایا جیسے اوپر گزر چکا یا حقیقت میں محبوبت کے لیے کیونکہ انہوں نے آنے میں دیر کی اور چاہیے یہ تھا کہ کھانا چھوڑ کر آتے کیونکہ قرآن مجید میں صاف موجود ہے بِالْبَيْتِ الَّذِي اسْتَجَبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكَ لِمَا يُحِبُّكُمْ وَأَنْتَ مُسْلِمٌ نے یہ خیال کیا کہ معاویہ بددعا کے لائق نہ تھے اسی واسطے یہ حدیث اس باب میں لائے اور بعضوں نے اس کو مناقب معاویہ میں ذکر کیا ہے کیونکہ فی الحقیقت یہ ان کے لیے دعا ہوئی بوجہ آپ کے فرمانے کے کہ میں جس کے لیے بددعا کروں تو اس کو قربت اور اجر کراں کے لیے امام نسائی نے خوارج کے ہاتھ سے اسی حدیث پر لکھا ہے کہ انہوں نے منبر پر کہا کہ معاویہ کی فضیلت میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی سو اس حدیث کے لا اضع اللہ بطنہ۔

الصَّبِيَانِ فَجَاءَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاعْتَبَاتُ مِنْهُ
فَذَكَرَ بِمَثَلِهِ.

باب: دو منہ والے کی مذمت

۶۶۳۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے برا لوگوں میں تم اس کو پاتے ہو جو دو منہ رکھتا ہے ان لوگوں کے پاس ایک منہ لے کر آتا ہے اور ان لوگوں کے پاس دوسرا منہ لے کر جاتا ہے۔

بَابُ ذِمِّ ذِي الْوَجْهَيْنِ وَتَحْرِيمِ فِعْلِهِ

۶۶۳۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزُّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ))

۶۶۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۶۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ شَرَّ النَّاسِ ذُو الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ))

۶۶۳۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۶۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَجِدُونَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ))

باب: جھوٹ حرام ہے لیکن کس جا پر

درست ہے اس کا بیان

۶۶۳۳- حمید بن عبدالرحمن نے اپنی ماں ام کلثوم بنت عقبہ بن ابی معیط سے سنا جو مہاجرات اول میں سے تھیں جنہوں نے بیعت

بَابُ تَحْرِيمِ الْكُذِبِ وَبَيَانِ

مَا يَبَاحُ مِنْهُ

۶۶۳۳- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ أُمَّهُ أُمَّ كَلثُومَ بِنْتَ عَقِبَةَ بِنِ أَبِي مَعِيْطٍ

(۶۶۳۰) اس حدیث کی شرح اوپر گزری مراد وہ شخص ہے جو منافق ہو جہاں جاوے وہیں کی سی بات کہے ہر ایک طرف ملتا ہے شرعاً اور اخلاقاً یہ صفت نہایت مذموم ہے اور انسانیت کا متکفے راست بازی اور دیانت داری ہے یہ صفت اس کے بالکل برخلاف ہے اس زمانہ میں بعض بیوقوف دنیا دار اس صفت کو ہنر اور چالاکی سمجھتے ہیں حالانکہ اگر غور کریں تو سراسر حماقت اور بیوقوفی ہے کس لیے کہ خوشامدی آدمی کا جب حال معلوم ہو جاتا ہے تو وہ ذلیل ہو جاتا ہے اور اس کا اعتبار بالکل نہیں رہتا اور کوئی فریق اس کا بھروسہ نہیں کرتا ہر فریق یہ کہتا ہے کہ وہ تو ہر جانی اور رکابی مذہب ہے اس کا کیا اعتبار ہے۔ آخر وہی شخص صادق آتی ہے دعویٰ کا گدھانہ گھرانہ گھاٹ کا جو اخلاق پیغمبروں اور اگلے حکیموں نے مدتوں غور کر کے بڑے تجربہ کے بعد قائم کئے ہیں وہی عمدہ ہیں اور انہی پر چلنے میں عزت اور بہتری ہے ان دنیا دار بیوقوفوں کی بات پر چنانچہ سراسر نادانی ہے لفظ۔

(۶۶۳۳) حاضی نے کہا ان صورتوں میں بالاقلاق جھوٹ بولنا جائز ہے اور ان کے سوا بھی بعضوں نے مطلقاً مصلحت کے لیے جائز کہا ہے

کی تھی رسول اللہ سے انھوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جھوٹا وہ نہیں ہے جو لوگوں میں صلح کرائے اور بہتر بات کہے یا لگاوے ابن شہاب نے کہا میں نے نہیں سنا کسی جھوٹ میں رخصت دی گئی ہو مگر تین مقاموں میں ایک تو لڑائی میں دوسرے لوگوں میں صلح کرانے کو تیسرے خاندان کو بی بی سے اور بی بی کو خاندان سے۔

وَكَانَتْ مِنْ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولَى اللَّائِي بَايَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرْتُهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ ((لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ وَيَقُولُ خَيْرًا وَيَنْمِي خَيْرًا)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَلَمْ أَسْمَعْ يُرَخَّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ كَذِبٌ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ الْحَرْبُ وَالْإِصْلَاحُ بَيْنَ النَّاسِ وَحَدِيثُ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَحَدِيثُ الْمَرْأَةِ زَوْجَهَا.

۶۶۳۳- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۶۳۴- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ وَقَالَتْ وَلَمْ أَسْمَعْهُ يُرَخَّصُ فِي شَيْءٍ مِمَّا يَقُولُ النَّاسُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ بِمِثْلِ مَا جَعَلَهُ يُؤْنَسُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ شِهَابٍ.

۶۶۳۵- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۶۳۵- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ وَنَمَى خَيْرًا وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

باب: چغلی خوردی حرام ہے

بابُ تَحْرِيمِ النَّمِيمَةِ

۶۶۳۶- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو میں تم کو بتلاتا ہوں کہ بہتان قبیح کیا چیز ہے وہ چغلی ہے جو لوگوں میں عداوت ڈالے اور آپ نے فرمایا کہ آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کہ نزدیک

۶۶۳۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ ﷺ ((أَنْبَأَكُمْ مَا الْغَضَةُ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ وَإِنْ)) مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ

سچ ہے اور یہ کہا ہے کذب مذموم وہ ہے جس سے ضرر ہو اور دلیل ان کی قول ہے حضرت ابراہیم کابل فعلہ کبیر ہم اور انہی سقیم انہا اخنتی اور منادی یوسف کا قول انکم لسارقون اور انھوں نے کہا اس میں کسی کا خلاف نہیں ہے اور اگر کوئی ظالم کسی شخص کو قتل کرنا چاہے اور وہ چھپا ہو ایک شخص کے پاس تو چھپانے والے کو جھوٹ بولنا واجب ہے کہ وہ نہیں جانتا وہ شخص کہاں ہے اور بعض علماء نے کہا ان میں سے ہیں طبری کہ جھوٹ بولنا مطلقاً کسی حال میں درست نہیں اور یہ جھوٹ جو مذکور ہوئے بطریق توریہ ہیں اور تعریفیں نہ کذب صریح اور اصلاح کے لیے جھوٹ یہ ہے کہ ہر فریق کی طرف سے دوسرے فریق کو عمدہ باتیں پہنچاوے اسی طرح لڑائی میں مثلاً یوں کہے تمہارا سردار مر گیا اور مراد سردار سے کوئی اگلے زمانہ کا سردار رکھے اور زوج زوجه کا وہ جھوٹ درست ہے جو ازدیاد محبت کے واسطے کیا جائے نہ کہ مکرو فریب جس سے کسی کی حق تلفی ہو وہ حرام ہے بالا جماع۔ (نووی)

۶۶۳۶) یعنی سچوں اور جھوٹوں کی فہرست میں اس کا نام داخل کیا جاتا ہے یا لوگوں کے دلوں پر اس کا اثر ہوتا ہے۔

سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔

يَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ صِدْقًا وَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَابًا.

باب: جھوٹ بولنا برا ہے اور سچ بولنا اچھا ہے سچائی کی فضیلت جھوٹ کی مذمت

بَابُ قُبْحِ الْكَذِبِ وَحُسْنِ الصِّدْقِ وَفَضْلِهِ

۶۶۳۷- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سچ نیکی کی طرف راہ دکھاتا ہے اور نیکی جنت کو لیا جاتی ہے اور آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک سچا لکھ لیا جاتا ہے اور جھوٹ برائی کی طرف راہ دکھاتا ہے اور برائی جہنم کو لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔

۶۶۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ الصِّدْقُ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يُكْتَبَ صِدْقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَابًا))

۶۶۳۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزر

۶۶۳۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ الصِّدْقُ بَرٌّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا وَإِنَّ الْكَذِبَ فَجُورٌ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ كَذَابًا قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رِوَايَتِهِ)) عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

۶۶۳۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ تم سچ کو لازم جانو اور جھوٹ سے بچو۔

۶۶۳۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ صِدْقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَكْذِبُ أَوْ يَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا))

۶۶۴۰- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِ عَيْسَى ((وَتَحْرَى الصَّدَقَ وَتَحْرَى الْكَذِبَ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مُسْهِرٍ حَتَّى يَكْتَبَهُ اللَّهُ))

۶۶۴۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا، ابن مسہر کی روایت میں ہے کہ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو لکھ لیتا ہے۔

باب: غصے کا بیان

۶۶۴۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا تَعْدُونَ الرَّقُوبَ فِيكُمْ)) قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يُؤَلِّدُ لَهُ قَالَ ((لَيْسَ ذَلِكَ بِالرَّقُوبِ وَلَكِنَّهُ الرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يُقَدِّمْ مِنْ وَتَلِيهِ شَيْئًا)) قَالَ ((فَمَا تَعْدُونَ الصَّرْعَةَ فِيكُمْ)) قَالَ قُلْنَا الَّذِي لَا يَصْرَعُهُ الرَّجَالُ قَالَ ((لَيْسَ بِذَلِكَ وَلَكِنَّهُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ))

۶۶۴۱- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گلوڑاٹھا (بے اولاد) تم کس کو سمجھتے ہو لوگوں نے عرض کیا اس کو جس کے اولاد نہیں ہوتی (یعنی جیتی نہیں) آپ نے فرمایا وہ گلوڑاٹھا نہیں ہے (اس کی اولاد تو آخرت میں اس کی مدد کرنے کو موجود ہے) گلوڑاٹھا حقیقت میں وہ شخص ہے جس نے اپنی اولاد

میں سے اپنے آگے کچھ نہ بھیجا (یعنی جس کے رد برد کوئی اس کا لڑکا نہ مرے) آپ نے فرمایا پھر پہلوان تم اپنے درمیان کس کو شمار کرتے ہو ہم نے کہا پہلوان وہ ہے جس کو مرد نہ پچھاڑ سکیں آپ نے فرمایا وہ کچھ نہیں پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے تئیں

سنجال لے (یعنی زبان سے کوئی بات مصلحت کے خلاف نہ کہے)۔

۶۶۴۲- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِنْ مَعْنَاهُ.

۶۶۴۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۶۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

۶۶۴۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

(۶۶۴۰) نووی نے کہا ہمارے شہر میں جو بخاری مسلم کے نسخے موجود ہیں ان میں یہ حدیث اسی قدر ہے اور ایسا ہی نقل کیا اس کو قاضی اور حیدری نے لیکن ابو مسعود ششقی نے اتنی زیادتی نقل کی ہے کہ جو الروایا روایا الکذب وان الکذب لا یصلح منہ جدو لا ہزل ولا بعد الرجل صبیہ ثم یحلفہ یعنی برے نقل کرنے والے وہ ہیں جو جھوٹ نقل کرتے ہیں اور جھوٹ جائز نہیں کسی طرح دل گئی سے یا بے دل گئی سے اور آدمی اپنے لڑکے سے وعدہ نہ کرے (جھوٹا) پھر اس پر قسم کھاوے۔

(۶۶۴۱) یعنی ہر چند ظاہر میں بے اولاد اور پہلوان اسی کو کہتے ہیں جو تم نے کہا لیکن خدا کے نزدیک حقیقت میں بے اولاد اور پہلوان وہ ہے جو حضرت نے فرمایا اس واسطے کہ اولاد سے یہ غرض ہے کہ مصیبت کے وقت کام آوے تو اگر کسی کا لڑکا مر گیا اور اس نے صبر کیا تو وہ صبر کرنا قیامت میں اس کے کام آوے گا اور اگر چھوٹا لڑکا تھا تو وہ خدا سے اپنے ماں باپ کی شفاعت بھی کرے گا تو بہر صورت اولاد کام آئی اور جس کا لڑکا نہیں مر اس کو یہ فائدہ حاصل نہیں تو گویا بے اولاد ظہر اگرچہ ظاہر میں اولاد ہوئی تو اس کے کس کام کی۔ اسی طرح پہلوان حقیقت میں وہی ہے جو غصے کو اپنے اوپر بیجا غالب نہ ہونے دے اگرچہ ظاہر میں کمزور ہو اس قسم کے پہلوان بہت کم نکلیں گے اور ویسے پہلوان جو ڈیڑھ میر کھانے والے ہیں ہزاروں میں۔

پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی میں غالب آئے پہلوان وہ ہے جو اپنے اوپر اختیار رکھے غصہ کے وقت (یعنی زبان اس کے قابو میں ہے)۔

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ))

۶۶۴۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرد

۶۶۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرْعَةِ)) قَالُوا فَالشَّدِيدُ أَيُّهُ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ))

۶۶۴۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزرد

۶۶۴۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِجَلِيلٍ

۶۶۴۶- سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے دو شخصوں نے گالی گلوچ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک کی آنکھیں لال ہو گئیں اور گلے کی رنگیں پھول گئیں آپ نے فرمایا مجھ کو ایک کلمہ معلوم ہے اگر یہ اس کو کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے وہ کلمہ یہ ہے اَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وہ شخص یہ سن کر بولا کیا آپ سمجھتے ہیں میں دیوانہ ہوں (حقیقت میں دیوانہ تھا جب تو نیک بات نہ سنی۔ نووی نے کہا شاید وہ منافق ہو گا یا جو خوف سخت گنوار ہو گا وہ یہی سمجھتا کہ اَعُوذُ بِاللَّهِ (صرف جنون ہی کا علاج ہے)۔

۶۶۴۶- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَقَلْ أَحَدُهُمَا تَحْمَرُّ عَيْنَاهُ وَتَنْتَفِخُ أُذُنَاهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ أَغْوَدَ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)) فَقَالَ الرَّجُلُ وَهَلْ تَرَى بِي مِنْ جُنُونٍ قَالَ إِنَّ الْعُلَاءَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَى وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّجُلُ

۶۶۴۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص

۶۶۴۷- عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ قَالَ اسْتَبَّ

نے رسول اللہ ﷺ سے یہ سن کر جا کر اس شخص سے بیان کیا (جو غصے ہوا تھا کہ وہ بولا کیا تو مجھ کو جنون سمجھتا ہوں۔

رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَحَقَلْ أَحَدُهُمَا يَعْضَبُ

وَيَحْمَرُّ وَجْهُهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ ((إِنِّي

لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ أَغْوَدَ بِاللَّهِ

مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ)) فَقَامَ إِلَى الرَّجُلِ رَجُلٌ

مِمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ أَتَدْرِي مَا قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ آتِنَا قَالَ ((إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ

قَالَهَا لَذَهَبَ ذَا عَنْهُ أَغْوَدَ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ))

الرَّجِيمِ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَتَجْنُونُ تَرَانِي

۶۶۴۸- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۶۴۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بَابُ خُلُقِ الْإِنْسَانِ خَلْقًا لَا

باب: انسان اس طرح سے پیدا ہوا کہ

يَتَمَالِكُ

اختیار نہیں رکھ سکتا

۶۶۴۹- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَمَّا صَوَّرَ اللَّهُ آدَمَ فِي الْجَنَّةِ تَرَكَهُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَتْرُكَهُ فَجَعَلَ إِبْلِيسُ يُطِيفُ بِهِ يَنْظُرُ مَا هُوَ فَلَمَّا رَأَاهُ أَجْوَفَ عَرَفَ أَنَّهُ خُلِقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالِكُ))

۶۶۴۹- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب پتلا بنا پا خدا نے آدم کا بہشت میں تو اس کو پڑا رہنے دیا جتنی مدت اس کا پڑا رکھنا چاہا تو شیطان نے اس کے گرد گھومنا اور اس کی طرف دیکھنا شروع کیا پھر جب اس کو خالی پیٹ دیکھا تو پہچان لیا کہ یہ اس طرح پیدا کیا گیا ہے جو تھم نہ سکے گا (یعنی شہوت اور غضب میں اپنے تئیں سنبھال نہ سکے گا یا دوسروں سے اپنے تئیں بچانہ سکے گا)۔ (نووی)

۶۶۵۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۶۵۰- عَنْ حَمَّادٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْوَجْهِ

باب: منہ پر مارنے کی ممانعت

۶۶۵۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحْتَسِبِ الْوَجْهَ.

۶۶۵۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچا رہے۔

۶۶۵۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۶۵۲- عَنْ أَبِي الزِّنَادِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((إِذَا ضَرَبَ أَحَدُكُمْ))

۶۶۵۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۶۶۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَتَّقِ الْوَجْهَ))

۶۶۵۴- ترجمہ جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو منہ پر طمانچہ نہ مارے۔

۶۶۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَايُطْمِنِ الْوَجْهَ))

۶۶۵۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

۶۶۵۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

(۶۶۵۱) ☆ اس کے منہ سے بچا رہے یعنی منہ پر نہ مارے اس لئے کہ منہ کی مار سے بعض وقت عقل میں لٹور آجاتا ہے اور کبھی عیب ہو جاتا ہے جو بروقت نمایاں رہتا ہے اسی طرح پھر یا بی یا غلام لوندی کو مارتے وقت منہ پر نہ مارنا چاہیے۔ (نووی)

(۶۶۵۵) ☆ نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اس کا حکم کتاب الایمان میں وضاحت سے بیان ہو چکا ہے اور بعض علماء ایسی حدیث کی تاویل نہیں کرتے اور کہتے ہیں ہم ان پر ایمان لاتے ہیں کہ وہ حق ہیں اور ان کا ظاہری معنی مراد نہیں ہے بلکہ ایسے ہی

وَفِي حَدِيثِ ابْنِ حَارِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَإِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ عَلَى صُورِهِ))۔
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچا رہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اپنی صورت پر بنایا ہے۔

لے معنی مراد ہیں جو لائق ہے خدا کی صفت ہونے کے اور یہ بھی مذہب ہے جمہور سلف کا اور اسی میں احتیاط ہے اور سلامتی ہے اور بعض ان کی تادیل کرتے ہیں جیسی لائق ہے اللہ تعالیٰ کی تنزیہ کے کیونکہ اس کے مثل کوئی شے نہیں ہے مازری نے کہا یہ حدیث ان الفاظ سے ثابت ہے اور بعضوں نے یوں روایت کیا ہے اللہ تعالیٰ نے آدم کو رحمان کی صورت پر بنایا اور یہ لفظ اہل حدیث کے نزدیک ثابت نہیں ہے اور شاید یہ غلطی نقل بالمعنی سے پیدا ہوئی مازری نے کہا میں تھیہ نے اس حدیث میں غلطی کی اور اس کو ظاہر پر چلایا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ کی ایک صورت ہے لیکن اور صورتوں کی طرح نہیں اور یہ قول ظاہر الغصا ہے اس واسطے کہ صورت سے ترکیب لازم آتی ہے اور ہر مرکب حادث ہے اور اللہ عزوجل حادث نہیں ہے تو صورت وار بھی نہیں ہوگا اور یہ قول ان کا مجسمہ کی طرح ہے کہ اللہ تعالیٰ جسم ہے نہ اور اجسام کی طرح انہوں نے دیکھا کہ اہل سنت کہتے ہیں اللہ تعالیٰ شے ہے نہ اور اشیاء کی طرح تو بڑھا دیا اور کہنے لگے وہ جسم ہے نہ اور اجسام کی طرح حالانکہ شے اور جسم میں بڑا فرق ہے شے حادث کو متقاضی نہیں ہے اور جسم و صورت ترکیب کو متقاضی ہیں اور ترکیب سے حادث لازم آتا ہے اور تعجب ہے ابن تھیہ سے کہ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ کی صورت ہے نہ اور صورتوں کی طرح حالانکہ ظاہر حدیث کا انگی رائے پر یہ مضمون ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو اپنی صورت پر بنایا تو دونوں صورتیں ظہیر ہوئیں ایک دوسرے کی پھر یہ کہنا کہ اس کی صورت اور صورتوں کی طرح نہیں تھی ناقض ہے اور ان سے کہا جائے گا کہ صورت ہے نہ اور صورتوں کی طرح اس سے کیا مراد ہے اگر یہ غرض ہے کہ وہ مرکب نہیں ہے تو صورت نہ ہوئی تھی اس صورت میں یہ لفظ ظاہر پر نہ رہا اور تادیل ہو گئی اور اختلاف کیا ہے علماء نے اس کی تادیل میں بعض کہتے ہیں ضمیر صورت میں اس شخص کی طرف پھرتی ہے جس کو مار پڑی تو مطلب صاف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اس شخص کی صورت پر بنایا تھا اور بعضوں نے آدم کی طرف پھیری ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم کو بنایا اس کی صورت پر یعنی آدم کی صورت پر اور یہ تادیل ضعیف ہے اور بعضوں نے کہا ضمیر اللہ تعالیٰ کی طرف پھرتی ہے اور اصناف تشریف اور اختصاص کے لیے جیسے کہتے ہیں تبارک اللہ تعالیٰ کا اور کہہ کو بہت اللہ کہتے ہیں واللہ اعلم بالصواب۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے جیسے اور احادیث صفات اور اس کے ظاہری معنی پر ہمارا ایمان ہے اور ہم تادیل نہیں کرتے سلف کا یہی مذہب ہے اور امام نووی نے جو غاصر معنی کی نفی سلف سے نقل کی اس سے ظاہر شعارف کی نفی منظور ہے جو مخلوقات سے خاص ہے نہ کہ ظاہر معنی لغوی اور نہ یہ نقل غلط ہے اور انتہائی الاستواء میں ہم نے انہ سلف کے بہت قول نقل کئے ہیں جو کہتے ہیں احادیث صفات ظاہر پر محمول ہیں اور مازری کا اعتراض ابن تھیہ پر غلط ہے اس لئے کہ وہ صورت جو پروردگار کی ہے ایسی ہی ہے جیسے پروردگار خود یا اس کا سج یا بھریا ہاتھ یا قدم جیسے ان اشیاء سے ترکیب لازم نہیں آتی ویسے صورت سے بھی لازم نہیں آتی اور جسم کا اطلاق خداوند تعالیٰ پر احادیث میں نہیں آیا پس ہم کیونکر اپنے دل سے اطلاق کریں گے اور ہم جسم کی نفی بھی نہیں کرتے اس لیے کہ جو صفت پروردگار کے لیے نہیں آئی اس کا اثبات اور اس کی نفی دونوں بے دلیل ہیں اور جسم کی نفی اگر اس وجہ سے ہے کہ اس سے حادث یا ترکیب لازم آتی ہے تو اور صفات سے بھی جیسے اترنا چڑھنا بات کرنا آنا جانا ہنسنا سنا دیکھنا ان صفات سے بھی لازم آتی ہے حالانکہ ان صفات کے ثبوت پر اہل سنت کا اجماع ہے اب یہ اعتراض مازری کا کہ جب صورت اللہ تعالیٰ کی لاکا لصور ہوئی تو آدم اس کی صورت پر کیونکر ہو گئے نا سمجھی سے ہے کس لیے کہ یہ تشبیہ صرف اطلاق لفظ میں ہے نہ کہ مراد اور حقیقت میں جیسے کوئی کہے اللہ بھی سنتا ہے آدمی بھی سنتا ہے اللہ کا بھی ہاتھ ہے آدمی کا بھی ہاتھ ہے اور یہ تشبیہ در حقیقت تشبیہ نہیں ہے بلکہ صرف اشتراک لفظ ہے حدیث میں مجاز اس کو کاف تشبیہ سے تعبیر کیا اور نہ یہ حدیث لیس کمثلہ ضمنی لے

۶۶۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ أَعْيَاهُ فَلْيَحْتَسِبِ الْوَجْهَ))

بَابُ الْوَعِيدِ الشَّدِيدِ لِمَنْ عَذَّبَ النَّاسَ بِغَيْرِ حَقٍّ

۶۶۵۷- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَكِيمٍ بْنِ جِرَامٍ قَالَ مَرَّ بِالشَّامِ عَلَى أَنَسٍ وَقَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ وَصَبَّ عَلَى رُءُوسِهِمُ الرِّيتُ فَقَالَ مَا هَذَا قِيلَ يُعَذَّبُونَ فِي الْخِرَاجِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذَّبُونَ فِي الدُّنْيَا))

۶۶۵۸- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ مَرَّ بِالشَّامِ بْنِ حَكِيمٍ بْنِ جِرَامٍ عَلَى أَنَسٍ مِنَ الْأَنْبَاطِ بِالشَّامِ قَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا شَأْنُهُمْ قَالُوا حَبَسُوا فِي الْحِزْبِ فَقَالَ هِشَامٌ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذَّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا.

۶۶۵۹- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ مَرَّ بِالشَّامِ بْنِ حَكِيمٍ بْنِ جِرَامٍ عَلَى أَنَسٍ مِنَ الْأَنْبَاطِ بِالشَّامِ قَدْ أُقِيمُوا فِي الشَّمْسِ فَقَالَ مَا شَأْنُهُمْ قَالُوا حَبَسُوا فِي الْحِزْبِ فَقَالَ هِشَامٌ أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذَّبُونَ النَّاسَ فِي الدُّنْيَا.

۶۶۵۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی سے لڑے تو اس کے منہ سے بچا رہے (یعنی منہ پر نہ مارے)۔

باب: جو شخص لوگوں کو ناحق ستاویں

اس کا عذاب

۶۶۵۷- ہشام بن حکیم بن جزام شام کے ملک میں کچھ لوگوں پر گزرے وہ دھوپ میں کھڑے کئے گئے تھے اور ان کے سروں پر تیل ڈالا گیا تھا انھوں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا سرکاری محصول دینے کے لیے ان کو سزا دی جاتی ہے انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ عذاب کرے گا ان لوگوں کو جو دنیا میں لوگوں کو عذاب کرتے ہیں (یعنی ناحق تو اس میں وہ عذاب داخل نہیں ہے جو حد لیا قصاص یا تہویر انہوں)۔

۶۶۵۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ وہ عجم کے کاشکار تھے اور تیل ڈالنے کا ذکر نہیں ہے۔

۶۶۵۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ان دنوں حاکم وہاں کا عمیر بن سعد تھا جو والی تھا فلسطین کا (فلسطین کہتے ہیں بیت المقدس اور اس کے اطراف کے شہروں کو) ہشام بن حکیم اس کے پاس گئے اور یہ حدیث بیان کی اس نے حکم دیا وہ لوگ چھوڑ دیے گئے۔

۶۶۵۶ کے مخالف ہو جانے کی امام شوکانی نے اس حدیث میں علی صورت کی ضمیر آدم کی طرف پھیری ہے اور ایک قول یہ بھی لکھا ہے کہ صورت سے صفت مراد ہے پر یہ تاویل کچھ نہیں ہے اس لیے کہ ایسی تاویلات سے حدیث کا مضمون خراب ہوتا ہے اور وجہ پر تہ مارنے کی کوئی وجہ نہیں نکلتی سراج الوہاب میں علامہ ابوالطیب نے فرمایا کہ راجح طریقہ سلف یہ ہے یعنی جاری کرنا ان احادیث کا اپنے ظاہری معنوں پر بغیر تاویل اور تعطیل اور تکمیل اور تمثیل کے اور اس میں کوئی قیاحت نہیں ہے۔ واللہ اعلم

۶۶۶۰- ترجمہ دعویٰ ہے اس میں یہ ہے کہ ہشام بن حکیم نے ایک شخص کو دیکھا جو شخص کا حاکم تھا وہ کاشکاروں کو دعوپ میں عذاب دے رہا تھا جزیہ دینے کے لیے۔

۶۶۶۰- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ وَجَدَ رَجُلًا وَمَوْ عَلَى حِمْلٍ يَشْتَسُّ نَاسًا مِنَ الْبَطْنِ فِي أَذْيَاءِ الْحِزْبِ فَقَالَ مَا هَذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّهَ يُعَذِّبُ الَّذِينَ يُعَذِّبُونَ النَّاسَ فِي اللَّيْلِ))

باب : مجمع میں ہتھیار لے جاوے تو اس کی احتیاط رکھے

باب أمر من مرّ بسلاح في مسجد أو سوق أو غيرهما من المواضع الجامعة للناس أن يمسك بيصاليها

۶۶۶۱- جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص تیر لے کر مسجد میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کی پیکانوں کو پکڑ لے۔

۶۶۶۱- عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ بِسِهَامٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَمْسِكْ بِصَالِيهَا))

۶۶۶۲- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ایک شخص مسجد میں تیر لے کر آیا ان کی پیکانیں کھولے ہوئے آپ نے فرمایا ان کی پیکانیں تمام لے تاکہ کسی مسلمان کو چر کہ نہ لگے۔

۶۶۶۲- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَجُلًا مَرَّ بِأَسْهُمٍ فِي الْمَسْجِدِ فَذُ أَبْدَى نَصُولَهَا فَأَمَرَ أَنْ يَأْخُذَ بِنَصُولِهَا كَمَا لَا يَحْدِثُ مُسْلِمًا.

۶۶۶۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک شخص کو تیر بانٹا تھا مسجد میں کہ تیر لے کر جب نکلے تو ان کی پیکان تمام لیا کرے۔

۶۶۶۳- عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا كَانَ يَتَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ فِي الْمَسْجِدِ أَنْ لَا يَمُرَّ بِهَا إِلَّا وَمَوْ آخِذًا بِنَصُولِهَا وَقَالَ ابْنُ رُمَيْحٍ كَانَ يَصَدَّقُ بِالنَّبْلِ.

۶۶۶۴- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں سے مسجد یا بازار میں گزرے اور ہاتھ میں تیر ہوں تو چاہیے کہ ان کے گانے اپنے ہاتھ میں پکڑ لیوے پھر گانے پکڑ لیوے پھر گانے پکڑ لیوے (تین بار فرمایا تاکید کے لیے) ابو موسیٰ نے کہا قسم خدا کی ہم نہیں مرے یہاں تک کہ ہم

۶۶۶۴- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَجْلِسٍ أَوْ سُوقٍ وَبِيَدِهِ نَبْلٌ فَلْيَأْخُذْ بِصَالِيهَا ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِصَالِيهَا)) ثُمَّ لِيَأْخُذْ بِصَالِيهَا قَالَ فَقَالَ أَبُو مُوسَى وَاللَّهِ مَا مَاتَا حَتَّى سَدَّ نَفَاثَتَا

(۶۶۶۱) ان کی پیکانوں کو پکڑ لے تاکہ کسی کو صدمہ نہ پہنچے تو وہی نے کہا جس سے ضرر کا احتمال ہو اس کا یہی حکم ہے ہمارے زمانہ میں ہندوؤں یا تفریقہ جمع میں بھر کر نہ لے جانا چاہیے۔

نے تیر کو لگایا ایک دوسرے کے منہ پر (یعنی آپس میں لڑ۔
اور رسول اللہ کے ارشاد کے خلاف کیا)۔

۶۶۶۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۶۶۵- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ
((إِذَا مَرَّ أَحَدُكُمْ فِي مَسْجِدِنَا أَوْ فِي سُوْقِنَا
وَمَعَهُ نَبَلٌ فَلْيُمْسِكْ عَلَى نَصَالِهَا بِكَفِّهِ أَنْ
يُصِيبَ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْهَا بِشَيْءٍ أَوْ قَالَ
لِيَقْبِضَ عَلَى نَصَالِهَا))

باب: کسی مسلمان کو ہتھیار سے ڈرانے کی ممانعت
۶۶۶۶- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو
کوئی اپنے بھائی کو لوہے سے ڈراوے (یعنی ہتھیار سے) اس پر
فرشتے لعنت کرتے ہیں جب تک اس سے باز نہ آوے اگرچہ وہ اس
کا سگا بھائی ہو (اور اس کا مارنا منظور نہ ہو لیکن صرف ڈرانے میں اتنا
بڑا گناہ ہے۔ معاذ اللہ)

۶۶۶۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

باب النَّهْيِ عَنِ الْإِشَارَةِ بِالسَّلَاحِ إِلَى مُسْلِمٍ
۶۶۶۶- عَنْ هُرَيْرَةَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ
أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَشَارَ
إِلَى أَخِيهِ بِحَدِيدَةٍ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَلْعَنُهُ حَتَّى
يَذْعَهُ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ))

۶۶۶۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا کہ کوئی تم میں سے اپنے بھائی کو نہ دھمکاوے ہتھیار سے
معلوم نہیں شیطان اس کے ہاتھ کو ڈگمگادے (اور ہاتھ چل
جاوے) پھر جہنم کے گڑھے میں جاوے۔

۶۶۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.
۶۶۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ
أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ((لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ
إِلَى أَخِيهِ بِالسَّلَاحِ فَإِنَّهُ لَا يَذْرِي أَحَدَكُمْ لَعْلَ
الشَّيْطَانِ يَنْزِعُ فِي يَدِهِ فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ
النَّارِ))

باب: راہ میں سے موذی چیز ہٹانے کا ثواب
۶۶۶۹- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ایک شخص راہ
میں جا رہا تھا اس نے راہ پر ایک شاخ دیکھی کانٹوں کی تو اس کو سر کا
دیا اللہ تعالیٰ نے اس نیکی کو قبول کیا اور اس کو بخش دیا (نووی نے کہا
مسلمانوں کو ہر ایک طرح کا فائدہ دینے میں یہی ثواب ہے)۔

باب فَضْلِ إِزَالَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ
۶۶۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((بَيْنَمَا
رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ عُصْنَ شَوْكٍ عَلَى
الطَّرِيقِ فَأَخْرَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ))

۶۶۷۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا
ایک شخص نے راہ میں کانٹوں کی ڈالی دیکھی تو کہا قسم خدا کی میں

۶۶۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
((مَرَّ رَجُلٌ بِعُصْنِ شَجَرَةٍ عَلَى ظَهْرِ

اس کو ہٹادوں گا مسلمانوں کے آنے جانے کی راہ سے تاکہ ان کو تکلیف نہ ہو اللہ تعالیٰ نے اس کو جنت میں داخل کیا۔

۶۶۷۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جنت میں ایک شخص کو مزے اڑاتے دیکھا جس نے ایک درخت کو راہ میں سے کاٹ دیا تھا جس سے تکلیف ہوتی تھی لوگوں کو۔

۶۶۷۲- حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک درخت مسلمانوں کو تکلیف دیتا تھا ایک شخص آیا اور وہ درخت کاٹ ڈالا وہ جنت میں گیا۔

۶۶۷۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے میں نے عرض کیا اے نبی اللہ کے مجھ کو کوئی بات ایسی بتلائیے جس سے فائدہ اٹھاؤں آپ نے فرمایا مسلمانوں کی راہ سے کوڑا ہٹا دے۔

۶۶۷۴- ابو ہریرہ سے روایت ہے میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نہیں جانتا شاید آپ کی وفات ہو جائے اور میں آپ کے بعد زندہ رہوں تو کوئی بات ایسی بتلائیے جس سے اللہ تعالیٰ مجھ کو نفع دیوے آپ نے فرمایا ایسا کر ایسا کر راوی بھول گیا اور حکم کیا ایذا دینے والی چیز کو راہ سے ہٹانے کا۔

باب: جو جانور ستا تانہ ہو اس کو تکلیف دینا حرام ہے جیسے بلی کو

۶۶۷۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک عورت کو عذاب ہو ایک بلی کے لیے جس کو اس نے قید کیا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئی پھر وہ عورت جہنم میں گئی۔ اس عورت نے اس بلی کو نہ کھانا دیا نہ پانی قید میں اور نہ چھوڑا کہ زمین کے کیڑوں کو کھاتی۔

۶۶۷۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۶۷۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ اس بلی کو

طَرِيقٍ فَقَالَ وَاللَّهِ لَأُنَحِّينَ هَذَا عَنِ الْمُسْلِمِينَ لَأَيُؤْذِيهِمْ فَأَذْجَلِ الْجَنَّةِ))

۶۶۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَتَقَلَّبُ فِي الْجَنَّةِ فِي شَجَرَةٍ قَطَعَهَا مِنْ ظَهْرِ الطَّرِيقِ كَأَنَّهُ تُوذِي النَّاسَ))

۶۶۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ شَجَرَةً كَأَنَّهُ تُوذِي الْمُسْلِمِينَ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَطَعَهَا فَدَخَلَ الْجَنَّةَ))

۶۶۷۳- عَنْ أَبِي بَرزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا أَنْتَفِعَ بِهِ قَالَ ((اغْرِزِ الْأَذَى عَنِ طَرِيقِ الْمُسْلِمِينَ))

۶۶۷۴- عَنْ بَرزَةَ قَالَ قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَذْرِي لِعَسَى أَنْ تَمُضِيَ وَأَبْتِي بَعْدَكَ فَزَوِّدْنِي شَيْئًا يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَفْعَلْ كَذَا أَفْعَلْ كَذَا أَبُو بَكْرٍ نَسِيَهُ وَأَمْرٌ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ.

باب تحريم تغذیب الهرة ونحوها من الحيوان الذي لا يؤذي

۶۶۷۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((عَذَّبْتُ امْرَأَةً فِي هِرَّةٍ سَجَنَتِهَا حَتَّى مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا الْأَرَا لَهَا هِيَ أَطْعَمَتَهَا وَسَقَتَهَا إِذْ هِيَ حَبَسَتَهَا وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ))

۶۶۷۶- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ جُوَيْرِيَةَ

۶۶۷۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

((عَذِبَتْ امْرَأَةٌ فِي هِرَّةٍ أَوْ تَقْتَهَا فَلَمْ تَطْعَمَهَا وَلَمْ تَسْقِهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ)).

باندھ دیا تھا۔

۶۶۷۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۶۶۷۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۶۷۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

۶۶۷۹- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ

فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک عورت دوزخ میں گئی

((دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ مِنْ جَوَاءِ هِرَّةٍ لَهَا أَوْ هِرَّةٍ

ایک مٹی کے سبب سے جس کو اس نے باندھ دیا تھا پھر نہ اس کو

رَبَطَهَا فَلَا هِيَ أَطْعَمَهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلَتْهَا

کھانا دیا نہ چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے چباتی یہاں تک کہ دہلی ہو

تُرْمَرِمُ مِنَ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ هَذَا)).

کر مر گئی۔

بَابُ تَحْرِيمِ الْكَبِيرِ

باب: غرور کرنا حرام ہے

۶۶۸۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

۶۶۸۰- ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ

عَنْهُ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ﷺ نے فرمایا عزت پروردگار کی ازار ہے اور بزرگی اس کی چادر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الْعِزُّ إِزَارَةٌ وَالْكَبِيرِيَاءُ رِدَاؤُهُ

ہے (یعنی یہ دونوں اسکی صفتیں ہیں) پھر پروردگار فرماتا ہے جو

لَمَنْ يُنَازِعْنِي عُنُقُهُ)).

کوئی یہ دونوں صفتیں اختیار کرے میں اس کو عذاب دوں گا۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ تَقْنِيطِ الْإِنْسَانِ مِنْ

باب: اللہ کی رحمت سے کسی کو ناامید کرنا

رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى

حرام ہے

۶۶۸۱- عَنْ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۶۶۸۱- جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

حَدَّثَ ((أَنْ رَجُلًا قَالَ وَاللَّهِ لَا يَغْفِرُ اللَّهُ

فرمایا ایک شخص بولا قسم اللہ کی اللہ تعالیٰ فلاں کو نہیں بخشے گا اللہ

لِلْفُلَانِ وَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ مَنْ ذَا الَّذِي يَتَأَلَّى

تعالیٰ نے فرمایا کون ہے وہ جو قسم کھاتا ہے کہ میں فلاں کو نہ بخشوں

عَلَيَّ أَنْ لَا أُغْفِرَ لِفُلَانٍ فَمَا نِي قَدْ غَفَرْتُ لِفُلَانٍ

گا میں نے اس کو بخش دیا اور اس کے (جس نے قسم کھائی تھی)

وَأَحْبَبْتُ عَمَلَكَ)) أَوْ كَمَا قَالَ.

اعمال تو کر دیئے۔ (بیچارہ)۔

(۶۶۸۰) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے غرور پر سخت عید نکلی اور یہ ثابت ہوا کہ غرور حرام ہے اور یہ صفت خاص پروردگار کی ہے۔

مراور اوسند کبریاء و منی کہ ملکشن قدیم سست و ذاتش غنی

(۶۶۸۱) ☆ نووی نے کہا اس حدیث سے اللہ سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو بے توبہ کے بھی گناہ معاف ہو سکتے ہیں

اور معتزلہ نے اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے کہ کہاڑ سے اعمال صالحہ جہاں جاتے ہیں اور اہل سنت کا یہ مذہب ہے کہ اعمال صرف کفر سے جہاں

ہوتے ہیں اور اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اس کی نیکیاں برائیوں کے سامنے گر گئیں یا اس نے اور کوئی کام ایسا کیا ہو گا جس سے وہ کافر

ہو گیا ہو گا یہ حکم اگلی امتوں کے لیے تھا تھی

باب: ناتوانوں اور گناہ کی فضیلت

۶۶۸۲- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہت لوگ پریشان بال غبار آلودہ دروازوں پر سے دھکیلے ہوئے ایسے ہیں کہ اگر خدا کے اعتماد پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو خدا ان کی قسم کو سچا کر دیوے۔

باب: یہ کہنا منع ہے کہ لوگ تباہ ہوئے

۶۶۸۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی یہ کہے کہ لوگ ہلاک ہوئے (خجارت سے اپنے تئیں عمدہ جان کر اور جو افسوس یا رنج سے دین کی خرابی پر کہے تو منع نہیں ہے) تو وہ خود سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔

باب: ہمسائے کا حق

۶۶۸۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمیشہ جبرئیل مجھ کو وضاحت کرتے رہے ہمسائے کے ساتھ سلوک کرنے کی یہاں تک کہ میں سمجھا کہ وہ ہمسایہ کو وارث بنا دیں گے۔

۶۶۸۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرل

۶۶۸۷- ابن عمر سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

بابُ فَضْلِ الضُّعَفَاءِ وَالْخَامِلِينَ

۶۶۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((رُبُّ أَشْعَثَ مَنْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبْرَأَهُ))

بابُ النَّهْيِ عَنْ قَوْلِ هَلَكَ النَّاسُ

۶۶۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ أَهْلُكُهُمْ)) قَالَ أَبُو إِسْحَقَ لَأَأْذِي أَهْلِكُهُمْ بِالنَّصْبِ أَوْ أَهْلِكُهُمْ بِالرَّفْعِ.

۶۶۸۴- عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ

بابُ الْوَصِيَّةِ بِالْجَارِ

۶۶۸۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَا زَالَ جِبْرِئِيلُ يُوصِيَنِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ يُورَثُهُ))

۶۶۸۶- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۶۶۸۷- عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ

(۶۶۸۲) یعنی بعض بندگان خدا ظاہر کے تو ایسے ذلیل اور بڑے ہیں کہ کوئی دروازہ چن کر اترے اور باطن کے ایسے صالح ہیں

کہ خدا اہل جلال کو ان کی خاطر درمی حکم دے گا اس حدیث سے یہ ثابت ہے کہ کسی مسلمان پر ظاہر کو حقیر نہ جانے

خاکسدان جہاں را حلال است مگر تو چہ دانی کہ دریں گرو سوائے باشد

مگر یہ بھی نہ چاہیے کہ خلاف شرع حقیروں کو ولی اور لقب حرام کی طرف اعتقاد کرے اس واسطے کہ حضرت نے اس حدیث میں

بعض پریشان موخا مسلمانوں کو مقبول فرمایا اور یہ نکلی فرمایا کہ شراب خوردیہ کجا بیگ چنے ولے ڈالے گا ایسے ہوتے ہیں دوسرا

فائدہ یہ کہ ایمان کے ساتھ خاکساری اور گناہی حق تعالیٰ کو پسند ہے۔ (تفسیر بلاخیار)

(۶۶۸۵) یعنی یہاں تک ہمسائے کے ساتھ احسان کرنے کی تاکید کی کہ میں سمجھا کہ ایک ہمسایہ دوسرے ہمسائے کا وارث ہو جائے گا

اس حدیث میں حق ہمسائگی کی نہایت تاکید ہے۔

اللہ ﷺ ((مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْخَيْرِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُرَدُّهُ)) .

۶۶۸۸- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر جب تو گوشت پکاوے تو شور بہا، رکھ اور خیال رکھ اپنے ہمسایوں کا۔

۶۶۸۸- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَأَكْثِرْ مَاءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ)) .

۶۶۸۹- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے دوست نے مجھ کو وصیت کی کہ جب گوشت پکاوے تو شور بہا، رکھ اور اپنے ہمسایہ کے گھر والوں کو دیکھ ان کو اس میں سے (جانی دوست سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں)۔

۶۶۸۹- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ حَلِيلِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَانِي ((إِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَأَكْثِرْ مَاءَهُ فَمَنْ انْظَرَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنْ جِيرَانِكَ فَأَصْنَهُمْ مِنْهَا بِمَعْرُوفٍ)) .

باب: ملاقات کے وقت کشادہ پیشانی سے ملنا
۶۶۹۰- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا احسان اور نیکی کو کم مت سمجھ (یعنی ثواب سے خالی نہیں) اور بھی ایک احسان ہے کہ اپنے بھائی سے ملے کشادہ پیشانی کے ساتھ

باب اسْتِحْبَابِ طَلَاةِ الْوَجْهِ عِنْدَ اللَّقَاءِ
۶۶۹۰- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهِ طَلِيٍّ)) .

باب: اچھے کام میں سفارش کرنا مستحب ہے
۶۶۹۱- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی حاجت لے کر آتا ہے تو آپ اپنے ساتھیوں سے فرماتے سفارش کرو تم کو ثواب ہو گا اور اللہ تعالیٰ تو اپنے پیغمبر کی زبان پر وہی حکم کرے گا جو چاہتا ہے۔

باب اسْتِحْبَابِ الشَّفَاعَةِ فِيمَا لَيْسَ بِحَرَامٍ
۶۶۹۱- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آتَاهُ طَالِبٌ حَاجَةً أَقْبَلَ عَلَى جُلُوسَتِهِ فَقَالَ ((اشْفَعُوا فَلْتَوْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا أَحَبَّ)) .

باب: نیک صحبت کا حکم
۶۶۹۲- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیک مصاحب اور بد مصاحب کی مثال ایسی ہے جیسے مکا

باب اسْتِحْبَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِينَ
۶۶۹۲- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالْجَلِيسِ

(۶۶۹۱) ☆ یعنی میں تو وہی کروں گا جو حق ہے لیکن تم اپنا ثواب نہ ضائع کرو سفارش کرو تو وہی نے کہا شفاعت یعنی سفارش بادشاہ اور حاکم اور شخص کے پاس درست ہے اگرچہ ظلم روکنے کے لیے یا سزا کو معاف کرنے کے لیے یا کسی کو کچھ دلوانے کے لیے ہو لیکن حد و حد میں سفارش حرام ہے اسی طرح حق کرنے کے لیے۔

(۶۶۹۲) ☆ یعنی عطار کے پاس جو کوئی بیٹھے تو فائدہ سے خالی نہیں اگر عطر نہ خریدے تو خوشبو ہی سہی یہی مثال نیک شخص کی ہے کہ عالم و درویش یا حکیم کی صحبت میں کچھ نہ کچھ فائدہ ضرور ہوتا ہے اور بھنی پھونکنے والا بد شخص کی طرح ہے بد کی صحبت میں نقصان ضرور ہوتا ہے

بیچنے والے اور بھٹی دھونکنے والے کی منگ والایا تو تجھے یونہی دے گا (تختہ کے طور پر سونگھنے کے لیے) یا تو اس سے خریدے گا یا تو اس سے اچھی خوشبو پائے گا اور بھٹی پھونکنے والایا تو تیرے کپڑے جلادے گا یا بری بو تجھ کو سونگھنی پڑے گی۔

باب: بیٹیوں کے پالنے کی فضیلت

۶۶۹۳- ام المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک عورت آئی اس کی دو بیٹیاں اس کے ساتھ تھیں اس نے مجھ سے سوال کیا میرے پاس کچھ نہ تھا ایک کھجور تھی وہی میں نے اس کو دے دی اس نے وہ کھجور لے کر دو ٹکڑے کئے اور ایک ایک ٹکڑا دونوں بیٹیوں کو دیا اور آپ کچھ نہ کھایا پھر انھی اور چلی بعد اس کے رسول اللہ تشریف لائے میں نے اس عورت کا حال آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جو جہلا ہو بیٹیوں میں (یعنی اس کی بیٹیاں ہوں) پھر وہ ان کے ساتھ نیکی کرے (ان کو پالے دین کی تعلیم کرے نیک شخص سے نکاح کرے) تو وہ قیامت کے دن اس کی آڑ ہوں گی جہنم سے۔

۶۶۹۴- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک فقیرنی میرے پاس آئی اپنی دونوں بیٹیوں کو لیے ہوئے میں نے اس کو تین کھجوریں دیں اس نے ہر ایک بیٹی کو ایک ایک کھجور دی اور تیسری کھجور کھانے کے لیے منہ سے لگائی اتنے میں اس کی بیٹیوں نے (وہ کھجور بھی مانگی کھانے کو) اس نے اس کھجور کے جس کو خود کھانا چاہتی تھی دو ٹکڑے کئے مجھے یہ حال دیکھ کر تعجب ہوا میں نے جو اس نے کیا تھا رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس سبب سے اس کے لیے جنت واجب کر دی یا

السَّوَاءُ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكَبِيرِ فَحَامِلِ الْمِسْكِ إِذَا أَنْ يُحْذِيكَ وَإِنَّمَا أَنْ تَبْنَعَ مِنْهُ وَإِنَّمَا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخِ الْكَبِيرِ إِذَا أَنْ يُحْرِقَ بِبَابِكَ وَإِنَّمَا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً))

باب فضل الإحسان إلي البنات

۶۶۹۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْتِنَانِ لَهَا فَسَأَلَتْنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَأَخَذَتْهَا فَسَمَّتْهَا بَيْنَ ابْتِنَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا شَيْئًا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَابْتِنَاهَا فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنِي حَدِيثَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ ابْتُلِيَ مِنَ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ))

۶۶۹۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْنِي مِسْكِينَةٌ تَحْمِلُ ابْتِنَيْنِ لَهَا فَأَعْطَيْتُهَا ثَلَاثَ تَمْرَاتٍ فَأَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ إِلَيَّ فِيهَا تَمْرَةً لِيَأْكُلَهَا فَاسْتَطَعْتُمْتُهَا ابْتِنَاهَا فَشَمَّتْ التَّمْرَةَ الَّتِي كَانَتْ تُرِيدُ أَنْ تَأْكُلَهَا بَيْنَهُمَا فَأَعْجَبَنِي شَأْنُهَا فَذَكَرْتُ الَّذِي صَنَعْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَوْجَبَ لَهَا بِهَا الْجَنَّةَ أَوْ أَعْتَقَهَا بِهَا مِنْ

لہ ہوتا ہے اگر بری نہ سمجھے جب بھی اس کا اثر ضرور ہوتا ہے اور اذیت اور نرا درجہ یہ ہے کہ نیکی اور عبادت کی لذت کم ہو جاتی ہے نووی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ منگ پاک ہے اور اس پر اجماع ہے علاوہ کا لیکن شیخہ سے اس کی نجاست منقول ہے اور ان کا قول باطل ہے حدیث سے اور اجماع سے اور ہمیشہ مسلمان منگ لگاتے ہوئے آئے اور بیچتے ہوئے۔ اجماعاً

النار))

۶۶۹۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آنَا وَهُوَ)) وَضَمَّ أَصَابِعَهُ.

اس کو جہنم سے آزاد کر دیا۔

۶۶۹۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دو لڑکیوں کو پالے ان کے جوان ہونے تک قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح سے آویں گے اور آپ نے اپنی انگلیوں کو ملایا (یعنی میرا اس کا ساتھ ہو گا قیامت کے دن مسلمان کو چاہیے کہ اگر خود اس کی لڑکیاں ہوں تو خیر و نیک و رحیم لڑکیوں کو پالے اور جوان ہونے پر ان کا نکاح کر دیوے تاکہ حضرت کا ساتھ اس کو نصیب ہو۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ يَمُوتُ لَهُ وَلَدٌ فَيُحْتَسِبُهُ

۶۶۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يَمُوتُ لِأَخِيٍّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَالِدِ فَحَمَلَةُ النَّارِ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ))

باب: جس شخص کا بچہ مرے اور وہ صبر کرے

۶۶۹۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس مسلمان کے تین بچے مر جاویں اس کو جہنم کی آگ نہ لگے گی مگر قسم اتارنے کے لیے (یعنی اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو دو روز پر سے نہ گزرے اس وجہ سے اس کا بھی گزر دو روز پر سے ہو گا پر اور کسی طرح عذاب نہ ہو گا۔

۶۶۹۷- عَنِ الرَّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ مَالِكٍ وَبِمَعْنَى حَدِيثِهِ إِلَّا أَنْ فِي حَدِيثِ سُفْيَانَ ((فَيُلْجَأُ النَّارَ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ))

۶۶۹۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۶۹۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی عورتوں سے فرمایا تم میں سے جس کے تین لڑکے مر جاویں اور وہ خدا کی رضامندی کے واسطے صبر کرے تو جنت میں جاوے گی ایک عورت بولی پھر رسول اللہ ﷺ اگر دو بچے مر میں آپ نے فرمایا وہی سکی۔

۶۶۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِيَسْوَةَ مِنَ الْأَنْصَارِ ((لَا يَمُوتُ لِأَخِيٍّ كُنْ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَالِدِ فَحَمَلَةُ إِنَّا دَخَلْنَا الْجَنَّةَ)) فَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ أَوْ اثْنَيْنِ بَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((أَوْ اثْنَيْنِ))

۶۶۹۹- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ساری باتیں آپ کی مردی سنا کرتے ہیں تو ہمارے لیے بھی ایک دن مقرر کیجئے جس دن ہم آپ کے پاس آیا کریں پھر آپ ہم کو وہ باتیں

۶۶۹۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَهَبَ الرِّجَالُ بِحَدِيثِكَ فَاجْعَلْ لَنَا مِنْ نَفْسِكَ يَوْمًا نَأْتِيكَ فِيهِ تَعَلَّمْنَا مِنْكَ عَلَّمْنَاكَ اللَّهُ قَالَ

سکھادیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سکھائیں آپ نے فرمایا اچھا فلاں دن تم جمع ہونا وہ جمع ہوئیں رسول اللہ ان کے پاس تشریف لائے پھر فرمایا تم میں سے جس عورت نے اپنے آگے تین بچے بھیجے (یعنی تین بچے اس کے مرگئے) تو وہ اس کی آڑ ہو جائیں گے جہنم سے ایک عورت بولی اور دو بچے دو بچے دو بچے آپ نے فرمایا اور دو بچے دو بچے دو بچے (یعنی ان کا بھی یہی حکم ہے)۔

۶۷۰۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ وہ تین بچے سیانے نہ ہوئے ہوں۔

۶۷۰۱- ابو حسان سے روایت ہے میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا میرے دو بیٹے مر گئے تو تم مجھ سے حدیث نہیں بیان کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جس سے ہمارا دل خوش ہوا انہوں نے کہا اچھا چھوٹے بچے تو جنت کے کیڑے ہیں (یعنی جنت سے جدا نہ ہوں گے جیسے پالی کا کیڑا پالی سے جدا نہیں ہوتا) وہ اپنے باپوں سے ملیں گے یا ماں باپ سے اور ان کا کیڑا پکڑیں گے یا ہاتھ جیسے میں اس وقت تیرے کیڑے کا کنارہ پکڑے ہوں پھر نہ چھوڑیں گے یہاں تک کہ اللہ ان کو اور ان کے باپوں کو جنت میں داخل کرے گا۔

۶۷۰۲- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۷۰۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت ایک بچہ لے کر آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا اے نبی اللہ کے دعا کیجئے اس کے لیے (عمر دراز ہونے کی) کیونکہ میں تین بچوں کو گاڑ چکی ہوں آپ نے فرمایا تو نے ایک مضبوط آڑ کر لی جہنم سے۔

((اجْتَمِعْنَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا)) فَاحْضَرْنَ فَأْتَاهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَعَلَّمَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَهُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ امْرَأَةٍ تَقْدُمُ بَيْنَ يَدَيْهَا مِنْ وَلَدِهَا ثَلَاثَةً إِلَّا كَانُوا لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ)) فَقَالَتْ امْرَأَةٌ وَأَتَيْنِي وَأَتَيْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَتَيْنِي وَأَتَيْنِي وَأَتَيْنِي.

۶۷۰۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ((ثَلَاثَةٌ لَمْ يَلْغُوا الْحَيْثُ)).

۶۷۰۱- عَنْ أَبِي حَسَّانٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ إِنَّهُ قَدْ مَاتَ لِي ابْنَانِ فَمَا أَنْتَ مُخَذِّبِي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحَدِيثِ تَطْيِبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ قَالَ نَعَمْ ((صِبْغَارُهُمْ دَعَامِصُ الْجَنَّةِ يَتَلْقَى أَحَدُهُمْ أَبَاهُ أَوْ قَالَ أَبَوَيْهِ فَيَأْخُذُ بِرُؤْيِهِ أَوْ قَالَ بِيَدِهِ كَمَا آخُذُ آبَا بَصِيفَةَ فَوَيْكَ هَذَا فَلَا يَتَّاهَى أَوْ قَالَ فَلَا يَنْتَهِي حَتَّى يَدْخُلَهُ اللَّهُ وَأَبَاهُ الْجَنَّةُ)) وَفِي رِوَايَةٍ سَوِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو السَّيْلِبِ.

۶۷۰۲- عَنْ التَّمِيمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فَهَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا تَطْيِبُ بِهِ أَنْفُسَنَا عَنْ مَوْتَانَا قَالَ نَعَمْ.

۶۷۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَنْتِ امْرَأَةُ النَّبِيِّ ﷺ بِصِيبِي لَهَا فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهُ اذْعُ اللَّهُ لَهُ فَلَقَدْ دَخَسْتُ ثَلَاثَةً قَالَ ((دَخَسْتُ ثَلَاثَةً)) قَالَتْ نَعَمْ قَالَ ((لَقَدْ احْتَضَرْتِ بِحِطَّارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ)) قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ جَدِّهِ وَقَالَ الْبَاقُونَ عَنْ طَلْقٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا الْحَيْثُ.

۶۷۰۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے اس بیٹے کے لیے دعا فرمائیے وہ بیمار ہے اور میں ڈرتی ہوں کہیں مر نہ جاوے میں تین بچوں کو گاڑ چکی ہوں آپ نے فرمایا تو نے تو ایک مضبوط روک کر لی جہنم کی۔

باب : جب خداوند کریم کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو آسمان کے فرشتے بھی اس سے محبت کرتے ہیں

۶۷۰۵- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرئیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں محبت کرتا ہوں فلاں بندے سے تو بھی اس سے محبت کر پھر جبرئیل محبت کرتے ہیں اس سے اور آسمان میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے فلاں سے تم بھی محبت کرو اس سے پھر آسمان والے فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں بعد اس کے زمین والوں کے دلوں میں وہ مقبول ہو جاتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ دشمنی رکھتا ہے کسی بندے سے تو جبرئیل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے میں فلاں کا دشمن ہوں تو بھی اس کا دشمن ہو پھر وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں پھر منادی کر دیتے ہیں آسمان والوں میں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے دشمنی رکھتا ہے تم بھی اس سے دشمنی رکھو وہ بھی اس کے دشمن ہو جاتے ہیں بعد اس کے زمین والوں کے دلوں میں اس کی دشمنی جم جاتی ہے (یعنی زمین میں بھی جو اللہ کے نیک بندے یا فرشتے ہیں وہ اس کے دشمن رہتے ہیں سچ ہے۔

از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت۔)

۶۷۰۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا

۶۷۰۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِابْنٍ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ يَشْتَكِي وَإِنِّي أَخَافُ عَلَيْهِ قَدْ دَفَنْتُ ثَلَاثَةَ قَالَ ((لَقَدْ اخْتَضَرْتَ بِحِطَّارٍ شَدِيدٍ مِنَ النَّارِ)) قَالَ زُهَيْرٌ عَنْ طَلْحٍ وَنَمْ يَذْكُرُ الْكُنْيَةَ.

بَاب إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا حَبَّبَهُ

إِلَى عِبَادِهِ

۶۷۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ أَحَبَّ اللَّهُ إِذَا أَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَقَالَ إِنِّي أُحِبُّ فَلَانًا فَأَجِبَّهُ قَالَ فَيَجِبُهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُولُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فَلَانًا فَأَجِبُّوهُ فَيَجِبُهُ أَهْلُ السَّمَاءِ قَالَ ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيلَ فَيَقُولُ إِنِّي أَبْغَضُ فَلَانًا فَأَبْغِضُهُ قَالَ فَيَبْغِضُهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُبْغِضُ فَلَانًا فَأَبْغِضُوهُ قَالَ فَيَبْغِضُونَهُ ثُمَّ تُوضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ))

۶۷۰۶- عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيثَ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ الْبَغْضِ.

۶۷۰۷- ابو صالح سے روایت ہے ہم عرفات میں تھے تو عمر بن عبدالعزیز جو حاجیوں کے سردار تھے نکلے لوگ کھڑے ہو گئے ان کے دیکھنے کو میں نے اپنے باپ سے کہا اے بابا میں سمجھتا ہوں اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے عمر بن عبدالعزیز کو۔ باپ نے پوچھا کیوں؟ میں نے کہا اس واسطے کہ لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پڑ گئی ہے انہوں نے کہا قسم ہے تیرے باپ (کے پیدا کرنے والے) کی میں نے ابو ہریرہ سے سنا ہے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ کی پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

باب: روحوں کے جھنڈ جھنڈ ہیں

۶۷۰۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا روحوں کے جھنڈ جھنڈ ہیں پھر جنہوں نے ان میں سے ایک دوسرے کی پہچان کی تھی وہ دنیا میں بھی دوست ہوتی ہے اور جو وہاں الگ تھیں یہاں بھی الگ رہتی ہیں۔

۶۷۰۹- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں کی بھی مثال ایسی ہے جیسے کانوں کی سونے اور چاندی کی جاہلیت کے زمانے میں جو لوگ بہتر تھے اسلام کے زمانے میں بھی وہی بہتر ہیں (یعنی جو اس وقت میں شریف اور نیک ذات اور خوش خلق تھے یا شجاع اور بہادر تھے وہ اسلام میں بھی ایسے ہیں جب سمجھدار ہوں اور روحوں کے جھنڈ جھنڈ الگ ہیں پھر جن روحوں کو ایک دوسرے سے وہاں پہچان تھی دنیا میں بھی ان میں الفت ہوئی اور جو وہاں غیر تھیں وہ یہاں بھی غیر رہیں۔

باب: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے دوستی رکھے

۶۷۱۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گنوار

۶۷۰۷- عَنْ أَبِي أَبِي صَالِحٍ قَالَ كُنَّا بِعَرَفَاتٍ فَمَرَّ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ عَلَى الْمَوْبِيعِ فَقَامَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا أَبَتِ ابْنِي أَرَى اللَّهَ يُحِبُّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ وَمَا ذَلِكَ قُلْتُ لِمَا لَهُ مِنَ الْحُبِّ فِي قُلُوبِ النَّاسِ فَقَالَ بِأَيْبِكَ أَنْتَ سَمِعْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ حَرِيرٍ عَنْ سُهَيْلٍ.

بَابُ الْأَرْوَاحِ جُنُودٌ مُجْتَنِدَةٌ

۶۷۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجْتَنِدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا ائْتَلَفَ))

۶۷۰۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِحَدِيثِ يَرْفَعُهُ قَالَ ((النَّاسُ مَعَادِنٌ كَمَعَادِنِ الْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ خَيْرُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خَيْرُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَهَمُوا وَالْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجْتَنِدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَافَرَ مِنْهَا ائْتَلَفَ))

بَابُ الْمَرْءِ مَعَ مَنْ أَحَبَّ

۶۷۱۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۶۷۰۸) ☆ پہچان سے یہ غرض ہے کہ ایک صفات کی تھیں یا سعادت اور شقاوت میں موافق تھیں غرض یہ کہ اچھی روحمیں دنیا میں بھی آپس میں دوست ہوتی ہیں اور بری بروں کی۔

۶۷۱۱- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا أَعَدَدْتَ لَهَا)) قَالَ حُبُّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ ((أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ))

۶۷۱۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ مَا أَعَدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرٍ أَحْمَدُ عَلَيْهِ نَفْسِي.

۶۷۱۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ ((وَمَا أَعَدَدْتَ لِلْسَّاعَةِ)) قَالَ حُبُّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ ((فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ)) قَالَ أَنَسٌ فَأَنَا أَحَبُّ اللَّهِ وَرَسُولَهُ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ وَإِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِأَعْمَالِهِمْ.

۶۷۱۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَنَسٍ فَأَنَا أَحَبُّ وَمَا بَعْدَهُ.

۶۷۱۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ يَنْمَأُ أَنَا

۶۷۱۱- ترجمہ وہی ہے جو گزر اس میں یہ ہے کہ اس گنوار نے کہا میں نے تو قیامت کے لیے کوئی بڑا سامان نہیں کیا ہے جس پر اپنی تعریف کروں۔

۶۷۱۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہے آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا تیار کیا ہے وہ بولا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کو آپ نے فرمایا تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے انس نے کہا ہم اسلام کے بعد کسی چیز سے اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا اس حدیث کے سننے سے ہوئے انس نے کہا میں تو محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور ابو بکر اور عمرؓ سے اور مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میں ان کے ساتھ ہوں گا گو میں نے ان کے سے اعمال نہیں کئے۔

۶۷۱۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۷۱۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور

۶۷۱۱- ترجمہ وہی ہے جو گزر اس میں یہ ہے کہ اس گنوار نے کہا میں نے تو قیامت کے لیے کوئی بڑا سامان نہیں کیا ہے جس پر اپنی تعریف کروں۔

۶۷۱۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہے آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا تیار کیا ہے وہ بولا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کو آپ نے فرمایا تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے انس نے کہا ہم اسلام کے بعد کسی چیز سے اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا اس حدیث کے سننے سے ہوئے انس نے کہا میں تو محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور ابو بکر اور عمرؓ سے اور مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میں ان کے ساتھ ہوں گا گو میں نے ان کے سے اعمال نہیں کئے۔

۶۷۱۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۷۱۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور

۶۷۱۳- ترجمہ وہی ہے جو گزر اس میں یہ ہے کہ اس گنوار نے کہا میں نے تو قیامت کے لیے کوئی بڑا سامان نہیں کیا ہے جس پر اپنی تعریف کروں۔

۶۷۱۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہے آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا تیار کیا ہے وہ بولا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کو آپ نے فرمایا تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے انس نے کہا ہم اسلام کے بعد کسی چیز سے اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا اس حدیث کے سننے سے ہوئے انس نے کہا میں تو محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور ابو بکر اور عمرؓ سے اور مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میں ان کے ساتھ ہوں گا گو میں نے ان کے سے اعمال نہیں کئے۔

۶۷۱۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور

۶۷۱۳- ترجمہ وہی ہے جو گزر اس میں یہ ہے کہ اس گنوار نے کہا میں نے تو قیامت کے لیے کوئی بڑا سامان نہیں کیا ہے جس پر اپنی تعریف کروں۔

۶۷۱۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہے آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا تیار کیا ہے وہ بولا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کو آپ نے فرمایا تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے انس نے کہا ہم اسلام کے بعد کسی چیز سے اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا اس حدیث کے سننے سے ہوئے انس نے کہا میں تو محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور ابو بکر اور عمرؓ سے اور مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میں ان کے ساتھ ہوں گا گو میں نے ان کے سے اعمال نہیں کئے۔

۶۷۱۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور

۶۷۱۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۷۱۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ قیامت کب ہے آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لیے کیا تیار کیا ہے وہ بولا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت کو آپ نے فرمایا تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے انس نے کہا ہم اسلام کے بعد کسی چیز سے اتنا خوش نہیں ہوئے جتنا اس حدیث کے سننے سے ہوئے انس نے کہا میں تو محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور ابو بکر اور عمرؓ سے اور مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میں ان کے ساتھ ہوں گا گو میں نے ان کے سے اعمال نہیں کئے۔

۶۷۱۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور

(۶۷۱۴) ☆ نووی نے کہا اللہ اور اس کے رسول کی محبت کی فضیلت یہ ہے کہ ان دونوں کے حکم پر چلے اور جس سے منع کیا ہے اس سے باز رہے اور شرع پر قائم رہے اور محبت میں صالحین کی یہ ضروری نہیں کہ ان کے برابر اعمال کرے ورنہ وہ تو ان کے مثل ہو جائے گا۔ بیعت

احب الصالحین ولست منهم لعل الله يرزقون صلاحاً

رسول اللہ ﷺ دونوں مسجد سے نکل رہے تھے اتنے میں ایک شخص ہم کو ملا مسجد کے ساکنان کے پاس اور بولا یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا تو نے کیا سامان تیار کیا ہے قیامت کے لیے یہ سن کر وہ شخص دب گیا پھر بولا یا رسول اللہ میں نے تو کچھ بہت نماز اور روزہ اور صدقہ تیار نہیں کیا البتہ میں محبت رکھتا ہوں اللہ سے اور اس کے رسول سے آپ نے فرمایا تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے۔

۶۷۱۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۷۱۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۷۱۸- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ کے پاس ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں جو محبت رکھے ایک قوم سے اور اس قوم کے سے عمل نہ کرے آپ نے فرمایا آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے۔

۶۷۱۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۷۲۰- ابو موسیٰ سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

باب: نیک آدمی کی تعریف دنیا میں اس کو خوشی ہے

۶۷۲۱- ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ سے کہا گیا آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں جو اچھے اعمال کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں آپ نے فرمایا یہ بالفعل خوشخبری ہے مومن کو (یعنی آخرت میں جو ثواب اور اجر ہے وہ تو الگ ہے یہ دنیا ہی میں خوشی ہے اس کے لیے کہ لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں)۔

۶۷۲۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَارِجِينَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَقِينَا رَجُلًا عِنْدَ سُنْمِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا أَغْدَدْتُ لَهَا)) قَالَ فَكَأَنَّ الرَّجُلَ اسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَغْدَدْتُ لَهَا كَبِيرَ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ قَالَ ((فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أُحِبُّ))۔

۶۷۱۶- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِخَبْرِهِ۔

۶۷۱۷- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ۔

۶۷۱۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحَبُّ قَوْمًا وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الصَّوْرَةُ مَعَ مَنْ أُحِبُّ))۔

۶۷۱۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

۶۷۲۰- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ۔

بَابُ النَّيِّ عَلَى الصَّالِحِ لَا تَضُرُّهُ

۶۷۲۱- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ۔

۶۷۲۲- عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْحَوَنِيِّ بِإِسْنَادِ حَمَّادِ

بْنِ زَيْدٍ بِمِثْلِ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّهُ فِي حَدِيثِهِمْ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ كَمَا قَالَ حَمَّادٌ۔

کِتَابُ الْقَدْرِ

تقدیر کے مسائل

۶۷۲۳- عبد اللہ سے روایت ہے حدیث بیان کی ہم سے رسول اللہ ﷺ نے اور آپ سچے ہیں سچے ہوئے بے شک تم میں سے ہر ایک آدمی کا نطفہ اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن جمع رہتا ہے پھر چالیس دن میں لہو کی پھٹکی ہو جاتا ہے پھر چالیس دن میں گوشت کی بوٹی بن جاتا ہے پھر خدا تعالیٰ اس کی طرف فرشتے کو بھیجتا ہے وہ اس میں روح پھونکتا ہے اور چار باتوں کا اس کو حکم ہوتا ہے کہ اس کی روزی لکھتا ہے (یعنی محتاج ہو گا یا مالدار) اور اس کی عمر لکھتا ہے (کہ کتنا جئے گا) اور اس کے عمل لکھتا ہے (کہ کیا کیا کرے گا) اور یہ لکھتا ہے کہ نیک بخت (بہشتی) ہو گا یا بد بخت (دوزخی) ہو گا سو میں قسم کھاتا ہوں اس کی کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ بے شک تم لوگوں میں سے کوئی بہشتیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ اس میں اور بہشت میں ہاتھ بھر کا فرق رہ جاتا ہے (یعنی بہت قریب ہو جاتا ہے) پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہو جاتا ہے سو وہ دوزخیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر دوزخ میں جاتا ہے اور مقرر کوئی آدمی عمر بھر دوزخیوں کے کام کیا کرتا ہے یہاں تک کہ دوزخ میں اور اس میں سوائے ایک ہاتھ بھر کے کچھ فرق نہیں رہتا ہے پھر تقدیر کا لکھا اس پر غالب ہوتا ہے سو بہشتیوں کے کام کرنے لگتا ہے پھر بہشت میں جاتا ہے۔

۶۷۲۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ ((إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ عِلْقَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يَكُونُ فِي ذَلِكَ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ يُرْسَلُ الْمَلَكُ فَيَنْفُخُ فِيهِ الرُّوحَ وَيُؤَمَّرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ يَكْتُبُ رِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَعَمَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّىٰ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّىٰ مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا إِلَّا ذِرَاعٌ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا))

☆ (۶۷۲۳) اس حدیث میں انسان کی ابتداء انتہاء اور تقدیر کا بیان ہے عوام لوگ اس کا مطلب خصوصاً تقدیر کا مجید نہیں سمجھ سکتے اس کے سمجھنے کو بہت علم اور صاف ذہن چاہیے لیکن اتنا جاننا چاہیے کہ جب خاتمے پر مدار ٹھہرا تو کوئی اپنی عبادت اور بندگی پر گھمنڈ نہ کرے اس واسطے کہ خاتمے کا حال کیا معلوم ہے کہ کیا ہو گا اور کسی گنہگار کو یعنی دوزخی نہ جاننا چاہیے شاید کہ مرتے وقت اس کا خاتمہ بخیر ہو بعض نادان کہتے ہیں کہ جب خاتمے پر بات رہی تو جوانی میں عیش کرنی چاہیے ضعیفی میں توبہ کر لیں گے سو یہ شیطان نے ان کو دھوکا دیا ہے اس واسطے کہ لہو

۶۷۲۳- ترجمہ وہی جو گزر

۶۷۲۴- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ فِي حَدِيثٍ وَكَيْفَ ((إِنَّ خَلْقَ أَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً)) وَقَالَ فِي حَدِيثٍ مُعَادٍ عَنْ شُعْبَةَ ((أَرْبَعِينَ لَيْلَةً أَرْبَعِينَ يَوْمًا)) وَأَمَّا فِي حَدِيثِ حَرِيرٍ وَعَيْسَى ((أَرْبَعِينَ يَوْمًا)) .

۶۷۲۵- حذیفہ بن اسید سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرشتہ نطفے کے پاس جاتا ہے جب وہ بچہ دانی میں جم جاتا ہے چالیس یا پچھتالیس دن کے بعد اور کہتا ہے اے رب اس کو بد بخت لکھوں یا نیک بخت پھر جو پروردگار کہتا ہے ویسا ہی لکھتا ہے پھر کہتا ہے مرد لکھوں یا عورت پھر جو پروردگار فرماتا ہے ویسا لکھتا ہے اور اس کا عمل اور عمر اور روزی لکھتا ہے پھر کتاب لپیٹ دی جاتی ہے نہ اس سے کوئی چیز بڑھتی ہے نہ گھٹتی۔

۶۷۲۵- عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ اسِيدٍ يَبْلُغُ بِوَالنَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَدْخُلُ الْمَلَكُ عَلَى النُّطْفَةِ بَعْدَ مَا تَسْتَقِرُّ فِي الرَّحِمِ بِأَرْبَعِينَ أَوْ خَمْسَةَ وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَيَكْتَبَانِ فَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ أَذْكَرٌ أَوْ أَتَنِي فَيَكْتَبَانِ وَتُكْتَبُ عَمَلُهُ وَأَثَرُهُ وَأَجَلُهُ وَرِزْقُهُ ثُمَّ تُطَوَّى الصُّحُفُ فَلَا يُزَادُ فِيهَا وَلَا يُنْقَصُ)) .

۶۷۲۶- عبد اللہ بن مسعود کہتے تھے بد بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے پیٹ سے بد بخت ہے اور نیک بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت پاوے عامر بن داہلہ عبد اللہ بن مسعود سے یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی کے پاس آئے جن کو حذیفہ بن اسید غفاری کہتے تھے اور ان سے یہ حدیث بیان کی کہا بغیر عمل کے آدمی کیسے بد بخت ہوگا حذیفہ بولے تو اس سے تعجب کرتا ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے جب نطفے پر بیالیس راتیں گزر جاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اس کے پاس وہ اس کی صورت بناتا ہے اور اس کے کان آکھ اور کھال اور گوشت اور ہڈی بناتا ہے پھر عرض کرتا ہے اے پروردگار یہ مرد ہو یا عورت پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر عرض

۶۷۲۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ الشَّقِيُّ مَنْ شَقِيَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ وَالسَّعِيدُ مَنْ وَعِظَ بِغَيْرِهِ فَأَنَّى رَحِمًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُعَالُ لَهُ حَذِيفَةُ بْنُ اسِيدٍ الْغِفَارِيُّ فَحَدَّثَنِي بِذَلِكَ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ وَكَيْفَ يَشْتَمِي رَجُلٌ بِغَيْرِ عَمَلٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ أَتَمَحَبُّ مِنْ ذَلِكَ فَأَنَّى سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا مَرَّ بِالنُّطْفَةِ بِنْتَانِ وَأَرْبَعُونَ لَيْلَةً بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهَا مَلَكًا فَصَوَّرَهَا وَخَلَقَ سَمْعَهَا وَبَصَرَهَا وَجَلَدَهَا وَلَحْمَهَا وَعِظَامَهَا ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ أَذْكَرٌ أَمْ أَتَنِي فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ)) .

ظہر ضعیفی تک جینے کا کہاں سے یقین ہو شاید جوانی میں موت آ جاوے بلکہ ہر دم موت سر پر کھڑی ہے عاقل آدمی اگر غور کرے تو اس کو کسی وقت خدا سے غافل ہونا لازم نہیں اس واسطے کہ ”ہمیں نفس نفس واپسیں بود“ الہی اپنے کرم سے ہم کو نفس اور شیطان کے جال سے نکال اور ہمارا خاتمہ بخیر کر آمین۔ (تختہ الاخبار)

کرتا ہے اے پروردگار اس کی عمر کیا ہے پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم کرتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر عرض کرتا ہے اے پروردگار اس کی روزی کیا ہے پھر جو پروردگار چاہتا ہے وہ حکم کر دیتا ہے اور فرشتہ لکھ لیتا ہے پھر وہ فرشتہ اپنے ہاتھ میں یہ کتاب باہر لے کر نکلتا ہے اور اس سے کوئی نہ بدھتا ہے نہ گھٹتا ہے۔

۶۷۲۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۷۲۸- ابوسریحہ حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اپنے ان دونوں کالوں سے آپ فرماتے تھے نطفہ ماں کے پیٹ میں چالیس راتوں تک یوں ہی رہتا ہے پھر فرشتہ اس پر اترتا ہے یعنی وہ فرشتہ جو اس کو پتلا بناتا ہے وہ کہتا ہے اے پروردگار یہ مرد ہو گا یا عورت پھر اللہ تعالیٰ اس کو مرد کرتا ہے اے پروردگار یہ پورا ہو یا ناقص پھر اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرتا ہے یا ناقص پھر کہتا ہے اے پروردگار اس کی روزی کیا ہے اس کی عمر کیا ہے اس کے اخلاق کیسے ہیں پھر اللہ تعالیٰ اس کو بد بخت کرتا ہے یا نیک بخت۔

۶۷۲۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ ایک فرشتہ جو مٹکل ہے رحم پر جب اللہ تعالیٰ کچھ پیدا کرنا چاہتا ہے چالیس پر کئی راتوں کے بعد پھر بیان کیا وہی جو گزرا۔

۶۷۳۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ کو مقرر کیا ہے وہ کہتا ہے اے رب ابھی نطفہ ہے اے رب اب لبو کی پھکی ہے اے رب اب گوشت کی بوٹی ہے پھر جب اللہ تعالیٰ کچھ پیدا کرنا چاہتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے یہ مرد ہے یا عورت نیک ہے یا بد اس

وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبُّ أَجَلُهُ فَيَقُولُ رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبُّ رِزْقُهُ فَيَقْضِي رَبُّكَ مَا شَاءَ وَيَكْتُبُ الْمَلَكُ ثُمَّ يَخْرُجُ الْمَلَكُ بِالصَّحِيفَةِ فِي يَدِهِ فَلَا يَزِيدُ عَلَى مَا أَمَرَ وَلَا يَنْقُصُ)).

۶۷۲۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ وَسَأَلَنِي

الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ.

۶۷۲۸- عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ حَذِيفَةَ بْنِ أَسِيدِ

الْغِفَارِيِّ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْذَنِي

مَا تَيْنِ يَقُولُ ((إِنْ النُّطْفَةَ نَفَعَ فِي الرَّحِمِ

أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ يَتَصَوَّرُ عَلَيْهَا الْمَلَكُ)) قَالَ

زُهَيْرٌ حَسِبْتُهُ قَالَ الَّذِي يَخْلُقُهَا فَيَقُولُ يَا رَبُّ

أَذْكَرٌ أَوْ أُنْثَىٰ فَيَجْعَلُهُ اللَّهُ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَىٰ ثُمَّ

يَقُولُ يَا رَبُّ أَسْوِيٌّ أَوْ غَيْرُ سَوِيٍّ فَيَجْعَلُهُ اللَّهُ

سَوِيًّا أَوْ غَيْرَ سَوِيٍّ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبُّ مَا رِزْقُهُ مَا

أَجَلُهُ مَا خَلْقُهُ ثُمَّ يَجْعَلُهُ اللَّهُ شَقِيًّا أَوْ سَعِيدًا.

۶۷۲۹- عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ أَسِيدِ الْغِفَارِيِّ

صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((أَنْ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِالرَّحِمِ إِذَا

أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَ شَيْئًا يَأْذِنُ اللَّهُ لِبُضْعِ

وَأَرْبَعِينَ لَيْلَةً)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

۶۷۳۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَرَفَعَ الْحَدِيثَ أَنَّهُ قَالَ ((إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدَّ

وَكَّلَ بِالرَّحِمِ مَلَكًا لَيَقُولُ أَيُّ رَبِّ نُطْفَةٍ أَيُّ

رَبِّ عِلْقَةٍ أَيُّ رَبِّ مُضْغَةٍ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ

يَقْضِيَ خَلْقًا قَالَ قَالَ الْمَلَكُ أَيُّ رَبِّ ذَكَرٌ أَوْ

أَتَى شَقِيًّا أَوْ سَعِيدًا فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الْأَجَلَ
فَيَكْتُبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمَّهِ))

۶۷۳۱- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي
جَنَازَةٍ فِي بَيْعِ الْعَرَقِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَسَ فَجَعَلَ
يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ
مَا مِنْ نَفْسٍ مَنفُوسَةٍ إِلَّا وَقَدْ كَتَبَ اللَّهُ
مَكَانَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالْأُوقَالِ وَقَدْ كَتَبَتْ شَقِيَّةٌ
أَوْ سَعِيدَةٌ)) قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا
نَمُكِّثُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدْعُ الْعَمَلَ فَقَالَ ((مَنْ
كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلٍ
أَهْلِ السَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ
فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلٍ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَكَانَ اِغْتَمَلُوا
فَكُلٌّ مَيْسَرٌ وَأَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيَسْرُونَ لِعَمَلٍ
أَهْلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيَسْرُونَ
لِعَمَلٍ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ)) ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أُعْطِيَ

کی روزی کیا ہے اس کی عمر کیا ہے پھر جو حکم ہوتا ہے ویسا ہی لکھ لیا
جاتا ہے اپنی ماں کے پیٹ میں۔

۶۷۳۱- حضرت علیؑ سے روایت ہے ہم بیع میں تھے (بیع مدینہ
منورہ کا قبرستان ہے) ایک جنازہ کے ساتھ اتنے میں رسول اللہ
تشریف لائے آپ بیٹھے ہم آپ کے گرد بیٹھے آپ کے پاس ایک
چھڑی تھی آپ سر جھکا کر بیٹھے اور چھڑی سے زمین پر لیکریں
کرنے لگے پھر آپ نے فرمایا تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کوئی
جان ایسی نہیں ہے جس کا اللہ نے ٹھکانہ لکھ دیا ہو جنت میں یا
دوزخ میں اور یہ نہ لکھ دیا ہو کہ وہ نیک بخت ہے یا بد بخت ہے ایک
فحص بولایا رسول اللہ پھر ہم اپنے لکھے پر کیوں بھروسہ کریں اور
عمل کو چھوڑ دیں (یعنی تقدیر کے روبرو عمل کرنا بے فائدہ ہے جو
قسمت میں ہے وہ ضرور ہوگا) آپ نے فرمایا جو نیک بختوں میں
سے وہ نیکوں کا کام شتابی کرے گا اور جو بد بختوں میں سے وہ بدوں
کا کام جلدی کرے گا اور فرمایا عمل کرو ہر ایک کو آسانی دی گئی ہے
لیکن نیکوں کو آسان کیا جائے گا نیکوں کے اعمال کرنا اور بدوں کو
آسان کیا جائے گا بدوں کے اعمال کرنا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی

☆ (۶۷۳۱) صحابہ یہ سمجھتے تھے کہ تقدیر کے روبرو عمل بے فائدہ چیز ہے حضرت نے فرمایا تم غلط سمجھے ہو عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہیں
اس واسطے کہ خدا نے عالم میں چیزوں کو پیدا کیا اور ہر ایک کو دوسرے سے رہا دیا اور موافق اپنی حکمت کے بعض چیز کو بعض چیز کا سبب ٹھہرایا
ییسے آنکھ سبب ہے بینائی کا اور کان سبب ہے شنوائی کا اور زہر سبب ہے موت کا اسی طرح نیک عمل سبب ہے بہشت کا اور بد عمل سبب ہے دوزخ
کا تو معلوم ہوا کہ عمل کرنا تقدیر کے مخالف نہیں اسی طرح رزق مقدر ہے اور کسب کرنا اس کا سبب ہے اور کوئی اس کو مخالف تقدیر کے نہیں
جانتا۔ غرض کہ ان احادیث کی رو سے اہل سنت کا عقیدہ ثابت ہوتا ہے کہ تقدیر حق ہے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس میں بحث اور گفتگو
کرنہ حرام ہے کہ آدمی کی ضعیف عقل تقدیر کا بعید سمجھ نہیں سکتی اکثر بہک جاتی ہے۔ کسی نے حضرت علیؑ کو اللہ دجہ سے پوچھا تقدیر کے
بارے میں آپ نے فرمایا کہ اندھیری رات میں سمندر میں مت گھس یعنی تقدیر کا بعید دریافت کرنا آدمی کا مقدر نہیں اس حدیث سے یہ بھی
نکلا کہ تقدیر کے بھروسے پر کوشش اور محنت کا چھوڑ دینا دین اسلام کے برخلاف ہے کیونکہ آپ نے صحابہ کو کوشش اور عمل کرنے کا حکم فرمایا
دین اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اسباب کے حاصل کرنے میں جہاں تک ممکن ہو اور جائز ہو کوشش کرے اور باوجود اس کوشش کے اپنی تدبیر پر
غور نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر بھروسہ رکھے ہر اتویہ اعتقاد ہے کہ دین اسلام کی تعلیم میں خوشی ہی خوشی ہے دیکھو اسی مسئلہ قدر میں مخالف
فروق کو جب وہ ناکام ہوتے ہیں کتنا ملال ہوتا ہے اور اپنے اسباب کے خراب ہو جانے پر کیا رنج کرتے ہیں پر مومنوں کو کچھ رنج نہیں وہ

سو جس نے خیرات کی اور ڈر اور بہتر دین (یعنی اسلام کو سچا جانا) سو اس پر ہم آسان کر دیں گے نیکی کرنا اور جو بخیل ہو اور بے پرواہ بنا اور نیک دین کو اس نے جھوٹا جانا تو اس پر ہم آسان کر دیں گے کفر کی سخت راہ۔

۶۷۳۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

وَأَتَقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنِيَرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنِيَرُهُ لِلْعُسْرَى.

۶۷۳۲- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ وَقَالَ فَأَخَذَ عُوْدًا وَكَمْ يَقُلُ مِيْخَصْرَةً وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۷۳۳- حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دین بیٹھے تھے آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس سے زمین پر لکیریں کر رہے تھے آپ نے اپنا سر اٹھایا پھر فرمایا تم میں سے کوئی جان اسکا نہیں ہے جس کا ٹھکانا معلوم نہ ہو گیا ہو (یعنی اللہ تعالیٰ کے علم میں) کہ جنت میں ہے یا

۶۷۳۳- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ جَالِسًا وَفِي يَدِهِ عُوْدٌ يَنْكُتُ بِهِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ نَفْسٍ إِلَّا وَقَدْ عَلِمَ مَنَزِلَهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلِمَ نَعْمَلُ أَفَلَا تَنْكِلُ قَالَ

تو جانتے ہیں کہ صرف کوشش سے کامیابی نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر بھی ضروری ہے اور جو لوگ تقدیر کو نہیں مانتے ہم ان سے یوں بحث کرتے ہیں بھلا اگر تقدیر نہ ہو تو ہر سبب پر مسبب ہو جانا چاہیے حالانکہ کسی سبب کا دنیا میں یہ حال نہیں کہ ہمیشہ مسبب اس کے بعد ہو کر سے زہر کھاتے ہیں پر نہیں مرتے ہیضہ ہوتا ہے پر نہیں مرتے لظن ہوتا ہے پر ہیضہ نہیں ہوتا پانی خراب ہوتا ہے پر وبا نہیں ہوتی پانی اور ہوا دونوں اچھے ہوتے ہیں پر ہیضہ ہو جاتا ہے کوئی دوا کسی اثر کا ہمیشہ سبب نہیں مثلاً کوئین سے ہمیشہ بخار نہیں جاتا کانور سے ہمیشہ دہا کو فائدہ نہیں ہوتا بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ جو سبب عوام کی نظر میں بہت یقینی ہیں وہ بھی ہمیشہ مسبب کو مستلزم نہیں مثلاً انکار سے ہمیشہ نہیں جلاتے جیسے ایک قسم کا روغن لگا لیتے ہیں یا بھنگی لکڑی جلائیں تو نہیں جلاتے۔ وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہاں ایک مانع موجود ہے ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ سو اس مانع کے اور بھی بینکلروں مولغ نکلنے آتے ہیں پھر اکیلی نار جلانے کی سبب کیونکر ٹھہری اور مولغ اس قدر غیر محصور ہیں کہ ان کا مضبوط کرنا اسی طرح تسلسل اسباب پر علم کا محیط ہونا شواہد ہے اور جو صرف سبب سے کام چلے تو چاہیے کہ کوئی مسبب بالفعل موجود نہ ہو اس لیے کہ اس کا ہونا موقوف ہے اس کے سبب کے ہونے پر پھر اس کا ہونا اس کے سبب کے ہونے پر پس ایک ذرا سی بات کا ہونا موقوف ہے اسباب اور امور غیر متناہیہ کے ہونے پر اور امور غیر متناہیہ زمان غیر متناہی میں کیونکر پائے جاسکتے ہیں اب اگر زمانہ نزل میں غیر متناہی ہے تو ہر ایک مسبب واجب بالظہر ہے اور اس کا سبب بھی واجب بالظہر ہو گا کیونکہ وہ مسبب ہے دوسرے سبب کا اور اسباب غیر متناہی ہیں اس لیے کہ زمانہ غیر متناہی فرض کیا ہے پس واجب بالظہر پایا گیا بدوں واجب بالذات کے اور یہ محال ہے کہ ما بالظہر یا ما بالعرض بدوں ما بالذات کے پایا جاوے اور جب ما بالذات کو مانا تو تسلسل اسباب جاتا رہا اور مسبب میں ما بالذات کی تاثیر سے کوئی مانع نہ رہا اور سارے اسباب کی تاثیر اسی ما بالذات کی مرضی کے تابع رہے اور یہی عین ایمان ہے۔

جہنم میں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم عمل کیوں کریں
بھروسہ نہ کریں آپ نے فرمایا نہیں عمل کرو ہر ایک کو آسان کیا
گیا ہے وہ جس کے لیے پیدا کیا گیا ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی
فاما من اعطى واتقى۔ (جس کا ترجمہ ہو پرنہ کو رہا)

۶۷۳۳- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۶۷۳۵- جاڑ سے روایت ہے سراقہ بن مالک بن عیشم رسول اللہ
ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا دین بیان کیجئے گویا
ہم اب پیدا ہوئے ہم جو عمل کرتے ہیں تو اس مقصد کے لیے
کرتے ہیں جس کو لکھ کر قلم سوکھ گئی اور تقدیر جاری ہو گئی یا اس
مقصد کے لیے جو آگے ہونے والا (اور پہلے سے اس کی نسبت کچھ
قرار نہیں پایا) آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس مقصد کے لیے عمل
کرو جس کو لکھ کر قلم سوکھ گئی اور تقدیر جاری ہو چکی سراقہ نے کہا
پھر عمل سے کیا فائدہ ہے زہیر نے کہا ابو الزبیر نے کچھ بات کہی
جس کو میں نہیں سمجھ سکا میں نے پوچھا (لوگوں سے کیا کہا)
انہوں نے کہا عمل کرو ہر ایک شخص کے لیے آسان کیا گیا۔

۶۷۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ہر ایک کام
کرنے والے کے لیے اس کا کام آسان کیا گیا ہے۔

۶۷۳۷- عمران بن حصین سے روایت ہے لوگوں نے عرض کیا یا
رسول اللہ جنت والوں کا اور دوزخ والوں کا علم ہو گیا ہے (خداوند
تعالیٰ کو) آپ نے فرمایا لوگوں نے کہا پھر عمل کرنے والے
عمل کیوں کرتے ہیں آپ نے فرمایا ہر شخص کیلئے وہی کام آسان کیا
گیا ہے جس کیلئے پیدا ہوا (اب اگر اس کے ہاتھ سے اچھے کام
ہو رہے ہیں تو امید ہوتی ہے کہ اس کی تقدیر میں جنتی ہونا لکھا گیا

((لَا اَعْمَلُوا فَكُلُّ مَيْسَرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ)) ثُمَّ
قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ اَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى اِلَى
قَوْلِهِ فَسَيُسَّرُ لِلْعُسْرَى .

۶۷۳۴- عَنْ مَنْصُورٍ وَالْاَعْمَشِ اَنْهُمَا سَمِعَا
سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُهُ عَنْ اَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ
السَّلْمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ .

۶۷۳۵- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ
سَرِاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ
بَيْنَ لَنَا دِينَنَا كَمَا خُلِقْنَا الْاَنَ فِيمَا الْعَمَلُ الْيَوْمَ
اَفِيْمَا جَعَلْتَ بِهِ الْاَقْلَامَ وَجَرَّتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ اَمْ
فِيْمَا نَسْتَقْبِلُ قَالَ ((لَا بَلْ لِيْمَا جَعَلْتَ بِهِ
الْاَقْلَامَ وَجَرَّتْ بِهِ الْمَقَادِيرُ)) قَالَ فَفِيْمَ الْعَمَلِ
قَالَ زُهَيْرٌ ثُمَّ تَكَلَّمَ أَبُو الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ لَمْ اَفْهَمَهُ
فَسَأَلْتُ مَا قَالَ فَقَالَ ((اَعْمَلُوا فَكُلُّ
مَيْسَرٍ)) .

۶۷۳۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
بِهَذَا الْمَعْنَى وَفِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((كُلُّ عَامِلٍ مَيْسَرٌ لِعَمَلِهِ)) .

۶۷۳۷- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ
عَنْهُ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ اَعْلِمِ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنْ
اَمَلَ النَّارَ قَالَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ قِيلَ فَفِيْمَ يَعْمَلُ
الْعَامِلُونَ قَالَ ((كُلُّ مَيْسَرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ)) .

ہے اور جو برے کام ہو رہے ہیں تو خیال ہوتا ہے کہ اس کی تقدیر میں جہنمی ہونا لکھا گیا ہے ہم کو تقدیر کا علم نہیں۔ حاصل یہ ہے کہ ہمارے اعمال کب تقدیر سے خارج ہیں وہ بھی بہ تقدیر الہی ہیں اور عذاب و ثواب اس اختیار پر ہے جو بعالم اسباب ہم کو دیا گیا ہے اور چونکہ تقدیر تک ہمارا علم نہیں پہنچتا اس لیے ہم سارے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں اور اس کی جزا اور سزا پانے کے مستحق ہیں۔

۶۷۳۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۷۳۸- عَنْ يَزِيدَ الرَّشَكِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِمَعْنَى حَدِيثِ حَمَّادٍ وَبِهِ حَدِيثُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

۶۷۳۹- ابوالاسود دلی سے روایت ہے مجھ سے عمران حسینؓ نے کہا تو کیا سمجھتا ہے آج جس کیلئے لوگ عمل کر رہے ہیں اور محنت اور مشقت اٹھا رہے ہیں آیا وہ بات فیصلہ پا چکی اور گزر گئی اگلی تقدیر کی رو سے یا آگے ہونے والی ہے رسول اللہؐ کی حدیث سے اور حجت سے میں نے کہا وہ بات فیصلہ پا چکی اور گزر گئی عمران نے کہا تو پھر ظلم لازم آیا (اس لیے کہ خدائے تعالیٰ نے جب کسی کی تقدیر میں جہنمی ہونا لکھ دیا تو پھر وہ اس کے خلاف کیونکر عمل کر سکتا ہے) یہ سن کر میں بہت گھبرایا اور میں نے کہا ظلم نہیں ہے اس وجہ سے کہ ہر ایک چیز اللہ کی بنائی ہوئی ہے اور اسی کی ملک ہے اس سے کوئی پوچھ نہیں سکتا اور لوگوں سے البتہ پوچھ سکتے ہیں عمران نے کہا خدا تجھ پر رحم کرے میں نے یہ اس لیے پوچھا کہ تیری عقل کو آزماؤں دو شخص مزینہ کے رسول اللہ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ آپ کیا فرماتے ہیں آج جس کے لیے لوگ عمل کر رہے ہیں اور محنت اٹھا رہے ہیں آیا اس کا فیصلہ ہو چکا اور تقدیر میں وہ بات گزر چکی یا آئندہ ہونے والا ہے اس حکم کی رو سے جس کو پیغمبر لے کر آئے اور ان پر حجت ثابت ہو چکی آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اس بات کا فیصلہ ہو چکا اور اس کی تصدیق

۶۷۳۹- عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدَّبَلِيِّ قَالَ قَالَ لِي عِمْرَانُ بْنُ الْحُصَيْنِ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ أَشْيَاءَ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ مِنْ قَدَرٍ مَا سَبَقَ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا أَنَاهُمْ بِهِ نَبِيَّهُمْ وَوَبَّتْ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقُلْتُ بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى عَلَيْهِمْ قَالَ فَقَالَ أَفَلَا يَكُونُ ظَلَمًا قَالَ فَفَرَعْتُ مِنْ ذَلِكَ فَرَعًا شَدِيدًا وَقُلْتُ كُلُّ شَيْءٍ خَلَقَ اللَّهُ وَمَلَكَ يَدِهِ فَلَا يُسْأَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْأَلُونَ فَقَالَ لِي يَرْحَمَكَ اللَّهُ إِنِّي لَمْ أَرِدْ بِمَا سَأَلْتُكَ إِلَّا لِأَخْزَرَ عَقْلَكَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ مُزَيْنَةَ أَتَيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَا يَعْمَلُ النَّاسُ الْيَوْمَ وَيَكْدَحُونَ فِيهِ أَشْيَاءَ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ مِنْ قَدَرٍ قَدْ سَبَقَ أَوْ فِيمَا يُسْتَقْبَلُونَ بِهِ مِمَّا أَنَاهُمْ بِهِ نَبِيَّهُمْ وَوَبَّتْ الْحُجَّةُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ((لَا بَلْ شَيْءٌ قُضِيَ عَلَيْهِمْ وَمَضَى فِيهِمْ وَتَصَدِّقُ ذَلِكَ فِي

اللہ کی کتاب سے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا قسم ہے جان کی اور قسم ہے اس کی جس نے بنایا اس کو پھر بتادی اس کو برائی اور بھلائی۔ ۶۷۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی مدت تک اچھے کام کیا کرتا ہے (یعنی جنتیوں کے کام) پھر اس کا خاتمہ دوزخیوں کے کام پر ہوتا ہے اور آدمی مدت تک جہنمیوں کے کام کیا کرتا ہے پھر اس کا خاتمہ جنتیوں کے کام پر ہوتا ہے۔

كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ) وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا .

۶۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَانَ الطَّوِيلَ بِعَمَلٍ أَهْلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ الزَّمَانَ الطَّوِيلَ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ عَمَلُهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ))

۶۷۴- سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی لوگوں کی نظر میں جنتیوں کے سے کام کرتا ہے اور وہ جہنمی ہوتا ہے اور آدمی لوگوں کی نظر میں جہنمیوں کے سے کام کرتا ہے اور وہ جنتی ہوتا ہے۔

۶۷۴۱- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))

بَاب حِجَابِ آدَمَ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَام
۶۷۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اِخْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ مُوسَى يَا آدَمُ أَنْتَ أَهْوَنَا خَيْبَتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى اصْطَلَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ الْتَلُومِي عَلَى أَمْرِ قَدْرَةِ اللَّهِ

باب: حضرت آدم اور حضرت موسیٰ کا مباحثہ
۶۷۴۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا حضرت آدم اور حضرت موسیٰ میں بحث ہوئی حضرت موسیٰ نے کہا اے آدم تم ہمارے باپ ہو تم نے ہم کو محروم کیا اور جنت سے نکالا (درخت کھا کر) حضرت آدم نے کہا تم موسیٰ ہو تم کو اللہ نے اپنے کلام سے خاص کیا اور تورات

(۶۷۴۲) ✽ اللہ تعالیٰ نے تورات شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا اس مقام پر الحمد للہ کا یہ مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دونوں ہاتھ ہیں اور دونوں دانے ہیں اور ہاتھ اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے ابو حنیفہ نے فقہ اکبر میں کہا کہ ہاتھ کی تاویل نعمت اور قدرت سے نہ کریں گے کیونکہ یہ قدر یہ اور معجزہ کا قول ہے لام نووی نے جو کہا کہ اس کا ظاہر مراد نہیں ہے تو ظاہر سے ظاہر معارف مقصود ہے یعنی جسمانی ہاتھ جیسا ہمارا ہاتھ ہے یہ بے شک مراد نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفت کسی مخلوق کی ذات اور صفت کے مشابہ نہیں ہو سکتی اور یہ مطلب نہیں کہ ظاہر معنی لغوی مراد نہیں ہے اس لیے کہ اگر ظاہر معنی لغوی مراد نہ ہو تو تاویل کرنے والوں میں اور اہل حدیث میں کوئی فرق باقی نہیں رہتا اور بہت ائمہ حدیث نے تصریح کر دی ہے کہ تمام صفات الٰہی اپنے ظاہر پر محمول ہیں تو یہ کاترجمہ ہاتھ سے اور وجہ کاترجمہ منہ سے اور عین کاترجمہ آنکھ سے اور قدم کاپاؤں سے کر سکتے ہیں اور نہیں اختلاف کیا اس میں مگر اس جاہل نے جو معاند ہے اور غور نہیں کرتا سلف کے اقوال میں اور ہم نے اس مسئلہ کو مفصل کتاب الاجتہاد فی الاستواء میں بیان کیا ہے۔ قاضی عیاض نے کہا کہ یہ مباحثہ اپنے ظاہر پر محمول ہے

عَلَى قَبْلِ أَنْ يَخْلُقَنِي بِأَرْبَعِينَ سَنَةً)) فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى))
 وَفِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ وَابْنِ عَبَّادَةَ قَالَ أَخَذَهُمَا
 حَظٌّ وَقَالَ الْآخَرُ كَتَبَ لَكَ التَّوْرَةَ بِيَدِهِ.

تمہارے واسطے اپنے ہاتھ سے لکھی تم مجھ کو طعنہ دیتے ہو اس کام پر جو اللہ تعالیٰ نے میری قسمت میں میری پیدائش سے چالیس برس پہلے لکھ دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو آدم بحث میں غالب آئے موسیٰ پر۔

۶۷۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((نَحَاجُ آدَمَ وَمُوسَى فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَغْوَيْتَ النَّاسَ وَأَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ عِلْمَ كُلِّ شَيْءٍ وَاصْطَفَاهُ عَلَى النَّاسِ بِرِسَالَتِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَتَلَوْنِي عَلَى أَمْرِ قَدَّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ))

۶۷۴۳- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بحث کی آدم اور موسیٰ نے تو آدم موسیٰ پر غالب ہوئے موسیٰ نے کہا تم وہی آدم ہو جنہوں نے گمراہ کیا لوگوں کو اور جنت سے ان کو نکالا آدم نے کہا تم وہی موسیٰ ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے ہر بات کا علم دیا اور ان کو برگزیدہ کیا لوگوں پر اپنا پیغمبر کر کے موسیٰ نے کہا ہاں آدم نے کہا تو پھر مجھ کو ملامت کرتے ہو اس کام پر جو میرے پیدا ہونے سے پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا گیا۔

۶۷۴۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اخْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عِنْدَ رَبِّهِمَا فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى قَالَ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَسَجَدَ لَكَ فَذَاتِكَ وَأَسْكَنْكَ فِي جَنَّتِهِ ثُمَّ أَهْبَطْتَ النَّاسَ بِخَطِيئَتِكَ إِلَى الْأَرْضِ فَقَالَ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى)) الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ

۶۷۴۴- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدم اور موسیٰ نے بحث کی اپنے پروردگار کے پاس تو آدم علیہ السلام غالب ہوئے موسیٰ علیہ السلام پر موسیٰ نے کہا تم وہی آدم ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنی روح تم میں پھونکی اور تم کو سجدہ کر لیا فرشتوں سے (یعنی سلامی کا سجدہ نہ کہ عبادت کا اور سلامی کا سجدہ اس وقت جائز تھا۔ ہمارے دین میں سوا خدا کے دوسرے کو سجدہ کرنا حرام ہو گیا) اور تم کو اپنی جنت میں رہنے کو

تھے اور شاید یہ دونوں پیغمبر ایک جگہ جمع ہوئے ہوں اور حدیث معراج میں جناب رسول اللہ ﷺ کی ملاقات پیغمبروں سے ثابت ہے آسمان میں اور بیت المقدس میں تو یہ امر بعید نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو زندہ رکھا ہو جیسے شہداء کے باب میں آیا ہے اور احتمال ہے کہ یہ مباحث حضرت موسیٰ کی زندگی میں ہوا ہو اور انہوں نے خدا سے دعا کی ہو کہ ان کو حضرت آدم سے ملاویں اور یہ جو حضرت آدم نے کہا کہ چالیس برس پہلے میری پیدائش سے میری قسمت میں لکھا گیا تو یہ تو رات شریف میں لکھا ہے کیونکہ تو رات حضرت آدم کی پیدائش سے چالیس برس پہلے اللہ نے اپنے مقدس ہاتھ سے لکھی اور تقدیر کا لکھنا مراد نہیں ہے اس لیے کہ تقدیر جو حکم الہی میں تھی وہ تو ازلی ہے۔ (نووی)

۶۷۴۳ (نووی نے کہا کہ اگر کوئی ہم میں سے گناہ کرے پھر یہی جواب دے جو حضرت آدم نے دیا تو کیا اس سے ملامت اور عقوبت جاتی ہے گی جواب یہ ہے کہ نہیں جادے گی کیونکہ وہ دنیا میں ہے جو زار الحکیم ہے اور آدم تو مر چکے تھے اور ان کا گناہ اللہ تعالیٰ نے بخش دیا تھا اس لیے ان پر ملامت نہ رہی۔

جگہ دی پھر تم نے اپنی خطا کی وجہ سے لوگوں کو زمین پر اتارا آدم نے کہا تم وہ موسیٰ ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے چن لیا اپنا پیغمبر کر کے اور کلام کر کے اور تم کو اللہ تعالیٰ نے تورات شریف کی تختیاں دیں جن میں ہر بات کا بیان ہے اور تم کو اپنے نزدیک کیا سرگوشی کے لیے اور تم کیا سمجھتے ہو اللہ تعالیٰ نے تورات کو میرے پیدا ہونے سے کتنی مدت پہلے لکھا حضرت موسیٰ نے کہا چالیس برس پہلے آدم نے کہا تم نے تورات میں نہیں پڑھا کہ آدم نے اپنے رب کے فرمانے کے خلاف کیا اور بھگ گیا حضرت موسیٰ نے کہا کیوں نہیں میں نے پڑھا ہے حضرت آدم نے کہا پھر تم مجھ کو ملامت کرتے ہو اس کام کے کرنے پر جو میری تقدیر میں اللہ نے میرے پیدا ہونے سے چالیس برس پہلے لکھ دیا رسول اللہ نے فرمایا تو آدم غالب آئے موسیٰ پر۔

۶۷۴۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدم اور موسیٰ نے تقریر کی موسیٰ نے کہا تم وہی آدم ہو جو گناہ کی وجہ سے جنت سے نکلے آدم نے کہا تم وہی موسیٰ ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے چننا رسالت اور کلام سے پھر تم مجھ کو ملامت کرتے ہو اس کام پر جو میری تقدیر میں لکھا گیا میری پیدائش سے پہلے تو حضرت آدم غالب ہوئے موسیٰ پر۔

۶۷۴۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۷۴۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۷۴۸- عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے میں نے سنا

رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کی

بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ وَأَعْطَاكَ الْأَلْوَاحَ فِيهَا تَبَيَّنَ كُلُّ شَيْءٍ وَقَرَّبَكَ نَحِيًّا فَبِكَمِّ وَحَدَّثَ اللَّهُ كَتَبَ التَّوْرَةَ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ قَالَ ((مُوسَى بَارْبَعِينَ عَامًا قَالَ آدَمُ فَهَلْ وَجَدْتَ فِيهَا)) وَعَصَى آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَى ((قَالَ نَعَمْ قَالَ أَقْتَلُونِي عَلَى أَنْ عَمِلْتُ عَمَلًا كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَيَّ أَنْ أَعْمَلَهُ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي بَارْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى))

۶۷۴۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اَخْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى أَنْتَ آدَمُ الَّذِي أَخْرَجْتِكَ خَطِيئَتِكَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ أَنْتَ مُوسَى الَّذِي اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ وَبِكَلَامِهِ ثُمَّ تَلَوْنِي عَلَى أَمْرٍ قَدْ قَدَّرَ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُخْلَقَ فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى))

۶۷۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِهِمْ.

۶۷۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.

۶۷۴۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((كَتَبَ اللَّهُ

(۶۷۴۸) نووی نے کہا یہ تقدیر کی کتابت کا زمانہ ہے نہ کہ اصل تقدیر کا وہ تو ازلی ہے اس کی کوئی ابتداء نہیں اس حدیث سے یہ نکلا کہ خداوند تعالیٰ کا عرش آسمان اور زمین کے وجود سے پہلے تھا اور وہ عرش پانی پر تھا اب معلوم نہیں کہ پانی سے پہلے کس چیز پر تھا اس کی خبر ہم کو اللہ تعالیٰ

تقدیر کو لکھا آسمان اور زمین کے بنانے سے پچاس ہزار برس پہلے اس وقت پروردگار کا عرش پانی پر تھا۔
۶۷۴۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں پانی پر عرش ہونے کا بیان نہیں ہے۔

باب: دل اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں

۶۷۵۰- عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے آدمیوں کے دل پروردگار کی دو انگلیوں کے بیچ میں ہیں جیسے ایک دل ہوتا ہے پروردگار ان کو پھراتا ہے جس طرح چاہتا ہے پھر آپ نے فرمایا اللہ دلوں کے پھرانے والے ہمارے دلوں کو پھرا دے اپنی اطاعت پر۔

باب: ہر ایک چیز تقدیر سے ہے

۶۷۵۱- طاؤس سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے کئی صحابیوں کو پایادہ کہتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے اور میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی اور دانائی بھی (یعنی بعض آدمی ہوشیار اور عقلمند ہوتے ہیں بعض بیوقوف کابل یہ بھی تقدیر سے ہے)۔

مَقَادِيرِ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ))

۶۷۴۹- عَنْ أَبِي هَانِيئٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُمَا لَمْ يَذْكُرَا وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ

بَابُ تَصْرِيفِ اللَّهِ تَعَالَى الْقُلُوبَ كَيْفَ شَاءَ

۶۷۵۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنْ قُلُوبَ بَنِي آدَمَ كَلَّهَا بَيْنَ إصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ الرَّحْمَنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ يُصْرِفُهُ حَيْثُ يَشَاءُ)) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ مُصْرِفِ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ))

بَابُ كُلِّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ

۶۷۵۱- عَنْ طَاوُسٍ أَنَّهُ قَالَ أَدْرَكْتُ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُونَ كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ قَالَ وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كُلُّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ حَتَّى الْعَجْزِ وَالْكَيْسِ أَوْ الْكَيْسِ وَالْعَجْزِ))

لہ اور اس کے رسول نے نہیں دی۔

(۶۷۵۰) یعنی انسان کا دل بھی اس کے قابو میں نہیں وہ بھی خداوند کریم کے ہاتھ میں ہے وہ چاہتا ہے تو ہدایت کی راہ پر لگا دیتا ہے اور چاہتا ہے تو گمراہی کی طرف پھیر دیتا ہے غرض یہ ہے کہ دل کا خیال بھی خداوند کی طرف سے ہے عمل کا تو کیا ذکر ہے اللہ قرآن میں فرماتا ہے تم کسی کام کو چاہ بھی نہیں سکتے جب تک خداوند تعالیٰ نہ چاہے یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اوپر کئی بار بیان ہو چکا کہ سلف کا مذہب ان آیات اور احادیث میں یہ ہے کہ وہ اپنے ظاہری معنی پر محمول ہیں اور ان کی کیفیت کا علم خدا کو ہے بے شک خدا کی انگلیاں ہیں جیسے اس کے ہاتھ ہیں پر نہ ہاتھ کی حقیقت ہم کو معلوم ہے نہ انگلیوں کی اور وہ پاک ہے مخلوقات کی مشابہت سے اور جنہوں نے تاویل کی ہے وہ کہتے ہیں انگلیوں سے مراد یہاں قدرت ہے اور اختیار ہے اور ان لوگوں نے یہ نہ سمجھا کہ قدرت کا شنیہ اور جمع کیو مگر ہو گا قرآن میں صاف صیغہ مشنیہ موجود ہے دونوں ہاتھ اس کے کھلے ہیں اور حدیث میں اصابع کا لفظ جو جمع ہے اصبع کی موجود ہے۔

۶۷۵۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قریش کے مشرک جھگڑتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تقدیر میں تو یہ آیت اتری جس دن گھیٹے جاویں گے اوندھے منہ جہنم میں اور کہا جائے گا چکھو جہنم کا لگنا ہم نے پیدا کیا ہر چیز کو تقدیر کے ساتھ (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس آیت میں قدر سے یہی تقدیر مراد ہے اور بعضوں نے اس کے معنی یہ کئے ہیں کہ ہم نے ہر چیز کو اس کے اندازے پر پیدا کیا یعنی جتنا مناسب تھا)۔

باب: انسان کی تقدیر میں زنا کا حصہ لکھا جاتا

۶۷۵۳- ابن عباسؓ سے روایت ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ بچتے ہیں بڑے بڑے گناہوں سے اور لہم میں گرفتار ہو جاتے ہیں تو خدا تعالیٰ بڑی بخشش والا ہے میں سمجھتا ہوں لہم کے معنی وہ ہیں جو ابو ہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر ایک آدمی کے لیے زنا میں سے اس کا حصہ لکھ دیا ہے جو ضرور ہونے والا ہے تو زنا آنکھوں کا دیکھنا ہے (اجنبی عورت کو شہوت سے) اور زنا زبان کا باتیں کرنا ہے (اجنبی عورت سے شہوت کے ساتھ) اور زنا نفس کا خواہش کرنا ہے اور فرج ان کو سچا کرتی ہے یا جھوٹا۔

۶۷۵۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسان کی تقدیر میں اس کا حصہ زنا کا لکھ دیا گیا ہے جس کو وہ خواہ مخواہ کرے گا تو آنکھوں کا زنا دیکھنا ہے اور کانوں کا زنا سننا ہے زبان کا زنا بات کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا پکڑنا اور چھونا ہے اور پاؤں کا زنا جانا ہے (فاحشہ کی طرف) اور دل کا زنا خواہش اور تمنا ہے اور شرم گاہ ان باتوں کو سچ کرتی ہے یا جھوٹ۔

۶۷۵۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُحَاصِمُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدْرِ فَنَزَلَتْ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ.

بَابُ قَدْرِ عَلَيَّ ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزَّوْنَا وَغَيْرِهِ

۶۷۵۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيَّ ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزَّوْنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَرْنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظْرُ وَزْنَا اللِّسَانَ النَّطْقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يُكَذِّبُهُ)) قَالَ عَبْدُ فِي رِوَايَتِهِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ.

۶۷۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((كَتَبَ عَلَيَّ ابْنِ آدَمَ نَصِيبَهُ مِنَ الزَّوْنَا مُدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَالْعَيْنَانِ زَنَاهُمَا النَّظْرُ وَالْأَذْنَانِ زَنَاهُمَا السَّمْعُ وَاللِّسَانُ زَنَاهُ الْكَلَامُ وَالْيَدُ زَنَاهَا الْبَطْشُ وَالرَّجْلُ زَنَاهَا الْخَطَا وَالْقَلْبُ يَهْوَى وَيَتَمَنَّى وَيُصَدِّقُ ذَلِكَ الْفَرْجُ وَيُكَذِّبُهُ)).

(۶۷۵۳) ☆ یعنی اگر فرج حرام فرج میں داخل کی تو یہ زنا میں بھی ثابت ہو گئیں اور جو جماع نہ کیا صرف یہی باتیں ہوئیں تو وہ جھینٹا زنا نہیں ہیں بلکہ مجاز ہیں اور یہ باتیں لہم میں داخل ہیں جن سے انسان بہت کم سچا ہو سکتا ہے اور اگر بڑے گناہوں سے بچے تو اللہ تعالیٰ اس لہم کو بخش دے گا اور بعضوں نے کہا لہم سے گناہ کا عزم مراد ہے یعنی دل میں گناہ کا خیال آوے لیکن خدا سے ڈر کر نہ کرے تو یہ خیال معاف ہو جائے گا۔ واللہ اعلم۔

بَابُ مَعْنَى كُلِّ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

وَحُكْمُ مَوْتِ أَطْفَالِ الْكُفَّارِ وَأَطْفَالِ الْمُسْلِمِينَ
 ٦٧٥٥- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُوَلَّدُ
 عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ
 وَيُمَجْسِنَانِهِ كَمَا تَتَّبِعُ الْبَهِيمَةُ بِهَيْمَةِ جَمْعَاءَ
 هَلْ تُجَسِّنُونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ)) ثُمَّ يَقُولُ أَبُو
 هُرَيْرَةَ وَأَقْرَبُوا إِنْ شِئْتُمْ فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ
 النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ الْآيَةَ.

باب: بچوں کا بیان کہ وہ جنتی ہیں یا دوزخی اور

فطرت کا بیان

٦٤٥٥- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر ایک بچہ پیدا ہوتا ہے فطرت پر (یعنی اس عہد پر جو روحوں سے لیا گیا تھا یا اس سعادت اور شقاوت پر جو خاتمہ میں ہونے والی ہے یا اسلام پر یا اسلام کی قابلیت پر) پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بناتے ہیں نور نصرانی بناتے ہیں اور مجوسی بناتے ہیں جیسے جانور چار پاؤں والا وہ ہمیشہ سالم جانور جتنا ہے کسی کو تم دیکھتے ہو کان کٹا ہوا پیدا ہوا پھر ابوہریرہ کہتے تھے تمہارا نبی چاہے تو اس آیت کو پڑھو فطرة الله التي فطر الناس عليها لا تبديل لخلق الله یعنی اللہ کی پیدائش کو جس پر بنایا لوگوں کو اللہ کی پیدائش نہیں بدلتی۔

٦٤٥٦- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٤٥٤- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٧٥٦- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((كَمَا تَتَّبِعُ الْبَهِيمَةُ بِهَيْمَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ جَمْعَاءَ)).

٦٧٥٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ)) ثُمَّ يَقُولُ أَقْرَبُوا فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الَّذِينَ الْقَائِمُ.

٦٤٥٨- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر ایک بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بناتے ہیں نصرانی بناتے ہیں مشرک بناتے ہیں ایک شخص بولا یا رسول اللہ اگر وہ بچہ اس سے پہلے مر جائے آپ نے فرمایا خدا جانے وہ کیا کام کرتا۔

٦٧٥٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُوَلَّدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُشْرِكَانِهِ)) فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ مَاتَ قَبْلَ ذَلِكَ قَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ.

(٦٤٥٨) آپ نے فرمایا خدا جانے وہ کیا کام کرتا تو اللہ تعالیٰ کی مرضی چاہے اسے جنت میں لے جائے چاہے جہنم میں بچوں کے باب میں جو بلوغت سے پہلے مر جائیں علماء کا اختلاف ہے نوٹی نے کہا مسلمانوں کے بچے تو ایماناً جنتی ہیں اور مشرکوں کے بچوں میں تین مذہب ہیں اکثر کا یہ قول ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ جہنم میں جائیں گے اور بعضوں نے توقف کیا ہے اور صحیح جس پر متفقین ہیں یہ ہے کہ وہ جنتی ہیں۔

۶۷۵۹- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ہر ایک بچہ اسلام کی ملت پر یا اس ملت پر پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ زبان سے باتیں کرنے لگے۔

۶۷۵۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ ابْنِ نُمَيْرٍ ((مَا مِنْ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ إِلَّا وَهُوَ عَلَى الْعِلَّةِ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((إِلَّا عَلَى هَذِهِ الْعِلَّةِ حَتَّى يُبَيِّنَ عَنْهُ لِسَانَهُ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ((لَيْسَ مِنْ مَوْلُودٍ يُوَلَّدُ إِلَّا عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ حَتَّى يُعَبِّرَ عَنْهُ لِسَانَهُ))

۶۷۶۰- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بنا دیتے ہیں اور نصرانی جیسے لوٹ جتے ہیں کوئی ان میں کان کٹا پیدا ہوتا ہے؟ بلکہ تم ان کے کان کاٹتے ہو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو بچہ بچپن میں مر جاوے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جانتا ہے ایسے بچے کیا اعمال کرتے۔

۶۷۶۰- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يُوَلَّدُ يُوَلَّدُ عَلَى هَذِهِ الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تَتَّبِعُونَ الْأَبْلَى فَمَا تَجِدُونَ فِيهَا جَذَعَاءَ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجِدُونَهَا)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ صَغِيرًا قَالَ ((اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ))

۶۷۶۱- ترجمہ وہی ہے اتنا زیادہ ہے کہ اگر اس کے ماں باپ مسلمان ہوئے تو بچہ مسلمان رہتا ہے اور ہر ایک بچے کو جب اس کی ماں جنتی ہے تو شیطان اس کی کوکھوں میں ٹھونسا دیتا ہے مگر حضرت مریم اور ان کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کو شیطان ٹھونسانہ دے سکا۔

۶۷۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَأَبَوَاهُ بَعْدُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيَسْجِسَانِهِ فَإِنْ كَانَ مُسْلِمِينَ فَمُسْلِمًا كُلُّ إِنْسَانٍ تَلِدُهُ أُمُّهُ يَلْكُرُهُ الشَّيْطَانُ فِي حَضَنِهِ إِلَّا مَرْيَمَ وَابْنَهَا))

۶۷۶۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا مشرکوں کے بچوں کا حال آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے وہ بڑے ہو کر کیا عمل کرتے۔

۶۷۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ ((اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ))

تو ہیں اور اس حدیث کا یہ جواب دیا ہے کہ اس میں جہنم میں جانے کا ذکر نہیں ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ جوان ہوتے تو اللہ کو معلوم ہے کیا عمل کرتے لیکن وہ جوان نہیں ہوئے تو جنتی ہیں اور خضر نے جس لڑکے کو ماں باپ تو مسلمان تھے اور حدیث میں جو اس کو کافر کہا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر وہ بڑا ہوتا تو کافر اور ماں باپ کو بھی کافر کر دیتا۔

۶۷۶۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا

۶۷۶۳- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ يُؤْنَسُ وَأَبْنِ أَبِي ذَنْبٍ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ شُعَيْبٍ وَمَعْقِلِ سُئِلَ عَنْ ذُرَّارِيِّ الْمُشْرِكِينَ

۶۷۶۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا

۶۷۶۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ مَنْ يَمُوتُ مِنْهُمْ صَغِيرًا فَقَالَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

۶۷۶۵- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

۶۷۶۵- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَطْفَالِ الْمُشْرِكِينَ قَالَ ((اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ إِذْ خَلَقَهُمْ))

۶۷۶۶- ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ لڑکا جس کو حضرت خضر نے قتل کیا کافر پیدا ہوا تھا (یعنی بڑا ہو کر کافر ہو جاتا) اور اگر جیتا تو اپنے ماں باپ کو شرارت اور کفر میں پھنسا دیتا۔

۶۷۶۶- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ الْغُلَامَ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طَبِعَ كَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَأَرْهَقَ أَبَوَيْهِ طُغْيَانًا وَكُفْرًا))

۶۷۶۷- ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے ایک بچہ مر گیا میں نے کہا خوشی ہو اس کو وہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہو گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا اور جہنم کو اور ہر ایک کے لیے علیحدہ علیحدہ لوگ بنائے۔

۶۷۶۷- عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ تُوَفِّيَ صَبِيًّا فَقُلْتُ طُوبَى لَهُ عَصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَوْ لَا تَذْرِبِينَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْجَنَّةَ وَخَلَقَ النَّارَ فَخَلَقَ لِهَذِهِ أَهْلًا وَلِهَذِهِ أَهْلًا))

۶۷۶۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک بچے کے جنازہ پر بلائے گئے جو انصار میں سے تھا میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ خوشی ہو اس کو یہ تو جنت کی چڑیوں میں سے ایک چڑیا ہو گا نہ اس نے برائی کی نہ برائی کی عمر تک پہنچا آپ نے فرمایا اور کچھ کہتی ہے اے عائشہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے لیے لوگوں کو بنایا ان کو جنت کے لیے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشت

۶۷۶۸- عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ دُعِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ طُوبَى لِهَذَا عَصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوءَ وَلَمْ يُذْرِكْهُ قَالَ ((أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي

(۶۷۶۶) یہاں یہ اشکال ہے کہ جب اس کی تقدیر میں خداوند تعالیٰ نے یہ لکھ دیا تھا کہ وہ چھٹھن میں مارا جاوے گا تو بڑا ہو کر کافر کیونکر ہوتا اور اس کا جواب یہ ہے کہ تقدیر میں یہ بھی لکھا ہو گا کہ اگر یہ نہ مارا جاوے گا تو کافر ہو جاوے گا۔

میں تھے اور جہنم کے لیے لوگوں کو بنایا ان کو جہنم کے لیے بنایا اور وہ اپنے باپوں کی پشت میں تھے۔

۶۷۶۹- ترجمہ وہی جو گزرل

أَصْلَابِ آبَائِهِمْ وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ))

۶۷۶۹- عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى يَسْنَادٍ وَكَيْفَ نَحْوَ حَدِيثِهِ

باب: عمر اور روزی اور رزق تقدیر سے زیادہ نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی

بَابُ الْأَجَلِ وَالرِّزْقِ لَا تَزِيدُ وَلَا تَنْقُصُ عَنِ الْقَدْرِ

۶۷۷۰- عبد اللہ سے روایت ہے ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا یا اللہ مجھ کو فائدہ اٹھانے دے میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میرے باپ ابوسفیانؓ اور میرے بھائی معاویہ سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ سے وہ چیزیں مانگیں جن کی میعادیں مقرر ہو چکیں اور دن معین ہو گئے اور روزیاں بٹ گئیں کسی چیز کو اللہ اس وقت سے پیشتر نہیں کرنے کا اور نہ اس کے وقت سے دیر میں کرے گا اگر اللہ سے یہ مانگی کہ تجھ کو دوزخ کے عذاب سے بچا دے یا قبر کے عذاب سے تو بہتر ہو تا یا افضل ہوتا اور آپ کے سامنے ذکر آیا بندروں کا اور سوردوں کا کہ وہ آدمی ہیں جو مسخ ہو گئے تھے آپ نے فرمایا جو لوگ بندر اور سورد ہو گئے تھے ان کی نسل یا اولاد نہیں ہوئی اور بندر اور سورد تو ان سے پہلے بھی موجود تھے۔

۶۷۷۱- ترجمہ وہی جو گزرل

۶۷۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ اللَّهُ قَالَتُ أُمُّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ((اللَّهُمَّ أَفْضِنِي بِزَوْجِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبِأَبِي أَبِي سَفْيَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ فَإِنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ سَأَلْتَ اللَّهَ لِأَجْلِ مَضْرُوبَةٍ وَأَيَّامٍ مَعْدُودَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَنْ يَفْعَلَ شَيْئًا قَبْلَ حُلْمِهِ أَوْ يُؤَخَّرَ شَيْئًا عَنْ حُلْمِهِ وَلَوْ كُنْتَ سَأَلْتَ اللَّهَ أَنْ يُعِيدَكَ مِنْ عَذَابِهِ فِي النَّارِ أَوْ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ كَانَ خَيْرًا وَأَفْضَلَ)) قَالَ وَذُكِرَتْ عِنْدَهُ الْقِرْدَةُ قَالَ مِسْقَرٌ وَأَرَاهُ قَالَ وَالْخَتَايِرُ مِنْ مَسْخٍ فَقَالَ ((إِنَّ اللَّهَ تَمَّ يَجْعَلُ لِمَسْخٍ نَسْلًا وَلَا عَقِبًا وَقَدْ كَانَتْ الْقِرْدَةُ وَالْخَتَايِرُ قَبْلَ ذَلِكَ))

۶۷۷۱- عَنْ مِسْقَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنْ فِي حَدِيثِهِ عَنْ ابْنِ بَشِيرٍ وَوَكَيْفَ جَمِيعًا ((مِنْ

(۶۷۷۰) ☆ یعنی عمر اور روزی تو مقرر ہے گھٹ بڑھ نہیں سکتی اس کے لیے دعا کرنا فضول ہے دعا اپنی مغفرت اور بخشش کے لیے کرنا بہتر ہے اگرچہ مغفرت اور بخشش بھی تقدیر میں لکھی گئی ہے لیکن اس کی دعا کرنا عبادت میں داخل ہے اور طول عمر کی دعا کرنا عبادت نہیں ہے اور یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ ناٹاملانے سے عمر بڑھتی ہے اس کی تاویل اور گزر چکی اور شاید وہ عمر بڑھتی ہو جو لوح محفوظ میں لکھی گئی اللہ اس کو گھٹا اور بڑھا دیتا ہو لیکن جو علم الہی میں ہے وہ گھٹ بڑھ نہیں سکتی یہ جو فرمایا کہ بندر اور سوردہ لوگ یا ان کی اولاد میں نہیں ہیں جو مسخ ہوئے تھے مراد ان سے بنی اسرائیل کے لوگ ہیں جن پر عذاب ہوا تھا یہ وہ سب تین روز میں ہلاک ہو گئے تھے ان کی نسل نہیں چلی اب جو بندر اور سورد موجود ہیں یہ حیوان ہیں جن کی نسل بنی اسرائیل سے پہلے دنیا میں چلی آتی ہے۔ (کووی مختصراً)

عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ))

٦٧٧٢- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ اللَّهُمَّ مَتَّعْنِي بِرُؤُوسِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَبِأَبِي أَبِي سُهَيْبَانَ وَبِأَخِي مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّكَ سَأَلْتِ اللَّهَ لِأَجْلِ مَضْرُوبَةٍ وَأَثَارٍ مُنْطَوِّعَةٍ وَأَرْزَاقٍ مَقْسُومَةٍ لَا يُعْجَلُ شَيْئًا مِنْهَا قَبْلَ جَلِّهِ وَلَا يُؤَخَّرُ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ جَلِّهِ وَلَوْ سَأَلْتِ اللَّهَ أَنْ يُعَاقِبَكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ لَكَانَ خَيْرًا لَكَ)) قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْقِرْدَةُ وَالْحَنْزَابِرُ هِيَ مِثَا مُسِيخٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يُهْلِكْ قَوْمًا أَوْ يُعَذِّبْ قَوْمًا فَيَجْعَلَ لَهُمْ نَسْلًا وَإِنَّ الْقِرْدَةَ وَالْحَنْزَابِرَ كَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ))

٦٤٤٢- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ام المومنین ام حبیبہ نے کہا یا اللہ تو مجھ کو فائدہ اٹھانے دے میرے خاندان رسول اللہ سے اور میرے باپ ابوسفیان سے اور میرے بھائی معاویہ سے رسول اللہ نے ان سے فرمایا تو نے اللہ سے ان باتوں کے لیے کہا جن کی میعادیں مقرر ہیں اور قدم تک جو چلیں لکھے ہوئے ہیں اور روزیاں عطا ہوئی ہیں ان میں سے کسی چیز کو اللہ اس کے وقت سے پہلے یا وقت کے بعد دیر سے کرنے والا نہیں اگر تو اللہ سے یہ مانگتی کہ تجھ کو بھلے جہنم کے عذاب سے یا قبر کے عذاب سے تو بہتر ہو تا ایک شخص بولا یا رسول اللہ بندر اور سوران لوگوں میں سے ہیں جو مسخ ہوئے تھے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس قوم کو ہلاک کیا یا عذاب دیا ان کی نسل نہیں چلائی اور بندر اور سوران لوگوں سے پہلے موجود تھے۔

٦٤٤٣- ترجمہ وہی جو گزرے۔

٦٧٧٣- عَنْ سُهَيْبَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَأَثَارٌ مَبْلُوغَةٌ قَالَ ابْنُ مَعِينٍ وَرَوَى بَعْضُهُمْ قَبْلَ جَلِّهِ أَيْ نَزْوِيلِهِ

باب: تقدیر پر بھروسہ رکھنے کا حکم

بَابُ الْإِيمَانِ بِالْقَدْرِ

٦٤٤٣- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زبردست مسلمان (زبردست سے مراد وہ ہے جس کا ایمان قوی ہو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا ہو آخرت کے کاموں میں ہمت والا ہو) اللہ کے نزدیک بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے تاکہ مسلمان سے اور ہر ایک طرح کا مسلمان بہتر ہے حرص کر ان کاموں کی جو تجھ کو مفید ہیں (یعنی آخرت میں کام دیں گے) اور مدد مانگ اللہ سے اور ہمت مت ہار اور جو تجھ پر کوئی مصیبت آوے تو یوں مت کہہ اگر میں ایسا کرتا ایسا کرتا تو یہ مصیبت کا ہے

٦٧٧٤- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَأَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلِّ خَيْرٍ آخِرٌ عَلَى مَا يَنْفَعُكَ وَأَسْتَجِبُ بِاللَّهِ وَلَا تَعْجِزْ وَإِنْ أَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ أَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَكَذَا وَلَكِنْ قُلْ قَدَرُ اللَّهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلُ الشَّيْطَانِ))

کو آتی لیکن یوں کہہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں ایسا ہی تھا جو اس نے چاہا
 کیا اگر مگر کرنا شیطان کے لیے راہ کھولنا ہے (یعنی جو اس اعتقاد سے
 کہے کہ اسباب کی تاثیر مستقل ہے اور اگر یہ سبب نہ ہوتا تو
 مصیبت نہ آتی تو وہ اسلام سے نکل گیا اس لیے کہ ہر ایک کام اللہ
 کی مشیت کے بغیر نہیں ہوتا اور جو اللہ تعالیٰ کی مشیت پر اعتقاد
 رکھتا ہے اور جانتا ہے کہ اسباب کی تاثیر بھی اس کے حکم سے ہے
 اس کو اگر مگر کہنا جائز نہیں اور اس کی مثال یہ ہے کہ مومن کہتا
 ہے بارش اچھی ہوئی اب کے غلہ بہت ہوگا اور کافر بھی کہتا ہے پر
 مومن کا کہنا اور اعتقاد سے ہے اور کافر کا کہنا اور اعتقاد سے اور جو
 اعتقاد کافر کا ہے اس اعتقاد سے یہ کلمہ کہنا درست نہیں اور مومن
 کے اعتقاد سے درست ہے۔)



کِتَابُ الْعِلْمِ

علم کے مسائل

بَابُ النَّهْيِ عَنِ اتِّبَاعِ مُتَشَابِهِ الْقُرْآنِ

باب: قرآن میں جو متشابہ آیتیں ہیں ان میں کھوج کرنا منع ہے

۶۷۷۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ قَالَتْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَى اللَّهُ فَاخْتَرُوهُمْ))

۶۷۷۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ نے یہ آیت پڑھی پروردگار وہ ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری اس میں بعض آیتیں مضبوط ہیں (محکم) وہ تو جڑ ہیں کتاب کی اور بعض متشابہ (گول گول یا چھپے مطلب کی) پھر جن لوگوں کے دل میں گمراہی ہے وہ کھوج کرتے ہیں متشابہ آیتوں کا فساد چاہتے ہیں اور اس کا مطلب چاہتے ہیں حالانکہ اس کا مطلب کوئی نہیں جانتا اللہ کے سوا اور جو کچے علم والے ہیں وہ کہتے ہیں ہم ایمان لائے اس پر سب آیتیں ہمارے پروردگار کے پاس سے آئی ہیں اور فصاحت وہی سنتے ہیں جو عقل رکھتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو کھوج کرتے ہیں متشابہ آیتوں کا تو ان سے بچو وہ وہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے بتلایا۔

۶۷۷۶- اَعْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ

(۶۷۷۵) کتاب کے معنی میں علماء کے بہت سے اقوال ہیں بعض کہتے ہیں کہ کتابیہ ان حرفوں کا نام ہے جو واکل سورہ ہیں جیسے الب اور الف اور کھصر اور کھصر ان کا علم سوا خدا کے کسی کو نہیں ہے سلف کا یہی قول ہے اور حدیث سے بھی لکھا ہے اور یہ اصح الاقوال ہے اور بعضوں نے کہا کہ کتابیہ قصص اور امثال ہیں اور محکم حلال اور حرام اور وعد اور وعید اور بعضوں نے کہا کتابیہ مشترک الفاظ ہیں جیسے قرء اور لمس وغیرہ غزالی نے کہا کہ صفات کی آیتیں متشابہ ہیں جن کے ظاہری معنی سے جہت یا تشبیہ نکلی ہے اور وہ تاویل کی محتاج ہیں امام فخر الدین رازی نے کہا کہ ہر ایک فرق اپنے مفید مذہب کی آیتوں کو محکم کہتا ہے اور دوسرے کی مفید آیتوں کو کتابیہ بتلاتا ہے بہر حال محکم اور کتابیہ کی تعیین میں بڑا اختلاف ہے اور ہم نے اس کی تفصیل انتہائی الاستواء میں کی ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مگر ابوں اور اہل بدعت کے ساتھ ملنا منع ہے اور مراد کھوج کرنے سے یہ ہے جو فساد کے لیے کھوج کرنے لوگوں کو بہکانے کے لیے اور جو سمجھنے کے لیے پوچھے تو وہ کھوج نہیں ہے پھر جو فساد کے لیے پوچھے اس کو جواب نہ دیں بلکہ سزا دیں جیسے حضرت عمر نے صحیح بن عسل کو سزا دی۔

سورے رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا آپ نے دو شخصوں کی آواز سنی جو ایک آیت میں جھگڑ رہے تھے آپ باہر نکلے اور آپ کے چہرے پر غصہ معلوم ہوتا تھا۔ آپ نے فرمایا تم سے پہلے لوگ تباہ ہوئے اللہ کی کتاب میں جھگڑا کرنے سے (جو نفاست اور فساد کی نیت سے ہو یا نونگوں کو بہکانے کے لیے لیکن مطلب کی تحقیق کے لیے اور دین کے احکام نکالنے کے لیے درست ہے) (نووی)۔

عَنْهُمَا قَالَ فَخَرَّتْ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ فَسَمِعَ أَصْوَاتَ رَجُلَيْنِ اِخْتَلَفَا فِي آيَةٍ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ فَقَالَ ((إِنَّمَا هَلِكُ مَنْ كَانَ قَلْبُكُمْ بِاِخْتِلَافِهِمْ فِي الْكِتَابِ))

۶۷۷۷- جناب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پڑھو قرآن کو جب تک تمہارے دل زبان سے موافقت کریں اور جب تمہارے دل اور زبان میں اختلاف پڑے تو اٹھ کھڑے ہو۔

۶۷۷۷- عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا اتَّفَقَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اِخْتَلَفْتُمْ فِيهِ فَتَوَمَّؤُوا))

۶۷۷۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۷۷۸- عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((اقْرَأُوا الْقُرْآنَ مَا اتَّفَقَتْ عَلَيْهِ قُلُوبُكُمْ فَإِذَا اِخْتَلَفْتُمْ فَتَوَمَّؤُوا))

۶۷۷۹- ابو عمران نے کہا جناب رضی اللہ عنہ نے ہم سے بیان کیا اور ہم بچے تھے کوفہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہی جو اوپر گزرا۔

۶۷۷۹- عَنْ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ قَالَ لَنَا جُنْدَبٌ وَنَحْنُ غُلَمَانٌ بِالْكُوفَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اقْرَأُوا الْقُرْآنَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا))

باب: بڑا جھگڑالو کون؟

۶۷۸۰- ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب مردوں میں برا اللہ کے نزدیک وہ مرد ہے جو بڑا لڑاکا جھگڑالو ہو۔

باب في الألد الخصيم
۶۷۸۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَيَّ الْأَلْدُ الْخَصِيمُ))

(۶۷۷۷) یعنی قرآن اس وقت تک پڑھو جب تک دل لگے مزا آدے اور جب دل نہ لگے تو خالی زبان سے رثا بے لطف ہے بلکہ خوف ہے لفظ پڑھ جانے کا۔

(۶۷۸۰) ملاحق لوگوں سے لڑے اور فساد نکالے دین میں ہو یا دنیا میں لیکن حق بات دین کی ظاہر کرنا اور حضرت کی سنت پر عمل کرنا جھگڑا نہیں ہے بلکہ ثواب ہے اور جو شخص حضرت کی سنت پر عمل کرنے والے سے جھگڑے وہ خود ملعون اور مردود ہے۔

بَابِ اتِّبَاعِ سُنَنِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى

۶۷۸۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَبِعُنْ سُنَنَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ شِينُوا بِشِينِهِمْ وَذَرَأَهَا بِذِرَاعِهِمْ حَتَّى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرٍ ضَبَّ لَأَتَيْتُمُوهُمْ فَلَمَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى قَالَ فَمَنْ))

باب: یہود و نصاریٰ کے طریقوں پر چلنے کا بیان

۶۷۸۱- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ تم چلو گے اگلی امتوں کی راہوں پر (یعنی گناہوں میں اور دین کی مخالفت میں نہ یہ کہ کفر اختیار کرو گے) بالشت برابر بالشت کے اور ہاتھ برابر ہاتھ کے یہاں تک کہ اگر وہ گاوہ کے سوراخ میں گھسیں تم بھی ان کے ساتھ گھسو گے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگلی امتوں سے مراد یہود اور نصاریٰ ہیں آپ نے فرمایا اور کون ہیں؟

۶۷۸۲- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۶۷۸۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ.

۶۷۸۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۷۸۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۶۷۸۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَلَكَ الْمُتَتَبِعُونَ قَالَهَا ثَلَاثًا))

۶۷۸۴- عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جاہ ہوئے ہال کی کھال نکالنے والے (یعنی بے فائدہ موشگافی کرنے والے حد سے زیادہ بڑھنے والے تعصب کرنے والے) تمہیں باریہ فرمایا۔

(۶۷۸۱) نو دینی نے کہا یہ حدیث معجزہ ہے آپ کا جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔

مترجم کہتا ہے ہمارے زمانے میں تو یہ حدیث ایسی پوری ہوئی جس میں کسی کو شک نہ رہے ہند کے مسلمانوں نے خصوصاً حیدر آباد اور علی گڑھ وغیرہ کے مسلمانوں نے ہر بات میں نصاریٰ کی مشابہت شروع کر دی کیا کھانے میں کیا پینے میں یہاں تک کہ بعض مسلمانوں کو دیکھ کر دھوکا ہوتا ہے کہ یہ نصرانی تو نہیں ہے افسوس اس پر ہے کہ اس بے دینی اور بے حسنی کے ساتھ عقل سلیم سے کام بھی لینا چھوڑ دیا اگر نصاریٰ کی مشابہت ایسی ہی پسند ہے تو عمدہ باتوں میں ان کی تقلید کرتے ان کا ساتھ ان کی سی اولوالعزمیٰ بن کا سا علم حاصل کرتے یہ تو سب بالائے طاق رکھا صرف لباس اور وضع اور اکل و شراب میں جو ایک آسان امر ہے ان کی مشابہت کرتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ اپنی قوم کی وضع اپنی قوم کا لباس خود ایک قومی عزت ہے جس کو بجا دہ چھوڑنا انتہا درجہ کی بے حیائی اور بے غیرتی ہے عقل مندی کا تو یہ کام تھا کہ نصاریٰ کی طرح وہ علم حاصل کرتے جس سے ان کی دنیاوی قوت اور شوکت درست ہوتی اور دین کی عظمت روز بروز بڑھتی مسجدیں آباد ہوتیں مدرسے بنائے جاتے قومی اتفاق کو ترقی ہوتی جس پر تمام دنیاوی اور دینی بھلائیوں کا مدار ہے اور جو کوئی نیا لباس اختیار کرتے تو اپنی رائے سے تمام فائدوں پر نظر کر کے ایک نیا لباس ایجاد کرتے نہ یہ کہ بے وقوفوں کی طرح اندھا حد نصاریٰ کی تقلید کرتے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی آنکھیں کھولے وہ جدھر جا رہے ہیں یہ رات ترقی اور فلاح و بہبود کی نہیں ہے ترقی ان کی جس زمانے میں ہوئی تھی اس کی تاریخ حدیث کی کتابوں میں صاف طرح سے موجود ہے پس لازم ہے کہ حدیث پر عمل کریں اور صحابہ رسول اللہ کی روش اختیار کریں۔

بَاب رَفْعِ الْعِلْمِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

۶۷۸۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيُنْتَبَأَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيُظْهَرَ الزَّانَا))

باب: آخر زمانہ میں علم کی کمی ہونا

۶۷۸۵- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں ہے کہ علم اٹھ جاوے گا (یعنی دین کا علم لوگ کم حاصل کریں گے دنیا میں غرق ہو جاویں گے) اور جہالت قائم ہو جائے گی یا پھیل جاوے گی اور شراب پی جائے گی اور زنا ظاہر کھلم کھلا ہوگا۔

۶۷۸۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعَهُ مِنْهُ ((إِنْ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيُظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزَّانَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ وَتَبْقَى النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قِيمَ وَاحِدَةٍ))

۶۷۸۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کیا میں تم سے ایک حدیث بیان نہ کروں جس کو میں نے سنا رسول اللہ سے اور میرے بعد کوئی شخص ایسا تم سے یہ حدیث بیان نہ کرے گا جس نے اس کو سنا ہو رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھ جاوے گا اور جہالت پھیل جاوے گی اور زنا کھلم کھلا ہوگا اور شراب پی جاوے گی اور مرد کم ہو جاویں گے یہاں تک کہ پچاس عورتوں کے لیے ایک مرد ہوگا جو ان کی خبر گیری کرے گا (یعنی لڑائیوں میں مرد بہت مارے جائیں گے) اور عورتیں رہ جاویں گی۔

۶۷۸۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۷۸۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ بَشِيرٍ وَعَبْدَةَ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ.

۶۷۸۸- عبد اللہ بن مسعود اور ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت سے پہلے کچھ دن ایسے ہوں گے جن میں علم اٹھ جاوے گا اور جہالت اترے گی اور کشت و خون بہت ہوگا۔

۶۷۸۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ أَبَاطَا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَنْزِلُ فِيهَا الْجَهْلُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ))

(۶۷۸۵) اس زمانہ میں یہ سب باتیں موجود ہیں دین کے علم کا تو یہ حال ہے کہ اکثر لوگ اپنی اولاد کو دینی تعلیم نہیں دیتے عقائد ضروری تک نہیں سکھاتے حدیث و تفسیر پڑھانے کا تو کیا ذکر ہے اور اب کا یہ حال ہے کہ معاذ اللہ کوئی امیر غریب ایسا کم ہے جو نشے کا استعمال نہ کرتا ہو امیروں اور نوابوں کا یہ حال ہے کہ بلا مبالغہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ سو میں ننانوے شرابی ہیں زنا کا یہ حال ہے کہ علانیہ فسق و فجور کا بازار گرم ہے۔ فواحش سے شرم نہیں نہ کوئی عیب ہے لاجور و لاقوة یا اللہ اب اپنے رسول کے نائب کو جلدی بھیج کہ وہ تیرے دین کو پھر زندہ کرے۔

۶۷۸۹- عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ

اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ وَكَيْعِ وَأَبِي نُعْمَانَ.

۶۷۹۰- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۶۷۹۱- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ إِنِّي لَجَالِسٌ مَعَ

عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى وَهُمَا يَتَحَدَّثَانِ فَقَالَ أَبُو مُوسَى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۶۷۹۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہو جاوے گا زمانہ اور اٹھایا جاوے گا علم (یعنی زمانہ قیامت کے قریب ہو جاوے گا) اور عالم میں فساد پھیلے گی اور دلوں میں بخیلی ڈالی جاوے گی (لوگ زکوٰۃ اور خیرات نہ دیں گے) اور ہرج بہت ہو گا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ

ہرج کیا ہے آپ نے فرمایا کشت و خون۔

۶۷۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۷۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ وَتَظْهَرُ الْفِتْنُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ)) قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ قَالَ ((الْقَتْلُ))

۶۷۹۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيُقْبَضُ الْعِلْمُ)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

۶۷۹۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۷۹۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

((يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَ حَدِيثِهِمَا.

۶۷۹۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں بخیلی کا ذکر نہیں ہے۔

۶۷۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كُلُّهُمْ قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

بِمِثْلِ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَمْ يَذْكُرُوا وَيُلْقَى الشُّحُّ.

۶۷۹۶- عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے رسول اللہ

۶۷۹۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ

(۶۷۹۶) یعنی علم کا اٹھنا یہ نہیں کہ عالموں کے دلوں سے سلب ہو جاوے گا بلکہ عالم مر جاویں گے اور جاہل رہ جاویں گے اسلام میں اس سے زیادہ مصیبت کوئی نہیں ہے کہ دیدار عالم کا انتقال ہووے اس حدیث میں یہ بھی بیان ہے کہ قیامت کے قریب اکثر سردار جاہل ہونگے سو یہ وہی وقت ہے کہ بادشاہ اور نواب اور امیر وہی ہوتے ہیں جو انہما کے جاہل اور قرآن و حدیث سے ناواقف ہوتے ہیں ہندوستان میں تو ظہر

فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اس طرح پر علم نہ اٹھائے گا کہ لوگوں کے دنوں سے چھین لیوے لیکن اس طرح اٹھاوے گا کہ عالموں کو اٹھالے گا یہاں تک کہ جب کوئی عالم نہ رہے گا تو لوگ اپنے سردار جاہلوں کو بنا لیں گے وہ بن جانے فتویٰ دیں گے اور خود گمراہ ہوں گے اوروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

۶۷۹۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ راوی حدیث نے کہا میں نے ایک سال بعد دوبارہ عبد اللہ سے اس حدیث کو پوچھا تو انہوں نے بلکہ اسی طرح بیان کیا۔

۶۷۹۸- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۷۹۹- عروہ بن الزبیر سے روایت ہے مجھ سے حضرت عائشہ نے کہا اے بھانجے میرے مجھے خبر ہوئی ہے کہ عبد اللہ بن عمرو ہمارے اوپر گزریں گے حج کے لیے تم ان سے ملا اور علم کی باتیں پوچھو کیونکہ انہوں نے رسول اللہ سے بہت علم کی باتیں حاصل کی ہیں عروہ نے کہا میں ان سے ملا اور بہت سی باتیں پوچھیں جو انہوں نے رسول اللہ سے روایت کیں عروہ نے کہا ان باتوں میں یہ بھی

يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَالًا فَسَبَلُوا فَأَقْتُوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا))

۶۷۹۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ جَرِيرٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ثُمَّ لَقِيتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ فَسَأَلْتُهُ فَرَدَّ عَلَيْنَا الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثْتَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ.

۶۷۹۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَلَصِيِّ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

۶۷۹۹- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ يَا ابْنَ أُخْتِي بَلِّغِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو مَارًا بِنَا إِلَى الْحَجِّ فَالْقَعَةُ فَسَأَلْتُهُ فَإِنَّا فَذُ حَمَلٍ عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلِمًا كَثِيرًا قَالَ فَلَقِيتُهُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ أَشْيَاءَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

تہ ایک انداز میں ہے کہ عالم کے ہوتے ہوئے اس کی قدر و منزلت نہیں کرتے اور جاہلوں کو اپنا امام اور مفتی اور قاضی بناتے ہیں لاجول ولا قوۃ اکثر مسجدوں میں دیکھا گیا کہ عالم اور مولوی موجود ہیں لیکن جاہلوں کو آگے کرتے ہیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں حدیث کی رو سے یہ سب گمراہ ہیں خدا تعالیٰ ان کو ہدایت کرے ہندوستان میں اس وقت امیروں اور نوابوں میں کوئی ایک عالم نہیں ہے سوا جناب سید علامہ مولانا نواب سید محمد صدیق حسن خان بہادر کے اللہ تعالیٰ ان کی عمر و اقبال میں برکت دیوے ان کی ذات سے ہندوستان میں علم حدیث پھیل رہا ہے صحاح ستہ کا ترجمہ بھی انہی کی سعی و کوشش اور تالیف سے ہو رہا ہے اور صد ہا کتابیں حدیث اور تفسیر کی تالیف فرما کر شائقین کو اللہ تعالیٰ سے تقسیم کر رہے ہیں ہند کے مسلمانوں کو اس نعمت عظمیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے اور ان کی خیر خواہی اور مدد پر ہر وقت مستعد رہنا چاہیے اور ان کے لیے دعائے خیر کرنا چاہیے آمین یا رب العالمین۔

۱۔ آپ دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور جنت میں جگہ فراخ کرے۔ آمین

وَسَلَّمَ قَالَ عُرْوَةُ فَكَانَ فِيمَا ذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنْ اللَّهُ لَا يَنْتَزِعُ الْعِلْمَ مِنَ النَّاسِ انْتِزَاعًا وَلَكِنْ يُقْبِضُ الْعُلَمَاءَ فَيَرْفَعُ الْعِلْمَ مَعَهُمْ وَيُتْقِي فِي النَّاسِ رُءُوسًا جُهَالًا يُقْتَوْنَهُمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَيُضِلُّوْنَ)) وَبِضِلُّوْنَ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا حَدَّثْتُ عَائِشَةَ بِذَلِكَ اعْتَظَمَتْ ذَلِكَ وَأَنْكَرَتْهُ قَالَتْ أَخْبَدْتُكَ إِنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هَذَا قَالَ عُرْوَةُ حَتَّى إِذَا كَانَ قَابِلٌ قَالَتْ لَهُ إِنَّ ابْنَ عَمْرٍو قَدْ قَدِمَ فَأَلْفَهُ ثُمَّ فَاتَبَعَهُ حَتَّى تَسْأَلَهُ عَنِ الْخَلِيطِ الَّذِي ذَكَرَهُ لَكَ فِي الْعِلْمِ قَالَ فَلَقَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَذَكَرَهُ لِي نَحْوَ مَا حَدَّثَنِي بِهِ فِي مَرَّيِهِ الْأُولَى قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا أَخْبَرْتَهَا بِذَلِكَ قَالَتْ مَا أَحْسَبُهُ إِلَّا قَدْ صَدَقَ أَرَاهُ لَمْ يَزِدْ فِيهِ شَيْئًا وَلَمْ يَنْقُصْ.

ایک حدیث تھی کہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ علم لوگوں سے ایک ہی دفعہ نہیں چھین لے گا لیکن عالموں کو اٹھالے گا ان کے ساتھ علم بھی اٹھ جاوے گا اور لوگوں کے سردار جاہل رہ جاویں گے جو بغیر علم کے فتویٰ دینے گئے پھر گمراہ ہونگے اور گمراہ کریں گے عروہ نے کہا جب میں نے یہ حدیث حضرت عائشہ سے بیان کی انہوں نے اسکو بڑا سمجھا اور اس حدیث کا انکار کیا (اس خیال سے کہ کہیں عبد اللہ بن عمرو کو شبہ نہ ہوا ہو یا انہوں نے حکمت کی کتابوں میں یہ مضمون پڑھا ہو اور غلطی سے اس کو حدیث قرار دیا ہو) اور کہا کہ عبد اللہ بن عمرو نے تجھ سے یہ بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ سے یہ حدیث سنی ہے عروہ نے کہا جب دوسرا سال آیا تو حضرت عائشہ نے مجھ سے کہا جا عبد اللہ بن عمرو سے مل پھر ان سے بات چیت کر یہاں تک کہ پوچھ ان سے وہ حدیث جو علم کے باب میں انہوں نے تجھ سے بیان کی تھی عروہ نے کہا میں پھر عبد اللہ سے ملا اور ان سے یہ حدیث پوچھی انہوں نے اسی طرح بیان کیا جیسے پہلی بار مجھ سے بیان کیا تھا عروہ نے کہا جب میں نے حضرت عائشہ سے یہ بیان کیا تو انہوں نے کہا میں عبد اللہ بن عمرو کو سچا جانتی ہوں اور انہوں نے اس حدیث میں نہ زیادتی کی نہ کمی کی (حضرت عائشہ نے پہلی بار جو انکار کیا وہ اس وجہ سے نہ تھا کہ عبد اللہ بن عمرو کو جھوٹا سمجھا بلکہ اس خیال سے کہ شاید ان کو شبہ نہ ہو گیا ہو جب دوبارہ بھی انہوں نے حدیث کو اسی طرح بیان کیا تو وہ خیال جاتا رہا۔)

باب: جو شخص اچھی بات جاری کرے یا بری بات جاری کرے ۶۸۰۰- جریر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ کچھ گنوار لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے وہ کھیل پہنے ہوئے تھے آپ نے ان کا برا حال

بَابُ مَنْ سَنَّ سُنَّةَ حَسَنَةً أَوْ مِثَّةً ۶۸۰۰- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

(۶۸۰۰) غلامہ و مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جس چیز کی شرع میں خوبی ثابت ہے اس کو جو کوئی روانہ دے گا تو اس کو نہایت ثواب ہے جیسے خیرات کرنے کی خوبی حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوئی اور اس مرد انصاری سے وہ جاری ہوئی اور یہ مطلب اس کا نہیں کہ لہ

دیکھا اور ان کی محتاجی و ریاضت کی تو لوگوں کو رغبت دلائی صدقہ دینے کی لوگوں نے صدقہ دینے میں دیر کی یہاں تک کہ اس بات کا رنج آپ کے چہرے پر معلوم ہوا پھر ایک انصاری شخص ایک تھیل روپیوں کی لے کر آیا پھر دوسرا آیا یہاں تک کہ بند بندہ گیا (صدقہ اور خیرات کا) آپ کے چہرے پر خوشی معلوم ہونے لگی پھر آپ نے فرمایا جو شخص اسلام میں اچھی بات نکالے (یعنی عمدہ بات کو جاری کرے جو شریعت کی رو سے ثواب ہے) پھر لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں تو اس کو اتنا ثواب ہوگا جتنا سب عمل کرنے والوں کو ہوگا اور عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی اور جو اسلام میں بری بات نکالے (مثلاً بدعت یا گناہ کی بات) اور لوگ اس کے بعد اس پر عمل کریں تو تمام عمل کرنے والوں کے برابر گناہ اس پر لکھا جاوے گا اور عمل کرنے والوں کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ الصُّوْفُ فَرَأَى سُوءَ خَالِهِمْ قَدْ أَصَابَتْهُمْ حَاجَةٌ فَحَثَّ النَّاسَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَبْطَلُوا عَنْهُ حَتَّى رُبِّيَ ذَلِكَ فِي رَجْهِهِ قَالَ ثُمَّ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ بِصُرَّةٍ مِنْ رِبْقٍ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ ثُمَّ تَتَابَعُوا حَتَّى عُرِفَ السُّرُورُ فِي رَجْهِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ لَهُ بِمِثْلِ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ كُتِبَ عَلَيْهِ بِمِثْلِ رِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ))

۶۸۰۱- جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت نے خطبہ پڑھا اور لوگوں کو ترغیب دی صدقہ دینے کی پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

۶۸۰۱- عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَثَّ عَلَى الصَّدَقَةِ بِمَعْنَى حَدِيثِ جَرِيرٍ.

۶۸۰۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۶۸۰۲- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَا يَسُنُّ عَبْدٌ سُنَّةً صَالِحَةً يُعْمَلُ بِهَا بَعْدَهُ)) ثُمَّ ذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ.

۶۸۰۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۸۰۳- عَنْ جَرِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

۶۸۰۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْآخِرِ مِثْلُ أَجُورِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ تَبِعَهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا.))

۶۸۰۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہدایت کی طرف بلاوے اس کو ہدایت پر چلنے والوں کا بھی ثواب ملے گا اور چلنے والوں کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا اور جو شخص گمراہی کی طرف بلاوے اس کو گناہ پر چلنے والوں کا بھی گناہ ہوگا اور چلنے والوں کا گناہ کچھ کم نہ ہوگا۔

۱۱۔ جس کام کی اصل شرع سے ثابت نہ ہو اس کو لوگ اپنے دل میں اچھا سمجھ کر روانہ دہریوں اور اس حدیث کو بدعت کی خوبی کے لیے دلیل پکڑیں (تحفۃ الاخیر) نووی نے کہا جو شخص نیک کام جاری کرے خواہ یہ کام اس سے پہلے دوسرے نے کیا ہو جیسے تعلیم علم یا عبادت یا ادب اس کا یہی حکم ہے خواہ لوگ اس کی زندگی میں اس پر عمل کریں یا اس کے مرنے کے بعد ہر طرح اس کو ثواب پہنچے گا۔

کِتَابُ الذِّكْرِ وَالِدُّعَاءِ وَالتَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ

ذکر الہی اور توبہ اور استغفار کے مسائل

باب: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کی فضیلت

۶۸۰۵- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے خیال کے پاس ہوں (یعنی اس کے گمان اور اٹکل کے ساتھ نووی نے کہا یعنی بخشش سے اور قبول سے اسکے ساتھ ہوں) اور میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں (رحمت اور توفیق اور ہدایت اور حفاظت سے) جب وہ مجھ کو یاد کرتا ہے اگر وہ مجھ کو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر مجمع میں مجھ کو یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس مجمع میں یاد کرتا ہوں جو اس کے مجمع سے بہتر ہے (یعنی فرشتوں کے مجمع میں) اور جب بندہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ مجھ سے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ (دونوں ہاتھ کے پھیلاؤ کے برابر) اس سے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلا ہوا آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا آتا

بَابُ الْحَثِّ عَلَى ذِكْرِ اللَّهِ تَعَالَى

۶۸۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدِّ يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي إِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأَ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأَ هُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ وَإِنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شِرًّا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَإِنْ أَتَانِي بِمَشِيئَةِ آتَيْتُهُ هِرْوَالَةً ۝

(۶۸۰۵) نووی نے کہا اس حدیث سے مستزاد نے دلیل پکڑی ہے کہ فرشتے پیغمبروں سے افضل ہیں اور ہمارے اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ پیغمبر فرشتوں سے افضل ہیں اور اس حدیث سے فضیلت ملائکہ کی انبیاء پر نہیں نکلتی بلکہ عوام مومنین پر کیونکہ اکثر ذکر کرنے والوں میں پیغمبر موجود نہیں ہے۔

جب بندہ ایک بالشت میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور نووی نے کہا یہ احادیث صفات میں سے ہے اور محال ہے یہاں ظاہری معنی (یعنی متعارف اور مشہور ظاہری معنی جو مخلوق میں سمجھا جاتا ہے) اور مطلب اس کا یہ ہے کہ جو میرے نزدیک ہوتا ہے عبادت سے میں اس کے نزدیک ہوتا ہوں رحمت اور توفیق اور اعانت سے پھر اگر وہ زیادہ نزدیک ہوتا ہے تو میں اور رحمت کا دریا اس پر بہا دیتا ہوں غرض یہ کہ عبادت سے زیادہ اس کا اجر دیتا ہوں اسی نووی نے کہا اللہ کے ساتھ ہونے سے جو قرآن میں آیا ہے (وہو معکم انما کنتم) علم اور احاطہ سے ساتھ ہونا مراد ہے۔

۶۸۰۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں ہاتھ اور باغ کا ذکر نہیں ہے۔

۶۸۰۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جل جلالہ و عز شانہ ارشاد فرماتا ہے جب کوئی بندہ میری طرف ایک باشت بڑھتا ہے میں ایک ہاتھ اس کی طرف بڑھتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں ایک باغ بڑھتا ہوں اور جب وہ ایک باغ بڑھتا ہے تو میں اور جلدی آتا ہوں اس کی طرف۔

۶۸۰۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مکہ کی راہ میں جا رہے تھے آپ ایک پہاڑ پر گزرے جس کو حمدان (بضم جیم و سکون میم) کہتے تھے آپ نے فرمایا چلو یہ حمدان ہے آگے بڑھ گئے مفرد۔ لوگوں نے عرض کیا مفرد کون ہیں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا جو مرد اللہ کی یاد بہت کرتے ہیں اور جو عورتیں اللہ کی یاد بہت کرتی ہیں۔

باب: اللہ تعالیٰ کے ناموں کا بیان

۶۸۰۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ جل جلالہ کے ننانوے نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کر لے وہ جنت میں جاوے گا اور اللہ تعالیٰ طاق ہے دوست رکھتا ہے طاق عدد کو۔

۶۸۰۶- سَعْنُ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ فِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا)) .

۶۸۰۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللَّهَ قَالَ إِذَا تَلَقَّانِي بِشِيرٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبِرَاعٍ وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبِرَاعٍ تَلَقَّيْتُهُ بِبَاعٍ وَإِذَا تَلَقَّانِي بِبَاعٍ آتَيْتُهُ بِأَمْشِرٍ)) .

۶۸۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ فِي طَرِيقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلَى حَبَلٍ يُعَالُ لَهُ حُمَدَانٌ فَقَالَ ((سِيرُوا هَذَا حُمَدَانٌ مَبْقَى الْمُفْرَدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفْرَدُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ)) .

باب في أسماء الله تعالى

۶۸۰۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لِلَّهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اسْمًا مَنْ حَفِظَهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَإِنَّ اللَّهَ وَتَوْ يُحِبُّ الْوَتُونَ)) وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى ((أَبِي عَمْرٍاءَ مَنْ أَحْصَاهَا)) .

(۶۸۰۹) امام ابو القاسم قشیری نے کہا اس میں دلیل ہے کہ اسم عین مسکمی ہے اس واسطے کہ اگر غیر ہو تا تو وہ غیر کے اسم ہوتے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واللہ الاسماء الحسنى خطابی نے کہا سب میں مشہور اللہ ہے کیونکہ اور سب اسماء اللہ کی طرف نسبت دئے جاتے ہیں اور مروی ہے کہ اسم اعظم اللہ ہے ابو القاسم طبری نے کہا سب اسم اللہ کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں یوں کہتے ہیں کہ روق اور کریم اللہ کے نام ہیں اور یہ نہیں کہتے کہ روق یا کریم کا نام اللہ ہے اور اتفاق کیا ہے علماء نے کہ اس حدیث میں اسمائے الہی کا ذکر نہیں بلکہ ان کے سوا اور بھی نام ہیں اور مقصود یہ ہے کہ ان ننانوے ناموں کو جو کوئی یاد کر لے گا وہ جنت میں جاوے گا اور ابن عربی ماکی نے کہا کہ اللہ کے ہزار نام ہیں اور تعین ان اسماء کی مختلف فیہ ہے اور بعضوں نے کہا مغللی ہے جیسے شب قدر اور اسم اعظم اور یاد کرنے سے مراد حفظ کرنا ہے اور بعضوں نے کہا جا کر نا ان ناموں سے اور بعضوں نے کہا ایمان لانا اور اطاعت کرنا اور عمل کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے طاق کو اور اسی وجہ سے اکثر عبادتیں طاق ہیں جیسے پانچ علی

۶۸۱۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۶۸۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنْ لَلَّهِ تَسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ)) وَزَادَ هَمَّامٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((إِنَّهُ وَتَرْتِجِبُ الْوُتُونَ))

بَابُ الْعَزْمِ بِالْذُّعَاءِ وَلَا يَقْلُ إِنْ شِئْتَ

۶۸۱۱- عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعِزِّمْ فِي الدُّعَاءِ وَلَا يَقْلُ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّ اللَّهَ لَا مُسْكَرَةَ لَهُ))

باب: یوں دعا کرنا منع ہے کہ اگر تو چاہے تو بخش مجھ کو
۶۸۱۱- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو قطعی طور سے دعا کرے یعنی یوں کہے یا اللہ بخش دے مجھ کو اور یوں نہ کہے اگر تو چاہے بخش دے مجھ کو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں (تو وہ جو کام کرتا ہے اپنی خوشی اور مرضی ہی سے کرتا ہے پس بندے کو یہ شرط لگانے کی کیا ضرورت ہے اس میں ایک طرح کی بے پروائی نکلتی ہے علام کو چاہیے کہ اپنے آقا سے گڑگڑا کر مانگے۔

۶۸۱۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقْلُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ وَلَكِنْ لِيَعِزِّمْ الْمَسْأَلَةَ وَلِيُعْظِمَ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَتَعَاطَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ.

۶۸۱۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو یوں نہ کہے یا اللہ بخش دے مجھ کو اگر چاہے تو بلکہ مطلب حاصل ہونے کا یقین رکھ کر مانگے اس لیے کہ اللہ کے نزدیک کوئی بات بڑی نہیں جس کو وہ دیوے۔

۱۲ نمازیں تین بار طہارت سات بار طواف سات بار سعی ایام تشریق بھی تین ہیں سات بار رومی زکوٰۃ کا نصاب پانچ و سق پانچ اوقیہ پانچ اونٹ (نووی مختصراً) حسن حصین میں یہ ننانوے نام یوں مذکور ہیں

هو الله الذي لا اله الا هو الرحمن الرحيم الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر الخالق البارئ المصور الغفار القهار الوهاب الرزاق الفتاح العليم القابض الباسط الخافض الرفع المعز المذل السميع البصير الحكيم العدل اللطيف الخبير الحليم العظيم الغفور الشكور العلي الكبير الحفيظ المقيت الحسيب الجليل الكريم الرقيب المجيب الواسع الحكيم الودود المجيد الباعث الشهيد الحق الوكيل القوي المتين الولي الحميد المحصي المبدئ المعيد المحي المميت الحي القيوم الواجد الماجد الواحد الصمد القادر المقدر المقدم الموحى الاول الاخر الظاهر الباطن الوالي المتعالي البر التواب المنتقم العفو الرؤف مالك الملك ذو الجلال والاكرام المقسط الجامع الغني المغني المانع الضار النافع النور الهادي البديع الباقي الوارث الرشيد الصبور.

۶۸۱۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے یا اللہ مجھ کو بخش دے اگر تو چاہے یا اللہ مجھ پر رحم کر اگر تو چاہے بلکہ صاف طور سے بلا شرط مانگے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم اس پر زور ڈالنے والا نہیں۔

باب: موت کی آرزو کرنا منع ہے

۶۸۱۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے کسی آفت کی وجہ سے جو اس پر آوے اگر ایسی ہی خواہش ہو تو یوں کہے یا اللہ جلا مجھ کو جب تک جینا میرے لیے بہتر ہو اور مار مجھ کو جب مرنا میرے لیے بہتر ہو۔

۶۸۱۵- ترجمہ دعویٰ ہے جو اوپر گزر رہا۔

۶۸۱۶- نضر بن انس سے روایت ہے انس ان دنوں زندہ تھے کہ انس کہتے تھے اگر رسول اللہ ﷺ نے موت کی آرزو سے منع نہ کیا ہوتا تو میں مرنے کی آرزو کرتا۔

۶۸۱۷- قیس بن ابی حازم سے روایت ہے ہم خیاب بن اللات کے پاس گئے انھوں نے سات دلوں لگائے تھے (کسی بیماری کی وجہ سے) اپنے پیٹ میں تو کہا کہ اگر رسول اللہ نے ہم کو منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی آرزو کرنے سے تو میں موت کے لیے دعا کرتا۔

۶۸۱۸- ترجمہ وہی ہے جو گزر رہا۔

۶۸۱۹- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے اور نہ موت آنے سے پہلے موت کی دعا کرے کیونکہ جو کوئی تم میں سے مر جاتا ہے اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے اور مزاج کو

۶۸۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيُغْرَمَ فِي الدُّعَاءِ فَإِنَّ اللَّهَ صَانِعُ مَا شَاءَ لَا مَكْرَهَ لَهُ))

بَابُ كَرَاهَةِ تَمَنِّي الْمَوْتِ

۶۸۱۴- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِيَضُرَّ نَزْلُ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنَّيًا فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي وَتَوَلَّيْ إِذَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي))

۶۸۱۵- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((مِنْ هُرْ أَصَابَهُ))

۶۸۱۶- عَنْ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ وَأَنَسٍ يَوْمَئِذٍ حَيٌّ قَالَ أَنَسٌ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ))

۶۸۱۷- عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى خَبَابٍ وَقَدْ أَكْتَوَى سَبْعَ كَيِّاتٍ فِي بَطْنِهِ فَقَالَ لَوْ مَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ

۶۸۱۸- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۶۸۱۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ

(۶۸۱۶) نوٹی نے کہا اگر دین کی آفت ہو یا فتنہ میں پڑنے کا ڈر ہو تو موت کی آرزو کرنا جائز ہے اور ایسا سلف کے بعض لوگوں نے کیا ہے دین کی خرابی کے ڈر سے لیکن افضل یہ ہے کہ مبر کرے اور قضائے الہی سے راضی رہے۔

عمر زیادہ ہونے سے بھلائی زیادہ ہوتی ہے (کیونکہ وہ زیادہ نیکیاں کرتا ہے)۔

إِنَّهُ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ انْقَطَعَ عَمَلُهُ وَإِنَّهُ لَا يَزِيدُ الْمُؤْمِنَ عَمْرُؤُهُ إِلَّا خَيْرًا))

باب: جو شخص اللہ سے ملنے کی آرزو رکھتا ہے

بَابُ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ

۶۸۲۰- عبد اللہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔

۶۸۲۰- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ))

۶۸۲۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۸۲۱- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ.

۶۸۲۲- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ موت کو تو ہم میں سے سب ناپسند کرتے ہیں آپ نے فرمایا میرا یہ مطلب نہیں بلکہ مومن جب (اس کا آخر وقت آجاتا ہے) خوشخبری دیا جاتا ہے اللہ کی رحمت اور رضامندی کی اور جنت کی تو وہ اللہ سے ملنا چاہتا ہے (اور بیماری اور دنیا کے کمزور ہات سے جلد خلاصی پانا) اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور کافر جب (آخر وقت آتا ہے) اس کو خبر دی جاتی ہے اللہ کے عذاب اور غصہ کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند نہیں کرتا اللہ عزوجل بھی اس سے ملنا پسند نہیں کرتا۔

۶۸۲۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَكْرَاهِيَةَ الْمَوْتِ فَكَلَّمْنَا نَكْرَهُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَيْسَ كَذَلِكَ وَلَكِنْ الْمُؤْمِنُ إِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللَّهِ وَرِضْوَانِهِ وَجَنَّتِهِ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ فَأَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَسَخَطِهِ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ))

۶۸۲۳- مذکورہ بالا حدیث ابو قتادہ سے بھی مروی ہے۔

۶۸۲۳- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۶۸۲۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اتنا زیادہ ہے کہ موت پہلے ہوتی ہے پھر اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوتی ہے۔

۶۸۲۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَالْمَوْتُ قَبْلَ لِقَاءِ اللَّهِ))

۶۸۲۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۸۲۵- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمِثْلِهِ.

۶۸۲۶- عَنْ شَرِيحِ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ كَرِهَهُ)) قَالَ فَاتَّيْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا إِنْ كَانَ كَذَلِكَ فَقَدْ هَلَكْنَا فَقَالَتْ إِنْ هَلَكْنَا مِنْ هَلَاكِ بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا ذَلِكَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ)) وَلَيْسَ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا وَهُوَ يَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَتْ فَذَقَالَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَيْسَ بِالَّذِي تَذَمُّبُ إِلَيْهِ وَلَكِنْ إِذَا شَخَّصَ الْبَصْرُ وَخَشَرَجَ النَّصْدَرُ وَاقْتَضَى الْجِلْدُ وَتَشَنَّجَتِ الْأَصَابِعُ فَعَبَدَ ذَلِكَ مِنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ.

۶۸۲۶- شریح بن ہانی سے روایت ہے ابو ہریرہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا جو کوئی اللہ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے میں یہ حدیث ابو ہریرہ سے سن کر حضرت عائشہ کے پاس گیا اور کہا اے ام المؤمنین ابو ہریرہ نے ہم سے وہ حدیث بیان کی رسول اللہ سے اگر وہ حدیث ٹھیک ہو تو ہم سب تباہ ہو گئے انہوں نے کہا رسول اللہ کے فرمانے سے جو ہلاک ہو وہی حقیقت میں ہلاک ہوا کہہ تو وہ کیا ہے میں نے کہا رسول اللہ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ سے ملنا نہیں چاہتا اللہ بھی اس سے ملنا نہیں چاہتا اور ہم میں سے تو کوئی ایسا نہیں ہے جو مرنے کو برا نہ سمجھے حضرت عائشہ نے کہا بے شک رسول اللہ نے فرمایا ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے جو تو سمجھتا ہے بلکہ جب کبھی پھر جاویں اور دم رک جاوے سینہ میں اور روئیں بدن پر کھڑی ہو جاویں اور انگلیاں نیزھی ہو جاویں (یعنی نزع کی حالت میں) اس وقت جو اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے۔

۶۸۲۷- عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ هِنْدٍ الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ عُبَيْرٍ.

۶۸۲۸- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ))

۶۸۲۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۸۲۸- ابو موسیٰ نے بھی ایسی ہی روایت ہے۔

باب: اللہ تعالیٰ کی یاد اور قرب کی فضیلت

باب فضل الذکر والدعاء والتقرب إلى الله تعالى

۶۸۲۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس

۶۸۲۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں علم اور سمع اور مدد اور توفیق اور اجابت سے) جب وہ مجھے بلا دے۔

۶۸۳۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب کوئی بندہ ایک بالشت برابر میرے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ برابر اس کے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ ایک ہاتھ مجھ سے نزدیک ہوتا ہے تو میں ایک باغ یا بوع (دونوں ہاتھوں کی پھیلائی) کے برابر اس سے نزدیک ہو جاتا ہوں اور جب وہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے تو میں اس کے پاس دوڑتا ہوا جاتا ہوں۔

۶۸۳۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۸۳۲- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندوں کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے اگر وہ مجھ کو اپنے جی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے جی میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھ کو جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں اس کو اس جماعت سے بہتر جماعت میں یاد کرتا ہوں اور جو وہ میرے نزدیک ایک بالشت ہوتا ہے اخیر تک۔

۶۸۳۳- ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص نیکی کرے میں اس کی دس نیکیاں لکھتا ہوں یا زیادہ اور جو برائی کرے اس کی ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے یا معاف کر دیتا ہوں اور جو شخص مجھ سے ایک بالشت نزدیک ہوتا

((إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ إِذَا دَعَانِي))

۶۸۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَقَرَّبَ عَبْدِي مِنِّي شَيْئًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِذَا تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا أَوْ بُوْعًا وَإِذَا آتَانِي يَمْسِيهِ آتَيْتُهُ هَرَوَلَةً))

۶۸۳۱- عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنِ أَبِيهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((إِذَا آتَانِي يَمْسِيهِ آتَيْتُهُ هَرَوَلَةً))

۶۸۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي فَإِنِ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي وَإِنِ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُ وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شَيْئًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَإِنِ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنِ آتَانِي يَمْسِيهِ آتَيْتُهُ هَرَوَلَةً))

۶۸۳۳- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَثْمَالِهَا وَأَزِيدُ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَجَزَاؤُهُ

(۶۸۳۰) ☆ یہ حدیث مع شرح اوپر گزر چکی۔

(۶۸۳۳) ☆ سبحان اللہ مالک عزوجل کی کیا عنایت اور پرورش ہے اور کیسی رحمت ہے اپنے غلاموں پر اسے میرے مالک میرے مولیٰ میرے آقا میرے سید میرے پاس اتنے گناہ ہیں جو زمین سے بھی شاید زیادہ ہوں اور کوئی عبادت ایسی نہیں ہے جو تیری درگاہ میں پیش کرنے کے لائق ہو پھر میں کیا کروں میرا بھروسہ تو تیری اس حدیث پر ہے میں تیرا شریک کسی کو نہیں کرتا ہوں اور شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں

ہے میں اس سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو مجھ سے ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہے میں اس سے ایک باغ نزدیک ہوتا ہوں اور جو میرے پاس چلا ہوا آتا ہے میں اس کے پاس روز تاجاتا ہوں اور جو مجھ سے ملے زمین بھر گناہوں کے ساتھ لیکن شرک نہ کرتا ہو تو میں اتنی ہی بخشش کے ساتھ اس سے ملونگا۔
۶۸۳۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرل۔

سِنَّةٍ مِثْلَهَا أَوْ أَغْفِرُ وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي شَيْئًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ مِنِّي ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ بَاعًا وَمَنْ آتَانِي يَحْشِي آتِيَتَهُ مَهْرَوْلَةً وَمَنْ لَقِنِي بِقُرَابِ الْأَرْضِ خَطِيئَةٌ لِي يُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَقِيْتُهُ بِمِثْلِهَا مَغْفِرَةً))

۶۸۳۴- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَلَّةٌ ((عَشْرٌ أَشْأَلَهَا أَوْ أَرِيذٌ))

بَابُ كَرَاهَةِ الدُّعَاءِ بِتَعْجِيلِ

العُقُوبَةِ فِي الدُّنْيَا

باب: دنیا میں عذاب ہو جانے کی دعا

کرنا مکروہ ہے

۶۸۳۵- انس سے روایت ہے رسول اللہ نے ایک مسلمان کی عیادت کی جو بیماری سے چھڑنے کی طرح ہو گیا (یعنی بہت ضعیف اور ناتواں ہو گیا تھا) آپ نے اس سے فرمایا تو کچھ دعا کیا کرتا تھا یا خدا تعالیٰ سے کچھ سوال کیا کرتا تھا وہ بولا ہاں میں یہ کہا کرتا تھا یا اللہ جو کچھ تو مجھ کو آخرت میں عذاب کرنے والا ہے وہ دنیا ہی میں کر لے رسول اللہ نے فرمایا سبحان اللہ تجھے اتنی طاقت کہاں ہے کہ خدا کا عذاب اٹھا سکے (دنیا میں) تو نے یہ کیوں نہیں کہا یا اللہ مجھ کو دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور مجھ کو بچالے جہنم کے عذاب سے پھر آپ نے اس کے لیے دعا کی اللہ

۶۸۳۵- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَادَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَدْ عَفَتَ فَصَارَ مِثْلَ الْقَرْمِخِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هَلْ كُنْتَ تَدْعُو بِشَيْءٍ أَوْ تَسْأَلُهُ بِأَيِّ شَيْءٍ قَالَ نَعَمْ كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْتُ مَعَاظِمِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَتَعْجَلْ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسْحَانِ اللَّهُ لَا تُطِيفُهُ أَوْ لَا تَسْطِيفُهُ أَلَّا قُلْتَ اللَّهُمَّ إِنِّي فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَلْنَا عَذَابَ النَّارِ

تجھ میرے خداوند جب میں تیرا غلام ہوں اور تیری غلامی کو اپنی عزت سمجھتا ہوں پھر میں کسی اور غلام کو تیرے برابر کیسے کر سکتا ہوں جہاں میں سب تیرے غلام ہیں تو ہی اکیلا مالک اور آقا ہے میں اپنے آقا کو چھوڑ کر غلاموں سے کیوں مانگوں غلاموں کی کیوں عبادت کروں عبادت کے لائق غلام کیسے ہو سکتا ہے عبادت کے لائق تو مالک اور آقا ہوتا ہے اور مالک اور آقا کوئی نہیں سوا تیرے۔

(۶۸۳۵) یہ بندہ کی نادانی ہے کہ مالک سے ایسا سوال کرے کہ آخرت کے بدلے دنیا میں عذاب کر دیوے بندہ کی بساط کیا وہ مالک کے عذاب کو کیوں برداشت کر سکتا ہے اے میرے مالک تو جانتا ہے کہ میں کیسا ضعیف اور ناتواں ہوں میرا دل کیسا کمزور ہے میں ذرا سی بیماری اور ردکھ درد کا بھی تحمل نہیں کر سکتا تو اپنے فضل و کرم سے اور تو اپنی بادشاہت کے صدقہ سے اپنے اس غلام کو آرزو کر دے دنیا اور آخرت کی تکلیف سے اے میرے بادشاہ میں تیرے صدقے مجھ کو بچالے دنیا اور آخرت دونوں کے صدقوں سے اور مجھ کو اپنی پناہ میں کر لے ہر ایک دکھا درد اور بیماری اور عذاب سے تیری پناہ نہایت مضبوط ہے اے میرے مالک تیرے اس غلام کو سوا تیرے اور کسی کی پناہ نہ کام آتی ہے نہ اس غلام کو سوا تیری پناہ کے اور کسی غلام کی پناہ و کار ہے۔

قَالَ فَدَعَا اللَّهَ لَهُ فَشَفَاهُ.))

عزوجل سے اللہ تعالیٰ نے اس کو اچھا کر دیا۔

۶۸۳۶- عَنْ حُمَيْدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ ((وَقَنَا عَذَابَ النَّارِ)) وَلَمْ يَذْكُرْ الزِّيَادَةَ.

۶۸۳۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۸۳۷- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ يَعُودُهُ وَقَدْ صَارَ كَالْفَرْخِ بِمَعْنَى حَدِيثِ حُمَيْدٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ لَا طَاقَةَ لَكَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فَدَعَا اللَّهَ لَهُ فَشَفَاهُ.

۶۸۳۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس میں یہ ذکر نہیں کہ آپ نے دعا کی اور وہ صحت یاب ہو گیا۔

۶۸۳۸- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

۶۸۳۸- مذکورہ بالا حدیث حضرت انسؓ سے بھی مروی ہے۔

بَابُ فَضْلِ مَجَالِسِ الذِّكْرِ

باب: ذکر الہی جس مجلس میں ہو اس کی فضیلت

۶۸۳۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنْ لِلَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَلَائِكَةٌ سَيَّارَةٌ فَضُلًّا يَتَّبِعُونَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا مَجْلِسًا فِيهِ ذِكْرٌ قَعَدُوا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ بِأَجْنِحَتِهِمْ حَتَّى يَمْلَأُوا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَإِذَا تَفَرَّقُوا عَرَجُوا وَصَعِدُوا إِلَى السَّمَاءِ قَالَ فَيَسْأَلُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ فَيَقُولُونَ جِئْنَا مِنْ عِنْدِ عِبَادِكَ فِي الْأَرْضِ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيُهَلِّلُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيَسْأَلُونَكَ قَالَ وَمَاذَا يَسْأَلُونِي قَالُوا يَسْأَلُونَكَ جَنَّتِكَ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا جَنَّتِي

۶۸۳۹- ابوہریرہؓ سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو سیر کرتے پھرتے ہیں جن کو اور کچھ کام نہیں وہ ذکر الہی کی مجلسوں کو ڈھونڈتے ہیں پھر جب کسی مجلس کو پاتے ہیں جس میں ذکر الہی ہوتا ہے وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور ایک کو ایک چھالیتے ہیں یہاں تک کہ ان کے پروں سے زمین سے لے کر آسمان تک جگہ بھر جاتی ہے جب لوگ ان مجلسوں سے جدا ہو جاتے ہیں تو وہ فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور آسمان پر جاتے ہیں پروردگار جل و علا ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ خوب جانتا ہے تم کہاں سے آئے وہ عرض کرتے ہیں ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے زمین میں ہو کر وہ تیری پاکی بول رہے ہیں اور تیری بڑائی کر رہے ہیں اور لا الہ الا اللہ کہہ رہے ہیں اور تیری تعریف کر رہے ہیں (یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھ رہے ہیں اور تجھ سے

(۶۸۳۹) اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ ذات الہی ہمارے اوپر ہے آسمانوں کے اوپر عرش پر تمام اہل اسلام کا اس پر اتفاق ہے بجز چند جہمیوں اور جھپٹے کٹھ ملاؤں کے جو منطوق اور کلام پڑھ کر اس اجماع سے نکل گئے۔

نیز اس حدیث سے ذکر الہی کی فضیلت اور ذکر الہی کے ساتھ بیٹھنے کی فضیلت نکلی ذکر و طرح سے ہے ایک زبان سے دوسرے دل سے اور اختلاف ہے کہ کونسا افضل ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ آہستہ زبان سے ذکر کرنا دل لگا کر سب سے افضل ہے اور ذکر قلبی کو بھی ملائکہ لکھتے ہیں اور اس کی کوئی نشانی ہے جس سے ملائکہ اس کو پہچان لیتے ہیں۔ (نووی مختصراً)

کچھ مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے مجھ سے کیا مانگتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں تجھ سے جنت مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے کیا انھوں نے میری جنت کو دیکھا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں انھوں نے تو نہیں دیکھا اے مالک ہمارے پروردگار فرماتا ہے پھر اگر وہ میری جنت کو دیکھتے تو کیا حال ہوتا ان کا فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری پناہ مانگتے ہیں پروردگار فرماتا ہے کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں فرشتے عرض کرتے ہیں تیری آگ سے اے مالک ہمارے پروردگار فرماتا ہے کیا انھوں نے آگ کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں نہیں پروردگار فرماتا ہے پھر اگر وہ میری آگ کو دیکھتے تو ان کا حال کیا ہوتا فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری بخشش چاہتے ہیں پروردگار فرماتا ہے (صدقے اس کے کرم اور فضل و عنایت کے) میں نے ان کو بخش دیا اور جو وہ مانگتے ہیں وہ دیا اور جس سے پناہ مانگتے ہیں اس سے پناہ دی پھر فرشتے عرض کرتے ہیں اے مالک ہمارے ان لوگوں میں ایک فلاں بندہ بھی تھا جو گنہگار ہے وہ ادھر سے نکلا تو ان کے ساتھ بیٹھ گیا تھا پروردگار فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا وہ لوگ ایسے ہیں جن کا ساتھی بد نصیب نہیں ہوتا۔

باب: آپ اکثر کون سی دعا کرتے

۶۸۳۰- عبد العزیز بن صہیب سے روایت ہے قتادہ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کو کسی دعا زیادہ مانگتے انس نے کہا آپ اکثر یہ دعا مانگتے اللھم اتنا فی الدنیا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار اور انس بھی جب دعا کرنا چاہتے تو یہی دعا کرتے اور جب دوسری کوئی دعا کرتے تو اس میں بھی یہ دعا ملا لیتے۔

قَالُوا لَا أَيْ رَبِّ قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا جَنَّتِي قَالُوا وَيَسْتَجِيرُونَكَ قَالَ وَمِمَّ يَسْتَجِيرُونَ بِي قَالُوا مِنْ نَارِكَ يَا رَبِّ قَالَ وَهَلْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا لَا قَالَ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْا نَارِي قَالُوا وَيَسْتَغْفِرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَأَعْطَيْتُهُمْ مَا سَأَلُوا وَأَجْرْتُهُمْ مِمَّا اسْتَجَارُوا قَالَ فَيَقُولُونَ رَبِّ فِيهِمْ فَلَانِ عَبْدٌ خَطَاةٌ إِنَّمَا مَرٌّ فَجَلَسَ مَعَهُمْ قَالَ فَيَقُولُ وَلَهُ غَفَرْتُ هُمْ الْقَوْمُ لَا يَشْفِي بِهِمْ جَلِيسُهُمْ))

بَابُ أَكْثَرِ دُعَائِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۶۸۴۰- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ قَالَ سَأَلَ قَتَادَةَ أَنَسًا أَيُّ دَعْوَةٍ كَانَ يَدْعُو بِهَا النَّبِيُّ ﷺ أَكْثَرَ قَالَ كَانَ أَكْثَرَ دَعْوَةٍ يَدْعُو بِهَا يَقُولُ ((اللَّهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)) قَالَ وَكَانَ أَنَسٌ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ بِدَعْوَةٍ دَعَا بِهَا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ

(۶۸۳۰) یہ دعا مختصر اور جامع ہے دنیا اور آخرت سے دونوں کی خوبی کا سوال اس میں موجود ہے اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو بہت پڑھتے۔

بِدَعَاءِ دَعَا بِهَا فِيهِ.

بھی یہ دعا مالا لیتے۔

۶۸۴۱- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اکثر آپ کی یہ دعا تھی ربنا اتنا فی الدنیا حسنة و فی الاخرة حسنة و قنا عذاب النار اے مالک ہمارے ہم کو دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہم کو بچالے آگ کے عذاب سے۔

۶۸۴۱- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ)).

بَاب فَضْلِ التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ

باب: لا اله الا الله اور سبحان الله اور دعا کی فضیلت

۶۸۴۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہے لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير ایک دن میں سو بار تو اس کو اتنا ثواب ہوگا جیسے دس بردے (غلام) آزاد کئے اور سو نیکیاں اس کی لکھی جاویں گی اور سو برائیاں اس کی میٹ دی جاویں گی اور شیطان سے اس کو بچاؤ رہے گا دن بھر شام تک اور کوئی شخص اس دن اس سے بہتر عمل نہ لاوے گا مگر جو اس سے زیادہ عمل کرے (یعنی یہی تسبیح سو سے زیادہ پڑھے یا اور اعمال خیر زیادہ کرے) اور جو شخص سبحان الله وبحمده دن میں سو بار کہے اس کے گناہ میٹ دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔

۶۸۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عِدَّةٌ عَشْرٍ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيتَ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمِيتِي وَلَمْ يَأْتِ أَحَدًا أَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدًا عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ وَمَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ)).

۶۸۴۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح کو اور شام کو سبحان الله وبحمده سو بار کہے قیامت کے دن اس سے بہتر کوئی عمل لے کر نہ آوے گا مگر جو اتنا ہی یا اس سے زیادہ کہے۔

۶۸۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمِيتِي سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدًا قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ)).

۶۸۴۴- عمرو بن ميمون رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير اس کو اتنا ثواب ہوگا جیسے چار شخصوں کو حضرت اسماعیل کی اولاد

۶۸۴۴- عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ أَرْبَعَةَ أَنْفُسٍ مِنْ

وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ.

سے آزاد کر لیا۔

۶۸۴۵- عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ سَبَّحْتَهُ قَالَ مِنْ أَبِي أَبِي لَيْلَى قَالَ فَأَنْتَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ مِمَّنْ سَبَّحْتَهُ قَالَ مِنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

۶۸۴۵- عمرو بن ميمون رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث ابن ابی لیلی نے سنی انھوں نے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۶۸۴۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ غَلِيَّ اللَّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ)).

۶۸۴۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو کلمے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں اور (قیامت کے دن) میزان میں بھاری ہوں گے اور پروردگار کو بہت پسند ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

۶۸۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ)).

۶۸۴۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کہوں سبحان اللہ والحمد لله ولا اله الا الله واللہ اکبر تو یہ مجھ کو زیادہ پسند ہے ان تمام چیزوں سے جن پر آفتاب نکلتا ہے۔

۶۸۴۸- عَنْ سَعْدِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ عَلَّمَنِي كَلِمَاتًا أَقُولُهُ قَالَ ((قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ قَالَ فَهَذَا لِيَ لِرَبِّي فَمَا لِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي)) قَالَ مُوسَى أَمَا عَافِيَنِي فَأَنَا أَنْوَهُمْ وَمَا أُذْرِي وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي حَدِيثِهِ قَوْلَ مُوسَى.

۶۸۴۸- سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک گنوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کوئی کلام بتائیے جس کو میں کہا کروں آپ نے فرمایا یہ کہا کر لا اله الا الله وحده لا شريك له الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله رب العالمين لا حول ولا قوة الا بالله العزيز الحكيم وہ گنوار بولا ان کلموں میں تو میرے مالک کی تعریف ہے میرے لیے بتائیں آپ نے فرمایا کہ اللهم اغفر لي وارحمني واهدني وارزقني موسی نے کہا جو راوی ہے اس حدیث کا کہ عافنی کا مجھ کو خیال آتا ہے پر یاد نہیں۔

۶۸۴۹- عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَلِّمُ مَنْ أَسْلَمَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي)).

۶۸۴۹- ابو مالک اشجعی سے روایت ہے انھوں نے اپنے باپ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ جو کوئی مسلمان ہوتا اس کو یہ سکھلاتے اللہم اغفر لي وارحمني واهدني وارزقني۔

۶۸۵۰- عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ كَانَ

۶۸۵۰- وہی ہے اس میں یہ ہے کہ جو کوئی مسلمان ہوتا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو نماز سکھلاتے پھر ان کلموں کے ساتھ دعا کرنے کا حکم کرتے اللھم اغفر لی وارحمنی واهدنی وعافنی وارزقنی۔

۶۸۵۱- ابو مالک اشجعی سے روایت ہے انھوں نے سار رسول اللہ ﷺ سے آپ کے پاس ایک شخص آیا اور بولایا رسول اللہ ﷺ میں کیا کہوں جب اپنے رب سے مانگوں آپ نے فرمایا کہ اللھم اغفر لی وارحمنی واهدنی وعافنی وارزقنی۔ اور آپ ان کلموں کو فرماتے وقت ایک ایک انگلی بند کرتے جاتے تھے تو سب بند کر لیں صرف انگوٹھا رہ گیا آپ نے فرمایا یہ کلمے دنیا اور آخرت دونوں کے فائدے تیرے لیے اکٹھا کر دیں گے۔

۶۸۵۲- سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے آپ نے فرمایا کیا تم میں سے کوئی عاجز ہے ہزار نیکیاں ہر روز کرنے سے ایک شخص نے آپ کے پاس بیٹھنے والوں میں سے پوچھا کیونکہ ہم میں سے کوئی ہزار نیکیاں کرے گا آپ نے فرمایا سو بار سبحان اللہ کہے تو ہزار نیکیاں اس کے لیے لکھی جائیں گی اور ہزار گناہ اس کے مٹانے جائیں گے۔

باب: قرآن کی تلاوت اور ذکر کے لیے جمع ہونے کی

فضیلت

۶۸۵۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مومن پر سے کوئی سختی دنیا کی دور کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر آخرت کی سختیوں میں سے ایک سختی دور کرے گا اور جو شخص مفلس کو مہلت دیوے (یعنی اس پر تقاضا اور سختی نہ کرے اپنے قرض کے لیے) اللہ تعالیٰ اس پر آسانی کرے گا دنیا اور

الرَّجُلُ إِذَا اسْتَلَمَ عَلْمَهُ النَّبِيِّ ﷺ الصَّلَاةَ ثُمَّ اَمْرًا أَنْ يَدْعُوَ بِهَذِهِ الْكَلِمَاتِ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي))

۶۸۵۱- عَنْ أَبِي مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أَقُولُ حِينَ أَسْأَلُ رَبِّي قَالَ قُلْ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَعَافِنِي وَارْزُقْنِي وَيَجْمَعْ أَصَابِعَهُ إِلَّا إِبْهَامَهُ فَإِنَّ هَؤُلَاءِ تَجْمَعُ لَكَ دُنْيَاكَ وَآخِرَتَكَ))

۶۸۵۲- عَنْ سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((أَنْعِزْ أَحَدَكُمْ أَنْ يَكْتَسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْتَسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيَكْتُبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ))

بَابُ فَضْلِ الْجَمَاعِ عَلَى تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَعَلَى الذِّكْرِ

۶۸۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ نَفَسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كَرْبَةً مِنْ كَرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كَرْبَةً مِنْ كَرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَيَّ مُعْسِرَ اللَّهِ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

(۶۸۵۳) یعنی شیخوں اور بزرگوں کی اولاد ہونا کچھ مفید نہیں بلکہ عمل عمدہ کرنا چاہیے خودی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا کہ مسجد میں قرآن پڑھنے کے لیے جمع ہونا افضل ہے ہمارا اور جمہور علماء کا بھی مذہب ہے اور مالک نے اس کو کروہ کہا ہے اور بعض مالکیہ نے امام مالک کے قول کی تائید کی ہے۔

آخرت میں اور جو شخص کسی مسلمان کا عیب ڈھانکے گا دنیا میں تو اللہ تعالیٰ اس کا عیب ڈھانکے گا دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں رہے گا جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہے گا اور جو شخص راہِ چلے علم حاصل کرنے کے لیے (یعنی علم دین خالص خدا کے لیے) اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ سہل کر دے گا اور جو لوگ جمع ہوں کسی اللہ کے گھر میں اللہ کی کتاب پڑھیں اور ایک دوسرے کو پڑھاویں تو ان پر خدا کی رحمت اترے گی اور رحمت ان کو ڈھانپ لے گی اور فرشتے ان کو گھیر لیں گے اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر کرے گا اپنے پاس رہنے والوں میں (یعنی فرشتوں میں) اور جس کا عمل کوتاہی کرے تو اس کا خاندان (نسب) کچھ کام نہ آوے گا۔

۶۸۵۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۸۵۵- ابو مسلم سے روایت ہے انہوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں ابو ہریرہ اور ابو سعید خدریؓ پر ان دونوں نے گواہی دی رسول اللہؐ پر آپ نے فرمایا کہ جو لوگ بیٹھ کر ذکر کریں اللہ تعالیٰ کا تو ان کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور رسیکنہ (اطمینان اور دل کی خوشی) ان پر اترتی ہے اور اللہ تعالیٰ فرشتوں میں ان کا ذکر کرتا ہے۔

۶۸۵۶- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۶۸۵۷- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے معاویہؓ نے مسجد میں

وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ
فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ
فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ
وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِي بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ اللَّهِ
يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَدَارَسُونَ بَيْنَهُمْ إِلَّا
نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَغَشِيَتْهُمْ الرَّحْمَةُ
وَخَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ
عِنْدَهُ وَمَنْ بَطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ
نَسَبُهُ

۶۸۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَخَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَثَلِ حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنْ حَدِيثَ أَبِي أُسَامَةَ لَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ التَّسْبِيرِ عَلَى الْمُعْسِرِ.

۶۸۵۵- عَنْ الْأَعْرَبِيِّ أَبِي مُسْلِمٍ أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا خَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ))

۶۸۵۶- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۶۸۵۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

تہ مترجم کہتا ہے کہ امام مالک کو شاید یہ حدیث نہیں پہنچی یا ان کا مطلب یہ ہو گا کہ پکار کر قرآن پڑھنا اس طرح سے کہ نمازیوں کو تکلیف ہو کر دے اور مسجد کا حکم ہے اگر مدرسہ یا باط میں لوگ جمع ہوں قرآن پڑھنے کے لیے۔

(۶۸۵۷) زے قسمت ان لوگوں کی مالک نے ان کی یاد کی اور ان کی خوبی بیان کی غلام کے لیے اس سے زیادہ کونسی نعمت ہوگی کہ مالک اس سے خوش ہو اور اس کی ثناء اور صفت بیان کرے یا اللہ اپنے فضل اور کرم سے ہماری بھی مغفرت کر گو ہم بڑے گنہگار ہیں پر برے ہیں یا بھلے تھے

ایک حلقہ دیکھا (لوگوں کا) پوچھا تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو وہ بولے ہم بیٹھے ہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کو معاویہ نے کہا تم اس لیے بیٹھے ہو یا اور بھی کچھ کام کے لیے وہ بولے نہیں قسم خدا کی صرف خدا کی یاد کے لیے بیٹھے ہیں معاویہ نے کہا میں نے تم کو اس لیے قسم نہیں دی کہ تم کو جھوٹا سمجھا اور میرا جو رتبہ تھا رسول اللہ کے پاس اس رتبہ کے لوگوں میں کوئی مجھ سے کم حدیث روایت کرنے والا نہیں (یعنی میں سب لوگوں سے کم حدیث روایت کرتا ہوں) ایک بار رسول اللہ اپنے اصحاب کے حلقہ پر نکلے اور پوچھا تم کیوں بیٹھے ہو وہ بولے ہم بیٹھے ہیں اللہ جل و علا کا ذکر کرتے ہیں اور اس کی تعریف کرتے ہیں اور شکر کرتے ہیں کہ اس نے ہم کو اسلام کی راہ بتلائی اور ہمارے اوپر احسان کیا آپ نے فرمایا قسم اللہ کی تم اس لیے بیٹھے ہو یا اور کسی کام کے لیے وہ بولے قسم اللہ کی ہم تو صرف اسی واسطے بیٹھے ہیں آپ نے فرمایا میں نے تم کو اس لیے قسم نہیں دی کہ تم کو جھوٹا سمجھا بلکہ میرے پاس حضرت جبرئیل آئے اور بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کی فضیلت بیان کر رہا ہے فرشتوں کے سامنے۔

عَنْهُ قَالَ حَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَيَّ حَلْقَةً فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا أَجَلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ قَالَ وَاللَّهِ مَا أَجَلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَجَلَسْنَا إِلَّا ذَلِكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمُ أَسْتَخْلِفُكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي وَإِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَجَ عَلَيَّ حَلْقَةً مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجَلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنُحَمِّدُهُ عَلَيَّ مَا هَذَا إِلَّا لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ بِهِ غَلْبًا قَالَ اللَّهُ ((مَا أَجَلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَجَلَسْنَا إِلَّا ذَلِكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمُ أَسْتَخْلِفُكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَلَكِنَّهُ أَنَا بِي جَبْرِيْلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ))

تیرے بندے اور غلام ہیں سوا تیرے نہ کسی کی عبادت کرتے ہیں نہ کسی سے مراد مانگتے ہیں نہ کسی کو مصیبت کے وقت پکارتے ہیں نہ کسی کو ہر جگہ اور ہر وقت حاضر اور ناظر جانتے ہیں تو ہی روزی دینے والا ہے اور تو ہی لولا دینے والا اور تو ہی پیدا ہی سے تندرست کر دینا والا اور تو ہی درد اور مصیبت کو دور کرنے والا ہماری نماز اور روزہ اور صدقہ اور خیرات اور دعا اور سب عبادتیں تیرے ہی لیے اور تجھی سے ہیں سوا تیرے نہ ہم کسی سے دعا کرتے ہیں نہ اٹھتے بیٹھتے سوا تیرے اور کسی کا نام لیتے ہیں جس رحم کرے مالک اور اسے آقا اور اسے شاہد اور اسے رب اور اسے سولی اپنے تصور و ارغلاموں پر تیرے اچھے غلاموں کے پاس تو ایسے عمل بھی ہیں اور ہمارے پاس تو ایک عمل بھی ایسا نہیں جس کو ہم تیری درگاہ عالیہ میں پیش کریں ہم خالی ہاتھ ہیں بچارے گناہوں کے بارے تصوروں میں دے ہوئے خطاؤں سے لہے ہوئے ہمارا بیڑا پار کرنے والا کون ہے سوا تیرے اور ہمارا ہاتھ پکڑنے والا اور ہمارا سنبھالنے والا کون ہے سوا تیرے تو ہی اگر ہماری بچاری پر رحم کرے تو ہمارا ٹھکانا لگے ورنہ ہم نے جو کام کئے ہیں تو ان کو خوب جانتا ہے ہم جانتے ہیں کہ وہ کام نہایت برے ہیں اور ہم کو سوا شرمندگی اور عاجزی اور اقرار کے اور کیا جواب ہے اے مالک ہمارے ہم سر اسر قصص و وار ہیں اور ہمارے پاس کچھ پونجی نہیں ہے پھر ایسے محتاج بے سامان ننگے غلاموں کا ٹھکانا کہاں ہے اور کون ان کو پوچھتا ہے سوا تیرے تو ہی رحم کرنے والا ہے تو ہی مالک ہے۔

باب استِحَابِ الْاِسْتِغْفَارِ وَالِاسْتِغْفَارِ مِنْهُ

۶۸۵۸- عَنْ الْأَعْرَابِيِّ الْمُرَبِّيِّ وَكَانَتْ لَهُ صَحَابَةٌ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّهُ
لَيُغَانُ عَلَى قَلْبِي وَإِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ
مِائَةَ مَرَّةٍ))

باب: خدا سے مغفرت مانگنے کی فضیلت

۶۸۵۸- افرمزی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ صحابی تھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے دل پر پردہ ہو جاتا
ہے (یعنی خدا سے کبھی غافل ہو جاتا ہوں) اور میں خدا سے ہر روز
سویار مغفرت مانگتا ہوں۔

بابُ التَّوْبَةِ

۶۸۵۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ فَإِنِّي
أَتُوبُ فِي الْيَوْمِ إِلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ))

۶۸۶۰- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ

۶۸۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ
تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ
اللَّهُ عَلَيْهِ))

باب: توبہ کا بیان

۶۸۵۹- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا اے لوگو توبہ کرو اللہ کی طرف کیونکہ میں توبہ کرتا ہوں
اللہ تعالیٰ سے ہر دن میں سو بار۔

۶۸۶۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرل

۶۸۶۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا جو شخص توبہ کرے پہلے اس سے کہ آفتاب بچھم سے نکلے تو
اللہ اس کو معاف کرے گا۔ (بعد آفتاب کے بچھم سے نکلنے کے
توبہ قبول نہ ہوگی اسی طرح جاں کنی یعنی نزع کے وقت توبہ قبول
نہ ہوگی نہ اس کی وصیت نافذ ہوگی)۔

بابُ اسْتِحْبَابِ خَفْضِ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ

۶۸۶۲- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ

باب: آہستہ سے ذکر کرنا افضل ہے

۶۸۶۲- ابو موسیٰ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ
تھے ایک سفر میں لوگ پکار کر بکبیر کہنے لگے آپ نے فرمایا اے

(۶۸۵۸) ☆ نوٹی نے کہا آپ کی شان یہ تھی کہ ہر لفظ خدا کی یاد میں رہیں اور اس میں کبھی غفلت ہو جاتی تو آپ اس کو گناہ سمجھتے اور اس
سے استغفار کرتے اور بعضوں نے کہا کہ آپ امت کی فکر میں مصروف ہو جاتے یا جہاد کی فکر اور مسلمانوں میں یا دشمن کے ملائے کی تدبیروں میں
اگرچہ یہ بھی بڑی عبادتیں ہیں پر آپ کے بلند مرتبہ میں یہ نزول ہے آپ استغفار کرتے اور اسی واسطے کہا گیا ہے حسنات الابرار سیات
المقربین اور بعضوں نے کہا ہے اس پردہ سے سیکھ مراد ہے اور استغفار اظہار عیودیت کے لیے ہے محاسبی نے کہا انبیاء اور ملائکہ کا خوف عظمت
الہی سے ہے اگرچہ وہ عذاب سے بے خوف ہیں ابھی مختصراً

(۶۸۵۹) ☆ نوٹی نے کہا ہر آپ کے استغفار کی وجہ گزر چکی اور وہی توبہ کی وجہ ہے ہم لوگوں کو توبہ کی زیادہ اہمیت ہے ہمارے اصحاب نے
کہا کہ توبہ کی تین شرطیں ہیں ایک توبہ کہ گناہ سے باز آوے دوسرے اس پر تادم ہو تیسرے عہد کرے کہ بارہمگر نہ کرے گا اور جو گناہ حق العباد
ہو تو ایک شرط اور ہے وہ یہ کہ اس بندے کو وہ حق لدا کرے یا اس سے معاف کر لیں۔ ابھی

لوگو! زمی کرو اپنی جانو پر (یعنی آہستہ سے ذکر کرو) کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے ہو تم پکارتے ہو اس کو جو (ہر جگہ سے) سنتا ہے نزدیک ہے اور تمہارے ساتھ ہے (یعنی علم اور احاطہ سے نووی) ابو موسیٰ نے کہا میں آپ کے پیچھے تھا اور میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہہ رہا تھا آپ نے فرمایا اے عبد اللہ بن قیس میں تجھ کو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ بتلاؤں میں نے عرض کیا بتلائیے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کہہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ (یہ کلمہ تقویض کا ہے اور اس میں اقرار ہے کہ اور کسی کو نہ طاقت ہے نہ قدرت اس وجہ سے خدائے تعالیٰ کو بہت پسند ہے)۔

۶۸۶۳- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۶۸۶۴- ابو موسیٰ سے روایت ہے وہ لوگوں کے ساتھ تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور چڑھ رہے تھے ایک گھائی پر ایک شخص جب کسی ٹیکرے پر چڑھتا تو آواز سے پکارتا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بہرے کو یا غائب کو نہیں پکارتے ہو پھر آپ نے فرمایا اے ابو موسیٰ یا اے عبد اللہ بن قیس میں تجھ کو ایک کلمہ بتلاؤں جو جنت کا خزانہ ہے میں نے عرض کیا وہ کون سا کلمہ ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

۶۸۶۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۸۶۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ جس کو تم پکارتے ہو وہ تم سے زیادہ قریب ہے تمہارے اونٹ کی گردن سے۔

فَجَعَلَ النَّاسُ يَجْهَرُونَ بِالتَّكْبِيرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَيُّهَا النَّاسُ ارْتَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ إِنَّكُمْ لَيْسَ تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ قَالَ وَأَنَا خَلْفُهُ وَأَنَا أَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ))

۶۸۶۳- عَنْ عَاصِمٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۶۸۶۴- عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّهُمْ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُمْ يَصْعَدُونَ فِي ثُبَيْبَةٍ قَالَ فَجَعَلَ رَجُلٌ كُلَّمَا عَلَا ثُبَيْبَةً نَادَى لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ قَالَ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّكُمْ لَا تُنَادُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا)) قَالَ فَقَالَ ((يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ)) قُلْتُ مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ))

۶۸۶۵- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ يَتَّبِعُنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

۶۸۶۶- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عَاصِمٍ.

(۶۸۶۳) نووی نے کہا یہ مجاز ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور مراد یہ ہے کہ وہ سنتا ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ اس قسم کی آیات اور احادیث جن میں خداوند تعالیٰ کی معیت اور قرب کا ذکر ہے باتفاق سلف اور خلف معین اور قرب علمی پر محمول ہیں پھر وہ جہمبوں کی دلیل کیونکر ہو سکتی ہے جو معاذ اللہ خداوند کریم کو ہر جگہ ذات سے سمجھتے ہیں اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ خداوند کریم کی ذات مقدس بالائے عرش ہے اور اس کا علم اور سمع اور بصر ہر چیز سے متعلق ہے وہ ہر جگہ حاضر ہے بحضور علمی اور ناظر ہے۔

۶۸۶۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ جس کو تم پکارنا ہو وہ تم سے زیادہ قریب ہے تمہارے اونٹ کی گردن ہے۔

۶۸۶۷- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ ((وَالَّذِي تَدْعُونَهُ أَقْرَبُ إِلَيَّ أَحَدِكُمْ مِنْ عُنُقِ رَاحِلَةٍ أَحَدِكُمْ)) وَلَيْسَ فِي حَدِيثِهِ ذِكْرُ ((لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) .

۶۸۶۸- ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کیا میں تجھ کو بتلاؤں ایک کلمہ جنت کے خزانوں میں سے یا ایک خزانہ جنت کے خزانوں میں سے میں نے عرض کیا بتلائیے آپ نے فرمایا کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

۶۸۶۸- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ عَلَى كَنْزٍ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ)) .

بَابُ الدَّعَوَاتِ وَالتَّعَوُّذِ

باب: دعاؤں اور اعوذ باللہ کا بیان

۶۸۶۹- ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایک دعا سکھائیے جس کو میں پڑھا کروں اپنی نماز میں آپ نے فرمایا یہ کہا کر یا اللہ میں نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا ہے یا بہت ظلم کیا ہے اور گناہوں کو کوئی نہیں بخشا سوا تیرے تو بخش دے مجھے اپنے پاس کی بخشش سے اور رحم کر مجھ پر تو بخشنے والا مہربان ہے۔

۶۸۶۹- عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ ((قُلْ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظَلَمًا كَبِيرًا وَقَالَ قَتِيبَةَ كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ)) .

۶۸۷۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ جس کو میں پڑھا کروں اپنی نماز میں اور اپنے گھر میں۔

۶۸۷۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ يَقُولُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي وَفِي بَيْتِي ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ اللَّيْثِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((ظَلَمًا كَثِيرًا)) .

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ شَرِّ الْفِتَنِ وَغَيْرِهَا

باب: فتنوں کی برائی سے پناہ کا بیان

۶۸۷۱- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے اللهم انی اعوذ بک آخر تک

۶۸۷۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهَذِهِ الدَّعَوَاتِ

(۶۸۷۱) ☆ یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری امیری کے فتنے سے اور فقیری کے فتنے سے امیری کا فتنہ یہ ہے کہ مال و دولت میں مشغول ہو کر خدائے تعالیٰ کو بھول جاوے مال کا حق ادا نہ کرے اور فقیری کا فتنہ یہ ہے کہ تنگ ہو کر ناشکری کرنے لگے۔

((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ بِقْتَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَبِقْتَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ بِقْتَةِ الْغِنَى وَمِنْ شَرِّ بِقْتَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ بِقْتَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الْبُرِّ وَالْثَلْجِ وَالْقَرْدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ التُّوبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَتَجَدَّدْتَ بَنِي وَتَبَيَّنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْتَمِ وَالْمَغْرَمِ))

یعنی یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں جہنم کے قندھ سے اور عذاب سے جہنم کے اور قبر کے قندھ سے اور قبر کے عذاب سے اور امیری کے قندھ سے اور فقیری کے قندھ کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری دجال مسیح کے قندھ کے شر سے یا اللہ میرے گناہوں کو دھو دے برف اور نولے کے پانی سے اور پاک کر دے میرا دل گناہوں سے جیسے تو نے پاک کر دیا سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور دور کر دے گناہوں کو مجھ سے جیسے تو نے دور کیا مشرق کو مغرب سے (پورب کو بچھم سے) یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور قرض داری سے۔

۶۸۷۲- عن هشام بهذا الإسناد.

۶۸۷۲- ترجمہ وہی ہے جو گزرل

۶۸۷۳- عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال كان رسول الله ﷺ يقول ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبَخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ بِقْتَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ))

۶۸۷۳- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی اور نامردی اور بڑھاپے (اس بڑھاپے سے جس میں عقل و ہوش جاتا رہے اور عبادت نہ ہو سکے) اور بخلی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیرے قبر کے عذاب اور زندگی اور موت کے قندھ سے۔

۶۸۷۴- عن أنس عن النبي ﷺ بيثله غير أن يزيد ليس في حديثه قوله ((وَمِنْ بِقْتَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ))

۶۸۷۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا لیکن اس میں زندگی اور موت کے قندھ کا ذکر نہیں ہے۔

اللہ یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور بڑھاپے اور گناہ اور قرض داری سے کیونکہ آدمی قرض داری میں جمود و عہدہ کرتا ہے اور کبھی ادا کرنے سے پہلے مر جاتا ہے اور کبھی قرض خواہ کو دھوکا دیتا ہے نووی نے کہا ان حدیثوں سے یہ نکلا کہ دعا کرنا اور پناہ مانگنا مستحب ہے اور یہی صحیح ہے اور ایک طاقتور زہاد کا یہ قول ہے کہ دعا کرنا افضل ہے اور قضاء الہی پر راضی رہنا بہتر ہے۔

مترجم کہتا ہے یہ قول غلط ہے خود قرآن شریف میں ہے ادھوئی استعجب لکم اور صد باحد بیس دعا کے باب میں وارد ہیں اور تمام پیغمبروں نے دعا کی ہے بلکہ بہت حدیثوں سے لگتا ہے کہ دعا قضا کو پھیر دیتی ہے اور اس طاقتور زہاد نے اس پر غور نہ کیا کہ خدا کی قضا سے راضی رہنا دعا کے مانع نہیں ہے اس لیے کہ رضا کے یہ معنی ہیں کہ جو خداوند کریم کرے اس پر شکوہ اور شکایت نہ کرے اور کوئی لفظ خلاف ادب نہ نکالے اور دعا معصومہ عبودیت ہے اور دعا سے بندہ اور مولیٰ میں تعلق زیادہ ہوتا ہے اور مولیٰ اپنے غلام کے گڑگڑانے سے بہت خوش ہوتا ہے بلکہ مجھے وہ ہے کہ دعا نہ کرنے میں مولیٰ ناراض نہ ہو جائے اس لیے کہ دعا نہ کرنا اور کچھ نہ مانگنا انگار اور غرور کی نشانی ہے اور دعا عام ہے کہ دل سے ہو یا زبان سے کیونکہ مالک دل کی باتیں بھی خوب جانتا ہے۔

۶۸۷۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ تَعَوَّذَ مِنْ أَشْيَاءَ ذَكَرَهَا وَالْبُخْلِ.

۶۸۷۶- عَنْ أَنَسِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو بِهِمْ لِأَنَّ الدَّعَوَاتِ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَأُرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ))

بَاب فِي التَّعَوُّذِ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَغَيْرِهِ

باب: پری قضا اور بد بختی سے پناہ مانگنے کا بیان

۶۸۷۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ سُوءِ الْقَضَاءِ وَمِنْ دَرْكِ الشَّقَاءِ وَمِنْ شِمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَمِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ. قَالَ عَمْرُو فِي حَدِيثِهِ قَالَ سُنَيَانُ أَشْكُ أَنِّي زِدْتُ وَاحِدَةً مِنْهَا

۶۸۷۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بری قضا سے پناہ مانگتے تھے اور بد بختی میں پڑنے سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے اور بلا کی سختی سے۔

۶۸۷۸- عَنْ حَوَالَةَ بِنْتِ حَكِيمِ السُّلَمِيَّةِ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَجِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ))

۶۸۷۸- خولہ بنت حکیم سلمیہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص کسی منزل میں اترے پھر کہے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے پورے کلموں کی برائی سے اس کے جو اللہ نے پیدا کیا تو اس کو کوئی چیز نقصان نہ پہنچاویگی یہاں تک کہ وہ کوچ کرے اس منزل سے۔

۶۸۷۹- عَنْ حَوَالَةَ بِنْتِ حَكِيمِ السُّلَمِيَّةِ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِذَا نَزَلَ أَحَدُكُمْ مَنْزِلًا فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَإِنَّهُ لَا يَضُرُّهُ شَيْءٌ حَتَّى يَرْتَجِلَ مِنْهُ))

۶۸۷۹- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۶۸۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ حَاءَ رَجُلٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَقِيتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغْتَنِي الْبَارِحَةَ قَالَ

۶۸۸۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ ﷺ کے پاس اور بولا یا رسول اللہ مجھے بڑی تکلیف پہنچی اس بچھو سے جس نے کل رات کو مجھے کاٹا آپ نے فرمایا اگر تو شام

کو یہ کہہ لیتا عوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق تو تجھے ضرر نہ کرتا (نہ کاٹا تو تکلیف نہ ہوتی)۔
۶۸۸۱- ترجمہ وہی جو گزرا۔

((أَمَا لَوْ قُلْتَ حِينَ أَمْسَيْتَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ تَضُرَّكَ))
۶۸۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِدَعْتِي عَقْرَبٌ بِعَثَلٍ حَدِيثِ ابْنِ وَهْبٍ.

باب: سوتے وقت کی دعا

۶۸۸۲- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو سونے کو جاوے تو وضو کر جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں پھر دائیں کروٹ پر لیٹ اور کہہ اللھم انی آخر تک یعنی یا اللہ میں نے اپنا منہ رکھ دیا تیرے لیے اور اپنا کام سوچ دیا تجھ کو اور تجھ پر بھروسہ کیا تیرے ثواب کی خواہش سے تیرے عذاب سے ڈر کر سوا تیرے کوئی ٹھکانا اور پناہ نہیں تجھ سے ایمان لایا میں تیری کتاب پر جو تو نے اتاری اور تیرے نبی پر جس کو تو نے بھیجا اور اخیر بات یہی دعا ہو پھر اگر تو مر جاوے اس رات کو تو مرے گا اسلام پر (اور خاتمہ بخیر ہوگا) براء نے کہا کہ میں نے ان کلموں کو دوبارہ پڑھایا کرنے کے لیے تو بنییک کے بدلے برسولک کہا آپ نے فرمایا بنییک کہہ۔

بَاب مَا يَقُولُ عِنْدَ النَّوْمِ وَأَخِذِ الْمَضْجَعِ
۶۸۸۲- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَنَاتِ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أُرْسِلْتَ وَاجْعَلْنِي مِنْ آخِرِ كَلَامِكَ فَإِنَّ مَتًّا مِنْ لَيْلَتِكَ مِتُّ وَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ)) قَالَ فَرَدَّدْتُهُنَّ لِأَسْتَذْكِرَهُنَّ فَقُلْتُ آمَنْتُ بِرَسُولِكَ الَّذِي أُرْسِلْتَ قَالَ قُلِ آمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِي أُرْسِلْتَ.

۶۸۸۳- وہی جو گزرا۔

۶۸۸۳- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا الْحَدِيثِ غَيْرَ أَنْ مَنصُورًا أُمَّ حَدِيثًا وَزَادَ فِي حَدِيثِ حُصَيْنٍ ((وَإِنْ أَصْبَحَ أَصَابَ خَيْرًا))

۶۸۸۴- ترجمہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو حکم کیا کہ رات کو سوتے وقت یہ کہا کر اللھم اسلمت آخر تک۔

۶۸۸۴- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ أَنْ يَقُولَ ((اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ

(۶۸۸۴) کیونکہ ذکر اور دعائیں وہی لفظ کہنا چاہیے جو وارد ہے اور شاید یہ دعا آپ کو وحی سے معلوم ہوئی ہو اس لیے آپ نے لفظ بدلنا جائز نہ رکھا بعضوں نے اس روایت سے یہ دلیل کی ہے کہ حدیث کی روایت بالمعنی درست نہیں جو درست کہتے ہیں وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ رسول اللہ کے معنی اور ہیں تو یہ نقل بالمعنی کہاں ہے۔ (نووی مختصر)

وَجِئِي بِإِلَيْكَ وَالْجَنَاتِ ظَهْرِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ
أَمْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا
مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا بِإِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي
أَنْزَلْتَ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أُرْسِلْتُ فَإِنْ مَاتَ
مَاتَ عَلَيَّ الْفِطْرَةَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مِنْ بَشَائِرِ فِي
حَدِيثِهِ مِنَ النَّبْلِ.

۶۸۸۵- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ لِرَجُلٍ يَا فُلَانُ إِذَا أُرْسِلْتَ إِلَى فِرَاشِكَ
بِمِثْلِ حَدِيثِ عُمَرُو بْنِ مَرْثَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَبِئْسَ
الَّذِي أُرْسِلْتَ فَإِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلِكَ مَاتَ عَلَيَّ
الْفِطْرَةَ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ خَيْرًا)).

۶۸۸۶- عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُولُ أَمَرَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا بِمِثْلِهِ
وَلَمْ يَذْكُرْ ((وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ خَيْرًا)).

۶۸۸۷- عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ
قَالَ ((اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَحْيَا وَبِاسْمِكَ
أَمُوتُ)) وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ ((الْحَمْدُ لِلَّهِ
الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ)).

۶۸۸۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَمَرَ رَجُلًا
إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ قَالَ ((اللَّهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِي
وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا
فَاخْفِظْهَا وَإِنْ أَمَتَهَا فَاعْفِرْ لَهَا اللَّهُمَّ إِنِّي
أَسْأَلُكَ الْعَاقِبَةَ)) فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَسْمِعْتَ هَذَا
مِنْ عُمَرَ فَقَالَ مِنْ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ

۶۸۸۵- براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا اے فلاں جب تو
اپنے بچھونے پر جاوے تو یہ دعا پڑھ جو اوپر گزری اس میں یہ ہے
کہ اگر تو مر جاوے گا مرے گا اسلام پر اور صبح کو اٹھے گا تو بہتری
پرائے گا۔

۶۸۸۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرے

۶۸۸۷- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب
لیٹتے تو فرماتے اللھم باسمک آخر تک یعنی یا اللہ تیرے نام کے
ساتھ جیتا ہوں اور تیرے نام کے ساتھ مرتا ہوں اور جب
جاگتے تو فرماتے الحمد لله الذی آخر تک یعنی شکر اس خدا کا
جس نے ہم کو جلا یا مار کر (سلا کر کیونکہ سوتا بھی ایک طرح کی
موت ہے) اور اسی کی طرف مر کے اٹھتا ہے۔

۶۸۸۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو سوتے
وقت یہ کہا پڑھنے کو اللھم خلقت نفسی آخر تک یعنی یا اللہ تو
نے میری جان کو پیدا کیا اور تو ہی مارے گا اور تیرے لیے ہے جینا
اور مرنا اگر تو جلا دے اس کو تو اپنی حفاظت میں رکھ اور جو مارے تو
بخش دے اس کو یا اللہ میں تندرستی چاہتا ہوں تجھ سے ایک شخص
ان سے بولا تم نے یہ دعا عمر رضی اللہ عنہ سے سنی انھوں نے کہا

ان سے سنی جو عمر سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

عَنْ أَبِي نَافِعٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخَارِثِ وَلَمْ يَذْكُرْ سَمِعْتُ.

۶۸۸۹- سہل سے روایت ہے ابو صالح جب ہم میں سے کوئی سونے لگتا تو کہتے داہنی کروٹ پر سو اور یہ دعا پڑھ اللھم رب السموات آخریک یعنی اے اللہ مالک آسمانوں کے اور مالک زمین کے اور مالک بڑے عرش کے اور مالک ہمارے اور مالک ہر چیز کے چیرنے والے دانے اور گٹھلی کے (درخت اگانے کے لیے) اور اتارنے والے تورات اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہوں میں تیری ہر چیز کے شر سے جس کی پیشانی تو تھامے ہے (یعنی تیرے اختیار میں ہے) تو سب سے پہلے ہے تیرے پہلے کوئی شے نہیں تو سب کے بعد ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں (یعنی ازلی اور ابدی ہے) تو ظاہر ہے تیرے اوپر کوئی شے نہیں تو باطن ہے (یعنی لوگوں کی نظر سے چھپا ہوا) تجھ سے ورے کوئی شے نہیں (یعنی تجھ سے زیادہ چھپی ہوئی) ادا کر دے قرض ہمارا اور امیر کر دے ہم کو محتاجی دور کر کے ابو صالح اس دعا کو ابو ہریرہ سے روایت کرتے تھے اور ابو ہریرہ رسول اللہ سے۔

۶۸۸۹- عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ كَانَ أَبُو صَالِحٍ يَأْمُرُنَا إِذَا أَرَادَ أَحَدُنَا أَنْ يَنَامَ أَنْ يَضْطَجِعَ عَلَى شِقْوِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ وَرَبَّ الْأَرْضِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى وَمُنزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْفُرْقَانِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ)) وَكَانَ يَرْوِي ذَلِكَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۶۸۹۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہی جو اوپر گزری اس میں یہ ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری ہر جانور کے شر سے جس کی پیشانی تو تھامے ہوئے ہے۔

۶۸۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا أَحَدُنَا مَضَجَعْنَا أَنْ نَقُولَ بِمِثْلِ حَدِيثِ خَرِيرٍ وَقَالَ ((مِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا)) وَحَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدٌ

(۶۸۸۹) ہذا نووی نے کہا اس حدیث میں عزشان کے لیے آخر کا لفظ آیا ہے امام ابو بکر باقری نے کہا آخر کے معنی باقی اپنی صفات سے ساتھ علم و قدرت وغیرہ کے جیسے ازلی ہیں۔ تھا اور بعد مخلوقات کے مرنے اور ان علوم اور حواس کے مٹنے اور ان کے اجسام کے جدا ہو جانے کے پروردگار اسی حالت میں رہے گا اور معتزلہ نے اس سے یہ دلیل کی ہے کہ جسم بالکل فنا ہو جائے گا اور لیل حق کا ذہب یہ ہے کہ جسم بالکل فنا ہو جائے گا اور یہاں مراد ان کی صفات کا فنا ہے۔

مترجم کہتا ہے کہ معتزلہ کا قول دلیل عقلی کی رو سے بھی مردود ہے کیونکہ حکمت جدید اور قدیم دونوں کے اتفاق سے یہ بات ثابت ہے کہ جو اہر فنا نہیں ہو سکتے اس صورت میں فنا سے وہی الحلال اور بطلان ترکیب اور انعام صفات مراد ہے جو اہل حق کا ذہب ہے۔

بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ.

۶۸۹۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہراء رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں ایک خدمت گار مانگنے کو آپ نے فرمایا یہ دعا پڑھ لیا کر اللھم رب السموات السبع آخر تک جیسے اوپر گزری۔

۶۸۹۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ آتَتْ فَاطِمَةُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا ((قُولِي لِلَّهِمَّ رَبَّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ بِمِثْلِ حَدِيثِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي)).

۶۸۹۲- حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بچھونے پر جاوے تو اپنے تہبند کا ٹکڑا پکڑے اور اس سے اپنا بچھونا جھاڑے اور بسم اللہ کہے اس لیے کہ وہ نہیں جانتا اس کے بعد اس کے بچھونے پر کوئی چیز آئی پھر جب لینے لگے تو داہنی کروٹ پر لیے اور کہے سبحانک رب بک وضعت جنی وبک ارفعه ان امسکت نفسی فاغفر لہا وان ارسلتہا فاحفظہا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین یعنی پاک ہے تو اسے میرے پروردگار تیرا نام لے کر میں کروٹ زمین پر رکھتا ہوں اور تیرے نام سے اٹھاؤں گا اگر تو میری جان روک لیوے تو اس کو بخش دے اور جو چھوڑ دیوے (پھر بدن میں آنے کے لیے) تو اس کی حفاظت کر جیسی تو حفاظت کرتا ہے اپنے نیک بندوں کی۔

۶۸۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَأْخُذْ دَاخِلَةَ إِزَارِهِ فَلْيَنْفُضْ بِهَا فِرَاشَهُ وَلْيَسْمِ اللَّهَ فَإِنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَا خَلْفَهُ بَعْدَهُ عَلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَضْطَجِعَ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ وَلْيَقُلْ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبِّي بَكَ وَضَعْتَ جَنِّي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكَتَ نَفْسِي فَاعْفُرْ لَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ)).

۶۸۹۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۸۹۳- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((ثُمَّ لِيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتَ جَنِّي فَإِنْ أَحْيَيْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا)).

۶۸۹۴- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب اپنے بچھونے پر جاتے تو فرماتے شکر ہے اس خدا کا جس نے ہم کو کھلایا اور پلپایا اور کافی ہوا ہمارے لیے اور ٹھکانا دیا ہم کو کتنے لوگ ایسے ہیں جن کے لیے نہ کوئی کافی ہے نہ کوئی ٹھکانا ہے۔

۶۸۹۴- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ ((الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُؤْوِي)).

باب: دعاؤں کا بیان

بَابُ فِي الْأَذْعِيَةِ

۶۸۹۵- فروہ بن نوفل اشجعی سے روایت ہے میں نے حضرت عائشہ سے پوچھا رسول اللہ ﷺ کیا دعا کرتے تھے اللہ سے انھوں

۶۸۹۵- عَنْ فَرَوَةَ بِنْتِ نَوْفَلِ الْأَشْجَعِيِّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو

نے کہا آپ فرماتے تھے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں برائی سے اس کام کی جو میں نے کیا اور جو میں نے نہیں کیا۔

۶۸۹۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بِهِ اللَّهُ قَالَتْ كَانَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ))

۶۸۹۶- عَنْ فَرْوَةَ بِنِ نَوْفَلٍ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ دُعَاءِ كَانَ يَدْعُو بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ كَانَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ))

۶۸۹۷- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۸۹۷- عَنْ حُصَيْنِ بْنِ هِلَالٍ الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ((وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ))

۶۸۹۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۶۸۹۸- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَشَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ))

۶۸۹۹- ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اللهم لك اسلمت آخرتك یعنی اے پروردگار میں تیرا فرمانبردار ہو گیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع ہوا اور تیری مدد سے دشمنوں سے لڑا اے مالک میرے میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں کوئی برحق معبود نہیں سوا تیرے اس بات سے کہ تو بھنکاد یوں مجھ کو تو وہ زندہ ہے جو کبھی نہیں مرنے والا اور جن آدمی مرتے ہیں۔

۶۸۹۹- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ لَكَ اسَلَّمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنبَتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تَصَلِّيَ أَنْتَ الْخَيُّ الَّذِي لَا يَمُوتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ))

۶۹۰۰- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ہوتے اور صبح ہوتی تو فرماتے سن لیا سننے والے نے اللہ کی حمد اور اس کے حسن بلا کو اے رب ہمارے ساتھ رہ ہمارے (یعنی مدد سے) اور فضل کر ہم پر پناہ مانگتا ہوں میں تیری جہنم سے۔

۶۹۰۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ وَأَسْحَرَ يَقُولُ ((سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللَّهِ وَحُسْنِ بَلَدِهِ عَلَيْنَا رَبَّنَا صَاحِبِنَا وَأَفْضَلِ عَلَيْنَا عَانِدًا بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ))

۶۹۰۱- ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ یہ دعا

۶۹۰۱- عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

(۶۹۰۱) ہذا: نووی نے کہا یہ دعا آپ نے تو وضع کی راہ سے کی اور کمال کے فوت کو آپ نے گناہ قرار دیا امر اودہ سہ ہے جو آپ سے ہو لیا جو امر نبوت سے پہلے واقع ہوئے ہر حال میں آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ سب بخشے ہوئے ہیں اور یہ دعا تو وضع کی راہ سے ہے کیونکہ دعا عبادت ہے تختہ الاخیار میں ہے کہ حضرت ﷺ گناہ سے معصوم تھے لیکن تعلیم امت کے واسطے یا ترک اولیٰ کے خیال سے ایسی دعائیں کرتے تھے جتنا

کرتے اللھم اغفر لی آخر تک یعنی یا اللہ بخش دے میری چوک اور میری نادانی کو اور میری زیادتی کو جو مجھ سے اپنے حال میں ہوئی اور بخش دے اس چیز کو جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے یا اللہ بخش دے میرے ارادہ کے گناہ اور میری ہنسی کے گناہ کو اور میری بھول چوک اور قصد کو اور یہ سب میری طرف سے ہے اے مالک میرے بخش دے میرے اگلے اور پچھلے اور چھپے گناہوں کو اور جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو آگے کرنے والا ہے اور تو پیچھے کر نیوالا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

۶۹۰۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۹۰۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے اللھم اصلح آخر تک یعنی یا اللہ میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا حافظ اور نگہبان ہے اور سنوار دے میری دنیا کو جس میں میری روزی اور زندگی ہے اور سنوار دے میری آخر تک جس میں میری بازگشت ہے اور کر دے زندگی کو میرے واسطے ہر بہتری میں زیادتی کا سبب اور کر دے موت کو میرے واسطے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب (یہ دعا ہر مطلب کی جامع ہے)۔

۶۹۰۴- عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں ہدایت اور پرہیزگاری اور حرام سے پاکدامنی اور دل کی تو نگری۔

۶۹۰۵- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۶۹۰۶- زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا میں تم سے وہی کہوں گا جو آپ فرماتے تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور نامردی اور بخیلی اور بڑھاپے سے اور قبر کے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهَذَا الدُّعَاءِ ((اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جَدِي وَهَزْلِي وَخَطِيئِي وَعَمْدِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدِي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَيَّ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ))

۶۹۰۲- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۹۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِينِي الَّذِي هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْ لِي دُنْيَايَ الَّتِي فِيهَا مَعَاشِي وَأَصْلِحْ لِي آخِرَتِي الَّتِي فِيهَا مَعَادِي وَاجْعَلْ الْحَيَاةَ زِيَادَةً لِي فِي كُلِّ خَيْرٍ وَاجْعَلْ الْمَوْتَ رَاحَةً لِي مِنْ كُلِّ شَرٍّ))

۶۹۰۴- عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتَّقَى وَالعِفَافَ وَالعَنِي))

۶۹۰۵- عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّ ابْنَ الْمُثَنَّى قَالَ فِي رَوَاتِهِ وَالعِفَّةَ.

۶۹۰۶- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ لَمَّا أَقُولُ لَكُمْ يَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ كَانَ يَقُولُ ((اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالكَسَلِ

قرب زیادہ اتنا خوف زیادہ مثل مشہور ہے نزدیکان راہیں بود جیرانی یہی معنی ہیں بندگی کے کہ بندہ اپنے مالک کے روبرو لرزتا کا پتار ہے اور اپنے قصور کا خواہ ہو اہو یا نہ ہو اہو اقرار کیا کرے۔

وَالْجَنِّ وَالْبَخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللَّهُمَّ
 آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكَّاهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا
 أَنْتَ وَرَبِّهَا وَمَوْتَلَاهَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
 عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا
 تَتَّبِعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا))

عذاب سے یا اللہ میرے نفس کو تقویٰ دے اور پاک کر دے اس کو
 تو اس کا بہتر پاک کرنے والا ہے تو اس کا آقا اور مولیٰ ہے یا اللہ میں
 پناہ مانگتا ہوں تیری اس علم سے جو فائدہ نہ دے اور اس دل سے جو
 تیرے سامنے نہ کھلے اور اس جی سے جو آسودہ نہ ہو اور اس دعا سے
 جو قبول نہ ہو۔

۶۹۰۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ
 عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمْسَى قَالَ
 ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا
 إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ)) قَالَ الْحَسَنُ
 فَحَدَّثَنِي الرَّبِيعُ أَنَّهُ حَفِظَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي هَذَا
 ((لَهَ الْمَلِكُ وَلَهَ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 قَدِيرٌ اللَّهُمَّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَأَعُوذُ
 بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعَثَهَا اللَّهُمَّ
 إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ اللَّهُمَّ
 إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ فِي النَّارِ وَعَذَابِ
 فِي الْقَبْرِ))

۶۹۰۷- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب
 شام ہوتی تو فرماتے ہم نے شام کی اور خدا کے ملک نے شام کی شکر
 ہے خدا کا کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے جو اکیلا ہے اس کا کوئی
 شریک نہیں اسی کی سلطنت ہے اسی کو تعریف لائق ہے پروردہ
 ہر چیز پر قادر ہے اے پروردگار! میں تجھ سے اس رات کی بہتری
 مانگتا ہوں اور اس رات کے بعد کی اور پناہ اس رات کی برائی سے
 اور اس کے بعد کی برائی سے اے پروردگار میں تیری پناہ مانگتا ہوں
 سستی اور بڑھاپے کی برائی سے اے پروردگار میں تجھ سے پناہ مانگتا
 ہوں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے اور جب صبح
 ہوتی تو یہی دعا کرتے لیکن یوں فرماتے صبح کی ہم نے اور صبح کی خدا
 کے مالک نے اخیر تک اور بجائے رات کے دن فرماتے

۶۹۰۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ
 إِذَا أَمْسَى قَالَ ((أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
 قَالَ أَرَاهُ قَالَ فِيهِمْ لَهُ الْمَلِكُ وَلَهَ الْحَمْدُ وَهُوَ
 عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي
 هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعَثَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ
 مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعَثَهَا رَبِّ أَعُوذُ بِكَ
 مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ
 عَذَابِ فِي النَّارِ وَعَذَابِ فِي الْقَبْرِ)) وَإِذَا أَصْبَحَ
 قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ

۶۹۰۸- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۹۰۹- عن عبد الله قال كان رسول الله

ﷺ إذا أمسى قال ((أَسْتَبِيْنَا وَأَسْتَبِيْنَا الْمَلَكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ رَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ وَالْحَمْدُ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ قَدِيرٌ))

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۹۱۰- عن أبي هريرة أن رسول الله

ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَغْرَزَ جُنْدَهُ وَنَصَرَ غِبْدَهُ وَغَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ))

۲۹۱۰- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے وہ اکیلا ہے اس نے عزت دی اپنے لشکر کو اور مدد کی اپنے بندہ کی اور مغلوب کیا کافروں کی جماعتوں کو اس نے اکیلے اس کے بعد کوئی شے نہیں ہے۔

۶۹۱۱- عن علي قال قال لي رسول الله

ﷺ ((قُلِ اللَّهُمَّ اهْدِنِي وَسَدِّدْنِي وَأَذْكُرْ بِالْهُدَىٰ هِدَايَتِكَ الطَّرِيقَ وَالسُّبُلَ سَفَادًا))

۶۹۱۱- علی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ سے کہہ یا اللہ ہدایت کر مجھ کو اور سیدھا کر دے مجھ کو اور فرمایا کہ اس دعا مانگتے وقت ہدایت سے راہ کی ہدایت اور راستی سے حیر کی راستی کا

(۲۹۱۱) ☆ یعنی جیسے کہیں جانا منظور ہوتا ہے تو سیدھے اسی طرف چلے ہیں دائیں بائیں نہیں جھکتے اسی طرح خدا سے ہدایت مانگتے وقت راہ راست کا درمیان چاہیے کہ منزل مقصود کو پہنچا جانے کے لئے شرع پر چلا جانے کے خلاف اور بدعت کی طرف میل نہ کرے اور راستی مانگنے کے وقت حیر کی راستی کا درمیان کرے یعنی جیسے حیر نکلنے پر پہنچتا ہے دائیں بائیں نہیں جھکتا اسی طرح اپنے علم اور عمل میں راستی کا خیال چاہیے کہ باطل داخل ہونے سے پہلے اور دوسرا فائدہ اس خیال کا یہ ہے کہ دل کی غفلت دور ہو حاصل دل کا حضور ہو۔ (تحفۃ الاخیار)

ترجمہ کہتا ہے کہ اس وقت میں راہ راست پر رہنا بڑی مشکل ہے مگر اسی کرنے والے اور راہ راست سے بہکانے والے بہت کم ہیں گئے ہیں پر خداوند تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس زمانہ میں حدیث شریف کی کتابوں کا ترجمہ کر لیا اب مسلمان کو چاہیے کہ موعظ القرآن اور ترجمہ حدیث کو دیکھیں اور اس پر عمل کریں اگر قرآن اور صحیح بخاری پر قائم رہیں تو راہ راست سے کبھی نہ بھٹکیں گے۔

السُّهُمُ))

دھیان کیا کر۔

۶۹۱۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرے۔

۶۹۱۲- عَنْ غَاصِمِ بْنِ كَثْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالسُّنَادَ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِهِ

باب التَّسْبِيحِ أَوَّلَ النَّهَارِ وَعِنْدَ النَّوْمِ

۶۹۱۳- عَنْ جُوَيْرِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا بُكْرَةً حِينَ صَلَّى الصُّبْحَ وَهِيَ فِي مَنْحِبِهَا ثُمَّ رَجَعَ بَعْدَ أَنْ أَضْحَى وَهِيَ جَالِسَةٌ فَقَالَ ((مَا زِلْتُ عَلَى الْحَالِ الَّذِي فَارَقْتُكَ عَلَيْهَا)) قَالَتْ نَعَمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَقَدْ قُلْتُ بِعَدَّتْ أَرْبَعِ كَلِمَاتٍ ثَلَاثُ مَرَّاتٍ لَوْ وَزِنْتُ بِمَا قُلْتُ مِنْذُ الْيَوْمِ لَوَزَنْتُهُنَّ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عِدَّةَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ))

باب: دن کے اول وقت اور سوتے وقت تسبیح کہنا
۶۹۱۳- ام المؤمنین جویریہ سے روایت ہے رسول اللہ صبح سویرے ان کے پاس سے نکلے جب آپ نے صبح کی نماز پڑھی وہ اپنی نماز کی جگہ میں تھیں پھر آپ چاشت کے وقت لوٹے دیکھا تو وہ وہیں بیٹھی ہیں آپ نے فرمایا تم اسی حال میں رہیں جب سے میں نے تم کو چھوڑا جویریہ نے کہا ہاں آپ نے فرمایا میں نے تمہارے بعد چار کلمے کہے تین بار اگر وہ تولے جاویں ان کلموں کے ساتھ جو تو نے آج اب تک کہے ہیں البتہ وہی بھاری پڑیں گے وہ کلمے یہ ہیں سبحان اللہ وبحمده عدد خلقه ورضی نفسه وزنة عرشه ومداد كلمة یعنی میں خدا کی پاکی بولتا ہوں خوبیوں کے ساتھ اس کی مخلوقات کے شمار کے برابر اور اس کی رضامندی اور خوشی کے برابر اور اس کے عرش کے تول کے برابر اور اس کے کلمات کی سیاہی کے برابر (یعنی بے انتہا اس لیے کہ خدا کے کلموں کی کوئی حد نہیں سدا سندر اگر سیاہی ہو وہ ختم ہو جاوے اور خدا کے کلمے تمام نہ ہوں)

۶۹۱۴- ترجمہ وہی جو گزرے۔

۶۹۱۴- عَنْ جُوَيْرِيَةَ قَالَتْ مَرَّ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْعِدَاةِ أَوْ بَعْدَ مَا صَلَّى الْعِدَاةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((سُبْحَانَ اللَّهِ عِدَّةَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضَا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِنَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ))

۶۹۱۵- حضرت علی سے روایت ہے حضرت فاطمہ بیمار ہو گئیں یا

۶۹۱۵- عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ اشْتَكَتْ مَا تَلَقَى

(۶۹۱۵) ☆ سبحان اللہ حضرت فاطمہ زہرا کا مرجعہ اللہ جل جلالہ کے پاس کتاب بند ہو گا انہوں نے دنیا میں کوئی راحت نہیں اٹھائی تھی

انہوں نے شکایت کی اس تکلیف کی جو ان کو ہوتی تھی چکی پیسنے میں اور رسول اللہ کے پاس قیدی آئے وہ گئیں تو آپ کو نہ پایا حضرت عائشہ سے ملیں ان سے یہ حال بیان کیا جب رسول اللہ تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے آپ سے بیان کیا حضرت فاطمہ کے آنے کا حال یہ سن کر رسول اللہ ہمارے پاس تشریف لائے ہم اپنے بچھونے پر جا چکے تھے ہم نے چاہا کھڑے ہوں آپ نے فرمایا اپنی جگہ پر رہو پھر آپ ہمارے بیچ میں بیٹھ گئے (یعنی میاں بی بی کے بیچ میں) یہاں تک کہ میں نے آپ کے قدموں کی ٹھنڈک اپنے سینے پر پائی آپ نے فرمایا میں تم دونوں کو وہ نہ بتاؤں جو بہتر ہے اس سے جو مانگا تم نے (یعنی خادم سے) جب تم دونوں لیٹو تو تکبیر کہو چونتیس بار اور سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار یہ تمہارے لیے بہتر ہے ایک خادم سے۔

۶۹۱۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۶۹۱۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت علی نے کہا میں نے اس وظیفہ کو کبھی نہیں چھوڑا لوگوں نے کہا صفین کی رات میں بھی (جو بڑی پریشانی کی رات تھی صبح کو معاویہ سے جنگ تھی) انہوں نے کہا صفین کی رات میں بھی میں نے یہ وظیفہ مانگہ نہیں کیا۔

۶۹۱۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں ایک خادم مانگنے کو اور شکایت کی کہ مجھ کو بہت کام کرنا پڑتا ہے آپ نے فرمایا میرے پاس تو خادم نہیں ہے البتہ میں تجھ کو وہ چیز بتاتا ہوں جو خادم سے

مِنْ الرَّحَى فِي بَيْدِهَا وَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبِيًّا فَأَنْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ وَلَقِيَتْ عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَلَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيءِ فَاطِمَةَ إِلَيْهَا فَجَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا نَقُومُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((عَلَى مَكَانِكُمَا)) فَقَعَدَ بَيْنَنَا حَتَّى وَحَدَّثَ بَرْدٌ قَدَمِهِ عَلَى صَدْرِي ثُمَّ قَالَ ((أَلَا أَعْلَمُكُمَا خَيْرًا مِمَّا سَأَلْتُمَا إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا أَنْ تُكْبِرَا اللَّهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَتُسَبِّحَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُحَمِّدَاهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ))

۶۹۱۶- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَفِي حَدِيثِ مُعَاذٍ ((أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا مِنَ اللَّيْلِ))

۶۹۱۷- عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ الْحَكَمِ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى وَزَادَ فِي الْحَدِيثِ قَالَ عَلِيُّ مَا تَرَكْتُهُ مِنْذُ سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قِيلَ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صَفِينِ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صَفِينِ وَفِي حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قُلْتُ لَهُ وَلَا لَيْلَةَ صَفِينِ.

۶۹۱۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَتْهُ خَادِمًا وَشَكَتُ الْعَمَلَ فَقَالَ مَا أَلْفَيْتِيهِ عِنْدَنَا قَالَ ((أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ خَادِمٍ تُسَبِّحِينَ ثَلَاثًا

اللہ ہمیشہ مشقت اور تکلیف سے زندگی بسر کی اور جب حضرت علی کی فراغت اور دولت کا زمانہ آیا اس سے پیشتر وہ دنیا سے گزر گئیں اور اپنے پدر بزرگوار سے مل گئیں یا اللہ بخشدے ہم کو حضرت فاطمہ زہرا کی اطاعت کے طفیل سے اور ہمارا خاتمہ بخیر کر۔ آمین۔

بہتر ہے ۳۳ بار تسبیح کہہ اور ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر جب تو سونے لگے۔

۶۹۱۹- ترجمہ وہی جو گزرا۔

باب: مرغ چلاتے وقت دعا مانگنا

۶۹۲۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ مرغ فرشتے کو دیکھتا ہے۔

وَتَلَاتَيْنِ وَتَحْمَدِينَ ثَلَاثًا وَتَلَاتَيْنِ وَتُكَبِّرِينَ أَرْبَعًا وَتَلَاتَيْنِ حِينَ تَأْخُذِينَ مَضْجَعَكَ ((

۶۹۱۹- عَنْ سُهَيْلٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

بَابِ اسْتِحْبَابِ الدُّعَاءِ عِنْدَ صِيَاحِ الدِّيَكِ

۶۹۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهْيَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا ((

باب: سختی کی دعا

۶۹۲۱- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سختی (اور مشکل) کے وقت دعا پڑھتے لا الہ الا اللہ اخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے جو بڑی عظمت والا بردبار ہے کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے جو بڑے عرش کا مالک ہے کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے جو مالک ہے آسمان کا اور مالک ہے زمین کا اور مالک ہے عرش کا جو عزت والا ہے۔

۶۹۲۲- وہی ہے جو اوپر گزرا۔

بَابُ دُعَاءِ الْكَرْبِ

۶۹۲۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ))

۶۹۲۲- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَحَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ أَمُّ.

۶۹۲۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کلموں کو سختی کے وقت کہتے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزری اس میں رب السموات والارض ہے۔

۶۹۲۴- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

۶۹۲۳- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو بِهِمْ وَيَقُولُهُنَّ عِنْدَ الْكَرْبِ فَذَكَرَ بَيْتَهُ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ قَتَادَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ))

۶۹۲۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

(۶۹۲۰) ☆ تو فرشتے کے سامنے دعا کا حکم کیا اس امید سے کہ فرشتہ بھی دعا میں شریک ہو گا اور اس سے یہ نکلا کہ صالحین کے حضور میں دعا مستحب ہے۔ (نووی)

آرہ وسلم کو جب کوئی بڑا کام پیش آتا تو یہی دعا پڑھتے اس میں اتنا زیادہ ہے لا الہ الا اللہ رب العرش الکرم۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا حَزَبَهُ أَمْرٌ قَالَ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ عَنْ أَبِيهِ وَزَادَ مَعَهُنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ.

باب : سبحان اللہ و بحمدہ کی فضیلت

۶۹۲۵- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسا کلام افضل ہے آپ نے فرمایا جس کو اللہ تعالیٰ نے چنانچہ اپنے فرشتوں کے لیے یا بندوں کے لیے سبحان اللہ و بحمدہ۔
۶۹۲۶- اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا میں تجھ کو نہ بتاؤں وہ کلام جو بہت پسند ہے اللہ کو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ بتلائیے مجھ کو وہ کلام جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے آپ نے فرمایا بہت پسند اللہ تعالیٰ کو یہ کلام ہے سبحان اللہ و بحمدہ۔

بَابُ فَضْلِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ
۶۹۲۵- عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْكَلِمَاتِ أَفْضَلُ قَالَ ((مَا اصْطَفَى اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ أَوْ لِعِبَادِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ)) .
۶۹۲۶- عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَحَبِّ الْكَلِمَاتِ إِلَى اللَّهِ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِأَحَبِّ الْكَلِمَاتِ إِلَى اللَّهِ فَقَالَ ((إِنَّ أَحَبَّ الْكَلِمَاتِ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ)) .

باب : پیٹھ پیچھے دعا کرنے کی فضیلت

۶۹۲۷- ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے اس کے دعا کرے مگر فرشتہ کہتا ہے اور تجھ کو بھی یہی ملے گا (کیونکہ پیٹھ پیچھے دعا کرنا اخلاص کی دلیل ہے اور اخلاص کا ثواب بے حد ہے)۔

بَابُ فَضْلِ الدُّعَاءِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ
۶۹۲۷- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ دَعَا لَأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ إِذَا قَالَ الْمَلِكُ وَكَذَلِكَ بِمِثْلِ).

۶۹۲۸- اس میں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا جو کوئی دعا کرے اپنے بھائی کے لیے اس کی پیٹھ پیچھے تو موکل فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے ایسی ہی دعا تجھ کو بھی ملے گی۔

۶۹۲۸- عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ دَعَا لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ قَالَ الْمَلِكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَكَذَلِكَ بِمِثْلِ))

۶۹۲۹- صفوان بن عبد اللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان کے نکاح میں ام الدرداء رضی اللہ عنہا تھیں انھوں نے کہا میں شام کو آیا تو ابوالدرداء کے مکان کو گیا وہ نہیں ملے لیکن ام درداء ملیں انھوں نے مجھ سے کہا تم اس سال حج کا ارادہ رکھتے ہو میں نے کہا ہاں ام درداء نے کہا تو میرے لیے دعا کرنا کس لیے کہ

۶۹۲۹- عَنْ صَفْوَانَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ وَكَانَتْ نَحْتَهُ أُمُّ الدَّرْدَاءِ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَأَتَيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي مَنَزِلِهِ فَلَمْ أَجِدْهُ وَوَحَدْتُ أُمَّ الدَّرْدَاءِ فَقَالَتْ أَتُرِيدُ الْحَجَّ الْعَامَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا بِخَيْرٍ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ ((دَعْوَةُ الْمَرْءِ

رسول اللہ فرماتے تھے مسلمان کی دعا اپنے بھائی کے لیے پیٹھ پیچھے قبول ہوتی ہے اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ کہتا ہے آمین اور تم کو بھی یہی ملے گا۔

۶۹۳۰- پھر میں بازار کو لگا تو ابو الدرداء سے ملا انھوں نے بھی رسول اللہ سے ایسا ہی روایت کیا۔

۶۹۳۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

باب: کھانے یا پینے کے بعد خدا کا شکر کرنا مستحب ہے
۶۹۳۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ راضی ہوتا ہے بندہ سے جب وہ کھانا کھا کر اس کا شکر کرے یا پانی کر اس کا شکر کرے (یعنی صبح یا شام یا کسی اور وقت کے کھانے کے بعد)۔

۶۹۳۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرل

باب: جلدی نہ کرے تو دعا قبول ہوتی ہے

۶۹۳۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے یوں نہ کہے میں نے دعا کی اور میری دعا قبول نہ ہوئی یا قبول نہ ہوگی۔

۶۹۳۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ایک کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک جلدی نہ کرے یوں نہ کہے میں نے دعا کی اپنے پروردگار سے وہ قبول نہیں ہوئی۔

۶۹۳۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمیشہ بندہ کی دعا قبول ہوتی ہے جب تک وہ گناہ یا ناسا

المُسلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَبِّهِ
مَلَكَ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكَ
الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ))

۶۹۳۰- قَالَ فَخَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَلَقَيْتُ أَبَا
الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي مِثْلَ ذَلِكَ يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.
۶۹۳۱- عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سَلَيْمَانَ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ.

بَابُ اسْتِحْبَابِ الْحَمْدِ بَعْدَ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ
۶۹۳۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ اللَّهُ لَيَرْضَى
عَنْ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدُ عَلَيْهَا أَوْ
يَشْرِبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُ عَلَيْهَا))

۶۹۳۳- عَنْ زَكْرِيَاءَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

بَابُ بَيَانِ أَنَّهُ يُسْتَجَابُ لِلدَّاعِي مَا لَمْ
يَعْجَلْ فَيَقُولْ دَعْوَتِي فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي
۶۹۳۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
((يُسْتَجَابُ لِأَخِيكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولْ قَدْ
دَعَوْتُ فَلَا أَوْ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي))

۶۹۳۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُسْتَجَابُ لِأَخِيكُمْ مَا
لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولْ قَدْ دَعَوْتُ رَبِّي فَلَمْ يُسْتَجَبْ
لِي))

۶۹۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَا يَزَالُ

توڑنے کی دعائے کرے اور جلدی نہ کرے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ جلدی کے کیا معنی آپ نے فرمایا یوں کہے میں نے دعا کی میں نہیں سمجھتا کہ وہ قبول ہو پھر ناامید ہو جائے اور دعا چھوڑ دے (یہ مالک کو ناگوار ہوتا ہے پھر وہ قبول نہیں کرتا بندے کو چاہیے کہ اپنے مالک سے ہمیشہ فضل و کرم کی امید رکھے اگر دنیا میں دعائے قبول ہوگی تو آخرت میں اس کا صلہ ملے گا)۔

باب: جنتیوں اور دوزخیوں کا بیان

۶۹۳۷- اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا وہاں جو دیکھا تو اکثر وہ لوگ اس کے اندر ہیں جو (دنیا میں) مسکین ہیں اور امیر مالدار لوگ روکے گئے ہیں (یعنی جو جنتی ہیں وہ بھی روکے گئے ہیں حساب و کتاب کے لیے) اور جو دوزخی ہیں ان کو تو دوزخ میں لے جانے کا حکم ہو چکا اور میں نے دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو وہاں عورتیں زیادہ تھیں۔

۶۹۳۸- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا تو وہاں کے لوگ اکثر وہ تھے جو فقیر ہیں (دنیا میں) اور میں نے دوزخ کو جھانکا تو وہاں اکثر عورتیں تھیں۔

۶۹۳۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۹۴۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۹۴۱- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۶۹۴۲- ابوالتیاح سے روایت ہے مطرف بن عبد اللہ کی دو عورتیں تھیں وہ ایک عورت کے پاس سے آئے اور دوسری بولی تو فلاں عورت کے پاس سے آتا ہے مطرف نے کہا کہ میں عمران

يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ يَأْتِهِ أَوْ قَطِيعَةً رَجِمَ مَا لَمْ يَسْتَعِجِلْ)) قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْإِسْتِعْجَالُ قَالَ ((يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرِ يَسْتَجِبْ لِي فَيَسْتَعْجِلُ عِنْدَ ذَلِكَ وَيَدْعُ الدُّعَاءَ))

باب أكثر أهل الجنة والنار

۶۹۳۷- عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا عَامَةٌ مِنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ وَإِذَا أَصْحَابُ الْجَنَّةِ مَحْبُوسُونَ إِلَّا أَصْحَابَ النَّارِ فَقَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَةٌ مِنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ))

۶۹۳۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ ((أَطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَأَطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ))

۶۹۳۹- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

۶۹۴۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَطَّلَعَ فِي النَّارِ فَذَكَرَ بِعَثَلٍ حَدِيثَ أَيُّوبَ

۶۹۴۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ

۶۹۴۲- عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ كَانَ لِمُطَرَفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ امْرَأَتَانِ فَجَاءَ مِنْ عِنْدِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ الْأَعْرُي جِئْتُ مِنْ عِنْدِ فُلَانَةٍ فَقَالَ جِئْتُ مِنْ

بن حصین کے پاس سے آیا انھوں نے حدیث بیان کی ہم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے رہنے والوں میں عورتیں بہت کم ہیں۔

۶۹۳۳- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی دعا یہ تھی اللھم انی اعوذ بک اخیر تک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں حیرتی نعمت کے زوال سے اور تیری عافیت اور صحت دی ہوئی پلٹ جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور سب تیرے غضب والے کاموں سے۔

۶۹۳۴- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۹۳۵- اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا میں نے اپنے بعد مردوں کو نقصان پہنچانے والا عورتوں سے زیادہ کوئی فتنہ نہیں چھوڑا (یہ اکثر خلاف شرع کام کراتی ہیں اور جو مرد زن مرید ہوتے ہیں ان کو مجبور کر دیتی ہیں)۔

۶۹۳۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرل۔

۶۹۳۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرل۔

۶۹۳۸- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا (ظاہر میں) شیریں اور سبز ہے (جیسے تازہ میوہ) اللہ تعالیٰ تم کو حاکم کرنے والا ہے دنیا میں پھر دیکھے گا تم کیسے عمل

عند عمران بن حصین فحدثنا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ((ان اقل ما كسبى الجنة النساء))

۶۹۴۳- عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما قال كان من دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم ((اللهم اني اعوذ بك من زوال نعمتك وتحول عافيتك وفجاءة بغيك وجميع من خطبتك))

۶۹۴۴- عن أبي التياح قال سبغت مطرفاً يحدث أنه كانت له امرأتان بمعنى حديث معاذا.

۶۹۴۵- عن أسامة بن زيد رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((ما تركت بغدي لفتنة هي أضرب على الرجال من النساء))

۶۹۴۶- عن أسامة بن زيد بن حارثة وسعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل أنهما حدثنا عن رسول الله ﷺ قال ((ما تركت بغدي لبي الناس فتنة أضرب على الرجال من النساء))

۶۹۴۷- عن سليمان التيمي بهذا الإسناد مثله.

۶۹۴۸- عن أبي سعيد الخدري عن النبي ﷺ قال ((ان الدنيا خلوة خضرة وان الله مستخلفكم فيها فينظر كيف تعملون فاتقوا

(۶۸۳۸) ☆ اللہ تعالیٰ تم کو حاکم کرنے والا ہے دنیا میں پھر دیکھے گا تم کیسے عمل کرتے ہو ایسا ہی ہوا کہ مسلمانوں کی حکومت مشرق سے مغرب تک پھیل گئی پھر ان کے برے اعمال کی وجہ سے اس کو تزلزل ہوا اور اللہ تعالیٰ عزوجل نے دوسری قوم کو حکومت دی لب مسلمان جا بجا خود اور ذلیل اور غیر قوم کے محکوم ہیں اس سے دین اسلام کی تصدیق ہوتی ہے کہ جیسا پھر صادق نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مسلمانوں کا دین حق اور سچ ہے جب تک وہ اپنے دین پر قائم تھے ان کی حکومت اور عزت روز بروز بڑھتی جاتی تھی اور جب سے انھوں نے

الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النَّسَاءَ فَإِنَّ أَوَّلَ بَيْتَةٍ بَنِي
إِسْرَائِيلَ كَانَتْ فِي النَّسَاءِ وَفِي حَدِيثِ ابْنِ
بَشَّارٍ يُنْظَرُ كَيْفَ تَعْمَلُونَ»

کرتے ہو تو بچو دنیا سے (یعنی انکی دنیا سے جو خدا تعالیٰ سے غافل
کردیوے) اور بچو عورتوں سے اس لیے کہ اول بیتہ بنی اسرائیل کا
عورتوں سے شروع ہوا۔

بَابُ قِصَّةِ أَصْحَابِ الْغَارِ

باب: غار والوں کا قصہ

۶۹۴۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَنَّهُ قَالَ ((يَسْمَا ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ يَمَشُونَ أَخَذَهُمُ
الْمَطَرُ فَأَرَوْا إِلَى غَارٍ فِي جَبَلٍ فَانْحَطَّتْ
عَلَيْهِمْ فَغَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَانْطَبَقَتْ
عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ انظُرُوا أَعْمَالًا
عَمَلْتُمُوهَا صَالِحَةً لِلَّهِ فَاذْعَبُوا اللَّهُ تَعَالَى
بِهَا لَعَلَّ اللَّهُ يَفْرُجَهَا عَنْكُمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ
اللَّهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ
وَإِسْرَائِيلِيٌّ وَلِي صَبِيَّةٌ صِغَارٌ أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا
أَرَحْتُ عَلَيْهِمْ حَلَبْتُ فَبَدَأْتُ بِوَالِدَيْيَ
فَسَقَيْتُهُمَا قَبْلَ نَبِيِّيَ وَأَنَّهُ نَأَى بِي ذَاتَ يَوْمٍ
الشَّجَرُ فَلَمَّ آتٍ حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا
قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أُحَلِبُ فَجِئْتُ
بِالْحَلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ أَنْ
أَوْقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْقِيَّ
الصَّبِيَّةَ قَبْلَهُمَا وَالصَّبِيَّةُ يَنْصَاغُونَ عِنْدَ
قَدَمِي فَلَمَّ يَزُلْ ذَلِكَ ذَائِبِي وَذَائِبُهُمْ حَتَّى
طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنِ كُنْتُ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ

۶۹۴۹- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا تین آدمی
چارے تھے اتنے میں میں آیا وہ پہاڑ میں ایک غار تھا اس میں گھس گھے
پہاڑ پر سے ایک پتھر گر اور غار کے منہ پر آگیا اور منہ بند ہو گیا ایک
نے دوسروں سے کہا اپنے اپنے نیک اعمال کا خیال کرو جو خدا کے لیے
کئے ہوں اور وہ عامانگوان اعمال کے وسیلہ سے شاید اللہ تعالیٰ اس پتھر
کو کھول دے تمہارے لیے تو ایک نے ان میں سے کہا میرے ماں باپ
بوزھے ضعیف تھے اور میری جو ر دو اور میرے چھوٹے چھوٹے لڑکے
تھے کہ میں ان کے واسطے بھیڑ بکریاں چرنیا کرتا تھا پھر جب میں شام
کے قریب چراتا تھا تو ان کا دودھ دوہتا تھا سو اول اپنے ماں باپ سے
شروع کرتا تھا تو ان کو اپنے لڑکوں سے پہلے پلاتا تھا اور لبتہ ایک دن
مجھ کو درخت نے دور ڈالا (یعنی چارہ بہت دور ملا) سو میں گھرنہ آیا
یہاں تک کہ مجھ کو شام ہو گئی تو میں نے ماں باپ کو سوتا پایا پھر میں
نے دودھ دوہا جس طرح دوہا کرتا تھا تو میں دودھ لیا اور ماں باپ کے
سر کے پاس کھڑا ہوا مجھ کو برالگا کہ میں ان کو نیند سے جگاؤں اور برالگا
کہ ان سے پہلے لڑکوں کو پلاؤں اور لڑکے بھوک کے مارے شور
کرتے تھے میرے دونوں بچروں کے پاس سو اسی طرح برابر میر اور
ان کا حال رہا صبح تک (یعنی میں ان کی انتظار میں دودھ لیے رات بھر
کھڑا رہا) اور لڑکے روتے چلاتے رہے نہ میں نے پیانہ لڑکوں کو پلایا سو
الہی اگر تو جانتا ہے کہ ایسی محنت اور مشقت تیری رضا مندی کے واسطے

نے دین چھوڑ دیا باپ ردا کی رسموں کے پابند ہو گئے کافروں کا چال چلن اختیار کیا ساری حکومت اور عزت خاک میں مل گئی۔

(۶۸۴۹) ☆ اس حدیث میں بہت کام کے خاکے ہیں اول یہ کہ سخت مصیبت میں اور نہایت بلا میں جس کی کوئی تدبیر نہ ہو سکے تو اپنے
خالص اعمال کو خلاصی کا وسیلہ کرے حق تعالیٰ اس کو نجات دے گا دوسرے یہ کہ ماں باپ کا حق اپنی جان اور جو ر لڑکوں کے حق پر حق

میں نے کی تھی تو اس پتھر سے ایک روزن کھول دے جس میں سے ہم آسمان کو دیکھیں تو خدا نے اس میں ایک روزن کھول دیا اور انہوں نے اس میں سے آسمان کو دیکھا۔ دوسرے نے کہا الہی ماجرا یہ ہے کہ میرے بچا کی ایک بیٹی تھی جس سے میں محبت کرتا تھا جیسے مرد عورت سے کرتے ہیں (یعنی میں اس کا کامل عاشق تھا) سو اس کی طرف مائل ہو کر میں نے اس کی ذات کو چاہا (یعنی حرام کاری کا ارادہ کیا) اس نے نہ مانا اور کہا جب تک سوا شرفیاں نہ دے گا میں راضی نہ ہوگی میں نے کوشش کی اور سوا شرفیاں کما کر اس کے پاس لایا جب میں نے اس کی ٹانگیں اٹھائیں (یعنی جماع کے ارادہ سے) اس نے کہا اے خدا کے بندے ڈر خدا سے اور مت توڑ مہر کو مگر حق سے (یعنی بغیر نکاح کے بکارت مت زائل کر) تو میں اٹھ کھڑا ہوا اس کے اوپر سے الٹی تو جانتا ہے کہ یہ کام میں نے تیر کی رضامندی کے لیے کیا تو ایک روزن اور کھول دے ہمارے لیے خدا تعالیٰ نے اور روزن کھول دیا (یعنی وہ روزن بڑا ہو گیا) تیسرے نے کہا الٹی میں نے ایک شخص سے مزدوری لی ایک فرق (وہ برتن جس میں سولہ رطل اناج آتا ہے) چاول پر جب وہ اپنا کام کر چکا اس نے کہا میرا حق دے میں نے فرق بھر چاول اس کے سامنے رکھے اس نے نہ لیے میں ان چاولوں کو بوتارہا (اس میں برکت ہوئی) یہاں تک کہ میں نے اس مال سے گائے تیل اور ان کے چرانے والے غلام اکٹھے کئے پھر وہ مزدور میرے پاس آیا اور کہنے لگا اللہ سے ڈر اور میرا حق مت مار میں نے کہا جا اور گائے تیل اور ان کے چرانے والے سب تو لے لے وہ بولا خدا جبار سے ڈر اور مجھ سے ٹھنھا مت کر میں نے کہا میں ٹھنھا نہیں کرتا وہ گائے تیل اور چرانے والوں کو تولے لے اس نے ان کو لے لیا پھر اگر تو جانتا ہے کہ

ذَلِكَ اِيْتَاءٌ وَجْهَكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً
نَرَى مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللَّهُ مِنْهَا فُرْجَةً
فَرَأَوْا مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الْآخِرُ اللَّهُمَّ إِنَّهُ
كَانَتْ لِي ابْنَةٌ عَمَّ أَحَبَبْتُهَا كَأَشَدُّ مَا يُحِبُّ
الرِّجَالُ السَّمَاءَ وَطَلَبْتُ إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ
حَتَّى آتَيْتَهَا بِمِائَةِ دِينَارٍ فَصَبِيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ
مِائَةَ دِينَارٍ فَجِئْتُهَا بِهَا فَلَمَّا وَقَعَتْ بَيْنَ
رَجُلَيْهَا قَالَتْ يَا عَبْدَ اللَّهِ اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَفْتَحْ
الْعَنَانِمَ إِلَّا بِحَقِّهِ فَصَبْتُ عَنْهَا فَإِنْ كُنْتَ
تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ اِيْتَاءً وَجْهَكَ فَافْرُجْ
لَنَا مِنْهَا فُرْجَةً فَفَرَجَ لَهُمْ وَقَالَ الْآخِرُ اللَّهُمَّ
إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أُجْرًا بِفَرْقٍ أَرَزُّ فَلَمَّا
قَضَيْتُ عَمَلَهُ قَالَ أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ
عَلَيْهِ فَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمَّ أَرَزُّ أَزْرَعُهُ حَتَّى
جَمَعْتُ مِنْهُ بَقْرًا وَرِعَاءَهَا فَجَاءَنِي فَقَالَ
اتَّقِ اللَّهَ وَلَا تَطْلِمْنِي حَقِّي قُلْتُ اذْهَبْ إِلَى
بَيْتِكَ الْبَقْرَ وَرِعَائِهَا فَخَذَهَا فَقَالَ اتَّقِ اللَّهَ
وَلَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ إِنِّي لَا اسْتَهْزِئُ بِكَ
حَدَّ ذَلِكَ الْبَقْرَ وَرِعَاءَهَا فَأَخَذَهُ فَذَهَبَ بِهِ
فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذَلِكَ اِيْتَاءً
وَجْهَكَ فَافْرُجْ لَنَا مَا بَقِيَ فَفَرَجَ اللَّهُ مَا
بَقِيَ))

نہ مقدم ہے اور جری نیکیوں میں داخل ہے تیسرے یہ کہ تاجر ہو کر گناہ سے بچتا اور صرف خدا کے خوف سے شہوت کو دبا اور خواہش نفسانی کو مٹاتا بڑے کمال کی بات ہے اور خدا کو نہایت پسند ہے جو تھے یہ کہ حق والوں کا حق ادا کرنا رضائے الہی کا عمدہ وسیلہ ہے پانچویں یہ کہ جو مالک کے بدوں اجازت اس کا اناج بڑے تو اس کے حاصلات کا مالک مالک ہی ہے۔ (تختہ الاخبار)

یہ کام میں نے تیری رضامندی کے لیے کیا تو جتنا باقی ہے روزن وہ بھی کھول دے حق تعالیٰ نے اس کو بھی کھول دیا اور وہ لوگ اس غار سے باہر نکلے۔

۶۹۵۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۶۹۵۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي ضَمْرَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عَقْبَةَ وَزَادُوا فِي حَدِيثِهِمْ ((وَخَرَجُوا يَمْشُونَ)) وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ يَتَمَاشُونَ إِلَّا عِنْدَ اللَّهِ فَإِنَّ فِي حَدِيثِهِ وَخَرَجُوا وَلَمْ يَذْكُرْ بَعْلَهَا شَيْئًا.

۶۹۵۱- عبد اللہ بن عمر نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے تم سے پہلے تین کنبہ والے چلے یہاں تک کہ ان کو رات ہو گئی ایک غار میں پھر بیان کیا سارا قصہ جیسے اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ ایک شخص بولا یا اللہ میرے ماں باپ بوڑھے ضعیف تھے میں ان سے پہلے رات کو کسی کو دودھ نہ پلاتا نہ گھر والوں کو نہ غلاموں کو اور یہ ہے کہ اس عورت نے میرا کہنا نہ مانا یہاں تک کہ ایک سال قحط میں گرفتار ہوئی اور میرے پاس آئی میں نے اس کو ایک سو بیس دینار دیے اور یہ ہے کہ میں نے اس مزدور کی اجرت کو بویا یہاں تک کہ بہت سے مال اس سے حاصل ہوئے اور وہ گڑ بڑ کرنے لگے آخر میں یہ ہے کہ پھر وہ نکلے غار میں سے چلتے ہوئے۔

۶۹۵۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((انْطَلَقَ ثَلَاثَةٌ زَهْطٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى آوَاهُمْ الْمَيْتُ إِلَى غَارٍ)) وَاقْصُرَ الْحَدِيثُ بِمَعْنَى حَدِيثِ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ ((اللَّهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ فَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا وَقَالَ فَاَمْتَنَعْتُ مِنِّي حَتَّى أَلَمْتُ بِهِمَا سَنَةً مِنَ السِّنِينَ فَجَاءَتْنِي فَأَعْطَيْتُهُمَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ وَقَالَ فَتَمَرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنِّي الْأَمْوَالُ فَارْتَعَجْتُ وَقَالَ فَخَرَجُوا مِنْ الْغَارِ يَمْشُونَ))



كِتَابُ التَّوْبَةِ (۱) توبہ کے مسائل

۶۹۵۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں (علم سے) جہاں وہ مجھ کو یاد کرے اور البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے ایسا خوش ہوتا ہے جیسے تم میں سے کوئی خالی زمین میں اپنا گم شدہ جانور پاوے اور جو شخص میری طرف ایک بالشت نزدیک ہو میں اس کی طرف ایک ہاتھ نزدیک ہوتا ہوں اور جو ایک ہاتھ نزدیک ہو تو میں ایک باغ (دونوں ہاتھوں کا پھیلاؤ) نزدیک ہوتا ہوں اور جب وہ میری طرف چلتا ہوا آتا ہے تو میں دوڑتا ہوا اس کی طرف آتا ہوں (اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی)۔

۶۹۵۳- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ تم میں سے جب کوئی توبہ کرے تو اس سے زیادہ خوش ہے جتنا کوئی تم میں سے اپنا گم ہوا جانور پانے سے خوش ہوتا ہے۔

۶۹۵۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۹۵۵- حارث بن سوید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں عبد اللہ کے پاس گیا ان کے پوچھنے کو وہ بیمار تھے انھوں نے مجھ سے دو حدیثیں بیان کیں ایک اپنی طرف سے اور ایک رسول اللہ صلی

۶۹۵۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ قَالَ ((اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حَيْثُ يذْكُرُنِي وَاللَّهُ لَلَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ يَجِدُ ضَالَّتَهُ بِالْقَلَاءِ وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا وَمَنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِذَا أَقْبَلَ إِلَيَّ يَمْشِي أَقْبَلْتُ إِلَيْهِ أَهْرُولُ))

۶۹۵۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لِلَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَالَّتِهِ إِذَا وَجَدَهَا))

۶۹۵۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ

۶۹۵۵- عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ، أَعْوَدُهُ وَهُوَ مَرِيضٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيثَيْنِ حَدِيثًا عَنْ نَفْسِهِ وَحَدِيثًا عَنْ رَسُولِ

(۱) نووی نے کہا کتاب الایمان میں گزرا ہے کہ توبہ کے تین رکن ہیں ایک گناہ سے باز آمد دوسرے کئے پر شرمندہ ہونا تیسرے قصد کرنا کہ اب نہ کروں گا اور جو گناہ حق العباد ہو تو ایک رکن اور ہے کہ اس حق سے چھٹنا اور توبہ تمام گناہوں سے واجب ہے فی الفور خواہ گناہ صغیرہ ہو یا کبیرہ اور ایک گناہ سے توبہ صحیح ہے اگرچہ دوسرے گناہوں پر اصرار کرتا ہو اور توبہ کے بعد اگر پھر گناہ کرے تو دوسرا گناہ لکھا جاوے گا توبہ باطل نہ ہوگی۔ (نووی مختصراً)

اللہ علیہ وسلم سے انھوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مومن کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی شخص ایک پٹ پر میدان میں (جہاں نہ سایہ ہو نہ پانی) جو ہلاک کرنے والا ہو سو جاوے اور اس کے ساتھ اس کا اونٹ ہو جس پر اس کا کھانا اور پانی ہو جب وہ جاگے تو اپنا اونٹ نہ پاوے پھر اس کو ڈھونڈے یہاں تک کہ پیاسا ہو جاوے پھر کہے میں لوٹ جاؤں جہاں تھا اور سوتے سوتے مر جاؤں پھر اپنا سر اپنے بازو پر رکھے مرنے کے لیے پھر جو جاگے تو اپنا اونٹ اپنے پاس پاوے اس پر اس کا توشہ کھانا بھی اور پانی بھی تو اللہ تعالیٰ کو مومن بندے کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتی ہے جتنی اس شخص کو اپنے اونٹ اور توشہ ملنے سے ہوتی ہے۔

۶۹۵۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۹۵۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۶۹۵۸- سماک سے روایت ہے نعمان بن بشیر نے خطبہ پڑھا تو کہا البتہ اللہ کو اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتی ہے جس کا توشہ اور توشہ دان ایک اونٹ پر ہو پھر وہ چلے اور ایک ایسے میدان میں پہنچے جہاں کھانا اور پانی نہ ہو اور دو پہر کا وقت ہو جائے وہ اترے اور ایک درخت کے تلے سو جاوے اس کی آنکھ لگ جاوے اور اونٹ چل دیوے جب جاگے اور ایک اونچان پر چڑھے تو اونٹ نہ پاوے پھر دوسری اونچان پر چڑھے کچھ نہ دیکھے پھر تیسری اونچان پر چڑھے کچھ نہ دیکھے پھر لوٹ کر اپنی اسی جگہ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَللَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ مِنْ رَجُلٍ فِي أَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ فَطَلَبَهَا حَتَّى أَدْرَكَهُ الْعَطَشُ ثُمَّ قَالَ أَرْجِعْ إِلَى مَكَانِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ فَأَنَامُ حَتَّى أَمُوتَ فَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى سَاعِدِهِ لِيَمُوتَ فَاسْتَيْقَظَ وَعِنْدَهُ رَاحِلَتُهُ وَعَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاللَّهُ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ مِنْ هَذَا بِرَاحِلَتِهِ وَزَادِهِ))

۶۹۵۶- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ ((مِنْ رَجُلٍ بِدَاوِيَّةٍ مِنَ الْأَرْضِ))

۶۹۵۷- عَنْ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ حَدِيثَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَللَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ الْمُؤْمِنِ)) بِمِثْلِ حَدِيثِ حَرِيرٍ

۶۹۵۸- عَنْ سِمَاكٍ قَالَ قَالَ حَطَبُ النُّعْمَانِ بْنُ بَشِيرٍ فَقَالَ ((لَللَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ حَمَلُ زَادِهِ وَمَزَادُهُ عَلَى بَعِيرٍ ثُمَّ سَارَ حَتَّى كَانَ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَأَدْرَكَهُ الْقَانِلَةُ فَنَزَلَ فَقَالَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَعَلَبْتُهُ عَيْنُهُ وَأَنْسَلَ بَعِيرَهُ فَاسْتَيْقَظَ فَسَعَى شَرْفًا فَلَمْ يَرِ شَيْئًا ثُمَّ سَعَى شَرْفًا ثَانِيًا فَلَمْ يَرِ شَيْئًا ثُمَّ سَعَى شَرْفًا ثَالِثًا فَلَمْ يَرِ شَيْئًا فَأَقْبَلَ حَتَّى أَتَى مَكَانَهُ

میں آوے جہاں سویا تھا اور وہ بیٹھا ہوا تھے میں اس کا اونٹ چلتا ہوا آوے یہاں تک کہ اپنی تکمیل اس کے ہاتھ میں دے دے البتہ اللہ تعالیٰ کو بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے جب وہ اپنا اونٹ اسی طرح سے پاتا ہے تاکہ نے کہا شععی نے کہا نعمان نے یہ حدیث مرفوعہ کی رسول اللہ ﷺ تک لیکن میں نے تو نعمان سے مرفوع کرتے نہیں سنا۔

۶۹۵۹- براہ بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم کیا کہتے ہو اس شخص کو کتنی خوشی ہوگی جس کا اونٹ بھاگ جاوے اپنی تکمیل کھینچتا ہو ایسے پت پر میدان میں جہاں نہ کھانا ہو نہ پانی اور اس کا کھانا اور پانی سب اسی اونٹ پر ہو پھر وہ اس کو ڈھونڈتے ڈھونڈتے تھک جاوے آخر وہ اونٹ ایک درخت کی جڑ پر گزرے اور اس کی تکمیل اس جڑ سے اٹک جاوے پھر وہ شخص اس اونٹ کو اس درخت سے اٹکا ہوا پاوے ہم لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس شخص کو بہت خوشی ہوگی آپ نے فرمایا خیر دہر ہو جاؤ قسم اللہ کی اللہ کو اپنے بندہ کی توبہ سے اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

۶۹۶۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ کو زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندہ کی توبہ سے جب وہ توبہ کرتا ہے تم میں سے اس شخص سے جو اپنے اونٹ پر سوار ہو ایک صاف بے آب و دانہ جنگل میں پھر وہ اونٹ نکل بھاگے اسی پر اس کا کھانا اور پانی ہو آخر وہ اس سے ناامید ہو کر ایک درخت کے تلے آکر لیٹ رہے اس کے سایہ میں اور اونٹ سے بالکل ناامید ہو گیا ہو وہ اسی حال میں ہو کہ یکا یک اونٹ اس کے سامنے آکر کھڑا ہو جائے اور وہ اس کی تکمیل تھام لیوے پھر خوشی کے مارے بھول کر غلطی سے کہنے لگے یا اللہ تو میرا بندہ ہے میں تیرا رب ہوں خوشی کے سبب سے ایسی غلطی کرے (یعنی

الذی قال فیہ فبینما هو قاعید اذ جاءہ بعیرہ ینمشی حتی وضع حیطامہ فی یدہ فللہ اشد فرحاً بتوبۃ العبد من هذا حین وجد بعیرہ علی حالہ) قال سہالک فرغتم الشعی ان نعمان رفع هذا الحدیث الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واما انا فلم اسمعہ.

۶۹۵۹- عن البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ((کئیف تقولون بفرح رجل انفلتت منه راحلته نحر و زامنها بأرض فبرئ کس بها طعام ولا شراب و علیها له طعام و شراب فطلبها حتی شق علیہ ثم مرّت بجذیل شجرة فتعلق زامنها فوجدھا فتعلقہ بہ)) قلنا شدیداً یا رسول اللہ فقال رسول اللہ ﷺ ((انا والله لئلہ اشد فرحاً بتوبۃ عبده من الرجل برأجله)) قال جعفر حدثنا عبید اللہ بن زیاد عن ابيه

۶۹۶۰- عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ وهو عمہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ((لئلہ اشد فرحاً بتوبۃ عبده حین یتوب الیہ من احدکم کان علی راحلہ بأرض فللہ فانفلتت منه و علیها طعام و شراب فایس منها فاتی شجرة فاضطجع فی ظلها قد ايس من راحلہ فبینا هو كذلك اذا هو بها قائمۃ عنده فآخذ بحیطامها ثم قال من شدۃ الفرح اللهم انت عبدي وانا ربك اخطأ من شدۃ الفرح))

یوں کہنا تھا یا اللہ تو میرا رب ہے میں تیرا بندہ ہوں پر خوشی سے زبان میں الٹا نکل جاوے۔

۶۹۶۱- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ کو بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے اپنے بندہ کی توبہ سے بہ نسبت اس شخص کے تم میں سے جو جاتے ہی اپنا اونٹ دیکھے جو گم ہو گیا ہو ایک خشک جنگل میں۔

۶۹۶۲- ترجمہ وہی جو گزرا۔

باب : مغفرت مانگنے کی فضیلت

۶۹۶۳- ابو ایوب انصاری سے روایت ہے جب ان کی وفات قریب ہوئی تو انھوں نے کہا میں نے ایک حدیث کو جو رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنی تھی تم سے چھپایا تھا (مصلحت سے کہ لوگ اس پر تکیہ نہ کریں اور گناہ سے بے ڈرنہ ہو جاویں) میں نے سنا جناب محمد سے آپ فرماتے تھے اگر تم گناہ نہ کر البتہ اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا کرے جو گناہ کریں (پھر بخشش مانگیں) اللہ تعالیٰ ان کو بخشے۔

۶۹۶۳- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۶۹۶۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم گناہ نہ کرو البتہ اللہ تعالیٰ تم کو فنا کر دیوے اور ایسے لوگوں کو پیدا کرے جو گناہ کریں پھر اس سے بخشش مانگیں اور اللہ تعالیٰ بخشے ان کو (سبحان اللہ مالک کے سامنے قصور کا اقرار کرنا اور معذرت کرنا اور توبہ کرنا اور معافی چاہنا کیسی عمدہ بات ہے اور مالک کو کیسے پسند ہے کسی بزرگ نے کہا کہ وہ گناہ مبارک ہے جس کے بعد عذر ہو اور وہ عبادت منحوس ہے جس سے غرور پیدا ہو۔

۶۹۶۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَللَّهِ أَشَدُّ فَرَحًا بِتُوبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ إِذَا اسْتَقْبَلَ عَلَى بَعِيرِهِ قَدْ أَضَلَّهُ بِأَرْضٍ فَلَاةٍ))

۶۹۶۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِسَبِيلِهِ. **بَابُ فَضِيلَةِ الِاسْتِغْفَارِ.**

۶۹۶۳- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَوْ أَنَّكُمْ تُذَيَّبُونَ لِخَلْقِ اللَّهِ خَلْقًا يُذَيَّبُونَ يَغْفِرُ لَهُمْ))

۶۹۶۴- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَسَدِيِّ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((لَوْ أَنَّكُمْ لَمْ تَكُنْ لَكُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا اللَّهُ لَكُمْ لَجَاءَ اللَّهُ بِقَوْمٍ لَهُمْ ذُنُوبٌ يَغْفِرُهَا لَهُمْ))

۶۹۶۵- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ جَعْفَرِ الْحَزْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْأَسَمِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ لَمْ تُذَيَّبُوا لَذَهَبَ اللَّهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَوْمٍ يُذَيَّبُونَ فَيَسْتَغْفِرُونَ اللَّهَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ))

بَابُ فَضْلِ دَوَامِ الذِّكْرِ وَ لِحَوَازِ تَرْكِ ذَالِكَ

باب: ہمیشہ ذکر کرنے کی فضیلت اور اس کا ترک جائز ہونے کا بیان

۶۹۶۶- عَنْ حَنْظَلَةَ الْأَسَدِيِّ قَالَ وَ كَانَ مِنْ كُتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَبَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ كَيْفَ أَنْتَ يَا حَنْظَلَةَ قَالَ قُلْتُ نَافِقٌ حَنْظَلَةَ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَا تَقُولُ قَالَ قُلْتُ نَكُونُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَأَنَّا رَأَيْ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالصَّبِيغَاتِ فَتَسِينَا كَثِيرًا قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَوَاللَّهِ إِنَّا لَنَلْقَى مِنْ هَذَا فَاُنْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَافِقٌ حَنْظَلَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَا ذَلِكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ حَتَّى كَأَنَّا رَأَيْ عَيْنٍ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْأَزْوَاجَ وَالْأَوْلَادَ وَالصَّبِيغَاتِ نَسِينَا نَسِينًا كَثِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ لَوْ تَدْرَمُونَ عَلَى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحْتَكُمْ الْمَلَائِكَةُ عَلَى لُحُوبِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلَكِنْ يَا حَنْظَلَةَ سَاعَةً وَسَاعَةً)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

۶۹۶۶- حنظلہ اسیدی سے روایت ہے وہ عمر روں میں سے تھے رسول اللہ کے انھوں نے کہا ابو بکرؓ مجھ سے ملے اور پوچھا کیسا ہے تو اے حنظلہ میں نے کہا حنظلہ تو منافق ہو گیا (یعنی بے ایمان) ابو بکر نے کہا سبحان اللہ تو کیا کہتا ہے میں نے کہا ہم رسول اللہ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہم کو یاد دلاتے ہیں دوزخ اور جنت کی گویا دونوں ہماری آنکھ کے سامنے ہیں پھر جب ہم آپ کے پاس سے نکل جاتے ہیں تو بیبیوں اور اولاد اور کاروبار میں مصروف ہو جاتے ہیں تو بہت بھول جاتے ہیں ابو بکر نے کہا قسم خدا کی ہمارا بھی یہی حال ہے پھر میں اور ابو بکر دونوں چلے یہاں تک کہ رسول اللہ کے پاس پہنچے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حنظلہ منافق ہو گیا آپ نے فرمایا تیرا کیا مطلب ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کے پاس ہوتے ہیں تو آپ ہم کو یاد دلاتے ہیں دوزخ اور جنت کی گویا دونوں ہماری آنکھ کے سامنے ہیں پھر جب ہم آپ کے پاس سے چلے جاتے ہیں تو بیبیوں اور بچوں اور کاموں میں مشغول ہو جاتے ہیں اور بہت باتیں بھول جاتے ہیں آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم سدا بنے رہو اسی حال پر جس طرح میرے پاس رہتے ہو اور یاد الہی میں رہو البتہ فرشتے تم سے مصافحہ کریں تمہارے بستروں پر اور تمہاری راہوں میں لیکن اے حنظلہ ایک ساعت دنیا کا کاروبار اور ایک ساعت یاد پروردگار تین بار یہ فرمایا۔

۶۹۶۷- عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ

۶۹۶۷- حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم جناب رسول اللہ

(۶۹۶۶) تو آپ کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ یہ مذاق نہیں ہے بلکہ دنیا داری کا لازمہ ہے اگر ہر دم حضور کی میں رہے تو دنیا کے سارے کاروبار معطل ہو جائیں گے بس غفلت بھی حکمت ہے۔ بیٹ۔

غفلت یہاں اگر نبودے از عمر دے پر نبودے

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے صیحت کی اور دوزخ کا ذکر کیا پھر میں گھر میں آیا اور بچوں سے ہنسا اور بی بی سے کھیلا پھر میں نکلا تو ابو بکر طے میں نے ان سے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے بھی ایسا ہی کیا پھر ہم دونوں رسول اللہ سے طے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حظلہ تو منافی ہو گیا آپ نے فرمایا کیا کہتا ہے میں نے سارا حال بیان کیا ابو بکر نے کہا میں نے بھی حظلہ کی طرح کیا آپ نے فرمایا اے حظلہ ایک ساعت یاد کی ہے اور ایک ساعت غفلت کی اگر تمہارے دل اسی طرح رہیں جیسے وعظ کے وقت ہوتے ہیں تو فرشتے تم سے مصافحہ کریں یہاں تک کہ راہوں میں تم کو سلام کریں۔

۶۹۶۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر رہا

فَوَعظْنَا فذَكَرَ النَّارَ قَالَ ثُمَّ جِئْتُ بِأَبِي
الْبَيْتِ فَصَاحَكَ الصَّيَّانَ وَالْعَيْتُ الْمَرْأَةَ قَالَ
فَحَرَجْتُ فَلَقِيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ
فَقَالَ وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا تَذَكُرُ فَلَقِينَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
نَافِرٌ حَنظَلَةٌ فَقَالَ مَا فَحَدَّثْتُهُ بِالْحَدِيثِ فَقَالَ
أَبُو بَكْرٍ وَأَنَا قَدْ فَعَلْتُ مِثْلَ مَا فَعَلَ فَقَالَ ((يَا
حَنظَلَةُ سَاعَةٌ وَسَاعَةٌ وَلَوْ كَانَتْ تَكُونُ
قُلُوبِكُمْ كَمَا تَكُونُ عِنْدَ الذَّكْرِ لَصَافَحَكُمُ
الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُسَلَّمَ عَلَيْكُمْ فِي الطَّرْفِ))

۶۹۶۸- عَنْ حَنظَلَةَ النَّسِيبِيِّ الْأَسَدِيِّ
الْكَاتِبِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرْنَا الْعَجَنَةَ
وَالنَّارَ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمَا.

باب: اللہ تعالیٰ کی رحمت غصہ سے زیادہ ہے

۶۹۶۹- ابو ہریرہ سے روایت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو بنایا تو اپنی کتاب میں لکھا اور وہ کتاب اس کے پاس ہے عرش کے اوپر کہ میری رحمت غضب پر غالب ہوگی۔

۶۹۷۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری رحمت میرے غصہ سے آگے بڑھ گئی ہے (یعنی رحمت زیادہ ہے)۔

۶۹۷۱- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ مخلوقات کو بنا چکا تو اپنی کتاب میں لکھا اپنے اوپر وہ کتاب اس کے پاس رکھی ہوئی ہے کہ میری رحمت غالب ہوگی میرے غصہ پر۔

بَابُ سَبْعَةِ رَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى

۶۹۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ
((لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ لَهُوَ
عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي))

۶۹۷۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ
وَجَلَّ سَبَقَتْ رَحْمَتِي غَضَبِي))

۶۹۷۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ
كَتَبَ فِي كِتَابِهِ عَلَى نَفْسِهِ فَهُوَ مَوْضُوعٌ
عِنْدَهُ إِنَّ رَحْمَتِي تَغْلِبُ غَضَبِي))

(۶۹۶۹) اس حدیث سے جموں کا مذہب باطل ہوتا ہے اور اہل سنت کا مذہب ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش کے اوپر ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔

۶۹۷۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سارے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سوا کچھ نہیں تو نناوے حصے تو اپنے پاس رکھے اور زمین میں ایک حصہ اتارا اسی حصہ سے خلقت ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ جانور اپنا کھراٹھا لیتا ہے کہ بچے کو نہ لگ جائے۔

۶۹۷۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سور حمتیں پیدا کیں تو ایک ان میں سے اپنی مخلوقات کو دی اور ایک کم سوا اپنے پاس چھپا رکھیں۔

۶۹۷۴- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی سور حمتیں ہیں ان میں سے ایک رحمت اتاری جنوں اور آدمیوں اور جانوروں اور کیتروں میں۔ اسی ایک رحمت کی وجہ سے آپس میں ایک دوسرے پر دیا کرتے ہیں اور رحم کرتے ہیں اور اسی رحمت کی وجہ سے جانور وحشی اپنے بچے سے محبت کرتا ہے اور نٹالوے رحمتیں اللہ تعالیٰ نے اٹھا رکھیں جو اپنے بندوں پر کرے گا قیامت کے دن۔

۶۹۷۵- حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی سور حمتیں ہیں تو ایک رحمت کی وجہ سے خلق اللہ آپس میں رحم کرتے ہیں اور باقی رحمتیں قیامت کے لیے ہیں۔

۶۹۷۶- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۶۹۷۷- سلمان سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمان اور زمین بنائے اس دن سور حمتیں پیدا کیں ہر ایک رحمت اتنی بڑی ہے جتنا فاصلہ آسمان اور زمین میں ہے تو ان میں سے ایک رحمت زمین میں کی جس کی وجہ سے ماں بچے سے محبت کرتی ہے اور وحشی جانور اور پرندے ایک دوسرے

۶۹۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ بَسْعَةً وَسِتِينَ وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ تَرَاحِمُ الْخَلَائِقِ حَتَّى تَرْفَعُ الذَّائِبَةُ حَاقِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ))

۶۹۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((خَلَقَ اللَّهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ وَخِيَابًا عِنْدَهُ مِائَةَ إِلَّا وَاحِدَةً))

۶۹۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنْ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ أَنْزَلَ مِنْهَا رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالْهَوَامِّ فَبِهَا يَتَعَاطَفُونَ وَبِهَا يَتَرَاحَمُونَ وَبِهَا تَنْطِفُ الْوَحْشُ عَلَى وَلَدِهَا وَأَخْبَرَ اللَّهُ بَسْعًا وَسِتِينَ رَحْمَةً يَرَحِمُ بِهَا عِبَادَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۶۹۷۵- عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ لِلَّهِ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَمِنْهَا رَحْمَةٌ بِهَا يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ بَيْنَهُمْ وَبَسْعَةً وَسِتِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۶۹۷۶- عَنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ أَبِيهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۹۷۷- عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ اللَّهُ خَلَقَ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ مِائَةَ رَحْمَةٍ كُلُّ رَحْمَةٍ طِبَاقٌ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجَعَلَ مِنْهَا فِي الْأَرْضِ رَحْمَةً فَبِهَا تَنْطِفُ الْوَالِدَةُ عَلَى وَلَدِهَا

سے محبت کرتے ہیں پھر جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا کرے گا اس رحمت سے۔

۶۹۷۸- حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قیدی آئے ایک عورت ان میں سے (کسی کو) ڈھونڈتی تھی جب اس نے ایک بچہ کو پایا ان قیدیوں میں سے تو اس کو اٹھایا اور پیٹ سے لگایا اور دودھ پلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کیا سمجھتے ہو یہ عورت اپنے بچہ کو انکار میں ڈال دے گی ہم نے کہا نہیں قسم خدا کی وہ کبھی ڈال نہ سکے گی آپ نے فرمایا البتہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر زیادہ مہربان ہے اس سے جتنی یہ عورت اپنے بچہ پر مہربان ہے۔

۶۹۷۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر مومن کو معلوم ہو جو اللہ کے پاس عذاب ہے البتہ جنت کی طمع کوئی نہ کرے اور کافر کو اگر معلوم ہو جو اللہ کے پاس رحمت ہے البتہ اس کی جنت سے کوئی ناامید نہ ہو۔

۶۹۸۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص نے کبھی کوئی نیکی نہیں کی تھی وہ جو مرنے لگا تو اپنے لوگوں سے بولا مجھے جلا کر راکھ کر دینا پھر آدھی راکھ جنگل میں اڑا دینا اور آدھی سمندر میں کیونکہ قسم خدا کی اگر خدا مجھ کو پاوے گا تو ایسا عذاب کرے گا کہ دیا عذاب دنیا میں کسی کو نہیں کرنے کا جب وہ شخص مر گیا اس کے لوگوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے جنگل کو حکم دیا اس نے سب راکھ اکٹھی کر دی پھر سمندر کو حکم

وَالْوَحْشُ وَالطَّيْرُ يَفْضُهَا عَلَيَّ بَغْضٍ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْمَلَهَا بِهَذِهِ الرَّحْمَةِ))

۶۹۷۸- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ قَدِيمٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَسْتِي فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّيِّئَاتِ تَبْغِي إِذَا وَحَدَّتْ صَبِيًّا فِي السَّيِّئِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَتَرَوْنَ هَذِهِ الْمَرْأَةَ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ)) قُلْنَا لَا وَاللَّهِ وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَيَّ أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لِلَّهِ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بَوْلَدِهَا))

۶۹۷۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ بِجَنَّتِهِ أَخَذَ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَطَعَ مِنْ جَنَّتِهِ أَحَدًا))

۶۹۸۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((قَالَ رَجُلٌ لَمْ يَعْمَلْ حَسَنَةً قَطُّ لِأَهْلِهِ إِذَا مَاتَ فَحَرَّقُوهُ ثُمَّ أَذْرُوا بَصْفَهُ فِي النَّارِ وَنَصَفَهُ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَدَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ لَيُعَذِّبَنَّهُ عَذَابًا لَا يُعَذِّبُهُ أَحَدًا مِنَ الْعَالَمِينَ فَلَمَّا مَاتَ الرَّجُلُ فَعَلُوا مَا أَمَرَهُمْ فَأَمَرَ اللَّهُ النَّارَ فَجَمَعَ

(۶۹۷۸) اے مالک ہمارے اسی حدیث کے بھروسے پر ہم جیتے ہیں تو اپنی رحمت سے ہم کو خلاصی دے جہنم سے اور قبر کے عذاب سے اور پہنچا دے ہم کو جنت میں۔

(۶۹۸۰) نووی نے کہا اس شخص کو اللہ کی قدرت میں شک نہ تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت میں شک کرنے والا کافر ہے تو پانے سے مراد عذاب کا مقدر کرنا یا قدر کے معنی تک کرے گا جیسے فقہر علیہ دز قنیا اس نے کلام بحالت دہشت اور خوف کیا جب اس کے حواس جاتے رہے تھے تو مثل غافل اور ناسی کے ہوا اور بعضوں نے کہا یہ مجازی ہے اور بعضوں نے کہا یہ شخص صفات اللہ کا جاہل تھا اور جاہل کی لفظ

دیا اس نے بھی اکٹھی کر دی پھر پروردگار نے اس شخص سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے اے پروردگار اور تو خوب جانتا ہے پروردگار نے اس کو بخش دیا۔

۶۹۸۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے گناہ کئے تھے جب مرنے لگا تو اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ مرنے کے بعد مجھ کو جلانا پھر (میری راکھ) باریک پینا پھر دریا میں ہو میں اڑا دینا کیونکہ قسم خدا کی اگر پروردگار نے تنگ پکڑا مجھ کو تو ایسا عذاب کرے گا کہ ویسا عذاب کسی نہ کیا ہو گا اس کے بیٹوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے زمین سے فرمایا جو تو نے اس کی خاک لی ہے وہ اکٹھی کر دے پھر وہ پورا ہو کر کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے اے پروردگار پھر اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

۶۹۸۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک عورت جہنم میں گئی ایک بلی کے سبب سے جس کو اس نے باندھ دیا تھا پھر نہ کھانا دیا اس کو نہ چھوڑا اس کو کہ وہ زمین کے کیڑے کھاتی یہاں تک کہ وہ مر گئی زہری نے کہا ان دونوں حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ انسان کو اپنے نیک اعمال پر نہ مغرور ہونا چاہیے نہ برائیوں کی وجہ سے مایوس ہونا چاہیے۔

۶۹۸۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس روایت میں بلی کا قصہ نہیں اور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک سے کہا جو تو نے اس کی راکھ کا حصہ لیا ہے وہ داخل کر۔

مَا فِيهِ وَأَمَرَ الْبَحْرَ فَجَمَعَ مَا فِيهِ ثُمَّ قَالَ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ مِنْ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ وَأَنْتَ أَعْلَمُ فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ))

۶۹۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((أَسْرَفَ رَجُلٌ عَلَى نَفْسِهِ فَلَمَّا حَضَرَهُ الْمَوْتُ أَوْصَى بِنَفْسِهِ فَقَالَ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَحْرِقُونِي ثُمَّ اسْحَقُونِي ثُمَّ اذْرُونِي فِي الرِّيحِ فِي الْبَحْرِ فَوَاللَّهِ لَئِن قَدَّرَ عَلَيَّ رَبِّي لَيُعَذِّبَنِي عَذَابًا مَا عَذَّبَهُ بِهِ أَحَدًا قَالُوا فَفَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ فَقَالَ لِلْأَرْضِ أَدِي مَا أَخَذْتَ فَإِذَا هُوَ قَابِلٌ فَقَالَ لَهُ مَا حَمَلَكَ عَلَيَّ مَا صَنَعْتَ فَقَالَ خَشْيَتِكَ يَا رَبِّ أَوْ قَالَ مَخَافَتِكَ فَغَفَرَ لَهُ بِذَلِكَ))

۶۹۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((دَخَلَتْ امْرَأَةٌ النَّارَ فِي هِرَّةٍ رَبَطْتَهَا فَلَمَّا هِيَ أَطْعَمْتَهَا وَلَا هِيَ أَرْسَلْتَهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ حَتَّى مَاتَتْ)) هَزَلًا قَالَ الزُّهْرِيُّ ذَلِكَ لِنَلَّا يَتَكَلَّمُ رَجُلٌ وَلَا يَنَاسُ رَجُلٌ

۶۹۸۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((أَسْرَفَ عَبْدٌ عَلَى نَفْسِهِ)) بَنَحْوِ حَدِيثٍ مَعْمُرٍ إِلَى قَوْلِهِ ((فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ)) وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ الْمَرْأَةِ فِي قِصَّةِ الْهِرَّةِ وَفِي حَدِيثِ الرَّيْبِيِّ قَالَ ((فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِكُلِّ شَيْءٍ أَخَذَ مِنْهُ شَيْئًا أَدَّ مَا أَخَذَتْ مِنْهُ))

کفر میں اختلاف ہے لیکن منکر کی تکفیر پر اتفاق ہے اور بعضوں نے کہا یہ شخص زمانہ فترت کا تھا اور قبل ورود شرع کے تکلیف نہیں ہے اور بعضوں نے کہا شاید اس وقت کی شرع میں کافر کی مغفرت جائز ہو۔ (اتحاد مختصراً)

۶۹۸۴- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حدیث بیان کرتے تھے رسول اللہ ﷺ سے کہ تم سے پہلے ایک شخص تھا کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال اور اولاد دیا تھا اس نے اپنی اولاد سے کہا تم وہ کام کرنا جو میں حکم دیتا ہوں ورنہ میں اپنے مال کا وارث اور کسی کو کروں گا جب میں مر جاؤں تو مجھ کو جلانا اور مجھ کو بہت یاد ہے کہ یہ بھی کہا پھر پیتا اور ہوا میں اڑا دینا کیونکہ میں نے خدا کے پاس کوئی نیکی آگے نہیں بھیجی اور جو اللہ مجھ پر قدرت پاوے گا تو مجھ کو عذاب کرے گا پھر اس نے اس بات کا اقرار اپنی اولاد سے لیا انھوں نے ایسا ہی کیا جب وہ مر گیا قسم میرے رب کی اللہ نے فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا وہ بولا تیرے ڈر سے اللہ تعالیٰ نے اس کو اور کچھ عذاب نہ دیا۔

۶۹۸۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَنْ رَجُلًا لِمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَاضَهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا فَقَالَ بَوْلِدِهِ لَتَفْعَلُنَّ مَا أَمُرُكُمْ بِهِ أَوْ لَأَوْلَيْنَّ مِيرَاثِي غَيْرَكُمْ إِذَا أَنَا مِتُّ فَأَخْرَفُونِي وَأَكْتَرُ عَلَيَّ أَنَّهُ قَالَ ثُمَّ اسْتَحْقُونِي وَأَخْرَفُونِي فِي الرِّيحِ فَإِنِّي لَمُ أَتْبَهُرُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَإِنَّ اللَّهَ يَقْدِرُ عَلَيَّ أَنْ يُعَذِّبَنِي قَالَ فَأَخَذَ مِنْهُمْ مِثَاقًا ففَعَلُوا ذَلِكَ بِهِ وَرَدِّي فَقَالَ اللَّهُ مَا حَمَلَكَ عَلَيَّ مَا فَعَلْتَ فَقَالَ مَخَافَتِكَ قَالَ لِمَا تَلَفَاهُ غَيْرَهَا))

۶۹۸۵- قتادہ سے دوسری روایت ایسی ہی ہے اس میں بجائے راشد اللہ کے و غسہ اللہ یعنی دیا تھا اس کو اللہ تعالیٰ نے اور لم ابتھر کے بدلے لم یتنہر ہے یعنی کوئی نیکی نہیں جمع کی اور ما ابتار اور ما امتار اور معنی وہی ہے جو اوپر گزر

۶۹۸۵- عَنْ قَتَادَةَ ذَكَرُوا جَمِيعًا بِإِسْنَادِ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِ وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ وَأَبِي عَوَانَةَ ((أَنْ رَجُلًا مِنَ النَّاسِ رَضَهُ اللَّهُ مَالًا وَوَلَدًا وَفِي)) حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ ((فَإِنَّهُ لَمُ يَتْبَهُرُ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا)) قَالَ فَسَرَّهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدْعِرْ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ شَيْبَانَ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ مَا ابْتَارَ عِنْدَ اللَّهِ خَيْرًا وَفِي حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ ((مَا ابْتَارَ)) بِالْمِيمِ

باب: بار بار گناہ کرے اور بار بار توبہ تو بھی قبول ہوگی

بَابُ قَبُولِ التَّوْبَةِ مِنَ الذَّنُوبِ وَإِنْ تَكَرَّرَتِ الذَّنُوبُ وَالتَّوْبَةُ

۶۹۸۶- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب سے روایت کیا کہ ایک بندے نے گناہ کیا اور کہا کہ یا اللہ میرا گناہ بخش دے پروردگار نے فرمایا میرے بندہ نے گناہ کیا وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک مالک ہے جو گناہ بخشا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے پھر

۶۹۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يُحْكِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ ((أَذْنِبَ عَبْدًا ذَنْبًا فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَذْنِبَ عَبْدِي ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ

(۶۹۸۶) لوگوں نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا ہے کہ اگر سو بار گناہ کرے یا بار بار کرے تو اس کی توبہ قبول ہے اور گناہ معاف ہو جائے گا اور جو سو گناہوں کے بعد ایک توبہ کرے تو بھی صحیح ہے اور یہ جو فرمایا اب تو جو چاہے عمل کر اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک توبہ

اس نے گناہ کیا اور کہا اے مالک میرے میرا گناہ بخش دے پروردگار نے فرمایا میرے بندہ نے ایک گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر مواخذہ کرتا ہے پھر اس نے گناہ کیا اور کہا اے پائنے والے میرے میرا گناہ بخش دے پروردگار نے فرمایا میرے بندہ نے گناہ کیا اور وہ یہ جانتا ہے کہ اس کا ایک پروردگار ہے جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے اے بندے اب تو جو چاہے عمل کر میں نے تجھے بخش دیا عبدالاعلیٰ نے کہا جو زاوی ہے اس حدیث کا مجھے یاد نہیں تیسری باریا جو تھی ہاں یہ فرمایا اب جو چاہے عمل کر۔

۶۹۸۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مراد ہے۔

۶۹۸۸- ترجمہ دعویٰ ہے جو گزر اس میں یہ ہے کہ میں نے بخش دیا اپنے بندے کو اب وہ جو چاہے عمل کرے۔

۶۹۸۹- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ عزت اور بزرگی والا اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے رات کو تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے اور ہاتھ پھیلاتا ہے دن کو تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرے یہاں تک کہ آفتاب نکلے پچھم سے۔

لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَبْدِي أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ ثُمَّ عَادَ فَأَذْنَبَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَبْدِي أَذْنَبَ ذَنْبًا فَعَلِمَ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِالذَّنْبِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ فَقَدْ غُفِرَتْ لَكَ ((قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى لَأُذْرِي أَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ الرَّابِعَةِ اِعْمَلْ مَا شِئْتَ.

۶۹۸۷- عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ حَمَادٍ التَّمِيمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۶۹۸۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ عَبْدًا أَذْنَبَ ذَنْبًا)) يَسْتَعِي حَدِيثَ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ وَذَكَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَذْنَبَ ذَنْبًا وَفِي الثَّلَاثَةِ قَدْ غُفِرَتْ لِعَبْدِي فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ.

۶۹۸۹- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَنْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِتُتُوبَ مَسِيءَ النَّهَارِ وَيَنْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِتُتُوبَ مَسِيءَ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا)).

لہ گناہ کے بعد توبہ کرنا چاہوے گا میں بخشا جاؤں گا۔

(۶۹۸۹) اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا ہاتھ پھیلاتا اپنے ظاہری منہ پر محمول ہے جیسے اور صفات الہی جن کا ذکر لوہ پر گزر چکا اور کیفیت اس کے ہاتھ پھیلانے کی مجھول ہے جسے اس کی ذات کی کیفیت مجھول ہے اور تاویل کرنے والے یہ کہتے ہیں کہ ہاتھ پھیلانے سے توبہ قبول کرنا مراد ہے نودی نے کہا یہ مجاز ہے اس لیے کہ جلد کا ہاتھ یعنی جیسا ہمارا ہاتھ ہے گوشت اور پوست اور رگوں کا یہ حال ہے اللہ تعالیٰ کی ذات میں اتنی بے شک ایسا ہاتھ جیسے مخلوق کا ہاتھ ہے ذیبا اللہ کا ہاتھ نہیں پر ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ یہ کلام اللہ اس کے ہاتھ پر مجاز ہے اگر ایسا ہو تو جن کے ہاتھ یا ملائکہ کے ہاتھ پر بھی یہ کلام اللہ مجاز ہونا چاہیے کس لیے کہ ان کا ہاتھ بھی ہمارے ہاتھ کا سا نہیں ہے بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ کلام اللہ ان تمام ہاتھوں پر بھیجتا ہے ہر ایک حقیقت دوسری سے مختلف ہے اور سو الفاظ کے اور کوئی امر مشترک نہیں ہے جیسے عین کلام اللہ مختلف معنوں پر۔

۶۹۹۰- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۶۹۹۰- ترجمہ وہی جو گزرا۔

بَابُ غَيْرَةِ اللَّهِ تَعَالَى وَتَحْرِيمِ الْفَوَاحِشِ

باب: اللہ تعالیٰ کی غیرت کا بیان

۶۹۹۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

۶۹۹۱- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ

فرمایا کسی کو تعریف کرنا اتنا پسند نہیں ہے جتنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ

(کیونکہ وہ لائق ہے تعریف کے اور سب میں عیب موجود ہیں تو

وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ

تعریف کے لائق نہیں ہیں) اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنی خود

الْفَوَاحِشَ وَمَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ))

تعریف کی اور کوئی خدا سے زیادہ غیرت مند نہیں ہے اسی وجہ سے

اس نے بدکاریوں کو حرام کیا چھپی ہوں یا کھلی۔

۶۹۹۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۶۹۹۲- ترجمہ وہی جو گزرا۔

ﷺ ((لَا أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ وَلِلذَلِكَ حَرَّمَ

الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ وَلَا أَحَدٌ

أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ))

۶۹۹۳- عَنْ أَبِي وَائِلٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ

۶۹۹۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

بْنِ مَسْعُودٍ يَقُولُ أَقَلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ

عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ ((لَا أَحَدٌ

أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ وَلِلذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ

مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ وَلَا أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ

اللَّهِ وَلِلذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ))

۶۹۹۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ

۶۹۹۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے اللہ سے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ

زیادہ کسی کو عذر سنا پسند نہیں کیا (یعنی اللہ کو یہ بہت پسند ہے کہ

مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ

گناہ گار بندے اس کے سامنے عذر پیش کریں اپنے گناہ کی معافی

وَلَيْسَ أَحَدٌ أَغْيَرَ مِنَ اللَّهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ حَرَّمَ

چاہیں) اسی واسطے اس نے کتاب اتاری اور پیغمبروں کو بھیجا اور

الْفَوَاحِشَ وَلَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ الْعُذْرُ مِنَ اللَّهِ

توبہ کی تعلیم کی۔

مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ أَنْزَلَ الْكِتَابَ وَأَرْسَلَ الرُّسُلَ))

۶۹۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۶۹۹۵- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ وَإِنَّ

تعالیٰ غیرت کرتا ہے اور مومن بھی غیرت کرتا ہے اور اللہ کو

اس میں غیرت آتی ہے کہ مومن وہ کام کرے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام کیا۔

۶۹۹۶- اسلمہ بنت ابی بکر سے روایت ہے انھوں نے سار رسول اللہ سے آپ نے فرمایا کہ کوئی شے اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیرت مند نہیں (بخاری کی روایت میں شخص ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شے اور شخص کا اطلاق پروردگار پر درست ہے)۔

۶۹۹۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسے ہی روایت ہے جیسے اوپر گزری اس میں اسلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا ذکر نہیں ہے۔

۶۹۹۸- اسلمہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ سے زیادہ کوئی چیز غیرت مند نہیں ہے۔

۶۹۹۹- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن غیرت کرتا ہے مومن کے لیے اور اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ غیرت ہے۔

۷۰۰۰- ترجمہ دعویٰ جو اوپر گزرا۔

باب : نیکیوں سے برائیاں مٹنے کا بیان

۷۰۰۱- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لے لیا پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا تب یہ آیت اتری اقم الصلوة طرفی النهار اخیر یحکم یعنی قائم کر نماز کو دن کے دونوں طرف اور رات کو ساعت میں بے شک نیکیاں دور کر دیتی ہیں برائیوں کو یہ نصیحت قبول کرنے والوں کے لیے ہے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ یہ اسی شخص کے لیے خاص ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں جو کوئی عمل کرے میری امت میں سے (تو نیکیوں سے مراد اس آیت میں نماز ہے اور مجاہد نے کہا وہ یہ کلمہ ہے سبحان اللہ والحمد

الْمُؤْمِنِينَ يَغَارُ وَغَيْرَةَ اللَّهِ أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ))

۶۹۹۶- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَيْسَ شَيْءٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))

۶۹۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ رِوَايَةِ حِجْحَاجٍ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ حَاصِلُهُ وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ أَسْمَاءَ

۶۹۹۸- عَنْ أَسْمَاءَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((لَا شَيْءٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))

۶۹۹۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللَّهُ أَشَدُّ غَيْرًا))

۷۰۰۰- عَنِ الْعَلَاءِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى إِنَّ الْحَسَنَاتِ

يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ

۷۰۰۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ مِنْ امْرَأَةٍ قَبْلَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ قَالَ فَزَلْتَ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزَلْفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ قَالَ فَقَالَ الرَّجُلُ أَلَيْ هَذِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي))

لله ولا اله الا الله والله اكبر)۔ (نووی)

۷۰۰۲۔ ترجمہ وہی ہے اس میں یہ ہے کہ اس شخص نے اس عورت کا بوسہ لیا تھا یا ہاتھ سے مساس کیا تھا یا کچھ اور کیا تھا اور اس نے اس کا کفارہ پوچھا تب یہ آیت اتری۔

۷۰۰۳۔ سلیمان نمکی سے روایت ہے وہی جو گزری اس میں یہ ہے کہ ایک شخص ایک عورت سے مرتکب ہو اس باتوں کا سوا زنا کے وہ حضرت عمرؓ کے پاس آیا ان کو یہ کام بڑا معلوم ہوا پھر ابو بکرؓ کے پاس آیا ان کو بھی بڑا معلوم ہوا تب رسول اللہؐ کے پاس آیا پھر بیان کیا ویسا ہی جیسے اوپر گزرا۔

۷۰۰۴۔ عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہؐ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے ایک عورت سے مزہ اٹھایا مینہ کے کنارے اور میں نے سب باتیں کیں سو اجماع کے اب میں حاضر ہوں جو چاہے میرے باب میں حکم دیجئے حضرت عمرؓ نے کہا اللہ نے تیرا گناہ ڈھانپا تو بھی اگر ڈھانپتا تو بہتر ہوتا رسول اللہؐ نے کچھ جواب نہ دیا تب وہ شخص کھڑا ہوا اور چلا آپ نے اس کے پیچھے ایک شخص کو بھیجا اور بلایا اور یہ آیت پڑھی اقم الصلوة طرفی النہا وزلفا من اللیل ان الحسنات ینھن السیات ذلک ذکری للذاکرین ویک شخص بولا یا رسول اللہؐ کیا یہ حکم خاص اس کے لیے ہے آپ نے فرمایا نہیں سب لوگوں کے لیے ہے۔

۷۰۰۵۔ ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں یہ ہے کہ سزا نے عرض کیا یا رسول اللہؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ حکم خاص اسی کے لیے ہے یا ہمارے سب کے واسطے ہے آپ نے فرمایا نہیں سب کے لیے ہے۔

۷۰۰۶۔ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہؐ

۷۰۰۲۔ عَنْ أَنَسٍ مَسْغُوفٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ إِمَّا قُبْلَةً أَوْ مَسًّا بِيَدٍ أَوْ شَيْئًا كَأَنَّهُ يَسْأَلُ عَنْ كَفَّارَتِهَا قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ ذَكَرَ بِجِبْتِ حَدِيثِ بَرِيدٍ.

۷۰۰۳۔ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ أَصَابَ رَجُلٌ مِنْ امْرَأَةٍ شَيْئًا دُونَ الْفَاجِشَةِ فَأَتَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعَطَّمَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى أَبَا بَكْرٍ فَعَطَّمَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بِجِبْتِ حَدِيثِ بَرِيدٍ وَالْمُعْتَمِرِ.

۷۰۰۴۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي عَالَحْتُ امْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ وَإِنِّي أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمْسَهَا فَأَنَا هَذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللَّهُ لَوْ سَتَرْتَ نَفْسَكَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا فَقَامَ الرَّجُلُ فَاَنْطَلَقَ فَاتَّبَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا دَعَاهُ وَتَلَا عَلَيْهِ هَذِهِ آيَةَ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزَلْفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبُنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ هَذَا لَهُ عَاصَةٌ قَالَ ((بَلِّ لِلنَّاسِ كَافَّةً)).

۷۰۰۵۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الْأَخْوَصِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ فَقَالَ مُعَاذُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا لِهَذَا خَاصَّةٌ أَوْ لَنَا عَامَّةٌ قَالَ ((بَلِّ لَكُمْ عَامَّةً)).

۷۰۰۶۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ

رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ عَلَيَّ قَالَ وَخَضَرْتَ الصَّلَاةَ
فَصَلِّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ
قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ
كِتَابَ اللَّهِ قَالَ ((هَلْ خَضَرْتَ الصَّلَاةَ
مَعَنَا)) قَالَ نَعَمْ قَالَ ((قَدْ غُفِرَ لَكَ))

۷۰۰۷- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ تَبِعْنَا رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَتَحَنُّنُ فَعُوذُ مَعَهُ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ عَلَيَّ
فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ أَعَادَ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ عَلَيَّ فَسَكَتَ
عَنْهُ وَقَالَ ثَلَاثَةَ وَأَقِيمْتَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا انصَرَفَ نَبِيُّ
اللَّهِ ﷺ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَاتَّبَعَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ حِينَ انصَرَفَ وَاتَّبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
أَنْظُرُ مَا يَرُودُ عَلَى الرَّجُلِ فَلَجِقَ الرَّجُلُ رَسُولَ اللَّهِ
ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ
عَلَيَّ قَالَ أَبُو أُمَامَةَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
((أَرَأَيْتَ حِينَ خَرَجْتَ مِنْ بَيْتِكَ أَلَيْسَ قَدْ
تَوَضَّأْتَ فَأَخْسَنْتَ الْوُضُوءَ)) قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ
اللَّهِ قَالَ ((ثُمَّ شَهِدْتَ الصَّلَاةَ مَعَنَا)) فَقَالَ نَعَمْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَلْ لَانَ
اللَّهُ قَدْ غُفِرَ لَكَ حَدُّكَ أَوْ قَالَ ذَنْبُكَ))

کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے حد کا کام کیا تو
مجھ پر حد قائم کیجئے اور نماز کا وقت آگیا تھا پھر اس نے نماز پڑھی
رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جب نماز پڑھ چکا تو عرض کیا یا رسول
اللہ میں نے حد کا کام کیا اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق مجھے حد
لگائیے آپ نے فرمایا تو نماز میں ہمارے ساتھ تھما دو بولا ہاں آپ
نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے بخش دیا تجھ کو۔

۷۰۰۷- ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تھے اور ہم لوگ بھی بیٹھے آپ
کے ساتھ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھ سے
حد کا کام ہوا ہے تو حد لگائیے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
سلم یہ سن کر چپ ہو رہے اس نے پھر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم میں نے حد کا کام کیا تو حد لگائیے مجھ پر آپ چپ ہو
رہے اس نے تیسری بار بھی ایسا ہی کہا اتنے میں نماز کھڑی ہوئی
جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ شخص رسول اللہ کے پیچھے
چلا جب آپ فارغ ہوئے اور میں بھی آپ کے پیچھے چلا یہ دیکھنے
کو کہ آپ کیا جواب دیتے ہیں اس شخص کو پھر وہ شخص رسول اللہ
سے ملا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے حد کا کام کیا تو مجھ کو حد
لگائیے ابو امامہ نے کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا جس وقت تو اپنے گھر
سے نکلا تھا تو نے اچھی طرح سے وضو نہیں کیا وہ بولا کیا کیوں
تو میں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا پھر تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی
وہ بولا ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا تو اللہ نے بخش دیا تیری
حد کو یا تیرے گناہ کو۔

باب: خون کرنے والے کی توبہ قبول ہوگی

باب قبول توبۃ القاتل

۷۰۰۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

(۷۰۰۸) نووی نے کہا یہ مذہب ہے اہل علم کا اور اس پر اجماع ہے کہ عداوتوں کرنے والے کی توبہ قبول ہے اور اس میں کسی نے خلاف
نہیں کیا سو حضرت ابن عباس کے اور بعض سلف سے جو متقول ہے کہ توبہ قبول نہ ہوگی تو یہ زبر ہے تاکہ لوگ خون سے باز رہیں اور اللہ

اللہ ﷻ نے فرمایا تم سے پہلے ایک شخص تھا جس نے نانوے خون کئے تھے اس نے دریافت کیا کہ زمین کے لوگوں میں سب سے زیادہ عالم کون ہے لوگوں نے ایک راہب کو بتایا (راہب نصاریٰ کے پادری) وہ بولا میں نے نانوے خون کئے ہیں میری توبہ قبول ہوگی یا نہیں راہب نے کہا تیری توبہ قبول نہ ہوگی اس نے اس راہب کو بھی مار ڈالا اور سو خون پورے کر لیے پھر اس نے لوگوں سے پوچھا سب سے زیادہ زمین میں کون عالم ہے لوگوں نے ایک عالم کو بتایا وہ اس کے پاس گیا اور بولا میں نے سو خون کئے ہیں میری توبہ ہو سکتی ہے یا نہیں وہ بولا ہاں ہو سکتی ہے اور توبہ کرنے سے کون سی چیز مانع ہے تو فلاں ملک میں جا وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ کی عبادت کرتے ہیں تو بھی جا کر ان کے ساتھ عبادت کر اور اپنے ملک میں مت جا وہ برٹک ہے پھر وہ چلا اس ملک کو جب آدمی دور پہنچا تو اس کو موت آئی اب عذاب کے فرشتوں اور رحمت کے فرشتوں میں جھگڑا ہو اور رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ توبہ کر کے اللہ کی طرف متوجہ ہو کر آ رہا تھا عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے کوئی نیکی نہیں کی آخر ایک فرشتہ آدمی کی صورت بن کر آیا اور انھوں نے اس کو مقرر کیا اس جھگڑا میں فیصلہ کرنے کے لیے اس نے کہا دونوں ملکوں تک ناپو اور جس ملک کے قریب ہو وہ وہیں کا ہے ناپا تو وہ اس ملک کے قریب تھا جہاں کا ارادہ رکھتا تھا آخر رحمت کے فرشتے اس کو لے گئے قواد نے کہا حسن نے کہا ہم سے بیان کیا لوگوں نے کہ جب وہ مرنے لگا تو اپنے سینے کے بل بڑھا (تاکہ اس ملک سے نزدیک ہو جائے)۔

عَنْ اَبِي نَبِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ بِسَعَةِ وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَسَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ فَاتَّاهُ فَقَالَ اِنَّهُ قَتَلَ بِسَعَةِ وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً ثُمَّ سَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَجُلٍ عَالِمٍ فَقَالَ اِنَّهُ قَتَلَ مِائَةً نَفْسًا فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ نَعَمْ وَمَنْ يَخُولُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ التَّوْبَةِ انْطَلِقْ اِلَى اَرْضٍ كَذَا وَكَذَا فَاِنْ بِهَا اُنَاسٌ يَعْبُدُونَ اللهَ فَاعْبُدِ اللهَ مَعَهُمْ وَلَا تَرْجِعْ اِلَى اَرْضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضٌ سَوَاءٌ فَانْطَلِقْ حَتَّى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ فَاحْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَابًا مُقْبِلًا بِقَلْبِهِ اِلَى اللهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ اِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ فَاتَّاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ اَدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ قِيَسُوا مَا بَيْنَ الْاَرْضَيْنِ فَيَالِي اَيُّهُمَا كَانَ اُذُنِي فَهَوِيَ لَهُ فَقَاسُوهُ فَوَجَدُوهُ اُذُنِي اِلَى الْاَرْضِ اَلْبِي اَرَادَ فَنَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ)) قَالَ تَنَادَتْ فَقَالَ الْحَسَنُ ذَكَرْنَا لَنَا اَنَّهُ لَمَّا اَتَاهُ الْمَوْتُ نَأَى بِصَدْرِهِ.

لہ قرآن میں جو آیا ہے فجزائہ جہنم خالد اظہر اس سے توبہ کا بطلان نہیں نکلا کیونکہ آیت کا مضمون یہ ہے کہ قتل عمد کی یہ سزا ہے اب چاہے وہ سزا اللہ دیوے چاہے معاف کر دیوے البتہ اگر قتل کو حلال جانتا ہو تو وہ کافر ہے ہمیشہ جہنم میں رہے گا بالا جماع اور بعضوں نے کہا ہمیشہ رہنے سے آیت میں دو تک رہنا مراد ہے اور یہ تاویل ضعیف ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ تائب کو وہ جگہ چھوڑ دینا مستحب ہے جہاں گناہ کی عادت ہو گئی ہو اور اہل خیر کی صحبت عمدہ چیز ہے۔ اتمی مختصراً

۷۰۰۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْسًا فَجَعَلَ يَسْأَلُ هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَيْسَتْ لَكَ تَوْبَةٌ فَقَتَلَ الرَّاهِبَ ثُمَّ جَعَلَ يَسْأَلُ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ قَرْيَةٍ إِلَى قَرْيَةٍ فِيهَا قَوْمٌ صَالِحُونَ فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ أَدْرَكَهُ الْمَوْتُ فَأَتَى بِصَنْدُوقِهِ ثُمَّ مَاتَ فَاسْتَصَمَّتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَكَانَ إِلَى الْقَرْيَةِ الصَّالِحَةِ أَقْرَبَ مِنْهَا بِشِيرٍ فَجَعَلَ مِنْ أَهْلِهَا))

۷۰۰۹- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص نے ننانوے آدمیوں کو مارا پھر پوچھنے لگا میری توبہ صحیح ہو سکتی ہے آخر ایک راہب کے پاس آیا اس سے پوچھا وہ بولا تیری توبہ صحیح نہیں اس نے راہب کو بھی مار ڈالا پھر لگا پوچھنے اور ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں کی طرف چلا جہاں نیک لوگ رہتے تھے راستہ میں اس کو موت آئی تو اپنا سینہ آگے بڑھایا اور مر گیا پھر جھکڑا کیا اس میں رحمت کے فرشتوں اور عذاب کے فرشتوں نے لیکن وہ اچھے لوگوں کی طرف نزدیک نکلا تو انہی لوگوں میں کیا گیا۔

۷۰۱۰- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ وَزَادَ فِيهِ ((فَأَوْخَى اللَّهُ إِلَيَّ هَذِهِ أَنْ تَبَاعِدِي وَإِلَى هَذِهِ أَنْ تَقْرُبِي))

۷۰۱۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے گناہ کی زمین کی طرف حکم بھیجا کہ تو دور ہو جا اور عبادت کی زمین کو حکم ہو کہ تو قریب ہو جا۔

باب فِذَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِالْكَافِرِينَ

۷۰۱۱- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ دَفَعَ اللَّهُ عِزًّا وَجَلًّا إِلَيَّ كُلِّ مُسْلِمٍ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا يَقُولُ هَذَا فَيَكَاكُلُكَ مِنَ النَّارِ))

باب: مسلمانوں کا فدیہ کافر ہوں گے

۷۰۱۱- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب قیامت کا دن ہو گا تو اللہ تعالیٰ ہر ایک مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی دے گا اور فرما دے گا یہ تیرا چھٹکارا ہے جہنم سے۔

۷۰۱۲- عَنْ قَتَادَةَ أَنَّ عَوْنًا وَسَعِيدَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ حَدَّثَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا شُهَدَا أَبَا بُرْدَةَ يُحَدِّثُ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا يَمُوتُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا أَدْخَلَ اللَّهُ مَكَانَهُ النَّارَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا)) قَالَ فَاسْتَحْلَفَهُ عُمَرُ بْنُ

۷۰۱۲- قتادہ سے روایت ہے عون اور سعید بن ابی بردہ اس وقت موجود تھے جب ابو بردہ نے عمر بن عبدالعزیز سے حدیث بیان کی اپنے باپ (ابو موسیٰ اشعری) سے سن کر کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی مسلمان نہیں مرے گا مگر اللہ تعالیٰ اس کی جگہ پر ایک یہودی یا نصرانی کو جہنم میں داخل کرے گا عمر بن عبدالعزیز نے

(۷۰۱۰) اس حدیث سے کئی عمدہ فائدے ثابت ہوئے ایک یہ کہ گناہ کبیرہ سے توبہ کرنا مقبول ہے دوسرے یہ کہ جہاں گناہ کیا ہو وہاں سے حجرت کرنا مستحب ہے تاکہ بے پرواہی کی محبت پھر اس کو بلا میں نہ ڈالے تیسرے یہ کہ فرشتوں کو علم غیب نہیں اگر ان کو علم غیب ہوتا تو عذاب کے فرشتے بحث نہ کرتے چونکہ یہ کہ مدنی اور بدیع خاں کو یہ نجات کی راہ درست ہے یا کچھ نہیں یہ کہ رحمت الہی کی کوئی حد نہیں اور ہر بندہ نے خالص دل سے توبہ کی اور مردیائے رحمت جوش میں آیا۔ (تجلیۃ الاخیار)

ابو بردہ کو قسم دی کہ کیا تیرے باپ نے رسول اللہ سے بیان کیا ہے۔ (عمر بن عبدالعزیز نے ابو بردہ کو قسم دی مزید اطمینان کے لیے کیونکہ اس حدیث میں بشارت عظیمہ ہے مومنوں کے لیے شافعی نے کہا کہ اس حدیث سے مسلمانوں کو بڑی امید ہے)۔
۷۰۱۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۰۱۴- ابو بردہ سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے باپ (ابو موسیٰ اشعریؓ) سے انھوں نے رسول اللہ سے آپ نے فرمایا قیامت کے دن مسلمانوں میں سے کچھ لوگ پہاڑوں کے برابر گناہ لے کر آویں گے اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے گا اور ان گناہوں کو بیہود اور نصاریٰ پر ڈال دے گا۔

۷۰۱۵- صفوان بن محرز سے روایت ہے ایک شخص نے عبد اللہ بن عمر سے کہا تم نے رسول اللہ سے کیا سنا ہے سرگوشی کے باب میں (خدائے تعالیٰ جو قیامت کے دن اپنے بندہ سے سرگوشی کرے گا) انھوں نے کہا میں نے آپ سے سنا آپ فرماتے تھے مومن قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لایا جاوے گا یہاں تک کہ مالک اپنا پردہ اس پر رکھ دے گا اور اس سے اقرار کر اور یہاں تک کہ گناہوں کا اور کہے گا تو پہچانتا ہے اپنے گناہوں کو وہ کہے گا کہ رب

عَبْدِ الْعَزِيزِ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَخَلَفَ لَهُ قَالَ فَلَمْ يُحَدِّثْنِي سَعِيدٌ أَنَّهُ اسْتَحْلَفَهُ وَلَمْ يُكْرِمْ عَلَيَّ عَوْنُ قَوْلِهِ.
۷۰۱۳- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ حَدِيثِ عَفَّانَ وَقَالَ عَوْنُ بْنُ عَثْبَةَ.

۷۰۱۴- عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاسٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِذُنُوبٍ أَمْثَالِ الْجِبَالِ فَيَغْفِرُهَا اللَّهُ لَهُمْ وَيَضَعُهَا عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى)) فِيمَا أَحْسِبُ أَنَا قَالَ أَبُو رُوَيْحٍ لَمْ أَذْرِ مِمَّنِ الشُّكُّ قَالَ أَبُو بُرْدَةَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ أَبُوكَ حَدَّثَكَ هَذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ

۷۰۱۵- عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرَزٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّحْوِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ((يَذُنِي الْمُؤْمِنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَضَعَ عَلَيْهِ كَنَفَهُ فَيَقْرَرُهُ بِذُنُوبِهِ فَيَقُولُ هَلْ تَعْرِفُ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ أَعْرِفُ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا وَإِنِّي أَغْفِرُهَا لَكَ

(۷۰۱۴) یعنی ان گناہوں کے مثل جو بیہود اور نصاریٰ نے گناہ کئے ہوں گے وہ معاف نہ ہونگے اور ان کی وجہ سے جہنم میں جاویں گے اور یہ تاویل ضروری ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لا تذر وازرة وازرہ اور یہ جو فرمایا کہ کافر چھٹکارا ہو گا مسلمان کا اس کا مطلب یہ ہے کہ جب مسلمان جنت میں جاوے گا تو ایک کافر جہنم میں جاوے گا تاکہ جہنم بھر جاوے اور اس کے لوگوں کی تعداد پوری ہو یہ مختصر ہے امام نووی کے کلام کا اور ظاہر حدیث یہ ہے کہ کافر مسلمان کا فدیہ نہیں گے اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو بخش دے گا اور ان کو جہنم میں ڈالے گا اور یہ آیت کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ کافر تو اپنے اعمال کی وجہ سے جہنمی ہو چکے تھے اب ان پر اور بوجھ ڈالنا درحقیقت بوجھ نہیں ہوگا مثل مشہور کے چون اب از سرگزشتہ چہ بقدر نیزہ وہ چہ یکدست۔

الْيَوْمَ فَيُعْطَىٰ صَحِيفَةً حَسَنًا يَّهِ وَأَمَّا الْكُفَّارُ)
وَالْمُنَافِقُونَ كُنَادَىٰ بِهِمْ عَلَىٰ رُءُوسِ الْخَلَائِقِ
هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَّبُوا عَلَىٰ اللَّهِ.

میں پہچانتا ہوں پروردگار فرمائے گا تو میں نے چھپا دیا ان گناہوں کو
تجھ پر دنیا میں اور اب میں بخش دیتا ہوں ان کو آج کے دن تیرے
لیے پھر وہ نیکیوں کی کتاب دیا جاوے گا اور کافر اور منافقوں کے
لیے تو مخلوقات کے سامنے منادی ہوگی کہ یہ وہ لوگ ہیں
جنہوں نے جھوٹ بولا اللہ پر۔

بَابُ حَدِيثِ تَوْبَةِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ وَ

صَاحِبِيهِ

باب: کعب بن مالک اور ان کے دونوں پیاروں

کی توبہ کا بیان

٧٠١٦- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ نَمَّ غَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
غَزْوَةَ تَبُوكَ وَهُوَ يُرِيدُ الرُّومَ وَنَصَارَى الْعَرَبِ
بِالشَّامِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ كَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ
حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ
يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ
كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ لَمْ أَتَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ غَزَاهَا قَطُّ
إِلَّا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَيْرَ أَنِّي قَدْ تَخَلَّفْتُ فِي
غَزْوَةِ بَدْرٍ وَلَمْ يُعَاتِبْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهُ إِلَّا
حَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالْمُسْلِمُونَ يُرِيدُونَ عِمْدَ قُرَيْشٍ حَتَّى جَمَعَ
اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَثْوِهِمْ عَلَىٰ غَيْرِ مِيْعَادٍ
وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَلَّيْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ
وَمَا أُجِبُ أَنْ لِي بِهَا مَشْهَدٌ بَدْرٍ وَإِنْ كَانَتْ

٧٠١٦- ابن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے پھر رسول
اللہ ﷺ نے جہاد کیا تبوک کا (تبوک ایک مقام کا نام ہے مدینہ
سے چند روز منزل پر شام کے راستہ میں) اور آپ کا ارادہ تھا روم
اور عرب کے نصاریٰ کو دھمکانے کا شام میں ابن شہاب نے کہا مجھ
سے بیان کیا عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک نے ان سے
بیان کیا عبداللہ بن کعب نے جو کعب کو پکڑ کر چلایا کرتے تھے ان
کے بیٹوں میں سے جب کعب اندھے ہو گئے تھے انہوں نے کہا
میں نے سنا کعب بن مالک سے وہ اپنا حال بیان کرتے تھے جب پیچھے
رہ گئے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک میں۔ کعب بن
مالک نے کہا میں کسی جہاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے پیچھے نہیں رہا سو غزوہ تبوک کے البتہ بدر میں پیچھے رہا پر آپ
نے کسی پر غصہ نہیں کیا جو پیچھے رہ گیا تھا اور بدر میں تو آپ
مسلمانوں کے ساتھ قریش کا قافلہ لوٹنے کے لیے نکلے تھے لیکن
اللہ نے مسلمانوں کو انکے دشمنوں سے بھڑا دیا (اور قافلہ نکل گیا)
بے وقت اور میں رسول اللہ کے ساتھ موجود تھا لیلۃ العقبہ میں
(لیلۃ العقبہ وہ رات ہے جب آپ نے انصار سے بیعت لی تھی
اسلام پر اور آپ کی مدد کرنے پر اور یہ بیعت حمرہ عقبہ کے پاس جو
منیٰ میں ہے دوبار ہوئی پہلی بار میں بارہ انصاری تھے اور دوسری بار
میں ستر انصاری تھے) اور میں نہیں چاہتا کہ اس رات کے بدلے

میں جنگ بدر میں شریک ہوتا جو جنگ بدر لوگوں میں اس رات سے زیادہ مشہور ہے (یعنی لوگ اس کو افضل کہتے ہیں) اور میرا قصہ غزوہ تبوک سے پیچھے رہنے کا یہ ہے کہ جب یہ غزوہ ہوا تو میں سب سے زیادہ طاقتور اور مالدار تھا قسم خدا کی اس سے پہلے میرے پاس دو اونٹنیاں کبھی نہیں ہوئیں اور اس لڑائی کے وقت میرے پاس دو اونٹنیاں تھیں آپ اس لڑائی کے لیے چلے سخت گرمی کے دنوں میں اور سفر بھی لمبا تھا اور راہ میں جنگل تھے (دور دراز جن میں پانی کم ملتا اور ہلاکت کا خوف ہوتا) اور مقابلہ تھا بہت دشمنوں سے اس لیے آپ نے مسلمانوں سے کھول کر فرما دیا کہ میں اس لڑائی کو جاتا ہوں (حالانکہ آپ کی یہ عادت تھی کہ اور لڑائیوں میں اپنا ارادہ صاف صاف نہ فرماتے مصلحت سے تاکہ خبر مشہور نہ ہو) تاکہ وہ اپنی تیاری کر لیں پھر ان سے کہہ دیا کہ فلاں طرف ان کو جانا پڑے گا اس وقت آپ کے ساتھ بہت سے مسلمان تھے اور کوئی دفتر نہ تھا جس میں ان کے نام لکھے ہوتے تو ایسے شخص کم تھے جو غائب رہنا چاہتے اور گمان کرتے کہ یہ امر پوشیدہ رہے گا جب تک اللہ پاک کی طرف سے کوئی وحی نہ اترے اور یہ جہاد رسول اللہ نے اس وقت کیا جب پھل پک گئے تھے اور سایہ خوب تھا اور مجھے ان چیزوں کا بہت شوق تھا آخر رسول اللہ نے تیاری کی اور مسلمانوں نے بھی آپ کے ساتھ تیاری کی میں نے بھی صبح کو نکلنا شروع کیا اس ارادہ سے کہ میں بھی ان کے ساتھ تیاری کروں لیکن ہر روز میں لوٹ آتا اور کچھ فیصلہ نہ کرتا اور اپنے دل میں یہ کہتا کہ میں جب چاہوں جا سکتا ہوں (کیونکہ سامان سفر کا میرے پاس موجود تھا) یوں ہی ہوتا رہا یہاں تک کہ لوگ برابر کو شش کرتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی صبح کے وقت نکلے اور مسلمان بھی آپ کے ساتھ نکلے اور میں نے کوئی تیاری نہیں کی پھر صبح کو میں نکلا اور لوٹ کر آ گیا

بَدْرٌ أَذْكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا وَكَانَ مِنْ حَبْرِي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ وَاللَّهِ مَا جَمَعْتُ قَبْلَهَا رَاحِلَتَيْنِ قَطُّ حَتَّى جَمَعْتُهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ فَعَزَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرٍّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفْرًا بَعِيدًا وَمَفَازًا وَاسْتَقْبَلَ عَدُوًّا كَثِيرًا فَحَلَّا لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَنَاقِبُوا أَهْبَةَ غَزْوِهِمْ فَأَحْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمُ الَّذِي يُرِيدُ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرٌ وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ يُرِيدُ بِذَلِكَ الدِّيُونَ قَالَ كَعْبٌ فَقَلَّ رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَعَبَّ يَطْلُبُ أَنْ ذَلِكَ سَيَحْفَى لَهُ مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَحْيٌ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتْ النَّمَارُ وَالظَّلَالُ فَأَنَا إِلَيْهَا أَصْعَرُ فَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَطَفِئْتُ أَغْدُو لِكَيْ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ فَأَرْجِعُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا وَأَقُولُ فِي نَفْسِي أَنَا قَادِرٌ عَلَى ذَلِكَ إِذَا أَرَدْتُ فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَمَادِي بِي حَتَّى اسْتَمَرَ بِالنَّاسِ الْحَدُّ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَادِيًا وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ وَلَمْ أَقْضِ مِنْ حِمَارِي شَيْئًا ثُمَّ غَدَوْتُ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا فَلَمْ يَزَلْ ذَلِكَ يَمَادِي بِي حَتَّى أَسْرَعُوا

اور کوئی فیصلہ نہیں کیا میرا یہی حال رہا یہاں تک کہ لوگوں نے جلدی کی اور سب مجاہدین آگے نکل گئے اس وقت میں نے بھی کوچ کا قصد کیا کہ ان سے مل جاؤں تو کاش میں ایسا کرتا لیکن میری تقدیر میں نہ تھا بعد اس کے جب میں باہر نکلتا رسول اللہ کے جانے کے بعد تو مجھ کو رنج ہوتا کیونکہ میں کوئی پیروی کے لائق نہ پاتا مگر ایسا شخص جس پر منافق ہونے کا گمان تھا یا معذور ضعیف اور ناتواں لوگوں میں سے خیر رسول اللہ نے (راہ میں) میری یاد کہیں نہ کی یہاں تک کہ آپ تبوک میں پہنچے آپ لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے اس وقت فرمایا کعب بن مالک کہاں گیا ایک شخص بولا بنی سلمہ میں سے یا رسول اللہ اس کی چادروں نے اس کو روک رکھا وہ اپنے دونوں کناروں کو دیکھتا ہے (یعنی اپنے لباس اور نفس میں مشغول اور مصروف ہے) معاذ بن جبل نے یہ سن کر کہا تو نے بری بات کہی قسم خدا کی یا رسول اللہ ہم تو کعب بن مالک کو اچھا سمجھتے ہیں رسول اللہ یہ سن کر چپ ہو رہے اتنے میں آپ نے ایک شخص کو دیکھا جو سفید کپڑے پہنے ہوئے آ رہا تھا اور ریتے کو اڑا رہا تھا (چلنے کی وجہ سے) آپ نے فرمایا ابو خیمہ ہے پھر وہ ابو خیمہ ہی تھے اور ابو خیمہ وہ شخص تھا جس نے ایک صاع کھجور صدقہ دی تھی جب منافقوں نے اس پر طعنہ کیا تھا کعب بن مالک نے کہا جب مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ تبوک سے لوٹے مدینہ کی طرف تو میرا رنج بڑھ گیا میں نے جھوٹ باتیں بنانا شروع کیں کہ کوئی بات ایسی کہوں جس سے آپ کا غصہ مٹ جائے کل کے روز اور اس امر کے لیے میں نے ہر ایک عقلمند شخص سے مدد لینا شروع کی اپنے گھر والوں میں سے یعنی ان سے بھی صلاح لی (کہ کیا بات بتاؤں) جب لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ قریب آپہنچے اس وقت سارا جھوٹ کا نور ہو گیا اور میں سمجھ گیا کہ اب کوئی جھوٹ بنا کر میں آپ سے نجات نہیں پانے کا آخر میں نے نیت کر لی سچ

وَتَفَارَطَ الْعَزْوُ فَهَمَمْتُ أَنْ أُرْتَجِلَ فَأَذَرَكَهُمْ
فَمَا لَيْتَنِي فَعَلْتُ ثُمَّ لَمْ يُقَدِّرْ ذَلِكَ لِي
فَطَفِئْتُ إِذَا حَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْزُنُنِي
أَنِّي لَا أَرَى لِي أَسْوَأَ إِلَّا رَجُلًا مَعْرُوصًا عَلَيْهِ
فِي النِّفَاقِ أَوْ رَجُلًا مِمَّنْ عَذَرَ اللَّهُ مِنْ
الضُّعْفَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ
فِي الْقَوْمِ بِتَبُوكَ ((مَا فَعَلَ كَعْبُ بْنُ
مَالِكٍ)) قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ يَا رَسُولَ
اللَّهِ حَيْسَهُ بُرْدَاهُ وَالنَّظْرُ فِي عِطْفِيهِ فَقَالَ لَهُ
مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بَشْرَ مَا قُلْتَ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ
اللَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا فَسَكَتَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى
ذَلِكَ رَأَى رَجُلًا مَبِيضًا يَزُولُ بِهِ السَّرَابُ
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
((كُنْ أَبَا حَيْثِمَةَ)) فَإِذَا هُوَ أَبُو حَيْثِمَةَ
الْأَنْصَارِيُّ وَهُوَ الَّذِي تَصَدَّقَ بِصَاعِ التَّمْرِ
حِينَ لَمَزَهُ الْمُنَافِقُونَ فَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ
فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَدْ تَوَجَّهَ قَافِلًا مِنْ تَبُوكَ حَضَرَنِي بَنِي
فَطَفِئْتُ أَنْذَكُرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ بِمِ أُخْرَجُ مِنْ
سَحَطِهِ غَدًا وَأَسْتَعِينُ عَلَى ذَلِكَ كُلِّ ذِي
رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي فَلَمَّا قِيلَ لِي إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَطْلَأَ قَادِمًا رَاحَ
عَنِّي الْبَاطِلُ حَتَّى عَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُو مِنْهُ

بولنے کی اور صبح کو رسول اللہ تشریف لائے اور جب آپ سفر سے آتے تو پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعتیں پڑھتے پھر لوگوں سے ملنے کے لیے بیٹھتے جب آپ یہ کر چکے تو جو لوگ پیچھے رہ گئے تھے انھوں نے اپنے عذر بیان کرنے شروع کیے اور قسمیں کھانے لگے ایسے اسی (۸۰) پر چند آدمی تھے آپ نے ان کی ظاہر کی بات کو مان لیا اور ان سے بیعت کی اور ان کے لیے ذعا کی مغفرت کی اور ان کی نیت (یعنی دل کی بات کو) خدا کے سپرد کیا یہاں تک کہ میں بھی آیا جب میں نے سلام کیا تو آپ نے تبسم کیا لیکن وہ تبسم جیسے غصہ کی حالت میں کرتے ہیں پھر آپ نے فرمایا آئیں چلا ہوا آیا اور آپ کے سامنے بیٹھا آپ نے فرمایا تو کیوں پیچھے رہ گیا تو نے تو سواری بھی خریدی تھی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں آپ کے سوا کسی اور شخص کے پاس دنیا کے لوگوں میں سے بیٹھتا تو یہ میں خیال کرتا کہ کوئی عذر بیان کر کے اس کے غصہ سے نکل جاؤں گا اور مجھے اللہ تعالیٰ نے زبان کی قوت دی ہے (یعنی میں عمدہ تقریر کر سکتا ہوں اور خوب بات بنا سکتا ہوں) لیکن قسم خدا کی میں جانتا ہوں کہ اگر میں کوئی جھوٹ بات آپ سے کہہ دوں اور آپ خوش ہو جاویں مجھ سے تو قریب ہے خدائے تعالیٰ آپ کو میرے اوپر غصہ کر دے گا (یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو بتلاوے گا کہ میرا عذر غلط اور جھوٹ تھا اور آپ ناراض ہو جائیں گے) اور اگر میں آپ سے سچ کہوں گا تو بے شک آپ غصہ ہونگے لیکن مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا انجام بخیر کرے گا قسم خدا کی مجھے کوئی عذر نہ تھا قسم خدا کی میں کبھی نہ اتنا طاقت و ارتحان اتنا مالدار تھا جتنا اس وقت تھا جب آپ سے پیچھے رہ گیا رسول اللہ نے فرمایا کعب نے سچ کہا پھر آپ نے فرمایا اچھا جا یہاں تک کہ اللہ حکم دیوے تیرے باب میں کھڑا ہو اور چند لوگ بنی سلمہ کے دوڑ کر میرے پیچھے ہوئے اور مجھ سے کہنے لگے قسم خدا کی ہم نہیں جانتے کہ تم

بشيء أبنا فأجمعتُ صدقته وصيحه رسول الله صلى الله عليه وسلم قادمًا وكان إذا قديم من سفر بدأ بالمنجد فرجع فيه ركعتين ثم جلس للناس فلما فعل ذلك جاءه المحلفون فطفقوا يعتذرون إليه ويخلفون له وكانوا بضعة وثمانين رجلاً فقبل منهم رسول الله صلى الله عليه وسلم عليّتهم وياتهم واستغفر لهم ووكل سائرهم إلى الله حتى جئت فلما سلمت تبسم تبسم المغضب ثم قال تعالى فحقت أمشي حتى جلست بين يديه فقال لي ((ما خلفك ألم تكن قد ابعت ظهرك)) قال قلت يا رسول الله إني والله لو جلست عند غيرك من أهل الدنيا لرأيت أني سأخرج من سخطه بعذر ولقد أعطيت حدًا ولكني والله لقد علمت لئن حدثتك اليوم حديث كذب لرضى به عني ليوشكن الله أن يسخطك عليّ ولئن حدثتك حديث صدق تجد عليّ فيه إني لأرجو فيه عفي الله والله ما كان لي عذر والله ما كنت قط أقوى ولا أيسر مني حين تخلفت عنك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((أما هذا فقد صدق فقم حتى يقضي الله عليك)) فقامت ونار رجال من بني سلمة فاتبعوني فقالوا لي والله ما علمناك أدبت ذنبًا قبل هذا لقد عجزت في أن لا تكون اعتذرت إلى رسول

نے اس سے پہلے کوئی قصور کیا ہو تو تم عاجز کیوں ہو گئے اور کوئی عذر کیوں نہ کر دیا رسول اللہ کے سامنے جیسے اور لوگوں نے جو پیچھے رہ گئے تھے عذر بیان کئے اور تیرا گناہ مٹانے کے لیے رسول اللہ کا استغفار کافی تھا قسم خدا کی وہ لوگ مجھ کو ملامت کرنے لگے یہاں تک کہ میں نے قصد کیا پھر لوٹوں رسول اللہ کے پاس اور اپنے تئیں جھوٹا کروں اور کوئی عذر بیان کروں پھر میں نے ان لوگوں سے کہا کسی اور کا بھی ایسا حال ہوا ہے جو میرا ہوا ہے انہوں نے کہا ہاں دو شخص اور ہیں انہوں نے بھی وہی کہا جو تو نے کہا اور رسول اللہ نے ان سے بھی وہی فرمایا جو تجھ سے فرمایا میں نے پوچھا وہ دو شخص کون ہیں انہوں نے کہا سرارہ بن ربیعہ اور ہلال بن امیہ واغلی ان لوگوں نے ایسے دو شخصوں کا نام لیا جو نیک تھے اور بدر کی لڑائی میں موجود تھے اور پیروی کے قابل تھے جب ان لوگوں نے ان دونوں شخصوں کا نام لیا تو میں چلا گیا اور رسول اللہ نے مسلمانوں کو منع کر دیا تھا کہ ہم تینوں آدمیوں سے کوئی بات نہ کرے ان لوگوں میں سے جو پیچھے رہ گئے تھے تو لوگوں نے ہم سے پرہیز شروع کیا اور ان کا حال ہمارے ساتھ بالکل بدل گیا یہاں تک کہ زمین بھی گویا بدل گئی وہ زمین ہی نہ رہی جس کو میں پچھانتا تھا پچاس راتوں تک ہمارا یہی حال رہا میرے دونوں ساتھی تو عاجز ہو گئے اور اپنے گھروں میں بیٹھ رہے روتے ہوئے لیکن میں تو سب لوگوں میں کم سن اور زور دار تھا میں نکلا کرتا تھا اور نماز کے لیے بھی آتا اور بازاروں میں بھی پھر تا پر کوئی شخص مجھ سے بات نہ کرتا اور رسول اللہ کے پاس آتا اور آپ کو سلام کرتا اور آپ اپنی جگہ بیٹھے ہوتے نماز کے بعد اور دل میں یہ کہتا کہ آپ نے اپنے لیوں کو ہلایا سلام کا جواب دینے کے لیے یا نہیں ہلایا پھر آپ کے قریب نماز پڑھتا اور دزدیدہ نظر سے (نکلیوں سے) آپ کو دیکھتا تو جب میں نماز میں ہوتا آپ میری طرف دیکھتے اور جب

اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا اعْتَدَرَ بِهِ إِلَيْهِ الْمُخْتَلِفُونَ فَقَدْ كَانَ كَأَنَّكَ ذَنْبِكَ اسْتَغْفَارُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا زَالُوا يُؤْتُونَنِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكْذَبَ نَفْسِي قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ هَلْ لَقِيَ هَذَا مَعِيَ مِنْ أَحَدٍ قَالُوا نَعَمْ لَقِيَتهُ مَعَكَ رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلَ مَا قِيلَ لَكَ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمَا قَالُوا مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعَةَ الْعَمِيرِيُّ وَهَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَلِقَعِيُّ قَالَ فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا أَسْوَةٌ قَالَ فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرْتُهُمَا لِي قَالَ وَتَوَهَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا إِلَيْهَا الثَّلَاثَةُ مِنْ تَيْنٍ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ قَالَ فَاجْتَنَبْنَا النَّاسَ وَقَالَ تَغَيَّرُوا لَنَا حَتَّى تَنَكَّرْتُ لِي فِي نَفْسِي الْأَرْضُ فَمَا هِيَ بِالْأَرْضِ الَّتِي أَعْرِفُ فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ عَشْرِينَ لَيْلَةً فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكْنَا وَقَعَدْنَا فِي بُيُوتِهِمَا يَتَكَيَّانِ وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشْبُ الْقَوْمِ وَأَحْلَنَهُمْ فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأَعْطَهُدُ الصَّلَاةَ وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ وَآتَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسَلَّمُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَحَلِّهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي هَلْ حَرَكْتُ شَفْتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا ثُمَّ أَصَلِّي قَرِيبًا مِنْهُ وَأَسَارِقُهُ النَّظْرَ فَإِذَا أَتَيْتُ عَلَى صَلَاتِي نَظَرَّ إِلَيَّ وَإِذَا انْفَتَحَتْ نَحْوَةُ

میں آپ کی طرف دیکھتا تو آپ منہ پھیر لیتے یہاں تک کہ جب مسلمانوں کی سختی مجھ پر لمبی ہوئی تو میں چلا اور ابو قتادہ کے باغ کی دیوار پر چڑھا ابو قتادہ میرے پچازاد بھائی تھے اور سب لوگوں سے زیادہ مجھے ان سے محبت تھی ان کو سلام کیا تو قسم خدا کی انھوں نے سلام کا جواب تک نہ دیا (سخان اللہ رسول اللہ کے تابع اور عاشق ایسے ہوتے ہیں کہ آپ کے ارشاد کے سامنے بھائی بیٹے کی مروت بھی نہیں کرتے جب تک رسول اللہ سے ایسی محبت نہ ہو تو ایمان کس کام کا ہے آپ کی حدیث جب معلوم ہو جائے کہ صحیح ہے تو مجتہد اور مولویوں کا قول جو اس کے خلاف ہے دیوار پر مارنا چاہیے اور حدیث پر چلنا چاہیے) میں نے ان سے کہا اے ابو قتادہ میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم یہ نہیں جانتے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں وہ خاموش رہے پھر سہ بارہ قسم دی تو بولے اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے (یہ بھی کعب سے نہیں بولے بلکہ خود اپنے میں بات کی) آخر میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے اور میں پیٹھ موڑ کر چلا اور دیوار پر چڑھا میں مدینہ کے بازار میں جا رہا تھا تو ایک کسان شام کے کسانوں میں سے جو مدینہ میں اناج بیچنے کے لیے آیا تھا کہنے لگا کعب بن مالک کا گھر مجھ کو کون بتاؤے گا لوگوں نے اس کو اشارہ شروع کیا یہاں تک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھے ایک خط دیا غسان کے بادشاہ کا میں فٹھی تھا میں نے اس کو پڑھا اس میں یہ لکھا تھا بعد حمد و نعت کے کعب کو معلوم ہو کہ ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کہ تمہارے صاحب نے (یعنی رسول اللہ نے) تجھ پر جفا کی ہے اور خدائے تعالیٰ نے تم کو ذلت کے گھر میں نہیں کیا نہ اس جگہ جہاں تمہارا حق ضائع ہو تو تم ہم سے مل جاؤ ہم تمہاری خاطر داری کریں گے میں نے جب یہ خط پڑھا تو کہا یہ بھی ایک بلا ہے اور اس خط کو میں نے چولھے میں جلادیا جب پچاس دن میں سے چالیس دن گزر گئے اور وحی نہ آئی تو ایک

أَعْرَضَ عَنِّي حَتَّى إِذَا طَالَ ذَلِكَ عَلَيَّ مِنْ حَفْوَةِ الْمُسْلِمِينَ مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا قَتَادَةَ أَنْشُدْكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمَنَّ أَنِّي أَحَبُّ اللَّهِ وَرَسُولُهُ قَالَ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشِدْتُهُ فَسَكَتَ فَعُدْتُ فَنَاشِدْتُهُ فَقَالَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَفَاضَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ الْجِدَارَ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي فِي سُوقِ الْمَدِينَةِ إِذَا نَبْطِيٌّ مِنْ نَبْطِ أَهْلِ الشَّامِ وَمِنْ قَدِيمٍ بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ مَنْ يَدُلُّ عَلَيَّ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ لَهُ إِلَيَّ حَتَّى جَاءَنِي فَدَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ غَسَّانَ وَكُنْتُ كَاتِبًا فَقَرَأْتُهُ فَإِذَا فِيهِ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنَا أَنَّ صَاحِبِكَ قَدْ جَفَاكَ وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللَّهُ بَدَارَ هَوَانٍ وَلَا مَضِيعَةٍ فَالْحَقُّ بِنَا نُوَاسِكَ قَالَ فَقُلْتُ حِينَ قَرَأْتَهَا وَهَذِهِ أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ فَنِيَامَمْتُ بِهَا النَّوْرَ فَسَحَرْتُهَا بِهَا حَتَّى إِذَا مَضَتْ أَرْبَعُونَ مِنَ الْحَمْسِينَ وَاسْتَلَبْتُ الْوَحْيَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَرِلَ امْرَأَتَكَ قَالَ فَقُلْتُ أَطْلُقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا يَلْ اعْتَرِلَهَا فَلَا تَقْرَبْنَهَا قَالَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ صَاحِبِي بِعَثَلٍ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكَ

ایک رسول اللہ کا پیغام لانے والا میرے پاس آیا اور کہنے لگا رسول اللہ تم کو حکم کرتے ہیں کہ اپنی بی بی سے علیحدہ رہو میں نے کہا میں اس کو طلاق دے دوں یا کیا کروں؟ وہ بولا نہیں طلاق مت دوں صرف الگ رہو اور اس سے صحبت مت کرو اور میرے دونوں یاروں کے پاس بھی یہ پیام گیا میں نے اپنی بی بی سے کہا تو اپنے عزیزوں میں چلی جا اور وہیں رہو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس باب میں کوئی حکم دیوے ہلال بن امیہ کی بی بی یہ سن کر رسول اللہ کے پاس گئی اور عرض کیا یا رسول اللہ ہلال بن امیہ ایک بوڑھا بیکار شخص ہے اس کے پاس کوئی خادم بھی نہیں تو کیا آپ برا سمجھتے ہیں اگر میں اس کی خدمت کیا کروں؟ آپ نے فرمایا میں خدمت کو برا نہیں سمجھتا لیکن وہ تجھ سے صحبت نہ کرے وہ بولی قسم خدا کی اس کو کسی کام کا خیال نہیں اور قسم خدا کی وہ اس دن سے اب تک رو رہا ہے میرے گھر والوں نے کہا کاش تم بھی رسول اللہ سے اپنی بی بی کے پاس رہنے کی اجازت لے لو کیونکہ آپ نے ہلال بن امیہ کی عورت کو اس کی خدمت کرنے کی اجازت دی میں نے کہا میں کبھی اجازت نہ لوں گا آپ سے اپنی بی بی کے لیے اور معلوم نہیں رسول اللہ کیا فرماویں گے اگر میں اجازت لوں اپنی بی بی کے لیے اور میں جوان آدمی ہوں پھر دس راتوں تک میں اسی حال میں رہا یہاں تک کہ پچاس راتیں پوری ہوئیں اس تاریخ سے جب سے آپ نے منع کیا تھا ہم سے بات کرنے سے پھر پچاسویں رات کو صبح کے وقت میں نے نماز پڑھی اپنے ایک گھر کی چھت پر میں اسی حال میں بیٹھا تھا جو اللہ تعالیٰ نے ہمارا حال بیان کیا کہ میرا جی تنگ ہو گیا تھا اور زمین مجھ پر تنگ ہو گئی تھی باوجودیکہ اتنی کشادہ ہے اتنے میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی جو سلع پر چڑھا (سلع ایک پہاڑ ہے مدینہ میں) اور بلند آواز سے پکارا اے کعب بن مالک خوش ہو جا یہ سن کر میں سجدہ میں گرا اور میں نے پچپاناک

فَكَرُونِي عَنْهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ قَالَ فَجَاءَتْ امْرَأَةً هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ هِلَالِ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخٌ ضَائِعٌ لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أُحْدِثَهُ قَالَ لَا ((وَلَكِنْ لَا يَقْرَبُكَ)) فَقَالَتْ إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ حَرَكَةٌ إِلَى شَيْءٍ وَ وَاللَّهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا قَالَ فَقَالَ لِي بَعْضُ أَهْلِي لَوْ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَتِكَ فَقَدْ أُذِنَ لِمَرْأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ قَالَ فَقُلْتُ لَا اسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِينِي مَاذَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَتْ فِيهَا وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ قَالَ فَلَبِثْتُ بِذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ فَكَمَلْنَا لَنَا حَمْسُونَ لَيْلَةً مِنْ حِينَ نُهِيَ عَنَّا كَلَامِنَا قَالَ ثُمَّ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صَبَاحَ حَمْسِينَ لَيْلَةً عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بَيْوتِنَا فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنَّا قَدْ ضَاعَتْ عَلَيَّ نَفْسِي وَضَاعَتْ عَلَيَّ الْأَرْضُ بِمَا رَحِبَتْ سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِحِ أَوْفِي عَلَيَّ سَلَعٍ يَقُولُ بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ أَبَشِيرُ قَالَ فَحَرَرْتُ سَاجِدًا وَعَرَفْتُ أَنَّ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ قَالَ فَأَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَذَهَبَ النَّاسُ

يُبَشِّرُونَا فَلَمَبَّ قَبْلَ صَاحِبِيَّ مَبْشُرُونَ
 وَرَكَضَ رَجُلٌ إِلَيَّ فَرَسًا وَمَعِيَ سَاعٌ مِنْ
 أَسْلَمَ قَبْلِي وَأَرْقَى الْحَبْلَ فَكَانَ الصَّوْتُ
 أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ
 صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي فَزَعْتُ لَهُ نُؤْمِي فَكَسَوْتُهُمَا
 يَأَاهُ بِيَشَارَتِهِ وَاللَّهُ مَا أَمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ
 وَأَسْتَعْرْتُ نُؤْمِيَيْنِ فَلَبَسْتُهُمَا فَاَنْطَلَقْتُ أَنَا مُمْ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلْقَانِي
 النَّاسُ فَوْجًا فَوْجًا يُهْتَنُونَ بِالتُّوبَةِ وَيَقُولُونَ
 لِيَهَيْبُكَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ حَتَّى دَخَلْتُ
 الْمَسْجِدَ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ النَّاسُ
 فَقَامَ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ يُهْرَوِلُ حَتَّى
 صَافَحَنِي وَهَنَانِي وَاللَّهُ مَا قَامَ رَجُلٌ مِنْ
 الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ قَالَ فَكَانَ كَعْبٌ لَا يَسَاهَا
 لِيَطْلُحَهُ قَالَ كَعْبٌ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَتَرَقَّى
 رَحْمَةً مِنَ السُّرُورِ وَيَقُولُ ((أَبَشِّرْ بِخَيْرٍ
 يَوْمَ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدْتِكَ أُمَّكَ)) قَالَ
 فَقُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْ مِنْ عِنْدِ
 اللَّهِ فَقَالَ لَا بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَكَانَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ
 وَجْهُهُ كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ قَالَ وَكُنَّا
 نَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ نُؤْمِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ
 سُنِّي صَدَقَةَ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ

خوشی آئی پھر رسول اللہ نے لوگوں کو خبر کی کہ اللہ نے ہم کو
 معاف کیا جب آپ فجر کی نماز پڑھ چکے لوگ چلے ہم کو خوشخبری
 دینے کے لیے تو میرے دونوں پاروں کے پاس چند خوشخبری
 دینے والے گئے اور ایک شخص نے میرے پاس گھوڑا دوڑایا
 اور ایک دوڑنے والا دوڑا۔ سلم کے قبیلے سے میری طرف اور اس کی
 آواز گھوڑے سے جلدی مجھ کو پہنچی جب وہ شخص آیا جس کی آواز
 میں نے سنی تھی اس نے اس نے خوشخبری دی تو میں نے اپنے
 دونوں کپڑے اتارے اور اس کو پہنا دیے اس کی خوشخبری کے صلہ
 میں قسم خدا کی اس وقت میرے پاس وہی دو کپڑے تھے میں نے دو
 کپڑے مانگے کے لیے اور ان کو پہنا اور چلا رسول اللہ سے ملنے کی
 نیت سے لوگ مجھ سے ملتے جاتے تھے گروہ گروہ اور مجھ کو مبارک
 باد دیتے جاتے تھے معافی کی اور کہتے تھے مبارک ہو تم کو اللہ کی
 معافی کی تمہارے لیے یہاں تک کہ میں مسجد میں پہنچا رسول اللہ
 مسجد میں بیٹھے تھے اور آپ کے پاس لوگ تھے طلحہ بن عبید اللہ مجھ
 کو دیکھتے ہی کھڑے ہوئے اور دوڑے یہاں تک کہ مصافحہ کیا مجھ
 سے اور مجھ کو مبارک باد دی قسم خدا کی مہاجرین میں سے ان کے
 سوا کوئی شخص کھڑا نہیں ہوا تو کعب طلحہ کے اس احسان کو نہیں
 بھولتے تھے کعب نے کہا جب میں نے رسول اللہ کو سلام کیا تو
 آپ کا منہ خوشی سے چمک دکھ رہا تھا آپ نے فرمایا خوش ہو جا
 آج کے دن سے جو تیرے لیے بہتر دن ہے جب سے تیری ماں
 نے تجھ کو جنم میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ معافی آپ کی طرف
 سے ہے یا اللہ جل جلالہ کی طرف سے آپ نے فرمایا اللہ جلالہ کی
 طرف سے اور رسول اللہ جب خوش ہو جاتے تو آپ کا چہرہ چمک
 جاتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور ہم اس بات کو پہچان لیتے (یعنی
 آپ کی خوشی کو) جب میں آپ کے سامنے بیٹھا تو میں نے عرض
 کیا یا رسول اللہ اپنی معافی کی خوشی میں میں اپنے مال کو صدقہ کر دوں

اللہ اور اس کے رسول کے لیے آپ نے فرمایا تھوڑا مال اپنا رکھ لے میں نے عرض کیا تو میں اپنا حصہ خیر کار رکھ لیتا ہوں اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آخر سچائی نے مجھے نجات دی اور میری توبہ میں یہ بھی داخل ہے کہ ہمیشہ سچ کہوں گا جب تک زندہ رہوں کعب نے کہا قسم خدا کی میں نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ نے کسی مسلمان پر ایسا احسان کیا ہو سچ بولنے میں جب سے میں نے یہ ذکر کیا رسول اللہ سے جیسا عمدہ طرح سے مجھ پر احسان کیا قسم خدا کی میں نے اس وقت سے کوئی جھوٹ قصداً نہیں بولا جب سے یہ رسول اللہ سے کہا آج کے دن تک اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ باقی زندگی میں بھی مجھ کو جھوٹ سے بچاوے گا کعب نے کہا اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں اتاریں لقد تاب اللہ علی النبی آخر تک یعنی بے شک اللہ تعالیٰ نے معاف کیا نبی اور مہاجرین اور انصار کو جنہوں نے ساتھ دیا نبی کا مفلسی کے وقت یہاں تک کہ فرمایا وہ مہربان ہے رحم والا اور اللہ تعالیٰ نے معاف کیا ان تین شخصوں کو جو پیچھے ڈالے گئے یہاں تک کہ جب زمین ان پر تنگ ہو گئی باوجود کشادگی کے اور ان کے جی بھی تنگ ہو گئے اور سمجھے کہ اب کوئی بچاؤ نہیں اللہ سے مگر اسی کی طرف پھر اللہ نے معاف کیا ان کو تاکہ وہ توبہ کریں بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے اے ایمان والو ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور ساتھ رہو بچوں کے کعب نے کہا قسم خدا کی اللہ تعالیٰ نے اس سے بڑھ کر کوئی احسان مجھ پر نہیں کیا بعد اسلام کے جو اتنا بڑا ہو میرے نزدیک اس بات سے کہ میں نے سچ بول دیا رسول اللہ سے اور جھوٹ نہیں بولا ورنہ تباہ ہوتا جیسے جھوٹے تباہ ہوئے اللہ تعالیٰ نے جھوٹوں کی جب وحی اتاری تو ایسی برائی کی کہ کسی کی نہ کی تو فرمایا جب تم لوٹ کر آئے تو وہ قسمیں کھانے لگے تاکہ تم کچھ نہ بولو ان سے سونہ بولو ان سے وہ ناپاک ہیں ان کا ٹھکانا جہنم ہے یہ بدلہ ہے ان کی کمائی ہا قسمیں کھاتے ہیں تم سے کہ تم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَمْسِكْ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ)) قَالَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أَمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بِخَيْبَرَ قَالَ وَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ إِنَّمَا أَنْجَانِي بِالصَّدَقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيْتُ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ أَنْ أُحَدِّثَ مِنْ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاءَ اللَّهِ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى يَوْمِي هَذَا أَحْسَنَ مِمَّا أَبْلَانِي اللَّهُ بِهِ وَاللَّهِ مَا تَعَمَّدْتُ كَذِبَةً مُنْذُ قُلْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى يَوْمِي هَذَا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيَ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبَ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا حَتَّى إِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْأَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ أَنْفُسُهُمْ حَتَّى بَلَغَ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ قَالَ كَعْبٌ وَاللَّهِ مَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ نِعْمَةٍ قَطُّ بَعْدَ إِذْ هَدَانِي اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا أَكُونَ كَذِبُهُ فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَّبُوا إِنَّ اللَّهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَّبُوا حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ شَرًّا مَا قَالَ لِأَحَدٍ وَقَالَ اللَّهُ سَيَخْلِفُونَ بِاللَّهِ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَيْهِمْ لِنُعْرِضُوا عَنْهُمْ

خوش ہو جاؤ ان سے سو اگر تم خوش ہو جاؤ ان سے تب بھی اللہ تعالیٰ خوش نہیں ہو گا بدکاروں سے کعب نے کہا ہم پیچھے ڈالے گئے تینوں آدمی ان لوگوں سے جن کا عذر رسول اللہ نے قبول کیا جب انھوں نے قسم کھائی تو بیعت کی ان سے اور استغفار کیا ان کے لیے اور ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈال رکھا (یعنی ہمارا مقدمہ ڈال رکھا) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کیا اسی سبب سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ معاف کیا ان تینوں کو جو پیچھے ڈالے گئے اور اس لفظ سے (یعنی خلفوا سے) یہ مراد نہیں ہے کہ ہم جہاد سے پیچھے رہ گئے بلکہ مراد وہی ہے ہمارے مقدمہ کا پیچھے رہنا اور ڈال رکھنا آپ کا اس کو بہ نسبت ان لوگوں کے جنھوں نے قسم کھائی اور عذر کیا آپ سے اور آپ نے قبول کیا ان کے عذر کو۔

۷۰۱۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۰۱۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر جب کسی جہاد میں جاتے تو اور جگہ جانا ظاہر کرتے (جو جھوٹ بھی نہ ہوتا اور مصلحت سے ایسا فرماتے) پر اس لڑائی میں آپ نے صاف فرمادیا۔

فَاعْرِضُوا عَنْهُمْ إِنَّمَا رَجَسٌ وَمَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاءَ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ يَخْلِفُونَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِن تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ الْفَاسِقِينَ قَالَ كَعْبٌ سَمْنَا حَلْفًا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ عَنْ أَمْرِ أَوْلَيْكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ حَلَفُوا لَهُ فَبَاتَمَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْرَنَا حَتَّىٰ قَضَىٰ فِيهِ فَبَدَّلَكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ حَلَفُوا وَلَيْسَ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ بِمَا حَلَفْنَا نَحْلِفْنَا عَنِ الْغَزْوِ وَإِنَّمَا هُوَ تَحْلِيفُهُ إِثَانًا وَإِرْجَاؤُهُ أَمْرَنَا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَدَرَ إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُ.

۷۰۱۷- عَنْ الزُّهْرِيِّ سَوَاءً.

۷۰۱۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَيْدَةَ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَعَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقِي الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ عَلَى يُوسُفَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَلَمًا يُرِيدُ غَزْوَةَ إِلاَّ وَرَىٰ بَعْضَهَا حَتَّىٰ كَانَتْ تِلْكَ الْغَزْوَةُ وَلَمْ يَذْكَرْ فِي حَدِيثِهِ ابْنَ أَبِي الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ خَيْفَةٌ وَكُحُوفَةٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ.

۷۰۱۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ کعب

۷۰۱۹- عَنْ عَيْدَةَ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ وَكَانَ قَائِدًا

(۷۰۱۹) ابو زہرہ رازی نے کہا ستر ہزار آدمی تھے ابن اسحق نے کہا تیس ہزار تھے اور یہی مشہور ہے نودی نے کہا اس حدیث سے بیعت قائم ہے لکھے غنیمت کا مباح ہونا، فضیلت اہل بدر اور اہل عقبہ کی، بغیر قسم دیے قسم کھانا، لڑائی کے وقت امام کا اپنے مقصد کو چھپانا، نیک بات کی جو فوت ہو جانے آرزو کرنا، مسلمان کی غنیمت کوئی کرنے تو اس کو درد کرنا جیسے معاذ نے کیا، سچائی کی فضیلت، سفر سے آئے وقت مسجد میں

بن مالک اپنی قوم میں سب سے زیادہ علم رکھتے تھے اور سب سے زیادہ ان کو حدیثیں یاد تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کعب بن مالک ان تین شخصوں میں سے تھے جن کو اللہ نے معاف کیا وہ حدیثیں بیان کرتے تھے کہ وہ نہیں پہچھے رہے رسول اللہ سے کسی لڑائی میں سوا دو لڑائیوں کے پھر بیان کیا وہی قصہ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سے آدمیوں کے ساتھ جہاد کیا جن کی تعداد اوس ہزار سے زیادہ تھی اور کسی دفتر میں ان کا نام نہ تھا۔

كُتِبَ جِنَ أُصَيْبَ نَصْرَهُ وَكَانَ أَعْلَمَ قَوْمِهِ وَأَوْعَاهُمْ لِأَحَادِيثِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كُتِبَ بِنَ مَالِكٍ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تَبَّ عَلَيْهِمْ يُخَدِّثُ أَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَطُّ غَيْرَ غَزْوَتَيْنِ وَمَسَاقِ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَاسٍ كَثِيرٍ يَزِيدُونَ عَلَيَّ عَشْرَةَ آفَافٍ وَلَا يَجْمَعُهُمْ دِيْوَانٌ حَافِظٌ.

بَابُ فِي حَدِيثِ الْإِفْكِ

باب: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جو تہمت ہوئی تھی اس کا بیان

۷۰۲۰ - سعید بن المسیب اور عروہ بن زبیر اور علقمہ بن وقاص اور عبید اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ بن مسعود سے روایت ہے ان سب لوگوں نے حضرت عائشہ کی حدیث روایت کی جب ان پر تہمت کی تہمت کرنے والوں نے اور کہا جو کہا پھر اللہ تعالیٰ نے

۷۰۲۰ - عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعَبِيدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ حَدِيثِ غَائِثَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

ان میں جا کر دو رکعت پڑھا، مجلس عام میں بیٹھنا، ظاہر پر حکم کرنا، اہل بدعت سے ملاقات ترک کرنا اور سلام و کلام نہ کرنا، اپنے اوپر رونا گناہ کے ڈر سے، نکلنے سے دیکھنا نماز نہیں توڑنا، سلام بھی کلام ہے، اطاعت اللہ اور رسول کی عزیمت پر مقدم ہے، کلام میں یہ ضروری ہے کہ دوسرے سے بات کرنے کی نیت ہو، کاغذ کا جس میں اللہ کا نام ہو جانا درست ہے، ایسی بات کو چھپانا جس میں خدا کا ذکر ہو، عورت سے کہنا اپنے عزیزوں میں جا طلاق نہیں ہے جب تک طلاق کی نیت نہ ہو، عورت اپنی خوشی سے خاوند کی خدمت کر سکتی ہے یعنی اس پر جبر نہیں ہے، محبت وغیرہ کو کنایہ سے بیان کرنا بہتر ہے، احتیاط کرنا بہتر ہے، مجھہ شکر کرنا مستحب ہے، خوشخبری دینا مستحب ہے، مبارکبادی دینا مستحب ہے، خوشخبری دینے والے سے سلوک کرنا، قسم کی تخصیص نیت سے ہو جاتی ہے، عادیہ جاتر ہے، کپڑوں کی عادیہ درست ہے، لوگوں کا جمع ہونا امام کے پیچھے، اہل فضل کی طرف جب آدمی کھڑا ہونا مستحب ہے اور میں نے اس باب میں ایک رسالہ مستقل لکھا ہے، مصافحہ ملاقات کے وقت مسنون ہے، امام کا خوش ہونا اپنے لوگوں کی خوشی سے، خوشی کے وقت صدقہ دینا، تمام اہل صدقہ نہ کرنا، سب صدقہ کرنے سے منع کرنا جس سبب سے معافی ہوئی ہو اس کا خیال رکھنا جیسے کعب نے سچائی کا خیال کیا۔

(۷۰۲۰) بتا رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ کرتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر۔ نوٹی نے کہا یہ حدیث دلیل ہے مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علماء کی کہ عورتوں کے بارے میں قرعہ پر عمل کرنا چاہیے اسی طرح حلق اور وصیت اور قسمت میں اور اس باب میں بہت سی احادیث صحیحہ اور مشہورہ وارد ہیں ابو عبیدہ نے کہا قرعہ پر تمین وغیرہوں نے عمل کیا ہے یونس اور زکریا اور محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام نے ابن منذر نے کہا اہل

پاک کیا ان کو ان کی تہمت سے زہری نے کہا ان سب لوگوں نے ایک ایک ٹکڑا اس حدیث کا مجھ سے روایت کیا اور بعض ان میں سے زیادہ یاد رکھنے والے تھے اس حدیث کو بعض سے اور زیادہ حافظ تھے اور عمدہ بیان کرنے والے تھے اس کو اور میں نے یاد رکھی ہر ایک سے جو روایت سنی اور بعض کی حدیث بعض کو تصدیق کرتی ہے ان لوگوں نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا رسول اللہؐ جب سفر کا ارادہ کرتے تو قرعہ ڈالتے اپنی عورتوں پر اور جس عورت کے نام پر قرعہ نکلتا اس کو سفر میں ساتھ لے جاتے حضرت عائشہؓ نے کہا تو رسول اللہؐ نے قرعہ ڈالا ایک جہاد کے سفر میں۔ اس میں میرا نام نکلا میں رسول اللہؐ کے ساتھ گئی اور یہ ذکر اس وقت کا ہے جب پردہ کا حکم اتر چکا تھا میں اپنے ہودے میں سوار ہوتی اور راہ میں جب اترتی تو بھی اسی ہودے میں رہتی جب رسول اللہؐ جہاد سے فارغ ہوئے اور لوٹے اور مدینہ سے قریب ہو گئے ایک بار آپ نے رات کو کوچ کا حکم دیا میں کھڑی ہوئی جب لوگوں نے کوچ کی خبر کر دی اور چلی یہاں تک کہ لشکر کے آگے بڑھ گئی جب میں اپنے کام سے فارغ ہوئی تو اپنے ہودے کی طرف آئی اور سینہ کو چھوا معلوم ہوا کہ میرا ہار ظفار کے گھینوں کا گر گیا ہے (ظفار ایک گاؤں ہے یمن میں) میں لوٹی اور اس ہار کو ڈھونڈنے لگی اس کے ڈھونڈنے میں مجھے دیر لگی اور وہ لوگ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْبَيْتِ مَا قَالُوا فَبَرَأْنَا اللَّهَ نِيْمًا قَالُوا وَكَلَّهْمُ حَدَّثَنِي طَائِفَةٌ مِنْ حَدِيثِهَا وَبَعْضُهُمْ كَانَ أَوْعَى لِحَدِيثِهَا مِنْ بَعْضٍ وَأَنْتَ افْتِصَاصًا وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ الْحَدِيثَ الَّذِي حَدَّثَنِي وَبَعْضُ حَدِيثِهِمْ يُصَدِّقُ بَعْضًا ذَكَرُوا أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَفْرَعُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَفْرَعُ بَيْنَنَا فِي غَزْوَةِ غَزَاةَا فَخَرَجَ فِيهَا سَهْمِي فَخَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَنْزَلَ الْحِجَابَ فَأَنَا أُحْمَلُ فِي هَوْدَجِي وَأَنْزَلَ فِيهِ مَسِيرَنَا حَتَّى إِذَا فَرَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوِهِ وَقَفَلَ وَدَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ آذَنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ فَعَسْتُ حِينَ آذَنُوا بِالرَّحِيلِ فَعَسَيْتُ حَتَّى حَاوَزْتُ الْحَيْشَ فَلَمَّا

قرعہ کے استعمال پر گویا اجماع ہے اور جس نے قرعہ کو رد کیا اس کے قول کی کوئی دلیل نہیں ہے اور ابو حنیفہ سے مشہور یہ ہے کہ قرعہ باطل ہے اور ایک روایت میں اجازت بھی ہے ابن منذر نے کہا قیاس تو قرعہ کے خلاف ہے پر قیاس کو ترک کیا احادیث سے اور سفر میں عورتوں میں قرعہ ڈالنا چاہیے ورنہ ایک گویا اور دوسری کو نہ لجا تا جائز نہیں ہمارا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور باقی علماء کا اور یہی مروی ہے مالک سے اور ایک روایت ان سے یہ بھی ہے کہ خاندان کو اختیار ہے جس کو چاہے ساتھ لجاے۔ انہی مختصراً

مترجم کہتا ہے کہ امام ابو حنیفہ کا مذہب وہی ہے جو حدیث صحیح سے ثابت ہے ان کا اصول یہ ہے کہ حدیث اگرچہ ضعیف یا مرسل یا موقوف بھی ہو تو وہ قیاس سے مقدم ہے اور امام ابو حنیفہ کا مذہب بھی حدیث کے خلاف نہیں ہے اور حنفی وہی ہے جو حدیث پر چلے کیونکہ امام ابو حنیفہ کا یہی طریقہ اور مذہب تھا اللہ ان پر رحم کرے اور ان کو درجات عالیہ نصیب کرے انہوں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ حدیث کے خلاف ہمارے قول پر چلو بلکہ یہ کہا کہ جب حدیث صحیح مل جاوے تو وہی میرا مذہب ہے۔

بچے جو میرا ہودہ اٹھاتے تھے انھوں نے ہودہ اٹھایا اور میرے اونٹ پر رکھ دیا جس پر میں سوار ہوتی تھی وہ یہ سمجھے کہ میں اسی ہودے میں ہوں اس وقت عورتیں ہلکی (دبلی) تھیں نہ سنڈھی تھیں نہ موٹی کیونکہ تموڑا کھانا کھاتی تھیں اس لیے ان کو ہودے کا بوجھ عادت کے خلاف معلوم نہ ہوا جب انھوں نے اس کو اونٹ پر لاد اور اٹھایا اور میں ایک کم سن لڑکی بھی تھی آخر لوگوں نے اونٹ کو اٹھایا اور چل دیے اور میں نے اپنا ہار اس وقت پایا جب سارا لشکر چل رہا تھا جو ان کے ٹھکانے پر آئی تو وہاں نہ کسی کی آواز ہے نہ کوئی آواز سننے والا ہے میں نے یہ ارادہ کیا کہ جہاں بیٹھی تھی وہیں بیٹھ جاؤں اور میں یہ سمجھی کہ لوگ جب مجھے نہ پاویں گے تو یہیں لوٹ کر آویں گے تو میں اسی ٹھکانے پر بیٹھی تھی اتنے میں میری آنکھ لگ گئی اور میں سورعی اور صفوان بن معطل سلمیٰ ذکوانی ایک شخص تھا وہ آرام کے لیے آخر رات میں لشکر کے پیچھے ٹھہرا تھا جب وہ روئے ہوا تو صبح کو میرے ٹھکانے پر پہنچا اس کو ایک آدمی کا جشہ معلوم ہوا جو سو رہا ہے وہ میرے پاس آیا اور مجھ کو پہچان لیا دیکھتے ہی اس لیے کہ میں پردہ کا حکم اترنے سے پہلے اس کے سامنے ہوا کرتی میں جاگ اٹھی اس کی آواز سن کر جب اس نے انا اللہ وانا الیہ راجعون پڑھا مجھ کو پہچان کر میں نے اپنا منہ ڈھانپ لیا اپنی اوڑھنی سے قسم خدا کی اس نے کوئی بات مجھ سے نہیں کی نہ میں نے اس کی کوئی بات سنی سو انا اللہ وانا الیہ راجعون کہنے کے

فَضَلْتُ مِنْ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدِي مِنْ حَزْجِ ظَفَارٍ قَدْ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ عِقْدِي فَحَبَسَنِي ائْتِغَاؤُهُ وَأَقْبَلَ الرَّهْطُ الَّذِينَ كَانُوا يَرْتَحِلُونَ لِي فَحَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَيَّ بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أُرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي فِيهِ قَالَتْ وَكَانَتِ النِّسَاءُ إِذْ ذَلِكَ عِيفًا لَمْ يُهَيِّئْنَ وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ إِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلُقَةَ مِنَ الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَكْبِرُ الْقَوْمُ بِقَلِّ الْهَوْدَجِ حِينَ رَحَلُوهُ وَرَفَعُوهُ وَكُنْتُ حَارِبَةً حَدِيثَةَ السِّنِّ فَجَعَلُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا وَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْحَيْشُ فَحَفَّتْ مَنَازِلَهُمْ وَلَيْسَ بِيهَا دَاعٍ وَتَا مُجِيبٌ فَجِئْتُ مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ فِيهِ وَظَنَنْتُ أَنَّ الْقَوْمَ سَيَفْتِنُونِي فَيُرْجِفُونِ بِلِيٍّ قَبِينَا أَنَا جَالِسَةٌ فِي مَنْزِلِي غَلَبَتْنِي عَيْنِي فَجِئْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ الْمُعْطَلِ السُّلَمِيِّ ثُمَّ الذُّكْوَانِيُّ قَدْ عَرَّسَ مِنْ وِزَاءِ الْحَيْشِ فَادْلَجَ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَأَتَانِي فَعَرَّفَنِي حِينَ رَأَيْتِي وَقَدْ كَانَ يُرَانِي قَبْلَ أَنْ يُضْرَبَ الْحِجَابُ عَلَيَّ فَاسْتَنْقَطْتُ

ظہ میرے مقدمہ میں تباہ ہوئے جو لوگ تباہ ہوئے (یعنی جنھوں نے بدگمانی کی) اور قرآن میں جس کی نسبت توبی کبرہ آیا ہے یعنی بانی مہلبی اس تہمت کا اللہ تعالیٰ نے جب حضرت عائشہ کی پاکی اور عظمت قرآن میں بیان کی تو فرمایا جس نے اٹھایا اس کا بڑا بوجھ اس کو بڑا عذاب ہے۔

علی بن ابی طالب نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کے اوپر بھی نہیں کی اور حضرت عائشہ کے سوا عورتیں بہت ہیں اور اگر آپ لوٹھی سے پوچھیں تو وہ آپ سے بچ کہے دے گی حضرت علی نے جو کہا کچھ حضرت عائشہ کی دشمنی سے نہیں کہا کیونکہ ان کو حضرت عائشہ سے اس وقت تک کوئی ملال نہ تھا بلکہ یہی محبوب تھا ان کے حق میں کہ جو اپنے نزدیک مناسب سمجھیں رسول اللہ سے عرض کریں اس لیے کہ آپ کو پریشانی تھی اور آپ کی تسلی اور تسکینی ضروری تھی۔

پھر اس نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اپنا ہاتھ میرے چڑھنے کے لیے بچھا دیا میں اونٹ پر سوار ہو گئی اور وہ پیدل چلا اونٹ کو کھینچتا ہوا یہاں تک کہ ہم لشکر میں پہنچے اور لشکر کے لوگ اتر چکے تھے سخت دوپہر کی گرمی میں تو میرے مقدمہ میں تباہ ہوئے جو لوگ تباہ ہوئے (یعنی جنھوں نے بدگمانی کی) اور قرآن میں جس کی نسبت فونہی کجیہہ آیا ہے یعنی ہانی مہانی اس تہمت کا وہ عبداللہ بن ابی بن سلول (مناقیق) تھا آخر ہم مدینہ میں آئے اور میں جب مدینہ میں پہنچی تو بیمار ہو گئی ایک مہینہ تک بیمار رہی اور لوگوں کا یہ حال تھا کہ بہتان کرنے والوں کی باتوں میں غور کرتے اور مجھے ان کی کسی بات کی خبر نہ تھی صرف مجھ کو اس امر سے شک ہوا کہ میں نے اپنی بیماری میں رسول اللہ کی وہ شفقت نہ دیکھی جو پہلے میرے حال پر ہوتی جب میں بیمار ہوئی آپ صرف اندر آتے اور سلام کرتے پھر فرماتے یہ عورت کیسی ہے سو اس امر سے مجھے شک ہوتا لیکن مجھ کو اس خرابی کی خبر نہ تھی یہاں تک کہ جب میں دہلی ہو گئی بیماری جانے کے بعد تو میں نکلی اور میرے ساتھ مسطح کی ماں بھی نکلی مناصح کی طرف (مناصح موضعے تھے مدینہ کے باہر) اور وہ پانخانے تھے ہم لوگوں کے (پانخانے بننے سے پہلے) ہم لوگ رات ہی کو نکلا کرتے اور رات ہی کو چلے آتے اور یہ ذکر اس وقت کا ہے جب ہمارے گھروں کے نزدیک پانخانے نہیں بنے تھے اور ہم اگلے

بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ عَرَفْتِي فَخَمَرْتُ وَسَبَّيْتُ بِجَلْبَابِي وَ وَاللَّهِ مَا يُكَلِّمُنِي كَلِمَةً وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ كَلِمَةً غَيْرَ اسْتِرْجَاعِهِ حَتَّى آتَانِي رَاحِلَتُهُ فَوَطِئْتُ عَلَى يَدَيْهَا فَرَكِبْتُهَا فَانْطَلَقْتُ يَقُودُ بِي الرَّاحِلَةَ حَتَّى آتَيْنَا الْحَيْضَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا مُوْغِرِينَ فِي نَحْرِ الظُّهَيْرَةِ فَهَلَكْتُ مَنْ هَلَكْتُ فِي شَأْنِي وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى كَثِيرَةً عَبْدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي إِبْنِ سَلُولٍ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ حِينَ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ شَهْرًا وَالنَّاسُ يُبْيَضُونَ فِي قَوْلِ أَهْلِ الْإِيمَانِ وَلَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ بَرِيئِي فِي وَحْيِي أَنِّي لَا أَعْرِفُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّطْفَ الَّذِي نُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَشْكِي إِيَّانَا يَدْخُلُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسَلُّمُ ثُمَّ يَقُولُ ((كَتَبْتُ بِكُمْ)) فَذَلِكَ بَرِيئِي وَلَا أَشْعُرُ بِالشَّرِّ حَتَّى يَخْرُجَتْ بَعْدَ مَا نَقَعْتُ وَخَرَجْتُ مَعِي أُمُّ مِسْطَحٍ قَبْلَ الْمَنَاصِيحِ وَهُوَ مُتَبَرِّزُنَا وَلَا نَخْرُجُ إِلَّا لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ تَتَّعِدَ الْكُفَّاءَ قَرِينًا مِنْ

لہ نووی نے کہا اس حدیث میں جو حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ سعد بن معاذ کھڑے ہوئے یہ مشکل ہے کیونکہ سعد بن معاذ غزوہ خندق کے بعد ہی مر گئے اور یہ واقعہ غزوہ بنی معطلق کا ہے جو ۶ھ میں ہوا اس پر سب اہل سیر کا اجماع ہے البتہ واقدی نے کہا اس کے خلاف نقل کیا ہے قاضی عیاض نے کہا سعد بن معاذ کا ذکر اس روایت میں وہم ہے اور صحیح یہ ہے کہ دونوں ہار اسید بن خضیر نے گفتگو کی اور ابن عقبہ نے کہا کہ غزوہ مریسہ ۳ھ میں تھا اور وہی خندق کا سال ہے تو احتمال ہے کہ یہ غزوہ اور حدیث تہمت دونوں غزوہ خندق سے پہلے ہوں اور اس وقت سعد بن معاذ زندہ تھے اس صورت میں صحیحین میں جو سعد بن معاذ کا ذکر ہے وہ صحیح ہو گا انھی پھر نووی نے کہا اس حدیث سے بہت فائدے نکلے ہیں حدیث کی روایت ایک جماعت سے درست ہونا اور ہر ایک سے ایک بہم نکلنا (اور یہ اگرچہ زہری کا قول ہے پر اجماع کیا مسلمانوں نے اس کے قبول پر) دوسرے قرعہ کا صحیح ہونا، قرعہ کا واجب ہونا سفر کے وقت جب کسی بی بی کو لے جانا منظور ہو متعدد بیبیوں میں سے، قطعاً لہ

یُونِنَا وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأَوَّلِ فِي النَّتْنَةِ
وَكُنَّا نَتَأَذَى بِالْكَتْفِ أَنْ نَتَّجِدَهَا عِنْدَ يُونِنَا
فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحٍ وَهِيَ بِنْتُ أَبِي رُهْمٍ
بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنْصَفٍ وَأُمُّهَا ابْنَةُ صَحْرٍ
بْنِ عَامِرٍ حَالَةَ أَبِي بَكْرٍ الصَّدِيقِ وَأَبْنَاهَا
مِسْطَحُ بْنُ أَنَانَةَ بْنِ عَبَادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ فَأَقْبَلْتُ
أَنَا وَبِنْتُ أَبِي رُهْمٍ قَبْلَ بِنْتِي حِينَ فَرَعْنَا مِنْ
شَائِنَا فَعَثَرَتْ أُمُّ مِسْطَحٍ فِي مِرْطِهَا فَقَالَتْ
تَعَسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا بِنْسَ مَا قُلْتَ أَتَسْبِيَنَ
رَجُلًا قَدْ شَهِدَ بَدْرًا قَالَتْ أَيْ هُنَّاهُ أَوْ لَمْ
تَسْمَعِي مَا قَالَ قَالَ قُلْتُ وَمَاذَا قَالَ قَالَتْ
فَأَحْبَرْتَنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكِ فَازْدَدْتُ مَرَضًا
إِلَى مَرَضِي فَلَمَّا رَجَعْتُ إِلَى بِنْتِي فَدَخَلَ
عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ((كَيْفَ بَيْكُم)) قُلْتُ أَنَا ذُو
لِي أَنْ أَنِي أَبُوِّي قَالَتْ وَأَنَا حِينِيذُ أُرِيدُ أَنْ
أَتَيْقَنَ الْخَبَرَ مِنْ قِبَلِهِمَا فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَبُوِّي فَقُلْتُ
لِأُمِّي يَا أُمَّتَاهُ مَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ فَقَالَتْ يَا

عربوں کی طرح جنگل میں جایا کرتے (پانچخانے کے لیے) اور گھر
کے پاس پانچخانے بنانے سے نفرت رکھتے تو میں چلی اور ام مسطح
میرے ساتھ تھی وہ بیٹی تھی ابی رہم بن مطلب بن عبد مناف کی
اور اس کی ماں صحر بن عامر کی بیٹی تھی جو خالہ تھی حضرت ابو بکر
صدیق کی (اس کا نام سلی تھا) اس کے بیٹے کا نام مسطح بن اثاثہ بن
عباد بن مطلب تھا غرض میں اور ام مسطح دونوں جب اپنے کام
سے فارغ ہو چکیں تو لوٹی ہوئی اپنے گھر کی طرف آرہی تھیں
اتنے میں ام مسطح کا پاؤں الجھا اپنی چادر میں اور بولی ہلاک ہوا مسطح
میں نے کہا تو نے بری بات کہی تو برا کہتی ہے اس شخص کو جو بدر کی
لڑائی میں شریک تھا وہ بولی اے نادان تو نے کچھ نہیں سنا مسطح نے
کیا کہا میں نے کہا کیا کہا اس نے مجھ سے بیان کیا جو بہتان لگانے والوں
نے کہا تھا یہ سن کر میری بیماری دو چند ہو گئی ایک اور بیماری بڑھی
میں جب اپنے گھر پہنچی تو رسول اللہ اندر تشریف لائے اور سلام
کیا اور فرمایا اب اس عورت کا کیا حال ہے میں نے کہا آپ مجھ
کو اجازت دیتے ہیں اپنے ماں باپ کے پاس جانے کی اور میرا اس
وقت یہ ارادہ تھا کہ میں اپنے ماں باپ کے پاس جا کر اس خبر کی
تحقیق کروں آخر رسول اللہ نے مجھ کو اجازت دی اور میں اپنے
ماں باپ کے پاس آئی میں نے اپنی ماں سے کہا ماں یہ لوگ کیا
بک رہے ہیں وہ بولی بیٹا تو اس کا خیال نہ کر اور اس کو بڑی بات مت

لے سفر متیم عورتوں کے لیے واجب نہ ہونا، سفر میں اپنی بی بی کا ساتھ لے جانا، عورتوں کا ہودے میں چڑھنا، عورتوں کا جہاد میں جانا، مردوں کا
خدمت کرنا، عورتوں کی سفر میں، لشکر کا کوچ امیر کے حکم سے ہونا، عورت کا جائے ضرور کے لیے بغیر اجازت خاندان کے جانا، عورتوں کا سفر
میں بار پہننا، جو لوگ عورت کو اونٹ وغیرہ پر سوار کریں وہ اس سے باز نہ کریں اگر محرم نہ ہوں، کم کھانے کی فضیلت عورتوں کے لیے، لشکر
میں بعضوں کا پیچھے رہ جانا، مدد کرنا اس کی جو رہ جاوے، حسن ادب اجنبی عورتوں سے یعنی بات نہ کرنا اور ان کے آگے چلنا، آپ پیدل چلنا
عورتوں کو چڑھالینا، انا لله وانا اليه راجعون کہنا یعنی یاد نیاوی مصیبت پر، عورت کا منہ چھپانا اجنبی مرد سے اگرچہ وہ نیک ہو، حلف کرنا بغیر
استحلاف کے، بے ضرورت کے بری بات افشاء نہ کرنا، اپنی بی بی سے نرمی اور حسن معاشرت، کسی امر کی وجہ سے حسن معاشرت میں کمی کرنا
یہ ہر مریض کا حال پوچھنا، عورت کو ایک ساتھی لے کر لکھنا اپنے عزیز سے بیزار ہونا جب وہ بری بات کرے، فضیلت اہل بدر کی عورت
اپنے ماں باپ کے پاس بغیر اجازت خاندان کے نہ جاوے، تعجب کے وقت سبحان اللہ کہنا، مشورہ لینا اپنے گھر والوں سے،

بِنَّةٌ هَوْنِي عَلَيْكَ فَوَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتْ امْرَأَةً قَطُّ وَصِيْفَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا خُرَابٌ بِنَا كَثْرًا عَلَيْهَا فَالْتُ قُلْتُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَقَدْ تَحَدَّثَ النَّاسُ بِهَذَا فَالْتُ فَكَيْتُ بِذَلِكَ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَصْبَحْتُ لَا بَرَقًا لِي ذَمْعٌ وَلَا أَكْتَجِلُ يَوْمٌ ثُمَّ أَصْبَحْتُ أَبْكِي وَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَسْمَةَ بْنَ زَيْدٍ حِينَ اسْتَلَبْتُ الْوُحْيُ يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِي قَالَتْ فَأَمَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَأَشَارَ عَلِيٌّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ بِالْيَدِي يَعْظُمُ مِنْ بَرَاةِ أَهْلِي وَبِالْيَدِي يَعْظُمُ فِي نَفْسِهِ لَهُمْ مِنَ الْوُدِّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هُمْ أَهْلُكَ وَلَا نَعْلَمُ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَمْ يُضَيِّقْ اللَّهُ عَلَيْكَ وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ وَإِنْ تَسْأَلُ الْخَارِجَةَ تَصُدُّكَ قَالَتْ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَرِيرَةَ فَقَالَ ((أَيْ بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ مِنْ شَيْءٍ يَرِيئُكَ مِنْ عَائِشَةَ)) قَالَتْ لَهْ بَرِيرَةُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنْ رَأَيْتُ عَلَيْهَا أَمْرًا قَطُّ أَغْبِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَنَّهَا خَارِجَةٌ حَدِيثَةُ السَّنِّ تَمَامٌ عَنْ عَجِينِ أَهْلِهَا فَتَأْتِي الدَّاسِحُ فَتَأْكُلُهُ قَالَتْ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

مجھ قسم خدا کی ایسا بہت کم ہوا ہے کہ کسی مرد کے پاس ایک خوبصورت عورت ہو جو اس کو چاہتا ہو اور اس کی سونکیں بھی ہوں اور سونکیں اس کے عیب نہ نکالیں میں نے کہا سبحان اللہ لوگوں نے توبہ کہا شروع کر دیا میں ساری رات روتی رہی صبح تک میرے آنسو نہ ٹھہرے اور نہ نیند آئی صبح کو بھی میں رو رہی تھی اور جناب رسول اللہ نے علی بن ابی طالب اور اسامہ بن زید کو بلایا کیونکہ وحی نہیں اتری تھی اور ان دونوں سے مشورہ لیا مجھ کو جدا کرنے کے لیے (یعنی طلاق دینے کے لیے) اسامہ بن زید نے توبہ ہی رائے دی جو وہ جانتے تھے رسول اللہ کی بی بی کے جاں کو اور اس کی عصمت کو اور آپ کی محبت کو اس کے ساتھ انھوں نے کہا یا رسول اللہ عائشہ آپ کی بی بی ہے اور ہم تو سوا بہتری کے اور کوئی بات اس کی نہیں جانتے علی بن ابی طالب نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ پر سچی نہیں کی اور عائشہ کے سوا عورتیں بہت ہیں اور اگر آپ لوٹھی سے پوچھتے تو وہ آپ سے سچ کہہ دے گی (لوٹھی سے مراد بریرہ ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہتی) حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ نے بریرہ کو بلایا اور فرمایا اے بریرہ تو نے کبھی عائشہ سے ایسی بات دیکھی ہے جس سے تجھ کو اس کی پاکدامنی میں شک پڑے بریرہ نے کہا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا اگر میں ان کا کوئی کام دیکھتی کبھی تو میں عیب بیان کرتی اس سے زیادہ کوئی عیب نہیں ہے کہ عائشہ کم عمر لڑکی ہے آنا چھوڑ کر گھر کا سو جاتی ہے پھر بکری آتی ہے اور اس کو کھا لیتی ہے (مطلب یہ ہے کہ ان میں کوئی عیب نہیں جس کو تم پوچھتے ہو نہ

لہ اور دوستوں سے بحث کرنا سنی ہوئی بات سے اگر اس سے تعلق ہو اور بے تعلق منع ہے، امام کا خطبہ پڑھنا کسی امر ہم کے لیے، امام کا شکایت کرنا اپنی رعیت سے، فضیلت صفوان بن معطل کی، فضیلت سعد بن معاذ کی اور اسید بن حنیر کی، عتقہ کو قطع کرنا اور حصہ کو روکنا، توبہ کا قبول کرنا، استشہاد کرنا آیات قرآنی سے، پہلے گھنگلو بڑوں کے سپرد کرنا، خوشخبری میں جلدی کرنا، برأت حضرت عائشہ کی، جس قرآنی امر اس میں شک کرے تو وہ کافر مرتد ہے یا جمل اہل اسلام ابن عباس نے کہا کسی پیغمبر کی بی بی نے بدکاری نہیں کی، تجہید شکر بردقت لہ

اس کے سوا کوئی عیب ہے جو عیب ہے وہ یہی ہے کہ بھولی بھالی لڑکی ہے اور کم عمری کی وجہ سے گھر کا بندوبست نہیں کر سکتی) حضرت عائشہؓ نے کہا پھر رسول اللہؐ منبر پر کھڑے ہوئے اور عبد اللہ بن ابی بن سلول سے بدلا چاہا۔ آپ نے فرمایا منبر پر اے مسلمان لوگو! کون بدل لے گا میرا اس شخص سے جس کی سخت بات ایذا دینے والی میرے گھر والوں کی نسبت مجھ تک پہنچی قسم خدا کی میں تو اپنی گھر والی (یعنی حضرت عائشہؓ کو) نیک سمجھتا ہوں اور جس شخص سے یہ لوگ تہمت لگاتے ہیں (یعنی صفوان بن معطل سے) اس کو بھی نیک سمجھتا ہوں اور وہ کبھی میرے گھر میں نہیں گیا مگر میرے ساتھ یہ سکر سعد بن معاذ انصاری (جو قبیلہ اوس کے سردار تھے) کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہؐ آپ کا بدلہ لیتا ہوں اگر تہمت کرنے والا ہماری قوم اوس میں سے ہووے تو ہم اس کی گردن مارتے ہیں اور جو ہمارے بھائیوں خزرج میں سے ہووے تو آپ حکم کیجئے ہم آپ کے حکم کی تعمیل کریں گے (یعنی اس کی گردن ماریں گے) یہ سن کر سعد بن عبادہ کھڑے ہوئے اور وہ خزرج قبیلہ کے سردار تھے اور نیک آدمی تھے پر اس وقت ان کو اپنی قوم کی بیچ آگئی اور کہنے لگے اے سعد بن معاذ قسم خدا کے بقا کی تو ہماری قوم کے شخص کو قتل نہ کرے گا نہ کر سکے گا یہ سن کر اسید بن حضیر جو سعد بن معاذ کے چچا زاد بھائی تھے کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ سے کہنے لگے تو نے غلط کہا قسم خدا کے بقا کی ہم اس کو قتل کریں گے اور تو منافق ہے جب تو منافقوں کی طرف

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْبَرِ فَاسْتَعْدَرَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بِنِ سَلُولٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمَنْبَرِ ((يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ مَنْ يَعْذِرُنِي مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَ أَذَاهُ فِي أَهْلِ بَيْتِي فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا وَلَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا مَعِي)) فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنَا أُعْذِرُكَ مِنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ صَرَرْنَا عَنْقَهُ وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا الْخَزْرَجِ أَمَرْنَا فَفَعَلْنَا أَمْرَكَ قَالَتْ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عَبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزْرَجِ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنْ اجْتَهَلْتُهُ الْحَمِيَّةُ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَا تَقْتُلُهُ وَنَا تَقْدِيرُ عَلَى قَتْلِهِ فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَهُوَ ابْنُ عَمِّ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَقَالَ لِسَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ كَذَبْتَ لَعَمْرُ اللَّهِ لَتَقْتُلَنَّهُ فَإِنَّكَ مُنَافِقٌ تُحَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ فَتَارَ الْحَيَّانِ الْأَوْسُ وَالْخَزْرَجُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَقْتُلُوا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمَنْبَرِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

لہ تجدید نعت کے، فضیلت حضرت ابو بکرؓ کی، صلہ رحمی مستحب ہونا اگرچہ وہ لوگ گنہگار ہوں، غلو کرنا گنہگاروں سے، صدقے کا استحباب، قسم کے خلاف کرنا اگر خلاف میں نیکی ہو اور کفارہ دینا، فضیلت ام المومنین زینبؓ کی، گواہی میں ثابت قدم رہنا یعنی احتیاط سے گواہی دینا، دوست کے دوستوں سے سلوک کرنا جیسے حضرت عائشہؓ نے حسان سے کیا اس لیے کہ وہ رسول اللہؐ کے خیر خواہ اور مداح تھے، خطبہ شروع کرنا امام بعد سے، خطبہ شروع کرنا اللہ کی حمد اور درود شریف سے، مسلمانوں کا غصہ اپنے امام کی ذلت کے وقت، متعصب کو برا کہنا جیسے اسید بن حضیر نے سعد بن عبادہ کو کہا، در مطلب ان کا یہ تھا کہ تم منافقوں کا سا کام کرتے ہو جب تو منافقوں کی طرف داری کرتے ہو۔ اجمعی مختصر

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْفَظُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا
 وَسَكَتَ قَالَتْ وَتَكَيْتُ يَوْمِي ذَلِكَ لَأَبْرَأَ
 لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَجِلُ بِنَوْمٍ ثُمَّ بَكَيتُ لَيْلِي
 الْمُقْبِلَةَ لَأَبْرَأَ لِي دَمْعٌ وَلَا أَكْتَجِلُ بِنَوْمٍ
 وَأَبَوَاهُ يَنْظُرَانِ أَنَّ الْبَكَاءَ فَالِقُ كَبِدِي فَيَسِينَا
 هُمَا جَالِسَانِ عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي اسْتَأْذَنَتْ
 عَلَيَّ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا فَحَلَسَتْ
 تَبْكِي قَالَتْ فَيَسِينَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ دَخَلَ عَلَيْنَا
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ ثُمَّ
 جَلَسَ قَالَتْ وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مِنْذُ قَبْلِ لِي
 مَا قَبِلَ وَقَدْ لَبِثَ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيْهِ فِي
 شَأْنِي بِشَيْءٍ قَالَتْ فَتَشْهَدُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَلَسَ ثُمَّ قَالَ ((أَتَا
 بَعْدُ يَا عَائِشَةُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي عَنْكَ كَذَا
 وَكَذَا فَإِنِ كُنْتَ تَرِينَهُ فَسَبِّحْهُ اللَّهُ وَإِنِ
 كُنْتَ أَلَمْتِ بِدَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي
 إِلَيْهِ فَإِنَّ الْعَيْدَ إِذَا اِعْتَرَفَ بِدَنْبٍ ثُمَّ تَابَ
 تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ)) قَالَتْ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهُ قَلَصَ
 دَمْعِي حَتَّى مَا أَحْسُ مِنْهُ قَطْرَةٌ فَقُلْتُ يَا بِي
 أَحِبُّ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
 سَلَّمَ فِيمَا قَالَ فَقَالَ وَاللَّهِ مَا أُذْرِي مَا أَقُولُ
 لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ
 يَا بِي أَحْبَبِي عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا أُذْرِي مَا أَقُولُ
 لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ

سے لڑتا ہے غرض کہ دونوں قبیلے اوس اور خزرج کے لوگ اٹھ
 کھڑے ہوئے اور قریب تھا کہ کشت و خون شروع ہووے
 اور رسول اللہ منبر پر کھڑے ہوئے تھے انکو سمجھا رہے تھے اور ان
 کا غصہ فرو کر رہے تھے یہاں تک کہ وہ خاموش ہو گئے اور آپ
 بھی خاموش ہو رہے حضرت عائشہ نے کہا میں اس دن بھی سارا
 دن روئی کہ میرے آنسو نہیں تھمتے تھے اور نہ نیند آتی تھی پھر
 دوسری رات بھی روئی کہ نہ آنسو تھمتے تھے نہ نیند آتی تھی
 اور میرے باپ نے یہ گمان کیا کہ روتے روتے میرا کلیجہ پھٹ
 جاوے گا میرے ماں باپ میرے پاس بیٹھے تھے اور میں رو رہی
 تھی اتنے میں انصار کی ایک عورت نے اجازت مانگی میں نے اس کو
 اجازت دی وہ بھی آکر رونے لگی پھر ہم اسی حالت میں تھے کہ
 رسول اللہ تشریف لائے اور سلام کیا اور بیٹھے اور جس روز سے
 مجھ پر تہمت ہوئی تھی اس روز سے آج تک آپ میرے پاس
 نہیں بیٹھے تھے اور ایک مہینہ پونہی گزرا تھا میرے مقدمہ میں
 کوئی وحی نہیں اتری حضرت عائشہ نے کہا پھر رسول اللہ نے تشہد
 پڑھا بیٹھے ہی اور فرمایا اب بعد اسے عائشہ مجھ کو تمہاری طرف سے
 ایسی ایسی خبر پہنچی ہے پھر اگر تم پاکدامن ہو تو عنقریب اللہ تعالیٰ
 تمہاری پاکدامنی بیان کر دے گا اور اگر تو نے گناہ کیا ہے تو توبہ کر
 اور بخشش مانگ اللہ سے اس واسطے کہ بندہ جب گناہ کا قرار کرتا ہے
 اور توبہ کرتا ہے اللہ اسکو بخش دیتا ہے حضرت عائشہ نے کہا جب
 رسول اللہ اپنی بات تمام کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے
 یہاں تک کہ ایک قطرہ بھی نہ رہا میں نے اپنے باپ سے کہا تم
 جو اب دو میری طرف سے رسول اللہ کو اس مقدمہ میں جو آپ
 نے فرمایا میرے باپ بولے قسم خدا کی میں نہیں جانتا کیا میں
 جو اب دوں رسول اللہ کو (سبحان اللہ باپ تو عاشق رسول تھے گو
 ان کی بیٹی کا مقدمہ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

دوم نہ مارا۔ باوجودت زمین آواز نیامد کہ منم) میں نے اپنی ماں سے کہا تم جواب دو میری طرف سے رسول اللہ کو وہ بولی قسم خدا کی میں نہیں جانتی کیا جواب دوں رسول اللہ کو آخر میں نے خود ہی کہا اور میں کم سن لڑکی تھی میں نے قرآن نہیں پڑھا ہے لیکن میں قسم خدا کی یہ جانتی ہوں کہ تم لوگوں نے اس بات کو یہاں تک سنا کہ تمہارے دل میں جم گئی اور تم نے اس کو سچ سمجھ لیا (یہ حضرت عائشہؓ نے غصے سے فرمایا اور نہ سچ کسی نے نہیں سمجھا تھا بجز تہمت کرنے والوں کے) پھر اگر تم سے کہوں میں بے گناہ ہوں اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں تو بھی تم مجھ کو سچا نہیں سمجھنے کے اور اگر میں ایک گناہ کا اقرار کر لوں جس کو میں نے نہیں کیا ہے اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے پاک ہوں تو تم مجھ کو سچا سمجھو گے اور میں اپنی اور تمہاری مثل سوا اس کے کوئی نہیں پاتی جو حضرت یوسفؑ کے باپ کی تھی (حضرت یعقوبؑ کی اور حضرت عائشہؓ کو رنج میں ان کا نام یاد نہ آیا تو یوسفؑ کا باپ کہا) جب انھوں نے کہا نصیر حمیل واللہ المستعان علی ماتصفون یعنی اب صبر بہتر ہے اور تمہاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہے پھر میں نے کروٹ موڑ لی اور میں اپنے بچھونے پر لیٹ رہی اور میں قسم خدا کی اس وقت جانتی تھی کہ میں پاک ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میری پاکی ظاہر کرے گا لیکن قسم خدا کی مجھے یہ گمان نہ تھا کہ میری شان میں قرآن اترے گا جو پڑھا جاوے گا (قیامت تک) کیونکہ میری شان خود میرے گمان میں اس لائق نہ تھی کہ اللہ جل جلالہ عزت اور بزرگی والا میرے مقدمہ میں کلام کرے اور کلام بھی ایسا جو پڑھا جاوے البتہ مجھ کو یہ امید تھی کہ رسول اللہؐ خواب میں کوئی ایسا مضمون دیکھیں گے جس سے اللہ تعالیٰ میری پاکی ظاہر کرے گا حضرت عائشہؓ نے کہا تو قسم خدا کی رسول اللہؐ اپنی جگہ سے نہیں اٹھے تھے اور نہ گھروالوں میں سے کوئی باہر گیا تھا کہ

وَأَنَا خَارِيَةٌ حَدِيثَةُ الْمَسْنُ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَرَفْتُ أَنَّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ بِهَذَا حَتَّى اسْتَقَرَّ فِي نَفْسِكُمْ وَصَدَقْتُمْ بِهِ فَإِن قُلْتُمْ لَكُمْ إِنِّي بَرِيَّةٌ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيَّةٌ لَّا تُصَدِّقُونِي بِذَلِكَ وَلَئِن اعْتَرَفْتُمْ لَكُمْ بِأَمْرِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيَّةٌ لَتُصَدِّقُونَنِي وَإِنِّي وَاللَّهُ مَا أَحَدٌ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا يَا كَمَا قَالَ أَبُو يُوسُفَ فَصَبْرٌ حَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ قَالَتْ ثُمَّ تَحَوَّلْتُ فَاضْطَجَعْتُ عَلَى فِرَاشِي قَالَتْ وَأَنَا وَاللَّهِ حِينَئِذٍ أَعْلَمُ أَنِّي بَرِيَّةٌ وَأَنَّ اللَّهَ مَبْرُورِي بِيَرَاتِنِي وَلَكِن وَاللَّهِ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَنْ يُنَزَّلَ فِي شَأْنِي وَحَيُّ يُتْلَى وَلَشَأْنِي كَانَ أَحَقَّ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يَتَكَلَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي بَأْمُرِي يُتْلَى وَلَكِنِّي كُنْتُ أُرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُرْتَلِي اللَّهُ بِهَا قَالَتْ فَأَوَّاهُ مَا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسَهُ وَلَا خَرَجَ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ أَحَدٌ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرْحَاءِ عِنْدَ الْوَحْيِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْتَحْدِرُ مِنْهُ مِثْلُ الْجَمَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي مِنْ تَغْلِي الْقَوْلِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْهِ قَالَتْ فَمَّا سُرِّيَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَكَانَ أَوَّلَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا أَنْ قَالَ ((أَبْشِرِي يَا عَائِشَةُ أَمَا اللَّهُ

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر پر وحی بھیجی اور اتارا قرآن کو آپ کو وحی کی سختی معلوم ہونے لگی یہاں تک کہ آپ کا جسم مبارک پر سے موتی کی طرح پسینے کے قطرے چکنے لگے جاڑوں کے دنوں میں اس کلام کی سختی سے جو آپ پر اترا (اس لیے کہ بڑے شہنشاہ کا کلام تھا) جب یہ حالت آپ کی جاتی رہی (یعنی وحی ختم ہو چکی) تو آپ ہنسنے لگے اور اول آپ نے یہ کلمہ منہ سے نکالا فرمایا اے عائشہ خوش ہو جا اللہ نے تجھ کو بے گناہ اور پاک فرمایا میری ماں نے کہا اٹھ اور حضرت کی تعریف کر (اور شکر کر اور آپ کے سر کا بوسہ لے) میں نے کہا قسم خدا کی میں تو حضرت کی طرف نہیں الجھوں گی اور نہ کسی کی تعریف کروں گی سو اللہ کے اسی نے میری پاکی اتاری حضرت عائشہ نے کہا اللہ تعالیٰ نے اتارا ان اللہین جاءوا بالافک عصبہ منکم آخر تک دس آجوں کو تو اللہ جل جلالہ نے ان آجوں کو میری پاکی کے لیے اتارا ابو بکر صدیق نے جو مسطح سے عزیز داری کی وجہ سے سلوک کیا کرتے یہ کہا کہ قسم خدا کی اب میں اس کو کچھ نہ دوں گا کیونکہ اس نے عائشہ کی نسبت ایسا کہا تو اللہ نے یہ آیت اتاری ولا یاتل اولوا الفضل منکم والسعة آخر تک حبان بن موسیٰ نے کہا عبد اللہ بن مبارک نے کہا یہ آیت بڑی امید کی ہے اللہ کی کتاب میں (کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے ناسے داروں کے ساتھ سلوک کرنے میں بخشش کا وعدہ کیا) ابو بکر نے کہا قسم خدا کی میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ مجھ کو بخشے پھر مسطح کو جو کچھ دیا کرتے تھے وہ جاری کر دیا اور کہا میں کبھی بندہ کروں گا حضرت عائشہ نے کہا اور رسول اللہ نے ام المومنین زینب بنت جحش سے میرے باب میں پوچھا جو وہ جانتی ہوں یا انھوں نے دیکھا ہوا انھوں نے کہا حالانکہ وہ سو کن تھیں یا رسول اللہ میں اپنے کان اور آنکھ کی احتیاط رکھتی ہوں (یعنی بن سے کوئی بات سنی ہے نہیں کہتی اور نہ بن دیکھے گودیکھی کہتی ہوں) میں تو عائشہ کو نیک ہی

فَقَدْ بَرَأَكَ ((فَقَالَتْ لِي أُمِّي قَوْمِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ لَا أَقَوْمَ إِلَيْهِ وَلَا أُحْسَدُ إِلَّا اللَّهُ هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ بَرَاءَتِي قَالَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالْإِفْكِ عُصْبَةٌ مِنْكُمْ عَشْرَ آيَاتٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ بَرَاءَتِي قَالَتْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَكَانَ يُثْفِقُ عَلَيَّ مَسْطَحٌ لِقَرَانِيهِ مِنْهُ وَفَقَرِهِ وَاللَّهِ لَا أَنْفِقُ عَلَيْهِ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يَأْتِلْ أَوْلُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةَ أَنْ يُؤْتُوا أَوْلِي الْقُرْبَىٰ إِلَىٰ قَوْلِهِ أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ قَالَ حِبَّانُ بْنُ مُوسَىٰ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ هَذِهِ أَرْجَىٰ آيَةٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ إِنِّي لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي فَرَجَعَ إِلَيَّ مَسْطَحٌ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُثْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ لَا أَنْزِعَهَا مِنْهُ أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرِي ((مَا عَلِمْتُ أَوْ مَا رَأَيْتِ)) فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحْبَبِي سَنَعِي وَبَضْرِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ إِلَّا خَيْرًا قَالَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيئِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِالزُّوَاعِ وَطَفِيفَتُ أُحْتَهَا حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ تُحَارِبُ لَهَا فَهَلَكَتْ فِيمَنْ هَلَكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَهَذَا مَا انْتَهَى إِلَيْنَا مِنْ أَمْرِ هَؤُلَاءِ الرَّهْطِ وَ قَالَ فِي

سمجھتی ہوں حضرت عائشہؓ نے کہا زینب ہی ایک بی بی تھیں جو میرے مقابل کی تھیں حضرت کی بیبیوں میں اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس تہمت سے بچایا ان کی پرہیزگاری کی وجہ سے اور ان کی بہن حمزہ بنت جحش نے ان کے لیے تعصب کیا اور ان کے لیے لڑیں تو جو لوگ تباہ ہوئے ان میں وہ بھی تھیں (یعنی تہمت میں شریک تھیں) زہری نے کہا تو ان لوگوں کا یہ آخر حال ہے جو ہم کو پہنچا۔

۷۰۲۱- ترجمہ وہی جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عائشہؓ برا جانتی تھیں حسان کی برائی کو وہ کہتی تھیں یہ شعر حسان کا ہے۔
فان ابی ووالدتی وعرضی لعرض محمد منکم وقاء
یعنی حسان کافروں سے کہتے ہیں میرے باپ اور میری عزت یہ سب حضرت محمدؐ کی عزت کے لیے بچاؤ ہیں (مطلب یہ ہے کہ حسان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مداح اور ثنا خواں تھے اس میں کچھ شک نہیں گو ان سے ایک قصور ہو گیا کہ وہ حضرت عائشہ کی تہمت میں شریک تھے پر اس کی سزا دنیا میں ان کو مل گئی) حضرت عائشہؓ نے کہا (قول اس کا جس سے تہمت لگائی جاتی تھی کہ) قسم خدا کی میں نے کسی عورت کا پردہ نہیں کھولا اور بعد اس کے اللہ کی راہ میں شہید مارا گیا۔

۷۰۲۱- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ وَمَعْمَرٍ بِإِسْنَادِهِمَا وَفِي حَدِيثِ فُلَيْحٍ اِحْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَمَا قَالَ مَعْمَرٌ وَفِي حَدِيثِ صَالِحٍ اِحْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ كَقَوْلِ يُونُسَ وَزَادَ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ قَالَ عُرْوَةُ كَانَتْ عَائِشَةُ تَكْرَهُ أَنْ يُسَبَّ عِنْدَهَا حَسَانٌ وَتَقُولُ فَإِنَّهُ قَالَ فَإِنَّ أَبِي وَوَالِدَهُ وَعَرْضِي لِعَرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وَقَاءَ وَزَادَ أَيْضًا قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ وَاللَّهِ إِنَّ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ مَا قِيلَ لِيَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا كَشَفْتُ عَنْ كَتْفِ أُنْتَى قَطُّ قَالَتْ ثُمَّ قُتِلَ بَعْدَ ذَلِكَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي حَدِيثِ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مُوَعِرِينَ فِي نَحْرِ الظُّهَيْرَةِ وَ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مُوَعِرِينَ قَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ مَا قَوْلُهُ مُوَعِرِينَ قَالَ الْوَعْرَةُ شِدَّةُ الْحَرِّ.

۷۰۲۲- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا جب لوگوں نے میری نسبت بیان کیا جو بیان کیا اور مجھے خبر نہ ہوئی تو رسول اللہؐ خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے اور تشہد پڑھا اللہ کی تعریف کی اور اس کی صفت بیان کی جیسی اس کے لائق ہے پھر کہا انا بعد مشورہ دو مجھ کو ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے تہمت لگائی

۷۰۲۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَطِييًّا فَتَشَهَّدَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَتَى عَلَيَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ ((أَمَا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي أَنْاسِ أَنْبَا

میرے گھر والوں کو قسم خدا کی میں نے تو اپنی گھر والی پر کوئی برائی کبھی نہیں جانی اور جس شخص سے انھوں نے تہمت لگائی اس کی بھی کوئی برائی میں نے کبھی نہیں دیکھی اور نہ وہ کبھی میرے گھر میں آیا مگر اسی وقت جب میں موجود تھا اور جب میں سفر میں گیا وہ بھی میرے ساتھ گیا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ میرے گھر میں آئے اور میری لونڈی سے حال پوچھا اس نے کہا قسم خدا کی میں نے عائشہ کا کوئی عیب نہیں دیکھا البتہ یہ عیب تو ہے کہ وہ سو جاتی ہیں پھر بکری آتی ہے اور ان کا آنا کھا لیتی ہے یا خیر کھا لیتی ہے آپ کے بعض اصحاب نے اسے جھڑکا اور کہا حج کہہ رسول اللہ سے یہاں تک کہ صاف کہہ دیا اس سے (یہ واقعہ تہمت کا یا سخت ست کہا اس کو) وہ کہنے لگی سبحان اللہ قسم خدا کی میں تو عائشہ کو ایسا جانتی ہوں جیسے سارے خالص سرخ سونے کی ڈلی کو جانتا ہے (یعنی بے عیب) یہ خبر اس مرد کو پہنچی جس سے تہمت کرتے تھے وہ بولا سبحان اللہ قسم خدا کی میں نے کسی عورت کا کپڑا کبھی نہیں کھولا حضرت عائشہ نے کہا وہ مرد خدا کی راہ میں شہید ہوا اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ تہمت کرنے والوں میں مسطح تھا اور حمنہ تھی اور حسان تھا اور منافق عبد اللہ بن ابی وہ تو کھود کھود کر اس بات کو نکالنا پھر اس کو اکٹھا کر تا اور دعویٰ بانی سبانی تھا اور حمنہ (بت جحش)۔

أَهْلِي وَإِيْمَ اللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِي مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَأَبْنَاهُمْ بِمَنْ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غَبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ عَنِّي ((وَسَأَلَ الْحَدِيثَ بِقِصَّتِهِ وَرَوَاهُ وَقَدْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي فَسَأَلَ جَارِئَتِي فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا عَيْبًا إِلَّا أَنهَا كَانَتْ تَرْتَفِدُ حَتَّى تَدْعُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلُ عَجِينَهَا أَوْ قَالَتْ حَمِيرَهَا شَكَّ هِبْتَامَ فَانْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ لَصُدُقِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَتَّى اسْتَقَطُوا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ الصَّائِغُ عَلَى يَبْرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ وَقَدْ بَلَغَ الْأَمْرُ ذَلِكَ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَتَفْتُ عَنْ كَتْفِ أُمِّي قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَتِلْ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِيهِ أَيْضًا مِنَ الزِّيَادَةِ وَكَانَ الَّذِينَ تَكَلَّمُوا بِهِ مِسْطَحٌ وَحَمْنَةُ وَحَسَّانُ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي فَهُوَ الَّذِي كَانَ يَسْتَوْشِيهِ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ وَحَمْنَةُ.

بَابُ بَرَاءَةِ حَرَمِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الرَّيْبَةِ

۷۰۲۳- عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يُنْهَمُ بِأُمَّ وَكَلِدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ ((أَهْجَبُ فَاضْرِبْ عُنُقَهُ)) فَأَنَادَهُ عَلِيٌّ فَإِذَا هُوَ فِي رَكْبِي يَتَرَدُّ فِيهَا فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ اخْرُجْ فَنَادَتْهُ يَدُهُ فَأَخْرَجَهُ فَإِذَا هُوَ

باب: آپ کی لونڈی کی برادت اور عصمت کا بیان
۷۰۲۳- انس سے روایت ہے ایک شخص سے لوگ تہمت لگاتے تھے آپ کی حرم کو (یعنی رسول اللہ ﷺ کی ام ولد لونڈی کو) آپ نے حضرت علی سے فرمایا جا اور اس شخص کی گردن مار (شاید وہ منافق ہو گا یا کسی اور وجہ سے قتل کے لائق ہو گا) حضرت علی اس کے پاس گئے دیکھا تو وہ ٹھنڈک کے لیے ایک کنویں میں غسل کر رہا ہے حضرت علی نے اس سے کہا نکل اس نے

مَحْبُوبٌ لِّسِرِّ لُهُ ذِكْرٌ فَكَفَّ عَلَيَّ عَنْهُ ثُمَّ
 أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا
 رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَمَحْبُوبٌ مَا لَهُ ذِكْرٌ

اپنا ہاتھ حضرت علی کے ہاتھ میں دیا انھوں نے اس کو باہر نکالا
 دیکھا تو اس کا عضو تاسل کٹا ہوا ہے حضرت علی نے اس کو نہ مارا
 پھر رسول اللہ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو محبوب
 ہے (یعنی ذکر کٹا ہوا) اس کا ذکر ہی نہیں ہے (تو حضرت علی یہی
 سمجھے کہ آپ نے زنا کے خیال سے اس کے قتل کا حکم دیا اس
 واسطے انھوں نے قتل نہ کیا اور شاید آپ کو وحی سے معلوم ہو گیا
 ہو گا کہ وہ قتل نہ کیا جاوے گا پر آپ نے قتل کا حکم دیا تاکہ اس کا
 حال کھل جاوے اور لوگ اپنی تہمت پر نادم ہوں اور جھوٹ ان کا
 کھل جاوے۔



کِتَابُ صِفَاتِ الْمُنَافِقِينَ وَ أَحْكَامِهِمْ منافقوں کی صفت اور ان کے حکم کے مسائل

۷۰۲۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ أَصَابَ النَّاسَ فِيهِ شِدَّةٌ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي لَأَصْحَابِهِ لَا تُنْفِقُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا مِنْ حَوْلِهِ قَالَ زُهَيْرٌ وَهِيَ قِرَاءَةٌ مِنْ حَفْصِ حَوْلَهُ وَقَالَ لَيْنٌ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعْرَابُ مِنْهَا الْأَذَلَّ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذَلِكَ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَسَّالَهُ فَاجْتَهَدَ بَيْنَهُ مَا فَعَلَ فَقَالَ كَذَبَ زَيْدٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي مِمَّا قَالُوهُ شِدَّةٌ حَتَّى أَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقِي إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ قَلُّوا رُغُوسَهُمْ وَ قَوْلُهُ كَانَهُمْ حُشْبٌ مُسْنَدَةٌ وَقَالَ كَانُوا رِحَالًا أَحْمَلُ شَيْءًا.

۷۰۲۴- زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہم ایک سفر میں نکلے جس میں لوگوں کو بہت تکلیف ہوئی (کھانے اور پینے کی) عبد اللہ بن ابی (منافق) نے اپنے یاروں سے کہا تم ان لوگوں کو جو رسول اللہ کے پاس ہیں کچھ مت دو یہاں تک کہ وہ بھاگ نکلیں آپ کے پاس سے زہیر نے کہا یہ قرأت ہے اس شخص کی جس نے من حوله پڑھا ہے (اور یہی قرأت مشہور ہے اور قرأت شاذ من حوله ہے یعنی یہاں تک کہ بھاگ جاویں وہ لوگ جو آپ کے گرد ہیں) اور عبد اللہ بن ابی نے کہا اگر ہم مدینہ کو لو نہیں گے تو البتہ عزت والا (مردود نے اپنے تئیں عزت والا قرار دیا) نکال دے گا ذلت والے کو (رسول اللہ کو ذلت والا قرار دیا مردود نے) میں یہ سن کر رسول اللہ کے پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے عبد اللہ بن ابی کے پاس کہا بھیجا اور پچھوایا اس سے اس نے قسم کھائی کہ میں نے ایسا نہیں کہا اور بولا کہ زید نے رسول اللہ سے جھوٹ بولا اس بات سے میرے دل کو بہت رنج ہوا یہاں تک کہ اللہ نے مجھ کو سچا کیا اور سورہ اذا جاءك المنافقون اتری پھر رسول اللہ نے ان کو بلایا ان کے لیے دعا کرنے کو مغفرت کی لیکن انہوں نے اپنے سر موڑ لیے (یعنی نہ آئے) اور اللہ نے ان کے حق میں فرمایا ہے کانہم حشبة مسندة گویا وہ لکڑیاں ہیں دیوار سے لٹکی ہوئیں زید نے کہا وہ

(۷۰۲۴) اللہ تعالیٰ ان کی شان میں فرماتا ہے جب تو ان کو دیکھے تو تجھ کو اچھے لگتے ہیں بدن ان کے یعنی مونے تازے اور فریب ہیں اس حدیث سے زید کی فضیلت نکلی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ رعیت میں سے کوئی ایسی بات سنے جس میں مسلمانوں کا ضرر ہو تو امام سے کہہ دے۔

لوگ ظاہر میں خوب اور اچھے معلوم ہوتے تھے۔

۷۰۲۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن ابی کی قبر پر آئے (جب وہ اٹھ چکا تھا) اس کو قبر سے نکالا اور اپنے گھٹنوں پر بٹھایا اور اپنا تھوک اس پر ڈالا اور اپنا کرتا اس کو پہنایا۔

۷۰۲۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۰۲۷- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے جب عبد اللہ بن ابی مر گیا تو اس کا بیٹا عبد اللہ بن عبد اللہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا (وہ سچا مسلمان تھا) اور آپ سے آپ کا کرتا مانگا اپنے باپ کے کفن کے لیے آپ نے کرتا دے دیا پھر اس نے کہا نماز پڑھنے کو رسول اللہ کھڑے ہوئے اس پر نماز پڑھنے کو حضرت عمرؓ نے آپ کا کپڑا پکڑ لیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اس پر نماز پڑھتے ہیں اور اللہ نے آپ کو منع کیا اس پر نماز پڑھنے سے (کیونکہ اللہ نے فرمایا سواہ علیہم لتستغفرت لہم ام لم تستغفر لہم لن یغفر اللہ لہم یعنی تو ان کے لیے دعا کرے یا نہ کرے دونوں برابر ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہر گز نہ بخشے گا) رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اختیار دیا اور فرمایا اگر تو ان کے لیے ستر بار استغفار کرے تب بھی اللہ ان کو نہیں بخشے گا تو میں ستر بار سے زیادہ استغفار کروں گا حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ وہ منافق تھا آخر آپ نے اس پر نماز پڑھی تب یہ آیت اتری مت پڑھ نماز ان میں سے کسی پر (یعنی منافقوں میں سے کسی منافق پر) جب وہ مر جاوے کبھی اور نہ کھڑا

۷۰۲۵- عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ قَبْرَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَأَخْرَجَهُ مِنْ قَبْرِهِ فَوَضَعَهُ عَلَيَّ وَكَتَبْتُهُ وَنَقِثْتُ عَلَيْهِ مِنْ رِيعِهِ وَالْبَسْتُ قَمِيصَهُ فَأَلَّفَهُ أَعْلَمُ.

۷۰۲۶- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ حَيَاةَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَعْدَ مَا أُدْخِلَ حُفْرَتَهُ فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ سُفْيَانَ

۷۰۲۷- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا تَوَفَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنَ أَبِي بِنُ سَلَوَى حَيَاةَ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ قَمِيصَهُ يُكْفِنُ فِيهِ أَبَاهُ فَأَعْطَاهُ ثُمَّ سَأَلَهُ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ لِقَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَلَاتِهِ عَلَيْهِ فَقَامَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَقَدْ نَهَاكَ اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّمَا خَيْرِي اللَّهُ فَقَالَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً وَسَأَرِيدُهُ عَلَى سَبْعِينَ)) قَالَ إِنَّهُ مُنَافِقٌ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَوَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقْبِضْ عَلَى

(۷۰۲۷) اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی رائے کے مطابق حکم دیا۔ نووی نے کہا آپ جانتے تھے کہ وہ منافق ہے پر آپ نے اس کے بیٹے کی خاطر سے یہ سب کام کئے اور بعضوں نے کہا عبد اللہ بن ابی نے حضرت عباس کو کڑوا دیا تھا اس لیے آپ نے ان کو اپنا کرتا دے دیا تاکہ منافق کا احسان نہ رہے۔

قبرہ۔

ہو اس کی قبر پر۔

۷۰۲۸- ترجمہ وہی جو گزرا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے نماز چھوڑ دی منافقوں پر۔

۷۰۲۹- ابن مسعود سے روایت ہے بیت اللہ کے پاس تین آدمی اکٹھے ہوئے اور ان میں سے دو قریش کے تھے اور ایک ثقیف کا یادو ثقیف کے تھے اور ایک قریش کا تھا اسکے دلوں میں سمجھ کم تھی اور ان کے پیٹوں میں چربی بہت تھی (اس سے معلوم ہوا کہ مٹاپے کے ساتھ دلتائی کم ہوتی ہے) ایک شخص ان میں سے بولا کیا تم سمجھتے ہو کہ اللہ سنتا ہے جو ہم کہتے ہیں اور دوسرا یہ بولا اگر ہم پکاریں تو سنے گا اور چپکے سے بولیں تو نہیں سنے گا اور تیسرا بولا اگر وہ سنتا ہے جب ہم پکار کر بولتے ہیں تو آہستہ بولیں گے جب بھی سنے گا تب اللہ نے یہ آیت اتاری وما کنتم تعلمون ان یشہد علیکم آخر تک یعنی تم اس لیے نہیں چھپاتے تھے کہ تم پر گواہی دیں گے کان اور آنکھ اور کھالیں تمہاری (لیکن تم نے یہ خیال کیا کہ اللہ نہیں جانتا بہت کام جو تم کرتے ہو)۔

۷۰۳۰- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۷۰۳۱- زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جنگ احد کے لیے نکلے اور چند آدمی آپ کے ساتھ کے لوٹ آئے (وہ منافق تھے) رسول اللہ کے اصحاب ان کے مقدمہ میں دو فرقتے ہو گئے بعض کہنے لگے ہم ان کو قتل کریں گے اور بعضوں نے کہا قتل نہیں کریں گے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری تمہارا کیا حال ہے منافقوں کے باپ میں تم دو فرقتے ہو گئے آخر تک۔

۷۰۳۲- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۷۰۳۳- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کچھ منافق رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایسے تھے کہ جب آپ لڑائی پر جاتے تو وہ پیچھے رہ جاتے اور حضرت کے خلاف گھر بیٹھنے سے خوش ہوتے

۷۰۲۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ قَالَ فَتَرَكْتُ الصَّلَاةَ عَلَيْهِمْ.

۷۰۲۹- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اجْتَمَعَ عِنْدَ الْبَيْتِ ثَلَاثَةٌ نَعَرَ قُرَشِيَّانَ وَتَقْفِيَّيًّا أَوْ تَقْفِيَّانَ وَقُرَشِيًّا قَلِيلَ بَقَّةٍ قُلُوبِهِمْ كَثِيرٌ شَحْمٌ يُطَوْنِهِمْ فَقَالَ أَحَدُهُمْ أَرَأُونَ اللَّهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ وَقَالَ الْآخَرُ يَسْمَعُ إِنْ جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ إِنْ أَحْفَيْنَا وَقَالَ الْآخَرُ إِنْ كَانَ يَسْمَعُ إِذَا جَهَرْنَا فَهَوَّ يَسْمَعُ إِذَا أَحْفَيْنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا كُنْتُمْ تَشْتَرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعَكُمْ وَلَا أَبْصَارَكُمْ وَلَا جُلُودَكُمْ الْآيَةَ.

۷۰۳۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِنَحْوِهِ.

۷۰۳۱- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى أُحُدٍ فَرَجَعَ نَاسٌ مِمَّنْ كَانَ مَعَهُ فَكَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِمْ فَرَقَتَيْنِ قَالَ بَعْضُهُمْ نَقَلْنَهُمْ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا فَتَرَكْتُ فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنَتَيْنِ.

۷۰۳۲- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۷۰۳۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُنَافِقِينَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانُوا إِذَا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْغَزْوِ

پھر جب آپ لوٹ کر آتے تو آپ سے عذر کرتے اور قسم کھاتے اور یہ چاہتے کہ لوگ ان کی تعریف کریں ان کاموں پر جو انھوں نے نہیں کئے تب اللہ نے یہ آیت اتاری مت سمجھ ان لوگوں کو جو خوش ہوتے ہیں اپنے کئے سے اور چاہتے ہیں کہ تعریف کئے جاویں ان کاموں پر جو انھوں نے نہیں کئے کہ وہ چھکار پادیں گے عذاب سے ان کو دکھ کی مار ہے۔

۷۰۳۳- حمید بن عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے مروان نے کہا اپنے دربان رافع سے ابن عباس کے پاس جا اور کہہ اگر ہم میں سے ہر ایک اس آدمی کو عذاب ہو جو اپنے کئے پر خوش ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اس کی تعریف کریں اس بات پر جو اس نے نہیں کی تو ہم سب کو عذاب ہوگا (کیونکہ ہم سب میں یہ عیب موجود ہوگا) ابن عباس نے کہا تم کو اس آیت سے کیا تعلق ہے یہ آیت تو اہل کتاب کے حق میں اتری ہے پھر ابن عباس نے یہ آیت پڑھی واذا اخذ اللہ ميثاق الذين اوتوا الكتاب آخرتك پھر اس آیت کو پڑھا لا تحسبن الذين يفرحون بما اوتوا ابن عباس نے کہا رسول اللہ نے اہل کتاب سے کوئی بات پوچھی انھوں نے اس کو چھپایا اور اس کے بدلے دوسری بات بتائی پھر نکلے اس حال میں کہ آپ کو یہ سمجھایا کہ ہم نے بتادی آپ کو وہ بات جو آپ نے پوچھی اور اپنی تعریف کے خواستگار ہوئے آپ سے اور دل میں خوش ہوئے اپنے کئے پر (یعنی اصل بات کے چھپانے پر جو آپ نے ان سے پوچھی تھی تو اللہ انہیں کو فرماتا ہے کہ ان کو عذاب ہوگا اور مراد وہی اہل کتاب ہیں)۔

۷۰۳۵- قیس سے روایت ہے میں نے عمار بن یاسر سے پوچھا (عمار بن یاسر جنگ صفین میں حضرت علی کی طرف تھے) تم نے جو حضرت علی کے مقدمہ میں (یعنی ان کا ساتھ دیا اور لڑے معاویہ سے) یہ تمہاری رائے ہے یا تم سے رسول اللہ نے اس باب میں کچھ فرمایا تھا عمار نے کہا رسول اللہ نے ہم سے کوئی بات ایسی نہیں

تَخْلَقُوا عَنْهُ وَفَرِحُوا بِمَقْعَدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ اعْتَذَرُوا إِلَيْهِ وَحَلَفُوا وَأَحْبَبُوا أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَنَزَلَتْ لِمَنْ تَحَسَّبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا آتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَمَّا تَحَسَّبْتَهُمْ بِمَفَازَةٍ مِنَ الْعَذَابِ.

۷۰۳۴- عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ مَرْوَانَ قَالَ أَذْهَبُ يَا رَافِعُ لِبَوَائِبِهِ إِلَيَّ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ لَيْسَ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ مِنَّا فَرِحَ بِمَا آتَى وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذِّبًا لِنَعْدَتَيْنِ أَحْمَعُونَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَلِهَذِهِ الْآيَةُ إِنَّمَا أَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَإِذَا أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أَوْتُوا الْكِتَابَ لَتُسَيِّئَنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ هَذِهِ الْآيَةُ وَتَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ لِمَنْ تَحَسَّبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا آتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَأَلْتُهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ فَكْتُمُوهُ إِبَاهُ وَأَخْبَرُوهُ بغيرِهِ فَفَرِحُوا قَدْ أَرَوْهُ أَنْ قَدْ أَخْبَرُوهُ بِمَا سَأَلْتُهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوا بِذَلِكَ إِلَيْهِ وَفَرِحُوا بِمَا آتَوْا مِنْ كِتَابِهِمْ إِبَاهُ مَا سَأَلْتُهُمْ عَنْهُ.

۷۰۳۵- عَنْ قَيْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِعَمَّارٍ أَرَأَيْتُمْ صَنَعْتُمْ هَذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ فِي أَمْرِ عَلِيٍّ أَرَأَيْتُمْ وَأَتَمُّوهُ أَوْ شَيْئًا عَهْدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا عَهْدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فرمائی جو اور عام لوگوں سے نہ فرمائی ہو لیکن حضرت حذیفہ نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا میرے اصحاب میں بارہ منافق ہیں ان میں سے آٹھ جنت میں نہ جائیں گے یہاں تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں گھسے (یعنی ان کا جنت میں جانا محال ہے) اور آٹھ کو ان میں سے (بیلہ سمجھ لے گا بیلہ پھوڑا بادل) اور چار کے باب میں اسود یہ کہتا ہے جو راوی ہے اس حدیث کا کہ مجھے یاد نہ رہا شعبہ نے کیا کہا۔

۷۰۳۶- ترجمہ وہی جو گزرا اس میں یہ ہے کہ بارہ منافق ہوں گے جو جنت میں نہ جاویں گے نہ اس کی خوشبو سونگھیں گے یہاں تک کہ اونٹ گھسے سوئی کے ناکے میں آٹھ کو ان میں سے بڑا پھوڑا حرام کر ڈالے گا یعنی ایک آگ کا چرغ ان کے موٹڑوں میں پیدا ہو گا ان کی چھاتیاں توڑ کے نکل آئے گا (یعنی اس میں انگارہ ہو گا جیسے چرغ رکھ دیا خدا بچائے)۔

شَيْئًا لَمْ يَنْهَدَهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَلَكِنْ حَذِيْقَةً أُخْبِرَنِي عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فِي أَصْحَابِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا فِيهِمْ ثَمَانِيَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكُهُمُ الدُّبَيْلَةُ وَأَرْبَعَةٌ)) لَمْ أَحْفَظْ مَا قَالَ شَعْبَةَ فِيهِمْ.

۷۰۳۶- عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَادٍ قَالَ قُلْنَا لِعَمَارٍ أَرَأَيْتَ يَتَلَكَّمُ أَرَابِيًا رَأَيْتُمُوهُ فَإِنَّ الرِّمَاءَ يُحْطِي وَيُصِيبُ أَوْ عَهْدًا عَهْدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ مَا عَهْدُ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا لَمْ يَنْهَدَهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَقَالَ أَبُو رَسُولٍ اللَّهُ ﷺ قَالَ ((إِنَّ فِي أُمَّتِي)) قَالَ شَعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ حَذِيْقَةُ حَذِيْقَةً وَقَالَ غُنْدَرٌ أَرَأَيْتَ قَالَ ((فِي أَهْلِي اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدُونَ رِيحَهَا حَتَّى يَلِجَ الْجَمَلُ فِي سَمِّ الْخِيَاطِ ثَمَانِيَةٌ مِنْهُمْ تَكْفِيكُهُمُ الدُّبَيْلَةُ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ يَطْفُرُ فِي أَكْفَانِهِمْ حَتَّى يَنْجُمَ مِنْ صُدُورِهِمْ))

۷۰۳۷- ابو الطھیل سے روایت ہے کہ عقبہ کے لوگوں میں سے ایک شخص اور حذیفہ کے درمیان کچھ جھگڑا تھا جیسے لوگوں میں ہوتا ہے وہ بولا میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں اصحاب عقبہ کتنے تھے لوگوں نے حذیفہ سے کہا جب وہ پوچھتا ہے تو بتا دو اس کو انہوں نے کہا ہم کو خبر دی جاتی تھی رسول اللہ سے کہ وہ تیرے سوا

۷۰۳۷- عَنْ أَبِي الطُّغَيْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعَقْبَةِ وَبَيْنَ حَذِيْقَةَ بَعْضُ مَا يَكُونُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ أَنْشُدْكَ بِاللَّهِ كَمْ كَانَ أَصْحَابُ الْعَقْبَةِ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ أُخْبِرُهُ إِذْ سَأَلْتُكَ قَالَ كُنَّا نُخْبِرُ

(۷۰۳۷) ہذا اہل عقبہ منافقوں کی ایک جماعت تھی جنہوں نے پیغمبر کے غزوہ تبوک سے لوٹنے وقت آپس میں اتفاق کیا تھا کہ رات کے وقت عقبہ کی جگہ میں رسول اللہ پر چٹا کھلمہ کریں اور آپ کو سواری سے اٹھا کر گھاٹی کے نیچے پھینک کر مار ڈالیں اور ہمارا کسی کو حال معلوم نہ ہو جب پیغمبر خدا اس گھاٹی پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو منافقوں کے مکر سے آگاہ کر دیا اسی وقت آپ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ

چودہ آدمی ہیں اگر تو بھی ان میں سے ہے تو وہ پندرہ ہیں اور میں قسمیہ کہتا ہوں کہ ان میں سے بارہ تو خدا اور رسول کے دنیا و آخرت میں دشمن ہیں اور باقی تینوں نے یہ عذر کیا (جب ان سے پوچھا گیا اور ملامت کی گئی کہ ہم نے تو رسول اللہ کے منادی (کہ عقبہ کے راستہ نہ آؤ) کی آواز بھی نہیں سنی اور نہ اس قوم کے ارادہ کی ہم خبر رکھتے ہیں اور (اس وقت) پیغمبر خداؐ اسکتان میں تھے پھر چلے اور فرمایا (کہ اگلے پڑاؤ میں) تھوڑا پانی ہے تو مجھ سے پہلے کوئی آدمی پانی پر نہ جاوے (جب آپ وہاں تشریف لے گئے) تو کچھ (منافق) وہاں پہنچ چکے تھے آپ نے ان پر اس دن لعنت فرمائی۔

۷۰۳۸- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون شخص مرار کی گھائی پر چڑھ جاتا ہے اس کے گناہ ایسے معاف ہو جائیں گے جیسے بنی اسرائیل کے معاف ہو گئے تھے؟ جابر نے کہا تو سب سے پہلے اس گھائی پر ہمارے گھوڑے چڑھے یعنی خزرج قبیلہ کے لوگوں کے پھر لوگوں کا تار بندھ گیا رسول اللہ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کی بخشش ہو گئی مگر لال اونٹ والے کی نہیں ہم اس شخص کے پاس گئے اور ہم نے کہا چل رسول اللہ تیرے لیے مغفرت کی دعا کریں وہ بولا قسم خدا کی میں اپنی گم شدہ چیز پاؤں تو مجھے زیادہ پسند ہے تمہارے صاحب کی دعا سے۔

أَنَّهُمْ أَرْبَعَةٌ عَشَرَ فَإِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ حَمْسَةَ عَشَرَ وَأَشْهَدُ بِاللَّهِ أَنَّ أُنْتِي عَشْرٌ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ وَعَدَرْنَا ثَلَاثَةَ قَالُوا مَا سَبَعْنَا مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَلِمْنَا بِمَا أَرَادَ الْقَوْمُ وَقَدْ كَانَ فِي حَرَّةٍ فَمَشَى فَقَالَ ((إِنَّ الْمَاءَ قَلِيلٌ فَلَا يَسْبِقُنِي إِلَيْهِ أَحَدٌ فَوَجَدَ)) قَوْمًا فَذُ سَبَقُوهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ.

۷۰۳۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ يَصْعَدُ الشَّيْبَةَ نَبِيَةَ الْمُرَارِ فَإِنَّهُ يُحْطُ عَنْهُ مَا حُطَّ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ)) قَالَ فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَعَدَهَا حَبْلُنَا حَبْلُ بَنِي الْخَزْرَجِ ثُمَّ تَنَامَ النَّاسُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَكُلُّكُمْ مَغْفُورٌ لَهُ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَخْمَرِ)) فَأَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا لَهُ تَعَالَ يَسْتَغْفِرُ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللَّهِ

سب میں پکار دیوے کہ عقبہ کی راہ سے کوئی نہ آوے اور بطن وادی جو بڑا وسیع اور آسان طریق ہے وہاں سے جاویں سب لوگوں نے حسب ارشاد آپ کے بطن وادی کا راستہ لیا اور آپ نے عمار اور حذیفہ اور حمزہ بن عمرو اسلمی کے ساتھ عقبہ کی راہ لی عمار آپ کے آگے چلتا تھا اور حذیفہ پیچھے پیچھے منافقوں نے رسول اللہ کے حکم کی تعمیل نہ کی اور عقبہ کے راستے سے بارادہ فاسد اچانک آپ تک پہنچ گئے رسول اللہ کو ان کے پہنچنے کی خبر ہو گئی حذیفہ کو ارشاد فرمایا کہ ان کی سواریوں کے منہوں کو مارے حذیفہ نے ہاتھ میں لکڑی لی ان کی سواریوں کے منہوں کو مارتے تھے اور فرماتے تھے دور ہو جاؤ دور ہو جاؤ اللہ کے دشمنوں منافقوں نے جان لیا کہ ہمارا رسول اللہ پر کھل گیا واپس ہو کر بطن وادی میں دوسرے صحابہ سے جا ملے آپ نے ان منافقوں کے نام اور ان کے باپوں کے نام اس وقت حذیفہ کو بتلا دیے تھے حذیفہ چونکہ رسول اللہ کے رازدار تھے ان سب کو پہچانتے تھے لیکن رسول اللہ کا راز افشاء نہ کرتے تھے۔

اگر تو بھی ان میں سے ہے تو وہ پندرہ ہیں اشارہ اس کو سمجھا دیا کہ تو بھی انہیں میں سے ہے لیکن صراحتاً نہ کہا کہ اس میں رسول اللہ کے راز کا افشاء ہے۔

جاہر نے کہا وہ شخص اپنی گم شدہ چیز ڈھونڈ رہا تھا (وہ منافق تھا جب تو حضرت نے فرمایا کہ اس کی بخشش نہیں ہوئی اور یہ آپ کا معجزہ ہے آپ نے جیسا فرمایا تھا وہ شخص وہی رہا نکلا۔)

۷۰۳۰- ترجمہ وہی ہے اس میں یہ ہے کہ ایک گنوار کو دیکھا جو اپنی گئی ہوئی چیز ڈھونڈ رہا تھا۔

۷۰۳۰- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص ہماری قوم بنی نجار میں سے تھا جس نے سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھی تھی اور وہ لکھا کرتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پھر بھاگ گیا اور اہل کتاب سے مل گیا انہوں نے اس کو اٹھایا اور کہنے لگے یہ قشی شاہد صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ لوگ خوش ہوئے اس کے مل جانے سے پھر تھوڑے دنوں میں اللہ نے اس کو ہلاک کیا انہوں نے اس کے لیے قبر کھودی اور گاڑ دیا صبح کو جو دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی ہے پھر انہوں نے کھودا اور اس کو گاڑ دیا پھر صبح کو دیکھا تو اس کی لاش باہر پڑی ہے پھر کھودا پھر گاڑا پھر صبح کو دیکھا تو اس کی لاش کو زمین نے باہر پھینک دیا آخر اس کو یوں ہی پڑا چھوڑ دیا۔

۷۰۳۱- جاہر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے آرہے تھے جب مدینہ کے قریب پہنچے تو روز کی ہوا چلی ایسے زور سے کہ سوار زمین میں دبنے کے قریب ہو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ہو کسی منافق کے مرنے کے لیے چلی ہے جب آپ مدینہ پہنچے تو ایک بڑا منافق منافقوں میں سے مر گیا (یہ آپ کا ایک معجزہ ہے)۔

۷۰۳۲- یاس نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے میرے باپ سلم بن اکوع نے انہوں نے کہا ہم نے عیادت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لَانَ أَحَدٌ ضَالِّي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَسْتَفِيرَ لِي صَاحِبِكُمْ قَالَ وَكَانَ رَجُلٌ يُشَدُّ ضَالَّةً لَهُ.

۷۰۳۹- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ يَصْعَدُ نَيْبَةَ الْمُرَارِ)) أَوْ الْمُرَارِ بِمِثْلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ وَإِذَا هُوَ أُعْرَابِيٌّ جَاهٌ يُشَدُّ ضَالَّةً لَهُ.

۷۰۴۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بَيْنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي النَّجَارِ قَدْ قَرَأَ الْبَقْرَةَ وَالْإِنشَاءَ وَكَانَ يُكْتَبُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلَقَ هَارِبًا حَتَّى لَحِقَ بِأَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ فَرَفَعُوهُ قَالُوا هَذَا قَدْ كَانَ يُكْتَبُ لِسُخْمٍ فَأَعْجِبُوا بِهِ فَمَا لَبِثَ أَنْ قَصَمَ اللَّهُ عُنُقَهُ فِيهِمْ فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتْ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا ثُمَّ عَادُوا فَحَفَرُوا لَهُ فَوَارَوْهُ فَأَصْبَحَتْ الْأَرْضُ قَدْ نَبَذَتْهُ عَلَى وَجْهِهَا فَتَرَكَوهُ مَبْرُودًا.

۷۰۴۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدِيمٌ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ تَكَادُ أَنْ تُلْفِئَ الرَّأْيِبَ فَرَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ((قَالَ بُعِثَتْ هَذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مَنْافِقٍ)) فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا مَنْافِقٌ عَظِيمٌ مِنَ الْمَنْافِقِينَ قَدْ مَاتَ.

۷۰۴۲- عَنْ يَاسِ بْنِ خَدَّاجٍ أَبِي قَالَ قَالَ عَدْنًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَوْعُوكًا

ساتھ ایک شخص کی جس کو تپ آرہی تھی تو میں نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور کہا قسم خدا کی میں نے آج کی طرح کسی شخص کو اتنا سخت گرم نہیں دیکھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم سے بیان نہ کروں اس شخص کو جو اس سے بھی زیادہ گرم ہو گا قیامت کے دن وہ یہ دونوں شخص ہیں جو سوار جا رہے ہیں پیٹھ موڑ کر (یہ دو شخصوں کو فرمایا اپنے اصحاب میں سے وہ منافق ہوں گے)۔

۷۰۴۳- ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منافق کی مثال اس بکری کی ہے جو ماری ماری پھرتی ہو دو گلوں کے درمیان یعنی دو ریوڑ کے درمیان کبھی اس ریوڑ میں جھک پڑتی ہو اور کبھی اس میں۔

۷۰۴۴- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

باب: قیامت اور جنت اور دوزخ کا بیان

۷۰۴۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بڑا موٹا آدمی آوے گا جو خدا کے نزدیک چھڑ کے بازو کے برابر نہ ہو گا یہ آیت پڑھو ہم قیامت کے دن ان کے لپے کوئی وزن نہ رکھیں گے (یعنی دنیا کا مٹاپا اور مال اور دولت قیامت میں کام آنے والا نہیں وہاں تو عمل درکار ہے اس حدیث سے بھی مٹاپے کی مذمت ثابت ہوئی)۔

۷۰۴۶- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ایک یہود کا عالم رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے محمد یا اے ابوالقاسم اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آسمانوں کو ایک انگلی پر اٹھالے گا اور زمینوں

قَالَ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَيْهِ فَقُلْتُ وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رَجُلًا أَشَدَّ حَرًّا فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَشَدَّ حَرًّا مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ هَذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ الرَّكِيئَيْنِ الْمُقْفِيئَيْنِ لِرَجُلَيْنِ حِينَئِذٍ مِنْ أَصْحَابِهِ))

۷۰۴۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْغَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعْبُرُ إِلَى هَذِهِ مَرَّةً))

۷۰۴۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((تَكْرُرُ لِي هَذِهِ مَرَّةً وَفِي هَذِهِ مَرَّةً))

بَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ وَالنَّارِ

۷۰۴۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّهُ لَيَأْتِي الرَّجُلُ الْعَظِيمُ السَّمِينُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَزُولُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ أَقْرَأُوا)) فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزَنًا.

۷۰۴۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ حَبِيبٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَرَأَيْتَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنْ اللَّهُ تَعَالَى يُنْسِكُ

(۷۰۴۳) وہ دوسری کے کتے کی طرح ہے نہ گھر کا نہ گھاٹ کا اس حدیث سے منافق کی کمال مذمت ثابت ہوئی مومن کی شان نہیں ہے کہ منافقت کرے۔

(۷۰۴۶) اس حدیث سے پروردگار جل شانہ کی انگلیوں کا ثبوت ملتا ہے جیسے اس کے ہاتھوں کا ثبوت قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور اوپر کئی بار بیان ہوا کہ سلف کا مذہب اس قسم کی حدیث میں یہ ہے کہ ان کے ظاہری معنی پر ایمان لادیں اور کیفیت کو خدا کے حق

کو ایک انگلی پر اور پہاڑوں اور درختوں کو ایک انگلی پر اور پانی اور
 شناک زمین کو ایک انگلی پر اور تمام خلق کو ایک انگلی پر پھر ان کو
 ہلا دے گا اور کہے گا میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں یہ سن کر
 رسول اللہ نے تعجب سے اور آپ نے تصدیق کی اس عالم کے کلام
 کی پھر یہ آیت پڑھی جو ما قلندرو اللہ حق قدرہ یعنی نہیں قدر کی
 انھوں نے اللہ کی جیسے قدر اس کی چاہیے اور ساری زمین اس کی
 ایک مٹھی ہے قیامت کے دن اور آسمان لپٹے ہوئے ہیں اس کے
 دہنے ہاتھ میں پاک ہے وہ اور بلند مشرکوں کے شرک سے۔

۷۰۴۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ میں نے
 رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے یہاں تک کہ آپ کی کچلیاں کھل
 گئیں تعجب سے اس کی تصدیق کر کے پھر آپ نے فرمایا وما
 قلندرو اللہ حق قدرہ آخر تک۔

السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَىٰ إصْبَعٍ وَالْأَرْضِينَ
 عَلَىٰ إصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلَىٰ إصْبَعٍ وَالْمَاءَ
 وَالنَّارَ عَلَىٰ إصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَىٰ إصْبَعٍ ثُمَّ
 يَهْزُهُنَّ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ فَضَحِكَ
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَعَجُّبًا مِمَّا قَالَ الْحَبِيرُ تَصْدِيقًا
 لَهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ
 حَبِيبًا فَبِضْتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ
 بِيَمِينِهِ سُبْحَانَہُ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ.

۷۰۴۷- عَنْ مَنْصُورٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ جَاءَ حَبِيرٌ
 مِنَ الْيَهُودِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ
 فَضِيلٍ وَلَمْ يَذْكُرْ ثُمَّ يَهْزُهُنَّ وَقَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَحِكَ حَتَّىٰ بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَعَجُّبًا
 لِمَا قَالَ تَصْدِيقًا لَهُ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
 ((وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ وَتَلَا آيَةً))

۷۰۴۸- علقمہ سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود نے کہا اہل کتاب
 میں سے ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے ابوالقاسم
 اللہ آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھے گا اور زمینوں کو ایک انگلی پر پھر
 فرمائے گا میں بادشاہ ہوں میں بادشاہ ہوں عبد اللہ نے کہا میں نے
 رسول اللہ کو دیکھا آپ نے یہاں تک کہ آپ کے دانت کھل گئے

۷۰۴۸- عَنْ عُلُقَمَةَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ جَاءَ
 رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِنَّ اللَّهَ يُمَسِّكُ السَّمَاوَاتِ
 عَلَىٰ إصْبَعٍ وَالْأَرْضِينَ عَلَىٰ إصْبَعٍ وَالشَّجَرَ
 وَالنَّارَ عَلَىٰ إصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَىٰ إصْبَعٍ ثُمَّ

تھ پر د کریں اور تشبیہ سے بچ رہیں۔ بعض متکلمین نے کہا ہے کہ رسول اللہ کی ہنسی اس عالم کے رد کے لیے تھی اور آپ نے تعجب کیا اس کی
 بد اعتقادی سے اس لیے کہ یہود تجسیم کے قائل تھے اور یہ قول مردود ہے اس لیے کہ عبد اللہ بن مسعود بڑے فقیہ اور کچھ دار صحابی تھے
 انھوں نے خود اس روایت میں کہا ہے کہ آپ نے اس عالم کے کلام کی تصدیق کی اور جو آپ کو تجسیم کا رد منظور ہوا تو آپ یہ آیت نہ جڑھتے
 وما قلندرو اللہ حق قدرہ آخر تک اس لیے کہ جیسے اصح یعنی انگلی سے تجسیم کا وہم ہوتا ہے ویسے ہی قبضہ اور یقین سے بھی ہوتا نہیں ظاہر ہے کہ
 ان متکلمین نے غور نہیں کیا اور جو چاہا کہہ دیا صحیح یہ ہے کہ آیات اور احادیث سے نہ تجسیم کی نفی نکلتی ہے نہ اس کا ثبوت لہذا اس سے سکوت
 لازم ہے اور جو صفت اللہ تعالیٰ نے اپنی بیان کی اس پر ایمان لانا واجب ہے یہی اعتقاد ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ رضوان اللہ علیہم کا اور جو اس کے
 خلاف ہو اس سے ہم ہر طرح سے بحث کے لیے بلکہ مہذبہ کے لیے موجود ہیں اور اس مقام پر جو نام مسلم نے روایتیں بیان کی ہیں ان سے
 جموں کی جان نکلتی ہے۔

يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَنَا الْمَلِكُ قَالَ قَرَأْتُ النَّبِيَّ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَرَأَ وَمَا ((قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ)) .

۷۰۴۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِهِمْ جَمِيعًا وَالشَّحْرَ عَلَى إصْبَحِ وَالشَّرَى عَلَى إصْبَحِ وَنَيْسَ فِي حَدِيثِ حَرِيرٍ وَالْحَلَّائِقَ عَلَى إصْبَحِ وَلَكِنْ فِي حَدِيثِهِ وَالْحَبَالَ عَلَى إصْبَحِ وَزَادَ فِي حَدِيثِ حَرِيرٍ تَصْدِيقًا لَهُ تَعَجُّبًا لِمَا قَالَ .

۷۰۵۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَقْبِضُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ)) .

۷۰۵۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَقْبِضُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْمُلُوكُ أَيْنَ الْمُلُوكُ أَيْنَ الْمُلُوكُ)) .

۷۰۵۲- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ يَحْكِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَا خُلْدُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ)) .

۷۰۵۳- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ يَحْكِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَا خُلْدُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ)) .

۷۰۵۴- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ يَحْكِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَا خُلْدُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ)) .

۷۰۵۵- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ يَحْكِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَا خُلْدُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ)) .

۷۰۵۶- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ يَحْكِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَا خُلْدُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ)) .

۷۰۵۷- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ يَحْكِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَا خُلْدُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ)) .

۷۰۵۸- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ أَنَّهُ نَظَرَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ كَيْفَ يَحْكِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَا خُلْدُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ سَمَاوَاتِهِ)) .

لے گا اور فرمائے گا میں اللہ ہوں اور آپ اپنی انگلیوں کو بند کرتے تھے اور کھولتے تھے میں بادشاہ ہوں۔ عبد اللہ بن عمر نے کہا یہاں تک کہ میں نے منبر کو دیکھا وہ نیچے کی طرف سے مل رہا ہے میں سمجھا کہ شاید وہ رسول اللہ ﷺ کو لے کر گر پڑے گا۔

۷۰۵۳- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا آپ فرماتے تھے جبار جل جلالہ اپنے آسمانوں اور زمینوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لے گا۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

باب: مخلوق اور آدم کی ابتداء کے بیان میں

۷۰۵۴- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا اللہ نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا کیا (یعنی زمین کو) اور اتوار کے دن اس میں پہاڑوں کو پیدا کیا اور جمعہ کے دن درختوں کو پیدا کیا اور کام کاج کی چیزیں (جیسے لوہا وغیرہ) منگل کو پیدا کیں اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جمعرات کے دن جانور پھیلائے زمین میں اور حضرت آدم کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بنایا سب آخر تخلوقات میں سب سے آخر ساعت میں جمعہ کی عصر سے لے کر رات تک آدم پیدا ہوئے۔

وَأَرْضِيهِ بِيَدَيْهِ لَقَوْلِ أَنَا اللَّهُ وَيَقْبِضُ أَصَابِعَهُ وَيَسْطُهَا أَنَا الْمَلِكُ)) حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى الْمُنْبَرِ يَتَحَرَّكُ مِنْ أَسْفَلِ شَيْءٍ مِنْهُ حَتَّى بَأْتِي لَأَقُولَ أَسَاطِطُ هُوَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. ۷۰۵۳ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمُنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ ((يَأْخُذُ الْجِبَارُ عِزًّا وَجَلُّ سَمَاوَاتِهِ وَأَرْضِيهِ بِيَدَيْهِ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثٍ يَنْقُوبُ.

بَابُ إِبْتِدَاءِ الْخَلْقِ وَخَلْقِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ۷۰۵۴ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدِي فَقَالَ ((خَلَقَ اللَّهُ عِزًّا وَجَلُّ التُّرْبَةِ يَوْمَ السَّبْتِ وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْاِحْدِ وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الْاِثْنَاءِ وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ وَبَثَّ فِيهَا الدَّرَابِ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَخَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فِي آخِرِ الْخَلْقِ فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ)).

ہیں۔ چنانچہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے صفت سج کے بیان کے وقت اپنے کانوں کی طرف اشارہ کیا اور بصر کے بیان کے وقت اپنی آنکھوں کی طرف اشارہ کیا۔ اس سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہر شے کا نام اور بصر ہے نہ یہ کہ جیسے جسم اور معتزلہ اور منکرین صفات کہتے ہیں کہ سج اور بصر کا اطلاق مجازاً ہے اور اس سے علم مراد ہے۔

۷۰۵۴) ۱۲۱ کے دن درخت کو پیدا کیا تو معلوم ہوا کہ پہلے درخت پیدا ہوا نہ کہ پھل کیونکہ پھل اور سج تو درخت سے پیدا ہوتا ہے اور اس باب میں بعضوں نے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے کہ خلقت پہلے درخت کی ہوئی یا پھل اور سج کی۔

حضرت آدم کو جمعہ کے دن عصر کے بعد بنایا سب سے آخر تخلوقات میں سب سے آخر ساعت میں جمعہ کی عصر سے لے کر رات تک آدم پیدا ہوئے۔ اس روایت سے یہ نکلا ہے کہ زمین کے قریب ہی آدم پیدا ہوئے اور یہ جو بعض روایتوں میں آیا ہے کہ آدمیوں سے پہلے زمین میں جنات آباد تھے اور ابلیس ان کا سردار تھا سو وہ اس کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ آدم کو اللہ تعالیٰ نے مدت تک جنت میں رکھا اور

عَنْ حَجَّاجٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

ترجمہ وہی جو گزرو۔

۷۰۵۵- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُخْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّفِيِّ لَيْسَ فِيهَا عِلْمٌ لِأَحَدٍ))

۷۰۵۵- سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن لوگ اکٹھے کئے جاویں گے سفید زمین پر جو سرخی مارتی ہوگی جیسے میدہ کی روٹی۔ اس میں کسی کا نشان باقی نہ رہے گا (یعنی کوئی عمارت جیسے مکان یا مینار وغیرہ نہ رہے گا صاف چنیل میدان ہو جائے گا)۔

۷۰۵۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ فَأَيُّ النَّاسِ يَكُونُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ ((عَلَى الصِّرَاطِ))

۷۰۵۶- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یہ جو اللہ فرماتا ہے جس دن بدل جاوے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان بھی بدل دیے جاویں گے اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا اہل صراط پر ہوں گے۔

بَابُ نُزُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

باب: اہل جنت کی مہمانی

۷۰۵۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْرَةً وَاحِدَةً يَكْفُرُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَكْفُرُ أَحَدَكُمْ خُبْرَتَهُ فِي السَّقْرِ نُزُلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ)) قَالَ فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ يَا الْقَاسِمِ أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُزُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ بَلَى قَالَ تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْرَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَنْظَرُ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ ضَجَّكَ حَتَّى يَدْتَ

۷۰۵۷- ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اس کو الٹی پلٹی کر دے گا اپنے ہاتھ سے جیسے کوئی تم میں سے سفر میں سے اپنی روٹی کو التا ہے بہشتیوں کی مہمانی کے لیے۔ پھر ایک شخص یہودی آیا اور بولا کہ برکت دیوے رحمان تم پر ابوالقاسم کیا میں تم کو بتلاؤں بہشتیوں کا کھانا قیامت کے دن؟ آپ نے فرمایا ہاں بتلاؤ۔ وہ بولا زمین تو ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یہ سن کر آپ نے ہماری طرف دیکھا پھر ہنسے یہاں تک کہ آپ کے دانت کھل گئے۔ وہ بولا میں تم سے کہوں ان کا سالن

اور اس مدت میں زمین میں جن بستیوں کے واللہ اعظم۔ دوسرے یہ کہ اس حدیث سے یہ نہیں نکلا کہ جس ہفتہ میں زمین بنی اسی ہفتہ کی جود کو آدم پیدا ہوئے۔ شاید آدم بہت مدت کے بعد بنے ہوں اور حدیث سے یہ نکلا ہے کہ ان کی خلقت جود کے روز ہوئی۔

(۷۰۵۷) قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی طرح ہو جاوے گی یہ امر کچھ خلاف عقل نہیں بلکہ عادت کے بھی خلاف نہیں ہے اس وجہ سے کہ اب بھی زمین کی مٹی طرح طرح کے پھل اور میوے ہو جاتی ہے پس اگر ساری زمین اس کی قدرت سے فنا ہو جائے تو کیا بعید ہے۔

تَوَاجِدُهُ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَائِهِمْ قَالَ بَلَى قَالَ
إِنَّمَهُمْ بِالْأَمِّ وَتَوْنٌ قَالُوا وَمَا هَذَا قَالَ تَوْرٌ وَتَوْنٌ
يَأْكُلُ مِنْ زَبَدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا.

۷۰۵۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَوْ تَابَعَنِي
عَشْرَةٌ مِنَ الْيَهُودِ لَمْ يَبْقَ عَلَيَّ ظَهْرُهَا يَهُودِيٌّ
إِلَّا أَسْلَمَ))

۷۰۵۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا أُنشِئُ مَعَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْتِمْ وَهُوَ
مُنْكَبٍ عَلَى عَصِيْبٍ إِذْ مَرَّ بِفَرِيحٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ فَقَالُوا مَا
رَأَيْتُمْ إِلَيْهِ لَنَا يَسْتَقْبِلُكُمْ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالُوا
سَلُوهُ فَقَامَ إِلَيْهِ بَعْضُهُمْ فَسَأَلَهُ عَنِ الرُّوحِ قَالَ
فَأَسْكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدِّ
عَلَيْهِ شَيْئًا فَعَلِمْتُ أَنَّهُ يُرْخَى إِلَيْهِ قَالَ فَفَعَمْتُ
مَكَانِي فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْيُ قَالَ وَتَسْأَلُونَكَ عَنِ
الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ
الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا.

کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ وہ بولان کا سالن بالام اور نون ہوگا۔
صحابہ نے پوچھا بالام اور نون کیا ہے؟ وہ بولا تیل اور پھلی جن کے
کھجے کے گلے میں سے ستر ہزار آدمی کھاویں گے۔

۷۰۵۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ
ﷺ نے فرمایا اگر دس یہودی میری پیروی کریں تو ساری زمین
میں کوئی یہودی باقی نہ رہے جو مسلمان نہ ہو (یعنی دس عالم یہودی
متابعت کریں تو باقی یہودی بھی مسلمان ہو جائیں گے)۔

۷۰۵۹- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول
اللہ ﷺ کے ساتھ ایک بار جا رہا تھا ایک کھیت میں آپ ایک
کڑی پر ٹیکارے ہوئے تھے اتنے میں چند یہودی ملے ان میں سے
ایک نے دوسرے سے کہا ان سے پوچھو روح کو۔ دوسرے نے کہا
تمہیں کیا شبہ ہے جو پوچھتے ہو ایسا نہ ہو وہ کوئی بات ایسی کہیں جو تم
کو بری معلوم ہو۔ پھر انہوں نے کہا پوچھو۔ آخر کچھ لوگ ان میں
کے اٹھے آپ کی طرف اور پوچھا روح کیا ہے؟ آپ چپ ہو رہے
اور کچھ جواب نہ دیا۔ میں سمجھا آپ پر وحی آ رہی ہے۔ میں اسی جگہ
کھڑا ہو رہا جب وحی آچکی تو آپ نے یہ آیت پڑھی ویسألونک
عن الروح قل الروح من امر ربي وما اوتيتم من العلم الا
قليلاً یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے روح کو تو کہہ دوں پروردگار کا ایک
حکم ہے اور تم نہیں دیتے گئے علم مگر تھوڑا۔

(۷۰۵۹) ماری نے کہا روح اور نفس کی بحث نہایت پارہ یک ہے اور باوجود اس کے کہ بہت لوگوں نے کلام کیا ہے ان میں اور کتابیں لکھی
ہیں۔ امام ابوالحسن اشعری نے کہا روح وہ سانس ہے جو اندر جاتی ہے اور باہر نکلتی ہے۔ ابن باقانی نے کہا وہ حیات اور اس معنی کے درمیان میں
ہے اور بعضوں نے کہا روح ایک جسم لطیف ہے جو تمام جسم اور اعصابے ظاہری میں پھیلا ہوا ہے اور بعضوں کے کہا روح کی حقیقت کو کوئی نہیں
جانتا سو اللہ تعالیٰ کے۔ اور جہور کہتے ہیں روح کا علم ہے اور اس میں یہی اقوال ہیں جو بیان ہوئے اور بعضوں نے کہا روح خون ہے اور آیت سے
یہ نہیں لگتا کہ روح کی حقیقت معلوم نہیں ہو سکتی یا یہ کہ رسول اللہ اس کی حقیقت کو نہیں جانتے تھے مگر آیت میں اس کی حقیقت بیان نہیں
کی۔ اس لیے کہ یہود کا عقائد یہ تھا کہ اگر روح کی حقیقت آپ نے بیان نہیں کی تو نبی ہیں اور جو بیان کر دی تو نبی نہیں ہیں۔ پس نہ بیان کیا اس کو
اللہ نے تاکہ وہ ایمان نہ لادیں آپ کی نبوت پر۔

۷۰۶۰- ترجمہ وہی جو گزرل

۷۰۶۰- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنْتُ أُمْسِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَرَشٍ بِالْمَدِينَةِ بِنَحْوِ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ غَيْرٍ أَنَّ فِي حَدِيثِ وَكَيْعٍ وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا وَفِي حَدِيثِ عِيسَى بْنِ يُونُسَ وَمَا أُوتُوا مِنْ رِوَايَةِ إِبْنِ مَحْشَرَمٍ.

۷۰۶۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرل

۷۰۶۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي نَعْلِ يَتَوَكَّمًا عَلَى عَمِيصٍ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ عَنْ الْأَعْمَشِ وَقَالَ فِي رِوَايَةٍ وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا.

۷۰۶۲- خواب سے روایت ہے میرا قرض آتا تھا عاص بن وائل پر۔ میں گیا اس پر قضا کرنے کو۔ وہ بولا میں کبھی نہ دوں گا جب تک تو مجھ سے پھر نہ جاوے گا۔ میں نے کہا میں تو محمد سے اس وقت تک بھی نہ پھروں گا کہ تو مر جاوے پھر اٹھے۔ وہ بولا میں مرنے کے بعد پھر اٹھوں گا تو میرا قرض ادا کر دوں گا جب مجھے اپنا مال ملے گا اولاد ملے گی۔ تب یہ آیت اتری افروء بیت الذی کفر بائتنا وقال لاوتین ما لا وولدا آخر تک یعنی تو نے دیکھا اس شخص کو جس نے انکار کیا ہماری آیتوں کا اور کہنے لگا مجھ کو مال اور بچے ملیں گے۔ کیا وہ غیب کی بات جانتا ہے یا اس نے اللہ سے کوئی اقرار لیا ہے آخر تک۔ (سورہ مریم)

۷۰۶۲- عَنْ حَبَابٍ قَالَ كَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَنْقَاضَهُ فَقَالَ لِي لَنْ أَقْضِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي لَنْ أَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ نُبِّئْتَ قَالَ وَإِنِّي لَسَبُّوْتُ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ فَسَوَّفَ أَقْضِيكَ إِذَا رَجَعْتُ إِلَى مَالٍ وَوَلَدٍ.

قَالَ وَكَيْعٌ كَذَا قَالَ الْأَعْمَشُ قَالَ فَتَرَلْتُ هَذِهِ آيَةَ أَنْرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتِينَ مَالًا وَوَلَدًا إِلَى قَوْلِهِ وَيَأْتِينَا فَرْدًا.

۷۰۶۳- وہی ہے جو گزرل۔ اس میں یہ ہے کہ خواب نے کہا میں جاہلیت کے زمانہ میں لوہار تھا۔ میں نے عاص بن وائل

۷۰۶۳- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ وَكَيْعٍ وَفِي حَدِيثِ حَرِيرٍ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي

ترجمہ کہتا ہے کہ اس زمانے کی تحقیق سے یہ نکلا ہے کہ روح دماغ میں ہے اور دماغ میں تین ڈھیلے تھے لوہار رکھے ہوئے ہیں جیسے بعض پہاڑوں پر پتھر کے گلے ایک پر ایک رکھے ہوئے ہیں۔ اوپر کا کھڑا سب سے بڑا ہے اور نیچے کا سب میں چھوٹا اور جان اور روح چھوٹے گلے میں ہے جو سر کے پیچھے کی طرف میں ہے اور اس کے متصل حرام ملزے۔ اس کھڑے پر ذرا سا بھی صدمہ دیا جائے تو حیوان فوراً مر جاتا ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر اور حکیم جب بچہ کے پیٹ میں پچہ کو مارنا چاہتے ہیں تو ذرا شکر گہرا پھرا دیتے ہیں تاکہ اس کھڑے تک اثر جاوے اور پچہ فوراً مر جاتا ہے۔ واللہ اعلم۔

الْحَامِلِيَّةُ فَعَمِلْتُ لِلْعَاصِي بْنِ وَهْبٍ عَمَلًا فَأَنَيْتُهُ
أَتَقَاضَاهُ.

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کچھ کام کیا پھر اس سے تقاضا کرنے گیا
مزدوری کے لیے۔

۷۰۶۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو
جَهْلٍ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ هَذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ
فَأَمْطِرْ عَلَيْنَا حِجَارَةً مِنَ السَّمَاءِ أَوْ آتِنَا بِعَذَابٍ
أَلِيمٍ فَتَزَلْتُ وَمَا كَانَ اللَّهُ يُعَذِّبُهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ
وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبُهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَمَا لَهُمْ
أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللَّهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ.

۷۰۶۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو جہل نے
کہا یا اللہ اگر یہ قرآن سچ ہے حیرتی طرف سے تو ہم پر پتھر برسائے
آسمان سے یا دکھ کا عذاب بھیج۔ اس وقت یہ آیت اتری اللہ ان کو
عذاب کرنے والا نہیں جب تک تو ان میں موجود ہے اور اللہ ان کو
عذاب نہیں کرنے کا جب تک وہ استغفار کرتے ہیں اور کیا ہو جو
اللہ عذاب نہ کرے ان کو وہ روکتے ہیں مسجد حرام میں آنے سے۔

بَابُ قَوْلِهِ إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنَافٍ

باب: آیت ان الانسان لیطغی کا شان نزول

۷۰۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ
أَطْهَرِكُمْ قَالَ فَقِيلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزَّى
لَئِنْ رَأَيْتُهُ يَفْعَلُ ذَلِكَ لَأَطَّأَنَّ عَلَى رَقَبَتِهِ أَوْ
لَأَغْرَقَنَّ وَجْهَهُ فِي التَّرَابِ قَالَ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي زَعَمَ لِبَطْأً
عَلَى رَقَبَتِهِ قَالَ فَمَا فَجَّهْتُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ
عَلَى عَقْبَتِهِ وَيَتَّقِي يَدَيْهِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ مَا لَكَ
فَقَالَ إِنَّ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَحَتَاتًا مِنْ نَارٍ وَهَوَلًا
وَأُحْجِجَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ((لَوْ دَنَا مِنِّي لَأَخْطَفْتَهُ الْمَلَائِكَةُ
غَضُؤًا غَضُؤًا)) قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَنَا

۷۰۶۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ابو جہل نے کہا کیا
محمد اپنا منہ زمین پر رکھتے ہیں تمہارے سامنے لوگوں نے کہا ہاں۔
ابو جہل نے کہا قسم لات اور عزی کی اگر میں ان کو اس حال میں
دیکھوں گا (یعنی سجدہ میں) میں ان کی گردن روئوں گا یا منہ میں
مٹی لگاؤں گا۔ پھر وہ رسول اللہ کے پاس آیا آپ نماز پڑھ رہے تھے
اس ارادہ سے کہ آپ کی گردن روئدے (کھندے)۔ لوگوں نے
دیکھا کہ ایک ہی ایسا ابو جہل لٹے پاؤں پھر رہا ہے اور ہاتھ سے کسی
چیز سے بچتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا تجھے کیا ہوا؟ وہ بولا میں نے
دیکھا کہ میرے اور محمد کے سچ میں آگ کی ایک خندق ہے اور ہول
ہے اور بازو ہیں (فرشتوں کے بازو تھے)۔ رسول اللہ نے فرمایا اگر وہ
میرے نزدیک آتا تو فرشتے اس کی بوٹی بوٹی عضو عضو چپک لیتے۔
تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ہرگز نہیں آدمی شرارت کرتا ہے

(۷۰۶۳) ✽ سزا اللہ مسجد سے کسی مسلمانوں کو روکنا کہ وہ اس میں نماز نہ پڑھے کتنا بڑا گناہ ہے ایسے گناہ پر اللہ کے عذاب اتارنے کا کارہ ہے
ہمارے وقت میں بعض نام کے مسلمان ایسے دیوانے ہو گئے ہیں کہ ذرا ذرا سے اختلاف پر مسلمانوں کو مسجد میں آنے سے یا نماز پڑھنے سے منع
کرتے ہیں اور مسجد کو جو اللہ کا گھر ہے اپنے باوا کی ملکیت خیال کرتے ہیں۔ یہ مسلمان خدا سے نہیں شرماتے کہ یہود و نصاریٰ اگر جا میں نماز پڑھنے
سے نہیں روکتے اور یہ اپنے بھائیوں کو روکتے ہیں خدا کی بارگاہ پر۔

اس وجہ سے کہ اپنے تئیں امیر سمجھتا ہے آخر تیرے رب کی طرف تجھ کو جانتا ہے کیا تو نے دیکھا اس شخص کو جو ایک بندے کو نماز سے منع کرتا ہے؟ (معاذ اللہ جو کس مسلمان کو منع کرے یا مسجد سے روکے وہ ابو جہل ہے) بھلا تو کیا سمجھتا ہے اگر یہ رولہ پر ہوتا اور اچھی بات کا حکم کرتا؟ تو کیا سمجھتا ہے اگر اس نے جھٹلایا اور پیٹھ پھیری؟ یہ نہیں جانتا کہ اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ ہرگز نہیں اگر یہ باز نہ آئے گا (ان برے کاموں سے) ہم اس کو ٹھہسیں گے ماتھے کے بل اور اس کا ماتھا جھوننا ہے گنہگار وہاں وہ پکارے اپنی قوم کو قریب ہم بلاویں گے فرشتوں کو ہرگز تو اس کا کہنا نہ مان۔ تاوی سے آیت میں قوم مراد ہے (یا ساتھی اور رفیق جو محبت میں رہتے ہیں)۔

۷۰۶۶- مسروق سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن مسعود کے پاس بیٹھے تھے اور وہ لیٹے ہوئے تھے ہم لوگوں میں کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور بولا اے ابو عبد الرحمن! ایک بیان کرنے والا کندہ کے دروازوں پر بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ قرآن میں جو دھوئیں کی آیت ہے یہ دھواں آنے والا ہے اور کافروں کا سانس روک دے گا۔ مسلمانوں کو اس سے زکام کی کیفیت پیدا ہوگی۔ یہ سن کر عبد اللہ بن مسعود بیٹھ گئے غصہ میں اور کہا اے لوگو! اللہ سے ڈرو تم میں سے جو کوئی بات جانتا ہے اس کو کہے اور جو نہیں جانتا تو یوں کہے اللہ پاک خوب جانتا ہے کیونکہ علم کی یہی بات ہے کہ جو بات تم میں سے کوئی نہ جانتا ہو اس کیلئے اللہ اعلم کہے۔ اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی سے فرمایا کہہ تو اے محمد میں کچھ مزدوری نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرتا ہوں رسول اللہ نے جب لوگوں کی کیفیت دیکھی

نَسِرِي فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ شَيْءٍ بَلَغَهُ كَلَّا
إِنَّ الْإِنْسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُفٍ
الرُّحْمَىٰ أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ
أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ أَوْ أَمَرَ بِالْتَّقْوَىٰ
أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ بَعِي أَمَا جَهْلٍ أَلَمْ
يَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعْنَا
بِالنَّاصِيَةِ نَاصِيَةً كَافِرَةٍ خَاطِبَةٌ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ
سَنَدْعُ الزَّبَابِيَةَ كَلَّا لَا تَطِعُهُ نَازِدٌ غَيْبٌ اللَّهُ فِي
حَدِيثِهِ قَالَ وَأَمْرُهُ بِمَا أَمَرَهُ بِهِ وَزَادَ ابْنُ عَبْدِ
الْعَلَىٰ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ بَعِي قَوْمَهُ.

۷۰۶۶- عَنْ مَسْرُوقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ حُلُومًا وَهُوَ مُصْطَلِحٌ بَيْنَنَا
فَاتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنْ قَامَ
عِنْدَ أَبْوَابِ كِنْدَةَ يَفْضُ وَيَزْعُمُ أَنَّ آيَةَ الدُّخَانِ
تَحِيٌّ فَتَأْخُذُ بِأَنْفَاسِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ
مِنْهُ تَكْهِينَةَ الرُّسُلِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَجَلَسَ وَهُوَ
غَضَبِيَانٌ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ
شَيْئًا فَلْيَقُلْ بِمَا يَعْلَمُ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ
أَعْلَمُ فَإِنَّهُ أَعْلَمُ بِأَحْدَاثِكُمْ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ
اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لِنَبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ
وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

(۷۰۶۶) ☆ تو یہ اس واقعہ کی جہالت تھی جو دُخَان کو آنے والی نشانی سمجھتا تھا۔ لہذا اس سے مراد وہ ہے جو اس آیت میں ہے لَسَوْفَ يَكُونُ
لِرُؤسَائِهِمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ان کا لازم ہو گا اور مراد وہی قتل اور قید ہے جو بروز پندرہویں اور دسویں بلغہ کبریٰ ہے اور روم کی نشانی وہ ہے جو الم غلبت المروم
میں مذکور ہے یہ بھی حضرت کے زمانہ میں ہو چکی جب روم کے نصاریٰ مغلوب ہوئے تھے اور پارسی غالب۔ مسلمانوں کو اس سے رنج ہوا تھا
پھر اللہ تعالیٰ نے روم کے نصاریٰ کو ایران پر غالب کر دیا۔

کہ وہ سمجھانے سے نہیں مانتے تو فرمایا اللہ ان پر سات برس کا قحط بھیجے جیسے حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں سات سال تک قحط ہوا تھا۔ آخر قریش پر قحط پڑا جو ہر چیز کو کھا گیا یہاں تک انہوں نے کھالوں اور مردار کو بھی کھا لیا بھوک کے مارے اور ایک شخص ان میں کا آسمان کو دیکھتا تو دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا۔ پھر ابوسفیان رسول اللہؐ کے پاس آیا کہنے لگا اے محمدؐ! تم حکم کرتے ہو اللہ کی اطاعت کا اور نانا جوڑنے کا تمہاری قوم تو تباہ ہو گئی ان کے لیے دعا کرو اللہ تعالیٰ سے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انتظار کر اس دن کا جب آسمان سے کھلم کھلا دھواں اٹھے گا جو لوگوں کو ڈھانک لے گا یہ دکھ کا عذاب ہے یہاں تک کہ فرمایا ہم عذاب کو موقوف کرنے والے ہیں۔ اگر اس آیت میں آخرت کا عذاب مراد ہوتا تو وہ کہیں موقوف ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس دن ہم بڑی پکڑ پکڑیں گے ہم بدلہ لیں گے تو اس پکڑ سے مراد بدر کی پکڑ ہے اور یہ نشانیاں یعنی دھواں اور پکڑ اور لڑام اور روم کی نشانیاں تو گزر چکیں۔

۷۰۶۷- وہی مضمون ہے جو اوپر گزرلہ اس میں یہ ہے کہ قریش نے جب آپ کی نافرمانی کی تو آپ نے ان پر قحط پڑنے کی دعا کی جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں قحط پڑا تھا آخر وہ قحط اور سختی میں مبتلا ہوئے آدمی آسمان کی طرف دیکھتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ اس کے اور آسمان کے بیچ میں دھوئیں کی طرح بھرا ہوا ہے یہاں تک کہ انہوں نے ہڈیوں کو بھی کھا لیا۔ پھر ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دعا فرمائیں معتر کے لیے وہ تباہ ہو گئے (معتر ایک قبیلہ ہے)۔ آپ نے فرمایا معتر کے لیے تو نے بڑی جرأت کی (یعنی گستاخی اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں) پھر آپ نے ان کے لیے دعا کی تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ہم تھوڑے دن کے لیے عذاب موقوف کر دیں گے تم پھر وہی کام کرو گے۔ راوی نے کہا

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِذْبَارًا فَقَالَ ((اللَّهُمَّ مَنَعَ كَسْبِ يُوْسُفَ)) قَالَ فَأَحْذَنَّهُمْ سَنَةً حَصَّتْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْحُلُودَ وَالْمَيْتَةَ مِنَ الْجُوعِ وَنَظَرُوا إِلَى السَّمَاءِ أَحْذَنَهُمْ فَبَرَى كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَأَنَاءَهُ أَبُو سَفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ جِئْتَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَبِصَلَاةِ الرَّجِيمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَأَذَعُ اللَّهُ لَهُمْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ قَالَ أَيْ كَشَفَ عَذَابُ الْآخِرَةِ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُتَعِمُونَ فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَدْ مَضَتْ آيَةُ الدُّخَانِ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرَّومِ.

۷۰۶۷- عَنْ مُسْرُوقٍ قَالَ جَاءَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٌ فَقَالَ تَرَكْتُ فِي الْمَسْجِدِ رَجُلًا يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ يُفَسِّرُهُ هَذِهِ الْآيَةُ ((يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ)) قَالَ يَأْتِي النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ دُخَانٌ فَيَأْخُذُ بِأَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَأْخُذَهُمْ مِنْهُ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ مَنْ عَلِمَ عِلْمًا فَلْيَقُلْ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ مِنْ قَدْرِ الرَّجُلِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ لَهُ بِهِ اللَّهُ أَعْلَمُ إِنَّمَا كَانَ هَذَا أَنْ قُرَيْشًا لَمَّا اسْتَعَصَتْ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ دَعَا عَلَيْهِمْ بِسَبِينِ كَسْبِي يُوْسُفَ فَأَصَابَهُمْ قَحْطٌ وَجَهْدٌ حَتَّى جَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَى السَّمَاءِ فَبَرَى بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ مِنَ الْجُوعِ وَحَتَّى أَكَلُوا الْعِظَامَ فَأَتَى النَّبِيَّ

ان پر پائی برساجب ذرا ان کو چمن ہو اتو وہی حال ہو گیا ان کا جو پہلے تھا۔ تب اللہ نے یہ آیت اتاری فار تقب یوم تابی السماء بدخان مبین آخر تک ہم بدل لیس گے یعنی بدر کے دن۔

رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِمُضَرَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا فَقَالَ لِمُضَرَ إِنَّكَ لَجَرِيءٌ قَالَ فَذَعَا اللَّهَ لَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّا كَاثِبُوا الْعُقَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ قَالَ فَمَطَرُوا فَلَمَّا أَصَابَتْهُمْ الرَّفَاهِيَّةُ قَالَ عَادُوا إِلَى مَا كَانُوا عَلَيْهِ قَالَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ قَالَ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ.

۷۰۶۸- عبد اللہ بن مسعود نے کہا پانچ نشانیاں تو گزر چکیں دُخان اور لُزَام اور رُوم اور بَطْشہ اور قمر (یعنی شق قمر)۔
۷۰۶۹- ترجمہ وہی جو گزرے

۷۰۶۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَمْسٌ قَدْ مَضَى الدُّخَانَ وَاللُّزَامَ وَالرُّومَ وَالْبَطْشَةَ وَالْقَمَرَ.
۷۰۶۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۷۰۷۰- ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم ان کو چھوٹا عذاب دیں گے اس سے مراد دنیا کی مصیبتیں ہیں روم اور بَطْشہ اور دُخان اور شَجَبہ کو شک ہے بَطْشہ کہا یادخان۔

۷۰۷۰- عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَنْبِئُهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَذَى دُونَ الْعَذَابِ الْكَبِيرِ قَالَ مَصَابِئُ الدُّنْيَا وَالرُّومُ وَالْبَطْشَةُ أَوْ الدُّخَانُ شُعْبَةُ الشَّاكِ فِي الْبَطْشَةِ أَوْ الدُّخَانِ

باب: شق القمر کا بیان

باب: انشقاق القمر (۱)

۷۰۷۱- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے چاند پھٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو ٹکڑے ہو گیا۔ آپ

۷۰۷۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ انشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِشَيْئَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

(۱) ☆ قاضی عیاض نے کہا شق القمر ہمارے پیغمبر کے بڑے مجزوں میں سے ہے اور اس کو متحد صحابہ نے روایت کیا ہے اور ظاہر آیت کریمہ کا یہی مضمون ہے کہ چاند پھٹ گیا۔ تراجیح نے کہا اس کا انکار کیا ہے بعض متقدم نے جن کا دل اللہ تعالیٰ نے اٹھا کر دیا کیونکہ مجزہ عقل کے خلاف نہیں اس واسطے کہ قرآنہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ اس میں تصرف کر سکتا ہے جس طرح چاہے جیسے اس کو فنا اور تارک کرے گا ایک دن اور بعض بے دین جو کہتے ہیں کہ اگر یہ واقعہ ہوا تو اس کی نقل متواتر ہوتی اور تمام زمین کے لوگ اس کو دیکھتے مگر دلوں کو کیا خصوصیت تھی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ مجزوات کو ہوا اکثر لوگ اس وقت غفلت میں ہو گئے اور دروازے بند ہو گئے اپنے کپڑوں میں لپٹے ہو گئے اس وقت چاند کا خیال شلا و نادر ہی کسی کو ہو گا اور یہ امر مشاہد ہے کہ کسوف قمر کو بھی چند ہی آدمی دیکھتے ہیں اور یہ واقعہ تو چند خاص آدمیوں کی درخواست پر ہوا تھا علاوہ اس کے یہ کیا ضروری ہے کہ لوہر ٹکوں میں بھی چاند اس وقت نمایاں ہو بوجہ اختلاف منازل کے شاید چاند ان کو نہ دکھائی دیتا ہو یا ہلال کی شکل پر ہو اور وہ ٹکڑا جو ان کو دکھائی دیتا ہے بدستور آسمان پر رہا ہو اور بعض مقاموں میں ابر ہو اور اللہ اعلم۔ (نودی مع زیارۃ)

نے فرمایا گوہر ہو۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((اَشْهَدُوا))

۷۰۷۲- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے منیٰ میں کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔ ایک ٹکڑا تو پہاڑ کے اس طرف رہا اور ایک اس طرف چلا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گوہر ہو۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَيْنِي إِذَا انْفَلَقَ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ فَكَانَتْ فِلْقَةً وَرَاءَ الْحَبْلِ وَفِلْقَةً قُدُونَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اَشْهَدُوا))

۷۰۷۳- ترجمہ وہی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ ایک ٹکڑے نے پہاڑ کو ڈھانک لیا اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر رہا۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِلْقَتَيْنِ فَسَفَرَهُ الْحَبْلُ فِلْقَةً وَكَانَتْ فِلْقَةً فَوْقَ الْحَبْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ اَشْهَد))

۷۰۷۴- عبد اللہ بن عمر سے بھی اسی کی مثل مروی ہے۔

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَلِكَ

۷۰۷۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرے

عَنْ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ كَلَّمَنَا عَنْ شُعْبَةَ بِإِسْنَادِ ابْنِ مُعَاذٍ عَنْ شُعْبَةَ نَحْوَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنْ فِي حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ فَقَالَ ((اَشْهَدُوا اَشْهَدُوا))

۷۰۷۶- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی نشانی چاہی۔ آپ نے ان کو دو بار چاند کا پھٹنا دکھایا۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُرِيَهُمْ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ بِرَمَتَيْنِ

۷۰۷۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرے

عَنْ أَنَسٍ بِمَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ

۷۰۷۸- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے چاند دو ٹکڑے ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ فِرْقَتَيْنِ وَفِي حَدِيثِ أَبِي قَاوَدَةَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۰۷۹- ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ الْقَمَرَ انْشَقَّ عَلَى زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

باب : کافروں کا بیان

بَابُ فِي الْكُفَّارِ

۷۰۸۰- ابو موسیٰ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ

عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ

(۷۰۸۰) ☆ مہر سے مراد یہاں علم ہے یعنی انعام کے لیے جلدی نہ کرنا۔ سہری علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ جرم چند وہاں برتر نہ ہو اور خدا کے راست مسلم بزرگوں کی علم

جل جلالہ سے زیادہ کوئی ایذا پر صبر کرنے والا نہیں (باوجودیکہ ہر طرح کی قدرت رکھتا ہو)۔ اللہ کے ساتھ لوگ شرک کرتے ہیں اور اس کے لیے بیٹا مانتے ہیں (حالانکہ اس کا کوئی بیٹا نہیں سب اس کے غلام ہیں) پھر وہ ان کو سزا دیتا ہے روزی دیتا ہے۔

۷۰۸۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں بیٹے کا ذکر نہیں ہے۔

۷۰۸۲- ترجمہ وہی ہے۔ اس میں اتنا زیادہ ہے وبعطیہم یعنی دیتا ہے ان کو۔

باب: کافروں سے زمین بھر سونا بطور فدیہ طلب کرنے کا بیان

۷۰۸۳- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص سے فرمائے گا جس کو سب سے پکا عذاب ہوگا جہنم میں اگر تیرے پاس دنیا ہوتی اور جو کچھ اس میں ہے کیا تو اس کو دے کر اپنے کو عذاب سے چھڑانا؟ وہ بولے گا ہاں۔ پروردگار فرمائے گا میں نے تو تجھ سے اس سے کھل بات چاہی تھی (جس میں کچھ خرچ نہ تھا) اور تو اس وقت آدم کی پیٹھ میں تھا کہ شرک نہ کرتا میں تجھ کو جہنم میں نہ لے جاؤں گا تو نے نہ مانا اور شرک کیا (معاذ اللہ شرک ایسا گناہ ہے کہ وہ بخشنا جاوے گا اور شرک کرنے والا اگر شرک کی حالت میں مرے تو ابد الابد جہنم میں رہے گا)۔

۷۰۸۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا

۷۰۸۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن کافر سے کہا جاوے گا اگر تیرے پاس زمین بھر کے سونا ہو تا کیا تو اس کو دے کر

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَأَ آخِذٌ أَصْبِرُ عَلَىٰ أَدَىٰ يَسْمَعُهُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّهُ يُشْرِكُ بِهِ وَيَجْعَلُ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ هُوَ يُعَاقِبُهُمْ وَيَرْزُقُهُمْ))

۷۰۸۱- عَنْ أَبِي مُوسَىٰ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ إِلَّا قَوْلَهُ وَيَجْعَلُ لَهُ الْوَلَدَ فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ.

۷۰۸۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا آخِذٌ أَصْبِرُ عَلَىٰ أَدَىٰ يَسْمَعُهُ مِنَ اللَّهِ تَعَالَىٰ إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ لَهُ نِدَاءً وَيَجْعَلُونَ لَهُ وَلَدًا وَهُوَ مَعَ ذَلِكَ يَرْزُقُهُمْ وَيُعَاقِبُهُمْ وَيُعْطِيهِمْ))

بَابُ طَلْبِ الْكَافِرِ الْفِدَاءَ بِمِلْءِ الْأَرْضِ ذَهَبًا

۷۰۸۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ لِأَهْلِ النَّارِ هَذَا مَا لَوْ كَانَتْ لَكَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا أَكُنْتَ مُقْتَدِرًا بِهَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيَقُولُ قَدْ أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ لِي صُلْبُ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ أَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا أَدْخِلَكَ النَّارَ فَأَبَيْتَ إِلَّا الشُّرْكَ))

۷۰۸۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بِحَدِيثٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ إِلَّا قَوْلَهُ ((وَلَا أَدْخِلَكَ النَّارَ)) فَإِنَّهُ لَمْ يَذْكُرْهُ.

۷۰۸۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يُقَالُ لِلْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِثْلُ الْأَرْضِ ذَهَبًا

اپنے تئیں چھڑاتا؟ وہ بولے گا ہاں۔ پھر اس سے کہا جاوے گا تجھ سے تو اس سے آسان کا سوال ہوتا تھا (کہ شرک نہ کرنا وہی تجھ سے نہ ہو سکا)۔

۷۰۸۶- ترجمہ وہی جو گزرا اس میں یہ زیادہ ہے کہ اس سے کہا جاوے گا تو جھوٹا ہے تجھ سے تو اس سے کہل بات کا سوال ہوا تھا۔

أَكْتَفَتْ تَفْتِيدِي بِهِ لَيَقُولَنَّ نَعَمْ قَبْلَ أَنْ قَدْ سَأَلَتْ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ))

۷۰۸۶- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَيْتِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((لَيَقُولَنَّ لَهُ كَذَبْتَ قَدْ سَأَلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ))

بَابُ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ

۷۰۸۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ ((أَلَيْسَ الَّذِي أُنْشِئَهُ عَلَى رَجُلَيْهِ فِي الدُّنْيَا قَابِرًا عَلَى أَنْ يُمَشِّيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) قَالَ فَتَادَةُ بَلَى وَعِزَّةٌ رَبَّنَا

بَابُ صَبَّغَ أَنْعَمَ أَهْلَ الدُّنْيَا فِي النَّارِ

وَصَبَّغَ أَهْلَهُمْ بُؤْسًا فِي الْجَنَّةِ

۷۰۸۸- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُؤْتَى بِأَنْعَمِ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُصَبَّغُ فِي النَّارِ صَبْغَةً ثُمَّ يُقَالُ يَا ابْنَ آدَمَ هَلْ رَأَيْتَ خَيْرًا قَطُّ هَلْ مَرَّ بِكَ نَعِيمٌ قَطُّ فَيَقُولُ لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ وَيُؤْتَى بِأَخْسَرِ النَّاسِ بُؤْسًا فِي الدُّنْيَا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُصَبَّغُ صَبْغَةً فِي الْجَنَّةِ فَيُقَالُ لَهُ يَا

باب: کافر کا حشر منہ کے بل ہونے کا بیان

۷۰۸۷- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کافر کا حشر قیامت کے دن منہ کے بل کیسے ہوگا؟ آپ نے فرمایا کیا جس نے اس کو دونوں پاؤں پر دنیا میں چلایا وہ اس بات کی قدرت نہیں رکھتا کہ اس کو منہ کے بل چلاوے قیامت کے دن۔ تمنا وہ نے یہ حدیث سن کر کہا بے شک اسے ہمارے رب تو ایسی طاقت رکھتا ہے۔

باب: دنیا میں دکھ نہ دیکھنے والے کو جہنم میں غوطہ اور

سکھ نہ دیکھنے والے کو جنت کا غوطہ دینے کا بیان

۷۰۸۸- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لایا جاوے گا قیامت کے دن اہل دوزخ سے جو دنیا داروں میں آسودہ تر اور خوش عیش تر تھا سو دوزخ میں ایک بار غوطہ دیا جاوے گا پھر اس سے پوچھا جاوے گا کہ اے آدم کے بیٹے کیا تو نے کبھی آرام دنیا میں دیکھا تھا؟ کیا تجھ پر کبھی چین بھی گزرا تھا؟ تو وہ کہے گا قسم خدا کی کبھی نہیں اے میرے رب۔ اور اہل جنت سے لایا جاوے گا جو دنیا میں سب لوگوں سے سخت تر تکلیف میں رہا تو

۷۰۸۷ (۷۰۸۷) یہ کون سی بات ہے ہمارے رب کی طاقت اور قدرت بے حد اور بے حساب ہے وہ آدمیوں کو کیا ساری مخلوق کو ایک آن میں منہ کے بل چلا سکتا ہے اور جو لوگ ایسی باتوں پر شبہ کرتے ہیں وہ عقل سے محذور ہیں۔

۷۰۸۸ (۷۰۸۸) یعنی دوزخ کی شدت کے رد پر دنیا کا آرام بالکل بھول جاوے گا اگرچہ دنیا میں اس نے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین اور آرام کے رد پر دنیا کی تکلیف ہرگز یاد نہ پڑے گی اگرچہ تمام عمر بیماری اور فاقہ کشی میں گزری ہو۔ (تفسیر الاخیر)

ابن آدم هل رأيت يؤمنًا قط هل مر بك شيعة
قط فيقول لا والله يا رب ما مر بي يؤمن قط
ولا رأيت شيعة قط))

جنت میں ایک بار غوطہ دیا جاوے گا پھر اس سے پوچھا جاوے گا اے
آدم کے بیٹے تو نے کبھی تکلیف بھی دیکھی ہے؟ کیا تمہارے پر شدت اور
رنج بھی گزرا تھا؟ وہ کہے گا خدا کی قسم مجھ پر تو کبھی تکلیف نہیں
گزری اور میں نے تو کبھی شدت اور سختی نہیں دیکھی۔

بَابُ جَزَاءِ الْمُؤْمِنِ بِحَسَنَاتِهِ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ

باب: مومن کو نیکیوں کا بدلہ دنیا اور آخرت
میں ملے گا

٧٠٨٩- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((إِنْ لَمْ يَلْمِمْ مُؤْمِنًا حَسَنَةً
يُغْفِرْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَيُجْزَى بِهَا فِي الْآخِرَةِ
وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيُطْعَمُ بِحَسَنَاتِ مَا عَمِلَ بِهَا لِلَّهِ
فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا أُلْفِضَ إِلَى الْآخِرَةِ لَمْ تَكُنْ
لَهُ حَسَنَةٌ يُجْزَى بِهَا))

٧٠٨٩- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کسی مومن پر ایک نیکی کے
لیے بھی قلم نہ کرے گا اس کا بدلہ دنیا میں دے گا اور آخرت میں
بھی دے گا اور کافر کو اس کی نیکیوں کا بدلہ دنیا میں دیا جاتا ہے یہاں
تک کہ جب آخرت ہوگی تو اس کے پاس کوئی نیکی نہ رہے گی جس
کا وہ بدلہ دیا جاوے۔

٧٠٩٠- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ الْكَافِرُ إِذَا عَمِلَ حَسَنَةً
أُطْعِمَ بِهَا طُعْمَةً مِنَ الدُّنْيَا وَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَإِنَّ
اللَّهَ يَدْخِرُ لَهُ حَسَنَاتِهِ فِي الْآخِرَةِ وَيُعَقِّبُهُ رِزْقًا
فِي الدُّنْيَا عَلَى طَاعَتِهِ))

٧٠٩٠- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر جب کوئی نیکی کرتا ہے تو اس کو دنیا
میں فائدہ مل جاتا ہے (عمدہ نوال) اور مومن کی نیکیوں کو تو
اللہ تعالیٰ رکھ چھوڑتا ہے آخرت کے لیے اور دنیا میں بھی اس
کو روزی دیتا ہے اپنی طاعت کے بعد۔

٧٠٩١- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثَيْهِمَا.

٧٠٩١- ترجمہ وہی جو گزرل

بَابُ مَثَلِ الْمُؤْمِنِ وَالْكَافِرِ

باب: مومن اور کافر کی مثال

٧٠٩٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

٧٠٩٢- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

(٧٠٨٩) خودی نے کہا ہے علماء نے اجماع کیا ہے کہ جو کافر کفر پر مرے اس کو آخرت میں کچھ ثواب نہیں ہے اور دنیا میں جو کوئی کام
اس نے خدا کے لیے کیا ہو اس کا بھی بدلہ نہ ملے گا اور یہ اس حدیث سے ثابت ہے اور مراد وہ اعمال ہیں جن میں نیت کی احتیاج نہیں ہے جیسے
تاتلانا اور صدقہ اور آزادی اور زیارت اور خیرات وغیرہ اور مومن کی کل نیکیاں آخرت کے لیے اکٹھی کی جاتی ہیں اور دنیا میں بھی فائدہ ملتا
ہے۔ واللہ اعلم۔

(٧٠٩٢) صورت کار درخت تخت ہوتا ہے ہوا سے کم جھلکا ہے اور اگر سخت ہوا چلے تو بڑے اکٹڑ جاتا ہے جیسے تازا اور مجبور کار درخت۔
خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مومن ہمیشہ بلا اور مصیبت میں گرفتار رہتا ہے تو اس کے گناہوں میں تخفیف ہو جاتی ہے اور کافر اور منافق کو مصیبت لگتی

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ
الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُبِيلُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ
يُصِيبُهُ الْبِنَاءُ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ
الْأَرْضِ لَا تَهْتَرُ حَتَّى تَسْتَحْصِدَ))

۷۰۹۳- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنْ فِي
حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ مَكَانَ قَوْلِهِ تُبِيلُهُ ((تُفَيْئُهُ))

۷۰۹۴- عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي
كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ
كَمَثَلِ الْخَمَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ تُفَيْئُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا
مَرَّةً وَتَقْدِلُهَا أُخْرَى حَتَّى تَهْبِجَ وَقَتْلُ الْكَافِرِ
كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ الْمُجْدِيَّةِ عَلَى أَصْلِهَا لَا يَفَيْئُهَا
شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ أُنْجَعَالُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً))

۷۰۹۵- عَنْ ابْنِ كَعْبٍ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْخَمَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ
تُفَيْئُهَا الرِّيحُ تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَتَقْدِلُهَا حَتَّى يَأْتِيَهُ أَجَلُهُ
وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ الْمُجْدِيَّةِ الَّتِي لَا يَفَيْئُهَا
شَيْءٌ حَتَّى يَكُونَ أُنْجَعَالُهَا مَرَّةً وَاحِدَةً))

۷۰۹۶- عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ
غَيْرَ أَنَّ مَحْمُودًا قَالَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ بَشِيرٍ
((وَمَثَلُ الْكَافِرِ كَمَثَلِ الْأَرْزَةِ)) وَأَمَّا ابْنُ
حَابِسٍ فَقَالَ ((مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ))

۷۰۹۷- عَنْ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ
ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمْ وَقَالَ حَبِيبًا فِي حَدِيثِهِمَا
عَنْ نَحْوِ ((وَمَثَلُ الْكَافِرِ مَثَلُ الْأَرْزَةِ))

علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی مثال کھیت کی سی ہے ہمیشہ وہ ہوا سے
جھٹکا ہے اسی طرح مومن پر ہمیشہ مصیبت آتی ہے اور منافق کی
مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے کہ کبھی نہیں جھٹکا یہاں تک کہ
جر سے کاٹا جاوے۔

۷۰۹۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۰۹۴- کعب بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا مومن کی مثال ایسی ہے جیسے کھیت کا نرم جھاڑ۔ ہوا اس کو
جھونکے دیتی ہے کبھی اس کو گرا دیتی ہے کبھی سیدھا کر دیتی ہے
یہاں تک کہ سوکھ جاتا ہے اور مثال کافر کی جیسے صنوبر کا درخت جو
سیدھا کھڑا رہتا ہے اپنی جڑ پر اس کو کوئی چیز نہیں جھکاتی یہاں تک
کہ ایک ہادگی اکھڑ جاتا ہے۔

۷۰۹۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۰۹۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں کافر کے بدلے منافق
ہے۔

۷۰۹۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

ظلم کم ہوتی ہے اور اگر ہوگی تو ثواب سے محروم ہے یعنی مومن کو لازم ہے کہ دن اور مصیبت سے نہ گھبرائے اس کو خدا کا احسان سمجھے اور اپنے
گناہوں کا تقارہ خیال کرے۔

بَابُ مِثْلِ الْمُؤْمِنِ مِثْلُ النَّخْلَةِ

۷۰۹۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ مِنْ الشَّجَرِ شَجْرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مِثْلُ الْمُسْلِمِ فَحَدِّثُونِي مَا هِيَ)) فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبُوَادِي قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَقَالَ ((هِيَ النَّخْلَةُ)) قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعُمَرَ قَالَ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتُ هِيَ النَّخْلَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا.

۷۰۹۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَخْبِرُونِي عَنْ شَجْرَةٍ مِثْلُهَا مِثْلُ الْمُؤْمِنِ)) فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَذْكُرُونَ شَجْرًا مِنْ شَجَرِ الْبُوَادِي قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَالْقَبِي فِي نَفْسِي أَوْ رُوِعِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَجَعَلْتُ أُرِيدُ أَنْ أَقُولَهَا فَإِذَا أَسْنَانُ الْقَوْمِ فَأَهَابُ أَنْ أَتَكَلَّمَ فَلَمَّا سَكَتُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هِيَ النَّخْلَةُ)).

۷۱۰۰- عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ عُمَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَا سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا حَدِيثًا وَاجِدًا قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي بِحُمَارٍ فَذَكَرَ بِنَحْوِ حَدِيثِهِمَا.

۷۱۰۱- عَنْ مُجَاهِدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ

باب: مومن کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے
۷۰۹۸- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا درختوں میں ایک درخت ایسا ہے جس کے پتے نہیں گرتے وہی مثال ہے مسلمان کی تو مجھ سے بیان کرو وہ کون سا درخت ہے؟ لوگوں نے جنگل کے درختوں کا خیال شروع کیا۔ عبد اللہ نے کہا میرے دل میں آیا وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے شرم کی (اور نہ کہا)۔ پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ بیان فرمائیے وہ کون سا درخت ہے آپ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔ عبد اللہ نے کہا پھر میں نے یہ حضرت عمرؓ سے بیان کیا انھوں نے کہا اگر تو کہہ دیتا کہ وہ کھجور کا درخت ہے (جب آپ نے پوچھا تھا) تو مجھے ایسی ایسی چیزوں کے ملنے سے زیادہ پسند تھا۔

۷۰۹۹- ابن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دن اپنے اصحاب سے مجھ سے بیان کرو وہ درخت جس کی مثال مومن کی مثال ہے؟ لوگ ایک درخت کا ذکر کرنے لگے جنگلوں کے درختوں میں سے۔ ابن عمر نے کہا میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے۔ میں نے قصد کیا کہنے کا لیکن وہاں بڑی عمر والے لوگ بیٹھے تھے میں ڈرا بات کرنے میں۔ جب لوگ چپ ہو رہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے۔

۷۱۰۰- مجاہد سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمرؓ کے ساتھ رہا مدینہ تک۔ میں نے ان کو رسول اللہؐ سے کوئی حدیث بیان کرتے نہیں سنا سوا ایک حدیث کے۔ انھوں نے کہا ہم رسول اللہؐ کے ساتھ بیٹھے تھے اتنے میں کھجور کا گاہبہ آیا (جس کو عرب کے لوگ کھاتے ہیں وہ نرم ہوتا ہے)۔ پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

۷۱۰۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

(۷۰۹۸) ☆ مسلمانوں کو تشبیہ دی کھجور کے درخت کے ساتھ یعنی جیسے کھجور کا کوئی نقصان نہیں ہوتا اسی طرح مسلمان کو کوئی ضرر نہیں۔ اگر مصیبت ہے تو صبر کرتا ہے نعت ہے تو شکر کرتا ہے۔ دونوں بیٹھے اور دونوں میں ثواب۔

أَبِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِحُثَارٍ فَبَدَّكَرَ نَحْوَ حَدِيثِهِمْ.
 ۷۱۰۲- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
 كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
 ((أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ شَبِهَتْهُ أَوْ كَالرَّجُلِ الْمُسْلِمِ
 لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا)) قَالَ ابْرَاهِيمُ لَعَلَّ مُسْلِمًا
 قَالَ وَتَوَلَّيْتُ أَكْلَهَا وَكَذًا وَحَدَّثْتُ عِنْدَ غَيْرِي
 أَيْضًا وَلَا تَوَلَّيْتُ أَكْلَهَا كُلَّ حِينٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ
 فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ
 وَعُمَرَ لَا يَتَكَلَّمَانِ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ أَوْ أَقُولَ
 شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ لَأَنْ تَكُونَ قَلْتَهَا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ
 كَذًا وَكَذًا.

۷۱۰۲- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے آپ نے فرمایا مجھ سے بیان کرو اس درخت کو جو مشابہ ہے یا مانند ہے مرد مسلمان کے جس کے پتے نہیں جھڑتے؟ ابراہیم بن سفیان نے کہا امام مسلم نے شاید یوں کہا تو نبی اکلیھا کل حین (بغیر لاکے) لیکن میں نے اپنے سوا اور لوگوں کی روایت میں بھی یوں پایا ولا توتی اکلیھا کل حین اور کوئی آفت نہیں پہنچتی وہ اپنا میوہ دیتا ہے ہر وقت پر۔ ابن عمر نے کہا میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ کجور ہے لیکن میں نے ابو بکر اور عمر کو دیکھا وہ نہیں بولتے تو مجھ کو برا معلوم ہوا بولنا یا کچھ کہنا۔ پھر حضرت عمر نے کہا اگر تو بول دیتا تو مجھ کو ایسی ایسی چیزوں سے زیادہ پسند تھا۔

بَابُ فِتْنَةِ الشَّيْطَانِ فِي الْعَرَبِ مِنَ التَّجْوِيزِ

باب: شیطان کا فساد مسلمانوں میں

۷۱۰۳- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
 سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ

۷۱۰۳- جابر سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے شیطان ناامید ہو گیا ہے اس بات سے کہ اس کو

(۷۱۰۲) ابراہیم بن سفیان نے کہا امام مسلم نے شاید یوں کہا تو نبی اکلیھا کل حین بغیر لاکے لیکن میں نے اپنے سوا اور لوگوں کی روایت میں بھی یوں پایا ولا توتی اکلیھا کل حین غرض یہ کہ ابراہیم کو گمان ہوا کہ لاکالفظ اس حدیث میں غلطی ہے کیونکہ اس کے معنی یہ ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنا میوہ ہر وقت نہیں دیتا حالانکہ مقصود یہ ہے کہ وہ میوہ اپنا دیتا ہے ہر وقت۔ بخاری کی روایت میں بھی لاکالفظ موجود ہے اور وہ صحیح ہے اور اس کا متعلق محذوف ہے یعنی اس کو کوئی آفت نہیں پہنچتی تو نبی اکلیھا لاکے ہے اس پر نافیہ نہیں ہے جیسے ابراہیم نے سمجھا۔

ابن عمر نے کہا میرے دل میں آیا کہ کہوں کہ کجور ہے لیکن میں نے ابو بکر اور عمر کو دیکھا وہ نہیں بولتے تو مجھ کو برا معلوم ہوا بولنا یا کچھ کہنا۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ عالم کو اپنے شاگردوں کا ہم آزمانے کے لیے کوئی سوال کرنا درست ہے اور بڑوں کی توقیر اور ان کا ادب لازم ہے۔ لیکن اگر بڑا کسی مسئلہ کا جواب نہ دے سکے تو چھوٹے کو جو جانتا ہو جواب دینا چاہیے اور بچوں کے ذہن اور لیاقت سے خوش ہونا چاہیے اور کجور کا درخت افضل ہے اور وجہ تشبیہ یہ ہے کہ کجور کا درخت سرانگہر منفعت ہے ہمیشہ سایہ رہتا ہے شیرین اور عمدہ پھل دیتا ہے ہمیشہ اس میں میوہ رہتا ہے کبھی تر کبھی خشک اور جب سوکھ جاتا ہے تو اس کی لکڑی اور پتے اور شاخیں سب کام پر آتی ہیں۔ ایسے ہی مومن کی ذات سراسر فائدہ ہے اور مومنوں کے لیے اور بعضوں نے کہا وجہ تشبیہ یہ ہے کہ جب کجور کا سرکات ڈالو تو مر جاتا ہے انسان کی طرح یہ بات اور درختوں میں نہیں ہے۔ بعضوں نے کہا وہ جب تک بیوند نہ ہو جائے نہیں ہوتا آدمی کی طرح۔ واللہ اعلم (نووی مختصراً)۔

(۷۱۰۳) یہ حدیث آپ کا بڑا معجزہ ہے۔ آپ کی وفات کے بعد ایسا ہی ہوا کہ عرب کے لوگوں نے شرک نہیں کیا مگر آپ میں فتنہ ہوا اور آج تک وہ فتنہ قائم ہے۔

نمازی لوگ عرب کے جزیرہ میں پوجیں (جیسے جاہلیت کے زمانے میں پوجتے تھے)۔ لیکن شیطان ان کو بھڑکاوے گا (آپس میں لڑاوے گا)۔

((إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ آيَسَ أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ))

۷۱۰۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۱۰۴- عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۷۱۰۵- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ابلیس کا تخت سمندر پر ہے وہ اپنے لشکروں کو بھیجتا ہے (لوگوں کو بہکانے کے لیے) تو بڑا شخص اس کے پاس وہ ہے جو بڑا فتنہ کرے (یعنی لوگوں کو بہت بھڑکاوے)۔

۷۱۰۵- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَبْعُثُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً))

۷۱۰۶- جابر سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ابلیس اپنا تخت پانی پر رکھتا ہے پھر اپنے لشکروں کو عالم میں فساد کرنے کو بھیجتا ہے۔ سو اس سے مرتبہ میں زیادہ قریب وہ ہوتا ہے جو بڑا فساد ڈالے۔ کوئی شیطان ان میں سے آکر کہتا ہے کہ میں نے فلاں فلاں کام کیا (یعنی فلاں سے چوری کرائی فلاں کو شراب پلوائی) تو شیطان کہتا ہے تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر کوئی آکر کہتا ہے کہ میں نے فلاں کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ جدائی کرادی اس میں اور اس کی جو رو میں تو اس کو اپنے پاس کر لیتا ہے کہ ہاں تو نے بڑا کام کیا ہے۔ اعمش نے کہا اس کو چٹا لیتا ہے۔

۷۱۰۶- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ إِبْلِيسَ يَضَعُ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَبْعُثُ سَرَايَاهُ فَأَذْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً يَجِيءُ أَحَدَهُمْ فَيَقُولُ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ مَا صَنَعْتَ شَيْئًا قَالَ ثُمَّ يَجِيءُ أَحَدَهُمْ فَيَقُولُ مَا تَرَكْتَهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ هِرْأَتِهِ قَالَ فَيَذْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ نَعَمْ أَنْتَ)) قَالَ الْأَعْمَشُ أَرَاهُ قَالَ ((فَيَلْتَزِمُهُ))

۷۱۰۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۱۰۷- عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((يَبْعُثُ الشَّيْطَانُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً))

۷۱۰۸- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے

۷۱۰۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

(۷۱۰۶) جو روخوانی کی جدائی میں بڑے بڑے فساد ہیں ایک تو اولاد ہونا موقوف ہوا۔ دوسرے اگر اولاد ہوئی تو حرام سے ہوئی تو بے برکتی پھیلی۔ اس واسطے شیطان کو یہ کام پسند ہے۔ مسلمانوں کو اس میں احتیاط لازم ہے ایسا نہ ہو کہ غصہ میں طلاق یا اس کے مانند کوئی اور بات منہ سے نکل جاوے تو پھر اولاد حرام سے پیدا ہو۔ (تحفۃ الاخیار)

(۷۱۰۸) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمزاد شیطان آپ کو شر نہیں پہنچا سکتا تھا۔ نووی نے کہا امت نے اجماع کیا کہ رسول اللہ ﷺ شیطان سے معصوم ہیں اپنے جسم اور دل اور زبان میں۔

فرمایا تم میں سے کوئی نہیں مگر اس کے ساتھ ایک شیطان اس کا ساتھی نزدیک رہنے والا مقرر کیا گیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کیا آپ کے ساتھ بھی یارسول اللہ! شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں میرے ساتھ بھی ہے لیکن خدا نے اس پر میری مدد کی ہے تو میں سلامت رہتا ہوں اور نہیں بتلاتا مجھ کو کوئی بات سوائے سوائے کی کے۔

۷۱۰۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ہر ایک آدمی کے ساتھ اس کا ساتھی شیطان اور ساتھی فرشتہ مقرر کیا گیا ہے۔

۷۱۱۰- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ان کے پاس سے نکلے رات کو ان کو غیرت آئی (وہ یہ سمجھیں کہ آپ اور کسی بی بی کے پاس تشریف لے گئے)۔ پھر آپ آئے اور میرا حال دیکھا آپ نے فرمایا کیا ہوا تجھ کو اے عائشہ! کیا تجھ کو غیرت آئی؟ میں نے کہا مجھے کیا ہوا جو میری سی بی بی (کم عمر خوب صورت) کو آپ جیسے خاوند پر رشک نہ آوے۔ رسول اللہ نے فرمایا کیا تیرا شیطان تیرے پاس آ گیا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا آپ کے ساتھ بھی ہے یارسول اللہ! آپ نے فرمایا ہاں لیکن میرے پروردگار نے میری مدد کی حتیٰ کہ میں سلامت رہتا ہوں۔

باب: کوئی شخص اپنے اعمال کی وجہ سے جنت میں نہ

جاوے گا بلکہ اللہ کی رحمت سے

۷۱۱۱- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم

اللہ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ وَكَّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ قَالُوا وَيَا بَأْسَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَيَا بَأْسَ إِلَّا أَنْ اللَّهُ أَعَانِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمْتُ فَلَا يَأْتُرْنِي إِلَّا بِخَيْرٍ))

۷۱۰۹- عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ كَلَاهُمَا عَنْ مَنْصُورٍ بِإِسْنَادٍ جَرِيْبٍ مِثْلَ حَدِيثِهِ غَيْرَ أَنَّ فِيهِ حَدِيثَ سُفْيَانَ ((وَقَدْ وَكَّلَ بِهِ قَرِينُهُ مِنَ الْجِنِّ وَقَرِينُهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ))

۷۱۱۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ دُنْتُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ مِنْ عِنْدِهَا لَيْلًا قَالَتْ فَعَرْتُ عَلَيْهِ فَجَاءَ فَرَأَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ ((مَا لَكَ يَا عَائِشَةُ أَغْرَتِ)) فَقُلْتُ وَمَا لِي لَا يَغَارُ مِنِّي عَلَيَّ مِنْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَقَدْ جَاءَكَ شَيْطَانُكَ)) قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوْ مَعِيَ شَيْطَانٌ قَالَ ((نَعَمْ)) قُلْتُ وَمَعَ كُلِّ إِنْسَانٍ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ وَمَعَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((نَعَمْ وَلَكِنْ رَبِّي أَعَانِي عَلَيْهِ حَتَّى أَسْلَمْتُ))

بَابُ لَنْ يَدْخُلَ أَحَدٌ الْجَنَّةَ بِعَمَلِهِ بَلْ

بِرَحْمَةِ اللَّهِ تَعَالَى

۷۱۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

(۷۱۱۰) ☆ اب سوائیک بات کے بری بات کا وہ حکم نہیں کرتا اور اس پر اجماع ہے امت کا کہ آپ نبوت کے بعد گناہوں سے معصوم تھے۔

میں سے نجات نہ پاوے گا اپنے عمل کی وجہ سے؟ ایک شخص بولا
یا رسول اللہ ﷺ اور آپ؟ آپ نے فرمایا میں بھی نہیں مگر جس
صورت میں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو ڈھانپ لیوے اپنی رحمت سے۔
لیکن تم لوگ میانہ روی کرو۔

۷۱۲- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا
مِنْكُمْ عَمَلُهُ قَالَ رَجُلٌ وَلَا إِلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ وَلَا إِلَيَّ إِلَّا أَنْ يَتَعَمَّدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ
وَلَكِنْ سَدُّوْا))

۷۱۲- عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ
أَنَّهُ قَالَ ((بِرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ)) وَلَمْ يَذْكُرْ
((وَلَكِنْ سَدُّوْا))

۷۱۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی
شخص ایسا نہیں ہے جس کو اس کا عمل جنت میں لے جاوے۔ لوگوں

۷۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَا مِنْ أَحَدٍ يُدْخِلُهُ عَمَلُهُ

(۷۱۱) یعنی نہ افراط نہ تفریط عبادت کرو ایسے اعمال کرو لیکن اعتدال سے جس قدر مسنون ہے۔ اور افراط یہ کہ اتنا عبادت میں غرق
ہو کہ دنیا کے کاموں سے بالکل غافل ہو جائے اور اپنے گھر والوں کے حق فراموش کرے اور تفریط یہ کہ دنیا کے کاموں میں ایسا غرق ہو کہ
واجب اور ضروری عبادت میں خلل واقع ہو۔ یہ دونوں طریقے خوب نہیں ہیں۔ بہتر وہی ہے جو شرع کا طریقہ ہے کہ جامع ہے معاش اور معاد
کی مصلحت کو۔

نودی نے کہا اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ عقل سے نہ ثواب ثابت ہوتا ہے نہ عذاب نہ وجوب نہ حرمت نہ اور کوئی تکلیف بلکہ ہر تکلیف
شرع سے ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی اہل سنت کا مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں ہے بلکہ سارا عالم اس کی ملک ہے اور دنیا اور
آخرت اس کی بادشاہت میں ہے۔ وہ جو چاہے کرے اگر چاہے تو تمام نیک اور صالح بندوں کو عذاب کرے اور جہنم میں لے جاوے اور یہ عدل
ہو گا اور چاہے تو ان کو جنت میں لے جاوے یہ فضل ہو گا اور چاہے تو کافروں کو جنت میں لے جاوے۔ پر وہ کافروں کو جنت میں نہ لے جاوے گا
اس لیے کہ اس نے خبر دی ہے اور اس کی خبر سچ ہے کہ وہ کافروں کو جنت میں نہ لے جاوے گا بلکہ مومنوں کو بخشے گا اور ان کو اپنی رحمت سے جنت
میں لے جاوے گا اور منافقوں اور کافروں کو جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رکھے گا اور یہ اس کا عدل ہے۔ اور معتزلہ اس کے خلاف کہتے ہیں اور احکام عقل
سے ثابت کرتے ہیں اور اعمال کے ثواب کو واجب جانتے ہیں اور جو بات بندے کے حق میں بہتر ہو وہ اللہ پر واجب سمجھتے ہیں اور یہ ان کا خبط ہے
اور یہ حدیث اور بہت سی احادیث اہل سنت کا مذہب ثابت کرتی ہیں اور یہ جو اللہ نے فرمایا کہ تم جنت میں جاؤ گے اپنے کاموں کی وجہ سے وہ ان
حدیثوں کے معارض نہیں۔ اس لیے کہ اعمال صالحہ سبب ہیں جنت جانے کے پر تو فیض ان اعمال کی اور اخلاص کی ہدایت اور قبول ان کا اللہ کے
فضل اور رحمت سے ہے تو صرف عمل علت نہ ہو اور دخول جنت کا۔ اسی ما قال النودی۔

اس حدیث سے یہ نکلا کہ خداوند جل شانہ پر کسی بندے کا کچھ زور نہیں ہے نہ اس کے حکم کے سامنے کسی کو چون و چرا کی مجال ہے
خواہ نبی ہو یا ولی یا فرشتہ یا اور کوئی اور اس کی قدرت بے حد اور بے حساب ہے۔ اور یہ بھی نکلا کہ بندہ کو اپنے اعمال پر غرہ نہ ہونا چاہیے جب
پیغمبروں کو اور خصوصاً ہمارے پیغمبر کو جو سید الاولین والآخرین ہیں اپنے اعمال پر کچھ بھروسہ نہ تھا اور صرف خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت پر تکیہ
تھا تو اور کسی غوث یا قطب یا ولی یا درویش کی کیا حقیقت ہے جو اپنے اعمال کی وجہ سے اپنے تئیں جنت کا مستحق خیال کرے یا اور کسی کو جنت میں
لے جا سکے بقول شخصے ہر خود در ماندہ تا بہ شفاعت مرید چہ رسد۔

نے عرض کیا اور نہ آپ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لیوے۔

۷۱۱۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور مغفرت سے مجھ کو ڈھانپ لیوے۔ ابن عمون نے اپنے ہاتھ سے اپنے سر پر اشارہ کیا اور کہا اور نہ میں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت اور رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لیوے۔

۷۱۱۵- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۱۱۶- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۷۱۱۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میانہ روی کرو۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو میانہ روی کے قریب رہو یعنی اعتدال کرو۔ اگر اعتدال نہ ہو سکے تو خیر اعتدال کے قریب رہو افراط اور تفریط اور غلو اور تعصب نہ کرو۔

۷۱۱۸- حضرت جابر سے اسی کی مثل مروی ہے۔

۷۱۱۹- اعمش سے دو سندوں کے ساتھ ابن نمیر کی روایت کی طرح مروی ہے۔

۷۱۲۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ خوش ہو جاؤ یا خوش کرو۔

الْجَنَّةِ)) فَقِيلَ وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَّعَمِدَنِي رَبِّي بَرَحْمَةٍ))

۷۱۱۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((لَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يُنَجِّهِ عَمَلُهُ)) قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَّعَمِدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ)) وَقَالَ ابْنُ عَمْرٍو يَدِيهِ هَكَذَا وَأَشَارَ عَلَى رَأْسِهِ ((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَّعَمِدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَرَحْمَةٍ))

۷۱۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ أَحَدٌ يُنَجِّهِ عَمَلُهُ)) قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا ((أَنْ يَتَذَارَكُنِي اللَّهُ مِنْهُ بَرَحْمَةٍ))

۷۱۱۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَنْ يُدْخِلَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ)) قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَّعَمِدَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِفَضْلِ وَرَحْمَةٍ))

۷۱۱۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَارِبُوا وَسَدِّدُوا وَعَلِّمُوا لَنْ يَنْجُو أَحَدٌ مِنْكُمْ بِعَمَلِهِ)) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا أَنْتَ قَالَ ((وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَّعَمِدَنِي اللَّهُ بَرَحْمَةٍ مِنْهُ وَفَضْلٍ))

۷۱۱۸- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

۷۱۱۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادَيْنِ حَمِيْعًا كَرِوَايَةِ ابْنِ نُمَيْرٍ

۷۱۲۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَزَادَ ((وَأَبْشِرُوا))

۷۱۲۱- عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا يُدْخِلُ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَلَا يُخْرِجُهُ مِنَ النَّارِ وَلَا أَنَا إِلَّا بِرَحْمَةٍ مِنَ اللَّهِ))

۷۱۲۱- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں نہ لے جائے گا نہ آگ سے بچائے گا یہاں تک کہ مجھ کو بھی مگر اللہ کی رحمت (جنت میں لے جاوے یا جہنم سے بچاوے)۔

۷۱۲۲- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنهَا كَانَتْ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَدُّوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا فَإِنَّهُ لَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ أَحَدًا عَمَلُهُ)) قَالُوا ((وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَمَدَّنِي اللَّهُ مِنْهُ بِرَحْمَةٍ وَاعْلَمُوا أَنْ أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهُ وَإِنْ قُلَّ))

۷۱۲۲- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی تھیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میانہ روی کرو اور جو میانہ روی نہ ہو سکے تو اس کے نزدیک رہو اور خوش رہو اس لیے کہ کسی کو اس کا عمل جنت میں نہ لے جاوے گا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اور نہ آپ کو؟ آپ نے فرمایا مجھ کو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ ڈھانپ لے مجھ کو اپنی رحمت سے اور جان لو کہ بہت پسند اللہ کو وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو۔

۷۱۲۳- عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ ((وَأَبْشِرُوا))

۷۱۲۳- ترجمہ وہی جو اوپر گزر رہا ہے۔

بَابُ إِكْتِبَارِ الْأَعْمَالِ وَالِاجْتِهَادِ فِي الْعِبَادَةِ
۷۱۲۴- عَنِ الْمُخَيَّرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَتَّى اتَّفَعَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ أَنْ كَلَّفُ هَذَا وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ ((أَلَمْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا))

باب: عمل بہت کرنا اور عبادت میں کوشش کرنا
۷۱۲۴- مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ نے نماز پڑھی یہاں تک کہ آپ کے پاؤں سوجھ گئے۔ لوگوں نے کہا آپ کیوں اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں؟ آپ کے تو اگلے اور پچھلے گناہ سب بخش دیے گئے۔ آپ نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

۷۱۲۵- عَنِ الْمُخَيَّرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى وَرِمَتْ قَدَمَاهُ قَالُوا قَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ ((أَلَمْ أَكُونَ عَبْدًا شَكُورًا))

۷۱۲۵- ترجمہ وہی جو اوپر گزر چکا ہے۔

۷۱۲۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى قَامَ حَتَّى تَقَطَّرَ

۷۱۲۶- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھتے تو کھڑے رہتے یہاں تک کہ آپ

(۷۱۲۳) ☆ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں یعنی اس مغفرت کی شکر گزاری نہ کروں۔ معلوم ہوا کہ آپ عبادت گناہوں کی مغفرت کے لیے نہ کرتے تھے بلکہ خداوند کریم کی نعمت کا شکر لیا کرتے تھے۔

کے پاؤں پھٹ گئے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! آپ اتنی محنت کیوں کرتے ہیں؟ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے گئے۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

باب : وعظ میں میاںہ روی

۷۱۲۷- شقیق سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن مسعود کے دروازے پر بیٹھے تھے ان کا انتظار کرتے ہوئے اتنے میں یزید بن معاویہ نجفی نکلے ہم نے اس کو کہا عبد اللہ کو ہماری اطلاع کرو۔ پس وہ گیا پھر نکلے عبد اللہ اور کہنے لگے کہ مجھ کو خبر ہوتی ہے تمہارے آنے کی پھر میں نہیں نکلتا صرف اس خیال سے کہ کہیں تم کو میرے وعظ سے ملال نہ ہو (یعنی سنتے سنتے بیزار نہ ہو جاؤ) اور رسول اللہ ہم کو وعظ سنانے کے لیے موقع اور وقت ڈھونڈتے (یعنی ہماری خوشی کا موقع) دنوں میں اس ڈر سے کہ ہم کو بار نہ ہو۔ (اس لیے کہ اگر دل نہ لگا اور وعظ سنا تو فائدہ کیا بلکہ گنہگار ہونے کا ڈر ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ واعظ کو اسی وقت تک وعظ کہنا چاہیے اور قاری کو اتنا ہی قرآن پڑھنا چاہیے جہاں تک لوگ خوشی سے نہیں اور ان کا دل لگے اور ان پر بار نہ ہو۔)

۷۱۲۸- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۷۱۲۹- ابو داؤد سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود ہم کو ہر جمعرات کو وعظ سنا تے۔ ایک شخص بولا اے ابو عبد الرحمن (یہ کنیت ہے عبد اللہ بن مسعود کی) ہم تمہاری حدیث چاہتے ہیں اور پسند کرتے ہیں ہم یہ چاہتے ہیں کہ تم ہر روز ہم کو حدیث سنایا کرو۔ عبد اللہ نے کہا میں تم کو جو ہر روز حدیث نہیں سنا تا تو اس وجہ سے کہ برا جانتا ہوں تم کو ملال دینا اور رسول اللہ ﷺ کئی دنوں میں کوئی دن مقرر کرتے۔ اس واسطے کہ آپ برا جانتے تھے ہم کو رنج دینا (یعنی بار ہونا)۔



رَجُلَاهُ قَالَتْ عَنْ عَائِشَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْصَبْ هَذَا وَقَدْ غُبِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَقَالَ ((يَا عَائِشَةُ أَلَا أَعْلَمُ أَنَّ عَيْنِي شَكُورًا))

بَابُ الْإِقْتِصَادِ فِي الْمَوْعِظَةِ

۷۱۲۷- عَنْ شَقِيقٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ نَنْتَظِرُهُ فَمَرَّ بِنَا يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّخَعِيُّ فَقُلْنَا أَعْلِمُهُ بِمَكَانِنَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ قَلَمٌ فَلَبِثَ أَنْ أُخْرِجَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَ إِنِّي أَخْبِرُ بِمَكَانِكُمْ فَمَا يَمْنَعُنِي أَنْ أُخْرِجَ إِلَيْكُمْ إِنِّي كَرَاهِيَةٌ أَنْ أَمْلِكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَوَّنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ مَخَافَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا.

۷۱۲۸- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ مِنْحَابًا فِي رَوَاتِهِ عَنْ ابْنِ مُسْهِرٍ قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَرْثَدَةَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ.

۷۱۲۹- عَنْ شَقِيقِ أَبِي وَإِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا يَدَّكَّرْنَا كُلَّ يَوْمٍ نَحْمِسِي فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّا نَجِبُ حَدِيثَكَ وَنَسْتَهَبُوهُ وَلَوْ دِدْنَا أَنْتَ حَدَّثْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ فَقَالَ مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أُحَدِّثَكُمْ إِنِّي كَرَاهِيَةٌ أَنْ أَمْلِكُمْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَوَّنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا.

كِتَابُ الْجَنَّةِ وَ صِفَةِ نَعِيمِهَا وَ أَهْلِهَا

جنت کا اور جنت کے لوگوں کا بیان

۷۱۳۰- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت گھیری گئی ہے ان باتوں سے جو نفس کو ناگوار ہیں اور جہنم گھیری گئی ہے نفس کی خواہشوں سے۔

۷۱۳۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۱۳۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیزیں تیار کی ہیں جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا (یعنی دنیا میں جو آدمی ہیں ان کی آنکھوں نے) نہ کسی کان نے سنا نہ کسی آدمی کے دل میں ان کا تصور آیا۔ اور یہ مضمون اللہ کی کتاب میں موجود ہے کوئی نہیں جانتا جو چھپایا گیا ہے ان کے لیے آنکھوں کا آرام۔ یہ بدلہ ہے ان کے کاموں کا۔

۷۱۳۳- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے تیار کیا اپنے نیک بندوں کے لیے وہ جو آنکھ نے نہیں دیکھا اور کان نے نہیں سنا اور کسی آدمی کے دل پر نہیں گزرا۔ یہ سب نعمتیں میں نے اٹھا رکھی ہیں ان کو چھوڑو جو اللہ نے تم کو بتلایا (یعنی جو نعمتیں اور لذتیں معلوم ہیں وہ کیسی عمدہ اور بھلی ہیں تو جنت کی نعمت اور لذت جس کا علم خدائے تعالیٰ نے نہیں دیا وہ کیسی ہوں گی)۔

۷۱۳۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَ حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ))

۷۱۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۷۱۳۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَغْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَأَا عَيْنٌ رَأَتْ وَ لَأَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَ لَأَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ))

مِصْدَاقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ

۷۱۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَغْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ مَا لَأَا عَيْنٌ رَأَتْ وَ لَأَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَ لَأَا خَطَرَ عَلَى قَلْبٍ بَشَرٍ ذُخْرًا بَلَّهَ مَا أَطَّلَعَكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ))

(۷۱۳۰) یعنی یہ دونوں جناب ہیں جنت اور دوزخ کے۔ پھر جو کوئی ان جناب کو اٹھائے وہ ان میں جاوے گا۔ نفس کو ناگوار باتیں جیسے ریاضت عبادت میں مواعیت عبادت کی صبر ان کی مشقتوں پر غصہ روکنا غلو علم صدقہ جہاد وغیرہ اور نفس کی خواہشیں جیسے شراب خواری، زنا، اجنبی عورت کو گھورنا، نسبت، جھوٹ، کھیل کود وغیرہ اور جو خواہشیں مباح ہیں وہ ان میں داخل نہیں اگرچہ کثرت ان کی مکروہ ہے اس ذرا سے کہ مہلک احرام میں لے جاویں یا بدل کو سخت کر دیں یا عبادت میں غافل کر دیں۔ (نودی)

۷۱۳۴- ترجمہ وہی ہے جو گزری اس میں اتنا زیادہ ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی کوئی نہیں جانتا جو چھپایا گیا ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک سے۔

۷۱۳۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ أَغْدَذْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ دُخْرًا بَلَّهَ مَا أَطْلَعَكُمْ اللَّهُ عَلَيْهِ)) ثُمَّ قَرَأَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ.

۷۱۳۵- کہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں رسول اللہ ﷺ کی ایک مجلس میں موجود تھا آپ نے جنت کا حال بیان کیا یہاں تک کہ بے انتہاء تعریف کی۔ پھر آخر میں فرمایا جنت میں وہ نعمت ہے جس کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی آدمی کے ذہن میں گزری۔ پھر اس آیت کو پڑھا جن لوگوں کی کروٹیں بچھونے سے جدا رہتی ہیں (یعنی رات کو جاگتے ہیں) اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کے عذاب سے ڈر کر اور اس کے ثواب کی طمع سے اور جو ہم نے ان کو دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ تو کوئی نہیں جانتا جو چھپا کر رکھی گئی ان کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک۔ یہ بدلہ ہے ان کے اعمال کا۔

۷۱۳۵- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ يَقُولُ شَهِدْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجْلِسًا وَصَفَ فِيهِ الْجَنَّةَ حَتَّى انْتَهَى ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ ((فِيهَا مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ)) ثُمَّ اقْرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ تَتَخَافِي خُوبِيَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءُ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ.

باب: جنت میں اس درخت کا بیان جس کا سایہ سو سال تک چلنے پر بھی ختم نہیں ہوتا

بَابُ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجْرَةً يَسِيرُ الرَّاَكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا

۷۱۳۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک سوار چلتا ہے (اور وہ سایہ ختم نہ ہو)۔

۷۱۳۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجْرَةً يَسِيرُ الرَّاَكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ سَنَةٍ)).

۷۱۳۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ سو برس تک سوار اس کے سایہ میں چلے اور اس کو طے نہ کرے۔

۷۱۳۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَيْلِهِ وَرِزَادٍ ((لَا يَقْطَعُهَا)).

۷۱۳۸- کہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں سو برس تک سوار چلے اور وہ تمام نہ ہو۔

۷۱۳۸- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجْرَةً يَسِيرُ الرَّاَكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا)).

۷۱۳۹- ابو حازم نے کہا یہ حدیث میں نے نعمان بن ابی عیاش زرقی سے بیان کی۔ انھوں نے کہا مجھ سے ابو سعید خدری سے بیان کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے جس کے تلے اچھے تیار کئے ہوئے تیز گھوڑے کا سوار سو برس تک چلے تو اس کو تمام نہ کر سکے۔

باب: اس بات کا بیان کہ جنتیوں پر اللہ تعالیٰ کبھی ناراض نہیں ہوگا

۷۱۴۰- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ خدائے تعالیٰ فرمادے گا بہشتی لوگوں سے اے بہشتیوں! سو وہ کہیں گے اے رب ہم حاضر ہیں خدمت میں اور سب بھلائی تیرے ہاتھوں میں ہے۔ پروردگار فرمادے گا تم راضی ہوئے؟ وہ کہیں گے ہم کیسے راضی نہ ہو گئے ہم کو تو نے وہ دیا کہ اتنا اپنی مخلوق میں سے کسی کو نہیں دیا۔ پروردگار فرمائے گا کیا میں تم کو اس سے بھی عمدہ کوئی چیز دوں؟ وہ عرض کریں گے اے رب اس سے عمدہ کوئی چیز ہے؟ پروردگار فرمادے گا میں نے تم پر اپنی رضامندی اتاری اب میں اس کے بعد تم پر کبھی غصہ نہ ہوں گا۔

۷۱۴۱- کھل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جنت کے لوگ ایک دوسرے کو کھڑکیوں میں ایسا جھانکیں گے جیسے تم تارے کو دیکھتے ہو آسمان میں (یعنی ایک دوسرے سے اتنے بلند اور دور ہو گئے بوجہ تفاوت درجات کے)۔

۷۱۴۲- ابو حازم نے کہا میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی انھوں نے کہا میں نے ابو سعید خدری سے سنا وہ کہتے تھے جیسے تم بڑے تارے کو جو موتی کی طرح چمکتا ہے پورب یا پچھم کے کنارے پر دیکھتے ہو۔

۷۱۳۹- قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَاشٍ الزُّرْقِيَّ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةً يَسِيرُ الرَّكِيبُ الْجَوَادُ الْمُضْمَرَّ السَّرِيعَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا))

بَابُ إِحْدَالِ الرِّضْوَانِ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ
فَلَا يَسْخَطُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا

۷۱۴۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَقُولُونَ لَيْلِكَ رَبَّنَا وَسَعْدَتِكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى يَا رَبُّ وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَمْ نَعْطَ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ أَلَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُونَ يَا رَبُّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ أَحَبُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا))

۷۱۴۱- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْعُرْفَةَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ))

۷۱۴۲- قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ النُّعْمَانَ بْنَ أَبِي عِيَاشٍ فَقَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي الْأَفْنِ الشَّرْقِيِّ أَوْ الْغَرْبِيِّ

۷۱۴۳- ترجمہ و نقل ہے جو گزرا۔

۷۱۴۳- عَنْ أَبِي حَازِمٍ بِالْإِسْنَادِئِن جَمِيعًا
نَحْوَ حَدِيثِ يَعْقُوبَ.

۷۱۴۴- ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا
جنت کے لوگ اوپر کی کھڑکی والوں کو جھانکیں گے اپنے اوپر جیسے
تارے کو دیکھتے ہیں جو چمکتا ہوا ہو اور دور ہو آسمان کے کنارے پر
پورب میں یا چوتھم میں۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ ان میں درجوں کا
فرق ہوگا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ درجے تو پیغمبروں کے
ہوں گے اوروں کو نہیں ملیں گے؟ آپ نے فرمایا کیوں نہیں قسم
اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ان درجوں میں وہ لوگ
ہو گئے جو ایمان لائے اللہ پر اور سچا جانا (انھوں نے پیغمبروں کو)۔

۷۱۴۴- عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنَّ أَهْلَ
الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْعَرْشِ مِنْ فَوْقِهِمْ كَمَا
تَتَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الدَّرِّيَّ الْعَابِرَ مِنَ الْأَفْقِ مِنَ
الْمَشْرِقِ أَوْ الْمَغْرِبِ لِيَفَاضِلَ مَا بَيْنَهُمْ))
قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ تِلْكَ مَنَازِلُ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَلْفُهَا
غَيْرُهُمْ قَالَ ((بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ رِجَالٌ
آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ))

۷۱۴۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں بہت چاہنے والے
میرے وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد پیدا ہوں گے۔ ان میں
سے کوئی یہ خواہش رکھے گا کاش اپنے گھر والوں اور مال سب کو
صدقہ کرے اور مجھ کو دیکھ لیوے۔

۷۱۴۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ
بِعْنِي ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ ((مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِي لِي حُبًّا نَاسٌ يَكُونُونَ
بِعَدِي يَوْمَ أَحَدُهُمْ لَوْ رَأَى بِأَهْلِهِ وَمَالِهِ))

باب: جنت کے بازار اور اس میں موجود نعمتوں اور

بَابُ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنَالُونَ فِيهَا

حسن و جمال کا بیان

مِنَ النَّعِيمِ وَالْجَمَالِ

۷۱۴۶- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جنت
میں ایک بازار ہے جس میں بہشتی لوگ ہر جمعہ کے دن جمع ہوتے
کریں گے۔ پھر شمالی ہوا چلے گی سو وہاں کا گرد اور غبار (جو منکھ اور
زعفران ہے) ان کے چہروں اور کپڑوں پر پڑے گا۔ سوان کا حسن
اور جمال زیادہ ہو جائے گا پھر پلٹ آویں گے اپنے گھر والوں کی
طرف اور گھر والوں کا بھی حسن اور جمال بڑھ گیا ہوگا۔ سوان سے
ان کے گھر والے کہیں گے خدا کی قسم تمہارا حسن اور جمال ہمارے
بعد تو بہت بڑھ گیا ہے۔ پھر وہ جواب دیں گے کہ خدا کی قسم تمہارا
بھی حسن اور جمال ہمارے بعد زیادہ ہو گیا۔

۷۱۴۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ فِي الْجَنَّةِ
سُوقًا يَأْتُونَهَا كُلَّ جُمُعَةٍ فَتَهْبُ رِيحُ الشَّمَالِ
فَتَحْتَوِي فِي وُجُوهِهِمْ وَثِيَابِهِمْ فَيَزْدَادُونَ حُسْنًا
وَجَمَالًا فَيَرْجِعُونَ إِلَى أَهْلِيهِمْ وَقَدْ إِزْدَادُوا
حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُ لَهُمْ أَهْلُوهُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ
إِزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا فَيَقُولُونَ وَأَنْتُمْ
وَاللَّهِ لَقَدْ إِزْدَدْتُمْ بَعْدَنَا حُسْنًا وَجَمَالًا))

بَابُ أَوَّلِ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَصِفَاتِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ ۷۱۴۷- عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ إِنَّمَا تَفَاحَرُوا وَإِنَّمَا تَذَكَّرُوا الرَّحَالَ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ أُمَّ النِّسَاءِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ لَمْ يَقُلْ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّتِي تَلِيهَا عَلَى أَضْوَاءِ كَوْكَبٍ ذُرِّي فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ اثْنَتَانِ يُرَى مِخُّ سَوْفِهِمَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ وَمَا فِي الْجَنَّةِ أَغْزَبُ))

باب: اس بات کا بیان کہ جنتیوں کے پہلے گروہ کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح ہونگے
۷۱۴۷- محمد سے روایت ہے لوگوں نے فخر کیا یا ذکر کیا کہ جنت میں مرد زیادہ ہونگے یا عورتیں زیادہ ہونگی؟ ابو ہریرہ نے کہا کیا ابو القاسم یعنی رسول اللہ نے نہیں فرمایا کہ البتہ پہلا گروہ جو بہشت میں جاوے گا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگا اور جو گروہ اس کے بعد جاوے گا وہ آسمان کے بڑے چمکدار تارے کی طرح ہوگا۔ ان میں سے ہر مرد کے لیے دو دو بیبیاں ہونگی جن کی پنڈلیوں کا گودا گوشت کے پرے نظر آوے گا اور جنت میں کوئی بے جوڑ نہ ہوگا۔

۷۱۴۸- عَنْ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ اخْتَصَمَ الرَّحَالَ وَالنِّسَاءُ أَيُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ أَكْثَرُ فَسَأَلُوا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَثَلِ حَدِيثِ ابْنِ عُثَيْبَةَ

۷۱۴۸- محمد بن سیرین سے روایت ہے عورت اور مرد جھگڑے کہ جنت میں کون زیادہ ہونگے تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا انہوں نے کہا ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

۷۱۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ أَوَّلَ زُمْرَةٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالَّذِينَ يَلُونَهُمْ عَلَى أَشَدِّ كَوْكَبٍ ذُرِّي فِي السَّمَاءِ إِضَاءَةً لَأَيُّونُونَ وَلَا يَنْفَوْطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَنْفَلُونَ))

۷۱۴۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے جو گروہ جنت میں جائے گا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہونگے۔ پھر جو گروہ ان کے بعد جاوے گا وہ سب سے زیادہ چمکتے ہوئے تارے کی طرح ہوگا۔ اور جنتی نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ نہ تھوکیں گے نہ ناک سکیں گے۔ ان کی ننگھیاں سونے کی ہوں گی اور پسینہ سے مشک کی خوشبو آوے گی۔

(۷۱۴۷) قاضی نے کہا ظاہر حدیث سے یہ نکلا ہے کہ جنت میں عورتیں زیادہ ہونگی اور دوسری حدیث میں ہے کہ جہنم میں بھی عورتیں زیادہ ہونگی۔ پس دونوں حدیثوں سے یہ بات نکلی کہ عورتیں بہ نسبت مردوں کے خلقت میں زائد ہیں اور یہ حدیث آدنی عورتوں سے متعلق ہے ورنہ حوران بخشی ان کے سوا ہونگی۔ اس زمانہ میں مردم شماری کے نتائج سے بھی اکثر مقامات میں یہی متحقق ہوا کہ عورتیں بہ نسبت مردوں کے زائد ہیں اور عورتیں بہ نسبت مردوں کے کم مرتی ہیں۔ پس ہماری شریعت میں جو ایک مرد کو کئی عورتیں جائز ہو میں وہ فطرت اور عقلیت کے موافق ہے اور قیاس حضرت آدم علیہ السلام پر درست نہیں کیونکہ اس وقت دوسری کوئی عورت نہ تھی۔ علاوہ اس سے حضرت حوا میں وہ صفات تھیں جو اور عورتوں میں نہیں ہیں۔

ان کی انگلی ٹھپوں میں عود سلگتا ہوگا اور ان کی بیبیاں حوریں ہونگی بڑی آنکھ والی اور ان کی عادتیں ایک شخص کی عادتوں کے موافق ہونگی (یعنی سب کے اخلاق یکساں ہوں گے) اپنے باپ آدم کی صورت پر ہوں گے۔ ساٹھ ہاتھ کاقد ہوگا۔
۷۱۵۰- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں دو گروہوں کے بعد اتنا زیادہ ہے کہ پھر ان کے بعد کئی درجے ہوں گے۔

أَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَمَجَامِرُهُمُ الْيَاقُوتَةُ وَأَزْوَاجُهُمُ الْحُورُ الْعِينُ اٰخْتَلَفُوهُمُ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلَى صُوْرَةِ اٰبِيهِمْ اٰدَمَ سِتُوْنَ ذِرَاعًا فِي السَّمَاءِ))
۷۱۵۰- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِي عَلَى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ثُمَّ الدِّينَ يَلُوْنُهُمْ عَلَى اَشَدِّ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ اِضَاءَةً ثُمَّ هُمْ بَعْدَ ذَلِكَ مَنَازِلٌ لَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَتَوَلَّوْنَ وَلَا يَمْتَسِحُوْنَ وَلَا يَبْرُقُوْنَ اَمْشَاطُهُمُ الذَّهَبُ وَمَجَامِرُهُمُ الْيَاقُوتَةُ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ اٰخْتَلَفُوهُمُ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَّاحِدٍ عَلَى طُوْلِ اٰبِيهِمْ اٰدَمَ سِتُوْنَ ذِرَاعًا قَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَقَالَ اَبُو كُرَيْبٍ عَلَى خَلْقِ رَجُلٍ وَقَالَ ابْنُ اَبِي شَيْبَةَ عَلَى صُوْرَةِ اٰبِيهِمْ))

باب: جنت اور اہل جنت کی صفات اور ان کی صبح و شام کی تسبیحات کا بیان

بَابُ فِي صِفَاتِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا وَتَسْبِيحِهِمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا

۷۱۵۱- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ان کے برتن بھی سونے کے ہوں گے اور یہ کہ جنت والوں میں کوئی اختلاف نہ ہوگا نہ بغض۔ ان کے دل ایک دل کی طرح ہونگے اور وہ پاکی کریں گے اپنے پروردگار کی صبح اور شام (یعنی تسبیح کریں گے)۔

۷۱۵۱- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا اَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ((اَوَّلُ زُمْرَةٍ تَلْحَقُ الْجَنَّةَ صُوْرُهُمْ عَلَى صُوْرَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يَتَصَفَّوْنَ فِيهَا وَلَا يَمْتَسِحُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ فِيهَا اٰزِيْنُهُمْ وَأَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَمَجَامِرُهُمْ مِنَ الْيَاقُوتَةِ وَرَشْحُهُمُ الْمِسْكُ وَلِكُلِّ وَّاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ يُرَى مِخُّ سَاقِبِهِمَا مِنْ وَّرَاءِ اللَّحْمِ مِنَ الْحَسَنِ لَا اِخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ))

وَلَا تَبَاغُضُ قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ وَاحِدٌ يُسَبِّحُونَ اللَّهَ
بُكْرَةً وَعَشِيًّا))

۷۱۵۲- جابرؓ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے جنت کے لوگ کھاویں گے اور پیویں گے لیکن نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ کریں گے نہ ناک سکیں گے۔ لوگوں نے عرض کیا پھر کھانا کدھر جاوے گا؟ آپ نے فرمایا ایک ڈکار ہوگی اور پسینہ آوے گا اس میں مشک کی خوشبو ہوگی (بس ڈکار اور پسینہ سے کھانا تحلیل ہو جاوے گا) اور تسبیح اور تحمید (یعنی سبحان اللہ اور الحمد للہ) کا ان کو الہام ہوگا جیسے سانس کا الہام ہوتا ہے۔

۷۱۵۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۱۵۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۱۵۲- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ يَأْكُلُونَ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَفَلَّوْنَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ قَالُوا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشِحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّحْمِيدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفْسَ))

۷۱۵۳- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَى قَوْلِهِ ((كَرَشِحِ الْمِسْكِ))

۷۱۵۴- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَأْكُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فِيهَا وَيَشْرَبُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ وَلَا يَمْتَخِطُونَ وَلَا يَبُولُونَ وَلَكِنْ طَعَامُهُمْ ذَلِكَ جُشَاءٌ كَرَشِحِ الْمِسْكِ يُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالْحَمْدَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفْسَ قَالَ وَفِي حَدِيثٍ خَجَّاجٍ طَعَامُهُمْ ذَلِكَ))

۷۱۵۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس روایت میں بجائے تحمید کے تکبیر ہے۔

۷۱۵۵- وَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأَبْمَوِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَيُلْهَمُونَ التَّسْبِيحَ وَالتَّكْبِيرَ كَمَا تُلْهَمُونَ النَّفْسَ))

(۷۱۵۲) یعنی بہشت عالم پاک ہے وہاں کے کھانے کا فضلہ اس عالم کی طرح نہیں بلکہ وہاں کا فضلہ ڈکار اور خوشبودار پسینہ ہو کر نکل جایا کرے گا اور جیسے اس عالم کی زندگی ہوا کھینچنے اور سانس لینے پر موقوف ہے اس طرح اس عالم پاک میں سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا دم لینے کے قائم مقام ہو کر روح کا راحت افزا ہوگا۔

نووی نے کہا اہل سنت اور اکثر مسلمانوں کا مذہب یہ ہے کہ جنت کے لوگ کھاویں گے اور پیویں گے اور تمام مزرے اٹھائیں گے جنت میں اور یہ نعمتیں ہمیشہ رہیں گی کبھی ختم نہ ہوگی اور جنت کی نعمتیں دنیا کی نعمتوں کے ساتھ مشابہ ہیں صورت اور نام میں اور حقیقت ان کی اور ہے۔

۷۱۵۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جنت میں جاوے گا چین سے رہے گا بے غم رہے گا نہ کبھی اس کے کپڑے گھیس گے نہ جوانی اس کی ختم ہوگی (یعنی سدا جوان ہی رہے گا کبھی بوڑھلا نہ ہوگا)۔

۷۱۵۷- ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پکارے گا پکارنے والا (جنت کے لوگوں کو) مقرر تمہارے واسطے یہ ٹھہر چکا کہ تم تندرست رہو گے کبھی بیمار نہ پڑوے اور مقرر تم زندہ رہو گے کبھی نہ مرو گے اور مقرر تم جوان رہو گے کبھی رنج نہ ہو گا اور یہی مطلب ہے خدا کے اس قول کا کہ بہشت والے آواز دے جاویں گے یہ تمہاری بہشت ہے جس کے تم وارث ہوئے۔ اس وجہ سے کہ تم نیک اعمال کرتے رہے۔

۷۱۵۸- عبد اللہ بن قیس یعنی ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا مومن کو جنت میں ایک خیمہ ملے گا جو ایک ہی خولدار موتی کا ہو گا اور اس کی لہائی ساٹھ میل تک ہوگی۔ اس میں اس مومن کی بیبیاں ہوں گی اور وہ ان پر گھوما کرے گا۔ پھر ایک دوسرے کو نہ دیکھے گا (بوجہ کشادگی کے)۔

۷۱۵۹- عبد اللہ بن قیس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں ایک خولدار موتی کا خیمہ ہو گا جس کی چوڑائی ساٹھ میل کی ہوگی۔ اس کے ہر کونے میں لوگ ہوں گے جو دوسرے کونے والوں کو نہ دیکھتے ہوں گے۔ مومن ان پر دورہ کرے گا (کیونکہ وہ لوگ مومن کے گھر والے ہوں گے)۔

۷۱۶۰- ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا خیمہ ایک موتی ہو گا جس کا لہا اچان میں بھی ساٹھ میل کا ہو گا اس کے اور کونے میں مسلمان کی بیبیاں ہوگی جن کو دوسرے لوگ نہ دیکھ سکیں گے (یعنی ایک محل کے لوگ دوسرے محل کے لوگوں کو نہ

۷۱۵۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ لَا يَيْئَسُ لَا تَبْلَى ثِيَابُهُ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُ))

۷۱۵۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يُنَادِي مُنَادٍ إِنْ لَكُمْ أَنْ تَصْبِحُوا فَلَا تَسْقُمُوا أَبَدًا وَإِنْ لَكُمْ أَنْ تَحْيُوا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنْ لَكُمْ أَنْ تَشَبَّوْا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنْ لَكُمْ أَنْ تَعْمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا)) فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ وَتَوَدُّوا أَنْ يَلَكُمْ الْجَنَّةُ أَوْ رِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

۷۱۵۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنْ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةٌ مِنْ لَوْلَاةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُولُهَا سِتُونَ مِيلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا))

۷۱۵۹- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((فِي الْجَنَّةِ خَيْمَةٌ مِنْ لَوْلَاةٍ مُجَوَّفَةٍ عَرْضُهَا سِتُونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ مَا يَرَوْنَ الْآخِرِينَ يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ))

۷۱۶۰- عَنْ أَبِي مُوسَى بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْخَيْمَةُ ذُرَّةٌ طُولُهَا فِي السَّمَاءِ سِتُونَ مِيلًا فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ لِلْمُؤْمِنِ لَا يَرَاهُمْ

الْأَعْرُونَ))

دیکھیں گے بوجہ وسعت اور دوری کے۔

۷۱۶۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سحان اور جحان اور نیل اور فرات جنت کی نہروں میں سے ہیں۔

۷۱۶۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَحَابٌ وَجَنَابٌ وَالْفُرَاتُ وَالنَّيْلُ كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ))

باب: جنت کے ایک گروہ کا بیان جن کے دل چڑیوں کے سے ہوں گے

بَابُ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفِيدَتُهُمْ مِثْلُ أَفِيدَةِ الطَّيْرِ

۷۱۶۲- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں کچھ لوگ جاویں گے جن کے دل چڑیوں کے سے ہیں۔

۷۱۶۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَدْخُلُ الْجَنَّةَ أَقْوَامٌ أَفِيدَتُهُمْ مِثْلُ أَفِيدَةِ الطَّيْرِ))

۷۱۶۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے حضرت آدم کو بنایا اپنی صورت پر ان کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا۔ جب ان کو بنا چکا تو فرمایا جا اور ان فرشتوں کو سلام کر اور وہاں کئی فرشتے بیٹھے ہوئے تھے اور سن وہ تجھے کیا جواب دیتے ہیں۔ کیونکہ تیرا اور تیری اولاد کا یہی سلام ہے۔

۷۱۶۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طُولُهُ سِتُونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ أَذْهَبَ فَلَئِمَّ عَلَى أَوْلَادِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٌ

(۷۱۶۱) نووی نے کہا سحان اور جحان جیحون کے سوا ہیں یہ سحان اور جحان جو حدیث میں مذکور ہیں وہ ارمن کے بلاد میں ہیں تو جحان مصیصہ کی نہر ہے اور سحان اوزنہ کی اور یہ دونوں بہت بڑی نہریں ہیں۔ ان دونوں میں جحان بڑی ہے اور جوہری نے جو صحاح میں کہا کہ جحان شام میں ایک نہر ہے غلط ہے یا شام سے مراد ارمن کے بلاد ہیں مجازاً بوجہ قرب کے۔ حدیثی نے کہا سحان ایک نہر ہے مصیصہ کے پاس اور وہ سکون کے سوا ہے۔ صاحب نہا یہ نے کہا سحان اور جحان دونوں نہریں عوامم میں مصیصہ کے پاس ہیں اور طرطوس کے اور جیحون وہ ایک نہر ہے خراسان کے پر سے نکلنے کے پاس اور وہ جحان کے سوا ہے۔ اسی طرح سکون مغار ہے سحان کے اور قاضی عیاض نے جو کہا کہ یہ چار نہریں بلاد اسلام کی بڑی نہریں ہیں نیل مصر میں اور فرات عراق میں اور سحان اور جحان یا سکون اور جیحون خراسان میں تو اس میں کئی غلطیاں ہیں ایک تو یہ کہ فرات عراق میں نہیں ہے بلکہ وہ فاصل ہے درمیان شام اور جزیرہ کے۔ دوسرے سحان اور جحان اور ہیں اور سکون اور جیحون اور تیسرے یہ کہ سحان اور جحان شام میں نہیں بلکہ ارمن کے بلاد میں قریب شام کے۔ اور یہ جو فرمایا کہ جنت کی نہریں ہیں اس کے دو معنی ہیں ایک تو یہ کہ وہاں اسلام پھیل جاوے گا اور ان نہروں کا پانی جن سے مسلمانوں کا جسم بنے گا جنت میں جاوے گا۔ دوسرے یہ کہ درحقیقت ان نہروں میں جنت کا ایک مادہ ہے کیونکہ جنت پیدا ہو چکی ہے اور موجود ہے اور اہل سنت کا یہی مذہب ہے اور یہی معنی صحیح ہے اور کتاب الایمان میں گزرے کہ فرات اور نیل جنت سے نکلے ہیں اور بخاری میں ہے کہ سدرۃ المنتہی کی جڑ سے۔ اتنی

(۷۱۶۲) یعنی نرم اور ضعیف خدا کے خوف سے یا متوکل چڑیوں کی طرح۔

(۷۱۶۳) اللہ جل جلالہ نے حضرت آدم کو بنایا اپنی صورت پر یعنی آدم کی صورت پر جو صورت ان کی دنیا میں تھی اور جس پر مرے اسی صورت پر پیدا ہوئے اور اس حدیث کی شرح اوپر گزر چکی۔

آدم ساٹھ ہاتھ کے تھے پھر ان کے بعد لوگوں کے قد گھٹتے گئے یعنی حضرت آدم سے ہوتا زمانہ بنید ہوتا گیا آدمیوں کے

حضرت آدم گئے اور کہا السلام علیکم۔ فرشتوں نے جواب میں کہا السلام علیک ورحمة اللہ تو ورحمة اللہ بڑھایا۔ تو جو کوئی بہشت میں جائے گا وہ آدم کی صورت پر ہوگا یعنی ساتھ ہاتھ کا لہبا۔ (حضرت نے فرمایا آدمؑ ساتھ ہاتھ کے تھے) پھر ان کے بعد لوگوں کے قد گھٹتے گئے اب تک۔

فَاسْمِعْ مَا يُجِيبُونَكَ فَإِنَّمَا تَجِيبُكَ وَتَحِيَّةٌ ذُرِّيَّتِكَ قَالَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ فَرَأَوْهُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ وَطَوَّلُهُ سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ))

باب: جہنم کا بیان (خدا ہم کو اس سے بچا دے)

بَابٌ فِي شِدَّةِ حَرِّ نَارِ جَهَنَّمَ وَبَعْدِ قَعْرِهَا وَمَا تَأْخُذُ مِنَ الْمُعَذِّبِينَ

۷۱۶۳- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس دن جہنم لائی جائے گی اس کی ستر ہزار بائیں ہوگی اور ہر ایک باگ کو ستر ہزار فرشتے بھیجے ہوں گے (تو کل فرشتے جو جہنم کو کھینچ کر لائیں گے چار ارب نوے کروڑ ہوں گے)۔

۷۱۶۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجْرُونَهَا))

۷۱۶۵- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ آگ شہداری جس کو آدمی روشن کرتا ہے ایک حصہ ہے اس میں گرمی کا جہنم کی آگ میں ایسے ستر حصے گرمی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا قسم خدا کی یہی آگ کافی تھی (جلانے کے لیے) یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا وہ تو اس سے ساٹھ پر نو حصے زیادہ گرم ہے ہر حصہ میں اتنی گرمی ہے۔

۷۱۶۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((نَارُكُمْ هَذِهِ الَّتِي يُوقِدُ ابْنُ آدَمَ جُزْءًا مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ)) قَالُوا وَاللَّهِ إِنْ كَانَتْ لِكَافِيَةٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((فَإِنَّهَا فَضَّلَتْ عَلَيْهَا بِسَبْعَةِ وَسْتِينَ جُزْءًا كَلِّهَا مِثْلُ حَرِّهَا))

۷۱۶۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرے

۷۱۶۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزُّنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((كَلِّهِنَّ مِثْلُ حَرِّهَا))

۷۱۶۷- ابو ہریرہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

۷۱۶۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ

اللہ قد بھی گھٹتے گئے۔ بہشت میں سب برابر ہو جائیں گے۔ ہر چہ ساتھ ہاتھ کا اس وقت میں خوشنما نہیں معلوم ہوتا اس واسطے کہ ہمارے قد چھوٹے چھوٹے ہیں۔ لیکن بہشت میں خوشنما معلوم ہوگا اس واسطے کہ سب برابر ہو جائیں گے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ السلام علیکم کرنا اور جواب میں وعلیک السلام ورحمة اللہ کہنا حضرت آدم علیہ السلام کی سنت ہے جو سلام علیک چھوڑ کے بندگی یا بحر لیا آداب یا کورنش کرے وہ درحقیقت ناخلف ہے کہ اس نے اپنے قد میں خاندان کی راہ چھوڑی بلکہ جس نے آدم کا طریقہ چھوڑا جو اللہ تعالیٰ نے ان کو بتلایا وہ آدمی نہیں ہے۔ (تحفۃ الاحیاء)

تھے اتنے میں ایک دھماکے کی آواز آئی آپ نے فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ ایک پتھر ہے جو جہنم میں پھینکا گیا تھا ستر برس پہلے وہ جا رہا تھا اب اس کی تہ میں پہنچا (معاذ اللہ جہنم اتنی گہری ہے کہ اس کو چوٹی سے تہ تک ستر برس کی راہ ہے اور وہ بھی اس تیز حرکت سے جیسے پتھر اوپر سے نیچے کو گرتا ہے)۔

۷۱۶۸- ابو ہریرہؓ سے دیے گئی روایت ہے جیسے اوپر گزرا اس میں یہ ہے کہ وہ پتھر نیچے گرا۔ تم نے اس کا دھماکہ سنا۔

۷۱۶۹- سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے بعضوں کو ٹخنوں تک آگ پکڑے گی اور بعضوں کو ازار باندھنے کی جگہ تک اور بعضوں کو گردن تک۔

۷۱۷۰- سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضوں کو جہنم کی آگ ٹخنوں تک پکڑے گی بعضوں کو ٹخنوں تک بعضوں کو کمر بند تک بعضوں کو ہنسی تک۔

۷۱۷۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں بجائے حجز کے حقوق بھی وہی ازار باندھنے کی جگہ۔

۷۱۷۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت اور دوزخ نے جھگڑا کیا۔ دوزخ نے کہا مجھ میں بڑے بڑے زور دار مغرور لوگ آویں گے اور جنت نے کہا مجھ میں ناتواں مسکین لوگ آویں گے۔ اللہ جل جلالہ نے دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں جس کو چاہوں گا تجھ سے عذاب کروں گا اور جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے میں جس پر

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إذ سمع وجنة فقال النبي ﷺ ((تذكرون ما هذا)) قال قلنا الله ورسوله أعلم قال ((هذا حجر رمي به في النار منذ سبعين خريفا فهو يهوي في النار الآن حتى انتهى إلى قعرها))

۷۱۶۸- عن أبي حازم عن أبي هريرة بهذا الإسناد وقال ((هذا وقع في أسفلها فسمعهم وجنتها))

۷۱۶۹- عن سمره أنه سمع نبي الله ﷺ يقول ((إن منهم من تأخذه النار إلى كعبتيه ومنهم من تأخذه إلى حجزته ومنهم من تأخذه إلى عنقه))

۷۱۷۰- عن سمره بن جندب أن النبي ﷺ قال ((منهم من تأخذه النار إلى كعبتيه ومنهم من تأخذه النار إلى ركبتيه ومنهم من تأخذه النار إلى حجزته ومنهم من تأخذه النار إلى فوقه))

۷۱۷۱- عن سعيد بهذا الإسناد وجعل مكان حجزته حصونه.

۷۱۷۲- عن أبي هريرة قال قال رسول الله ﷺ ((احتججت النار والجنة فقالت هذه يدخلني الجبارون والمنتكبرون وقالت هذه يدخلني الضعفاء والمساكين فقال الله عز وجل لهذه أنت عذابي أعذب بك من أشاء ورثما قال أصيب بك من أشاء وقال لهذه

أَنْتَ رَحِمْتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمْ مَلُؤَهَا))

۷۱۷۳- عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قَالَ ((تَخَاجَتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُسْتَجَبِرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلْنِي إِلَّا ضِعْفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَعَجَزُهُمْ فَقَالَ اللَّهُ لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحِمْتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أَعَذِبُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمْ مَلُؤَهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِي فَيَضَعُ قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطُ قَطُ فَهَذَا لِكَ تَمْتَلِي وَيُزَوِّي بَعْضُهَا إِلَيَّ بَعْضُ))

۷۱۷۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت اور دوزخ نے بحث کی۔ دوزخ نے کہا مجھ میں وہ لوگ آویں گے جو متکبر اور زور والے ہیں اور جنت نے کہا مجھے کیا ہوا مجھ میں وہی لوگ آویں گے جو ناتواں ہیں لوگوں میں اور خراب ہیں اور عاجز ہیں (یعنی اکثر یہی لوگ ہو گئے)۔ جب اللہ نے فرمایا جنت سے تو میری رحمت ہے میں تیرے ساتھ رحمت کرتا ہوں جس پر چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے میں عذاب کرتا ہوں تیرے ساتھ جس کو چاہتا ہوں اپنے بندوں میں سے اور تم دونوں بھری جاؤ گی لیکن دوزخ نہ بھرے گی (اور سیر نہ ہو گی) پھر پروردگار اپنا پاؤں اس پر رکھ دے گا۔ وہ کہے گی بس بس۔ تب بھر جاوے گی اور ایک پر ایک سٹ جاوے گی۔

۷۱۷۳- عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي ﷺ قَالَ ((تَخَاجَتِ النَّارُ وَالْجَنَّةُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُسْتَجَبِرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَا يَدْخُلْنِي إِلَّا ضِعْفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَعَجَزُهُمْ فَقَالَ اللَّهُ لِلْجَنَّةِ أَنْتِ رَحِمْتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ أَنْتِ عَذَابِي أَعَذِبُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمْ مَلُؤَهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِي فَيَضَعُ قَدَمَهُ عَلَيْهَا فَتَقُولُ قَطُ قَطُ فَهَذَا لِكَ تَمْتَلِي وَيُزَوِّي بَعْضُهَا إِلَيَّ بَعْضُ))

(۷۱۷۳) نووی نے کہا یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے اور اوپر گزر چکا کہ ان احادیث میں دو مذہب ہیں ایک تو جمہور سلف اور طائفہ متکلمین کا وہ یہ ہے کہ ان کی تاویل نہ کریں گے بلکہ ان پر ایمان لادیں گے کہ وہ حق ہیں اور مراد وہ معنی ہے جو اللہ کے لائق ہے اور ظاہری معنی مراد نہیں ہے (یعنی وہ ظاہری جو متعارف ہے اور خاص ہے مخلوقات سے اور مراد مذہب متکلمین کا یہ ہے کہ ان کی تاویل کریں گے جیسے لائق ہے اس مذہب کے موافق اس حدیث کی تاویل میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں قدم سے مراد حقدم ہے یعنی وہ لوگ رکھے گا جو آگ سے اللہ تعالیٰ نے تیار کئے تھے عذاب کے لیے۔ دوسرے یہ کہ قدم سے بعض مخلوقات کا قدم مراد ہے۔ تیسرے یہ کہ قدم سے کوئی مخلوق مراد ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ سب تاویلات فاسدہ ہیں اور قدم سے مراد پروردگار کا قدم مراد ہے اور دوسری روایت میں لام مسلم کی راجل کا لفظ موجود ہے اور وہ مرادف ہے قدم کے اور راجل سے جماعت کا مراد لیرا بطلان ہے حدیث کا۔ اس لیے کہ دوسری روایت قدم کی تائید کرتی ہے راجل کے معنی ظاہری کو اور معلوم نہیں ہوتا کہ ان متکلمین نے ایسی تاویلیں کیوں کیں اور آیات اور احادیث بے شمار کو اپنے زعم فاسد سے کیوں بگاڑا کیا خوب ہونا اگر وہ اپنے زعم کو ان آیات اور احادیث سے بگاڑتے اور جس تزییہ کو انھوں نے اپنے دل سے تراشا ہے اس سے باز آتے۔ خداوند تعالیٰ جن باتوں سے پاک ہے وہ قرآن مجید میں بیان کر دی گئیں نہ وہ جتا ہے نہ جتا گیا ہے نہ اس کے جوڑ کا کوئی ہے نہ کوئی چیز اس کے مثل ہے اور حدیث میں ہے کہ وہ نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے نہ سوتا ہے نہ اٹھتا ہے اس کی ذات میں کوئی عیب نہیں ہے۔ بس یہی تزییہ شرعی ہے اور جن باتوں کو خداوند تعالیٰ نے اپنے لئے ثابت کیا اس کے رسول نے ثابت کیا ان سے تزییہ کرنا حماقت اور بے وقوفی ہے جیسے اترنا چرھنا بننا دیکھنا سنا تعجب کرنا بیٹھنا آواز دینا بات کرنا آنا جانا ہاتھ آکھ پاؤں منہ قدم یہ سب صفات قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں اور اس باب میں اس قدر بے شمار آیات اور احادیث ہیں کہ تاویل اور تحریف کی گنجائش نہیں۔ اس لیے صحیح اور اسلم وہی چال ہے جو سلف رحمہم اللہ کی چال تھی کہ جو صفات پروردگار کی قرآن و حدیث میں آئی ہیں وہ اپنے ظاہر معنی لغوی پر محمول ہیں ان میں تاویل اور تحریف درست نہیں نہ تشبیہ ان کی مخلوقات کی صفات کے ساتھ۔ کیونکہ اللہ جل جلالہ کی ذات اور صفات دونوں پاک ہیں تشبیہ سے۔

۷۱۷۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۱۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ((اخْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ)) وَاقْتَصَرَ الْحَدِيثُ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي الزُّنَادِ.

۷۱۷۵- وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں بجائے قدمہ کے رجلہ ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدم سے حدیث میں پاؤں مراد ہے اور باطل ہے قول امام ابو بکر بن خورک کا جس نے کہا کہ رجل کی روایت صحیح اور ثابت نہیں ہے کیونکہ رجل اس روایت میں موجود ہے اور وہ صحیح ہے۔ اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر اللہ اپنی مخلوقات میں سے کسی پر ظلم نہ کرے گا اور جنت کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا۔

۷۱۷۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَخَابَتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ أُوثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ وَقَالَتِ الْجَنَّةُ فَمَا لِي لَأ يَدْخُلَنِي إِلَّا ضَعْفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُهُمْ وَغَيْرُهُمْ قَالَ اللَّهُ لِلْجَنَّةِ إِنَّمَا أَنْتِ رَحْمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ مِنْ عِبَادِي وَقَالَ لِلنَّارِ إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابِي أَعَذَّبُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ مِنْ عِبَادِي وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْكُمَا مَلْؤُهَا فَأَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْنَلِي حَتَّى يَضَعَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى رِجْلَهُ تَقُولُ قَطُّ قَطُّ قَطُّ لَهَا لِكَ تَمْنَلِي وَتَزْوِي بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ وَلَا يَظْلِمُ اللَّهُ مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا وَأَمَّا الْجَنَّةُ فَإِنَّ اللَّهَ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا))

۷۱۷۶- ابو سعید سے بھی ایسے ہی روایت ہے۔

۷۱۷۶- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اخْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ)) فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ إِلَى قَوْلِهِ وَلِكُلِّكُمَا ((عَلَيَّ مَلْؤُهَا)) وَكَمْ يَذْكَرُ مَا بَعْدَهُ مِنَ الزِّيَادَةِ.

۷۱۷۷- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا ہمیشہ

۷۱۷۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى

(۷۱۷۵) ☆ نووی نے کہا اس میں دلیل ہے ہل سنت کی کہ ثواب اعمال پر منحصر نہیں ہے کیونکہ یہ لوگ پیدا ہوتے ہی جنت میں جاویں گے اور یہی حکم ہے اطفال اور مجاہدین کا وہ بھی بغیر اعمال کے جنت میں جاویں گے اللہ کی رحمت اور فضل سے اور اس حدیث سے یہ نکلا کہ جنت کی وسعت بے حد ہے۔ کیونکہ حدیث صحیح میں ہے کہ ایک شخص کو جنت میں دس دنیا کے برابر جگہ ملے گی ہاں جو اس کے اس میں خالی جگہ رہے گی۔ اچھی

دورخ کہتی رہے گی اور کچھ ہے اور کچھ ہے (یعنی اور لوگوں کو مانگے گی) یہاں تک کہ مالک عزت والا بڑی برکت والا بلندی والا اپنا قدم اس میں رکھ دے گا تب وہ کہنے لگے گی بس بس۔ قسم تیری عزت کی اور ایک میں ایک سمٹ جاوے گی۔

۷۱۷۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرل

۷۱۷۹- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمیشہ جہنم میں لوگ ڈالے جائیں گے اور وہ یہی کہے گی اور کچھ ہے یہاں تک کہ پروردگار عزت والا اپنا قدم اس میں رکھ دے گا تب تو سمٹ کر ایک میں ایک رہ جاوے گی اور کہنے لگے گی بس بس۔ قسم تیری عزت اور کرم کی اور ہمیشہ جنت میں خالی جگہ رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک مخلوق کو پیدا کرے گا اور اس کو اس جگہ میں رکھے گا۔

۷۱۸۰- انس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں جتنی اللہ تعالیٰ چاہے گا اتنی جگہ خالی رہ جائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے لیے دوسری مخلوق پیدا کرے گا۔

۷۱۸۱- ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن موت کو لایا جائے گا ایک سفید مینڈھے کی شکل میں اور جنت اور دورخ کے بیچ میں اس کو ٹھہرایا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا اے جنت والو تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ اپنا سر اٹھاویں گے اور اس کو دیکھیں گے اور کہیں گے ہاں ہم پہچانتے ہیں یہ موت ہے۔ پھر کہا جاوے گا اے دورخ والو تم اس کو پہچانتے ہو؟ وہ سر اٹھاویں گے اور دیکھیں گے اور کہیں گے ہاں ہم پہچانتے ہیں یہ موت ہے۔ پھر حکم ہو گا وہ مینڈھاڑیخ کیا جاوے گا۔ پھر کہا جاوے گا اے جنت والو تم کو ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہیں ہے اور اے دورخ والو تم کو ہمیشہ رہنا ہے کبھی موت نہیں ہے۔ پھر رسول اللہ

اللہ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ فِيهَا رَبُّ الْعِزَّةِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ وَعِزَّتِكَ وَتَزُولُ بَغْضَهَا إِلَى بَعْضٍ))

۷۱۷۸- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ شَيْبَانَ.

۷۱۷۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ ((لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ يُلْقَى فِيهَا وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ حَتَّى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَتَزُولُ بَغْضَهَا إِلَى بَعْضٍ وَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ بِعِزَّتِكَ وَكِرَامَتِكَ وَلَا يَزَالُ فِي الْجَنَّةِ فَضْلٌ حَتَّى يُنْشِئَ اللَّهُ لَهَا خَلْقًا لِيَسْكِنَهُمْ فَضْلَ الْجَنَّةِ))

۷۱۸۰- عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((يَنْشِئُ مِنَ الْجَنَّةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَنْشِئَ ثُمَّ يُنْشِئُ اللَّهُ تَعَالَى لَهَا خَلْقًا مِمَّا نَشَاءُ))

۷۱۸۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُجَاءُ بِالْمَوْتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ كَبْشٌ أَمْلَحُ زَادَ أَبُو كَرْبٍ فَيُوقَفُ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَاتَّفَقَا فِي بَاقِي الْحَدِيثِ فَيَقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَشْرَبُونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ قَالَ وَيَقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا قَالَ فَيَشْرَبُونَ وَيَنْظُرُونَ وَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا. الْمَوْتُ قَالَ فَيُؤَمَّرُ بِهِ فَيَذْبَحُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خُلُودٌ فَلَا

نے یہ آیت پڑھی اور ڈرا انکو افسوس کے دن سے جب فیصلہ ہو جاوے گا اور وہ غفلت میں ہیں اور وہ یقین نہیں کرتے۔ آپ نے اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے دنیا کی طرف (یعنی دنیا میں ایسے مشغول ہیں کہ قیامت کا ڈر نہیں)۔
۷۱۸۲- ترجمہ دعویٰ جو گزرا۔

مَوْتٍ وَتَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودًا فَلَا مَوْتَ)) قَالَ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْذِرْتَهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ وَأَشَارَ يَدِهِ إِلَى الدُّنْيَا.

۷۱۸۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا أُدْخِلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ قِيلَ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ)) وَلَمْ يَقُلْ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ أَيْضًا وَأَشَارَ يَدِهِ إِلَى الدُّنْيَا.

۷۱۸۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ جنت والوں کو جنت میں اور دوزخ والوں کو دوزخ میں لے جاوے گا پھر پکارنے والا ان کے سچ کھرا ہو گا اور کہے گا اے جنت والو موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو موت نہیں ہے۔ ہر ایک اپنے مقام میں ہمیشہ رہے گا۔

۷۱۸۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يُدْخِلُ اللَّهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَيُدْخِلُ أَهْلَ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ فَيَقُولُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَتَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ كُلُّ خَالِدٍ لِمَا هُوَ فِيهِ))

۷۱۸۴- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جنت والے جنت میں جائیں گے اور دوزخ والے دوزخ میں تو موت لائی جائے گی اور جنت اور دوزخ کے سچ میں ذبح کی جاوے گی۔ پھر ایک پکارنے والا پکارے گا اے جنت والو اب موت نہیں ہے اور اے دوزخ والو اب موت نہیں ہے۔ جنت والوں کو یہ سن کر خوشی پر خوشی حاصل ہوگی اور دوزخ والوں کو رنج پر رنج زیادہ ہوگا۔

۷۱۸۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَصَارَ أَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ أَتَى بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبِحُ ثُمَّ يُنَادِي مَنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ وَتَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزِدَادُ أَهْلَ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزِدَادُ أَهْلَ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ))

۷۱۸۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کافر کا دانت یا اس کی کھلی اُحد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس

۷۱۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((ضِرْمَنُ الْكَافِرِ أَوْ نَابُ الْكَافِرِ مِثْلُ

(۷۱۸۵) ☆ یہ اس واسطے ہو گا تاکہ عذاب زیادہ ہو اور یہ سب باتیں ممکن ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ان پر قدرت ہے اور مجھ صادق نے ان کی خبر دی اس لیے ایمان ان پر واجب ہے۔ (نووی)

أَحَدٌ وَغَلَطَ جَلْدِهِ مَسِيرَةَ ثَلَاثٍ))

کی کھال کی دبازت اور گندگی تین دن کی راہ ہوگی۔

۷۱۸۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ ((مَا بَيْنَ

۷۱۸۶- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

مَنْكِبِي الْكَافِرِ فِي النَّارِ مَسِيرَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ

نے فرمایا کافر کے دونوں موئذھوں کے بیچ میں تیز رو سوار کے

الْمُسْرِعِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ الْوَكَيْعِيُّ فِي النَّارِ

تین دن کی راہ ہوگی۔

۷۱۸۷- عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ

۷۱۸۷- حارثہ بن وہب سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا کیا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ

میں تم کونہ بتلاؤں جنت کے لوگ؟ لوگوں نے کہا بتلائیے فرمایا ہر

الْجَنَّةِ قَالُوا بَلَى قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تا تو اس لوگوں کے نزدیک ذلیل اگر قسم کھالیوے اللہ کے بھروسے

كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لِأَبْرَةٍ

پر البیتہ اللہ تعالیٰ اس کو سچا کر دے اور پھر فرمایا کیا میں تم کونہ بتلاؤں

ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ قَالُوا بَلَى قَالَ

دوزخ والے؟ لوگوں نے عرض کیا کیوں نہیں بتلائیے آپ نے

كُلُّ غُتْلٍ جَوَاطِئِ مُسْتَكْبِرٍ

فرمایا ہر جھگڑالو بڑے پیٹ والا مغرور یا ہر موٹا مغرور یا ہر مال جمع

کرنے والا مغرور۔

۷۱۸۸- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ

۷۱۸۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

قَالَ ((أَلَا أَدُلُّكُمْ))

۷۱۸۹- عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ الْخَزَاعِمِيِّ يَقُولُ

۷۱۸۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ دوزخ والا ہر

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ

موٹا حرام خور چغل خور یا دغا بازی سے ایک قوم میں شریک ہونے

الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعِّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى

والا گھمنڈ والا ہے۔

اللَّهِ لِأَبْرَةٍ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَوَاطِئِ

نزدیک مقبول ہیں گو دنیا داروں کی نظروں میں حقیر ہیں۔

زَنِيمٍ مُتَكَبِّرٍ))

۷۱۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

۷۱۹۰- حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((رُبُّ

کئی لوگ ایسے ہیں جن پر غبار پڑا ہوا ہے پریشان حالت میں

أَشْعَثَ مَذْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ

دروازوں پر سے دھکیلے جاتے ہیں پر اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے

لَأَبْرَةٍ))

پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کرے (یعنی خدا کے

نزدیک مقبول ہیں گو دنیا داروں کی نظروں میں حقیر ہیں۔)

۷۱۹۱- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ حَطَبَ

۷۱۹۱- عبد اللہ بن زمعہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے خطبہ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ النَّاقَةَ

پڑھا اور حضرت صالح کی اونٹنی کا ذکر کیا اور اس شخص کا ذکر کیا

وَذَكَرَ الَّذِي عَقَرَهَا فَقَالَ ((إِذْ أَنْبَعَتْ أَشْفَاهَا

جس نے اس اونٹنی کو زخمی کیا۔ آپ نے فرمایا جب اٹھا اس قوم

میں کا بڑا بد بخت تھا اس کام کے لیے ایک شخص عزت والا شریعہ مفسد خبیث اپنے کنبہ کا زور رکھنے والا جیسے ابو زمعہ ہے۔ پھر عورتوں کا ذکر کیا اور ان کے مقدمہ میں نصیحت کی فرمایا کس واسطے تم میں سے کوئی اپنی عورت کو مارتا ہے جیسے لونڈی یا غلام کو مارتا ہے اور شاید وہ اسی دن شام کو اس کو اپنے پاس سلاوے (توشام کو محبت اور دن کو ایسی سخت مار نہایت نامناسب ہے)۔ پھر لوگوں کو نصیحت کی گوز پر ہنسنے سے اور فرمایا کیوں تم میں سے کوئی ہنستا ہے اس کام پر جو خود بھی کرتا ہے (یعنی ہوا کا صادر ہونا ضروری ہے اور ہر ایک آدمی گوز لگاتا ہے پھر دوسرے پر ہنسانا دانی ہے)۔

۷۱۹۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے عمرو بن لُحیٰ کو دیکھا جو بنی کعب (ان لوگوں) کا باپ تھا (یعنی جدِ اعلیٰ) وہ اپنی آنتیں کھینچ رہا ہے جہنم میں۔

۷۱۹۳- سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے بچہ وہ جانور ہے جس کا دودھ دوہنا موقوف کیا جاتا ہے بتوں کے لیے تو کوئی آدمی اس جانور کا دودھ نہ دوہ سکتا اور ساتھ وہ ہے جس کو اپنے معبودوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اس پر کوئی بوجھ نہ لادتے تھے اور ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو دیکھا وہ اپنی آنتیں کھینچ رہا تھا اور سب سے پہلے ساتھ اسی نے نکالا۔

۷۱۹۴- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو قسمیں ہیں دوزخیوں کی جن کو میں نے نہیں دیکھا (یعنی دنیا میں ابھی وہ پیدا نہیں ہوئے) ایک تو وہ لوگ جن کے پاس کوڑے ہیں تل کی دموں کی طرح اور لوگوں کو ان سے مارتے ہیں (ظلم

الْبَعَثَ بِهَا رَجُلٌ غَزِيرٌ عَارِمٌ قَبِيحٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَفْعَةَ) ثُمَّ ذَكَرَ النِّسَاءَ فَوَعَّظَ فِيهِنَّ ثُمَّ قَالَ إِيَّامٌ يَجْلِدُ أَحَدَكُمْ امْرَأَتَهُ فِي رِوَايَةِ أَبِي بَكْرٍ ((جَلَدَ الْمَاةِ)) وَفِي رِوَايَةِ أَبِي كُرَيْبٍ ((جَلَدَ الْعَبْدَ وَالْعَلَّةَ يُضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ)) ثُمَّ وَعَّظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْفَةِ فَقَالَ ((إِيَّامٌ يَضْحَكُ أَحَدَكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ))

۷۱۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ لُحَيِّ بْنِ قَمْعَةَ بْنِ خَيْدِيفِ ابْنِ بَنِي كَعْبٍ هُوَ لَئِنِّي يَجْرُ قَصَبُهُ فِي النَّارِ))

۷۱۹۳- عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ يَقُولُ إِنَّ الْبَحِيرَةَ الَّتِي يُنْعَقُ دَرُّهَا لِلطَّوَاغِيتِ فَلَا يَحْكُمُهَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ وَأَمَّا السَّابِقَةُ الَّتِي كَانُوا يُسَيِّبُونَهَا لِأَبْنَتِهِمْ فَلَا يُحْمَلُ عَلَيْهَا شَيْءٌ وَقَالَ ابْنُ الْمُسَيْبِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرِ الْخَزَاعِمِيِّ يَجْرُ قَصَبُهُ فِي النَّارِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السُّيُوبَ))

۷۱۹۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((صِنْفَانِ مِنَ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ))

(۷۱۹۳) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے اور بعضے کافر مرتے ہی وہاں بھیج دیے جاتے ہیں۔

۷۱۹۴ دوسری روایت میں ہے کہ اسی نے ساتھ کو نکالا تھا (ساتھ وہ جانور ہے جو شرک اپنے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اور اس پر بوجھ نہ لادتے تھے)۔

سے) اور ایک عورتیں ہیں جو کپڑا پہنے ہیں پرنگی ہیں (یا خدا تعالیٰ کا ان پر احسان ہے پر وہ شکر نہیں کرتیں)۔ خاوند کو سیدھے راستے سے بہکانے والیاں خود بہکنے والیاں (یا ملکتے ہوئے چلنے والیاں ملکتے ہوئے اپنے کندھوں کو اتراتے ہوئے) ان کے سر گویا تختی اونٹوں کے کوبان ہیں (جوڑا پیدا کرنے والیاں کپڑا موباف لگا کر) ایک طرف جھکے ہوئے وہ جنت میں نہ جاویں گی بلکہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو اتنی اتنی دور سے آتی ہے (یہ عورتیں کافر ہوں گی اگر ان باتوں کو حلال سمجھ کر کرتی ہوں ورنہ مراد یہ ہے کہ اول دہلہ میں ان کو جنت نصیب نہ ہوگی)۔

۷۱۹۵- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب ہے اگر تو دیر تک جیسا تو دیکھے گا ایسے لوگوں کو جن کے ہاتھوں میں نکل کی دم کی طرح ہوں گے (یعنی کوڑے) اور وہ صبح کریں گے اللہ تعالیٰ کے غصے میں اور شام کریں گے اللہ کے قہر میں۔

۷۱۹۶- ترجمہ دہلی ہے۔ اس میں بجائے قہر کے لعنت ہے۔

وَبِنَاءِ كَامِيَّاتٍ عَارِيَّاتٍ مُمِيلَاتٍ مَائِلَاتٍ
رُغُوسُهُنَّ كَأَسِيمَةِ الْبَيْحِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ
الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنْ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ
مَسِيرَةٍ كَذَا وَكَذَا))

۷۱۹۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُوشِكُ إِنْ طَأَتْ بِكَ مَدَّةٌ أَنْ تَرَى قَوْمًا فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ يَعْتَوْنَ فِي غَضَبِ اللَّهِ وَيُرْوَحُونَ فِي مَسْخَطِ اللَّهِ))

۷۱۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنْ طَأَتْ بِكَ مَدَّةٌ أَوْ شَكْتَ أَنْ تَرَى قَوْمًا يَعْتَوْنَ فِي مَسْخَطِ اللَّهِ وَيُرْوَحُونَ فِي لَعْنَتِهِ فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلُ أَذْنَابِ الْبَقَرِ))

بَابُ فَنَاءِ الدُّنْيَا وَبَيَانِ الْحَشْرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۷۱۹۷- عَنْ مُسْتَوْرِدِ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى فِيهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((وَاللَّهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ بِصِغَةِ هَذِهِ وَأَشَارَ يَحْتَى بِالسِّيَابَةِ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ تَرْجِعُ)) وَفِي حَدِيثِهِمْ حَيْثَمَا غَيْرَ يَحْتَى سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ذَلِكَ وَفِي حَدِيثِ أَبِي أَسَامَةَ عَنْ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ أَحْمَدَ بْنِ يَحْيَى فِيهِ حَدِيثُهُ أَيْضًا قَالَ وَأَشَارَ

باب : دنیا کے فنا اور حشر کا بیان

۷۱۹۷- مستورد بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی دنیا آخرت کے سامنے ایسا ہے جیسے کوئی تم میں سے یہ انگلی ڈالے اور سبھی نے کلہ کی انگلی سے اشارہ کیا دریا میں پھر دیکھے تو کتنی تری دریا میں سے لاتا ہے (تو جتنا پانی انگلی میں لگا رہتا ہے وہ گویا دنیا ہے اور وہ دریا آخرت ہے۔ یہ نسبت دنیا کو آخرت سے اور چونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت دائمی ہوتی ہے اس واسطے اس سے بھی کم ہے)۔

إِسْتَعِيلُ بِالْإِيْتَامِ

۷۱۹۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((يُحْشَرُونَ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةَ عُرَاةٍ عُرُلًا)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ النَّسَاءُ وَالرِّجَالُ جَمِيعًا يَنْظُرُونَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَا عَائِشَةُ الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ))

۷۱۹۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن لوگ حشر کے جاویں گے ننگے پاؤں ننگے بدن بن ختنہ کئے ہوئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مرد اور عورت ایک ساتھ ہوں گے تو ایک دوسرے کو دیکھے گا۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ وہاں کی مصیبت ایسی سخت ہوگی کہ کوئی دوسرے کو نہ دیکھے گا (اپنے اپنے فکر میں ہوں گے)۔

۷۱۹۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرل

۷۱۹۹- عَنْ حَتِيمِ بْنِ أَبِي صَبِيْرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِي حَدِيثِهِ ((عُرُلًا))

۷۲۰۰- ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے انھوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خطبہ میں تم اللہ سے ملو گے پاپیادہ ننگے پاؤں ننگے بدن بن ختنہ (جیسے پیدا ہوئے تھے)۔

۷۲۰۰- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ ((إِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللَّهِ مُشَاةَ حُفَاةِ عُرَاةٍ عُرُلًا)) وَلَمْ يَذْكُرْ زُهَيْرٌ فِي حَدِيثِهِ يَحْطُبُ

۷۲۰۱- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ خطبہ پڑھنے کو کھڑے ہوئے ہم میں وعظ کا خطبہ (اس سے معلوم ہوا کہ وعظ کھڑے ہو کر کہنا درست ہے) تو فرمایا اے لوگو! تم اللہ کی طرف حشر کے جاؤ گے ننگے پاؤں بن ختنہ جیسے ہم نے پیدا کیا اول بار ویسے ہی دوبارہ پیدا کریں گے۔ یہ وعدہ ہے ہمارا جس کو ہم کرنے والے ہیں۔ خبردار رہو سب سے پہلے تمام مخلوقات میں حضرت ابراہیم کو قیامت کے دن کپڑے پہنائے جائیں گے اور آگاہ رہو کہ میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے پھر ان کو بائیں طرف ہٹایا جاوے گا (کافروں کی طرف) میں عرض کروں گا اے مالک میرے یہ تو میرے اصحاب ہیں۔ جواب میں کہا جاوے گا تم نہیں جانتے انھوں نے کیا گن کیا تمہارے بعد۔ میں وہی کہوں گا جو نیک بندے (حضرت عیسیٰ) نے کہا میں تو ان لوگوں پر اس

۷۲۰۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَامَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَطْبًا بِمَوْعِظَةٍ فَقَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تُحْشَرُونَ إِلَى اللَّهِ حُفَاةَ عُرَاةٍ عُرُلًا كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعَدْنَا عَلَيْنا بِأَنَّ كُنَّا فَاعِلِينَ أَلَا وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يَكْسِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَلَا وَإِنَّهُ سَيَجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤَخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشَّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أَمْحَاهِمْ فَيَقَالَ إِنَّكَ لَا تَنْزِي مَا أَخَذْتُوا بِعَذَابِكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ)) رَوَيْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَقَّيْتِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ

وقت تک گواہ تھا جب تک ان میں تھا پھر جب تو نے مجھ کو اٹھالیا تو تو ان پر نگہبان تھا (اور مجھ کو ان کا علم نہ رہا) اور تو ہر چیز پر گواہ ہے (یعنی تیرا علم سب جگہ ہے)۔ اگر تو ان کو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور جو تو ان کو بخش دیوے تو تو غالب ہے حکمت والا۔ پھر مجھ سے کہا جاوے گا یہ لوگ مرتد ہو گئے (یعنی اسلام سے پھر گئے) جب تو ان سے جدا ہوا۔

۷۲۰۲- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ تین گروہوں پر اکٹھا کئے جاویں گے (یہ وہ حشر ہے جو قیامت سے پہلے دنیا ہی میں ہو گا اور یہ سب نشانیوں کے بعد آخری نشانی ہے) بعضے خوش ہو گئے بعضے ڈرتے ہوں گے۔ دو ایک اونٹ پر ہو گئے تین ایک اونٹ پر ہو گئے۔ چار ایک اونٹ پر ہو گئے۔ دس ایک اونٹ پر ہو گئے اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی جب وہ رات کو ٹھہریں گے تو آگ بھی ٹھہر جاوے گی اسی طرح جب دو پہر کو سوویں گے تب بھی آگ ٹھہر جاوے گی اور جہاں وہ صبح کو پہنچیں گے آگ بھی صبح کرے گی جہاں وہ شام کو پہنچیں گے آگ بھی وہیں ساتھ شام کرے گی (غرض کہ سب لوگوں کو ہانک کر شام کے ملک کو لے جاوے گی)۔

باب: قیامت کے دن کا بیان

۷۲۰۳- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں جس دن لوگ کھڑے ہوں گے پروردگار عالم کے سامنے بعض لوگ اپنے پسینے میں ڈوبے کھڑے ہوں گے جو دونوں کانوں کے نصف تک ہوگا۔

۷۲۰۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ یہاں تک کہ بعض آدمی اپنے پسینہ میں کانوں کے نصف تک ڈوب جاوے گا۔

وَأَنْتَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِنَّ تُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرُ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ((قَالَ فَيَقَالُ لِمِ إِيَّاهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُؤْتَلِدِينَ عَلَىٰ أَعْقَابِهِمْ مِنْذُ فَارَقْتَهُمْ)) وَفِي حَدِيثٍ وَكَيْعٍ وَمُعَاذٍ ((فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَذَرِي مَا أَخَذْتُوا بِعَذَابِكَ))

۷۲۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَىٰ ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ وَاثْنَانِ عَلَىٰ بَعِيرٍ وَثَلَاثَةَ عَلَىٰ بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةَ عَلَىٰ بَعِيرٍ وَعَشْرَةَ عَلَىٰ بَعِيرٍ وَتَحْشَرُ بِقِيَّتِهِمُ النَّارُ تَبِيَتْ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتَقْبَلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا))

بَابٌ فِي صِفَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

۷۲۰۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ ((يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلَىٰ أَنْصَافِ أذُنَيْهِ)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُثَنَّى قَالَ ((يَقُومُ النَّاسُ)) لَمْ يَذْكُرْ يَوْمَ.

۷۲۰۴- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَى حَدِيثِ عُثَيْبِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ وَصَالِحٍ ((حَتَّىٰ يَغِيبَ أَحَدُهُمْ

فِي رَضْعِهِ إِلَىٰ أَنْصَابِ أذْنَيْهِ»

۷۲۰۵- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پسند قیامت کے دن ستر باغ (دونوں ہاتھ کی پھیلائی) زمین میں جاوے گا اور بعض آدمیوں کے منہ یا کانوں تک ہوگا شک ہے ثور کو (جو راوی ہے حدیث کا)۔

۷۲۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنَّ الْعَرَقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيَذْهَبُ فِي الْأَرْضِ مَبْعُورًا بَاعًا وَإِنَّهُ لَيَبْلُغُ إِلَىٰ أَفْوَاهِ النَّاسِ أَوْ إِلَىٰ آذَانِهِمْ)) يَشْكُ نَوْزَ آيَهُمَا قَالَ.

۷۲۰۶- مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن سورج نزدیک کیا جاوے گا یہاں تک کہ ایک میل پر آ جاوے گا۔ سلیم بن عامر نے کہا قسم خدا کی میں نہیں جانتا میل سے کیا مراد ہے یہ میل زمین کا جو کوس کے برابر ہوتا ہے یا میل سے مراد سلائی ہے جس سے سرمہ لگاتے ہیں۔ تو لوگ اپنے اپنے اعمال کے موافق پسینہ میں ڈوبے ہوں گے کوئی تو ٹخنوں تک ڈوبا ہوگا کوئی گھٹنوں تک کوئی ازار باندھنے کی جگہ تک کسی کو پسینہ کی لگام ہوگی اور اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف (یعنی منہ تک پسینہ ہوگا)۔

۷۲۰۶- عَنْ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((تُذْنِي الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ حَتَّىٰ تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ)) قَالَ سَأَلْتُمُ بَنِي عَامِرٍ فَوَاللَّهِ مَا أَذْرِي مَا يُعْنِي بِالْمِيلِ أَمْسَافَةَ الْأَرْضِ أَمْ الْمِيلَ الَّذِي تَكْتَحِلُ بِهِ الْعَيْنُ قَالَ ((فَيَكُونُ النَّاسُ عَلَىٰ قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ فِي الْعَرَقِ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَىٰ كَعْبِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَىٰ رُكْبَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُونُ إِلَىٰ حَفْوَتَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْبِغُهُ الْعَرَقُ الْجَمَامَا)) قَالَ وَأَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ إِلَىٰ فِيهِ.

بَابُ صِفَاتِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ أَهْلِ النَّارِ

باب: دنیا میں جنتی اور دوزخی لوگوں کی پہچان

۷۲۰۷- عیاض بن حمار مجاشعی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خطبہ میں فرمایا آگاہ رہو میرے رب نے مجھ کو حکم کیا سکھلاؤں تم کو جو تم کو معلوم نہیں ان باتوں میں سے جو اللہ تعالیٰ نے آج کے دن مجھ کو سکھلائیں۔ میں جو مال اپنے بندے کو دوں وہ حلال ہے اس کے لیے (یعنی جو شرع کی رو سے حرام نہیں ہے وہ

۷۲۰۷- عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارِ الْمُجَاشِعِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ ((أَلَا إِنَّ رَبِّي أَعَزَّنِي أَنْ أَعْلَمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هَذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالًا وَإِنِّي

(۷۲۰۶) بعض لوگ اس حدیث میں یہ اشکال کرتے ہیں کہ آفتاب زمین سے کئی کروڑ میل پر ہے باوجود اس کے اتنی حرارت ہے پھر اگر ایک میل پر ہونے تو اس کی شعاع سے بلکہ اس کے شعلوں سے جس میں صد ہا من کے پتھر اڑتے ہیں ایک دم میں سب جل کر خاک ہو جاویں ان کا جواب یہ ہے کہ یہ آخرت کا بیان ہے اور وہاں کے اجسام اور طرح کے ہو گئے تو جائز ہے کہ ان میں اتنی حرارت کا عمل ہو جیسے عطار در وہ آفتاب سے اس قدر قریب ہے کہ زمین والے ایک دم اس پر نہیں ٹھہر سکتے باوجود اس کے اگر عطار پر اللہ کی مخلوق ہوں تو وہ فراغت سے رہتے ہو گئے اور یہ بھی جائز ہے کہ آفتاب میں اس دن اتنی حرارت نہ ہو۔

حلال ہے گو لوگوں نے اس کو حرام کر رکھا ہو جیسے سائبہ اور وصیلہ اور بحیرہ اور حام وغیرہ جن کو مشرکین نے حرام کر رکھا تھا اور میں نے اپنے سب بندوں کو مسلمان بنایا گناہوں سے پاک یا استقامت پر اور ہدایت کی قابلیت پر اور بعضوں نے کہا مراد وہ عہد ہے جو دنیا میں آنے سے پیشتر لیا تھا (الست بربکم قالوا ہلی) پھر ان کے پاس شیطان آئے اور ان کے دین سے ان کو ہٹایا (یا ان کے دین سے روک دیا) اور جو چیزیں میں نے ان کے لیے حلال کی تھیں وہ حرام کیں اور ان کو حکم کیا میرے ساتھ شرک کرنے کا جس کی میں نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو دیکھا پھر ان سب کو برا سمجھا عرب کے ہوں یا عجم کے (عجم عرب کے سوا اور ملک)۔ سو ان چند لوگوں کے جو اہل کتاب میں سے باقی تھے (سیدھی راہ پر یعنی حضرت عیسیٰ کی امت کے لوگ جو توحید کے قائل تھے اور تثلیث کے منکر تھے) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تجھ کو اس لیے بھیجا کہ تجھ کو آزماؤں (صبر اور استقامت میں کافروں کی ایذا پر) اور ان لوگوں کو آزماؤں جن کے پاس تجھ کو بھیجا (کہ کون ان میں سے ایمان قبول کرتا ہے کون کافر رہتا ہے کون منافق) اور میں نے تجھ پر کتاب اتاری جس کو پانی نہیں دھوتا (کیونکہ وہ کتاب صرف کاغذ پر نہیں لکھی بلکہ سینوں پر نقش ہے) تو اس کو پڑھتا ہے سوتے اور جانتے اور اللہ نے مجھ کو حکم کیا قریش کے لوگوں کو جلادینے کا (یعنی انکے قتل کا)۔ میں نے عرض کیا اے رب وہ تو میرا سر توڑ ڈالیں گے ردئی کی طرح اس کو کھڑے کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان کو نکال دے جیسے انھوں نے تجھے نکالا اور جہاد کر ان سے ہم تیری مدد کریں گے اور خرچ کر تیرے امور پر خرچ کیا جاوے گا (یعنی تو اللہ کی راہ میں خرچ کر اللہ تجھ کو دے گا) اور تو لشکر بھیج ہم ویسے پانچ لشکر بھیجیں گے (فرشتوں کے) اور جو لوگ تیری اطاعت کریں ان کو لے کر ان سے لڑ جو تیرا کھانا مانیں اور جنت

خَلَقْتُ عِبَادِي حَقَاءَ كَلْبِهِمْ وَإِنَّهُمْ أَتَتْهُمْ الشَّيَاطِينُ فَاجْتَنَبْتَهُمْ عَنْ دِينِهِمْ وَحَرَمْتُ عَلَيْهِمْ مَا أَخَلَّتْ لَهُمْ وَأَمَرْتَهُمْ أَنْ يُشْرِكُوا بِي مَا لَمْ أَنْزِلْ بِهِ سُلْطَانًا وَإِنَّ اللَّهَ نَظَرَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَمَقْتَهُمْ عَرَبِيَهُمْ وَعَجَمِيَهُمْ إِلَّا بَقَايَا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ إِنَّمَا نَعْتُكَ بِأَبْنَيْكَ وَأَبْنَيْ بَنِيكَ وَأَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْلِبُهُ الْمَاءُ تَقْرُؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانِ وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَحْرِقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ رَبِّ إِذَا يَثْلَفُوا رَأْسِي فَيَدْعُونَ خَبِزَةَ قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اسْتَخْرِجُوكَ وَأَعِزَّهُمْ نُغْرَكَ وَأَنْفِقْ فَسَنْفِقَ عَلَيْكَ وَأَبْعَثْ جَيْشَنَا نَبْعَتْ خَمْسَةَ مِثْلَهُ وَقَابِلُ بَيْنَ أَطَاعِكَ مَنْ عَصَاكَ قَالَ وَأَهْلُ الْجَنَّةِ ثَلَاثَةٌ ذُو سُلْطَانٍ مُقْسِطٌ مُتَصَدِّقٌ مُوَلِّقٌ وَرَجُلٌ رَحِيمٌ رَقِيقٌ الْقَلْبِ لِكُلِّ ذِي قُوَّةٍ وَمُسْلِمٌ وَعَقِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُو عِيَالٍ قَالَ وَأَهْلُ النَّارِ خَمْسَةٌ الضَّعِيفُ الَّذِي لَا زَبْرَ لَهُ الَّذِينَ هُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَنْتَفِعُونَ أَهْلًا وَلَا مَالًا وَالْحَائِنُ الَّذِي لَا يَخْفَى لَهُ حَمْعٌ وَإِنْ ذَقَّ إِلَّا خَانَهُ وَرَجُلٌ لَا يُصْبِحُ وَلَا يُمَسِي إِلَّا وَهُوَ يُخَادِعُكَ عَنْ أَهْلِكَ وَمَالِكَ وَذَكَرَ الْبَحْلُ أَوْ الْكَذِبُ وَالشَّنْظِيرُ الْفَحَّاشُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو غَسَّانٍ فِي حَدِيثِهِ وَأَنْفِقْ فَسَنْفِقَ عَلَيْكَ))

والے تین شخص ہیں ایک تو وہ جو حکومت رکھتا ہے اور انصاف کرتا ہے سچا ہے نیک کاموں کی توفیق دیا گیا ہے۔ دوسرا وہ جو مہربان ہے نرم دل ہر نالتے والے پر اور ہر مسلمان پر۔ تیسرا جو پاک دامن ہے اور سوال نہیں کرتا بال بچوں والا۔ اور دوزخ والے پانچ شخص ہیں ایک تو وہ ناتواں جن کو تمیز نہیں (کہ بری بات سے بچیں) جو تم میں تابعدار ہیں نہ وہ گھریا چاہتے ہیں نہ مال (یعنی محض بے فکری حلال حرام سے غرض نہ رکھنے والے) دوسرے وہ چور جب اس پر کوئی چیز اگرچہ حقیر ہو کھلے وہ اس کو چروے۔ تیسرے وہ شخص جو صبح اور شام تجھ سے فریب کرتا ہے تیرے گھر والوں اور تیرے مال کے مقدمہ میں اور بیان کیا آپ نے بخیل اور جھوٹے کا (کہ وہ بھی دوزخی ہے) اور رشتہ خیر کا یعنی گالیاں بکنے والا خوش کہنے والا۔

۷۲۰۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۲۰۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۲۰۸- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكَرْ فِي حَدِيثِهِ ((كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالًا)) .

۷۲۰۹- عَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَطَبَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي آخِرِهِ قَالَ يَحْيَى قَالَ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُطَرِّفًا فِي هَذَا الْحَدِيثِ .

۷۲۱۰- عَنْ عِيَّاضِ بْنِ حِمَارٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ حَطَبًا فَقَالَ ((إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هِشَامِ عَنْ قَتَادَةَ وَزَادَ فِيهِ ((وَإِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَنْ تَوَاضَعُوا حَتَّى لَا يَفْخَرُوا أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ وَلَا يَبْتَغِ أَحَدٌ عَلَى أَحَدٍ)) وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ ((وَهُمْ فِيكُمْ تَبَعًا لَا يَتَّبِعُونَ أَهْلًا وَلَا

۷۲۱۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجھ کو تواضع کرنے کا اس طرح پر کہ کوئی فخر نہ کرے دوسرے پر نہ کوئی زیادتی کرے دوسرے پر۔ اور اس روایت میں یہ ہے کہ وہ لوگ تم میں تابعدار ہیں نہ گھر والی چاہیں نہ مال۔ قتادہ نے کہا ایسا ہو گا ابو عبد اللہ مطرف بن عبد اللہ نے کہا (انہی کی کنیت ابو عبد اللہ ہے) ہاں قسم خدا کی میں نے ان کو جاہلیت کے زمانہ میں پایا ایک شخص کسی قبیلہ کی بکریاں چراتا وہاں کوئی نہ ملتی

(۷۲۱۰) ☆ نووی نے کہا مراد اخیر زمانہ جاہلیت ہے کیونکہ مطرف کم سن تھا اور اس نے بحالت بلوغ اور عقل جاہلیت کا زمانہ نہیں دیکھا۔

مَا لَمْ)) فَقُلْتُ فَيَكُونُ ذَلِكَ يَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ
وَاللَّهِ لَقَدْ أُذِرَتْهُمْ فِي الْحَاهِلِيَّةِ وَإِنَّ الرَّجُلَ
لَيُرْعَى عَلَى الْحَيِّ مَا بِهِ إِلَّا وَيُرِيدُتَهُمْ بَطْلُوها.

بابُ عَرْضِ الْمَقْعَدِ عَلَى الْمَيِّتِ وَ
عَذَابِ الْقَبْرِ

۷۲۱۱- عَنْ أَبِي عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((إِنْ
أَخَذَكُمْ إِذَا مَاتَ عَرِضٌ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْعَدَاةِ
وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ يُقَالُ هَذَا
مَقْعَدُكَ حَتَّى يَنْعَثَكَ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۷۲۱۲- عَنْ أَبِي عَمْرٍو قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ
((إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ عَرِضٌ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْعَدَاةِ
وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَالْجَنَّةُ وَإِنْ
كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَالنَّارُ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ هَذَا
مَقْعَدُكَ الَّذِي تُبْعَثُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

۷۲۱۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ
ثَابِتٍ قَالَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَتَمَّ أَشْهَدُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ
وَلَكِنْ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

(۷۲۱۳) نووی نے کہا اہل سنت کا یہ ہے کہ عذاب قبر حل ہے اور اس کے دلائل کتاب اور سنت میں بہت ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے
النار بعرضون علیہا غدواً وعشیا اور احادیث صحیحہ متعددہ اس باب میں وارد ہیں اور یہ عذاب عقل کے خلاف نہیں ہے کس لیے کہ ممکن
ہے بدن کے ایک جز میں حیوۃ کا پیدا ہونا اور جب عقل کے خلاف نہ ہو اور شرع سے اس کا ثبوت ہو تو اس کا قبول اور اعتقاد واجب ہے اور امام
مسلم نے اس مقام میں بہت سی حدیثیں بیان کیں جن سے قبر کا عذاب اور رسول اللہ کا سنا اس عذاب کو اور مردوں کا سنا اپنے دفن کرنے
والوں کی جوتیوں کی آواز وغیرہ وغیرہ بہت سی باتیں ثابت ہوتی ہیں اور کتاب الصلوٰۃ اور کتاب الایمان میں اس کے متعلق بہت سی باتیں مگر
پچیس اور متصوہ یہ ہے کہ اہل سنت عذاب قبر کو ثابت کرتے ہیں اور خوارج اور معتزلہ اور بعض مرجیہ اس کا انکار کرتے ہیں اور اہل سنت کے
نزدیک عذاب قبر اسی بدن پر ہے یا اس کے کسی جز پر بعد اعادہ روح کے اور محمد بن جریر اور عبد اللہ بن کرام اور ایک طاقدہ نے اس میں تلب

دسلم بنی نجر کے باغ میں ایک نخر پر جا رہے تھے ہم آپ کے ساتھ تھے اسنے میں وہ نخر بجز کا اور قریب ہو کہ آپ کو گرا دیوے۔ وہاں پر چھ پاپانچ یا چار قبریں تھیں آپ نے فرمایا کوئی جانتا ہے یہ قبریں کن کن کی ہیں؟ ایک شخص بولا میں جانتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کب مرے؟ وہ بولا شرک کے زمانہ میں۔ آپ نے فرمایا اس امت کا امتحان ہو گا قبروں میں پھر اگر تم دفن کرنا نہ چھوڑ دو تو میں خدائے تعالیٰ سے دعا کرتا تم کو قبر کا عذاب سنا دیتا جو میں سن رہا ہوں۔ بعد اس کے آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی جہنم کے عذاب سے۔ لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی جہنم کے عذاب سے۔ پھر آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی قبر کے عذاب سے۔ لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کی قبر کے عذاب سے۔ آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی چھپے اور کھلے فتنوں

عَلَيْهِ فِي حَائِطِ بَيْتِي النَّحَارِ عَلَى تَخْلُؤِ لَهُ وَنَحْنُ مَعَهُ إِذْ حَادَتْ بِهِ فَكَادَتْ تَلْقِيهِ وَإِذَا أَقْبَرُ سِنَةٌ أَوْ حَمْسَةٌ أَوْ أَرْبَعَةٌ قَالَ كَذَا كَانَ يَقُولُ الْحُرَيْرِيُّ فَقَالَ ((مَنْ يَعْرِفُ أَصْحَابَ هَذِهِ الْأَقْبَرِ)) فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا قَالَ ((فَمَتَى مَاتَ هَؤُلَاءِ)) قَالَ مَاتُوا فِي الْإِشْرَاقِ فَقَالَ ((إِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةُ تُبْشَلَى فِي قُبُورِهَا فَلَوْلَا أَنْ لَأ تَدَافَعُوا لَدَعَوْتُ اللَّهُ أَنْ يُسَمِّعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ الَّذِي أَسْمَعُ مِنْهُ)) ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ ((تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ)) قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ فَقَالَ ((تَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)) قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ

خلاف کیا ہے وہ کہتے ہیں اعلاہ روح شرط نہیں ہے۔ ہمارے اصحاب نے کہا یہ غلط ہے کیونکہ الم اور احساس زندہ ہی کو ہوتا ہے اور میت کے اجزاء کا تفرق یا جانوروں کا کھا جانا مچھلیوں کا نگل جانا اس کو مانع نہیں۔ اس لیے کہ جیسے حشر کے دن اللہ تعالیٰ بدن کا اعلاہ کرے گا اور وہ اس پر قادر ہے اسی طرح ممکن ہے کہ بدن کے اجزاء میں سے کسی جزد میں حیات کا اعلاہ کرے اگرچہ اس کو درندوں یا مچھلیوں نے کھا لیا ہو۔ اب اگر کوئی اعتراض کرے کہ ہم مردے کو قبر میں اسی حال میں دیکھتے ہیں جیسے رکھا تھا پھر اس کا سوال اور پٹھانا اور لوہے کے گرزوں سے مارنا کیسے ہوتا ہے؟ نہ ان کا کوئی نشان معلوم ہوتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عادت کے خلاف نہیں بلکہ اس کی نظیر موجود ہے جو شخص سو جاتا ہے اس کو لذت ہوتی ہے رنج ہوتا ہے اور جاگنے والوں کو کچھ نہیں معلوم ہوتا۔ اسی طرح جاگنے والا اپنے دل میں الم اور لذت پاتا ہے اور جو اس کے پاس بیٹھا ہو اس کو خبر نہیں ہوتی اور جبرئیل رسول اللہ کے پاس آتے تھے اور آپ کو وحی سناتے تھے پر اوردوں کو خبر نہ ہوتی۔ اب رہا میت کا پٹھانا وہ شاید خاص ہو اس شخص سے جو دفن کیا جاوے اور اس کے لیے نہ ہو جس کو جانور کھائیں اسی طرح گرزوں سے مارنا بھی ممکن ہے اس طرح پر کہ قبر وسیع کر دی جاوے۔

مترجم کہتا ہے کہ قبر پہلی منزل ہے آخرت کی منزلوں میں سے اور آخرت کی باتیں دنیا کی باتوں سے صرف نام اور صورت میں ملتی ہیں لیکن ان کی حقیقت اور ماہیت اور ہے۔ بس آخرت کی ماہ اور آخرت کا پٹھانا اور آخرت کا سوال یہ سب میت سے اس طرح ہو سکتا ہے کہ دنیا داروں کو مطلق اس کی خبر نہ ہو اور جب دنیا ہی کی قبر کے عذاب کی نظیر موجود ہے یعنی خواب کی تکلیف اور سختی اور خوشی تو اس کے انکار کرنے کی کوئی وجہ نہیں اور اصل یہ ہے کہ جس وقت روح انسانی اس جسد فانی سے جدا ہوتی ہے تو کیفیت جسمانی اس روح پر بالکل طاری رہتی ہے اور روح اپنے تمام حرکات اور سکناات کا تصور اور احساس جسمانی طور سے کرتی ہے۔ بس اس کا پٹھانا اور اس کا سوال اور اس کا عذاب روح کو اسی طرح معلوم ہوتا ہے جیسے دنیا میں بدن پر یہ باتیں ہوتی تھیں اور اس صورت میں جس شخص کو جانور کھائیں یا مچھلیاں نگل جائیں

سے۔ لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ تعالیٰ کی چھپے اور کھلے فتنوں سے۔ آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی دجال کے فتنہ سے۔ لوگوں نے کہا پناہ مانگتے ہیں دجال کے فتنہ سے۔

عَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ ((تَعُوذُوا بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ)) قَالُوا ((نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَّنَ)) قَالَ ((تَعُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ)) قَالُوا نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ.

۷۲۱۳- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم دفن کرنا چھوڑ دو (قبر کے عذاب کے ڈر سے) البتہ میں دعا کروں کہ اللہ تعالیٰ تم کو قبر کا عذاب سنا دیوے۔

۷۲۱۴- عَنْ أَنَسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَوْلَا أَنْ لَا تَدْفِنُوا لَدَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُسَمِّعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ)).

۷۲۱۵- ابو ایوبؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے آفتاب ڈوبنے کے بعد آپ نے ایک آواز سنی تو فرمایا یہودیوں کو عذاب ہوتا ہے ان کی قبروں میں۔

۷۲۱۵- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ ((يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا)).

۷۲۱۶- انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ جب اپنی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اسکے ساتھی بیٹھ موز کر لوتے ہیں تو وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔ پھر دو فرشتے اس کے پاس آتے ہیں اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے کہتے ہیں تو اس شخص کے باپ میں کیا کہتا تھا؟ (یعنی محمدؐ کے باپ میں اور آپ کا نام تعظیم سے نہیں لیتے تاکہ وہ سمجھ نہ جاوے) مومن کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اس کے رسول ہیں اللہ تعالیٰ اپنی

۷۲۱۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ الْعَبْدَ إِذَا وَضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قُرْعَ بَعْضِهِمْ قَالِ يَا أَبِیْهِ مَنْ كَانَ فَيَقْبِلُ إِلَيْهِ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ قَالَ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ قَالَ فَيَقَالُ لَهُ انظُرْ إِلَى

اس پر بھی عذاب ہونے میں کوئی اشکال نہیں۔ بہر حال جب حدیث صحیح سے یہ امر ثابت ہے تو گویا طاری عقل میں ایسے طور سے نہ آوے ہم کو تسلیم کرنا چاہیے کیونکہ آخرت کی باتیں ایسے طور سے جب ہی سمجھ میں آئیں گی جب اس دنیا سے جدا ہوگی اور آخرت سے تعلق پیدا ہوگا اور اسی وجہ سے جو لوگ دنیا کی زندگی میں بھی آخرت سے تعلق رکھتے ہیں ان پر وہاں کی باتیں اچھی طرح ظاہر ہوتی ہیں جسے انبیاء اور صالحین اور اولیاء اللہ علیہم السلام

(۷۲۱۶) پوری حدیث اور کتابوں میں ہے مومن کا تو حال بیان ہو اور کافر یا منافق یہ کہتا ہے میں نہیں جانتا کہ یہ شخص کون ہے اور میں بھی وہی کہتا تھا جو اور لوگ کہتے تھے۔ پھر فرشتہ اس کو لوہے کے گرزوں سے مارتا ہے اور قیامت تک یہی عذاب ہوتا رہتا ہے؟ ایک روایت میں ہے کہ دو فرشتے آتے ہیں ایک کا نام منکر دوسرے کا کبیر۔ پوچھتے ہیں کہ تیرا باپ کون ہے؟ تیرا امی کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ پھر مومن برابر جواب دیتا ہے اور کہتا ہے میرا باپ اللہ ہے اور میرے امی محمدؐ ہیں اور میرا دین اسلام ہے اور کافر آئیں یا امیں شامیں بکتا ہے۔

رحمت بھیجے ان پر اور سلام۔ پھر اس سے کہا جاتا ہے تو اپنا ٹھکانہ دیکھ جہنم میں اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے تجھے جنت میں ٹھکانا دیا۔ رسول اللہ نے فرمایا وہ اپنے دونوں ٹھکانے دیکھتا ہے۔ قتادہ نے کہا انس نے ہم سے ذکر کیا کہ اس کی قبر ستر ہاتھ چوڑی ہو جاتی ہے اور سبزی سے بھر جاتی ہے (یعنی باغیچہ بن جاتا ہے) قیامت تک۔

۷۲۱۷- عن أنس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ ((إن الميت إذا وضع في قبره إنه ليسمع حفق بعالمهم إذا انصرفوا))

۷۲۱۸- عن أنس بن مالك أن نبي الله ﷺ قال ((إن العبد إذا وضع في قبره وتولى عنه أصحابه)) فذكر بمثل حديث شيبان عن قتادة.

۷۲۱۹- عن البراء بن عازب عن النبي ﷺ قال قال يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت قال ((نزلت في عذاب القبر فيقال له من ربك فيقول ربي الله ونبي محمد ﷺ فذلك قوله عز وجل يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت في الحياة الدنيا وفي الآخرة))

۷۲۲۰- عن البراء بن عازب يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت في الحياة الدنيا وفي الآخرة قال نزلت في عذاب القبر.

۷۲۲۱- عن أبي هريرة رضي الله عنه قال ((إذا خرجت روح المؤمن تلقاها ملكان يصعدانها)) قال حماد فذكر من طيب ربيها وذكر المسك قال ((ويقول أهل السماء روح طيبة جاءت من قبل الأرض صلى الله عليك وعلى جسدك كنت نعمرينه فينطلق به

۷۲۱۷- عن أنس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ ((إن الميت إذا وضع في قبره إنه ليسمع حفق بعالمهم إذا انصرفوا))

۷۲۱۸- عن أنس بن مالك أن نبي الله ﷺ قال ((إن العبد إذا وضع في قبره وتولى عنه أصحابه)) فذكر بمثل حديث شيبان عن قتادة.

۷۲۱۹- عن البراء بن عازب عن النبي ﷺ قال قال يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت قال ((نزلت في عذاب القبر فيقال له من ربك فيقول ربي الله ونبي محمد ﷺ فذلك قوله عز وجل يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت في الحياة الدنيا وفي الآخرة))

۷۲۲۰- عن البراء بن عازب يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت في الحياة الدنيا وفي الآخرة قال نزلت في عذاب القبر.

۷۲۲۱- عن أبي هريرة رضي الله عنه قال ((إذا خرجت روح المؤمن تلقاها ملكان يصعدانها)) قال حماد فذكر من طيب ربيها وذكر المسك قال ((ويقول أهل السماء روح طيبة جاءت من قبل الأرض صلى الله عليك وعلى جسدك كنت نعمرينه فينطلق به

۷۲۲۲- عن أبي هريرة رضي الله عنه قال ((إذا خرجت روح المؤمن تلقاها ملكان يصعدانها)) قال حماد فذكر من طيب ربيها وذكر المسك قال ((ويقول أهل السماء روح طيبة جاءت من قبل الأرض صلى الله عليك وعلى جسدك كنت نعمرينه فينطلق به

۷۲۲۳- عن أبي هريرة رضي الله عنه قال ((إذا خرجت روح المؤمن تلقاها ملكان يصعدانها)) قال حماد فذكر من طيب ربيها وذكر المسك قال ((ويقول أهل السماء روح طيبة جاءت من قبل الأرض صلى الله عليك وعلى جسدك كنت نعمرينه فينطلق به

۷۲۲۴- عن أبي هريرة رضي الله عنه قال ((إذا خرجت روح المؤمن تلقاها ملكان يصعدانها)) قال حماد فذكر من طيب ربيها وذكر المسك قال ((ويقول أهل السماء روح طيبة جاءت من قبل الأرض صلى الله عليك وعلى جسدك كنت نعمرينه فينطلق به

کی طرف سے آئی اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت کرے اور تیرے بدن پر جس کو تو نے آباد رکھا۔ پھر پروردگار کے پاس اس کو لے جاتے ہیں۔ وہ فرماتا ہے اس کو لیاؤ (اپنے مقام میں یعنی علیین میں جہاں مومنوں کی ارواح رہتی ہیں) قیامت ہونے تک (وہیں رکھو) اور کافر کی جب روح نکلتی ہے حماد نے کہا (جو اس حدیث کا راوی ہے) کہ ابو ہریرہ نے اس کی بدبو کا اور اس پر لعنت کا ذکر کیا۔ آسمان والے کہتے ہیں کوئی ناپاک روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی۔ پھر حکم ہوتا ہے اس کو لے جاؤ (اپنے مقام میں یعنی حقین میں جہاں کافروں کی روحیں رہتی ہیں) قیامت ہونے تک۔ ابو ہریرہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ایک باریک کپڑا جو آپ اوزھ سے تھے اپنی ناک پر ڈالا (جب کافر کی روح کا ذکر کیا اس کی بدبو بیان کرنے کو) اس طرح سے۔

إِلَى رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يَقُولُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ قَالَ وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا خَرَجَتْ رُوحُهُ قَالَ حَمَادٌ وَذَكَرَ مِنْ نَبِيهَا وَذَكَرَ لَعْنًا وَيَقُولُ أَهْلُ السَّمَاءِ رُوحَ حَبِيثَةٍ جَاءَتْ مِنْ قَبْلِ الْأَرْضِ قَالَ فَيَقَالُ انْطَلِقُوا بِهِ إِلَى آخِرِ الْأَجَلِ ((قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَرَدَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِيْطَةً كَانَتْ عَلَيْهِ عَلَى أَنْفِهِ هَكَذَا.

۷۲۲۲- عن أنس بن مالك رضي الله عنه قال كنا مع عمر بن مكة والمدينة فترأينا الهلال وكنت رجلاً حديد البصر فرأيتُه وليس أحد يزعم أنه رآه غيري قال فحجعت أقول لعمر أما ترأه فحجعت لا يرأه قال يقول عمر سأراه وأنا مستلق على فراشي ثم أنشأ يحدثنا عن أهل بدر فقال إن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرينا مصارع أهل بدر بالأمس يقول ((هذا مصرع فلان غذا إن شاء الله)) قال فقال عمر فوالذي بعثه بالحق ما أخطئوا الحدود التي حد رسول الله صلى الله عليه

۷۲۲۲- انس بن مالک سے روایت ہے ہم حضرت عمر کے ساتھ تھے مکہ اور مدینہ کے بیچ میں تو ہم سب لوگ چاند دیکھنے لگے۔ میری نگاہ تیز تھی میں نے چاند کو دیکھ لیا اور میرے سوا کسی نے نہ کہا کہ ہم نے چاند کو دیکھا۔ میں حضرت عمر سے کہنے لگا تم چاند نہیں دیکھتے دیکھو یہ چاند ہے ان کو دکھلائی نہ دیا وہ کہنے لگے مجھے تھوڑی دیر میں دکھلائی دے گا (جب ذرا روشن ہو گا)۔ میں اپنے بچھونے پر چپ پڑا تھا پھر انھوں نے ہم سے بدر والوں کا قصہ شروع کیا وہ کہنے لگے رسول اللہ ہم کو کل کے دن (یعنی لڑائی سے پہلے ایک دن) بدر والوں کے گرنے کے مقام بتلانے لگے۔ آپ فرماتے تھے خدا چاہے تو کل کے دن فلانا یہاں گرے گا۔ حضرت عمر نے کہا قسم اس کی جس نے آپ کو سچا کلام دے کر بھیجا جو حدیں آپ نے

(۷۲۲۲) اور سننے میں تم اور وہ برابر ہیں اس حدیث سے صاف سماع موتی ثابت ہوتا ہے عام اس سے کہ کافر ہوں یا مسلمان اور دوسری حدیثیں بھی اس کی تائید کے لیے وارد ہیں اور بعض اہل حدیث کا مذہب یہی ہے کہ موتی سنتے ہیں اور اسی وجہ سے ان کو سلام کرنے کا حکم ہوا۔ امام بازرئی نے کہا بعض لوگوں نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ مردہ سنتا ہے پھر انکار کیا مازری نے سماع موتی کا اور دعویٰ کیا ہے

بیان کی تھیں وہ وہاں سے نہ ہے (یعنی ہر ایک کافر اسی مقام میں مارا گیا جو آپ نے بیان کر دیا تھا)۔ پھر وہ سب ایک کنویں میں دھکیل دیئے گئے ایک پر ایک۔ رسول اللہ چلے اور ان کے پاس تشریف لے گئے پھر پکارا اے فلاں فلاں کے بیٹے اے فلاں فلاں کے بیٹے جو اللہ اور اس کے رسول نے تم سے وعدہ کیا وہ تم نے پایا (اور اس کا عذاب دیکھا) میں نے تو پایا جو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے سچا وعدہ کیا تھا (کہ تمہاری فتح ہوگی اور کافر مارے جائیں گے)۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے کہلایا رسول اللہ آپ ان بد نونوں سے کلام کرتے ہیں جن میں جان نہیں ہے (وہ کیا سنیں گے)۔ آپ نے فرمایا میں جو کہہ رہا ہوں تم ان سے زیادہ اس کو نہیں سنتے۔ البتہ اتنا فرق ہے کہ وہ کچھ جواب نہیں دے سکتے۔

۷۲۲۳- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ نے بدر کے مقتولین کو تین روز تک یوں ہی پڑا رہنے دیا پھر آپ ان کے پاس تشریف لائے اور ان کو آواز دی تو فرمایا اے ابو جہل بن ہشام اور اے امیہ بن خلف اور اے عقبہ بن ربیعہ اور اے شیبہ بن ربیعہ کیا تم نے پایا جو اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا؟ کیونکہ میں نے تو پایا جو اللہ نے مجھ سے سچا وعدہ کیا تھا۔ حضرت عمرؓ نے جب رسول اللہ کا یہ فرمان سنا تو عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیا سنتے ہیں اور کب جواب دیتے ہیں یہ تو مردار ہو کر سڑ گئے۔ آپ نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں جو کہہ رہا ہوں اس کو تم لوگ ان سے زیادہ نہیں سنتے البتہ یہ بات ہے کہ وہ جواب نہیں دے سکتے۔ پھر آپ نے حکم دیا وہ کھینچے گئے اور بدر کے کنویں میں ڈال دیئے گئے۔

۷۲۲۴- ترجمہ دہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جب

وَسَلَّمَ قَالَ فَجَعَلُوا فِي بئرِ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِمْ فَقَالَ ((يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَيَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي اللَّهُ حَقًّا)) قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَكَلَّمْتَ أَجْسَادًا لَا أَرْوَاحَ فِيهَا قَالَ ((مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعِ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ أَنْ يُرَدُّوا عَلَيَّ شَيْئًا))

۷۲۲۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَرَكَ قَلْبِي بَدْرٍ ثَلَاثًا ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَامَ عَلَيْهِمْ فَتَنَادَاهُمْ فَقَالَ ((يَا أَبَا جَهْلٍ بْنَ هِشَامٍ يَا أُمِيَّةُ بْنَ خَلْفٍ يَا عُقْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ يَا شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ أَلَيْسَ قَدْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَإِنِّي قَدْ وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا)) فَسَمِعَ عُمَرُ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَسْمَعُوا وَأَنَّى يُحْيِيوْنَ وَقَدْ حَيَّفُوا قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ ((مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعِ لِمَا أَقُولُ مِنْهُمْ وَلَكِنَّهُمْ لَا يَقْلِبُونَ أَنْ يُحْيِيوْا)) ثُمَّ أَمَرَ بِهِمْ فَسَجَّوْا فَأَلْفَرُوا فِي قَلْبِهِ بَدْرٍ.

۷۲۲۴- عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ

۷۲۲۳- اسلحہ خاص تھا اہل بدر سے (جیسے ٹھادہ نے کہا کہ وہ لوگ ایک لٹھ کے لیے زعمہ کر دیئے گئے تھے تاکہ حضرت کا کلام سن لیں) اور رد کیا اس کا قاضی عیاض نے اور کہا کہ یہ اسلحہ اسی پر محمول ہے جیسے اور احادیث سے سماع موثی ثابت ہے اور کلام قاضی کا ظاہر مختار ہے جس کو سلام کرنے کی حدیث مقتضی ہے یہ کلام ہے تو وہی کا۔

بدر کا دن ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کافروں پر غالب ہوئے تو آپ نے حکم دیا میں پر کئی آدمی قریش کے سرداروں کے لیے ان کی نچیس ایک کنویں میں ڈالی گئیں بدر کے کنوؤں میں سے۔

وَوَظَّهَرَ عَلَيْهِمْ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَمْرَ بَيْضَعَةَ وَعِشْرِينَ رَجُلًا وَفِي حَدِيثٍ رَوْحَ بَارْتِعَةَ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ فَأَلْفَوْا فِي طَوِيٍّ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ وَمَسَاقِ الْحَدِيثِ بِمَعْنَى حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ.

باب: حساب کا بیان

بَابُ اثْبَاتِ الْحِسَابِ

۷۲۲۵- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا جس شخص سے قیامت کے دن حساب ہوگا اس کو عذاب ہوگا۔ میں نے کہا اللہ تو فرماتا ہے پھر قریب حساب کیا جاوے گا آسانی سے اور لوٹ جاوے گا اپنے گھر والوں میں خوش ہو کر۔ آپ نے فرمایا یہ حساب نہیں ہے یہ فقط دکھا دینا ہے (اس کے اعمال کا) اور جس سے جھگڑا ہوگا حساب میں قیامت کے دن اس کو عذاب ہوگا۔

۷۲۲۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ حُوسِبَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَبَ)) فَقُلْتُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا فَقَالَ لَيْسَ ذَلِكَ الْحِسَابُ إِنَّمَا ذَلِكَ الْعَرَضُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَذَبَ.

۷۲۲۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۲۶- عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۷۲۲۷- ترجمہ وہی ہے اس میں عذاب ہوگا کے بدلے ہلاک ہوگا۔

۷۲۲۷- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ إِلَّا هَلَكَ)) قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ ((ذَلِكَ الْعَرَضُ وَلَكِنْ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ))

۷۲۲۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہی روایت ہے جو گزری۔

۷۲۲۸- عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ)) ثُمَّ ذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي يُونُسَ.

باب: موت کے وقت اللہ جل جلالہ کے ساتھ نیک

بَابُ الْأَمْرِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ تَعَالَى

گمان رکھنا

عِنْدَ الْمَوْتِ

۷۲۲۹- جابرؓ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے

۷۲۲۹- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

(۷۲۲۵) کیونکہ حساب کی رو سے، نجات پانا بہت مشکل ہے۔ ہر سانس اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور ہر نعمت پر شکر واجب ہے۔ پس اتنی عبادت کس بندے سے ہو سکتی ہے کہ ایک دم خدا تعالیٰ کی یاد سے غافل نہ رہے۔ اسے مالک اور مولیٰ اور آقا ہمارے ہم حساب کے لائق کہاں ہیں ہمارا تو دفتر سب برائیوں ہی سے سیاہ ہو رہا ہے اور سواتیر سے فضل اور کرم کے ہمارا چھکارا نہیں ہو سکتا۔

آپ کی وفات سے تین روز پہلے آپ فرماتے تھے کوئی تم میں سے نہ مرے مگر اللہ کے ساتھ نیک گمان رکھ کر (یعنی خاتمہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بلکہ امید رکھے اپنے مالک کے فضل و کرم پر اور گمان رکھے اپنی نجات اور مغفرت کا)۔

۷۲۳۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۳۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۳۲- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے ہر بندہ قیامت کے دن اس حالت پر اٹھے گا جس حالت میں مرا تھا (یعنی کفر یا ایمان پر تو اعتبار خاتمہ کا ہے اور آخری وقت کی نیت کا ہے)۔

۷۲۳۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۲۳۴- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو عذاب کرتا ہے تو جو لوگ اس قوم میں ہوتے ہیں سب کو عذاب پہنچ جاتا ہے (یعنی اچھے اور نیک بھی عذاب میں شامل ہو جاتے ہیں)۔ پھر قیامت کے دن اپنے اپنے اعمال پر انھیں گے (قیامت کے دن اچھے بروں کے ساتھ نہ ہوں گے)۔

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ بِثَلَاثِ يَمُوتُونَ ((لَا يَمُوتُونَ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ بِاللَّهِ الظَّنَّ))

۷۲۳۰- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۷۲۳۱- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ يَقُولُ ((لَا يَمُوتُونَ أَحَدُكُمْ إِلَّا وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ))

۷۲۳۲- عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يُعْتَبَرُ كُلُّ عَبْدٍ عَلَى مَا مَاتَ عَلَيْهِ.

۷۲۳۳- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ.

۷۲۳۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ ثُمَّ يُعْتَبَرُ عَلَى أَعْمَالِهِمْ))



(۷۲۳۳) ☆ مطلب یہ ہے کہ جب کوئی فتنہ یا عذاب عام جیسے دبا یا طامون وغیرہ دنیا میں آتا ہے تو بروں کے ساتھ نیک بھی اس میں جلا ہو جاتے ہیں۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبُ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً لَكِنِ آخِرَتِمْ فِي آخِرَتِمْ كَالْحِشْرِ اس کے اعمال کے مطابق ہو گا اور ہر ایک اپنی نیت پر اٹھے گا۔

كِتَابُ الْفِتَنِ وَ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ

فتنوں اور قیامت کی نشانیوں کا بیان

۷۲۳۵- عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مِنْ رِوَايَتِهِ رَسُوْلٌ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَبْقَطَ مِنْ نَوْمِهِ وَهُوَ يَقُوْلُ ((لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَتِلْكَ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ لَمَّا اَقْرَبَ فَبِحِجَابِ الْيَوْمِ مِنْ رَذَمٍ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ مِثْلُ هَذِهِ)) وَعَقَدَ سَفِيَانُ بِيَدِهِ غَشْرَةً قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَنْهَيْلِكَ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْحَبْثُ.

۷۲۳۵- زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نیند سے جاگے اور فرمایا لا الہ الا اللہ خرابی ہے عرب کی اس آفت سے جو نزدیک ہے آج یا جوج اور ماجوج کی آزادی کھل گئی اور سفیان نے (جو راوی ہے اس حدیث کا) دس کا ہندسہ بنایا (یعنی انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے حلقہ بنایا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم تباہ ہو جائیں گے ایسی حالت میں جب ہم میں نیک لوگ موجود ہوں گے؟ آپ نے فرمایا جب برائی زیادہ ہوگی (یعنی فسق و فجور یا زنا یا اولاد زنا یا معاصی)۔

۷۲۳۶- ترجمہ دعویٰ ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۳۶- عَنْ الرَّهْرِيِّ بِهَذَا الْاِسْنَادِ وَرَأَوْنَاهُ فِي الْاِسْنَادِ عَنْ سَفِيَانَ فَقَالُوا عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيْبَةَ عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشِ.

۷۲۳۷- ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن نکلے ڈرے ہوئے آپ کا چہرہ سرخ تھا فرماتے تھے لا الہ الا اللہ اخیر تک جیسے اوپر گزرا۔

۷۲۳۷- عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشِ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فَرَعَا مُحْتَمِرًا وَجَهَةٌ يَقُوْلُ ((لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَتِلْكَ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ لَمَّا اَقْرَبَ فَبِحِجَابِ الْيَوْمِ مِنْ رَذَمٍ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ)) وَحَلَقَ بِاَصْبَعِهِ الْاِبْتِهَامَ وَالتِّي تَلِيهَا قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَنْهَيْلِكَ وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْحَبْثُ.

۷۲۳۸- ترجمہ دعویٰ ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۳۸- عَنْ ابْنِ شِهَابٍ بِمِثْلِ حَدِيْثِ يُوْنُسَ

(۷۲۳۶) ☆ نووی نے کہا اس حدیث کی اسناد میں چار صحابی مورثوں نے ایک دوسرے سے روایت کی ہے اور دونوں میں سے ازواج مطہرات میں سے ہیں یعنی ام المومنین ام حبیبہ اور ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ.

۷۲۳۹- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج یاجوج اور ماجوج کی آڑ کی دیوار میں سے اتنا کھل گیا (یعنی اتنا وزن اس میں ہو گیا) اور بیان کیا وہ جب راوی نے اس کو نوے کا ہندسہ بنا کر انگلیوں سے (یہ دس کے ہندسہ سے چھوٹا ہوا شاید یہ حدیث پہلے کی ہو اور زینب رضی اللہ عنہا کے بعد اور شاید مقصود تمثیل ہونہ کہ تحدید۔ نووی)

۷۲۳۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((فَتْحَ الْيَوْمِ مِنْ رَذَمٍ يَأْجُوجَ وَمَاجُوجَ جِئْتُ هَلِيهِ)) وَعَقَدَ رُهَيْبٌ بَيْنَهُ نَسِينٍ.

باب: اس لشکر کے دھنس جانے کا بیان جو بیت اللہ کی طرف آئے گا

بَابُ الْخَسْفِ بِالْحَيْشِ الَّذِي يَوْمُ الْبَيْتِ

۷۲۴۰- عبید اللہ بن قتبیبہ سے روایت ہے حارث بن ربیعہ اور عبد اللہ بن صفوان دونوں ام المومنین ام سلمہ کے پاس گئے میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ انہوں نے ام سلمہ سے پوچھا اس لشکر کو جو دھنس جاوے گا اور یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب عبد اللہ بن زبیر مکہ کے حاکم تھے۔ انہوں نے کہا رسول اللہ نے فرمایا پناہ لے گا ایک پناہ لینے والا خانہ کعبہ کی (مراد امام مہدی ہیں) اس کی طرف لشکر بھیجا جاوے گا وہ جب ایک میدان میں پہنچیں گے تو دھنس جاویں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو شخص زبردستی سے اس لشکر کے ساتھ ہو (دل میں برا جان کر)؟ آپ نے فرمایا وہ بھی ان کے ساتھ دھنس جاوے گا لیکن قیامت کے دن اپنی نیت پر اٹھے گا۔ ابو جعفر نے کہا مراد مدینہ کا میدان ہے۔

۷۲۴۰- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَيْطِيبَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ الْحَارِثُ بْنُ أَبِي رَبِيعَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ وَأَنَا مَعَهُمَا عَلَى أُمَّ سَلَمَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَسَأَلَاهَا عَنِ الْحَيْشِ الَّذِي يُخَسَفُ بِهِ وَكَانَ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَفْجُرُ عَائِدٌ بِالْبَيْتِ فَيُغْتُ إِلَيْهِ بَغْتًا فَإِذَا كَانُوا بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خَسِفَ بِهِمْ فَقُلْتُ)) يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بَمَنْ كَانَ كَارِهًا قَالَ ((يُخَسَفُ بِهِ مَعَهُمْ وَلَكِنَّهُ يُغْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رِيْتِهِ)) وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ هِيَ بَيْدَاءُ الْمَدِينَةِ.

۷۲۴۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرلہ اس میں یہ ہے کہ میں ابو جعفر

۷۲۴۱- عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رَفِيعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ

(۷۲۴۰) یہ اس زمانہ کا ذکر ہے جب عبد اللہ بن زبیر مکہ کے حاکم تھے۔ قاضی عیاض نے کہا ابو الولید کتانی نے کہا یہ صحیح نہیں ہے اس لیے کہ ام المومنین ام سلمہ کی وفات معاویہ کی خلافت میں ہوئی ۵۹ھ میں۔ انہوں نے عبد اللہ بن زبیر کی خلافت کو نہیں پایا۔ قاضی نے کہا بعض کہتے ہیں کہ ام سلمہ کی وفات یزید بن معاویہ کے زمانہ میں ہوئی۔ اس صورت میں یہ روایت صحیح ہوگی کیونکہ عبد اللہ بن زبیر نے یزید سے اختلاف کیا تھا معاویہ کی وفات کے بعد۔ طبری نے اور ابن عبد البر نے استیعاب میں اسی کو ثابت کیا ہے۔ نووی نے کہا ابو بکر بن خثیر نے بھی ایسا ہی ذکر کیا ہے۔

سے ملا اور میں نے کہا ام المؤمنین ام سلمہ نے تو زمین کا ایک میدان کہا ہے۔ ابو جعفر نے کہا ہرگز نہیں قسم خدا کی وہ اپنے کامیدان ہے۔

۷۲۴۲- ام المؤمنین حضرت حفصہ سے روایت ہے انھوں نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے البتہ قصد کرے گا ایک لشکر اس خانہ کعبہ کی لڑائی کے لیے۔ جب زمین کے صاف میدان میں پہنچیں گے تو لشکر کا قلب دھنس جاویگا اور مقدمہ یعنی آگے کا لشکر پیچھے والوں کو پکارتے گا پھر سب دھنس جاویگے اور کوئی ان میں سے باقی نہ رہے گا مگر ایک شخص ان سے چھٹا ہوا جو ان کا حال بیان کرے گا۔ ایک شخص یہ حدیث عبد اللہ بن صفوان سے سن کر بولا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم نے حفصہ پر جھوٹ نہیں باندھا اور حفصہ نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ نہیں باندھا۔

۷۲۴۳- ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے (راوی نے نام نہیں لیا اور عمر ابو حفصہ ہیں یا عائشہ یا ام سلمہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس گھر یعنی کعبہ کی پناہ ایسے لوگ لیں گے جن کے پاس روک نہ ہوگی (یعنی دشمن کے روکنے کی طاقت نہ رکھتے ہو گئے) کہ ان کا شمار بہت ہو گا نہ سامان ہو گا۔ ان کی طرف ایک لشکر بھیجا جاوے گا جب وہ زمین کے ایک صاف میدان میں پہنچیں گے تو دھنس جاویں گے۔ یوسف نے کہا ان دنوں شام والے مکہ والوں سے لڑنے کے لیے آرہے تھے (یعنی حجاز کا لشکر جو عبد اللہ بن زبیر سے لڑنے کو آتا تھا)۔ عبد اللہ بن صفوان نے کہا وہ یہ لشکر نہیں ہے قسم خدا کی (جس کو آپ نے فرمایا کہ وہ دھنس جاوے گا)۔

۷۲۴۴- ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک بار رسول اللہ نے سوتے میں اپنے ہاتھ پاؤں ہلائے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے سوتے میں وہ کام کیا جو نہیں کرتے تھے۔ آپ

رَفِي حَدِيثِهِ قَالَ فَلَقِيْتُ أَبَا جَعْفَرٍ فَقُلْتُ إِنَّهَا إِنَّمَا قَالَتْ بَيْتَاءَ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ كَلَّا وَاللَّهِ إِنَّهَا لَبَيْتَاءُ الْمَدِينَةِ.

۷۲۴۲- عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَيُؤْمِنَنَّ هَذَا الْبَيْتُ جَيْشٌ يَغْزُونَهُ حَتَّى إِذَا كَانُوا بَيْتَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخَسَفُ بَارِسُطُهُمْ وَيَبَادِي أَوْلَاهُمْ. آخِرُهُمْ ثُمَّ يُخَسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقَى إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ)) فَقَالَ رَجُلٌ أَشْهَدُ عَلَيْكَ أَنْكَ لَمْ تَكْذِبْ عَلَيَّ حَفْصَةَ وَأَشْهَدُ عَلَيَّ حَفْصَةَ أَنَّهَا لَمْ تَكْذِبْ عَلَيَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۲۴۳- عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((سَعَوْذُ بِهَذَا الْبَيْتِ يَعْنِي الْكَعْبَةَ قَوْمٌ لَيْسَتْ لَهُمْ مَنَعَةٌ وَلَا عُدَّةٌ وَلَا عُدَّةٌ يُنْعَثُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بَيْتَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خَسِفَ بِهِمْ)) قَالَ يُوسُفُ وَأَهْلُ الشَّامِ يُؤْمِنُونَ بِسَمْرُونَ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ أَمَا وَاللَّهِ مَا هُوَ بِهَذَا الْجَيْشِ قَالَ زَيْدٌ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ الْعَامِرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ بِمَثَلِ حَدِيثِ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ عَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْجَيْشَ الَّذِي ذَكَرَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَفْوَانَ.

۷۲۴۴- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ عَبَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنَابِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَنَعْتَ شَيْئًا فِي

نے فرمایا تعجب ہے کچھ لوگ میری امت کے ایک شخص کے لیے کعبہ کا قصد کریں گے جو قریش میں سے ہو گا اور پہلے گاخانہ کعبہ کی۔ جب وہ بیداد میں پہنچیں گے (بیداد صاف میدان) تو دھنس جاویں گے۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو سب قسم کے لوگ چلتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں ان میں ایسے لوگ ہونگے جو قصد آئے ہونگے اور جو مجبوری سے آئے ہونگے اور مسافر بھی ہونگے لیکن یہ سب ایک بارگی ہلاک ہو جاویں گے پھر (قیامت کے دن) مختلف نیتوں پر اللہ ان کو اٹھاویگا (اس حدیث سے یہ نکلا کہ خالموں اور قاسقوں سے دوڑ رہنے میں بچاؤ ہے ورنہ ان کے ساتھ ہلاکت کا ڈر ہے)۔

باب: فتنوں کے اترنے کا بیان

۷۲۴۵- اسامہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ مدینہ کے محلوں میں سے ایک محل پر چڑھے اور فرمایا تم دیکھتے ہو جو میں دیکھتا ہوں؟ میں تمہارے گھروں میں فتنوں کی جگہیں اس طرح دیکھتا ہوں جیسے بارش کرنے کی جگہوں کو (یعنی بہت ہونگے بوندوں کی طرح مراد جمل اور صلیب اور حرہ اور قنہ عثمان اور شہادت حضرت حسین ہے اور ان کے سوا بہت سے فساد جو مسلمانوں میں نمود ہونے لگے۔

۷۲۴۶- ترجمہ وہی ہے جو گزر لے

۷۲۴۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ فتنے ہوں گے جن میں بیٹھنے والا بہتر ہو گا کھڑے ہونے سے اور کھڑا رہنے والا بہتر ہو گا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہو گا دوڑنے والے سے۔ جو اس کو جھانکے گا تو

سَامَكَ لَمْ نَكُنْ تَعْلَهُ فَقَالَ ((الْعَجَبُ إِنَّ نَاسًا مِنْ أَهْبِي يُؤْمُونَ بِالْبَيْتِ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ قَدْ لَحَا بِالْبَيْتِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خَسِيفَ بِهِمْ)) فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ الظَّرِيقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ قَالَ ((نَعَمْ فِيهِمُ الْمُنْتَصِرُ وَالْمُخَوَّرُ وَابْنُ السَّبِيلِ يَهْلِكُونَ مَهْلَكَكُمْ وَاجِدًا وَيَصْدُرُونَ مَصَادِرَ شَيْءٍ يَنْعَثُهُمُ اللَّهُ عَلَى نِيَابِهِمْ))

باب نَزُولِ الْفِتَنِ كَمَا وَقَعَ الْقَطْرِ

۷۲۴۵- عَنْ اسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ عَلَى أُطَمٍ مِنْ أَطَامِ الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَالَ ((هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَا وَقَعَ الْقَطْرِ))

۷۲۴۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۷۲۴۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((سَتَكُونُ فِتْنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي مَنْ

(۷۲۴۷) اس حدیث میں اشارہ ہے ان فسادوں کا جو حضرت کے بعد ظاہر ہوئے جیسے حضرت عثمان کی شہادت یعنی اس فساد کا کبیر کی اصلاح مقدر نہیں تو کم کوشش کرنے والا اس میں بہتر ہو گا زیادہ کوشش کرنے والے سے۔ اسی واسطے اکثر اصحاب نے نیتے اور فساد میں کوشش گیری اختیار کی تھی۔ (تحفۃ الاخیر) نووی نے کہا اس حدیث اور اس کے بعد کی حدیثوں سے لوگوں نے استدلال کیا ہے کہ مسلمانوں کے آپس کے فساد میں لڑنا نہ چاہیے اور الگ رہنا بہتر ہے اور جو اس کے گھر میں اس کے مارنے کو گھمیں تو اپنے تئیں بچانا نہ چاہیے۔ یہ ابو بکرہ صحابی کا قول ہے اور ابن عمر اور عمران بن حسین کے نزدیک اپنے تئیں بچانا جائز ہے اور دفع کرنا لازم ہے۔ تو ان دونوں مذہبوں میں فتنے کے وقت لڑ

اس کو وہ کھینچ لے گا اور جو کوئی پناہ کا مقام یا بچاؤ کی جگہ پاوے تو چاہے کہ اس پناہ میں آ جاوے۔

۷۲۳۸- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ ایک نماز ہے نمازوں میں سے (عصر کی نماز) جس کی وہ نماز قضا ہو جاوے تو گویا اس کا گھربار لٹ گیا۔

۷۲۳۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک فتنہ ہوگا جس میں سونے والا بہتر ہوگا جائے والے سے اور چاندی والا بہتر ہوگا کھڑے سے اور کھڑا ہوا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے۔ پھر جو کوئی پناہ یا حفاظت کی جگہ پاوے تو پناہ لیوے (اس فتنہ سے)۔

۷۲۵۰- عثمان شحام سے روایت ہے میں اور فرقد سبخی دونوں مسلم بن ابی بکرہ کے پاس گئے وہ اپنی زمین میں تھے ہم ان کے پاس گئے اور ہم نے کہا تم نے سنا ہے اپنے باپ سے فتنوں کے باب میں کوئی حدیث بیان کرتے ہوئے؟ انھوں نے کہا ہاں میں نے سنا ہے ابو بکرہ سے وہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ نے فرمایا بیشک کئی فتنے ہونگے خیر دار رہو وہاں کئی فتنے ہونگے بیٹھنے والا ان میں بہتر ہوگا چلنے والے سے۔ اور چلنے والا ان میں بہتر ہوگا دوڑنے والے سے۔ خیر دار رہو جب فتنہ اور فساد اترے یا واقع ہو تو جسکے اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں میں جا ملے اور جس کی بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں میں جا ملے اور جس کی زمین ہو (کھیتی کی) وہ اپنی زمین میں جا رہے۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ! جس کے اونٹ نہ ہوں نہ بکریاں نہ زمین وہ کیا کرے؟ آپ نے فرمایا وہ اپنی تلوار اٹھاوے اور پھر سے اس کی باڑھ کو کوٹ ڈالے (یعنی لڑنے کی کوئی چیز باقی

تَشْرَفُ لَهَا تَسْتَشْرِفُهُ وَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلْجَأً فَلْيَعِذْ بِهِ)۔

۷۲۴۸- عَنْ نَوْفَلِ بْنِ مُعَاوِيَةَ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا وَإِلَّا أَنَا أَبَا بَكْرٍ يُزِيدُ ((مِنْ الصَّلَاةِ صَلَاةً مِنْ فَاتِنَةٍ فَكَأَنَّمَا وَتَرَأَاهُ أَهْلَهُ وَمَالَهُ))۔

۷۲۴۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَكُونُ فِتْنَةٌ النَّايِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْبِقِطَانِ وَالْقِطَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيِ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ))۔

۷۲۵۰- عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَامِ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَرَقَدَةُ السَّبْخِيُّ إِلَى مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ فِي أَرْضِهِ فَدْخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا هَلْ سَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ فِي الْفِتَنِ حَدِيثًا قَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنٌ أَلَا تُمْ تَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيِ فِيهَا وَالْمَاشِيِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيِ إِلَيْهَا أَلَا فَإِذَا نَزَلَتْ أَوْ وَقَعَتْ فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ)) قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ قَالَ ((يَغْمِدْ إِلَى سَيْفِهِ

کے کسی جانب شریک ہو گا جائز ہے اور اکثر صحابہ اور تابعین اور عامہ علماء کا یہ مذہب ہے کہ جانب حق اختیار کرنی چاہیے اور جو حق پر ہو اس کی مدد کرنی چاہیے اور باغیوں سے لڑنا چاہیے اور یہ احادیث اس حالت پر محمول ہیں جب حق ظاہر نہ ہو اس وقت گوشہ گیری بہتر ہے۔

(۷۲۵۰) حضرت کو معلوم تھا کہ میرے بعد فساد ہونگے اور مسلمانوں میں قتل شروع ہوگا اس واسطے حضرت نے یہ حدیث

نہ رکھے جو حوصلہ ہو لڑائی کا۔ پھر جلدی کرے اپنے بچاؤ میں جہنمی ہو سکے۔ الہی میں نے تیرا حکم پہنچا دیا الہی میں نے تیرا حکم پہنچا دیا الہی میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ ایک شخص بولا یا رسول اللہ! بتلائیے اگر مجھ پر زبردستی کریں یہاں تک کہ دو صفوں میں سے یا دو گروہوں میں سے ایک میں بچاؤں پھر وہاں کوئی مجھ کو تلوار مارے یا تیر آوے اور مجھ کو قتل کرے؟ آپ نے فرمایا وہ اپنا اور تیرا گناہ سمیٹ لے گا اور دوزخ میں جاوے گا۔

۷۲۵۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

فَيَذُقُ عَلَىٰ حَذِّهِ بِحَجَرٍ ثُمَّ لَيَنْجُ إِنْ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتَ اللَّهُمَّ هَلْ بَلَغْتَ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ أُكْرِهْتُ حَتَّىٰ يُنْطَلِقَ بِي إِلَىٰ أَحَدِ الصَّفَيْنِ أَوْ إِحْدَى الْفَتَنِينِ فَضَرَّتَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ أَوْ بِحِجِيءٍ سَنَهُمْ فَيَقْتُلُنِي قَالَ ((يَبُوءُ بِإِلْمِهِ وَإِعْمَلْ وَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ))

۷۲۵۱- عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ نَحْوَ حَدِيثِ جَمَادٍ إِلَىٰ آخِرِهِ وَأَنْتَهَىٰ حَدِيثُ وَكَيْعٍ عِنْدَ قَوْلِهِ ((إِنْ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ)) وَلَمْ يَذْكُرْ مَا بَعْدَهُ.

۷۲۵۲- احنف بن قیس سے روایت ہے میں نکلا اس ارادہ سے کہ اس شخص کا شریک ہوں گا (یعنی حضرت علی کا بمقابلہ معاویہ کے)۔ راہ میں مجھ سے ابو بکر ملے کہنے لگے تم کہاں جاتے ہو اے احنف! میں نے کہا میں چاہتا ہوں مدد کرنا رسول اللہ کے چچا زاد بھائی کی یعنی حضرت علی کی۔ ابو بکر نے کہا تم لوٹ جاؤ اے احنف کیونکہ میں نے سنا رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جب دو مسلمان اپنی تلوار لے کر بھڑیں تو مارنے والا اور جو مارا جاوے دونوں جہنمی ہیں۔ میں نے عرض کیا یا کسی اور نے کہا یا رسول اللہ! قاتل تو جہنم میں جاوے گا لیکن مقتول کیوں جاوے گا؟ آپ نے فرمایا وہ بھی تو اپنے

۷۲۵۲- عَنْ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْتُ وَأَنَا أُرِيدُ هَذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيدُ يَا أحنَفُ قَالَ قُلْتُ أُرِيدُ نَصْرَ ابْنِ عَمِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي عَلِيًّا قَالَ فَقَالَ لِي يَا أحنَفُ ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ)) قَالَ فَقُلْتُ أَوْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ ((إِنَّهُ قَدْ أَرَادَ

تیرا فرمایا اور اس وقت میں گوشہ گیری بتلائی۔ اکثر حضرت کے اصحاب مثل عبد اللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص اور ابو بکرہ مسلمانوں کی جنگ میں شریک نہ ہوئے بوجہ اسی حدیث کے۔ (تحفۃ الاخیار)

(۷۲۵۲) بتلائی نے کہا یہ اس صورت ہے جب لڑائی کسی وجہ شرمی سے نہ ہو اور محض تعصب اور عداوت سے ہو اور مطلب یہ ہے کہ وہ دونوں جہنم کے مستحق ہیں پھر بھی ان کو بدلہ ملے گا اور بھی اللہ عزوجل معاف کر دے گا۔ اہل حق کا یہی مذہب ہے اور یہ مضمون کئی بار اوپر گزر چکا اور صحابہ میں جو قتال ہوئے وہ عید میں داخل نہیں ہیں اور اہل سنت کا مذہب یہ ہے کہ ان کے ساتھ نیک گمان کرنا اور ان کی لڑائیوں سے وہ سکوت کرنا اور اس کی تاویل خیر کرنا کس لیے کہ وہ مجتہد تھے اور ان کی نیت گناہ یاد دنیا کمانے کی نہ تھی بلکہ ہر فرقہ اپنے کو حق پر سمجھتا تھا اور اپنے لیے

قتلِ صاحبہ ((

ساتھی کے قتل کے درپے تھا۔

۷۲۵۳- ۷۲۵۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ ((إِذَا اتَقَى الْمُسْلِمَانِ بَسِيْفَيْهِمَا

فَأَلْقَابِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ))

۷۲۵۴- ۷۲۵۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

عَنْ أَيُّوبَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ

أَبِي كَامِلٍ عَنْ حَمَّادٍ إِلَى آخِرِهِ

۷۲۵۵- ۷۲۵۵- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

((إِذَا الْمُسْلِمَانِ حَمَلَا أَحَدَهُمَا عَلَى أُخِيهِ

السَّلَاحِ فَهُمَا عَلَى جُرْفٍ جَهَنَّمَ فَإِذَا قُتِلَ

أَحَدُهُمَا صَاحِبُهُ دَخَلَهَا جَمِيعًا))

۷۲۵۵- ۷۲۵۵- ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا جب دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھادیں تو وہ

دونوں جہنم کے کنارے پر پہنچے۔ پھر اگر ایک نے دوسرے کو مار

ڈالا تو دونوں جہنم میں جاویں گے۔

۷۲۵۶- ۷۲۵۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دو بڑے بڑے گروہ

لڑیں گے (مسلمانوں کے) ان میں بڑی لڑائی ہوگی اور دونوں کا

دعوئی ایک ہوگا (یعنی دونوں کا دین ایک ہوگا اور دونوں یہ دعویٰ

کریں گے کہ ہم خدا کے واسطے لڑتے ہیں)۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا

وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ

حَتَّى تَقْتُلَ فِتْنَانِ عَظِيمَتَانِ وَتَكُونَ بَيْنَهُمَا

مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ))

۷۲۵۷- ۷۲۵۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا

تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْهَرْجُ)) قَالُوا وَمَا

الْهَرْجُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((الْقَتْلُ الْقَتْلُ))

۷۲۵۸- ۷۲۵۸- عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ

فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ

تک مخالف کو باغی جانتا تھا اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے بموجب اس سے لڑنا واجب جانتا تھا اور جس سے خطا ہوئی وہ معذور تھا کیونکہ مجتہد خطا میں

معذور ہے اور اس میں شک نہیں کہ ان تمام لڑائیوں میں حضرت علی حق پر تھے۔ اہل سنت کا یہی مذہب ہے اور بوجہ اشتباہ کے دونوں فرقوں

سے الگ رہے۔

(۷۲۵۸) یہاں تک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی اللہ

دیکھا اور میری حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین مجھ کو دکھلائی گئی اور مجھ کو دو خزانے ملے سرخ اور سفید اور میں نے دعا کی اپنے پروردگار سے کہ میری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کرے اور اس پر کوئی غیر دشمن ایسا غالب نہ کرے کہ ان کا جتنا ٹوٹ جاوے اور ان کی جزا کٹ جاوے (یعنی بالکل نیست اور نابود ہو جاویں)۔ میرے پروردگار نے فرمایا اسے محمد! میں جب کوئی حکم کر دیتا ہوں پھر وہ نہیں پلٹتا اور میں نے تیری یہ دعائیں قبول کیں میں تیری امت کو عام قحط سے ہلاک نہ کروں گا۔ ان پر کوئی غیر دشمن جو ان میں سے نہ ہو ایسا غالب کروں گا جو ان کی جزا کٹ دیوے اگرچہ زمین کے تمام لوگ اکٹھے ہو جاویں (مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لیے پران کو بالکل تباہ نہ کر سکیں گے) یہاں تک کہ خود مسلمان ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو قید کریں گے۔

مُلْكُهَا مَا زَوَىٰ لِي مِنْهَا وَأَعْطَيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بَسَنَةِ عَامَةٍ وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَىٰ أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْتَهُمْ وَإِنِّي رَبِّي قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءَ قَلْبِي لَا يُرَدُّ وَإِنِّي أُعْطِيكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أَهْلِكَهُمْ بَسَنَةِ عَامَةٍ وَأَنْ لَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَىٰ أَنْفُسِهِمْ يَسْتَبِيحَ بَيْتَهُمْ وَلَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بَأَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا حَتَّىٰ يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا))

۷۲۵۹- ترجمہ وہی جو گزرا۔

۷۲۵۹- عَنْ ثَوْبَانَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنْ أَلَّفَ تَعَالَىٰ زَوَىٰ لِي الْأَرْضَ حَتَّىٰ رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَأَعْطَانِي الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي بَرْزَةَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ.

۷۲۶۰- سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک دن عالیہ سے آئے (عالیہ وہ گاؤں جو مدینہ کے باہر ہیں) آپ بنی معاویہ کی مسجد پر سے گزرے اس میں گئے اور دو رکعتیں پڑھیں ہم

۷۲۶۰- عَنْ سَعْدِ بْنِ رَضِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ حَتَّىٰ إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ دَخَلَ

وہ ہوں۔ آج تک بھی کفار مسلمانوں پر ایسے غالب نہیں ہوئے کہ اسلام کی جزا کٹ جائے اور مسلمانوں کی قوت بالکل نہ رہے اس زمانے میں جب چار طرف سے مسلمانوں پر کافروں کا ہجوم ہے گواکثر ملکوں سے جیسے ہندوستان، چین، اندلس، بخارا، خیوٹا، شغرو وغیرہ سے مسلمانوں کی حکومت جاتی رہی باوجود اس کے اب بھی مسلمانوں کی حکومت عرب اور روم اور مصر اور سوڈان اور مغرب اور زنجبار اور ایران اور افغانستان میں موجود ہے اگرچہ ان مقاموں میں بھی مسلمان شرع پر نہیں چلتے اور ظلم اور زیادتی کرتے ہیں پر اگر اب بھی ہوشیار نہ ہوں گے اور از سر نو شرع پر قائم نہ ہوں گے اور اللہ کی کتاب اور رسول اللہ کی حدیث پر نہ چلیں گے تو ڈر ہے کہ اور چند روز میں کافر باقی ماندہ ملک بھی ان سے چھین لیں گے اور وہ عدہ پورا ہو کہ اسلام آخر زمانے میں سٹ کر مدینہ میں آجاوے گا جیسے سانپ سٹ کر اپنے سوراخ میں چلا جاتا ہے۔

نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی۔ آپ نے بڑی دیر تک اپنے پروردگار سے دعا کی پھر ہمارے پاس آئے اور فرمایا میں نے اپنے رب سے تین دعائیں مانگیں لیکن اس نے دو دعائیں قبول کیں اور ایک قبول نہ کی۔ میں نے اپنے رب سے یہ دعا کی کہ میری امت کو ہلاک نہ کرے قحط سے (یعنی ساری امت کو عام قحط سے) تو اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول کی اور میں نے یہ دعا کی کہ میری امت کو (یعنی ساری امت کو) ہلاک نہ کرے پانی میں ڈبو کر تو قبول کی اور میں نے یہ دعا کی کہ مسلمان آپس میں ایک دوسرے سے نہ لڑیں اس کو قبول نہیں کیا۔

۷۲۶۱- عن سعد بن أبي وقاص قال قال رسول الله ﷺ قال قلت لرسول الله ﷺ ما أهدى الناس سبيلاً قال ما أهدى الناس سبيلاً من أهدى الله سبيله فهداه الله له وما أضلّ الله سبيله فاهلكه الله له قال قلت لرسول الله ﷺ ما أهدى الناس سبيلاً قال ما أهدى الناس سبيلاً من أهدى الله سبيله فهداه الله له وما أضلّ الله سبيله فاهلكه الله له قال قلت لرسول الله ﷺ ما أهدى الناس سبيلاً قال ما أهدى الناس سبيلاً من أهدى الله سبيله فهداه الله له وما أضلّ الله سبيله فاهلكه الله له

۷۲۶۲- عن أبي ذرٍّ قال قال رسول الله ﷺ قال قلت لرسول الله ﷺ ما أهدى الناس سبيلاً قال ما أهدى الناس سبيلاً من أهدى الله سبيله فهداه الله له وما أضلّ الله سبيله فاهلكه الله له قال قلت لرسول الله ﷺ ما أهدى الناس سبيلاً قال ما أهدى الناس سبيلاً من أهدى الله سبيله فهداه الله له وما أضلّ الله سبيله فاهلكه الله له قال قلت لرسول الله ﷺ ما أهدى الناس سبيلاً قال ما أهدى الناس سبيلاً من أهدى الله سبيله فهداه الله له وما أضلّ الله سبيله فاهلكه الله له

۷۲۶۳- عن أبي ذرٍّ قال قال رسول الله ﷺ قال قلت لرسول الله ﷺ ما أهدى الناس سبيلاً قال ما أهدى الناس سبيلاً من أهدى الله سبيله فهداه الله له وما أضلّ الله سبيله فاهلكه الله له قال قلت لرسول الله ﷺ ما أهدى الناس سبيلاً قال ما أهدى الناس سبيلاً من أهدى الله سبيله فهداه الله له وما أضلّ الله سبيله فاهلكه الله له

فَرَكِعَ فِيهِ رَكَعَتَيْنِ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي ثِنْتَيْنِ وَمَنْعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْفِرْقِ فَأَعْطَانِيهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُجْعَلَ بَأْسُهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنْعَنِيهَا))

۷۲۶۱- عن سعد بن أبي وقاص قال قال رسول الله ﷺ قال قلت لرسول الله ﷺ ما أهدى الناس سبيلاً قال ما أهدى الناس سبيلاً من أهدى الله سبيله فهداه الله له وما أضلّ الله سبيله فاهلكه الله له قال قلت لرسول الله ﷺ ما أهدى الناس سبيلاً قال ما أهدى الناس سبيلاً من أهدى الله سبيله فهداه الله له وما أضلّ الله سبيله فاهلكه الله له

۷۲۶۲- عن أبي ذرٍّ قال قال رسول الله ﷺ قال قلت لرسول الله ﷺ ما أهدى الناس سبيلاً قال ما أهدى الناس سبيلاً من أهدى الله سبيله فهداه الله له وما أضلّ الله سبيله فاهلكه الله له قال قلت لرسول الله ﷺ ما أهدى الناس سبيلاً قال ما أهدى الناس سبيلاً من أهدى الله سبيله فهداه الله له وما أضلّ الله سبيله فاهلكه الله له

۷۲۶۳- عن أبي ذرٍّ قال قال رسول الله ﷺ قال قلت لرسول الله ﷺ ما أهدى الناس سبيلاً قال ما أهدى الناس سبيلاً من أهدى الله سبيله فهداه الله له وما أضلّ الله سبيله فاهلكه الله له

رکھا جس نے یاد رکھا اور بھول گیا جو بھول گیا میرے ساتھی اس کو جانتے ہیں اور بعضی بات ہوتی ہے جس کو میں بھول گیا تھا پھر جب میں اس کو دیکھتا ہوں تو یاد آجاتی ہے جیسے آدمی دوسرے آدمی کا منہ یاد رکھتا ہے جب وہ غائب ہو جاوے پھر جب اس کو دیکھے تو پہچان لیتا ہے۔

۷۲۶۴- ترجمہ وہی ہے جو گزر ا جو بھول گیا تک اس کے بعد کا ذکر نہیں۔

۷۲۶۵- حدیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو ہر ایک بات بتادی جو ہونے والی تھی قیامت تک اور کوئی بات ایسی نہ رہی جس کو میں نے آپ سے نہ پوچھا ہو البتہ میں نے یہ نہ پوچھا کہ مدینہ والوں کو کون چیز نکالے گی مدینہ سے۔

۷۲۶۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۶۷- ابو زید سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھی اور منبر پر چڑھے پھر وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ ظہر کا وقت آگیا۔ پھر آپ اترے اور نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے اور وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ عصر کا وقت آگیا۔ پھر اترے اور نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے اور وعظ سنایا ہم کو یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا تو خبر دی ہم کو ان باتوں سے جو ہو چکی تھیں اور جو ہونے والی ہیں اور سب سے زیادہ ہم میں عالم وہ ہے جس نے سب سے زیادہ ان باتوں کو یاد رکھا ہو۔

۷۲۶۸- حدیفہ سے روایت ہے ہم حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے کہا تم میں سے کس کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث یاد ہے فتنے کے باب میں؟ میں نے کہا مجھ کو یاد ہے حضرت عمرؓ نے کہا تم بڑے بہادر ہو بھلا کہو آپ نے کیا فرمایا؟ میں نے کہا میں نے

السَّاعَةِ إِلَّا حَدَّثَ بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ فَذَعَلِمَهُ أَصْحَابِي هَوْلَاءُ وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهُ فَأَذْكَرُهُ كَمَا يَذْكَرُ الرَّحْلُ وَجَهَ الرَّحْلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ إِذَا رَأَاهُ عَرَفَهُ.

۷۲۶۴- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَيَّ قَوْلِهِ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ وَلَمْ يَذْكَرْ مَا بَعْدَهُ.

۷۲۶۵- عَنْ حُدَيْفَةَ أَنَّهُ قَالَ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَا هُوَ كَاتِبٌ إِلَيَّ أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ.

۷۲۶۶- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۷۲۶۷- عَنْ أَبِي زَيْدٍ يَعْنِي عَمْرًا بْنَ أَحْطَبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَطَبْنَا حَتَّى حَضَرَتِ الظُّهْرُ فَنَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَطَبْنَا حَتَّى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَطَبْنَا حَتَّى غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَاتِبٌ فَأَعْلَمْنَا أَحْفَظْنَا.

۷۲۶۸- عَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عُمَرَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ كَمَا قَالَ قَالَ فَقُلْتُ أَنَا قَالَ إِنَّكَ لَخَبْرِيءٌ

(۷۲۶۸) ☆ اور اس کا ٹوٹنا ان کا شہید ہونا ہے جس روز سے حضرت عمر شہید ہوئے فتنے کا دروازہ کھل گیا اور مسلمانوں میں رنج بڑھنے لگا۔ رفتہ رفتہ حضرت عثمان کی شہادت کی نوبت پہنچی پھر تو فتنہ سمندر کی موجوں کی طرح امتد نے لگا اور آپس میں کی لڑائیوں کا بازار گرم لہ

سنا ہے رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے آدمی کو جو فتنہ ہوتا ہے اس کے گھر والوں اور مال اور جان اور اولاد اور ہمسایہ سے اس کا کفارہ ہو جاتا ہے روزہ اور نماز اور صدقہ اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری بات سے منع کرنا۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں اس فتنہ کو نہیں پوچھتا میں تو اس فتنہ کو پوچھتا ہوں جو موجِ مدیہ کا دریا کی موج کی طرح (یعنی اس کا اثر سب مسلمانوں کو پہنچے گا)۔ میں نے کہا اے امیر المؤمنین تمہیں اس فتنہ سے کیا غرض ہے تمہارے اور اس کے درمیان تو ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا وہ دروازہ ٹوٹ جاوے گا یا کھل جاوے گا؟ میں نے کہا وہ نہیں ٹوٹ جاوے گا۔ حضرت عمرؓ نے کہا ایسا ہے تو پھر کبھی بند نہ ہوگا (کیونکہ جب دروازہ ٹوٹ گیا تو بند کیسے ہو سکتا ہے)۔ شقیق نے کہا ہم لوگوں نے حدیث سے کہا کیا حضرت عمرؓ کو معلوم تھا۔ فرمایا ہاں جیسے یہ معلوم تھا کہ کل کے دن کے بعد رات ہے اور میں نے ان سے ایک حدیث بیان کی تھی جو نعوذ تھی۔ شقیق نے کہا ہم لوگ ڈرے حدیث سے یہ پوچھنے میں کہ وہ دروازہ کون ہے۔ ہم نے سروق سے کہا تم پوچھو انہوں نے حدیث سے پوچھا حدیث نے کہا وہ دروازہ حضرت عمرؓ کی ذات تھی۔

۷۲۶۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۷۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۷۱- محمدؐ سے روایت جناب نے کہا میں یوم الجرمہ (یعنی جس

وَكَيْفَ قَالَ قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ «لَيْسَ فِي أُمَّةٍ نَجْوَى لِأَهْلِهَا وَمَالِهِ وَنَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ يُكْفَرُهَا الصِّيَامُ وَالصَّلَاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ» فَقَالَ عُمَرُ لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ إِنَّمَا أُرِيدُ النَّبِيَّ تَمَوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ فَقُلْتُ مَا لَكَ وَلَهَا يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا يَا أَبَا مُعَلَّقًا قَالَ أَفَيْكُرُ الْبَابُ أَمْ يُفْتَحُ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يُكْسَرُ قَالَ ذَلِكَ أَحْسَرَى أَنْ لَا يُعْلَقَ أَبَدًا قَالَ فَقُلْنَا لِحَدِيثِكَ هَلْ كَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مِنَ الْبَابِ قَالَ نَعَمْ كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدِ اللَّيْلَةِ إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالْأَعْيَابِ قَالَ فَهَيْتَا أَنْ نَسْأَلَ حَدِيثَكَ مِنَ الْبَابِ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ سَأَلَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ.

۷۲۶۹- عَنْ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوُ

حَدِيثِ أَبِي مُقَارِبَةَ وَفِي حَدِيثِ عَيْسَى عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ سَمِعْتُ حَدِيثَكَ يَقُولُ.

۷۲۷۰- عَنْ حَدِيثِكَ قَالَ قَالَ عُمَرُ مَنْ يُحَدِّثُنَا عَنْ الْبَيْتَةِ وَالْقَتَصِ الْحَدِيثِ يَنْحَرِ حَدِيثَهُمْ.

۷۲۷۱- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَضِيٍّ أَنَّ اللَّهَ عَنَّهُ قَالَ قَالَ

تو ہو گیا اور ہوا جو ہو۔ سبحان اللہ حضرت عمرؓ کا درجہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا درجہ کسی کو نہیں ملا ان کی ذاتِ بابرکات پشتِ پناہ تھی مسلمانوں کا رب کافروں پر روک تھی تمام بلاؤں اور فتنوں کی رخصتی اللہ تعالیٰ عنہ۔

(۷۲۷۱) ✽ میں تیرا خلاف کر رہا ہوں اور تو نے ایک حدیث سنی ہے رسول اللہؐ سے اور مجھے منع نہیں کرتا یعنی پہلے ہی جب میں نے

دن جرمہ میں فساد ہونے کو تھا جرمہ ایک مقام ہے کوفہ میں جہاں کوفہ والے سعید بن عاص سے لڑنے کے لیے جمع ہوئے تھے جب حضرت عثمان نے انکو کوفہ کا حاکم کر کے بھیجا تھا) کو آیا ایک شخص کو دیکھا بیٹھے ہوئے میں نے کہا آج تو یہاں کئی خون ہوں گے۔ وہ شخص بولا ہرگز نہیں قسم خدا کی خون نہ ہو سکے۔ میں نے کہا قسم خدا کی ضرور خون ہو سکے۔ وہ بولا قسم خدا کی ہرگز خون نہ ہو سکے اور میں نے اس باب میں ایک حدیث سنی ہے رسول اللہ سے جو آپ نے مجھ سے فرمائی تھی۔ میں نے کہا تو براسا تھی ہے آج سے اس لیے کہ تو سنا ہے میں حیرا خلاف کر رہا ہوں اور تو نے ایک حدیث سنی ہے رسول اللہ سے اور مجھے منع نہیں کرتا۔ پھر میں نے کہا اس غصے سے کیا فائدہ اور میں اس شخص کی طرف متوجہ ہو اور پوچھا تو معلوم ہوا کہ حدیث صحابی ہیں۔

حَدَّثَنَا جُنْدُبُ بْنُ جُنْدَبٍ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ فَقُلْتُ كَيْهَرَأَفَنَ الْيَوْمَ هَاعِنَا دِمَاءُ فَقَالَ ذَلِكَ الرَّجُلُ كَلَّا وَاللَّهِ قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ قَالَ كَلَّا وَاللَّهِ إِنَّهُ لَحَدِيثُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيهِ قُلْتُ بِنَسْرِ الْحَجَلِيِّ لِي أَنْتَ مِنْذُ الْيَوْمِ تَسْمَعُنِي أَحَايِلُكَ وَقَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَتَهَانِي ثُمَّ قُلْتُ مَا هَذَا الْغَضَبُ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ وَأَسْأَلُهُ فَإِذَا الرَّجُلُ حَدِيثُهُ.

باب: قیامت آنے سے قبل فرات میں سونے کا پہاڑ نکلنے کا بیان

بابُ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ

۷۲۷۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ فرات میں ایک پہاڑ نکلے گا سونے کا۔ لوگ اس کے لیے لڑیں گے تو ہر سینکڑے میں سے (یعنی فیصدی) ننانوے مارے جاویں گے اور ہر شخص یہ کہے گا اپنے دل میں شاید فتح جاؤں (اور اس سونے کو حاصل کروں۔ معاذ اللہ دنیا ایسی ہی خراب شے ہے لوگ اس کے پیچھے اپنی جان آبرو عزت گناتے ہیں پھر بھی وہ حاصل نہیں ہوتی۔ عاقل وہی ہے جو پہلے سے اس نابکار کو طلاق دے دیوے)۔

۷۲۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتُلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَيَسْعُونَ وَيَقُولُونَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو))

۷۲۷۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اتنا زیادہ ہے کہ میرے

۷۲۷۳- عَنْ سُهَيْبِ بْنِ أَبِي خَالَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يَقْتُلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَيَسْعُونَ وَيَقُولُونَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو))

لے نے حیرے خلاف کہا تھا اگر تو یہ کہہ دیتا کہ میں حدیث کی رو سے کہتا ہوں کہ خون نہ ہو سکے تو میں کاہے کو خلاف کرتا۔ سبحان اللہ آپ وہ زمانہ تھا کہ ناداھی میں بھی اگر حدیث کے خلاف کوئی بات نکل جاتی تو لوگ اسے برا جانتے اور اس سے مادم ہوتے اور یا اب ایک دجالی زمانہ ہے کہ حدیث رسول اللہ کی مظلوم ہوتے ہوئے اس کا خلاف کرتے ہیں اور اپنے دل میں مادم نہیں ہوتے۔

قَالَ أَبِي إِنَّ رَأْيَهُ فَلَا تَقْرَبُهُ.

باپ نے کہا تو اگر اس پہاڑ کو دیکھے تو اس کے پاس مت جائیو۔

۷۲۷۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۷۳۷۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

((يُوْشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْضِرَ عَنْ كَنْزٍ

نے فرمایا قریب ہے کہ فرات میں ایک خزانہ سونے کا نکلے گا

مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا)).

جو کوئی وہاں موجود ہو تو اس میں سے کچھ نہ لےوے۔

۷۲۷۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

۷۲۷۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرے اس میں خزانہ کے بدلے پہاڑ

((يُوْشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْضِرَ عَنْ جَبَلٍ

ہے۔

مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا)).

۷۲۷۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ

۷۲۷۶- عبد اللہ بن حارث بن نوفل سے روایت ہے میں ابی

قَالَ كُنْتُ وَاقِفًا مَعَ أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَقَالَ لَا يَزَالُ

بن کعب کے ساتھ کھڑا تھا انھوں نے کہا ہمیشہ لوگ دنیا کمانگی

النَّاسُ مُخْتَلِفَةً أَعْنَاقُهُمْ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا قُلْتُ

فکر میں رہیں گے۔ میں نے کہا ہاں انھوں نے کہا میں نے رسول

أَحَلَّ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ

اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے قریب ہے کہ فرات میں ایک

((يُوْشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْضِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ

سونے کا پہاڑ نمود ہو۔ لوگ جب یہ سنیں گے تو اس طرف چلیں

ذَهَبٍ فَإِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوا إِلَيْهِ فَيَقُولُ

گے اور جو لوگ وہاں ہو گئے وہ کہیں گے اگر ہم ان کو اس پہاڑ میں

مَنْ عِنْدَهُ لَيْنٌ تَرَكْنَا النَّاسَ يَأْخُذُونَ مِنْهُ

سے لینے دیں تو وہ سارا پہاڑ لے جاویں گے۔ آخر لڑیں گے تو

كَيْدُهُمْ بِهِ كَلْبُهُ قَالَ فَيَقْتُلُونَ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُ مِنْ

بھیدی نالوے آدمی مارے جائیں گے۔ ابو کمال نے کہا اپنی

كُلِّ مِائَةِ بَسْعَةٍ وَتَسْتَوُونَ)) قَالَ أَبُو كَامِلٍ فِي

روایت میں میں اور ابی بن کعب دونوں حسان کے قلعہ کے سایہ

حَدِيثِهِ قَالَ وَقَفْتُ أَنَا وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ فِي ظِلِّ

میں کھڑے تھے۔

أَحْمَ حَسَانٍ.

۷۲۷۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

۷۲۷۷- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنَعَتِ الْعِرَاقُ

عراق کا ملک اپنے درہم اور قفقیز کو روکے گا اور شام کا ملک اپنے

دِرْهَمَهَا وَقَفِيزَهَا وَمَنَعَتِ الشَّامُ مَدْيَنَهَا

مدی اور دینار کو روکے گا اور مصر کا ملک اپنے اردب کو روکے گا اور

وَدِينَارَهَا وَمَنَعَتِ مِصْرُ إِزْدَاهَا وَدِينَارَهَا

ہو جاوے گا تم جیسے آگے تھے اور ہو جاوے گا تم جیسے آگے تھے ہو جاوے

(۷۲۷۷) قفقیز اور مدی پانے کا نام ہے جس میں اناج کو ناپتے ہیں اور اردب ۶۳ سیر کا ہوتا ہے۔ اس حدیث میں آخر زمانہ کے فتنے اور فساد کی خبر ہے کہ ان ملکوں کا محصول امام کو نہ ملے گا رعیت سردار کی اطاعت نہ کرے گی جیسے اسلام سے پہلے یہ ملک خود سر تھے ویسے ہی ہو جائیں گے۔ نووی نے کہا حدیث کے معنی یہ ہے کہ ان ملکوں کے لوگ مسلمان ہو جائیں گے اور اسلام کی وجہ سے جزیرہ ساقط ہو جاوے گا یا محم اور روم آخر زمانہ میں ان ملکوں پر غالب ہو جائیں گے اور مسلمانوں کی حکومت وہاں سے جاتی رہے گی اور بعضوں نے کہا وہ مرتد ہو جاویں گے اور

کے تم جیسے آگے تھے۔ پھر ابو ہریرہؓ نے کہا کہ اس حدیث پر گواہی دیتا ہے ابو ہریرہؓ کا گوشت اور خون (یعنی اس میں کچھ شک نہیں)۔

وَعَدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعَدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ وَعَدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ ((شَهِدَ عَلٰى ذَلِكَ لَحْمُ اَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ))

باب: قسطنطنیہ کی فتح اور دجال کے نکلنے اور عیسیٰ بن مریمؑ کے آنے کا بیان

باب فی فتح قسطنطنیۃ و خروج الدجال و نزول عیسی ابن مریم

۷۲۷۸- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ روم کے نصاریٰ کا لشکر اعماق میں یادابق میں اترے گا (یہ دونوں مقام شام میں ہیں حلب کے قریب)۔ پھر مدینہ میں ایک لشکر نکلے گا ان کی طرف جو ان دونوں تمام زمین والوں میں بہتر ہوگا۔ جب صف باندھیں گے دونوں لشکر تو نصاریٰ کہیں گے تم الگ ہو جاؤ ان لوگوں سے (یعنی ان مسلمانوں سے) جنہوں نے ہماری جو روڑ کے پکڑے اور لوٹھی غلام بنائے ہم ان سے لڑیں گے۔ مسلمان کہیں گے نہیں قسم خدا کی ہم کبھی اپنے بھائیوں سے الگ نہ ہوں گے پھر لڑائی ہو گئی تو مسلمانوں کا ایک تہائی لشکر بھاگ نکلے گا ان کی توبہ کبھی اللہ تعالیٰ قبول نہ کرے گا اور تہائی لشکر مارا جاوے گا۔ وہ سب شہیدوں میں افضل ہو گئے خدا کے پاس اور تہائی لشکر کی فتح ہوگی۔ وہ عمر بھر کبھی قتلے اور بلا میں نہ پڑیں گے۔ پھر وہ قسطنطنیہ (اسلامبول) کو فتح کریں گے (جو نصاریٰ کے قبضہ میں آ گیا ہوگا۔ اب تک یہ شہر

۷۲۷۸- عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ يَدَاقِبُ فَيَخْرُجُ اِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِيْنَةِ مِنْ خِيَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافَوْا قَالَتْ الرُّومُ خَلَوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِيْنَ سَبَّوْا مِنَّا نَقَابِلَهُمْ فَيَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّيْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اِخْوَانِنَا فَيَقَاتِلُوْنَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثَلَاثٌ لَا يَتُوْبُ اللهُ عَلَيْهِمْ اَبَدًا وَيَقْتُلُ ثُلُثَهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللهِ وَيَفْتَحُ الثَّلَاثُ لَا يَفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَيَفْتَحُوْنَ قُسْطَنْطِيْنَةَ فَيَنْمِئُ مَا هُمْ يَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ فَاذْ عَلَقُوْا سَبُوْفَهُمْ بِالزَّيْتُوْنَ اِذْ صَاحَ فِيْهِمُ الشَّيْطَانُ اِنَّ الْمَسِيْحَ قَدْ خَلَقَكُمْ فِيْ اَهْلِكُمْ فَيَخْرُجُوْنَ

ظہ توڑ کو نہ دیں گے اور بعضوں نے کہا ہاں کے کافر جو جریرہ دیتے تھے قوی ہو کر جریرہ نہ دیں گے اور یہ جو کہا تم ویسے ہی ہو جاؤ گے یعنی پھر اسلام قریب ہو جاوے گا اور سٹ کر مدینہ میں آ جاوے گا۔

(۷۲۷۸ الف) ☆ جب صف باندھیں گے دونوں لشکر تو نصاریٰ کہیں گے تم الگ ہو جاؤ ان لوگوں (مسلمانوں) سے۔ ہمیشہ نصاریٰ کی یہی چال ہے کہ مسلمانوں میں پھوٹ ڈال کر اپنا مطلب نکال لیتے ہیں۔ پھر جس شخص کے پہلے طرف دار بنتے ہیں جب وہ اکیلا رہ جاتا ہے اور اس کی قوت ٹوٹ جاتی ہے تو اس کو بھی دبا کر اپنا مطیع کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَإِنَّهُمْ مِنْكُمْ فَلَا مَنَ لَهُمْ مِنْكُمْ فَذَرُوهُمْ فَإِنَّهُمْ يَتَّبِعُونَكَ وَمِنْكُمْ يَنْسُخُونَ لَكَ مَوَاضِعَ مِنْكُمْ بَلْ تُؤْخَذُونَ مِنْ خَلْفِهِمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ

وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ قَيْنَمَا
 هُمُ يُعِيثُونَ لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ
 أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا رَأَتْ رَأَتْ
 اللَّهُ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمَلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ
 تَرَكَهُ لَأَنْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللَّهُ
 يَدُهُ فَيُرِيهِمْ ذَمَّةً فِي حَرْبِيهِ ((

مسلمانوں کے قبضہ میں ہے) تو وہ لوٹ کے مالوں کو بانٹ رہے
 ہو گئے اور اپنی تلواروں کو زینتوں کے ورختوں میں ٹانگ دیا ہو گا
 اتنے میں شیطان آواز کر دے گا کہ دجال تمہارے پیچھے تمہارے
 ہال بچوں میں آ پڑا تو مسلمان وہاں سے نکلیں گے حالانکہ یہ خیر
 جھوٹ ہو گی جب شام کے ملک میں پہنچیں گے تب دجال نکلے گا۔
 سو جس وقت مسلمان لڑائی کے لیے مستعد ہو کر صفیں باندھتے
 ہو گئے نماز کی تیاری ہو گی۔ اسی وقت حضرت عیسیٰ بن مریمؑ
 آئیں گے اور امام بن کر نماز پڑھائیں گے پھر جب اللہ کا دشمن دجال
 حضرت عیسیٰ کو دیکھے گا تو اس طرح (دڑ سے) نکل جاوے گا جیسے
 نمک پانی میں گھل جاتا ہے اور جو عیسیٰ اس کو یونہی چھوڑ دیں تب
 بھی وہ خود بخود گل کر ہلاک ہو جاوے لیکن اللہ تعالیٰ اس کو قتل
 کرے گا حضرت عیسیٰ کے ہاتھوں پر اور اس کا خون لوگوں کو
 دکھاوے گا عیسیٰ کی برہمگی میں۔

۷۲۷۹- عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرَشِيِّ عِنْدَ عَمْرٍو
 بْنِ الْعَاصِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَقُولُ ((تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ
 النَّاسِ)) فَقَالَ لَهُ عَمْرٍو أَبْصِرْ مَا تَقُولُ قَالَ
 أَقُولُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ قُلْتَ ذَلِكَ إِذْ فِيهِمْ

۷۲۷۹- مستور قرشی نے کہا عمرو بن عاصؓ کے رو برو کہ میں
 نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے قیامت اس وقت
 قائم ہو گی جب نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ ہو گئے (یعنی ہندو
 اور مسلمانوں سے)۔ عمرو نے کہا دیکھ تو کیا کہتا ہے۔ مستور نے کہا
 میں تو وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ عمرو نے کہا اگر تو کہتا
 ہے (تو سچ ہے) کیوں کہ نصاریٰ میں چار خصائص ہیں وہ نصیبت

لہ قرآنی کافر ہے۔ انہوں نے کہ مسلمان نہ عقل پر چلتے ہیں نہ اللہ کی کتاب پر ان کو بارہا اس غلطی کا تجربہ ہو چکا اور کافروں کی دوستی کا نتیجہ
 معلوم ہو گیا پھر بھی باز نہیں آتے۔

(۷۲۷۸) اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے قریب نصاریٰ شہر قسطنطنیہ کو لے لیں گے ابھی تک یہ بات نہیں ہوئی گو
 اس کے آثار بہت قریب معلوم ہوتے ہیں اور سلطان روم کی سلطنت بہت ضعیف ہو گئی ہے۔

(۷۲۷۹) اور ان کے بادشاہ رعیت کو جتہ نہیں کرنے پاتے کیونکہ قانون کے تابع ہیں انہی حصصوں کی وجہ سے نصاریٰ بہت بڑھ گئے اور
 ان کی تعداد دنیا میں روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ وہ اب بھی مسلمانوں سے اور مشرکوں سے تعداد میں بہت زیادہ ہیں اور قیامت کے قریب اور
 زیادہ ہو جائیں گے۔ اب دنیا میں تین مذہب والے کامل اعتبار ہیں مسلمان نصاریٰ مشرکین۔ باقی یہود اور مجوس وغیرہ بہت کم ہیں نہ ان کی کوئی
 حکومت ہے۔

کے وقت نہایت بردبار ہیں اور مصیبت کے بعد سب سے جلدی ہو شیار ہوتے ہیں اور بھاگنے کے بعد سب سے پہلے پھر حملہ کرتے ہیں اور بہتر ہیں سب لوگوں میں مسکین یتیم اور ضعیف کے لیے اور ایک پانچویں خصلت ہے جو نہایت عمدہ ہے سب لوگوں سے وہ بادشاہوں کے ظلم کو روکتے ہیں۔

۷۲۸۰- مستورد قرشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے قیامت اس وقت قائم ہوگی جب نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ ہو گئے۔ یہ خبر عمرو بن عاص کو پہنچی اس نے مستورد سے کہا یہ کیسی حدیثیں ہیں جن کو لوگ کہتے ہیں تم رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہو۔ مستورد نے کہا میں تو وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے۔ عمرو نے کہا اگر تو یہ کہتا ہے (تو ٹھیک ہے) بے شک نصاریٰ سب لوگوں سے زیادہ بردبار ہیں مصیبت کے وقت اور سب لوگوں سے زیادہ مصیبت کے بعد جلد درست ہوتے ہیں اور بہتر ہیں لوگوں میں اپنے ضعیفوں اور مسکینوں کے لیے۔

۷۲۸۱- یسیر بن جابر سے روایت ہے ایک بار کوفہ میں لال آندھی آئی ایک شخص آیا جس کا تکیہ کلام یہی تھا اے عبد اللہ بن مسعود قیامت آئی۔ یہ سن کر عبد اللہ بن مسعود بیٹھ گئے اور پہلے تکیہ لگائے تھے انھوں نے کہا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ترکہ نہ بے گا اور لوٹ سے خوشی نہ ہوگی (کیونکہ جب کوئی وارث ہی نہ رہے گا تو ترکہ کون بانٹے گا اور جب کوئی لڑائی سے زندہ نہ

لَحِصَالًا أَرْبَعًا إِنَّهُمْ لَأَخْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَسْرَعُهُمْ إِفَاقَةً بَعْدَ مُصِيبَةٍ وَأَوْشَكُهُمْ كَرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَخَيْرُهُمْ لِمَسْكِينٍ وَيَتِيمٍ وَضَعِيفٍ وَخَامِسَةً حَسَنَةً حَمِيلَةً وَأَمْتَعُهُمْ مِنْ ظَلَمِ الْمَلُوكِ.

۷۲۸۰- عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ الْقُرَشِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ)) قَالَ فَمَلَّغَ ذَلِكَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَقَالَ مَا هَذِهِ الْأَحَادِيثُ الَّتِي تُذَكِّرُ عَنْكَ أَنَّكَ تَقُولُهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ قُلْتُ الَّذِي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ عَمْرُو لَيْنٍ قُلْتُ ذَلِكَ إِنَّهُمْ لَأَخْلَمُ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَجْبَرُ النَّاسِ عِنْدَ مُصِيبَةٍ وَخَيْرُ النَّاسِ لِمَسَاكِينِهِمْ وَبِضَعْفَائِهِمْ.

۷۲۸۱- عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجْرِي إِلَّا يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ جَاءَتْ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَكِنًا فَقَالَ إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ حَتَّى لَا يُفَسَمَ مِيرَاثٌ وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هَكَذَا وَنَحَاهَا

(۷۲۸۰) ☆ جب نصاریٰ میں یہ صفات ہوں تو مسلمانوں میں ان سے زیادہ صفات ہونی چاہئیں اس لیے کہ مسلمان دین حق پر ہیں اور نصاریٰ سے زیادہ جنت کے طالب ہیں۔ اس حدیث سے مسلمانوں کو سبق لینا چاہیے اور غریب اور یتیم مسکینوں کی خبر گیری کرنا چاہیے مصیبت کے وقت صبر اور شکر اور استقلال لازم ہے۔

(۷۲۸۱) ☆ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ وہ لڑائی نئے قسم کی ہوگی اور آلات حرب ایسے تیز ہو گئے کہ چڑیا کے اڑنے سے بھی جلد لوگ مرنے لگیں گے یہ توپ اور بندوق کی لڑائی ہے۔ گولوں اور گولیوں کی پوچھاڑ ہوگی۔

بچے گا تو لوٹ کی کیا خوشی ہوگی۔ پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا شام کے ملک کی طرف اور کہا دشمن (نصاری) جمع ہوں گے مسلمانوں سے لڑنے کیلئے اور مسلمان بھی ان سے لڑنے کیلئے جمع ہو گئے۔ میں نے کہا دشمن سے تمہاری مراد نصاریٰ ہیں؟ انھوں نے کہا ہاں اور اس وقت لڑائی شروع ہوگی مسلمان ایک لشکر کو آگے بھیجیں گے جو مرنے کے لیے آگے بڑھے گا اور نہ لوٹے گا بغیر غلبہ کے (یعنی اس قصد سے جائے گا کہ یا لڑ کر مر جائیں گے یا فتح کر کر آئیں گے)۔ پھر دونوں فریق لڑیں گے یہاں تک کہ رات ہو جائے گی اور دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جائیں گی کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور جو لشکر لڑائی کے لیے بڑھا تھا وہ بالکل فنا ہو جائے گا (یعنی سب لوگ اس کے قتل ہو جائیں گے)۔ دوسرے دن پھر مسلمان ایک لشکر آگے بڑھائیں گے جو مرنے کے لیے یا غالب ہونے کے لیے جاوے گا اور لڑائی رہے گی یہاں تک کہ رات ہو جائے گی۔ پھر دونوں طرف کی فوجیں لوٹ جاویں گی اور کسی کو غلبہ نہ ہوگا اور وہ لشکر فنا ہو جاوے گا۔ جب چوتھا دن ہوگا تو جتنے مسلمان باقی رہ گئے ہوں گے وہ سب آگے بڑھیں گے۔ اس دن اللہ تعالیٰ کافروں کو شکست دے گا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کوئی نہ دیکھے گا یا ویسی لڑائی کسی نے نہیں دیکھی یہاں تک کہ پرندہ ان کے اوپر یا ان کے بدن پر اڑے گا پھر آگے نہیں بڑھے گا کہ وہ مردہ ہو کر گریں گے۔ ایک جدی لوگ جو کنتی میں سو ہو گئے ان میں سے ایک شخص بچے گا (یعنی فی صدی ۹۹ آدمی مارے جائیں گے اور ایک رہ جاوے گا) ایسی حالت میں کوئی لوٹ سے خوشی حاصل ہوگی اور کونسا ترکہ بانا جاوے گا۔ پھر مسلمان اسی حالت میں ہو گئے کہ ایک اور بڑی آفت کی خبر سنیں گے۔ ایک پکار ان کو آوے گی کہ دجال ان کے پیچھے ان کے بال بچوں میں آگیا۔ یہ سنتے ہی جو کچھ انکے ہاتھوں میں ہوگا اس کو چھوڑ کر روانہ ہو گئے اور دس

نَحْوِ الشَّامِ فَقَالَ عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ قُلْتُ الرَّوْمُ تَعْنِي قَالَ نَعَمْ وَتَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمْ الْقِتَالِ رِدَّةٌ شَدِيدَةٌ فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةَ لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يَخْجَزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَقْبِيءُ هَوْلَاءُ وَهَوْلَاءُ كُلُّ غَيْرٍ غَالِبٍ وَتَقْنَى الشَّرْطَةَ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةَ لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يَخْجَزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَقْبِيءُ هَوْلَاءُ وَهَوْلَاءُ كُلُّ غَيْرٍ غَالِبٍ وَتَقْنَى الشَّرْطَةَ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شَرْطَةَ لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتُلُونَ حَتَّى يُنْسُوا قَبِيءُ هَوْلَاءُ وَهَوْلَاءُ كُلُّ غَيْرٍ غَالِبٍ وَتَقْنَى الشَّرْطَةَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللَّهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُونَ مَقْتَلَةً إِمَّا قَالَ لَا يُرَى مِثْلَهَا وَإِمَّا قَالَ لَمْ يَرِ مِثْلَهَا حَتَّى إِذَا الطَّيْرُ لَمَسَتْ بِحَبَابَتِهِمْ فَمَا يُحَلْفُهُمْ حَتَّى يَجْرَ مِثْنَا فَيَبْعَادُ بَنُو الْأَبِ كَانُوا مِائَةً فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيٍّ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبَأَى غَيْبَةَ يُفْرَحُ أَوْ أَيُّ مِيرَاتٍ يُقَاسَمُ فَيَنْمَأُ هُمْ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِئَاسٍ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذَلِكَ فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ حَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيُقْبِلُونَ فَيَتَعَوَّنَ عَشْرَةَ فَوَارِسَ طَلِيغَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَالْوَأَانَ خِيُولَهُمْ هُمْ خَيْرُ

سواروں کو طلا دے کے طور پر روانہ کریں گے (دجال کی خبر لانے کے لیے)۔ رسول اللہ نے فرمایا میں ان سواروں کے اور انکے باپوں کے نام جانتا ہوں اور ان کے گھوڑوں کے رنگ جانتا ہوں وہ ساری زمین کے بہتر سوار ہوں گے اس دن یا بہتر سواروں میں سے ہوں گے اس دن۔

۷۲۸۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۸۳- امیر بن جابر سے روایت ہے ہم عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے گھر میں تھے اور گھر بھرا ہوا تھا اتنے میں لال ہوا چلی کوفہ میں پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

۷۲۸۴- نافع بن عبیدہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے ایک جہاد میں تو آپ کے پاس کچھ لوگ مغرب کی طرف سے آئے جو بالوں کے کپڑے پہنے تھے اور رسول اللہ سے ملے ایک ٹیلے کے پاس۔ وہ لوگ کھڑے تھے اور آپ بیٹھے تھے میرے دل نے کہا تو چلا جا اور ان لوگوں کے اور آپ کے بیچ میں کھڑا رہا ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ فریب سے آپ کو مار ڈالیں۔ پھر میرے دل نے کہا شاید آپ چپکے سے کچھ باتیں ان سے کرتے ہوں (اور میرا جانا آپ کو ناگوار گزرے)۔ پھر میں گیا اور ان لوگوں کے اور آپ کے بیچ میں کھڑا ہوا گیا میں نے اس وقت آپ سے چار باتیں یاد کیں جن کو آپ نے میرے ہاتھ پر گنا۔ آپ نے فرمایا پہلے تو عرب کے جزیرہ میں (کافروں سے) جہاد کرو گے اللہ اس کو فتح کر دے گا پھر فارس سے جہاد کرو گے اللہ تعالیٰ اس کو بھی فتح کر دے گا۔ پھر نصاریٰ سے لڑو گے روم والوں سے اللہ تعالیٰ روم کو بھی فتح کر دے گا۔ پھر دجال سے لڑو گے اللہ تعالیٰ اس

فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ ((قَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ فِي رَوَاتِهِ عَنْ أُسَيْبِ بْنِ جَابِرٍ.

۷۲۸۲- عَنْ أُسَيْبِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ مَسْعُودٍ فَهَبَّتْ رِيحٌ حَمْرَاءَ وَسَاقَ الْحَدِيثُ بِنَحْوِهِ وَحَدِيثُ ابْنِ عَلِيَّةَ أَمُّ وَأَشْبَعُ.

۷۲۸۳- عَنْ أُسَيْبِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كُنْتُ فِي بَيْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَالنِّبْتُ مَلَأَانُ قَالَ فَهَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءَ بِالْكُوفَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ عَلِيَّةَ.

۷۲۸۴- عَنْ نَافِعِ بْنِ عَبِيدَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ قَالَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوفِ فَوَافَقُوهُ عِنْدَ أَكْمَةِ فَإِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَاعِدٌ قَالَ فَقَالَتْ لِي نَفْسِي أَلَيْسَ فَمَنْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ لَا يَغْتَالُونَهُ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَعَلَّهُ نَجِيٌّ مَعَهُمْ فَأَتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ أَرْبَعَ كَلِمَاتٍ أَعُدُّهُنَّ فِي يَدِي قَالَ ((تَغْزُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الرُّومَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَغْزُونَ الدَّجَالَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ)) قَالَ فَقَالَ نَافِعٌ يَا جَابِرُ لَا نَرَى الدَّجَالَ يَخْرُجُ حَتَّى تَفْتَحَ الرُّومَ.

کو بھی فتح کر دے گا (یہ حدیث آپ کا بڑا معجزہ ہے)۔ نافع نے کہا اے جابر بن سمرہ ہم سمجھتے ہیں دجال اس کے بعد نکلے گا جب روم کا ملک فتح ہو جائے گا۔

باب: ان نشانیوں کا بیان جو قیامت سے قبل ہوں گی
۷۲۸۵- حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت ہے رسول اللہ برآمد ہوئے ہم پر اور ہم باتیں کر رہے تھے آپ نے فرمایا تم کیا باتیں کرتے تھے؟ ہم نے کہا ہم قیامت کا ذکر کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا قیامت نہیں قائم ہوگی جب تک اس نشانیوں اس سے پہلے نہیں دیکھ لو گے۔ پھر ذکر کیا دھوئیں کا اور دجال کا اور زمین کے جانور کا اور آفتاب کے نکلنے کا پچھم سے اور حضرت عیسیٰ کے اترنے کا اور باجون باجون کے نکلنے کا اور تین جگہ نصف ہونا یعنی زمین میں دھنسا ایک مشرق میں دوسرے مغرب میں تیسرے ۷۔ یہ عرب میں اور ان سب نشانیوں کے بعد ایک آگ پیدا ہوگی جو لوگوں کو یمن سے نکالے گی اور ہاکتی ہوئی مشرق کی طرف لے جائے گی (مخمر شام کی زمین ہے)۔

۷۲۸۶- ابو سرحہ حذیفہ بن اسید سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ایک بالاخانہ میں تھے اور ہم نیچے بیٹھے تھے آپ نے ہم کو جھانکا

بَاب فِي الْآيَاتِ الَّتِي تَكُونُ قَبْلَ السَّاعَةِ
۷۲۸۵- عَنْ حَذِيفَةَ بْنِ أَبِي اسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ اَطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ فَقَالَ ((مَا تَذَاكُرُونَ)) قَالُوا نَذْكُرُ السَّاعَةَ قَالَ ((إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلِهَا عَشْرَ آيَاتٍ)) فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالذَّحَّالَ وَالذَّائِبَةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَثَلَاثَةَ عُسُوفٍ حَسَفَ بِالْمَشْرِقِ وَحَسَفَ بِالْمَغْرِبِ وَحَسَفَ بِحَزِيرَةَ الْعَرَبِ وَأَجْرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مَحْشَرِهِمْ.

۷۲۸۶- عَنْ أَبِي سُرَيْحَةَ حَذِيفَةَ بْنِ أَبِي اسِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي عُرْفُو وَنَحْنُ أَسْفَلَ مِنْهُ

(۷۲۸۵) ☆ پھر ذکر کیا دھوئیں کا۔ لودی نے کہا اس حدیث سے اس شخص کی تائید ہوتی ہے جو کہتا ہے مراد دھوئیں سے وہ دھواں ہے جس سے کافروں کا دم رک جائے گا اور مسلمانوں کو نکال دے گی اس کی حالت ہو جائے گی اور یہ دھواں ابھی ظاہر نہیں ہوا قیامت کے قریب ظاہر ہوگا اور پھر اس کا بیان گزر اور ابن مسعود کا انکار بھی گزرا۔ انہوں نے کہا یہ دھواں وہ ہے جو قریش پر قحط پڑا تھا اور آسمان اور ان کے بیچ میں دھواں سا معلوم ہوا تھا اور ایک جماعت علماء نے ابن مسعود سے اتفاق کیا ہے لیکن حذیفہ اور ابن عمر اور حسن اس کے خلاف میں ہیں۔ حذیفہ نے رسول اللہ سے روایت کیا کہ یہ دھواں زمین میں چالیس دن تک رہے گا اور احتمال ہے کہ مراد وہ دھوئیں ہوں۔ اچھی۔

(۷۲۸۵) ☆ اور ذکر کیا زمین کے جانور کا یہ وہ جانور ہے جس کا بیان اس آیت کریمہ میں ہے وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْاَرْضِ فَتَسْتَرْشِدُ بِهَا لَوْنَهُمْ فَيُبْذَرُونَ فِيهَا وَهُمْ غٰفِلٌ۔ (لودی) تختہ الاخیار میں ہے کہ کہ میں زمین سے نکلے گا اور ابن عمر اور ابن حاتم سے منقول ہے کہ یہ وہی جاسار ہے جس کا ذکر دجال کی حدیث میں ہے۔ (لودی) تختہ الاخیار میں ہے کہ کہ میں زمین سے نکلے گا اور نکلے گا ساتھ گزلباسر اس کا جیسے بیل کا اور آنکھ جیسے سور کی اور کان جیسے ہاتھی کے اور سینک جیسے پہاڑی بکری کے سینہ جیسے شیر کا اور کوکھ جیسے بلی کی اور دم جیسے مینڈھے کی اور رنگ جیسے چیتے کا ہاتھ پاؤں جیسے اونٹ کے۔ اس کے پاس حضرت موسیٰ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی مسلمان اور کافر کو سونگھ کر بتلاوے گا اور کہے گا اس کا دین سچا ہے اور سب دین جھوٹے ہیں۔

اور فرمایا تم کیا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا قیامت نہ ہوگی جب تک دس نشانیاں نہ ہوں گی ایک حسف (زمین کا دھنسا) مشرق میں دوسری حسف مغرب میں تیسری حسف جزیرہ عرب میں چوتھے دھواں پانچویں دجال چھٹے زمین کا جانور ساتویں یا جوج اور ما جوج آٹھویں آفتاب کا ٹکٹنا پچھم سے نویں ایک آگ جو عدن کے کنارے سے نکلے گی اور لوگوں کو ہانک کر لے جاوے گی۔ اس روایت میں دسویں نشانی کا ذکر نہیں ہے۔ دوسری روایت میں دسویں نشانی حضرت عیسیٰ کا اترنا ہے اور ایک روایت میں ایک آندھی ہے جو لوگوں کو سمندر میں ڈال دے گی۔

۷۲۸۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ آگ لوگوں کے ساتھ رہے گی جہاں وہ اتر پڑیں گے آگ بھی اتر پڑے گی اور جب وہ دوپہر کو سو رہیں گے تو آگ بھی ٹھہر جائے گی۔

۷۲۸۸- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

فَاطْلَعِ إِلَيْنَا فَقَالَ ((مَا تَذْكُرُونَ)) قُلْنَا السَّاعَةَ قَالَ ((إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ حَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَحَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَحَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَالذُّخَانُ وَالذُّجَانُ وَذَائِبَةُ الْأَرْضِ وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ فُجْرَةِ عَدْنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ)) قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ مِثْلَ ذَلِكَ لَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ وَ قَالَ أَخَذَهُمَا فِي الْعَاشِرَةِ نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ وَ قَالَ الْأَخْرَجِيُّ وَرِيحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ. ۷۲۸۷- عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي غَرْفَةٍ وَنَحْنُ تَحْتَهَا نَتَحَدَّثُ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِهِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَحْسِبُهُ قَالَ نَزَلُ مَعَهُمْ إِذَا نَزَلُوا وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا قَالَ شُعْبَةُ وَحَدَّثَنِي رَجُلٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ وَ لَمْ يَرْفَعَهُ قَالَ أَحَدُ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَ قَالَ الْأَخْرَجِيُّ تُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ. ۷۲۸۸- عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ فَأَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنَحْوِ حَدِيثِ مُعَاذِ وَابْنِ جَعْفَرٍ وَ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ الْحَكَمِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ بِنَحْوِهِ قَالَ وَالْعَاشِرَةَ نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ قَالَ شُعْبَةُ وَ لَمْ يَرْفَعَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ.

۷۲۸۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

۷۲۸۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

(۷۲۸۹) قاضی عیاض نے کہا یہ وہی آگ ہے جو حشر کے لیے لوگوں کو لے جاوے گی اور شاید یہ دو آگ ہوں یا اس کی ابتداء یمن سے ہے

نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ نکلے ایک آگ حجاز کے ملک سے روشن کر دے گی بصری کے اونٹوں کی گردنوں کو (یعنی اس کی روشنی ایسی تیز ہوگی کہ عرب سے شام تک پہنچے گی۔ حجاز مکہ اور مدینہ کا ملک اور بصری ایک شہر کا نام ہے)۔

باب: قیامت سے پہلے مدینہ کی

آبادی کا بیان

۷۲۹۰- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (قیامت کے قریب) مدینہ کے گھراہاب یا یہاب تک پہنچ جاویں گے۔ زہیر بن زہیر نے کہا میں نے سہیل سے کہا اہاب مدینہ سے کتنے فاصلہ پر ہے؟ انہوں نے کہا اتنے میل پر۔

۷۲۹۱- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ کا منہ پورب کی طرف تھا آپ فرماتے تھے آگاہ رہو فتنہ یہاں ہے جہاں سے شیطان کا قرن نکلتا ہے (پورب کی طرف ربیحہ اور معز کی قومیں بستی تھیں۔ یہ لوگ اسلام کے بہت خلاف تھے۔ شیطان کے قرن سے مراد اس کی دونوں زلفیں یا دونوں سینگ ہیں اس واسطے کہ جب آفتاب نکلتا ہے تو شیطان اپنا سر اس پر رکھ دیتا ہے تاکہ سجدہ کرنے والوں کا سجدہ اس کو واقع ہو)۔

باب: مشرق سے فتنوں کا بیان جہاں سے شیطان کا

سنگ طلوع ہوگا

۷۲۹۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قحط یہ نہیں ہے کہ پانی نہ برے قحط یہ ہے کہ پانی برسے

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيءُ أَغْشَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرَى))

بَابُ فِي سُكْنَى الْمَدِينَةِ وَعِمَارَتِهَا

قَبْلَ السَّاعَةِ

۷۲۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تَبْلُغُ الْمَسَاكِينُ إِيَّاهُ أَوْ يِيَّاهُ)) قَالَ زُهَيْرٌ قُلْتُ لِسَهِيلٍ فَكَمْ ذَلِكَ مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ كَذَا وَكَذَا مِيلًا

۷۲۹۱- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ يَقُولُ ((آلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا آلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ))

بَابُ الْفِتْنَةِ مِنَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ

قَرْنُ الشَّيْطَانِ

۷۲۹۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَيْسَتْ السَّنَةُ بِأَنَّ لَا تُنْظَرُوا وَلَكِنْ

لہ ہو اور قوت اس کی حجاز میں۔ نووی نے کہا حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ یہ حشر کی آگ ہے بلکہ یہ قیامت کی نشانی ہے اور یہ آگ ہمارے زمانہ میں نکلی (۶۵۳ھ میں) اور بہت بڑی آگ تھی مدینہ کے مشرقی کنارے سے حرہ کے پرے اور اس کی خبر مجھے ان لوگوں نے دی جو اس وقت مدینہ میں ہے۔ تاریخ مدینہ میں مذکور ہے کہ اول چند روز مدینہ میں بزا زلزلہ رہا۔ لوگوں نے جانا کہ قیامت آئی پھر ایک طرف زمین پھٹ گئی اس میں سے سر بلند آگ نکلی چالیس دن قائم رہی لوہا اور پتھر اس آگ سے جلتا تھا مگر گھاس نہ جلتی تھی سینکڑوں کوس تک اس کی روشنی تھی۔ آخر سلطنت عباسیہ کے یہ ماجرا گزر اچھ سو برس سے زیادہ ہو تو جو جیسا حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ یہ معجزہ ہوا حضرت کا۔ (تحفۃ الاخیار)

السَّنَةُ أَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا وَلَا تُبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا))

۷۲۹۳- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ عِنْدَ بَابِ حَفْصَةَ فَقَالَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ ((الْفِتْنَةُ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ)) قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ فِي رِوَايَتِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ بَابِ عَائِشَةَ.

۷۲۹۴- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمَشْرِقِ ((هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ))

۷۲۹۵- عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُشِيرُ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَيَقُولُ ((هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا هَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هَاهُنَا ثَلَاثًا حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ))

۷۲۹۶- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ ((رَأْسُ الْكُفْرِ مِنْ هَاهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ يَغْنِي الْمَشْرِقُ))

۷۲۹۷- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ مَا أَسْأَلُكُمْ عَنِ الصَّغِيرَةِ وَأَرْمِكُمْ بِالْكَبِيرَةِ سَمِعْتُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّ الْفِتْنَةَ تَجِيءُ مِنْ هَاهُنَا وَأَوْمًا بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ

۷۲۹۳- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کے دروازے پر کھڑے ہوئے اور مشرق کی طرف اشارہ کیا فرمایا فساد اسی طرف ہے جہاں سے شیطان کا قرن نکلتا ہے۔ دوبار فرمایا یا تین بار اور عبید اللہ بن سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ آپ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دروازے پر کھڑے تھے۔

۷۲۹۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۲۹۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عائشہ کے گھر سے نکلے اور فرمایا کفر کی چوٹی ادھر ہے جہاں سے شیطان کا سر نکلتا ہے۔

۷۲۹۶- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہی جو اوپر گزرا۔

۷۲۹۷- سالم بن عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے اے عراق والو! میں تم سے چھوٹے گناہ نہیں پوچھتا نہ اس کو پوچھتا ہوں جو کبیرہ گناہ کرتا ہو۔ میں نے سنا اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے وہ کہتے تھے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے فتنہ ادھر سے آوے گا اور اشارہ کیا آپ نے اپنے ہاتھ سے پورب کی طرف جہاں شیطان کے دونوں قرن نکلتے ہیں اور تم ایک دوسرے

قَرْنَا الشَّيْطَانَ ((وَأَنْتُمْ يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَإِنَّمَا قَتَلَ مُوسَى الَّذِي قَتَلَ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ سَطَطًا فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ وَقَدِّمْتَ نَفْسًا فَحَمِينًاكَ مِنَ الْعَمِّ وَفَتَاكَ فَنُونًا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ سَالِمٍ لَمْ يَقُلْ سَمِعْتُ.

بَابُ لِمَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَعْبُدَ دُونَ ذَا الْخَلْصَةِ

۷۲۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَضْطَرِبَ أَلْيَاتُ نِسَاءِ دُونَ حَوَالِ ذِي الْخَلْصَةِ)) وَكَانَتْ صَمًّا تَعْبُدُهَا دُونَ فِي الْحَاهِيَةِ بِبَالَةٍ.

۷۲۹۹- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَا يَلْغِبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّى تَعْبُدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّى)) فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُ لَأُظُنُّ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ هُوَ الَّذِي أُرْسِلَ رَسُولُهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكُوْ كُرَةِ الْمُشْرِكُونَ أَنْ ذَلِكَ تَامًا قَالَ ((إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَوَلَّى كُلُّ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِنْقَالٌ حَبِيَّةٌ خَرَدَلٌ مِنْ إِيمَانٍ فَيَبْقَى مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ فَيَرْجِعُونَ إِلَى دِينِ آبَائِهِمْ))

کی گردن مارتے ہو (حالانکہ مومن کا قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے) اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جو فرعون کی قوم کا ایک شخص مارا تھا وہ خطا سے مارا تھا (نہ بہ نیت قتل کیونکہ گھونے سے آدمی نہیں مارتا) اس پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے ایک خون کیا پھر ہم نے تجھ کو نجات دی غم سے اور تجھ کو آزما جیسا آزما تھا۔

باب: قیامت سے قبل دوس کی عورتوں کا ذوالخلصہ کی عبادت کرنے کا بیان

۷۲۹۸- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ دوس کی عورتوں کے سرین ملیں گے ذی الخلصہ کے گرد (یعنی وہ طواف کریں گی اس کا)۔ ذوالخلصہ ایک بت تھا جس کو دوس جاہلیت کے زمانہ میں چال میں پوجا کرتے۔

۷۲۹۹- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ سے فرمایا رات اور دن ختم نہ ہوں گے جب تک لات اور عزلی (یہ دونوں بت تھے جاہلیت کے) پھر نہ پوجے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو سمجھتی تھی جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اس کو غالب کرے سب دینوں پر اگرچہ براہ میں مشرک لوگ کہ یہ وعدہ پورا ہونے والا ہے (اور سوا اسلام کے اور کوئی دین دنیا میں غالب نہ رہے گا)۔ آپ نے فرمایا ایسا ہو گا جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جس کی وجہ سے ہر مومن مر جاوے گا اور وہ لوگ باقی رہ جاویں گے جن میں بھلائی نہیں ہے۔ پھر وہ لوگ اپنے (مشرک)

(۷۲۹۸) ☆ معلوم ہوا کہ عرب کے بعض لوگ پھر مشرک ہو جائیں گے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ میری امت کے بعض قبیلے بتوں کو پوجتے لگیں گے۔

باپ دادا کے دین پر لوٹ جاویں گے۔
۷۳۰۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۰۰- عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهَذَا
الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۷۳۰۱- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا
قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ایک آدمی دوسرے آدمی کی قبر
پر سے گزرے گا اور کہے گا کاش میں اس کی جگہ قبر میں ہوتا۔

۷۳۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى
يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ)).

۷۳۰۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے مجھ کو اس ذات کی جس کے ہاتھ
میں میری جان ہے دنیا فنا نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی قبر پر گزرے
گا پھر اس پر لیٹے گا اور کہے گا کاش میں اس قبر والا ہوتا اور نہ ہوگا
ساتھ اس کے دین مگر بلا۔

۷۳۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا
حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ
وَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا
الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ)).

۷۳۰۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ
نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے لوگوں پر
ایک زمانہ آوے گا کہ قتل کرنے والا نہ جانے گا اس نے قتل کیوں
کیا اور مقتول نہ جانے گا کہ وہ کیوں قتل ہوتا ہے (ایسا اندھا دھند
اور فساد ہوگا لوگ ناحق مارے جائیں گے)۔

۷۳۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَأْتِينَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَذْرِي
الْقَاتِلُ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ وَلَا يَذْرِي الْمَقْتُولُ
عَلَى أَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ)).

۷۳۰۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری
جان ہے دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر ایک دن آوے گا
کہ مارنے والا نہ جانے گا اس نے کیوں مارا اور جو مارا گیا وہ نہ جانے گا
کیوں مارا گیا۔ لوگوں نے کہا یہ کیوں کر ہوگا؟ آپ نے فرمایا کشت
وخون ہوگا قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں۔

۷۳۰۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا
حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَذْرِي الْقَاتِلُ فِيهِمْ
قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيهِمْ قُتِلَ)) فَقِيلَ كَيْفَ
يَكُونُ ذَلِكَ قَالَ ((الْهَرَجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي
النَّارِ)) وَفِي رِوَايَةٍ ابْنُ أَبِي بَرزَةَ قَالَ هُوَ بَرَزِيدُ بْنُ
كَيْسَانَ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ لَمْ يَذْكُرْ الْأَسْلَمِيَّ.

۷۳۰۵- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کعبہ

۷۳۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ

(۷۳۰۱) کاش میں اس کی جگہ قبر میں ہوتا تو ان خرابیوں اور فتنوں میں نہ پڑتا۔ ایسے فساد اور خرابیاں اور بے دینیاں قیامت کے قریب
پھیلیں گی کہ مومن زندگی سے بیزار ہو جاوے گا۔

کو خراب کرے گا ایک شخص حبشہ کا چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا (مراد ابی سینیا کے کافر ہیں جو نصاریٰ ہیں یا وسط حبش کے بت پرست۔ آخر زمانہ میں ان کا غلبہ ہوگا اور مسلمان دنیا سے اٹھ جاویں گے تب یہ مردود حبشی ایسا کام کرے گا۔)

۷۳۰۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۰۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۰۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص قحطان (ایک قبیلہ ہے) کا نکلے گا جو لوگوں کو اپنی لکڑی سے ہانکے گا۔

۷۳۰۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دن اور رات ختم نہ ہوں گی یہاں تک کہ ایک شخص بادشاہ ہوگا جس کو ججہاہ کہیں گے۔

۷۳۱۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے منہ ڈھالوں جیسے ہونگے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے منہ ایسے ہوں گے جیسے ڈھالیں تہ بہ تہ جمی ہوئیں (یعنی موٹے موٹے منہ گول گول مراد ترک لوگ ہیں جو چین کے قریب تاتار کے رہنے والے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يُخْرَبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ))

۷۳۰۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يُخْرَبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ))

۷۳۰۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ يُخْرَبُ بَيْتَ اللَّهِ عِزًّا وَجَلًّا))

۷۳۰۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ يَسُوقُ النَّاسَ بَعْصَاهُ))

۷۳۰۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَذْهَبُ الْيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَاهُ)) قَالَ مُسْلِمٌ هُمْ أَرْبَعَةٌ إِخْوَةٌ شَرِيكٌ وَعَبِيدُ اللَّهِ وَعُمَيْرٌ وَعَبْدُ الْكَبِيرِ بَنُو عَبْدِ الْمُحْجِذِ

۷۳۱۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهُهُمْ الْمَجَانُ الْمُطْرَفَةُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمْ الشُّعْرُ))

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهُهُمْ الْمَجَانُ الْمُطْرَفَةُ))

ہیں۔ یہ پیشین گوئی پوری ہوئی مسلمان ان سے لڑے۔

۷۳۱۱- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم سے لڑیں گے وہ لوگ جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور ان کے منہ تہ بہتہ ڈھالوں کی طرح۔

۷۳۱۲- ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کے جوتے بالوں کے ہو گئے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑو گے ایسے لوگوں سے جن کی آنکھیں چھوٹی، ناکیں موٹی اور چھٹی ہوں گی۔

۷۳۱۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان ترکوں سے لڑیں گے جن کے منہ سپر کی طرح تہ بہتہ ہوں گے۔ ان کا لباس بالوں کا ہوگا اور وہ چلیں گے بالوں میں (یعنی جوتے بھی بالوں کے ہوں گے)۔

۷۳۱۴- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم قیامت کے قریب ایسے لوگوں سے لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے ہو گئے۔ ان کے منہ گویا ڈھالیں ہیں تہ بہتہ چہرے ان کے سرخ ہیں، آنکھیں چھوٹی ہیں۔

۷۳۱۵- ابو نضرہ سے روایت ہے ام جابر بن عبد اللہ کے پاس تھے انھوں نے کہا قریب ہے عراق والوں کے ققیز اور درہم نہ آوے۔ ہم نے کہا کس سبب سے؟ انھوں نے کہا عجم کے لوگ اس کو روک لیں گے۔ پھر کہا قریب ہے کہ شام والوں کے پاس دینار اور مدی نہ آوے (مدی ایک پیمانہ ہے اسی طرح ققیز)۔ ہم نے کہا کس سبب سے؟ انھوں نے کہا روم والے لوگ روک لیں گے۔ پھر تھوڑی دیر چپ ہو رہے بعد اس کے کہا رسول اللہ ﷺ نے

۷۳۱۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلَكُمْ أُمَّةٌ يَنْتَعِلُونَ الشَّعْرَ وَجُوهَهُمْ يَمْلَأُ الْمَجَانَّ الْمَطْرَقَةَ))

۷۳۱۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَمْلَأُهُمُ الشَّعْرُ وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِهَارَ الْأَحْيَانِ ذَلْفَ الْأَنْفِ))

۷۳۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْفُرْكَ قَوْمًا وَجُوهَهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمَطْرَقَةَ يَنْبَسُونَ الشَّعْرَ وَيَمَشُونَ فِي الشَّعْرِ))

۷۳۱۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((تُقَاتِلُونَ بَيْنَ يَدَيْ السَّاعَةِ قَوْمًا يَمْلَأُهُمُ الشَّعْرُ كَأَنَّ وَجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمَطْرَقَةَ حُمُرَ الْوُجُوهِ صِهَارَ الْأَحْيَانِ))

۷۳۱۵- عَنْ أَبِي نَضْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ يُوشِكُ أَهْلُ الْعِرَاقِ أَنْ لَا يُحْتَمَى إِلَيْهِمْ قَبِيرٌ وَلَا دِرْهَمٌ قَلْنَا مِنْ أَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قَبْلِ الْمُحْسَمِ يَمْنَعُونَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ يُوشِكُ أَهْلُ الشَّامِ أَنْ لَا يُحْتَمَى إِلَيْهِمْ دِينَارٌ وَلَا مُدْيَةٌ قَلْنَا مِنْ أَيْنَ ذَلِكَ قَالَ مِنْ قَبْلِ الرُّومِ ثُمَّ

فرمایا میری آخر امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو لپ بھر بھر کر مال دیگا (یعنی روپیہ اور اشرفیاں لوگوں کو) اور اس کو شمار نہ کرے گا۔ جریر نے کہا میں نے ابو نصرہ اور ابو العلاء سے پوچھا کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ خلیفہ عمر بن عبدالعزیز ہے۔ انہوں نے کہا نہیں (یہ امام مہدی ہیں جو امت کے اخیر زمانے میں پیدا ہوں گے۔ عمر بن عبدالعزیز تو اوائل میں تھے)۔

۷۳۱۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۱۷- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے خلیفوں سے ایک خلیفہ ایسا ہوگا جو مال کو لپ بھر کر دے گا اس کو گنے گا نہیں۔

۷۳۱۸- ابو سعید اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اخیر زمانہ میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال کو بانٹے گا اور شمار نہ کرے گا۔

۷۳۱۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۳۲۰- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے مجھ سے بیان کیا اس شخص نے جو مجھ سے بہتر ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا عمار بن یاسرؓ سے جب وہ خندق کھود رہے تھے ان کا سر صاف کرنے لگے اور فرماتے تھے اے سمیہ کے بیٹے! تجھ پر بڑی مصیبت ہوگی۔ تجھ کو باغی گروہ قتل کرے گا۔

۷۳۲۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ وہ شخص ابو قتادہ رضی اللہ عنہ تھے اور بوس کے بدلے وِس ہے وِس کے معنی خرابی اور مصیبت۔

سَكَتَ هَيْبَةً ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْضِي الْمَالَ حَتَّى لَا يَعْدُهُ عَدْدًا))

قَالَ قُلْتُ يَا أبا نُضْرَةَ وَأَبِي الْعَلَاءِ أَتَرَيَانِ أَنَّهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَا لَا.

۷۳۱۶- عَنِ الْحُرَيْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

۷۳۱۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مِنْ خُلَفَائِكُمْ خَلِيفَةٌ يَحْضُو الْمَالَ حَتَّى لَا يَعْدُهُ عَدْدًا)) وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ ((يَحْضِي الْمَالَ))

۷۳۱۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَلِيفَةٌ يَقْسِمُ الْمَالَ وَلَا يَعْدُهُ))

۷۳۱۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

۷۳۲۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَمَارِ بْنِ جَعْلٍ جَعَلَ يَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَجَعَلَ يَمْسَحُ رَأْسَهُ وَيَقُولُ ((بُوَسُ ابْنِ سُمَيَّةَ تَقْتُلُكَ فِتْنَةٌ بَاغِيَةٌ))

۷۳۲۱- عَنْ أَبِي مَسْلَمَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ النَّضْرِ أَخْبَرَنِي مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ عَالِدِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أَرَاهُ يُعْنِي أَبَا قَتَادَةَ وَفِي حَدِيثِ عَالِدِ وَيَقُولُ

(۷۳۲۰) ☆ عمار کی ماں کا نام سمیہ تھا۔ ثمار حضرت علی کے ساتھ تھے صلین کی لڑائی میں اور اسی لڑائی میں وہ شہید ہو گئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ خلیفہ برحق تھے اور معاویہ کا گروہ خاظمی اور باغی تھا۔

وَيَسْ أَوْ يَقُولُ ((يَا وَيَسَ ابْنِ سَمِيَةَ)) .

۷۳۲۲- ام المؤمنین سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمار سے تجھ کو قتل کرے گا ایک باغی گروہ (باغی جو امام سے پھر جاوے)۔

۷۳۲۳- عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعِمَارٍ ((تَقْتُلُكَ الْفِتْنَةُ الْبَاطِنَةُ)) .

۷۳۲۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرے۔
۷۳۲۴- قتل کرے گا عمار کو باغی گروہ۔

۷۳۲۴- عَنْ أُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَقْتُلُ عِمَارًا الْفِتْنَةُ الْبَاطِنَةُ .

۷۳۲۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہلاک کرے گا لوگوں کو یہ خاندان قریش میں سے (مراد بنی امیہ کا خاندان ہے)۔ اصحاب نے کہا پھر ہم کو کیا حکم ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا اگر لوگ ان سے الگ رہیں تو بہتر ہے۔

۷۳۲۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((يَهْلِكُ أَهْلِي هَذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ)) قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ ((لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَرَفُوا لَهُمْ)) .

۷۳۲۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرے۔

۷۳۲۶- عَنْ شُعْبَةَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ فِي مَعْنَاهُ .

۷۳۲۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسریٰ (ایران کا بادشاہ) مر گیا اب اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر (روم کا بادشاہ) مر جاوے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا اور یہ دونوں ملک مسلمان فتح کر لیں گے۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ان دونوں کے خزانے خدا کی راہ میں خرچ کر دو گے۔

۷۳۲۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَدْ مَاتَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرٌ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَنْفَقَنَّ كَنْزُوهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) .

۷۳۲۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرے۔

۷۳۲۸- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادٍ سَفِيانَ وَمَعْنَى حَدِيثِهِ .

۷۳۲۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرے۔

۷۳۲۹- عَنْ هَتَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَلَكَ كِسْرَى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ وَقَيْصَرٌ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَلَتَنْفَقَنَّ كَنْزُوهُمَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ)) .

(۷۳۲۵) اگر لوگ ان سے الگ رہیں تو بہتر ہے اور ان کا ساتھ نہ دینی پر ایسا نہ ہو اور لوگ بنی امیہ کے شریک ہوئے اور انہوں نے وہ عظیم کئے کہ خدا کی پناہ۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو شہید کیا۔ یہ منورہ کو پہنچا دیا۔ صحابی بیزید کے لشکر کے ہاتھ سے مدینہ میں شہید ہوئے معاذ اللہ۔

۷۳۳۰- عَنْ حَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ ((إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ))

فَذَكَرَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ سِوَاهُ.

۷۳۳۱- عَنْ حَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((لَتَفْتَحَنَّ عِصَابَةَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ

أَوْ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ كَنْزَ آلِ كِسْرَى الَّذِي فِي

الْأَيْتِصِ)) قَالَ قَتَيْبَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ يَشْكُ.

۷۳۳۲- عَنْ حَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمَعْنَى حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ.

۷۳۳۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ

((سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةِ جَانِبِ مَنَاهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبِ

مِنَاهَا فِي الْبَحْرِ)) قَالُوا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((لَا

تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْرُوهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي

إِسْحَاقَ فَإِذَا جَاءُوهَا نَزَلُوا فَلَمْ يِقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ

وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ قَالُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا)) قَالَ نُوْرٌ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ

((الَّذِي فِي الْبَحْرِ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّانِيَةَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ ثُمَّ يَقُولُوا الثَّلَاثَةَ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ فَيَفْرُجُ لَهُمْ فَيَدْخُلُوهَا

فَيَغْنَمُوا فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ إِذْ جَاءَهُمُ

الصَّرِيخُ فَقَالَ إِنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَرَجَ فَيَبْرُكُونَ كُلُّ

شَيْءٍ وَيَرْجِعُونَ))

۷۳۳۴- عَنْ نُوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدَّبَلِيِّ فِي هَذَا

۴۳۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا ہے۔

۴۳۱- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا

رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے البتہ مسلمانوں کی یا مومنوں کی

(راوی کو شک ہے) ایک جماعت کسریٰ کے خزانے کو کھولے گی جو

سفید نخل میں ہے۔ قتیبہ کی روایت میں مسلمانوں کی ہے بلا شک۔

۴۳۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے۔

۴۳۳- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم

نے سنا ہے ایسا شہر جس کے ایک جانب خشکی ہے اور ایک جانب

سمندر ہے؟ اسباب نے کہا ہاں یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے سنا ہے

(یعنی قسطنطنیہ ہے) آپ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں

تک کہ لڑیں گے اس شہر سے ستر ہزار حضرات اسحاق کی اولاد سے۔

سو جب اس شہر کے پاس آویں گے تو اتر پڑیں گے۔ سو ہتھیار سے نہ

لڑیں گے اور نہ تیر ماریں گے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی

ایک طرف جو دریا میں ہے گر پڑے گی۔ پھر دوسری بار لا الہ الا اللہ

واللہ اکبر کہیں گے تو اس کی دوسری طرف گر پڑے گی۔ پھر تیسری

بار لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو ہر طرف سے کھل جاوے گا۔ سو

اس شہر میں گھس پڑیں گے اور لوٹیں گے۔ جب لوٹ کے مال بانٹ

رہے ہوں گے کہ اچانک ایک چیخنے والا آئے گا اور کہے گا دجال نکلا تو

وہ ہر چیز کو چھوڑ دیں گے اور دجال کی طرف پلٹیں گے۔

۴۳۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

(۴۳۳) اس روایت میں بنی اسحاق کا لفظ ہے حالانکہ عرب بنی اسمعیل ہیں اور معروف یہی ہے کہ بنی اسمعیل میں سے یہ لوگ ہیں۔ اس

حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بدوں ہتھیار چلے صرف کلمہ کی برکت سے فتح ہوگی اور اوپر حدیث گزری کہ وہاں بڑی لڑائی ہوگی تو مطلب یہ

ہے کہ شہر پناہ کلمہ کے زور سے گر پڑے گی۔

الْبِسَانِ بِمِثْلِهِ.

۷۳۳۵- عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا تم لڑو گے یہود سے اور مارو گے ان کو یہاں تک کہ پتھر بولے گا اے مسلمان! یہ یہودی ہے اور اس کو مار ڈال (یہ قیامت کے قریب ہوگا)۔
۷۳۳۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ پتھر کہے گا یہ میری آڑ میں ایک یہودی ہے۔

۷۳۳۵- عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَتَقَاتِلَنَّ الْيَهُودَ فَلَتَقْتُلَنَّاهُمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ))

۷۳۳۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْبِسَانِ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ ((هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ))

۷۳۳۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۳۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((تَقْتُلُونَ أَنْتُمْ وَيَهُودُ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ تَعَالَ فَاقْتُلْهُ))

۷۳۳۸- ترجمہ وہی جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ یہودی تم سے لڑیں گے پھر تم ان پر غالب ہو گے۔

۷۳۳۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((تُقَاتِلُكُمْ الْيَهُودُ فَتَسْلُطُونَ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ فَاقْتُلْهُ))

۷۳۳۹- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان یہود سے لڑیں گے۔ پھر مسلمان ان کو قتل کریں گے یہاں تک کہ یہودی کسی پتھر یا درخت کی آڑ میں چھپے گا تو وہ پتھر یا درخت بولے گا اے مسلمان اے اللہ کے بندے یہ میرے پیچھے ایک یہودی ہے ادھر آ اور اس کو مار ڈال مگر غرقہ کا درخت نہ بولے گا (وہ ایک کانٹے دار درخت ہے جو بیت المقدس کی طرف بہت ہوتا ہے)۔ وہ یہود کا درخت ہے۔

۷۳۳۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلَهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ وَالشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوْ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْغُرْقَدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ))

۷۳۴۰- جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے قیامت کے سامنے جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ابو الاحوص کی روایت میں اتنا زیادہ ہے میں نے جابر بن سمرہ سے پوچھا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا؟ وہ بولے ہاں۔

۷۳۴۰- عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ)) وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي الْأَخْوَصِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ

۷۳۴۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ جابر نے کہا ان سے بچو (ایسا نہ

۷۳۴۱- عَنْ مِسَالِكٍ بِهَذَا الْبِسَانِ بِمِثْلِهِ قَالَ مِسَالِكٌ

ہو کہ ان جھوٹوں کے فریب میں آجاؤ۔

۷۳۴۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی یہاں تک کہ قریب تم میں کے دجال جھوٹے پیدا ہوں گے (دجال کے معنی مکار فریبی)۔ ہر ایک یہ کہے گا میں اللہ کا رسول ہوں۔
۷۳۴۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

باب: ابن صیاد کا بیان

۷۳۴۴- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو بچوں پر سے گزرے۔ ان میں ابن صیاد تھا سب لڑکے (آپ کو دیکھ کر) بھاگ گئے اور ابن صیاد بیٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ کو برا معلوم ہوا (کیونکہ آپ کو گمان تھا گو یقین نہ تھا کہ یہ دجال ہے)۔ آپ نے فرمایا تیرے ہاتھوں کو مٹی لگے تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں وہ بولا نہیں بلکہ تم گواہی دیتے ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو چھوڑیے میں اس کو قتل کرو؟ آپ نے فرمایا اگر یہ وہ ہے جو تو خیال کرتا ہے (یعنی دجال ہے) تو تو اس کو نہ مار سکے گا (اور جو دجال نہیں ہے تو اس کے مارنے سے کیا فائدہ)۔

۷۳۴۵- عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم چل رہے تھے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اتنے میں ابن صیاد ملا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے دل میں تیرے لیے ایک بات چھپائی ہے (آپ نے اس آیت کا تصور کیا فار تقب یوم تاتی السماء بدحان

وَسَمِعْتُ أَحِي يَقُولُ قَالَ جَابِرٌ فَاخْذَرُوهُمْ.

۷۳۴۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُنْعَثَ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلَّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ))
۷۳۴۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ يَنْبَعَثُ.

بَابُ ذِكْرِ ابْنِ صَيَّادٍ

۷۳۴۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِصَبِيَّانِ فِيهِمَا ابْنُ صَيَّادٍ فَفَرَّ الصَّبِيَّانُ وَحَلَسَ ابْنُ صَيَّادٍ فَكَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرِهَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((تَرَبَّتَا يَدَاكَ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ)) فَقَالَ لَا بَلْ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ذُرْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ حَتَّى أَقْتُلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ يَكُنْ الَّذِي تَرَى فَلَنْ تَسْتَطِيعَ قَتْلَهُ))

۷۳۴۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ بَيْنَ صَيَّادٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قَدْ خَبَأْتُ لَكَ حَبِيئًا)) فَقَالَ دُخَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

(۷۳۴۵) نووی نے کہا ابن صیاد یا ابن صاید اس کا نام صاف ہے۔ علماء نے کہا کہ اس کا قصہ مشکل ہے اور اس کا امر مشتبہ ہے کہ وہی دجال تھا یا دجال الگ ہے اور اس میں کچھ شک نہیں کہ ابن صیاد دجالوں سے ایک دجال تھا۔ علماء نے کہا ظاہر احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ ابن صیاد کے باب میں آپ پر وحی نہیں آئی کہ وہ دجال ہے یا دجال نہیں ہے۔ آپ کو دجال کی صفیتیں وحی سے معلوم ہوئی تھیں اور ابن صیاد میں بعض صفیتیں موجود تھیں اس وجہ سے آپ کو گمان تھا کہ شاید یہ دجال ہو اور آپ نے اس کو قتل نہ کیا حالانکہ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ اس وجہ سے

میں)۔ ابن صیاد بولا درخ ہے تمہارے دل میں (یعنی دھواں)۔ رسول اللہ نے فرمایا چل مردود تو اپنے اندازے سے کبھی نہ بڑھ سکے گا (یعنی شیطان اور جن کا ان کو اتنا ہی بتا سکتے ہیں کہ سارے جملے میں سے ایک آدھ لفظ وہ بھی الٹ پلٹ کر بنا دیتے ہیں جیسے تو نے پوری آیت میں سے صرف ایک دو خان کا لفظ بتا دیا۔ بس تیرا اتنا ہی مقدور ہے بر خلاف پیغمبروں کے کہ ان کو اللہ تعالیٰ پوری اور صاف بات بتلا دیتا ہے)۔ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ! مجھ کو چھوڑیے میں اس کی گردن ماروں؟ آپ نے فرمایا جانے دے اگر یہ وہ ہے جس سے تو ڈرتا ہے (یعنی دجال) تو تو اس کو مار نہ سکے گا۔

۷۳۴۶- عن أبي سعيد رضي الله عنه من رواية ابن صياد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «أبو بكر وعمر في بعض طرق المدينة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ((أتشهد أني رسول الله)) فقال هو أتشهد أني رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((أمنت بالله وملائكته وكتبه ما تروى)) قال أرى عرشا على الماء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((تروى عرش إبليس على البحر وما تروى)) قال أرى صادقين وكاذبين أو صادقاً فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((ليس عليه دعوة)).

۷۳۴۷- عن جابر بن عبد الله قال لقيت نبي الله صلى الله عليه وآله وأبى بكر وعمر وأبى سائب منع العلمان فذكر نحو حديث الحريري.

۷۳۴۶- عن أبي سعيد رضي الله عنه من رواية ابن صياد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «أبو بكر وعمر في بعض طرق المدينة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ((أتشهد أني رسول الله)) فقال هو أتشهد أني رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((أمنت بالله وملائكته وكتبه ما تروى)) قال أرى عرشا على الماء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((تروى عرش إبليس على البحر وما تروى)) قال أرى صادقين وكاذبين أو صادقاً فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ((ليس عليه دعوة)).

۷۳۴۷- عن جابر بن عبد الله قال لقيت نبي الله صلى الله عليه وآله وأبى بكر وعمر وأبى سائب منع العلمان فذكر نحو حديث الحريري.

۷۳۴۷- عن جابر بن عبد الله قال لقيت نبي الله صلى الله عليه وآله وأبى بكر وعمر وأبى سائب منع العلمان فذكر نحو حديث الحريري.

۷۳۴۷- عن جابر بن عبد الله قال لقيت نبي الله صلى الله عليه وآله وأبى بكر وعمر وأبى سائب منع العلمان فذكر نحو حديث الحريري.

۷۳۴۸- عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه - ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابن صیاد کے ساتھ گیا کہ تک۔ وہ مجھ سے کہنے لگا لوگ مجھے کیا کیا کہتے ہیں میں دجال ہوں۔ کیا تم نے رسول اللہ سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے دجال کی اولاد نہ ہوگی اور میری تو اولاد ہے۔ کیا تم نے رسول اللہ سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے وہ مکہ اور مدینہ میں نہ آوے گا؟ میں نے کہا ہاں سنا ہے۔ ابن صیاد بولا میں تو مدینہ میں پیدا ہوا اور اب مکہ جاتا ہوں۔ ابوسعید نے کہا پھر آخر میں ابن صیاد کہنے لگا البتہ قسم خدا کی میں جاتا ہوں دجال کہاں پیدا ہوا اور اب وہ کہاں ہے۔ ابوسعید نے کہا تو مجھ کو اس نے شبہ میں ڈال دیا (آخر کی بات کہہ کر کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو دجال سے کچھ نہ کچھ تعلق ضرور ہے ورنہ اس کا مقام کیونکر اس کو معلوم ہوا۔ نووی نے کہا ابن صیاد کی یہ دلیلیں کہ اس کی اولاد ہے اور وہ مدینہ میں پیدا ہوا کہ میں جاتا ہے کچھ کافی نہیں کیونکہ یہ صفات دجال کی آپ نے اس وقت بتلائی ہیں جب وہ فساد کرنے کے لیے دنیا میں نکلے گا نہ کہ جھوٹری)۔

۷۳۴۹- ابوسعید خدری سے روایت ہے ابن صیاد نے مجھ سے گفتگو کی تو مجھ کو شرم آگئی (اس کے برا کہنے میں) وہ کہنے لگا میں نے لوگوں کے سامنے عذر کیا اور کہنے لگا کیا ہوا تم کو میرے ساتھ اے اصحاب محمد کے کیا رسول اللہ نے نہیں فرمایا کہ دجال یہودی ہوگا اور میں تو مسلمان ہوں اور آپ نے فرمایا کہ دجال کے اولاد نہ ہوگی میری تو اولاد ہے اور آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرام کیا ہے دجال پر اور میں نے توحیح کیا۔ ابوسعید نے کہا وہ برابر ایسی گفتگو کرنا کہ قریب ہوا کہ میں اس کو سچا سمجھوں اور اس کی بات میرے دل میں کھب چلاے۔ پھر کہنے لگا البتہ قسم خدا کی میں جانتا ہوں کہ اب دجال کہاں ہے اور اس کے باپ اور ماں کو بھی پہچانتا ہوں۔ لوگوں نے ابن صیاد سے کہا بھلا تجھ کو یہ اچھا لگتا ہے کہ تو دجال ہو؟ وہ بولا اگر مجھ کو دجال بتلایا جاوے تو میں ناپسند نہ کروں۔

۷۳۴۸- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ صَيَّادٍ إِنِّي مَكَّةَ فَقَالَ لِي أَمَا قَدْ لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ يُزْعَمُونَ أَنِّي الدَّجَالُ أَلَسْتُ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ)) قَالَ قُلْتُ نَلَى قَالَ فَقَدْ وُلِدَ لِي أَوْلَيْسَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ)) قُلْتُ نَلَى قَالَ فَقَدْ وُلِدَتْ بِالْمَدِينَةِ وَهَذَا أَنَا أَرِيدُ مَكَّةَ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَإِنَّهُ هُوَ قَالَ فَلْيَسْبِحِي.

۷۳۴۹- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ صَيَّادٍ وَأَخَذْتَنِي مِنْهُ ذَمَامَةً هَذَا عَثَرْتُ النَّاسَ مَا لِي وَلَكُمْ. يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ أَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنَّهُ يَهُودِيٌّ)) وَقَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ ((وَلَا يُولَدُ لَهُ)) وَقَدْ وُلِدَ لِي وَقَالَ ((إِنْ اللَّهُ قَدْ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ وَقَدْ)) حَخَّحْتُ.

قَالَ فَمَا زَالَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَأْخُذَ بِي قَوْلُهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّهُ حَيْثُ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَآمَتَهُ قَالَ وَقِيلَ لَهُ أَيْسُرُكَ أَنْ تَكُنَ ذَلِكَ الرَّجُلُ قَالَ لَوْ عَرَّضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ.

۷۳۵۰- ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے ہم حج کو یا عمرہ کو نکلے اور ہمارے ساتھ ابن صایہ تھا۔ ایک منزل میں ہم اترے لوگ اوھر اوھر چلے گئے تو میں اور ابن صایہ دونوں رہ گئے۔ مجھے اس سے سخت وحشت ہوئی اس وجہ سے کہ لوگ اس کے باب میں جو کہا کرتے تھے (کہ دجال ہے)۔ ابن صایہ اپنا اسباب لے کر آیا اور میرے اسباب کے ساتھ رکھ دیا (مجھے اور زیادہ وحشت ہوئی)۔ میں نے کہا گرمی بہت ہے اگر تو اپنا اسباب اس درخت کے تلے رکھے تو بہتر ہے۔ اس نے ایسا ہی کیا پھر ہمیں ہم کو دکھلائی دیں۔ ابن صایہ گیا اور دودھ لے کر آیا اور کہنے لگا ابو سعید دودھ پی میں نے کہا گرمی بہت ہے اور دودھ گرم ہے اور کوئی وجہ نہ تھی کہ میں دودھ نہ پیوں صرف یہی کہ مجھ کو برا معلوم ہو اس کے ہاتھ سے پینا۔ ابن صایہ نے کہا اے ابو سعید میں نے قصد کیا ہے کہ ایک رسی لوں اور درخت میں لٹکا کر اپنے تئیں پھانسی دے لوں ان باتوں کی وجہ سے جو لوگ میرے حق میں کہتے ہیں۔ اے ابو سعید رسول اللہؐ کی حدیث اتنی کس سے پوشیدہ ہے جتنی تم انصار کے لوگوں سے پوشیدہ ہے کیا تم سب لوگوں سے زیادہ رسول اللہؐ کی حدیث کو نہیں جانتے؟ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال کافر ہو گا میں تو مسلمان ہوں؟ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال لادولہ ہو گا؟ اور میری اولاد مدینہ میں موجود ہے۔ کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ دجال مدینہ اور مکہ میں نہ جاوے گا؟ اور میں مدینہ سے آ رہا ہوں اور مکہ کو جا رہا ہوں۔ ابو سعید نے کہا (اس نے اسی باتیں کہیں کہ) میں قریب تھا کہ اس کا طرف دار بن جاؤں (اور لوگوں کا کہنا اس کے باب میں غلط سمجھوں)۔ پھر کہنے لگا البتہ قسم خدا کی میں دجال کو پہچانتا ہوں اور اس کے پیدائش کا مقام جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ اب وہ کہاں ہے۔ میں نے اس سے کہا خرابی ہو تیرے سارے دن (یعنی یہ تو نے کیا کہا کہ پھر مجھے تیری نسبت شبہ ہو گیا)۔

۷۳۵۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا أَوْ عُمَرًا وَمَعَنَا ابْنُ صَائِدٍ قَالَ فَزَلْنَا-مَنْزِلًا فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَبَقِيَ أَنَا وَهُوَ فَاسْتَوَحَّشْتُ مِنْهُ وَخَشْتُ شَدِيدَةً مِمَّا يُقَالُ عَلَيْهِ قَالَ وَجَاءَ بِمَنَاعِهِ فَوَضَعَهُ مَعَ مَنَاعِي فَقُلْتُ إِنَّ الْخَرَّ شَدِيدٌ قَلْوًا وَضَخَّةٌ تَحْتَ بَلْكَ الشَّجَرَةِ قَالَ فَقَعَلْ قَالَ فَرَفَعْتُ لَنَا غَنَمٌ فَأَنْطَلَقَ فَجَاءَ بِعَسٍّ فَقَالَ اشْرَبْ يَا سَعِيدُ فَقُلْتُ إِنَّ الْخَرَّ شَدِيدٌ وَاللَّبَنُ حَارٌّ مَا بِي إِلَّا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَشْرَبَ عَنْ يَدِهِ أَوْ قَالَ آخِذَ عَنْ يَدِهِ فَقَالَ يَا سَعِيدُ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آخِذَ حَبَلًا فَأَعْلَقَهُ بِشَجَرَةٍ ثُمَّ أَصْبَقْتُ مِمَّا يَقُولُ لِي النَّاسُ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ حَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَفِيَ عَلَيْكُمْ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَسْتُ مِنْ أَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هُوَ كَافِرٌ)) وَأَنَا مُسَلِّمٌ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((هُوَ عَقِيمٌ لَا يُؤَلِّدُ لَهُ)) وَقَدْ تَرَكْتُ وَكَلِدِي بِالْمَدِينَةِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ)) وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ رَدًّا أُرِيدُ مَكَّةَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخَدْرِيُّ حَتَّى نَأْتِيَ أَنْ أَعْبِيرَهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُهُ وَأَعْرِفُ مَوْلِدَهُ وَأَيْنَ هُوَ الْآنَ قَالَ قُلْتُ لَهُ يَا لَكَ سَائِرِ الْجَوْمِ.

۷۳۵۱- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ابن صیاد سے پوچھا جنت کی مٹی کیسی ہے؟ وہ بولا باریک ہے سفید منگ کی طرح خوشبودار ہے ابو القاسم! آپ نے فرمایا جحیم کہا تو نے۔

۷۳۵۲- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے ابن صیاد نے پوچھا جنت کی مٹی کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا باریک سفید خالص منگ کی طرح خوشبودار۔

۷۳۵۳- محمد بن منکدر سے روایت ہے میں نے جابر بن عبد اللہ کو دیکھا قسم کھاتے ہوئے کہ ابن صیاد وہال ہے۔ میں نے کہا تم اللہ کی قسم کھاتے ہو۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت عمر کو دیکھا وہ قسم کھاتے تھے اس امر پر رسول اللہ کے سامنے آپ نے اس کا انکار نہ کیا۔

۷۳۵۴- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمرؓ رسول اللہ کے ساتھ چند لوگوں میں ابن صیاد کے پاس گئے پھر اس کو دیکھا لڑکوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے بنی مغالہ کے پاس۔ ان دنوں ابن صیاد جوانی کے قریب تھا اس کو خبر نہ ہوئی یہاں تک کہ رسول اللہ نے اس کی پیٹھ پر اپنا ہاتھ مارا پھر آپ نے اس سے پوچھا کیا تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تم رسول ہواہی لوگوں کے (ای کہتے ہیں ان پڑھ اور بے تعلیم کو)۔ پھر ابن صیاد نے رسول اللہ سے کہا تم گواہی دیتے ہو اس بات کی کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ رسول اللہ نے اس بات کا کچھ جواب نہ دیا اس سے درخواست نہ کی مسلمان ہونے کی (کیونکہ آپ مایوس ہو گئے اس کے اسلام سے اور ایک روایت میں فرقتہ صادمہلہ سے (یعنی آپ نے اس کو لات سے مارا) اور فرمایا میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔ پھر رسول اللہ نے اس سے پوچھا تجھے کیا دکھائی دیتا ہے؟ وہ بولا میرے

۷۳۵۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِبْنِ صَيْادٍ ((مَا تُرِيهَ الْحَبَّةُ)) قَالَ ذُرْمَكَةٌ يَبْضَاءُ مِثْلَكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ قَالَ ((صَدَقْتُ))

۷۳۵۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ ابْنَ صَيْادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْيَةِ الْحَبَّةِ فَقَالَ ((ذُرْمَكَةٌ يَبْضَاءُ مِثْلَكَ خَالِصٌ))

۷۳۵۳- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَخْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ صَيْادٍ لَدُحَالٍ فَقُلْتُ أَنْخَلِفْ بِاللَّهِ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ يَخْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُكْرَمِ النَّبِيُّ ﷺ

۷۳۵۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَهْطٍ قَبْلَ ابْنِ صَيْادٍ حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ عِنْدَ أُطْمِ نَبِيِّ مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيْادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلْمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِإِذْنِهِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِبْنِ صَيْادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ ابْنُ صَيْادٍ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ ((أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ)) فَرَفَضَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ((أَهَمَّتْ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ)) ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَاذَا تُرِي)) قَالَ ابْنُ صَيْادٍ يَا نَبِيَّ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ

پاس کبھی سچا آتا ہے کبھی جھوٹا۔ رسول اللہ نے فرمایا تیرا کام گڑبڑ ہو گیا (یعنی مخلوط حق و باطل دونوں سے)۔ پھر آپ نے فرمایا میں نے تمہارے پوچھنے کے لیے ایک بات دل میں چھپائی ہے۔ ابن صیاد نے کہا وہ رخ ہے (رخ بمعنی دخلن یعنی دھواں) رسول اللہ نے فرمایا ذلیل ہو تو اپنی قدر سے کہاں بڑھ سکتا ہے۔ حضرت عمر نے کہا مجھے چھوڑیے یا رسول اللہ! میں اس کی گردن مارتا ہوں؟ رسول اللہ نے فرمایا اگر وہ وہی ہے (یعنی دجال) تو تو اس کو مارنے کے گا اور جو وہ وہ نہیں ہے تو تجھے اس کا مارنا بہتر نہیں۔

۷۳۵۵- سالم بن عبد اللہ نے کہا میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنا اس کے بعد رسول اللہ اور ابی بن کعب اس بارغ میں گئے جہاں ابن صیاد رہتا تھا۔ جب آپ بارغ میں گئے تو کھجور کے درختوں کی آڑ میں چھپنے لگے۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ ابن صیاد کو دھوکا دیں اور اس کی کچھ باتیں سنیں اس سے پہلے کہ ابن صیاد آپ کو دیکھے۔ تو رسول اللہ نے ابن صیاد کو دیکھا وہ لیٹا ہوا تھا ایک بچھونے پر ایک کھیل اڑھے ہوئے کچھ گنگنا رہا تھا۔ اس کی ماں نے رسول اللہ کو دیکھ لیا اور آپ چھپ رہے تھے کھجور کے درختوں کی آڑ میں اس نے ابن صیاد کو پکارا او صاف اور صاف نام تھا ابن صیاد کا یہ محمد آن پتھے۔ یہ سنتے ہی ابن صیاد اٹھ کھڑا ہوا۔ رسول اللہ نے فرمایا کاش تو اس کو ایسا ہی رہنے دیتی (تو ہم اس کی باتیں سنتے تو معلوم کرتے کہ وہ کائن ہے یا ساحر)۔

۷۳۵۶- سالم نے کہا عبد اللہ بن عمر نے کہا پھر رسول اللہ کو گوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کی جیسی اس کو لائق ہے پھر دجال کا ذکر کیا اور فرمایا میں تم کو اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی قوم کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہاں تک

فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((حَلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ)) ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَيْفًا)) فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ ((هُوَ الدُّخُّ)) فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِحْسَانًا فَلَنْ تَعْدُوَ فَتَذُوكَ)) فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَزَيْبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَهْرَبُ عَنْكَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنْ يَكُنْ فَلَنْ تُسَلِّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ))

۷۳۵۵- عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ عِنْدَ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ أَتَلَّقُ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَنُ كَعْبٍ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى النَّحْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ حَتَّى إِذَا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّحْلَ طَفِقَ يَتَّبِعِي بِحَدُوعِ النَّحْلِ وَهُوَ يَحْتَلُّ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ قَرَأَهُ. رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ عَلَى فِرَاشٍ فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا زَمْزَمَةٌ قَرَأَتْ أُمَّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَتَّبِعِي بِحَدُوعِ النَّحْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافٍ وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هَذَا مُحَمَّدٌ فَتَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَوْ تَرَكْتَهُ بَيْنَ))

۷۳۵۶- قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَتَانِي عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ فَقَالَ ((إِنِّي لَأَتْلِبُكُمْ مَوْتًا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أُنذَرْتُ))

(۷۳۵۶) ۶۶ ماری نے کہا اس حدیث سے یہ نکلا ہے کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو گا اور یہی مذہب ہے اہل حق کا اور اگر خدا کا دیدار کمال ہو جائے مگر کہتے ہیں تو موت کی قید لگانے سے کیا فائدہ تھا اور اس مضمون کی حدیثیں کتاب الایمان میں گزر چکیں اور دنیاوی

کہ حضرت نوح نے بھی (جن کا زمانہ بہت پہلے تھا) اپنی قوم کو ڈرایا اس سے۔ لیکن میں تم کو ایسی بات بتلائے دیتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتلائی۔ تم جان لو کہ وہ کانا ہو گا اور تمہارا اللہ برکت والا بلند کانا نہیں ہے (معاذ اللہ کانا پن ایک عیب ہے اور وہ ہر ایک عیب سے پاک ہے)۔ ابن شہاب نے کہا مجھ سے عمر بن ثابت انصاری نے بیان کیا ان سے رسول اللہ کے بعض اصحاب نے بیان کیا کہ جس روز رسول اللہ نے لوگوں کو دجال سے ڈرایا اور یہ بھی فرمایا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہو گا (یعنی ہر بیٹنا ک اور ف اور رے۔ یہ حروف لکھے ہو گئے یا اس کے چہرے سے کفر اور شرارت نمایاں ہوگی) جس کو پڑھ لے گا وہ شخص جو اس کے کاموں کو برا جانے لگا یا اس کو ہر ایک مومن پڑھ لے گا اور آپ نے فرمایا تم یہ جان رکھو کہ کوئی تم سے اپنے رب کو نہیں دیکھے گا جب تک مر نہ لے گا۔

۷۳۵۷- ترجمہ دہی ہے جو گزرا اس میں بنی مقالہ کی بجائے بنی معاویہ ہے اور یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کاش اس کی ماں اس کو اپنے کام میں چھوڑتی۔

قَوْمَهُ لَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنْ قَوْمٌ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيُّ قَوْمِهِ تَعَلَّمُوا أَنَّهُ أَعْوَزُ وَأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَيْسَ بِأَعْوَزَ)) قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ نَابِثٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ أُخْبِرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ حَذَرَ النَّاسَ الدَّجَالَ ((إِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُهُ مِنْ شَجَرَةٍ عَمَلَةٌ أَوْ يَقْرَأُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَقَالَ تَعَلَّمُوا أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدًا مِنْكُمْ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَمُوتَ))

۷۳۵۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ رَهْطٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ حَتَّى وَجَدَ ابْنَ صَيَّادٍ غُلَامًا قَدْ نَاهَرَ الْحُلَمَ يَلْعَبُ مَعَ الْعِلْمَانِ عِنْدَ أُطَمِ نَبِيِّ مُعَاوِيَةَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ بِلَى مُتَّهَى حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ نَابِثٍ وَفِي الْحَدِيثِ عَنْ يَعْقُوبَ قَالَ قَالَ أُبَيُّ يُعْنِي فِي قَوْلِهِ لَوْ تَرَكْتَهُ بَيْنَ قَالَ لَوْ تَرَكْتَهُ أُمَّهُ بَيْنَ أُمَّةٍ.

۷۳۵۸- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۳۵۸- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْعِلْمَانِ عِنْدَ أُطَمِ نَبِيِّ

ہم میں خدا کا دیدار محال نہیں ہے بلکہ ممکن ہے۔ لیکن اختلاف ہے کہ یہ دیدار کسی کو ہوا ہے یا نہیں۔ اسی طرح اختلاف ہے اس میں کہ رسول اللہ نے شب معراج میں اللہ تعالیٰ کو دیکھا نہیں۔ اجماعی

مَعَالَةٍ وَهُوَ غُلَامٌ بِمَعْنَى حَدِيثِ يُونُسَ وَصَالِحٍ غَيْرِ
أَنَّ عَبْدَ بْنَ حُمَيْدٍ لَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ أَبِي عُمَرَ فِي
إِطْلَاقِ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ أَبِي بِنِ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ.

۷۳۵۹- عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ لَقِيْتُ ابْنَ عُمَرَ ابْنَ صَائِدٍ
فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَعْضَبَهُ
فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السَّكَّةَ فَذَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَيَّ
خَفِيصَةً وَقَدْ بَلَّغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللَّهُ مَا أُرِدْتَ
مِنْ ابْنِ صَائِدٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
قَالَ ((إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضَبِي يَعْضِبُنِي))

۷۳۵۹- نافع سے روایت ہے ابن عمر ابن صیاد سے ملے مدینہ کی کسی
رہ میں تو ابن عمر نے کوئی بات ایسی کہی جس سے ابن صیاد کو غصہ
آ گیا۔ وہ اتنا پھولا کہ رولہ بند ہو گئی۔ ابن عرام المؤمنین حصہ کے پاس
گئے ان کو یہ خبر پہنچ چکی تھی۔ انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم کرے
تو نے ابن صیاد کو کیوں چھیڑا۔ تجھ کو نہیں معلوم ہے کہ رسول
اللہ نے فرمایا جاں جب نکلے گا تو اسی وجہ سے کہ غصے ہو گا (تو شاید ابن
صیاد دجال ہو اور تیرے غصہ دلانے کی وجہ سے نکل پڑے)۔

۷۳۶۰- نافع سے روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے تھے
میں ابن صیاد سے دو بار ملا۔ ایک بار ملا تو میں نے لوگوں سے کہا
تم کہتے تھے کہ ابن صیاد دجال ہے۔ انھوں نے کہا نہیں قسم خدا
کی۔ میں نے کہا قسم خدا کی تم نے مجھ کو جھوٹا کیا تم میں سے بعض
لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ نہیں مرے گا یہاں تک کہ تم
سب میں زیادہ مالدار اور صاحب اولاد ہو گا تو وہ ایسا ہی ہے آج
کے دن۔ وہ کہتے ہیں پھر ابن صیاد نے ہم سے باتیں کیں پھر میں
جدا ہوا ابن صیاد سے اور دوبارہ ملا تو اس کی آنکھ پھولی ہوئی تھی۔
میں نے کہا یہ تیری آنکھ کا کیا حال ہے جو میں دیکھ رہا ہوں؟ وہ
بولتا مجھے نہیں معلوم۔ میں نے کہا تیرے سر میں آنکھ ہے اور تجھے
نہیں معلوم وہ بولا اگر خدا چاہے تو تیری اس لکڑی میں آنکھ پیدا
کر دیوے پھر اسکی آواز نکالی جیسے گدھا زور سے آواز کرتا ہے۔

نافع نے کہا عبد اللہ بن عرام المؤمنین حصہ رضی اللہ عنہما کے
پاس گئے ان سے یہ حال بیان کیا۔ انھوں نے کہا تیرا کیا کام تھا
ابن صیاد سے۔ کیا تو نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا اول جو چیز دجال کو بھیجے گی لوگوں پر وہ اس کا غصہ

۷۳۶۰- عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
نَافِعٌ يَقُولُ ابْنُ صَائِدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ
اللَّهُ عَنْهُمَا لَقِيْتُهُ مَرَّتَيْنِ قَالَ فَلَقِيْتُهُ فَقُلْتُ
لِبَعْضِهِمْ هَلْ تَحَدَّثُونَ أَنَّهُ هُوَ قَالَ لَا وَاللَّهِ قَالَ
قُلْتُ كَذَّبْتَنِي وَاللَّهِ لَقَدْ أَحْبَبْتَنِي بَعْضُكُمْ أَنَّهُ لَنْ
يَمُوتَ حَتَّى يَكُونَ أَكْثَرُكُمْ مَالًا وَوَلَدًا فَكَذَلِكَ
هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ قَالَ فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهُ قَالَ
فَلَقِيْتُهُ لَقِيْتُهُ أُخْرَى وَقَدْ نَفَرْتُ عَيْتُهُ قَالَ فَقُلْتُ
مَنْيَ فَعَلْتُ عَيْتِكَ مَا أَرَى قَالَ لَا أُدْرِي قَالَ
قُلْتُ لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ قَالَ إِنْ شَاءَ
اللَّهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ هَذِهِ قَالَ فَخَرَّ كَأَنَّكَ
نَجِيرٌ حِمَارٍ سَمِعْتُ قَالَ فَرَعَمَ بَعْضُ أَصْحَابِي
أَنِّي ضَرَبْتُهُ بِعَصَا كَأَنَّ مَعِيَ حَتَّى تَكْسَرَتْ
وَأَمَّا أَنَا فَوَاللَّهِ مَا شَعَرْتُ.

قَالَ وَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ فَحَدَّثَنِي
فَقَالَتْ مَا تُرِيدُ إِلَيْهِ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ قَالَ ((إِنْ

أَوَّلِي مَا يَبْعَثُهُ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضِبُهُ» ہے (یعنی غصہ اس کو نکالے گا)۔

بَابُ ذِكْرِ الدَّجَالِ

باب: دجال کا بیان

۶۳۶۱- عَنْ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ الدَّجَالَ بَيْنَ ظَهْرِنَايَ النَّاسِ فَقَالَ ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَيُسِّرُ بَأَعْوَرَ آلَا وَإِنَّ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ أَعْوَرَ الْعَيْنِ لَيُضِي كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَةٌ طَافِتَةٌ))
 ۶۳۶۱- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا لوگوں میں اور فرمایا اللہ تعالیٰ کا نام نہیں ہے اور خیر دراز رہو دجال مسیح کی دہانتی آنکھ کا پی ہے گویا اس کی آنکھ انگور ہے پھولا ہوا۔

(۶۳۶۱) تفسیر نے کہا نام مسلم نے اس باب میں جو حدیثیں بیان کیں وہ اہل حق کی دلیل ہیں کہ دجال موجود ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو بھیج کر اپنے بندوں کو آزمائشے گا۔ اس طرح سے کہ وہ اس کو قدرت دے گا بڑے بڑے کاموں کی جیسے مردوں کو جلانا اور پانی کا برسنا اور زمین کے خزانے نکالنا یہ سب کام اس کے ہاتھ سے ہوں گے مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو عاجز کر دے گا اور کسی کو قتل نہ کر سکے گا یہاں تک حضرت یحییٰ اس کو قتل کریں گے اور اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط رکھے گا۔ یہ مذہب ہے اہل سنت کا اور تمام محدثین اور فقہاء کا۔ اور خوارج اور جہمہ اور بعض معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے اور بعضوں نے یہ کہا ہے کہ دجال کا پیدا ہونا صحیح ہے لیکن جو باتیں وہ دکھلاوے گا وہ نظر بندی کی قسم ہو گئے اور خیالات کی طرح فی الواقع ان کا وجود ہو گا۔ اس لیے کہ آمد دجال کی ایسی باتیں واقعی ہوں تو انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا اعتبار جاتا ہے۔ اور یہ ان کی غلطی ہے اس واسطے کہ دجال نبوت کا دعویٰ نہ کرے گا تاکہ یہ باتیں نبوت کی تصدیق کریں بلکہ وہ تو سزا اللہ الوہیت کا دعویٰ کرے گا حالانکہ اس کا دعویٰ اس کی صورت حال سے غلط ہو گا اس لیے کہ وہ کانا ہو گا اور تمام حدیث کی نشانیاں اس میں موجود ہوں گی اور وہ عاجز ہو گا خود اپنا عیب دور کرنے سے اور اپنی پیشانی کا کھرا (کافر کا لفظ) مٹانے سے۔ اس صورت میں اس کے تابع وہی لوگ ہونگے جو عقل سے خالی ہیں یا طماع ہیں یا ذر پوکے ہیں کیونکہ اس کا فتنہ بڑا ہو گا اور وہ اتنا غمگین ہو گا کہ ضعیف العقل لوگ اس کے حال میں غور کریں اسی لیے غمگینوں نے اس کے فتنے سے ڈر لیا اور اس کے جھوٹے ہونے کے دلائل بیان کر دیئے اور جن لوگوں کو خدا نے نیک تو فیق دی ہے وہ کبھی اس کو نہ مانیں گے نہ اس کے فریب میں آئیں گے اور وہ شخص جس کو دجال ہارے گا پھر جلاوے کا ایسے لوگوں میں سے ہو گا جو کبے کا مجھے تیرے ہارنے اور جلاوے سے اور زیادہ یقین ہو گا کہ تو دجال ہے۔ تمام ہوا کلام قاضی عیاض کا۔

مترجم کہتا ہے دجال تو اتنی بڑی بڑی باتیں دکھلاوے گا جیسے مردوں کا جلانا اور پانی کا برسنا، جنت و دوزخ اس کے پاس ہوگی۔ اگر جاہل لوگ تابع ہو جائیں تو قیامت سے بعید نہیں۔ جاہلوں کا تو یہ حال ہے کہ دجال سے کم درجہ لوگوں کے جو ایک بات بھی خلاف عادت نہیں دکھلا سکتے تابع ہو جاتے ہیں اور سزا اللہ ان کے الوہیت کے دعویٰ کو سچ سمجھتے ہیں۔ ہمارے زمانہ میں آنا خان یحییٰ میں ایک شخص گزرا ہے جس کو بہت لوگ خدا سمجھتے تھے اور اب تک سمجھتے ہیں اور ان لوگوں کو خوب کہتے ہیں۔ ان جاہلوں کو اتنا شعور نہیں کہ جو شخص کھائے پئے اور بندوں کی طرح بگے اور موتے وہ خدا کیسے ہو سکتا ہے۔ اور لطف تو یہ ہے کہ خوبے بچارے تو جاہل ہیں آج وہ قوم جو نیادی سہم میں اپنا تانی نہیں رکھتی اور عقل کمال میں انارڈا غیری کا نام بھرتی ہے ایک بشر کی نسبت جو بہاری طرح ایک آدمی تھا اور آدمی کے عین سے پیدا ہوا تھا خدا کی کا اعتقاد رکھتی ہے۔ ہائے افسوس نصاریٰ کے علم و معرفت پر تمام چیزوں میں تو وہ عقل سے کام لیتے ہیں اور قاصد اپنے اعتقاد میں ایسی ایک یہ تو فیق کی بات کو بلا تکلف مان لیتے ہیں۔ امید ہے کہ چند روز میں جو غلط فہمی ہے وہ اس فقہ عقیدے سے پھر جائیں گے اور اسلام کی سچی بات اختیار کریں گے کہ سوائے ایک خدا کے واحد کے جس نے ہم سب کو پیدا کیا اور کوئی خدا نہیں باقی تمام لوگ اس کے بندے اور قاصد ہیں اور خدا اپنے فضل سے نصاریٰ کے دل کھول دے اور وہ اس سچی بات کو مان لیں تو دنیا کی بہار ہو جاوے گی اور دو بڑے بڑے زہر دست مذہب یعنی یہ

- ۷۳۶۲- عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.
- ۷۳۶۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ أَلَّا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَمَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ ف ر))
- ۷۳۶۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((الدَّجَالُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَ ف ر أَيُّ كَافِرٍ))
- ۷۳۶۵- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الدَّجَالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ ثُمَّ تَهَجَّاهَا كَ ف ر يَقْرُؤُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ))
- ۷۳۶۶- عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((الدَّجَالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْبِسْرَى جُفَالُ الشَّعْرِ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ))
- ۷۳۶۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔
- ۷۳۶۳- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی امت کو کانے جھوٹے سے نہ ڈرایا ہو۔ خبردار رہو وہ کانہ ہے اور تمہارا پروردگار کانہ نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ک ف ر لکھا ہے۔
- ۷۳۶۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ لکھا ہوگا ک ف ر یعنی کافر۔
- ۷۳۶۵- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال کی ایک آنکھ اندھی ہے (اسی واسطے اس کو مسح کہتے ہیں)۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے پھر اس کے سچے کئے یعنی ک اور ف ر۔ ہر مسلمان اس کو پڑھ لے گا۔
- ۷۳۶۶- حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال بائیں آنکھ کا کانہ ہوگا (اوپر ابن عمر کی حدیث میں گزرا کہ داہنی آنکھ کا کانہ ہوگا اور دونوں میں سے ایک روایت میں سہو ہے۔ غرض ایک آنکھ اس کی کافی ہوگی) گھنے بالوں والا۔ اس کے ساتھ باغ ہوگا اور آگ ہوگی۔ سو اس کی آگ تو باغ ہے اور اس کا باغ آگ ہے۔ (علماء نے کہا یہ بھی ایک آزمائش ہے خدا پاک کی اپنے بندوں کے لیے تاحق کو حق کرے اور جھوٹ کو جھوٹ پھر اس کو رسوا

کرے اسلام اور عیسائیت ایک ہو جائیں گے اور اس وقت مشرکوں کا زیر کرنا اور ان کو بھی توحید کی راہ پر لانا بڑا آسان ہوگا۔ یا اللہ تو اپنے بندوں پر رحم کر اور ان کو بھی سیدھی سمجھ دے اور ان کو تعصب اور باپ دادا کی راہ پر چلنے سے گودہ عقل اور دین کے خلاف ہو بچالے۔

(۷۳۶۵) ☆ نووی نے کہا ایک روایت میں ہے کہ ہر مومن اس کو پڑھ لے گا خواہ لکھنے والا ہو یا نہ ہو اور صحیح قول جس پر تحقیقین ہیں یہ ہے کہ حقیقتاً اس کی پیشانی پر حرف لکھے ہوں گے اور یہ اللہ تعالیٰ نے ایک نشانی اس کے جھوٹ کی رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اس نشانی کو ظاہر کر دے گا ہر ایک مسلمان کے لیے خواہ وہ لکھا پڑھا ہو یا نہ ہو اور جس کو گمراہ کرنا چاہے گا اس کے لیے ظاہر نہ کرے گا اور بعضوں نے کہا یہ مجاز ہے اور مراد یہ ہے کہ کفر اور شرارت اس کے چہرے پر نمود ہوگی اور یہ قول ضعیف ہے۔ اتنی

(۷۳۶۶) ☆ مراد یہ ہے کہ حقیقت میں آگ اس کی باغ ہو جائے گی مومنوں کے لیے اور باغ اس کا آگ ہو جاوے گا اس کے تابعداروں کے لیے اور اس کا کارخانہ سارا نظر بندی ہے۔

کرے اور لوگوں میں اس کی عاجزی ظاہر کرے۔

۷۳۶۷- حدیث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں دجال کے ساتھ کیا ہوگا۔ اس کے ساتھ دو نہریں ہوں گی۔ جہتی ہوئیں ایک تو دیکھنے میں سفید پانی معلوم ہوگی اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ معلوم ہوگی۔ پھر جو کوئی یہ موقع پاوے وہ اس نہر میں چلا جاوے جو دیکھنے میں آگ معلوم ہوتی ہو اور اپنی آنکھ بند کر لے اور سر جھکا کر اس میں سے پئے وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور دجال کی ایک آنکھ بالکل چٹ ہوگی۔ اس پر ایک پھلی ہوگی سوئی اور اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں کافر لکھا ہوگا جس کو ہر موسم پڑھ لے گا خواہ لکھا جانتا ہو یا نہ جانتا ہو۔

۷۳۶۸- حدیث رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ دجال کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ لیکن آگ کیا ہے ٹھنڈا پانی اور پانی آگ ہے۔ تو مت ہلاک کرنا اپنے تئیں (اس کے پانی میں گھس کر)۔

۷۳۶۹- ابو مسعود نے کہا میں نے بھی یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۷۳۷۰- ربیع بن حراش نے کہا میں عقبہ بن عمرو ابی مسعود انصاری کے ساتھ حدیث بن الیمان کے پاس گیا عقبہ نے کہا حدیث سے تم مجھ سے بیان کرو جو تم نے رسول اللہ ﷺ سے دجال کے بارے میں سنا ہو۔ حدیث نے کہا آپ نے فرمایا دجال نکلے گا اس کے ساتھ پانی ہوگا اور آگ ہوگی۔ تو جس کو لوگ پانی دیکھیں گے وہ آگ ہوگی جلانے والی اور جس کو لوگ آگ دیکھیں گے وہ پانی ہوگا سرد اور شیریں۔ پھر جو کوئی تم میں سے یہ موقع پاوے اس کو چاہیے کہ جو آگ معلوم ہو اس میں گز پڑے۔ اس لیے کہ وہ شیریں پاکیزہ پانی ہے۔ عقبہ نے کہا حدیث کو صحیح کرنے کے لیے کہ میں نے

۷۳۶۷- عَنْ حَدِيثَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَأَنَا أَكْثَرُ بِمَا مَعَ الدَّجَالِ مِنْهُ مَعَهُ نَهْرَانِ يَخْرِيَانِ أَحَدُهُمَا رَأْيَ الْعَيْنِ مَاءٌ أَيْضٌ وَالْآخَرُ رَأْيَ الْعَيْنِ نَارٌ تَأْجِجُ فِيمَا أُذْرِكُنْ أَخَذَ فُلْيَاتِ النَّهْرِ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلِيَعْمَضُ ثُمَّ لِيَطْأَطِي رَأْسَهُ فَيَشْرَبُ مِنْهُ فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَإِنَّ الدَّجَالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ عَلَيْهَا ظَفْرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَمَا لَمْ يَقْرُؤْهُ كَلُّ مُؤْمِنٍ كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ)).

۷۳۶۸- عَنْ حَدِيثَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الدَّجَالِ ((إِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ وَمَاؤُهُ نَارٌ فَلَا تَهْلِكُوا)).

۷۳۶۹- قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ وَأَنَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۷۳۷۰- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو أَبِي مَسْعُودِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَنْطَلَقْتُ مَعَهُ إِلَى حَدِيثَةِ بِنِ الْيَمَانِ فَقَالَتْ لَهُ عُقْبَةُ حَدِيثِي مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الدَّجَالِ قَالَ ((إِنَّ الدَّجَالَ يَخْرُجُ وَإِنَّ مَعَهُ مَاءً وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ مَاءً فَنَارٌ تُحْرِقُ وَأَمَّا الَّذِي يَرَاهُ النَّاسُ نَارًا فَمَاءٌ بَارِدٌ عَذْبٌ فَمَنْ أُذْرِكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَقْعْ فِي الَّذِي يَرَاهُ نَارًا فَإِنَّهُ مَاءٌ عَذْبٌ طَيِّبٌ)) فَقَالَ عُقْبَةُ وَأَنَا قَدْ سَمِعْتُهُ

بھی یہ حدیث سنی ہے۔

تَصَدِيقًا لِحَدِيثِهِ.

۷۳۷۱- ربیع بن حراش سے روایت ہے حدیفہؓ اور ابو مسعودؓ دونوں جمع ہوئے۔ حدیفہ نے کہا میں ان سے زیادہ جانتا ہوں جو دجال کے ساتھ ہوگا۔ اس کے ساتھ ایک نہر ہوگی پانی کی اور ایک نہر آگ کی۔ پھر جس کو تم آگ دیکھو گے وہ پانی ہوگا اور جس کو تم پانی دیکھو گے وہ آگ ہے۔ سو کوئی تم میں سے یہ وقت پاوے اور پانی پینا چاہے وہ اس نہر میں سے پئے جو آگ معلوم ہوتی ہے اس کو پانی پاوے گا ابو مسعود نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا ہے۔

۷۳۷۱- عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ اجْتَمَعَ حَدِيثُهُ وَأَبُو مَسْعُودٍ فَقَالَ حَدِيثُهُ ((لَأَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَالِ أَعْلَمُ مِنْهُ إِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ فَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ مَاءٌ وَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ نَارٌ فَمَنْ أَذْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَأَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَاهُ أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ سَيَجِدُهُ مَاءً)) قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ هَكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ.

۷۳۷۲- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم سے دجال کی ایک بات ایسی نہ کہوں جو کسی نبی نے اپنی امت سے نہ کہی؟ وہ کانا ہوگا اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کی طرح دو چیزیں ہوں گی۔ پر جس کو وہ جنت کہے گا حقیقت میں وہ آگ ہوگی اور میں نے تم کو دجال سے ڈرایا جیسے حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی قوم کو ڈرایا۔

۷۳۷۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ الدَّجَالِ حَدِيثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمُهُ إِنَّهُ أَعْوَرٌ وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَالَّتِي أَنْذَرْتُكُمْ بِهَا كَمَا أَنْذَرْتُكُمْ بِهَا نُوْحٌ قَوْمَهُ))

۷۳۷۳- نواس بن سمان سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ایک دن صبح کو ذکر کیا تو کبھی اس کو گھٹایا اور کبھی بڑھایا (یعنی کبھی اس کی تحقیر کی اور کبھی اس کے فتنہ کو بڑا کہایا کبھی بلند آواز سے گفتگو کی اور کبھی پست آواز سے) یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ دجال ان درختوں کے جھنڈ میں آگیا۔ جب ہم پھر آپ کے پاس شام کو گئے تو آپ نے ہمارے چہروں پر اس کا اثر معلوم کیا (یعنی ڈر اور خوف)۔ آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا

۷۳۷۳- عَنْ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الدَّجَالَ ذَاتَ عَدَاةٍ فَحَفِضَ فِيهِ وَرَفَعَ حَتَّى ظَنَنَّا فِي طَائِفَةِ النَّحْلِ فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ ((مَا شَأْنُكُمْ)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتُمُ الدَّجَالَ فَحَفِضْتَ فِيهِ وَرَفَعْتَ حَتَّى ظَنَنَّا فِي طَائِفَةِ النَّحْلِ فَقَالَ ((غَيْرُ الدَّجَالِ))

(۷۳۷۳) دجال اور یاجوج اور ماجوج کو خدا اتنی طاقت دے گا اہل ایمان کے امتحان کے واسطے کہ کون ان کے داؤں میں آتا ہے اور کون ایمان پر ثابت رہتا ہے اہل ایمان کو لازم ہے کہ جب کسی کافر یا خلاف شرع فقیر سے خرق عادت دیکھے تو اس کا ہرگز اعتقاد نہ کرے اس کو دجال کا نائب جانے ایمان اور تقویٰ پر نظر رکھے شہیدہ بازی پر خیال نہ کرے کرامات اس کا نام ہے جو ولی یعنی متقی مومن سے ہو اور جو کافر بے دین فاسق سے ہو اس کو استدراج کہتے ہیں۔

یا رسول اللہ! آپ نے دجال کا ذکر کیا اور اس کو گھنایا اور بڑھایا یہاں تک کہ ہم کو گمان ہو گیا کہ دجال ان درختوں میں کھجور کے موجود ہے (یعنی اس کا آنا بہت قریب ہے)۔ رسول اللہ نے فرمایا مجھ کو دجال کے سوا اور باتوں کا خوف تم پر زیادہ ہے (فتنوں کا آپس میں لڑائیوں کا)۔ اگر دجال نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود ہوں تو تم سے پہلے میں اس کو الزام دوں گا اور تم کو اس کے شر سے بچاؤں گا۔ اور اگر وہ نکلا اور میں تم لوگوں میں موجود نہ ہوں تو ہر مرد مسلمان اپنی طرف سے اس کو الزام دے گا اور حق تعالیٰ میرا خلیفہ اور نگہبان ہے ہر مسلمان پر۔ البتہ دجال تو جوان گھونگر یا لے بالوں والا ہے اس کی آنکھ میں نینٹ ہے گویا کہ میں اس کی مشابہت دیتا ہوں عبدالعزیٰ بن قطن کے ساتھ (عبدالعزیٰ ایک کافر تھا)۔ سو جو شخص تم میں سے دجال کو پادے اس کو چاہیے کہ سورہ کہف کے سرے کی آیتیں اس پر پڑھے۔ مقررہ نکلے گا شام اور عراق کے درمیان کی راہ سے تو خرابی ڈالے گا دہنے اور فساد اٹھائے گا یا میں اے خدا کے بندو! ایمان پر قائم رہنا۔ اصحاب بولے یا رسول اللہ وہ زمین پر کتنی مدت رہے گا؟ آپ نے فرمایا چالیس دن تک۔ ایک دن ان میں کا ایک سال کے برابر ہو گا اور دوسرا ایک مہینے کے اور تیسرا ایک ہفتے کے اور باقی دن جیسے یہ تمہارے دن ہیں (تو ہمارے دنوں کے حساب سے دجال ایک برس دو مہینے چودہ دن تک رہے گا)۔ اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ! جو دن سال بھر کے برابر ہو گا اس دن ہم کو ایک ہی دن کی نماز کفایت کرے گی؟ آپ نے فرمایا نہیں تم اندازہ کر لینا اس دن میں بقدر اس کے یعنی جتنی دیر کے بعد ان دلوں میں نماز پڑھتے ہو اسی طرح اس دن بھی اٹکل کر کے پڑھ لینا (اب تو گھڑیاں بھی موجود ہیں ان سے وقت کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے)۔ نودی نے کہا اگر آپ یوں صاف نہ فرماتے تو قیاس یہ تھا کہ اس دن صرف پانچ نمازیں پڑھنا کافی ہوتیں کیونکہ ہر دن رات میں خواہ کتنا ہی بڑا ہو اللہ

أَخُونِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا خَجِيجُهُ ذُونُكُمْ وَإِنْ يَخْرُجُ وَلَمْ يَكُنْ فِيكُمْ فَأَمْرُ خَجِيجٍ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَائِفَةٌ كَأَنِّي أَشْبَهُهُ بِعَبْدِ الْعَزْزِيِّ بْنِ قَطَنِ لَمَنْ أَدْرَكَتْ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللَّهِ فَاتَّبِعُوا)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا نَبَأُ فِي الْأَرْضِ قَالَ ((أَرَبُغُونَ يَوْمًا يَوْمًا كَسَنَةً وَيَوْمًا كَشْهَرٍ وَيَوْمًا كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَذَلِكَ الْيَوْمَ الَّذِي كَسَنَةً أَنْكَبْنَا فِيهِ صَلَاةَ يَوْمٍ قَالَ ((لَا أَقْدِرُوا لَهُ قَدْرَهُ)) قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ ((كَأَلَيْتِ اسْتَدْبَرْتَهُ الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتَمْطُرُ وَالْأَرْضَ فَتَنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًّا وَأَسْبَغَهُ ضَرُوعًا وَأَمْدَةً عَوَاصِرًا ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفَ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمَّحِلِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا أَخْرِجِي كَنْزُوكَ فَتَبْعُهُ كَنْزُوكَ كَيْفَ سَبَبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِنًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسِّفِّ فَيَقْطَعُهُ جَوَازَيْنِ رَمِيَةِ الْعَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيَقْبَلُ

تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں مگر یہ قیاس ناص سے ترک کیا گیا ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ عرض تسعین میں جو خط استواء سے نوے درجہ پر واقع ہے اور جہاں کا افق معدل النہار ہے چھ مہینے کا دن اور چھ مہینے کی رات ہوتی ہے تو ایک دن رات سال بھر کا ہوتا ہے پس اگر بالفرض انسان وہاں پہنچ جاوے اور جیسے تو سال میں پانچ نمازیں پڑھنا ہوں گی۔ اسحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کی چال زمین میں کیونکر ہوگی؟ آپ نے فرمایا جیسے وہ مینہ جس کو ہوا پیچھے سے اڑاتی ہے سو ایک قوم کے پاس آوے گا تو ان کو کفر کی طرف بلاوے گا۔ وہ اس پر ایمان لاویں گے اور اس کی بات مانیں گے تو آسمان کو حکم کرے گا وہ پانی برسائے گا اور زمین کو حکم کرے گا وہ ان کی گھاس اور اناج اگاوے گی۔ تو شام کو گورد (جانور) آویں گے پہلے سے زیادہ ان کے کوہان لمبے ہوں گے تھن کشادہ ہوں گے کوٹھیں تنی ہوں گی (یعنی خوب موٹی ہو کر)۔ پھر دجال دوسری قوم کے پاس آوے گا ان کو بھی کفر کی طرف بلاوے گا لیکن اس کی بات کو نہ مانیں گے۔ تو ان کی طرف سے ہٹ جاوے گا ان پر قحط سالی اور خشکی ہوگی۔ ان کے ہاتھوں میں ان کے مالوں میں سے کچھ نہ رہے گا اور دجال دیران زمین پر نکلے گا تو اس سے کہے گا اے زمین اپنے خزانے نکال۔ تو وہاں کے مال اور خزانے نکل کر اس کے پاس جمع ہو جاویں گے جیسے شہد کی کھیاں بڑی مکھی کے گرد بھوم گرتی ہیں۔ پھر دجال ایک جوان مرد کو بلاوے گا اور اس کو تلوار سے مارے گا اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا جیسا نشانہ دو ٹوک ہو جاتا ہے۔ پھر اس کو زندہ کر کے پکارے گا سو وہ جوان سامنے آوے گا چہرہ دمکتا ہو اور ہنستا ہو تو دجال اسی حال میں ہو گا کہ ناگاہ حق تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا۔ حضرت عیسیٰ سفید مینار کے پاس اتریں گے دمشق کے شہر میں مشرق کی طرف زرد رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے۔ جب حضرت عیسیٰ اپنا سر جھکاوں گے تو پسینہ ٹپکے گا

وَيَهْتَلُ وَجْهَهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاصْبَعًا كَفَّيْهِ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَائِكَةٍ إِذَا طَاطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جَمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَحْذُرُ رِيحَ نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بَبَابٍ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللَّهُ مِنْهُ فَيَمْسُحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى ابْنِي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ فَحَرَّزُوا عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَائِلَهُمْ عَلَى بَحِيرَةٍ طَبْرِيَّةٍ فَيَسْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرَهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ وَيُخَضِرُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثُّورِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ فَيُرْسِلُ اللَّهُ عَلَيْهِمُ النَّعْفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيَضْحَكُونَ فَرَسِي كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهْمُهُمْ وَنَسْتُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابُهُ

اور جب اپنا سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح بوندیں بہیں گی۔ جس کانر کے پاس حضرت عیسیٰ اتریں گے اس کو ان کے دم کی بھاپ لگے گی وہ مر جاوے گا اور ان کے دم کا اثر وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نظر پہنچے گی۔ پھر حضرت عیسیٰ دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ پاویں گے اس کو باب لد پر (لد شام میں ایک پہاڑ کا نام ہے)۔ سو اس کو قتل کریں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ ان لوگوں کے پاس آئیں گے جن کو خدا نے دجال سے بچایا۔ سو شفقت سے ان کے چہروں کو سہلاویں گے اور ان کو خبر کریں گے ان درجوں کی جو بہشت میں ان کے رکھے ہیں۔ وہ اسی حال میں ہو گئے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ پر وحی بھیجے گا کہ میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ کسی کو ان سے لڑنے کی طاقت نہیں تو پہاڑ میں لے جا میرے مسلمان بندوں کو طور کی طرف اور خدا بھیجے گا یا جوج اور ماجوج کو اور وہ ہر ایک اونچان سے نکل پڑیں گے۔ ان میں کے پہلے لوگ طبرستان کے دریا پر گزریں گے اور جتنا پانی اس میں ہو گا سب پی لیں گے۔ پھر ان میں کے پچھلے لوگ جب وہاں آویں گے تو کہیں گے کبھی اس دریا میں پانی بھی تھا (پھر چلیں گے یہاں تک کہ اس پہاڑ تک پہنچیں گے جہاں درختوں کی کثرت ہے یعنی بیت المقدس کا پہاڑ تو وہ کہیں گے البتہ ہم زمین والوں کو تو قتل کر چکے آداب آسمان والوں کو بھی قتل کریں۔ تو اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے۔ خدائے تعالیٰ ان تیروں کو خون میں بھر کر لوٹا دے گا وہ سمجھیں گے کہ آسمان کے لوگ بھی مارے گئے۔ یہ مضمون اس روایت میں نہیں ہے اس کے بعد کی روایت سے لیا گیا ہے۔) اور خدا کا پیغمبر عیسیٰ اور ان کے اصحاب گھرے رہیں گے یہاں تک کہ ان کے نزدیک نیل کا سر افضل ہو گا سو اشرفی سے آج تمہارے نزدیک (یعنی کھانے کی نہایت تنگی ہوگی) پھر خدا کے پیغمبر عیسیٰ اور ان کے ساتھی دعا کریں گے۔ سو خدا تعالیٰ یا جوج اور ماجوج کے لوگوں پر عذاب بھیجے

إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَغْصَاقِ الْبُحْتِ
فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ
يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنُ مِنْهُ بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا
وَتَرِ قَيْسِلُ الْأَرْضِ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلْفَةِ
ثُمَّ يُقَالُ لِلنَّارِضِ أَنْبِيَّ مُرْتَكٍ وَرُدِّي
بَرَكَتِكَ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَانَةِ
وَيَسْطَلُونَ بِحَقِيقَتِهَا وَيَبَارِكُ فِي الرَّسْلِ حَتَّى
أَنَّ اللَّفْحَةَ مِنَ الْبَابِ لَتَكْفِي الْفِتَامَ مِنَ
النَّاسِ وَاللَّفْحَةَ مِنَ الْبَقْرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ
النَّاسِ وَاللَّفْحَةَ مِنَ الْفَتَمِ لَتَكْفِي الْفَحْدَ مِنَ
النَّاسِ فَيَنْمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا
طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ
كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَتَمَّى شِرَارُ النَّاسِ
يَنْهَارُونَ فِيهَا تَهَارُجُ الْحُمْرِ فَعَلَيْهِمْ تَقَوْمُ
السَّاعَةِ»

گا۔ ان کی گردنوں میں کیزر پیدا ہوگا تو صبح تک سب مر جائیں گے جیسے ایک آدمی مرتا ہے۔ پھر خدا کے رسول عیسیٰ اور ان کے ساتھی زمین میں اتریں گے تو زمین میں ایک بالشت برابر جگہ ان سراندا اور گندگی سے خالی نہ پائیں گے (یعنی تمام زمین پر ان کی سڑی ہوئی لاشیں پڑی ہوگی) پھر خدا کے رسول عیسیٰ اور ان کے ساتھی خدا سے دعا کریں گے تو حق تعالیٰ چڑیوں کو بھیجے گا بڑے اونٹوں کی گردن کے برابر۔ وہ ان کو اٹھالے جاویں گے اور ان کو پھینک دیں گے جہاں خدا کا حکم ہوگا۔ پھر خدا تعالیٰ ایسا پانی برسائے گا کہ کوئی گھر مٹی کا اور بالوں کا اس پانی سے باقی نہ رہے گا سو خدا زمین کو دھو ڈالے گا یہاں تک کہ زمین کو مثل حوض یا باغ یا صاف عورت کے کردے گا پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل جما اور اپنی برکت کو پھیر دے اور اس دن ایک انار کو ایک گروہ کھائے گا اور اس کے چھلکے کو بنگلہ سا بنا کر اس کے سایہ میں بیٹھیں گے اور دودھ میں برکت ہوگی یہاں تک کہ دودھ اور انٹی آدمیوں کے بڑے گروہ کو کفایت کرے گی اور دودھار گائے ایک برادری کے لوگوں کو کفایت کرے گی اور دو دھار بکری ایک جدی لوگوں کو کفایت کرے گی۔ سو اسی حالت میں لوگ ہونگے کہ یکا یک حق تعالیٰ ایک پاک ہوا بھیجے گا کہ ان کی بظلوں کے نیچے لگے گی اور اثر کر جاوے گی۔ تو ہر مومن اور مسلم کی روح کو قبض کرے گی اور برے بدذات لوگ باقی رہ جاویں گے۔ آپس میں بھڑیں گے گدھوں کی طرح۔ ان پر قیامت قائم ہوگی۔

۷۳۷۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس روایت میں وہی فقرہ زیادہ ہے آسمان میں تیر مارنے کا قصہ۔ اور ابن حجر کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے اپنے ایسے بندوں کو اتارا ہے جن سے کوئی لا نہیں سکتا۔

۷۳۷۴- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ حَبِيبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ مَا ذَكَرْنَا وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ ((لَقَدْ كَانَ بِهِدِهِ مَرَّةً مَاءً ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ هَلُمَّ

فَلتَقْتُلَنَّ مَنْ فِي السَّمَاءِ قَبْرُهُمْ بِنُشَابِهِمْ إِلَى
السَّمَاءِ قَبْرُهُ اللهُ عَلَيْهِمْ نُشَابُهُمْ مَخْضُوبَةٌ ذَمًّا
وَلِي رِوَايَةِ ابْنِ حُجْرٍ لِيَأْتِي لَقَدْ أَنْزَلْتُ عِبَادًا لِي
لَا يَذِي لِي أَحَدٌ بِقَاتِلِهِمْ))

۷۳۷۵- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا
رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَالِ
فَكَانَ يَمَّا حَدَّثَنَا قَالَ ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ
عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ بِقَابِ الْمَدِينَةِ فَيَتَّبِعِي إِلَى
بَعْضِ السَّيَاحِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ
يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ
فَيَقُولُ لَهُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا
رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَالُ أَرَأَيْتُمْ
إِنْ قُلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْبَبْتَهُ أَتَشْكُونَ فِي الْأَمْرِ
فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُخْبِيهِ فَيَقُولُ حِينَ
يُخْبِيهِ وَاللهِ مَا كُنْتُ لِيكَ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً
مِنِي الْآنَ قَالَ فَيُرِيدُ الدَّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا
يَسْلُطُ عَلَيْهِ))

۷۳۷۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بِيَطْلِهِ
۷۳۷۷- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَخْرُجُ
الدَّجَالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ
فَلِقَاءَهُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَالِ فَيَقُولُونَ لَهُ
أَيْنَ نَعْمِدُ فَيَقُولُ أَعْمِدُ إِلَى هَذَا الَّذِي خَرَجَ
قَالَ فَيَقُولُونَ لَهُ أَوْ مَا تَوَمَّنُ بِرَبَّنَا فَيَقُولُ مَا
بِرَبَّنَا خَفَاءَ فَيَقُولُونَ أَقْتُلُوهُ فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ أَلَيْسَ لَقَدْ نَهَأَكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا

۷۳۷۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرے۔

۷۳۷۷- ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال نکلے گا۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص اس کی طرف چلے گا۔ راہ میں اس کو دجال کے ہتھیار بند لوگ ملیں گے وہ اس سے پوچھیں گے تو کہاں جاتا ہے؟ وہ بولے گا میں اسی شخص کے پاس جاتا ہوں جو نکلا ہے۔ وہ کہیں گے تو کیا ہمارے مالک پر ایمان نہیں لایا؟ وہ کہے گا ہمارا مالک چھپا ہوا نہیں ہے۔ دجال کے لوگ کہیں گے اس کو مار ڈالو۔ پھر آپس میں کہیں گے ہمارے مالک نے تو منع کیا ہے کسی کو مارنے سے جب تک اس کے سامنے نہ لیجائیں۔ پھر

ذُوْنَهُ قَالَ فَيَنْطَلِقُوْنَ بِهِ إِلَى الدَّجَالِ فَإِذَا رَأَاهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَذَا الدَّجَالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَيَأْمُرُ الدَّجَالُ بِهِ فَيَسْبَحُ فَيَقُولُ خُدُوهُ وَشَجُوهُ فَيُوسِعُ ظَهْرَهُ وَبَطْنَهُ ضَرْبًا قَالَ فَيَقُولُ أَوْ مَا تُوْمِنُ بِي قَالَ فَيَقُولُ أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤَسَّرُ بِالْمِنْشَارِ مِنْ مَفْرَقِهِ حَتَّى يُفَرِّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ قَالَ ثُمَّ يَمْسِي الدَّجَالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ قُمْ فَيَسْتَوِي قَائِمًا قَالَ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ أَنْتَ تُوْمِنُ بِي فَيَقُولُ مَا أَزْدَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً قَالَ ثُمَّ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَيَأْخُذُهُ الدَّجَالُ لِيَذْبَحَهُ فَيَجْعَلُ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ إِلَى تَرْقُوْتِهِ نُحَاسًا فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَيَقْدِفُ بِهِ فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّهَا قَذَفَتْهُ إِلَى النَّارِ وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ))

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((هَذَا أَكْبَرُ النَّاسِ شَهَادَةً عِنْدَ رَبِّ الْعَالَمِينَ))

اس کو لے جائیں گے دجال کے پاس۔ جب وہ دجال کو دیکھے گا تو کہے گا اے لوگو! یہ تو دجال ہے جسکی خبر دی تھی جناب رسول اللہ نے دجال حکم دے گا اپنے لوگوں کو اس کا سر پھوڑا جاوے گا اور کہے گا اس کو پکڑو اس کا سر پھوڑو۔ اس کے پیٹ اور پیٹھ پر بھی مار پڑے گی۔ پھر دجال اس سے پوچھے گا تو میرے اوپر یقین نہیں کرتا (یعنی میری خدائی پر)۔ وہ کہے گا تو جھوٹا مسیح ہے۔ پھر دجال حکم دے گا وہ چیرا جاوے گا آرے سے سر سے لے کر دونوں پاؤں تک یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو جائے گا۔ پھر دجال ان دونوں ٹکڑوں کے بیچ میں جائے گا اور کہے گا اٹھ کھڑا ہو۔ وہ شخص (زندہ ہو کر) سیدھا اٹھ کھڑا ہوگا پھر اس سے پوچھے گا اب تو میرے اوپر ایمان لایا؟ وہ کہے گا مجھے تو اور زیادہ یقین ہوا کہ تو دجال ہے۔ پھر لوگوں سے کہے گا اے لوگو! اب دجال میرے سوا کسی اور سے یہ کام نہ کرے گا (یعنی اب کسی کو نہیں جلا سکتا)۔ پھر دجال اس کو پکڑے گا ذبح کرنے کے لیے۔ وہ گلے سے لے کر ہنسی تک تانے کا بن جائے گا۔ وہ ذبح نہ کر سکے گا۔ پھر اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر پھینک دے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ آگ میں اس کو پھینک دیا حالانکہ وہ جنت میں ڈالا جائے گا۔ رسول اللہ نے فرمایا یہ شخص سب لوگوں سے بڑا شہید ہے رب العالمین کے نزدیک۔

۷۳۷۸- عَنْ الْمُغْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الدَّجَالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُ قَالَ ((وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ)) قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْأَنْهَارَ قَالَ ((هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ))

۷۳۷۹- عَنْ الْمُغْبِرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَأَلَ

۷۳۷۸- معبرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ سے کسی نے دجال کا حال اتنا نہیں پوچھا جتنا میں نے پوچھا۔ آپ نے فرمایا تو کیوں فکر کرتا ہے۔ دجال تجھ کو نقصان نہ پہنچائے گا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ کھانا ہوگا، نہرس ہوں گی آپ نے فرمایا ہوگا پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ذلیل ہے یعنی جو اس کے پاس ہوگا اس سے وہ مومنوں کو گمراہ نہ کر سکے گا (یہ حدیث کا حاصل ہے اور یہ حدیث اوپر گزرا چکی ہے)۔

۷۳۷۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ اس کے

ساتھ پہاڑ ہوں گے روٹوں کے اور گوشت کے اور پانی کی نہر ہوگی۔

أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتَهُ قَالَ ((وَمَا سَأَلْتُكَ)) قَالَ قُلْتُ إِنَّهُمْ يَقُولُونَ مَعَهُ جِبَالٌ مِنْ خَبِيرٍ وَلَحْمٌ وَنَهْرٌ مِنْ مَاءٍ قَالَ ((هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ))

۷۳۸۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرے

۷۳۸۰- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ وَزَادَ فِي حَدِيثِ فَرِيدَةَ فَقَالَ لِي ((أَيُّ نَهْيٍ))

۷۳۸۱- یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی سے روایت ہے میں نے عبد اللہ بن عمر سے سنان کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یہ حدیث کیا ہے جو تم بیان کرتے ہو کہ قیامت اتنی مدت میں ہوگی؟ انہوں نے کہا (تجب سے) سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ یا اور کوئی کلمہ مانند ان کے پھر کہا میرا قصد ہے کہ اب کسی سے کوئی حدیث بیان نہ کروں (کیونکہ لوگ کچھ کہتے ہیں اور مجھ کو بدنام کرتے ہیں)۔ میں نے تو یہ کہا تھا تم تھوڑے دنوں بعد ایک بڑا حادثہ دیکھو گے جو گھر کو جلا دے گا اور وہ ہو گا ضرور ہو گا۔ پھر کہا کہ رسول اللہ نے فرمایا دجال میری امت میں نکلے گا اور چالیس دن تک رہے گا میں نہیں جانتا چالیس دن فرمایا یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا ان کی شکل عروہ بن مسعود کی سی ہے۔ وہ دجال کو ڈھونڈیں گے اور اس کو ماریں گے۔ پھر سات برس تک لوگ ایسے رہیں گے کہ دو شخصوں میں کوئی دشمنی نہ ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا شام کی طرف سے تو زمین پر کوئی ایسا نہ رہے گا جس کے دل میں رتی برابر ایمان یا بھلائی ہو مگر یہ ہوا اس کی جان نکال لے گی یہاں تک کہ اگر کوئی تم میں سے پہاڑ کے کلیجے میں گھس جاوے تو وہاں بھی یہ ہوا پہنچ کر اس کی جان نکال لے گی۔ عبد اللہ نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے پھر برے لوگ دنیا میں رہ جائیں گے

۷۳۸۱- عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو وَجَاهَهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا هَذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تُحَدِّثُ بِهِ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَيَّ كَذِبًا وَكَذِبًا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ كَلِمَةً نَحَرُوهُمَا لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَخَذْتُ أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ سَتَرُونَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا يُحَرِّقُ الْبَيْتَ وَتَيَكُونُ رَيَكُونُ ثُمَّ قَالَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمُكُّكُمْ أَرْبَعِينَ لَا أَهْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَنْتَعِثُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةٌ بَنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيَهْلِكُهُ ثُمَّ يَمُكُّكُمْ النَّاسُ سِتْعَ مِئِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عِدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِنَّا قَبَضْنَاهُ حَتَّى لَوْ أَنْ أَخَذْتُمْ دَخَلَ فِي كَتِفِ جَبَلٍ لَدَخَلْتَهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ)) قَالَ سَمِعْتُهَا

جلد باز چڑیوں کی طرح یا بے عقل اور درندوں کی طرح ان کے اخلاق ہو گئے۔ نہ وہ اچھی بات کو اچھا سمجھیں گے نہ بری بات کو برا۔ پھر شیطان ایک صورت بنا کر ان کے پاس آوے گا اور کہے گا تم شرم نہیں کرتے۔ وہ کہیں گے پھر تو کیا حکم دیتا ہے ہم کو؟ شیطان کہے گا بت پرستی کرو وہ بت پوجیں گے اور باوجود اس کے ان کی روزی کشادہ ہوگی مزے سے زندگی بسر کریں گے۔ پھر صور پھونکا جائے گا اس کو کوئی نہ سنے گا مگر ایک طرف سے گردن جھکاوے گا اور دوسری طرف سے اٹھ لے گا (یعنی بے ہوش ہو کر گر پڑے گا) اور سب سے پہلے صور کو وہ سنے گا جو اپنے اونٹوں کے حوض پر کلاوہ کرتا ہوگا۔ وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بھی بیہوش ہو جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ پانی برسا دے گا جو نطفہ کی طرح ہوگا۔ اس سے لوگوں کے بدن اگ آویں گے۔ پھر صور پھونکا جائے گا تو سب لوگ کھڑے ہوئے دیکھ رہے ہوں گے۔ پھر پکارا جائے گا اے لوگو! اپنے مالک کے پاس آؤ اور کھڑا کرو ان کو ان سے سوال ہوگا۔ پھر کہا جائے گا ایک لشکر نکالو دوزخ کے لیے پوچھا جائے گا کتنے لوگ؟ حکم ہوگا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے نکالو دوزخ کے لیے (اور ہزار میں سے ایک جنتی ہوگا)۔ آپ نے فرمایا یہی وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا (ہیبت اور مصیبت سے یاد رازی سے) اور یہی وہ دن ہے جب پنڈلی کھلے گی (یعنی سختی ہوگی)۔

۷۳۸۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((فَيَتَقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِيفَةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السَّبَاعِ لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ أَلَا تَسْتَجِيبُونَ فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْمُرُنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ فِي ذَلِكَ دَارٌ رِزْقُهُمْ حَسَنٌ عَيْشُهُمْ ثُمَّ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْفَى لِنَا وَرَفَعَ لِنَا قَالَ وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ قَالَ فَيَصْنَعُ وَيَصْنَعُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ أَوْ قَالَ يُنَزِّلُ اللَّهُ مَطْرًا كَأَنَّهُ الظُّلُّ أَوْ المِطْلُ نُعْمَانُ الشَّاكُّ فَتَنْبِتُ مِنْهُ أَجْسَادَ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ هَلُمُّ إِلَى رَبِّكُمْ وَفَقَوْهُمْ إِنَّهُمْ مَسْتَوْلُونَ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ أَخْرِجُوا بَعَثَ النَّارِ فَيَقَالُ مِنْ كَمْ فَيَقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةَ وَتِسْعِينَ قَالَ فَذَلِكَ يَوْمٌ يَجْعَلُ الْوُلْدَانَ شِيبًا وَذَلِكَ يَوْمٌ يُكْشَفُ عَنْ سَاقِ))

۷۳۸۲- عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَاصِمٍ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو إِنَّكَ تَقُولُ إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَيَّ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَحَدُكُمْ بِشَيْءٍ إِنَّمَا قُلْتُ إِنَّكُمْ تَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا فَكَانَ حَرِيقَ الْبَيْتِ قَالَ شُعْبَةُ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي أُمَّتِي))

وَسَاقَ الْحَدِيثِ بِمَثَلِ حَدِيثِ مُعَاذٍ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ ((فَلَا يَتَقَى أَحَدًا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبِضَتْهُ)) قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ بِهَذَا الْحَدِيثِ مَرَاتٍ وَعَرَضْتُهُ عَلَيْهِ .

۷۳۸۳- عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث یاد رکھی جس کو میں کبھی نہ بھولا۔ آپ فرماتے تھے میں نے سنا سب نشانیوں میں پہلے قیامت کے آفتاب کا چمکنا کی طرف سے نکلنا ہے اور چاشت کے وقت زمین کے جانور کا نکلنا لوگوں پر اور جو نشانی ان دونوں میں سے پہلے ہو تو دوسری بھی اس کے بعد جلد ظاہر ہوگی۔

۷۳۸۳- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ أَوَّلَ آيَاتِ خُرُوجِ طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجِ الذَّابِيَةِ عَلَى النَّاسِ ضُحَى وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا فَالْآخِرَى عَلَى الْبَرِّهَا قَرِيبٌ)) .

۷۳۸۴- ابو زرہ سے روایت ہے مدینہ میں مردان کے پاس تین مسلمان بیٹھے وہ قیامت کی نشانیاں بیان کر رہا تھا اور کہتا تھا سب نشانیوں سے پہلے نشانی دجال کا نکلنا ہے۔ عبد اللہ بن عمرو نے کہا مردان کی بات کچھ نہیں۔ میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے اور میں یہ حدیث نہیں بھولا پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

۷۳۸۴- عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ جَلَسَ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِالْمَدِينَةِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَمِعُوهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ آيَاتِ أَنْ أَوَّلُهَا خُرُوجُ الدَّجَالِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فَذَكَرَ بِمِثْلِهِ .

۷۳۸۵- ابو زرہ سے روایت ہے مردان کے سامنے قیامت کا ذکر ہوا عبد اللہ بن عمرو نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے پھر ذکر کیا دوسرا جیسے اوپر گزرا۔ اس میں چاشت کے وقت کا بیان نہیں ہے۔

۷۳۸۵- عَنْ أَبِي زُرْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَذَكَّرُوا السَّاعَةَ عِنْدَ مَرْوَانَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَمْ يَذْكُرْ ضُحَى .

باب: دجال کے جاسوس کا بیان

بَابُ قِصَّةِ الْجَسَّاسَةِ

۷۳۸۶- عامر بن شراحیل سے روایت ہے انھوں نے کہا فاطمہ بنت قیس سے جو بہن تھیں ضحاک بن قیس کی اور ان عورتوں میں سے تھیں جنھوں نے پہلے ہجرت کی تھی کہ بیان کرو مجھ سے ایک حدیث جو تم نے سنی ہو رسول اللہ سے اور مت واسطہ کرنا اس میں اور کسی کا وہ بولیں اچھا اگر تم یہ چاہتے ہو تو میں بیان کروں گی۔

۷۳۸۶- عَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَاهِيلَ الشَّعْبِيِّ شَعْبُ هَمْدَانَ أَنَّهُ سَأَلَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَعْتَتِ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنْ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُولِ فَقَالَ حَدَّثَنِي حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا تُسْنِدِيهِ إِلَيَّ .

انہوں نے کہا ہاں بیان کرو۔ فاطمہ نے کہ میں نے نکاح کیا ابن مغیرہ سے اور وہ قریش کے عمدہ جوانوں میں سے تھے ان دنوں۔ پھر وہ شہید ہوئے پہلے ہی جہاد میں رسول اللہ کے ساتھ۔ جب میں بیوہ ہو گئی تو مجھ سے پیام بھیجا عبد الرحمن بن عوف اور کئی اصحاب نے رسول اللہ کے اور رسول اللہ نے بھی پیام بھیجا اپنے مولیٰ اسامہ بن زید کے لیے اور میں یہ حدیث سن چکی تھی کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص مجھ سے محبت رکھے اس کو چاہیے کہ اسامہ سے بھی محبت رکھے جب رسول اللہ نے مجھ سے اس باب میں گفتگو کی تو میں نے کہا میرے کام کا اختیار آپ کو ہے آپ جس سے چاہیں نکاح کر دیجئے۔ آپ نے فرمایا ام شریک کے گھرانہ جاؤ اور ام شریک ایک عورت تھی مالدار انصار میں کی بہت خرچنے والی اللہ کی راہ میں۔ اس کے پاس مہمان اترتے تھے۔ میں نے عرض کیا بہت اچھا میں ام شریک کے پاس اٹھ جاؤں گی۔ پھر آپ نے فرمایا ام شریک کے پاس مت جا اس کے پاس مہمان بہت آتے ہیں اور مجھے برا معلوم ہوتا ہے کہیں تیری اوڑھنی گر جائے یا تیری پتلیوں پر سے کپڑا ہٹ جائے اور لوگ تیرے بدن میں سے وہ دیکھیں جو تجھ کو برا لگے لیکن چلی جا اپنے چچا کے بیٹے عبد اللہ بن عمرو بن ام مکتوم کے پاس اور وہ ایک شخص تھا بنی فہر میں سے اور فہر قریش کی ایک شاخ ہے اور وہ اس قبیلہ میں سے تھا جس میں سے فاطمہ بھی تھی۔ پھر فاطمہ نے کہا میں ان کے گھر میں چلی گئی۔ جب میری عدت گزر گئی تو میں نے پکارنے والے کی آواز سنی وہ پکارنے والا منادی تھا رسول اللہ کا پکارتا تھا نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ میں بھی مسجد کی

أَحَدٍ غَيْرِهِ فَقَالَتْ لَيْنُ ثَبِتَ لَأَفْعَلَنَّ فَقَالَ لَهَا أَجَلُ حَدِيثِي فَقَالَتْ نَكَحْتُ ابْنَ الْمُغِيرَةِ وَهُوَ مِنْ خِيَارِ شَبَابِ قُرَيْشٍ يَوْمَئِذٍ فَأَصِيبَ فِي أَوَّلِ الْجِهَادِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا تَأَيَّمْتُ حَطَبِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَطَبِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَوْلَاهُ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَكُنْتُ قَدْ حَدَّثْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((مَنْ أَحْبَبَنِي فَلْيَجِبْ أُسَامَةَ)) فَلَمَّا كَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَمْرِي بِبَيْدِكَ فَأَنْكِحْنِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْتَقِلِي إِلَى أُمَّ شَرِيكِ وَأُمَّ شَرِيكِ امْرَأَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَظِيمَةُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضَّيْفَانُ فَقُلْتُ سَأَفْعَلَنَّ فَقَالَ ((لَا تَفْعَلِي إِنَّ أُمَّ شَرِيكِ امْرَأَةٌ كَثِيرَةُ الضَّيْفَانِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْقُطَ عَنْكَ حِمَارُكَ أَوْ يَنْكَشِفَ الثُّوبُ عَنْ سَاقِيكَ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكَ بَعْضَ مَا تَكْرَهُينَ وَلَكِنْ انْتَقِلِي إِلَى ابْنِ عَمِّكَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ أُمَّ مَكْتُومٍ)) وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرٍ فِهْرٌ قُرَيْشٍ وَهُوَ مِنَ الْبَطْنِ الَّذِي هِيَ مِنْهُ فَأَنْتَقَلْتُ إِلَيْهِ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِي

(۷۳۸۶) اول حضرت نے دجال کا مقام دریائے شام یا دریائے یمن فرمایا پھر شاید اسی وقت وحی سے معلوم ہوا کہ مشرق کی طرف ہے اس واسطے تین بار اس مضمون کو تاکید سے فرمایا۔ چنانچہ اس کے سوا ایک حدیث میں صاف ہے کہ جہاں مشرق سے آئے گا۔ جیساں اور زفرود شہر ہیں شام کے ملک میں اور طبرستان شام کے پاس ہے۔ معلوم ہوا کہ جہاں موجود ہے بالفعل اور قید ہے۔ قیامت کے قریب باذن خدا نکلے گا اور عیسیٰ مسیح علیہ السلام کے ہاتھ سے مارا جاوے گا (تحفۃ الاخیار)۔ یہ تو بڑا دجال ہے جو قیامت کے قریب نکلے گا اور جس کا نقشہ عالمگیر ہو گا لیکن اس طرح

سَمِعْتُ نِدَاءَ الْمُنَادِي مُنَادِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُنَادِي الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَحَرَّحْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَاءِ الَّتِي تَلِي ظُهُورَ الْقَوْمِ فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ ((لِيَلْزَمَ كُلُّ إِنْسَانٍ مَصَلَاةً)) ثُمَّ قَالَ ((أَتَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ)) قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرِغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَبَايَعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَالِ حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بِحَرِيرَةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَعْمٍ وَحَذَامٍ فَلَمَّ بِهِنَّ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أُرْفِتُوا إِلَى حَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حَتَّى مَغْرَبَ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرَبِ السَّفِينَةِ فَذَخَلُوا الْحَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمُ ذَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرِ الشَّعْرِ لَا يَدْرُونَ مَا قُبْلُهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثَرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوا وَتِلْكَ مَا أَنْتِ فَقَالَتْ أَنَا الْخَسَّاسَةُ قَالُوا وَمَا الْخَسَّاسَةُ قَالَتْ أَيُّهَا الْقَوْمُ انْظُرُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّبْرِ فَإِنَّهُ إِلَيَّ عَبَّرَكُمْ بِالشُّوْاقِ قَالَ لَمَّا سَمِعْتُ لَنَا

طرف لنگی اور میں نے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں اس صف میں تھی جس میں عورتیں تھیں لوگوں کے پیچھے۔ جب آپ نے نماز پڑھ لی تو منبر پر بیٹھے اور آپ ہنس رہے تھے۔ آپ نے فرمایا ہر ایک آدمی اپنی نماز کی جگہ پر رہے پھر فرمایا تم جانتے ہو میں نے تم کو کیوں اکٹھا کیا؟ وہ بولے اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا قسم خدا کی میں نے تم کو رغبت دلانے یا ڈرانے کے لیے جمع نہیں کیا بلکہ اس لیے جمع کیا کہ تمہیں داری ایک نصرانی تھا وہ آیا اور اس نے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھ سے ایک حدیث بیان کی جو موافق پڑی اس حدیث کے جو میں تم سے بیان کیا کرتا تھا دجال کے باب میں۔ اس نے بیان کیا کہ وہ شخص یعنی تمہیں سوار ہوا سمندر کے جہاز میں تیس آدمیوں کے ساتھ جو لعم اور حذام کی قوم سے تھے۔ سوان سے ایک مہینہ بھر لہر کھیلا سمندر میں (یعنی شدت موج سے جہاز تباہ رہا)۔ پھر وہ لوگ جاگے سمندر میں ایک ٹاپو کی طرف سورج ڈوبتے۔ پھر جہاز سے پلوار (یعنی چھوٹی کشتی) میں بیٹھے اور ٹاپو میں داخل ہوئے۔ وہاں ان کو ایک جانور بھاری دم بہت ہلاں والا ملا کہ اس کا آگے پیچھا دریافت نہ ہوتا تھا ہلاں کے ہجوم سے۔ تو لوگوں نے اس سے کہا اے کبخت تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا میں جاسوس ہوں۔ لوگوں نے کہا جاسوس کیا؟ اس نے کہا اس مرد کے پاس چلو جو دیر میں ہے اس واسطے کہ وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے۔ تمہیں نے کہا جب اس نے مرد کا نام لیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہ کہیں شیطان نہ ہو۔ تمہیں نے کہا پھر ہم چلے دوڑتے یہاں تک کہ دیر میں داخل ہوئے۔ دیکھا تو وہاں ایک بڑے قد کا

ظہ کے سوا چھوٹے دجال بہت اس امت میں ہوئے ہیں جنہوں نے لوگوں کو بھڑکایا اور راہ راست سے ڈمگا دیا۔ ہمارے زمانہ میں علی گڑھ میں ایک شخص ظاہر ہوا جو اپنے تئیں سید کہتا ہے اس نے وہ گراہی پھیلائی کہ محاذ اللہ فرشتوں کا اور قیامت کا اور جنت اور دوزخ اور تمام مخلوقات کا اس نے انکار کیا۔ مسلمانوں کو نصاریٰ کے طریق پر چلنے کی ترغیب دی۔ حدیث شریف کا تو بالکل انکار کیا کہ قابل اعتبار نہیں ہے اور قرآن کی ایسی تاویل کی جو تحریف سے بدتر ہے۔ خدا اس کے شر سے سچے مسلمانوں کو بچا دے اور رولہ راست پر شریعت کی قائم رکھے۔

آدمی ہے کہ ہم نے اتنا بڑا آدمی اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں دیکھا۔ جکڑے ہوئے ہیں اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ درمیان دونوں زانو کے دونوں ٹخنوں تک لوہے سے۔ ہم نے کہا اے کبخت تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا تم کا پوپا گے میری خبر پر (یعنی میرا حال تو تم کو اب معلوم ہو جائے گا) تم اپنا حال بتاؤ کہ تم کون ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم عرب لوگ ہیں جو سمندر میں سوار ہوئے تھے جہاز میں لیکن جب ہم سوار ہوئے تو سمندر کو جوش میں پایا پھر ایک مہینے کی مدت تک لہر ہم سے کھیلتی رہی بعد اس کے آگے اس پلو میں پھر ہم بیٹھے چھوٹی کشتی میں اور داخل ہوئے پلو میں سولا ہم کو ایک بھاری دم کا جانور بہت بالوں والا ہم نہ جانتے تھے اس کا آگے چھپا بالوں کی کثرت سے ہم نے اس سے کہا اے کبخت تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا میں جاسوس ہوں ہم نے کہا جاسوس کیا؟ اس نے کہا چلو اس مرد کے پاس جو دیر میں ہے کہ البتہ وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے سو ہم تیری طرف دوڑتے آئے اور ہم اس سے ڈرے کہ کہیں بھوت پریت نہ ہو۔ پھر اس مرد نے کہا کہ مجھ کو خبر دو بیسان کے نخلستان سے؟ ہم نے کہا کہ کونسا حال اس کا تو پوچھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں اس کے نخلستان سے پوچھتا ہوں کہ پھلتا ہے؟ ہم نے اس سے کہا ہاں پھلتا ہے۔ اس نے کہا خبردار ہو کہ مقرر عنقریب ہے کہ وہ نہ پھلے گا اس نے کہا کہ بتاؤ مجھ کو طبرستان کا دریا ہم نے کہا کونسا حال اس دریا کا تو پوچھتا ہے؟ وہ بولا اس میں پانی ہے؟ لوگوں نے کہا اس میں بہت پانی ہے۔ اس نے کہا البتہ اس کا پانی عنقریب جاتا رہے گا۔ پھر اس نے کہا خبر دو مجھ کو زغر کے چشمے سے۔ لوگوں نے کہا کیا حال اس کا پوچھتا ہے؟ اس نے کہا اس چشمہ میں پانی ہے اور وہاں کے لوگ اس کے پانی سے کھیتی کرتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا ہاں اس میں بہت پانی ہے اور وہاں کے لوگ کھیتی کرتے ہیں اس کے پانی سے۔ اس نے کہا مجھ کو خبر دو عرب کے پیغمبر سے؟ انھوں نے کہا وہ

رَجُلًا فَرَقْنَا بَيْنَهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً قَالَ مَا نَطَلَقْنَا سِيرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدِّيْرَ فَإِذَا فِيهِ نُحْلٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ قَطُّ خَلَقْنَا وَأَشَدُّهُ وَنَافَا مَجْمُوعَةٌ يَذَاهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا وَبَيْتِكَ مَا أَنْتَ قَالَ قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَيَّ خَيْرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ قَالُوا نَحْنُ أَنْاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بِحَرِيْرَةٍ فَصَادَفْنَا الْبَحْرَ حِينَ اغْتَلَمَ فَلَمَّعَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا ثُمَّ أُرْفَانَا إِلَى حَزْرِيْرَتِكَ هَذِهِ فَجَلَسْنَا فِي أَقْرَبِهَا فَدَخَلْنَا الْحَزْرِيْرَةَ فَلَقِينَا دَابَّةَ أَهْلِ بَكْرِ الشَّعْبِ لَا يُدْرَى مَا قَبْلَهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْبِ فَقُلْنَا وَبَيْتِكَ مَا أَنْتَ فَقَالَتْ أَنَا الْجَسَاءَةُ قُلْنَا وَمَا الْجَسَاءَةُ قَالَتْ اغْبِيثُوا إِلَيَّ هَذَا الرَّجُلُ فِي الدِّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَيَّ خَيْرِكُمْ بِالْأَشْرَاقِ فَأَقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِيرَاعًا وَفَرَعْنَا مِنْهَا وَكَلِمٌ نَأْمَنُ أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَقَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَحْلِ بَيْسَانَ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَحْبِرُ قَالَ أَسْأَلُكُمْ عَنْ نَحْلِهَا هَلْ يُجْرُ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ لَا تُشْمِرَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبْرِيقِ قُلْنَا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَحْبِرُ قَالَ هَلْ فِيهَا مَاءٌ قَالُوا هِيَ كَثِيرَةٌ الْمَاءِ قَالَ أَمَا إِنَّ مَاءَهَا يُوشِكُ أَنْ يَنْعَبَ قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قَالُوا عَنْ أَيِّ شَأْنِهَا تَسْتَحْبِرُ قَالَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ قُلْنَا لَهُ نَعَمْ هِيَ كَثِيرَةٌ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا قَالَ أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا

فَعَلَّ قَالُوا فَمَاذَا خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَتَزَالَ يَتْرَبُ قَالَ
 أَقَاتِلَةُ الْعَرَبُ فَلَمَّا نَعَمْ قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ
 فَأَخْبَرَنَاهُ أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ
 وَأَطَاعُوهُ قَالَ لَهُمْ قَدْ كَانَ ذَلِكَ فَلَمَّا نَعَمْ قَالَ
 أَمَا إِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي
 مُخْبِرُكُمْ غَنِيَّ إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ وَإِنِّي أُرْسِلُكَ
 أَنْ يُؤَذِّنَ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرَجَ فَأَسِيرُ فِي
 الْأَرْضِ فَلَمَّا أَدْعَ قَرِيْبَةً إِنَّا نَبَطْنَاهَا فِي أَرْبَعِينَ
 لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهَمَّا مُخْرِمَتَانِ عَلَيَّ
 كِلَاهُمَا كُلَّمَا أُرِدْتُ أَنْ أُدْخِلَ وَاحِدَةً أَوْ
 وَاحِدَةً مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكَ بِيَدِهِ السِّيفُ
 صَلَّاتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنِّي عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مِنْهَا
 مَلَائِكَةٌ يَحْرُسُونَهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَنَ بِمِخْرَصَتِهِ فِي
 الْمَيْمَنَةِ هَذِهِ طَيْبَةُ ((هَذِهِ طَيْبَةُ هَذِهِ طَيْبَةُ يَعْنِي
 الْمَدِينَةَ أَلَا هَلْ كُنْتُ خَلَقْتُكُمْ ذَلِكَ فَقَالَ
 النَّاسُ نَعَمْ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي حَدِيثُ تَوْحِيدٍ أَنَّهُ
 وَالَّذِي الَّذِي كُنْتُ أَحَدْتُكُمْ عَنْهُ وَعَنْ الْمَدِينَةِ
 وَمَكَّةَ أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ
 لَا بَلَّ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ
 الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ))
 وَأَوْتَأَ بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ قَالَتْ فَحَفِظْتُ هَذَا
 مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

مکہ سے نکلے اور مدینہ میں گئے۔ اس نے کہا کیا عرب کے لوگ ان
 سے لڑے؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے کہا کیونکر انہوں نے عربوں
 کے ساتھ کیا؟ ہم نے کہا وہ غالب ہوئے اپنے گرد پیش کے
 عربوں پر اور انہوں نے اطاعت کی ان کی۔ اس نے کہا یہ بات
 ہو چکی؟ ہم نے کہا ہاں۔ اس نے کہا خبردار ہو یہ بات ان کے حق
 میں بہتر ہے کہ پیغمبر کے تابع رہیں اور اہلت میں تم سے اپنا حال
 کہتا ہوں کہ مسیح ہوں یعنی دجال تمام زمین کا پھرنے والا اور اہلت وہ
 زمانہ قریب ہے جب مجھ کو اجازت ہوگی نکلنے کی۔ سو میں نکلوں گا
 اور سیر کروں گا اور کسی بستی کو نہ چھوڑوں گا جہاں نہ جاؤں چاہیں
 رات کے اندر سوائے مکہ اور طیبہ کے۔ وہاں جانا مجھ پر حرام ہے
 یعنی منع ہے جب میں چاہوں گا ان دو بستیوں میں سے کسی کے
 اندر جانا تو میرے آگے بڑھ آئے گا ایک فرشتہ اور اس کے ہاتھ
 میں ننگی تلوار ہوگی وہ مجھ کو وہاں جانے سے روک دے گا اور اہلت
 اس کے ہر ایک ناکہ پر فرشتے ہو گئے جو اس کی چوکیداری کریں
 گے۔ پھر حضرت نے اپنے پشت خار سے خنجر پر نکلور دیا اور فرمایا کہ
 طیبہ یہی ہے طیبہ یہی ہے طیبہ یہی ہے یعنی طیبہ سے مراد مدینہ
 منورہ ہے۔ خبردار ہو بھلا میں تم کو اس حال کی خبر دے چکا ہوں؟ تو
 اصحاب نے کہا کہ ہاں حضرت نے فرمایا کہ مجھ کو اچھی لگی تمہیں کی
 بات جو موافق پڑی اس چیز کے جو میں تم کو دجال اور مدینہ اور مکہ
 کے حال سے فرمایا کرتا تھا۔ خبردار ہو کہ اہلت وہ دریائے شام یا
 دریائے یمن میں ہے۔ نہیں بلکہ وہ پورب کی طرف ہے وہ پورب کی
 طرف ہے وہ پورب کی طرف ہے۔ (پورب کی طرف بحر ہند ہے
 شاید دجال بحر ہند کے کسی جزیرہ میں ہو) اور آپ نے اشارہ کیا
 پورب کی طرف۔ فاطمہ بنت قیس نے کہا تو یہ حدیث میں نے
 رسول اللہ سے یاد رکھی۔

۷۳۸۷- عن الشعبي قال دخلنا على فاطمة
 ۷۳۸۷- شعبي سے روایت ہے ہم فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے

انہوں نے ہم کو تختہ دیا رطب جس کو رطب ابن طاب کہتے ہیں (وہ ایک عمدہ قسم ہیں تر کھجور کی) اور جو کے ستو ہم کو پلائے۔ پھر میں نے ان سے پوچھا کہ جس عورت کو تین طلاقیں دی جائیں وہ کہاں عدت کرے؟ انہوں نے کہا بعلی نے مجھے تین طلاق دی تو رسول اللہ نے مجھ کو اجازت دی اپنے میکے میں عدت کرنے کی۔ پھر لوگوں میں منادی کی گئی نماز کے لیے جمع ہو میں بھی چلی دن لوگوں کے ساتھ جو چلے اور عورتوں کی پہلی صف میں تھی جو مردوں کی آخری صف کے بعد تھی۔ میں نے سنا رسول اللہ سے سنا اور آپ منبر پر خطبہ پڑھتے تھے تو فرمایا کہ تمیم داری کے چچا زاد بھائی سمندر میں سوار ہوئے۔ پھر بیان کیا وہی قصہ جو گزر اس میں اتنا زیادہ ہے کہ فاطمہ نے کہا گویا میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھ رہی ہوں آپ نے اپنا پشت خار زمین پر مارا اور فرمایا طیبہ یہی ہے یعنی مدینہ۔

۷۳۸۸- فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے پاس تمیم داری آئے اور آپ کو خبر دی کہ سمندر میں سوار ہوئے تھے ان کا جہاز راہ سے ہٹ گیا اور ایک جزیرہ سے جا لگا۔ وہ اس کے اندر گئے پانی کی تلاش میں۔ وہاں ایک آدمی دیکھا جو اپنے بال کھینچ رہا تھا اور بیان کیا سارا قصہ حدیث کا۔ پھر کہا کہ رجال نے کہا اگر مجھ کو اجازت ملتی نکلنے کی تو میں سب شہروں میں ہو آسا طیبہ کے۔ پھر رسول اللہ نے تمیم کو لوگوں کے سامنے نکالا اس نے سارا قصہ بیان کیا۔ آپ نے فرمایا طیبہ یہی مدینہ ہے اور دجال وہی شخص ہے۔

۷۳۸۹- فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا اے لوگو! مجھ سے بیان کیا تمیم داری نے کہ ان کی قوم کے لوگ سمندر میں تھے ایک کشتی میں وہ کشتی ٹوٹ گئی۔ بعض لوگ ان میں سے ایک تختہ پر سوار ہو رہے اور ایک جزیرہ میں گئے۔ پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح

بنت قیس فأتختنا برطب يقال له رطب ابن طاب وأسفتنا سويق سلت فسألته عن المطلقة ثلاثا أمرت نعتد قالت طلقني بعلتي ثلاثا فأذن لي النبي ﷺ أن أعتد في أهلي قالت فتروي في الناس إن الصلاة جامعة قالت فأنطلقت فيمن انطلق من الناس قالت فكنت في الصف المتقدم من النساء وهو يلي المؤخر من الرجال قالت فسمعت النبي ﷺ وهو على المنبر يعطب فقال ((إن نبي عم لتميم الداري ركبوا في البحر)) وساق الحديث وزاد فيه قالت فكأننا أنظر إلى النبي ﷺ وأهوى بمخصرته إلى الأرض وقال ((هذه طيبة)) يعني المدينة.

۷۳۸۸- عن فاطمة بنت قيس قالت قدم على رسول الله ﷺ نعيم الداري فأخبر رسول الله ﷺ أنه ركب البحر فتأهت به سفينة فسقط إلى جزيرة فخرج إليها يلتبس الماء فلقيني إنسانا بخر شعره واقصص الحديث وقال فيه ثم قال إنما إنه لو قد أذن لي في الخروج قد وطئت البلاد كلها غير طيبة فأخرجني رسول الله ﷺ إلى الناس فحدثهم قال ((هذه طيبة وذلك الدجال))

۷۳۸۹- عن فاطمة بنت قيس أن رسول الله ﷺ فعد على المنبر فقال ((أيها الناس حدثني تميم الداري أن أناسا من قومه كانوا في البحر في سفينة لهم فأنكسرت بهم فركب بعضهم على لوح من ألواح السفينة فخرجوا إلى

جیسے اوپر گزرا۔

۷۳۹۰- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شہر ایسا نہیں جس میں دجال نہ جائے سوا مکہ اور مدینہ کے۔ ہر راستہ پر فرشتے صف باندھے کھڑے ہوں گے اور چوکیداری کریں گے۔ پھر دجال اس سرزمین میں اترے گا (مدینہ کے قریب) اور مدینہ تین بار کانپے گا (یعنی تین بار اس میں زلزلہ ہوگا) اور جو اس میں کا فر یا منافق ہو گا وہ دجال کے پاس چلا جائے گا۔

باب: دجال کے باب میں باقی حدیثوں کا بیان

۷۳۹۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ دجال اپنا خیمہ جرف کی شور زمین میں لگائے گا اور ہر منافق مرد اور عورت اس کے پاس چلے جائیں گے۔

باب: دجال کے باب میں باقی حدیثوں کا بیان

۷۳۹۲- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دجال کے ساتھ ہو جائیں گے اصفہان کے ستر ہزار یہودی سیاہ چادریں اوڑھے ہوئے۔

۷۳۹۳- ام شریک سے روایت ہے رسول اللہ نے فرمایا لوگ دجال سے بھاگیں گے پہاڑوں میں۔ ام شریک نے کہا یا رسول اللہ! عرب کے لوگ اس دن کہاں ہونگے (یعنی وہ دجال سے مقابلہ کیوں نہ کریں گے)؟ آپ نے فرمایا عرب ان دنوں تھوڑے ہونگے (اور دجال کے ساتھ کروڑوں)۔

۷۳۹۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۳۹۵- ابوالدہماء اور ابو قتادہ وغیرہ چند لوگ سے روایت ہے انھوں نے کہا ہم ہشام بن عامر کے سامنے سے عمران بن حصین کے پاس جایا کرتے۔ ایک دن ہشام نے کہا تم آگے بڑھ کر ایسے لوگوں کے پاس جایا کرتے ہو جو مجھ سے زیادہ رسول اللہ کے پاس حاضر نہیں رہتے تھے نہ آپ کی حدیث کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں۔

حزیرة في البحر)) وَسَاقَ الْحَدِيثِ.

۷۳۹۰- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطُوهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ وَلَيْسَ نَقَبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِينَ تَحْرُسُهَا فَيَنْزِلُ بِالسَّبْحَةِ فَيَرْجِفُ الْمَدِينَةَ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ يَخْرُجُ إِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ)).

بَابُ بَقِيَّةٍ مِّنْ أَحَادِيثِ الدَّجَالِ

۷۳۹۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ قِيَّامِي سَبْحَةَ الْحَرْفِ فَيَضْرِبُ رِدَافَهُ وَقَالَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَمُنَافِقَةٍ.

بَابُ فِي بَقِيَّةٍ مِّنْ أَحَادِيثِ الدَّجَالِ

۷۳۹۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَتَّبِعُ الدَّجَالُ مِنَ يَهُودِ أَصْبَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ)).

۷۳۹۳- عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَالِ فِي الْجِبَالِ)) قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ قَالَ ((هُمْ قَلِيلٌ)).

۷۳۹۴- عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۷۳۹۵- عَنْ رَهْطٍ مِنْهُمْ أَبُو الدَّهْمَاءِ وَأَبُو قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَعْمُرُ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ نَأْتِي عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّكُمْ لَتُجَارُونَ بِي إِلَى رِجَالٍ مَا كَانُوا بِأَحْضَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنِّي وَلَا أَعْلَمُ بِحَدِيثِهِ مِنِّي سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَالِ)) .
 میں نے سنا آپ سے آپ فرماتے تھے کہ آدم کے وقت سے لے کر قیامت تک کوئی مخلوق (شر و فساد میں) دجال سے بڑا نہیں (سب سے زیادہ مفسد اور شریر دجال ہے)۔

۷۳۹۶- عَنْ ثَلَاثَةِ رَهْطٍ مِنْ قَوْمِهِ فِيهِمْ أَبُو

قَتَادَةَ قَالُوا كُنَّا نَمُرُّ عَلَى هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ إِلَى عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحْتَارٍ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَالِ)) .

۷۳۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبَا تَطْلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوْ الدُّخَانَ أَوْ الدَّجَالَ أَوْ الدَّابَّةَ أَوْ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ أَوْ أَمْرَ الْعَامَةِ)) .
 ۷۳۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبَا الدُّجَانَ وَالدُّخَانَ وَذَابَّةَ الْأَرْضِ وَتَطْلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَأَمْرَ الْعَامَةِ وَخَوِصَّةَ أَحَدِكُمْ)) .
 ۷۳۹۹- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ .
 ۷۴۰۰- عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْعِبَادَةُ فِي الْهَرَجِ كَهَجْرَةِ إِلَيَّ)) .
 ۷۴۰۱- عَنْ حَمَّادٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .
 ۷۴۰۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ)) .

۷۳۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبَا تَطْلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوْ الدُّخَانَ أَوْ الدَّجَالَ أَوْ الدَّابَّةَ أَوْ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ أَوْ أَمْرَ الْعَامَةِ)) .

۷۳۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبَا تَطْلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا أَوْ الدُّخَانَ أَوْ الدَّجَالَ أَوْ الدَّابَّةَ أَوْ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ أَوْ أَمْرَ الْعَامَةِ)) .

۷۳۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سَبَا الدُّجَانَ وَالدُّخَانَ وَذَابَّةَ الْأَرْضِ وَتَطْلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَأَمْرَ الْعَامَةِ وَخَوِصَّةَ أَحَدِكُمْ)) .

۷۳۹۹- عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ .

بَابُ فَضْلِ الْعِبَادَةِ فِي الْهَرَجِ

۷۴۰۰- عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((الْعِبَادَةُ فِي الْهَرَجِ كَهَجْرَةِ إِلَيَّ)) .

۷۴۰۱- عَنْ حَمَّادٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ .

بَابُ قُرْبِ السَّاعَةِ

۷۴۰۲- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ)) .

۷۳۹۹- حضرت قتادہ سے اسی کی مثل مروی ہے۔

باب: فساد کے وقت عبادت کرنے کی فضیلت

۷۴۰۰- معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فساد اور فتنے کے وقت عبادت کرنے کا اتنا ثواب ہے جیسے میرے پاس ہجرت کرنے کا۔

۷۴۰۱- حضرت حماد سے اسی کی مثل مروی ہے۔

باب: قیامت کا قریب ہونا

۷۴۰۲- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہیں قائم ہوگی مگر ان پر جو بدتر ہوں گے۔

۷۴۰۳- عن سُهَيْلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَى وَهُوَ يَقُولُ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا))

۷۴۰۴- عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) قَالَ شُعْبَةُ وَسَمِعْتُ قَتَادَةَ يَقُولُ فِي فَصْصِهِ كَفَضْلِ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى فَلَا أُدْرِي أَذَكَرَهُ عَنْ أَنَسٍ أَوْ قَالَ قَتَادَةَ.

۷۴۰۵- عن أَنَسٍ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هَكَذَا)) وَقَرَنَ شُعْبَةُ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ الْمُسَبِّحَةِ وَالْوُسْطَى يَحْكِيهِ.

۷۴۰۶- عن أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا.

۷۴۰۷- عن أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمْ.

۷۴۰۸- عن أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ)) قَالَ وَضَمَّ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى.

۷۴۰۹- عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ الْأَعْرَابُ إِذَا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ مَتَى السَّاعَةُ فَظَنَرُ إِلَى أَخَذَتْ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ فَقَالَ ((إِنْ يَعِشْ هَذَا لَمْ يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ قَامَتْ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ))

۷۴۱۰- عن أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللهِ

۷۴۰۳- سہیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اشارہ کرتے تھے اس انگلی سے جو نزدیک ہے انگوٹھے کے اور بیچ کی انگلی سے اور فرماتے تھے میں قیامت کے ساتھ اس طرح بھیجا گیا ہوں۔

۷۴۰۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اور قیامت اس طرح بھیجا گیا جیسے یہ دونوں انگلیاں۔ شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا وہ اپنے قصوں میں کہتے تھے جتنی ایک انگلی دوسری انگلی سے بڑی ہے۔ اب میں نہیں جانتا کہ قتادہ نے یہ انس رضی اللہ عنہ سے سنا یا اپنے دل سے کہا۔

۷۴۰۵- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۴۰۶- حضرت انسؓ سے بھی اسی کی مثل مروی ہے۔

۷۴۰۷- مذکورہ بالا حدیث انسؓ سے مروی ہے۔

۷۴۰۸- ترجمہ وہی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ آپ نے ملا لیا کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو۔

۷۴۰۹- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے گنوار جب رسول اللہ کے پاس تشریف لاتے تو قیامت کو پوچھتے۔ آپ ان میں سے کم عمر کو دیکھتے اور فرماتے اگر یہ جیے گا تو بوڑھا نہ ہوگا یہاں تک کہ تمہاری قیامت ہو جاوے گی (کیونکہ تمہاری قیامت یہی ہے کہ تم مر جاؤ۔ مراد قیامت صغریٰ ہے اور وہ موت ہے)۔

۷۴۱۰- انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے رسول

۷۴۰۳) غرض یہ ہے کہ مجھ میں اور قیامت میں کسی اور نبی کی شریعت فاصل نہیں ہے جیسے بیچ کی انگلی اور اس انگلی کے بیچ میں کوئی اور نہیں ہے اسی طرح میری شریعت بھی سب شریعتوں سے اخیر ہے اور میرا دین سب دینوں کے بعد ہے۔ اس کے بعد پھر قیامت ہی ہے۔

۷۴۱۰) مراد اس قیامت سے وہی قیامت صغریٰ ہے یعنی موت۔ کیونکہ قیامت کبریٰ کا وقت سوا خدا کے کسی کو معلوم نہیں۔

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا قیامت کب آئے گی؟ اس وقت آپ کے پاس ایک انصاری لڑکا موجود تھا جس کو محمد کہتے تھے آپ نے فرمایا اگر یہ جیے گا تو شاید بوڑھانہ ہونے پائے کہ قیامت آجائے۔

۷۴۱۱- انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا قیامت کب ہوگی؟ آپ تھوڑی دیر تک خاموش ہو رہے پھر آپ نے سامنے ایک بچہ بیٹھا تھا قبیلہ ازد کا جو شہوہ میں سے ہے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا اگر اس بچہ کو عمر ہوئی تو بوڑھانہ ہوگا یہاں تک کہ تیری قیامت ہو جائے گی۔ انس نے کہا یہ لڑکا میرے ہم سنوں میں سے تھا اس دن۔

۷۴۱۲- انس سے روایت ہے ایک لڑکا نکلا مغیرہ بن شعبہ کا وہ میرے اہجولیوں میں سے تھا۔ رسول اللہ نے فرمایا اگر یہ جیا تو بوڑھا نہ ہوگا قیامت آجائے گی۔

۷۴۱۳- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم ہو جائے گی اور حالانکہ مرد اونٹنی دوہتا ہوگا سونہ پھینچا ہوگا برتن اس کے منہ تک کہ قیامت آجائے گی اور مرد خرید اور فروخت کرتے ہوں گے پڑے کے سودے خرید و فروخت نہ کر چکے ہوں گے کہ قیامت آجائے گی اور کوئی مرد اپنا حوض درست کر رہا ہوگا سواں کو درست کر کے نہ پھر ہوگا کہ قیامت آجائے گی۔

باب: صور کے دونوں پھونکن میں کتنا فاصلہ ہوگا

۷۴۱۴- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صور کے دونوں پھونکوں کے بیچ میں چالیس کا فرق ہوگا لوگوں نے کہا اے ابو ہریرہ چالیس دن کا؟ انھوں نے کہا میں نہیں کہتا پھر لوگوں نے کہا چالیس مہینے کا؟ انھوں نے کہا میں نہیں کہتا (یعنی مجھے اس کا تعین معلوم نہیں)۔ پھر آسمان سے ایک پانی برسے گا اس سے

مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ وَعِنْدَهُ غُلَامٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ مُحَمَّدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ يَعْشَ هَذَا الْغُلَامُ فَعَسَى أَنْ لَا يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ))

۷۴۱۱- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُنَيْهَةً ثُمَّ نَظَرَ إِلَى غُلَامٍ تَمَّ يَدِيهِ مِنْ أَزْدِ شَهْوَةَ فَقَالَ ((إِنْ عُمَرَ هَذَا لَمْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ)) قَالَ قَالَ أَنَسٌ ذَلِكَ الْغُلَامُ مِنْ أَقْرَابِي يَوْمَئِذٍ.

۷۴۱۲- عَنْ أَنَسِ قَالَ مَرَّ غُلَامٌ لِلْمَغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَكَانَ مِنْ أَقْرَابِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِنْ يُؤَخَّرُ هَذَا فَلَنْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ))

۷۴۱۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَتْلُجُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((تَقُومُ السَّاعَةُ وَالرَّجُلُ يَحْتَلِبُ اللَّفْحَةَ فَمَا يَصِلُ الْإِنَاءُ إِلَى فِيهِ حَتَّى تَقُومَ وَالرَّجُلَانِ يَتْبَايَعَانِ الثَّوْبَ فَمَا يَتْبَايَعَانِهِ حَتَّى تَقُومَ وَالرَّجُلُ يَلْطَأُ فِي حَوْضِهِ فَمَا يَصْلُرُ حَتَّى تَقُومَ))

بَابُ مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ

۷۴۱۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ)) قَالُوا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا قَالَ أَتَيْتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ شَهْرًا قَالَ أَتَيْتُ قَالُوا أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَتَيْتُ ((فَمَ

يُنزِلُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيَنْبُتُونَ كَمَا يَنْبُتُ ((الْبَقْلُ قَالَ)) وَلَيْسَ مِنَ الْإِنْسَانِ شَيْءٌ إِلَّا يَنْتَلِي إِلَّا عَظْمًا وَاحِدًا وَهُوَ عَجْبُ الذَّنْبِ وَمِنْهُ يُرَكَّبُ الْخَلْقُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

لوگ ایسے اگ آویں گے جیسے سبزہ اگ آتا ہے۔ انھوں نے کہا آدمی کے بدن میں کوئی چیز ایسی نہیں جو گل نہ جاوے مگر ایک ہڈی وہ ریڑھ کی ہڈی ہے اسی ہڈی سے قیامت کے دن لوگ پیدا ہوں گے۔ (نوری نے کہا اس میں سے پیغمبر مستثنیٰ ہیں ان کے بدنوں کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے)۔

۷۴۱۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كُلُّ ابْنِ آدَمَ يَأْكُلُهُ التُّرَابُ إِلَّا عَجْبُ الذَّنْبِ مِنْهُ خَلِقَ وَفِيهِ يُرَكَّبُ))

۷۴۱۵- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام آدمی کے بدن کو زمین کھا جاتی ہے سوائے ڈھڈی کی ہڈی کے۔ اس سے آدمی پہلے بنایا گیا ہے اور اسی سے پھر جوڑا جاوے گا۔

۷۴۱۶- عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِنَّ فِي الْإِنْسَانِ عَظْمًا لَا تَأْكُلُهُ الْأَرْضُ أَبَدًا فِيهِ يُرَكَّبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوا أَيُّ عَظْمٍ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجْبُ الذَّنْبِ))

۷۴۱۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا آدمی کے بدن میں ایک ہڈی ہے جس کو زمین نہیں کھاتی۔ اسی سے جوڑا جاوے گا قیامت کے دن۔ لوگوں نے عرض کیا وہ کونسی ہڈی ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا ڈھڈی کی۔



(۷۴۱۵) ☆ عجب الذنب اس ہڈی کو کہتے ہیں جہاں سے جانور کی دم جمتی ہے آدمی کے بدن میں اس کو ڈھڈی کہتے ہیں۔ سو فرمایا کہ آدمی کا بدن تمام مٹی میں گل جاتا ہے مگر ڈھڈی نہیں گلتی۔ آدمی کی پیدائش پیٹ اول و دہن سے شروع ہوتی ہے اور قیامت میں بھی اسی ہڈی سے ترکیب شروع ہوگی۔ سب بدن کی خاک وہاں متصل ہو کر جیسا بدن تھا ویسا تیار ہو جائے گا۔ یہ جو فرمایا ڈھڈی نہیں گلتی یا تو سب نہ گلتی ہوگی یا اس کے باریک اجزائے اصلیہ نہ گلتے ہوں گے اگرچہ غیر اصلی اجزاء گل جاویں۔ (تحفۃ الاخیار)

کِتَابُ الزُّهْدِ

دنیا سے نفرت دلانے والی حدیثوں کا بیان

۷۴۱۷- ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دنیا قید خانہ ہے مومن کا اور جنت ہے کافر کی۔

۷۴۱۸- جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ بازار میں سے گزرے آپ مدینہ میں آرہے تھے کسی عالیہ کی طرف سے (عالیہ وہ گاؤں ہیں جو مدینہ کے باہر بلندی پر واقع ہیں) اور لوگ آپ کے ایک طرف یا دونوں طرف تھے۔ آپ نے ایک بھیریا کا بچہ چھوئے کان والا مردہ دیکھا اس کا کان پکڑا پھر فرمایا تم میں سے کون یہ لیتا ہے ایک درم کو؟ لوگوں نے عرض کیا ہم ایک دمڑی کو بھی اس کو لینا نہیں چاہتے (یعنی کسی چیز کے بدلے) اور ہم اس کو کیا کریں گے۔ آپ نے فرمایا تم چاہتے ہو کہ یہ تم کو مل جاوے؟ لوگوں نے کہا قسم خدا کی اگر یہ زندہ ہوتا تب بھی اس میں عیب تھا کہ کان اس کے بہت چھوئے ہیں پھر مرے پر اس کو کون لے گا۔ آپ نے فرمایا قسم خدا کی دنیا اللہ جل جلالہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ ذلیل ہے جیسے یہ تمہارے نزدیک۔

۷۴۱۹- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۴۱۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ)).

۷۴۱۸- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِالسُّوقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفْتَهُ فَمَرَّ بِحَدِيٍّ أَسْكَتُ مَيْتٍ فَتَنَاولَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ ((أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ هَذَا لَهُ بَدْرُهُمْ)) فَقَالُوا مَا نُحِبُّ أَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ وَمَا نَصْنَعُ بِهِ قَالَ ((أَتُحِبُّونَ أَنَّهُ لَكُمْ)) قَالُوا وَاللَّهِ لَوْ كَانَ حَيًّا كَانَ عَيْبًا فِيهِ لِأَنَّهُ أَسْكَتُ فَكَيْفَ وَهُوَ مَيْتٌ فَقَالَ ((لَوْ أَنَّ لِلدُّنْيَا أَهْوُونَ عَلَى اللَّهِ مِنْ هَذَا عَلَيْكُمْ)).

۷۴۱۹- عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثِ التَّقْفِيِّ فَلَوْ

(۷۴۱۷) ☆ مسلمان کیسے ہی عیش میں ہو مگر کافر کی طرح عیش نہیں کر سکتا۔ کافر کے نزدیک حرام حلال کچھ نہیں، عاقبت کی فکر اس کو نہیں، عبادت کی مشقت اس کو نہیں۔ مسلمان کو یہ سب محنتیں ہیں اس پر حشر کا قبر کا غدغہ ہے۔ یہاں فکر معیشت ہے وہاں دغدغہ حشر۔ البتہ مسلمان جب دنیا سے خلاصی پا کر قبر اور حشر سے پار ہو کر جنت میں جاوے گا اس وقت اطمینان حاصل ہوگا۔ اس لیے دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور جہاں تک ایمان قوی ہوگا وہیں تک دنیا کا رہنا برا معلوم ہوگا اور آخرت کا شوق زیادہ ہوگا۔

كَانَ حَيًّا كَانَ هَذَا السَّكَّ كُ بِهِ عَيْنًا.

۷۴۲۰- مطرف سے روایت ہے انھوں نے سنا اپنے باپ سے وہ کہتے تھے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ الہاکم التکائر پڑھتے تھے آپ نے فرمایا آدمی کہتا ہے مال میرا مال میرا اور اسے آدمی تیرا مال کیا ہے تیرا مال وہی ہے جو تو نے کھایا اور فنا کیا یا پہنا اور پرانا کیا یا صدقہ دیا اور چھٹی کی۔

۷۴۲۰- عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْرُؤُ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُولُ ((ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَقْنَيْتَ أَوْ لَبَسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ)).

۷۴۲۱- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۴۲۱- عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرْتُ بِمِثْلِ حَدِيثِ هَمَّامٍ.

۷۴۲۲- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ کہتا ہے مال میرا مال میرا حالانکہ اس کا مال تین چیزیں ہیں جو کھایا اور فنا کیا اور جو پہنا اور پرانا کیا اور جو خدا کی راہ میں دیا اور جمع کیا۔ اس کے سوا تو وہ جانے والا ہے اور چھوڑ جانے والا ہے لوگوں کے لیے۔

۷۴۲۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((يَقُولُ الْعَبْدُ مَالِي مَالِي إِنَّمَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ مَا أَكَلَ فَأَقْنَى أَوْ لَبَسَ فَأَبْلَى أَوْ أُعْطِيَ فَأَقْنَى وَمَا سِوَى ذَلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ)).

۷۴۲۳- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۴۲۳- عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۷۴۲۴- انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مردے کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں پھر دولوٹ آتی ہیں اور ایک رہ جاتی ہے۔ اس کے ساتھ اس کے گھر والے اور مال اور عمل تو گھر والے اور مال تو لوٹ جاتے ہیں اور عمل اس کے ساتھ رہ جاتا ہے۔ (پس رفاقت پوری عمل کرتا ہے اسی کے لیے انسان کو کوشش کرنی چاہیے اور لڑکے، بالے بچے، مال و دولت یہ سب جسے تک کے ساتھ ہیں مرنے کے بعد کچھ کام کے نہیں۔ ان میں دل لگانا بے عقلی ہے)۔

۷۴۲۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((يَتَّبِعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى وَاحِدٌ يَتَّبِعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ)).

(۷۴۲۰) اور جو رکھ چھوڑا وہ تیرا مال نہیں ہے بلکہ تیرے وارثوں کا ہے یا اگر وارث نہیں تو دوستوں کا ہے۔ افسوس ہے کہ انسان مال کماوے اتنی محنت کرے مشقت اٹھاوے اور حظ دوسرے ازاویں لازم ہے کہ آپ خوب کھاوے اور پیوے پیئے اور اللہ دیوے دوستوں اور عزیزوں کو کھاوے اس پر بھی جو کچھ بچ رہے وہ اگر وارث لے لیں تو خیر۔

۷۵۲۵- عَنْ عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ وَجُوَ حَلِيفُ
بَنِي عَامِرٍ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِيدًا بَلَدًا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا
عُبَيْدَةَ بْنِ الْخُرَّاجِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِحِجْرَتَيْهَا
وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ صَالِحَ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ
وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو
عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَبَعَتِ الْأَنْصَارُ
بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافُوا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْصَرَفَ
فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَنَبَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ رَأَوْهُمْ
ثُمَّ قَالَ ((أَظَنُّكُمْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ
بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ)) فَقَالُوا أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ ((فَأَبْشِرُوا وَأَمَلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرُ
أَخْسَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنِّي أَخْسَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ
الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بَسَطَتْ عَلَيَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ
فَتَأْفِسُوهَا كَمَا تَأْفِسُوهَا وَتُهْلِكُكُمْ كَمَا
أَهْلَكَهُمْ))

۷۵۲۵- عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ جنگ بدر
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ بن الخراج کو بحرین کی طرف
بھیجا وہاں کا جزیرہ لانے کو اور آپ نے صلح کر لی تھی بحرین والوں
سے اور ان پر حاکم کیا تھا علاء بن حضرمی کو پھر ابو عبیدہ وہ مال لے کر
آئے بحرین سے۔ یہ خبر انصار کو پہنچی انھوں نے فجر کی نماز رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پڑھی۔ جب آپ نماز سے فارغ
ہوئے تو انصار آپ کے سامنے آئے آپ نے ان کو دیکھ کر تبسم
فرمایا پھر فرمایا میں سمجھتا ہوں تم نے سنا کہ ابو عبیدہ بحرین سے کچھ
مال لے کر آئے ہیں (اور تم اسی خیال سے آج جمع ہوئے کہ مال
ہو جاؤ اور امید رکھو اس بات کی جس سے خوش ہو گے تو قسم خدا کی
فقیری کا مجھے تم پر ڈر نہیں لیکن مجھے اس کا ڈر ہے کہ کہیں دنیا تم پر
کشادہ ہو جائے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی پھر ایک
دوسرے سے حسد کرنے لگو جیسے اگلے لوگوں نے حسد کیا تھا
اور ہلاک کر دے تم کو جیسے ان کو ہلاک کیا تھا۔

۷۴۲۶- عَنْ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ يُونُسَ وَبِئَلِ
جَدِيدِهِ غَيْرَ أَنْ فِي حَدِيثِ صَالِحٍ ((وَتَلْهِكُمْ
كَمَا أَلْهَتْهُمْ))

۷۴۲۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ غافل
کر دے تم کو جیسے اگلے لوگوں کو غافل کر دیا تھا۔

۷۴۲۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنْ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ((إِذَا لُجِحَتْ عَلَيْكُمْ
فَارِسٌ وَالرُّومُ أَيْ قَوْمِ أُنْتُمْ)) قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ
بْنُ عَوْفٍ نَقُولُ كَمَا أَمَرَنَا اللَّهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ ((أَوْ غَيْرَ ذَلِكَ تَتَأَفْسُونَ ثُمَّ تَتَحَاسِنُونَ
ثُمَّ تَتَدَابَرُونَ ثُمَّ تَتَبَاغَضُونَ أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ ثُمَّ

۷۴۲۷- عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب فارس اور
روم فتح ہو جائیں گے تو تم کیا ہو گے؟ عبد الرحمن بن عوف نے کہا
ہم وہی کہیں گے جو اللہ نے ہم کو حکم کیا (یعنی اس کا شکر کریں
گے)۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور کچھ نہیں کہتے رشک کر دے
پھر حسد کر دے پھر بگاڑ دے دوستوں سے پھر دشمنی کر دے یا ایسا

ہی کچھ فرمایا پھر مسکین مہاجرین کے پاس جاؤ گے اور ایک کو دوسروں کا حکم بتاؤ گے۔

۷۴۲۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دوسرے کو دیکھے جو اپنے سے زیادہ ہو مال اور صورت میں تو اس کو دیکھے جو اپنے سے کم ہو مال اور صورت میں (تاکہ خدا کا شکر پیدا ہو اور علم اور تقویٰ میں اس کو دیکھے جو اپنے سے زیادہ ہو)۔

۷۴۲۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرے۔

۷۴۳۰- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس شخص کو دیکھو جو تم سے کم ہے (مال اور دولت میں اور حسن و جمال میں اور مال بچوں میں) اور اس کو مت دیکھو جو تم سے زیادہ ہے اور ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے اپنے اوپر۔

۷۴۳۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کے لوگوں میں تین آدمی تھے ایک کوڑھی سفید دلغ والا، دوسرا گنجا، تیسرا لاندھا۔ سو خدا نے چاہا کہ ان کو آزمائے تو ان کے پاس فرشتہ بھیجا سو وہ سفید دلغ والے کے پاس آیا پھر اس نے کہا کہ تجھ کو کون سی چیز بہت پیاری ہے؟ اس نے کہا کہ اچھا رنگ اور اچھی کھال اور مجھ سے یہ بیماری دور ہو جائے جس کے سبب لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ فرشتہ نے اس پر ہاتھ ملا سو اس کی گھن دور ہو گئی اور اس کو اچھا رنگ اور اچھی کھال دی گئی۔ فرشتہ نے کہا کون سا مال تجھ کو بہت پسند ہے؟ اس نے کہا اونٹ یا گائے۔ اسحاق بن عبد اللہ اس حدیث کے ایک راوی کو شک پڑ گیا کہ اس نے اونٹ مانگایا گائے لیکن سفید دلغ والے یا گھننے نے ان میں سے ایک نے اونٹ کہا دوسرے نے گائے۔ سو اس کو دس مہینے کی کاہنیں اونٹنی دی۔ پھر کہا خدا نے تعالیٰ تیرے واسطے اس میں برکت دے۔

تَتَطَلَّقُونَ فِي مَسَاكِينِ الْمُهَاجِرِينَ فَتَجْعَلُونَ بَعْضُهُمْ عَلَى رِقَابِ بَعْضٍ))

۷۴۲۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فَضَّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ مِنْ فَضْلٍ عَلَيْهِ))

۷۴۲۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ سِوَاءً.

۷۴۳۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((انظروا إلى من أسفل منكم ولما تنظروا إلى من هو فوقكم فهو أجدر أن لا تزدروا نعمة الله)) قال أبو شامة ((عليكم))

۷۴۳۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ ((إِنَّ ثَلَاثَةَ لِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى فَأَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَتَّعِبَهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ لَوْ نَ حَسَنٌ وَجِلْدٌ حَسَنٌ وَتَذَهَبَ عَنِّي اللَّدِي قَدْ قَلْبِرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ قَلْبَرُهُ وَأَعْطِي لَوْ نَا حَسَنًا وَجِلْدًا حَسَنًا قَالَ فَأَتَى الْمَالَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْإِبِلُ أَوْ قَالَ الْبَقَرُ شَكَّ إِسْحَاقُ إِلَّا أَنَّ الْأَبْرَصَ أَوْ الْأَقْرَعَ قَالَ أَحَدُهُمَا الْإِبِلُ وَقَالَ الْآخَرُ الْبَقَرُ قَالَ فَأَعْطِي نَاقَةَ عَشْرَاءَ فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ

حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ مجھے کے پاس آیا سو کہا کون چیز تجھ کو بہت پسند آتی ہے۔ اس نے کہا کہ اچھے ہال اور یہ بیماری جاتی رہے جس کے سبب سے لوگ مجھ سے گھناتے ہیں۔ پھر اس نے اس پر ہاتھ ملا سو اس کی بیماری دور ہو گئی اور اس کو اچھے ہال ملے۔ فرشتہ نے کہا کہ کون سال تجھ کو بھاتا ہے۔ اس نے کہا کہ گائے؟ سو اس کا گا بھن گائے ملی۔ فرشتہ نے کہا کہ خدا تیرے مال میں برکت دے حضرت نے فرمایا کہ پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا سو کہا کہ تجھ کو کون سی چیز بہت پسند ہے؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ میری آنکھ میں روشنی دے تو میں اس کے سبب لوگوں کو دیکھوں۔ حضرت نے فرمایا پھر فرشتہ نے اس پر ہاتھ ملا سو اس کو خدا نے روشنی دی۔ فرشتہ نے کہا کہ کون سال تجھ کو بہت پسند ہے؟ اس نے کہا بھیڑ بکری۔ تو اس کو گا بھن بکری ملی۔ پھر اونٹنی اور گائے بیانی اور بکری بھی جنی۔ پھر ہوتے ہوتے سفید دل ڈالنے کے جنگل بھرا اونٹ ہو گئے اور مجھے کے جنگل بھر گائے تل ہو گئے اور اندھے کے جنگل بھر بکریاں ہو گئیں۔ حضرت نے فرمایا بعد مدت کے وہی فرشتہ سفید دل ڈالنے کے پاس اپنی اگلی صورت اور شکل میں آیا سو اس نے کہا کہ میں محتاج آدمی ہوں سفر میں میرے تمام اسباب کٹ گئے (یعنی تدبیریں جاتی رہیں اور مال اور اسباب نہ رہا) سو آج منزل پر پہنچنا مجھ کو ممکن نہیں بدوں خدا کی مدد کے پھر بدوں تیرے کرم کے۔ میں تجھ سے مانگتا ہوں اسی کے نام پر جس نے تجھ کو ستم رانگہ اور ستمری کھال دی اور مال لاونٹ دیئے، ایک اونٹ جو میرے سفر میں کام آوے۔ اس نے کہا لوگوں کے حق مجھ پر بہت ہیں (یعنی قرضدار ہوں یا گھریار کے خرچ سے مال زیادہ نہیں جو تجھ کو دوں)۔ پھر فرشتہ نے کہا اہل بیت میں تجھ کو پہچانتا ہوں بھلا کیا تو محتاج کوڑھی نہ تھا کہ تجھ سے لوگ گھناتے تھے پھر خدا نے اپنے فضل سے تجھ کو یہ مال دید۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے تو یہ مال اپنے باپ دادا سے پایا

إِنَّكَ قَالَ شَفَرَ حَسَنَ وَتَنَعَبُ عَنِّي هَذَا الَّذِي قَدْ قَدَّرَنِي النَّاسُ قَالَ فَمَسَحَهُ فَنَعَبَ عَنْهُ وَأَعْطِي شَفَرًا حَسَنًا قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْبَقْرُ فَأَعْطِي بَقْرَةً حَامِلًا فَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِيهَا قَالَ فَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ أَنْ يَرُدَّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَأُبَصِّرَ بِهِ النَّاسَ قَالَ فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصْرَهُ قَالَ فَأَيُّ الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْغَنَمُ فَأَعْطِي شَاةً وَالِدًا فَأَنْبِجَ هَذَانِ وَوَلَدَ هَذَا قَالَ فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنَ الْإِبِلِ وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْبَقْرِ وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ قَالَ ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْبُرْصَ فِي صُورِهِ وَهَيْئِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مَسْكِينٌ قَدْ انْقَطَعَتْ بِي الْجِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بَكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنُ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا أَنْبِجَ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحَقُوقُ كَثِيرَةٌ فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَهْرَفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَفْلَرُكَ النَّاسُ فَفِيرًا فَأَعْطَاكَ اللَّهُ فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هَذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَيَّ مَا كُنْتَ قَالَ وَآتَى الْبُرْصَ فِي صُورِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا وَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيَّ هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللَّهُ إِلَيَّ مَا كُنْتَ قَالَ وَآتَى الْأَعْمَى فِي صُورِهِ وَهَيْئِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مَسْكِينٌ وَابْنُ سَبِيلٍ انْقَطَعَتْ بِي

ہے جو کئی پشت سے بڑے آدمی تھے۔ فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھ کو ویسا ہی کر ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا پھر فرشتے مجھے کے پاس آیا اسی اپنی صورت اور شکل میں پھر اس سے کہا جیسا سفید دلغ والے سے کہا تھا۔ اس نے بھی وہی جواب دیا جو سفید دلغ والے نے دیا تھا۔ فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہو تو خدا تجھ کو ویسا ہی ڈالے جیسا تو تھا حضرت نے فرمایا اور فرشتہ اندھے کے پاس گیا اپنی اسی صورت اور شکل میں پھر فرشتے نے کہا کہ میں محتاج آدمی اور مسافر ہوں میرے سفر میں سب وسیلے اور تدبیریں کٹ گئیں سو مجھ کو آج منزل پر پہنچنا بغیر اللہ کی مدد اور تیرے کرم کے مشکل ہے۔ سو میں تجھ سے اس خدا کے نام پر جس نے تجھ کو آنکھ دی ایک بکری مانگتا ہوں کہ میرے سفر میں وہ کام آوے۔ اس نے کہا بے شک میں اندھا تھا خدا نے مجھ کو آنکھ دی تو لے جا ان بکریوں میں سے جتنا تیرا ہی چاہے اور چھوڑ جا بکریوں میں سے جتنا تیرا ہی چاہے۔ قسم خدا کی آج جو چاہے تو خدا کی رلا میں لیوگا میں تجھ کو مشکل میں نہیں ڈالوں گا (یعنی تیرا ہاتھ نہ پکڑوں گا)۔ سو فرشتے نے کہا اپنا مال رہنے دے تم تینوں آدمی صرف آزماتے گئے تھے۔ سو تجھ سے تو البتہ خدا راضی ہو اور تیرے دونوں ساتھیوں سے ناخوش ہوا۔

الْحَيَانَ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ بَكَتْ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَزَقْتَنِي بِصِرْتِكَ شَاءَ أَنْبَلُغَ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَزَقَ اللَّهُ إِلَيَّ بَصِيرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَذَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللَّهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ شَيْئًا أَخَذْتَهُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَمْسِكْ مَا لَكَ فَإِنَّمَا ابْتَلَيْتُمْ فَقَدْ رَضِيَ عَنْكَ وَمَسُحَطٌ عَلَيَّ صَاحِبِكَ ۝

۷۴۳۲- عامر بن سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے سعد بن ابی وقاص اپنے اونٹوں میں تھے اتنے میں ان کا بیٹا عمر آیا (یہ عمر بن سعد وہی ہے جو حضرت حسینؑ سے لڑا اور جس نے دنیا کے لیے اپنی آخرت برباد کی) جب سعد نے ان کو دیکھا تو کہا پتلا مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی اس سوار کے شر سے۔ پھر وہ اترا اور بولا تم اپنے

۷۴۳۲- عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ فِي إِيْلِهِ فَجَاءَهُ ابْنُهُ عُمَرُ فَلَمَّا رَأَاهُ سَعْدٌ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا الرَّكَبِ فَنَزَلَ فَقَالَ لَهُ أَنْزَلْتَ فِي إِيْلِكَ وَعَنْبِكَ وَتَرَكْتَ النَّاسَ يَتَنَازَعُونَ الْمَلِكَ بَيْنَهُمْ فَضَرَبَ

(۷۴۳۱) اس حدیث میں شکر گزار اور تاجن شمس بندہ کا بیان ہے۔ بلکہ اگر غور کیجئے تو یہ حدیث سادے عالم کے حال میں ہے یعنی ہم سب لوگ اول کچھ حقیقت نہ تھے جان مال صحت علم حکومت محض اس کے کرم سے سب کو ملی سو جو ہوشیار ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا تعالیٰ کا کرم بوجہ کر شکر گزار ہے اور جو احمق ہے وہ اپنی حقیقت اور خدا کے کرم کو بھول کر اپنے سلیقے اور تدبیر اور خاندانی ریاست پر مغرور ہے وہ خدا سے دور ہے۔ (تحتہ الاخیار)

اونٹوں اور بکریوں میں اترے ہو اور لوگوں کو چھوڑ دیا وہ سلطنت کے لیے جھگڑ رہے ہیں (یعنی خلافت اور حکومت کے لیے)۔ سعد نے اس کے سینہ پر بار اور کہا چپ رہ میں نے رسول اللہ سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ دوست رکھتا ہے اس بندہ کو جو پرہیزگار ہے مالدار ہے چھپا بیٹھا ہے ایک کونے میں (فساد اور فتنے کے وقت) اور دنیا کے لیے اپنا ایمان نہیں بگاڑتا۔ (افسوس ہے کہ عمر بن سعد نے اپنے باپ کی فصاحت کو فراموش کیا اور دنیا کی طمع میں آخرت گنوائی۔ نووی نے کہا مالدار سے یہ مراد ہے کہ دل اس کا غنی ہو اور قاضی نے کہا مالدار سے ظاہری معنی مراد ہے۔)

۷۴۳۲- سعد بن ابی وقاص کہتے تھے قسم خدا کی میں پہلا وہ شخص ہوں جس نے تیر مارا خدا کی راہ میں اور ہم جہاد کرتے تھے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے اور ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہ ہوتا مگر چنے چلہ اور سر کے (یہ دونوں جنگلی درخت ہیں) یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی ایسا خانہ پھر تا جیسے بکری پھرتی ہے۔ پھر آج بنو اسد کے لوگ (یعنی زبیر کی اولاد) مجھ کو دین کی باتیں سکھاتے ہیں یاد دین کے لیے تہنیت کرتے ہیں یا سزا دینا چاہتے ہیں۔ ایسا ہو تو بالکل ٹوٹے میں پڑا اور میری محنت ضائع ہو گئی۔

۷۴۳۳- ترجمہ وہی ہے جو گزر اس میں یہ ہے کہ یہاں تک کہ ہم میں سے کوئی پاخانہ پھر تا جیسے بکری پھرتی ہے اس میں کچھ نہ ملا ہوتا (یعنی خالص چنے ہوتے)۔

۷۴۳۵- خالد بن عمیر عدوی سے روایت ہے عقبہ بن غزوان نے (جو امیر تھے بصرہ کے) ہم کو خطبہ سنایا تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور شاکہ پھر کہا بعد حمد و صلوة کے معلوم ہو کہ دنیا نے خریدی قسم ہونے کی اور دنیا میں سے کچھ باقی نہ رہا مگر جیسے برتن میں کچھ بچا ہوا پانی رہ جاتا ہے جس کو اس کا صاحب بچا رکھتا ہے اور تم دنیا سے ایسے گھر کو جانے والے ہو جس کو زوال نہیں تو اپنے سامنے

سَعِدٌ فِي صَدْرِهِ فَقَالَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِنْ اللَّهُ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ))

۷۴۳۲- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ يَقُولُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَوَّلُ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَقَدْ كُنَّا نَعُزُّو مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ نَأْكُلُهُ إِلَّا وَرَأَى الْحَبْلَةَ وَهَذَا السَّمْرُ حَتَّى إِذَا أَحَدُنَا لَبِضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ تُعَزِّرُنِي عَلَى الَّذِينَ لَقَدْ حَبِطَ إِذَا وَضَلَّ عَمَلِي وَكَمْ يَقُلُ ابْنُ تَمِيمٍ إِذَا.

۷۴۳۳- عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَالِدٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ حَتَّى إِذَا كَانَ أَحَدُنَا لَبِضَعُ كَمَا تَضَعُ الْعِزُّ مَا يَخْلِطُهُ بِشَيْءٍ.

۷۴۳۵- عَنْ حَالِدِ بْنِ عَمِيرِ الْعَدَوِيِّ قَالَ حَطَبْنَا عَثْبَةَ بَنِي غَزْوَانَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ الدُّنْيَا قَدْ آدَنَتْ بَصَرِمَ وَوَلَّتْ حَلْدَاءَ وَكَمْ يَتَّقَى مِنْهَا إِلَّا صَبَابَةَ كَصَبَابَةِ الْإِنَاءِ يَتَصَابَهَا صَاحِبُهَا وَإِنَّكُمْ مُتَقَبِلُونَ مِنْهَا بِأَنْيَابِ دَارٍ لَا زَوَالَ لَهَا فَانْتَقِلُوا بِخَيْرٍ مَا يَحْضُرُكُمْ

نکی کر کے جاؤ اس لیے کہ ہم سے بیان کیا گیا کہ پھر ایک کنارے سے جہنم کے ڈالا جائے گا اور ستر برس تک اس میں اترتا جائے گا اور اس کی تہ کو نہ پہنچے گا۔ قسم خدا کی جہنم بھری جائے گی کیا تم تعجب کرتے ہو اور ہم سے بیان کیا گیا کہ جنت کے ایک کنارے سے لے کر دوسرے کنارے تک چالیس برس کی رہ ہے اور ایک دن ایسا آئے گا کہ جنت لوگوں کے ہجوم سے بھری ہوگی اور تو نے دیکھا ہوتا میں ساتواں تھا ساتھیوں میں سے جو رسول اللہ کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا کچھ نہ تھا سو اور رخت کے پتوں کے یہاں تک کہ ہمارے کھدوے زخمی ہو گئے (بوجہ پتوں کی حرارت اور سختی کے) میں نے ایک چادر پائی اور اس کو پھاڑ کر دو ٹکڑے کئے ایک ٹکڑے کا میں نے تہ بند بنایا اور دوسرے ٹکڑے کا سعد بن مالک نے۔ اب آج کے روز کوئی ہم میں سے ایسا نہیں ہے کہ کسی شہر کا حاکم نہ ہو اور میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی اس بات سے کہ میں اپنے تئیں بڑا سمجھوں اور اللہ کے نزدیک چھوٹا ہوں اور بے شک کسی پیغمبر کی نبوت (دنیا میں) ہمیشہ نہیں رہی بلکہ نبوت کا اثر (تھوڑی مدت میں) جاتا رہا یہاں تک کہ آخری انجام اس کا یہ ہوا کہ وہ سلطنت ہو گئی تو تم قریب پاؤ گے اور تجربہ کرو گے ان امیروں کا جو ہمارے بعد آئیں گے (کہ ان میں دین کی باتیں جو نبوت کا اثر ہے نہ رہیں گی اور وہ بالکل دنیا دار ہو جائیں گے)۔

۷۴۳۶- خالد بن عمیر سے روایت ہے انھوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور وہ حاکم تھے بصرہ کے پھر بیان کیا اسی طرح جیسے اوپر گزرے۔

۷۴۳۷- خالد بن عمیر سے روایت ہے میں نے سنا عبد بن غزوآن سے وہ کہتے تھے تو مجھے دیکھا میں ساتواں شخص تھا سات آدمیوں کا جو رسول اللہ کے ساتھ تھے اور ہمارا کھانا کچھ نہ تھا سو (ایک رخت ہے) کے پتوں کے۔

فَإِنَّ قَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ الْحَجَرَ يُلْقَى مِنْ شَفَةِ جَهَنَّمَ فَيَهْرِي فِيهَا سَبْعِينَ عَامًا لَا يُدْرِكُ لَهَا قَرَارًا وَاللَّهُ تَمَلَّأَنَ أَوْعَانَهُمْ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا أَنَّ مَا بَيْنَ مِصْرَاعَيْنِ مِنْ مَصَارِيحِ الْحِجَةِ مَسِيرَةُ أَرْبَعِينَ سَنَةً وَلَيَاتِيَنَّ عَلَيْهَا يَوْمٌ وَهُوَ كَقَلْبِطٍ مِنَ الرَّحَامِ وَلَقَدْ رَأَيْتَنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَانْقَطَعَتْ بُرْدَةٌ فَشَقَّقْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ فَانزَلَتْ بِنِصْفِهَا وَانزَلَ سَعْدٌ بِنِصْفِهَا فَمَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ مِمَّا أَخَذَ إِلَّا أَصْبَحَ أَمِيرًا عَلَى مِصْرٍ مِنَ الْأَمْصَارِ وَإِنِّي أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ فِي نَفْسِي عَظِيمًا وَعِنْدَ اللَّهِ صَغِيرًا وَإِنهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةَ قَطُّ إِلَّا تَنَاسَخَتْ حَتَّى يَكُونَ آخِرُ عَاقِبَتِهَا مَلَكًا فَسَتَحْبُرُونَ وَتُخْرَبُونَ الْأَمْرَاءَ بَعْدَنَا.

۷۴۳۶- عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرٍ وَقَدْ أَدْرَكَ الْجَاهِلِيَّةَ قَالَ خَطَبَ عُنْبَةَ بِنْتُ غَزْوَانَ وَكَانَ أَمِيرًا عَلَى الْبَصْرَةِ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ شَيْبَانَ.

۷۴۳۷- عَنْ خَالِدِ بْنِ عَمِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ عُنْبَةَ بِنْتُ غَزْوَانَ يَقُولُ لَقَدْ رَأَيْتَنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا طَعَامُنَا إِلَّا وَرَقُ الْحَبَلَةِ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا.

۷۴۳۸- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اپنے پروردگار کو دیکھیں گے قیامت کے دن؟ آپ نے فرمایا کیا تم کو شک پڑتا ہے آفتاب کے دیکھنے میں ٹھیک دوپہر کو جب کہ بدلی نہ ہو۔ اصحاب نے کہا کہ نہیں حضرت نے فرمایا سو کیا تم کو تردد ہوتا ہے چاند کے دیکھنے میں چودھویں رات کو جب کہ بدلی نہ ہو؟ اصحاب نے کہا نہیں آپ نے فرمایا سو قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم کو اپنے رب کے دیدار میں کچھ شبہ اور اختلاف نہ ہو گا مگر جیسے سورج یا چاند کے دیکھنے میں (یعنی جیسے چاند سورج کی رویت میں اشتباہ نہیں ویسے ہی خدا تعالیٰ کی رویت میں اشتباہ نہ ہو گا)۔ پھر حق تعالیٰ حساب کرے گا بندے سے سو کہے گا اے فلا نے بندے بھلا میں نے تجھ کو عزت نہیں دی اور تجھ کو سردار نہیں بنایا اور تجھ کو تیرا جوڑا نہیں دیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا اور تجھ کو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا؟ تو بندہ کہے گا کہ سچ ہے۔ آپ نے فرمایا تو حق تعالیٰ فرمائے گا بھلا تجھ کو معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملے گا؟ سو بندہ کہے گا کہ نہیں۔ تو حق تعالیٰ فرمائے گا کہ اب ہم بھی تجھ کو بھولتے ہیں (یعنی تیری خبر نہ لیں گے اور تجھ کو عذاب سے نہ بچائیں گے)۔ جیسے تو ہم کو بھولا۔ پھر خدا تعالیٰ دوسرے بندے سے حساب کرے گا تو کہے گا اے فلا نے بھلا میں نے تجھ کو عزت نہیں دی اور تجھ کو سردار نہیں بنایا اور تجھ کو تیرا جوڑا نہیں دیا اور گھوڑوں اور اونٹوں کو تیرا تابع نہیں کیا اور تجھ کو چھوڑا کہ تو اپنی قوم کی ریاست کرتا تھا اور چوتھ لیتا تھا؟ تو بندہ کہے گا سچ ہے اے میرے رب! پھر خدا تعالیٰ فرمائے گا بھلا تجھ کو معلوم تھا کہ تو مجھ سے ملے گا؟ تو بندہ کہے گا کہ نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا سو مقرر میں بھی اب تجھے بھلا دیتا ہوں جیسے تو مجھ کو دنیا میں بھولا تھا۔ پھر تیسرے بندہ سے حساب کرے گا اس سے بھی اسی طرح کہے گا بندہ کہے گا

۷۴۳۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَلْ تَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ فِي الظُّهَيْرَةِ لَيْسَتْ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ ((فَهَلْ تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ فِي سَحَابَةٍ قَالُوا لَا قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ إِلَّا كَمَا تُضَارُونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا قَالَ فَيَلْقَى الْعَبْدَ فَيَقُولُ أَيُّ فُلٍ أَلَمْ أُكْرِمَكَ وَأَسْوَدَكَ وَأَزْوَجَكَ وَأَسَخَّرَ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذْرَكَ تَرَأْسُ وَتَرَبَّعَ فَيَقُولُ بَلَى قَالَ فَيَقُولُ أَفَطَنْتَ أَنْتَ مُلَاقِي فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَبَنِي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّانِي فَيَقُولُ أَيُّ فُلٍ أَلَمْ أُكْرِمَكَ وَأَسْوَدَكَ وَأَزْوَجَكَ وَأَسَخَّرَ لَكَ الْخَيْلَ وَالْإِبِلَ وَأَذْرَكَ تَرَأْسُ وَتَرَبَّعَ فَيَقُولُ بَلَى أَيُّ رَبِّ فَيَقُولُ أَفَطَنْتَ أَنْتَ مُلَاقِي فَيَقُولُ لَا فَيَقُولُ فَبَنِي أَنْسَاكَ كَمَا نَسِيتِي ثُمَّ يَلْقَى الثَّالِثَ فَيَقُولُ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ آمَنْتُ بِكَ وَبِكَتَابِكَ وَبِرُسُلِكَ وَصَلَّيْتُ وَصُمْتُ وَتَصَدَّقْتُ وَيَتَّبَعْتُ بِخَيْرِ مَا اسْتَطَاعَ فَيَقُولُ هَاهُنَا إِذَا ((قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لَهُ الْآنَ نَبَعْتُ شَاهِدَنَا عَلَيْكَ وَتَفَكَّرْ فِي نَفْسِهِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْهَدُ عَلَيَّ فَيَحْتَمُّ عَلَى فِيهِ وَيُقَالُ لِفَجْدِهِ وَلَحْمِهِ وَعِظَامِهِ أَنْطِقِي فَتَنْطِقُ فَجَدُّهُ وَلَحْمُهُ وَعِظَامُهُ بِعَمَلِهِ وَذَلِكَ لِيُعَذِّبَ مِنْ نَفْسِهِ وَذَلِكَ الْمُنَافِقُ

وَذَلِكَ الَّذِي يَسْحَطُ اللَّهُ عَلَيْهِ.

اے رب میں تجھ پر ایمان لایا اور تیری کتاب پر اور تیرے رسولوں پر اور میں نے نماز پڑھی روزہ رکھا صدقہ دیا اسی طرح اپنی تعریف کرے گا جہاں تک کہ اس سے ہو سکے گا۔ حق تعالیٰ فرمائے گا دیکھ یہیں تیرا جھوٹ کھلا جاتا ہے حضرت نے فرمایا پھر حکم ہو گا اب ہم تیرے اوپر گواہ کھڑا کرتے ہیں۔ بندہ اپنے جی میں سوچے گا کہ کون مجھ پر گواہی دے گا پھر اس کے منہ پر مہر ہوگی اور حکم ہو گا اس کی ران سے کہ بول تو اس کی ران اس کا گوشت اور اس کی ہڈیاں اس کے اعمال کی گواہی دیں گی اور یہ گواہی اس واسطے ہوگی تاکہ اس کا عذر باقی نہ رہے اسی کی ذات کی گواہی سے اور یہ شخص منافق یعنی جھوٹا مسلمان ہو گا اور اسی پر خدائے تعالیٰ غصہ کرے گا (اور پہلے دونوں کافر تھے۔ محاذ اللہ جب تک دل سے خالص خدا کے لیے عبادت نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں۔ لوگوں کو دکھانے کی نیت سے نماز پادروزہ ہوا کرنا وبال ہے اس سے نہ کرنا بہتر ہے)۔

۷۴۳۹- انس بن مالک سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا تم جانتے ہو میں کس واسطے ہنستا ہوں؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا میں ہنستا ہوں بندے کی گفتگو پر جو وہ اپنے مالک سے کرے گا بندہ کہے گا اے مالک میرے کیا تو مجھ کو پناہ نہیں دے چکا ہے ظلم سے (یعنی تو نے وعدہ کیا ہے کہ ظلم نہ کروں گا)؟ حضرت نے فرمایا خدا تعالیٰ جو اب دے گا کہ ہاں ہم ظلم نہیں کرتے۔ حضرت نے فرمایا پھر بندہ کہے گا کہ میں جائز نہیں رکھتا کسی کی گواہی اپنے اوپر سوا اپنی ذات کی گواہی کے۔ پروردگار فرمائے گا اچھا تیری ہی ذات کی گواہی تجھ پر آج کے دن کفایت کرتی ہے اور کرنا کاتبین کی گواہی۔ حضرت نے فرمایا پھر مہر کی جائے گی بندہ کے منہ پر اور اس کے ہاتھ پاؤں کو حکم ہو گا بولو اوہ اس کے سارے اعمال بول دیں گے۔ پھر بندہ کو بات کرنے کی اجازت دی جائے

۷۴۳۹- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَحَبَكَ فَقَالَ ((هَلْ تَذُرُونَ مِنْمْ أَحْسَبَكُمْ قَالَ قُلْنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَظْلَمَ قَالَ مِنْ مُخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُولُ يَا رَبِّ أَلَمْ تُجْرِنِي مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُولُ بَلَى قَالَ يَقُولُ لِي أَنِي لَا أُجِيزُ عَلَى نَفْسِي إِلَّا شَاهِدًا مِنِّي قَالَ يَقُولُ كَفَى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيدًا وَبِالْكَرَامِ الْكَاتِبِينَ شَهِودًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلَى لِيهِ فَيَقَالُ لِأَرْكَانِهِ انْطَلِقِي قَالَ فَتَنْطَلِقُ بِأَعْمَالِهِ قَالَ ثُمَّ يُخْتَلَى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُولُ بَعْدًا لَكُنْ وَمَسْخَطًا فَعَنْكَنْ كُنْتُ أَنَا ضِلُّ))

گی بندہ اپنے ہاتھ پاؤں سے کہے گا چلو دور ہو جاؤ خدا کی مارت تم پر میں تو تمہارے لیے جھگڑا کرتا تھا (یعنی تمہارا ہی بچانا دوزخ سے مجھ کو منظور تھا سو تم آپ ہی گناہ کا اقرار کر چکے اب دوزخ میں جاؤ)۔

۷۴۴۰- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ محمد کی آل کو بقدر کفاف روزی دے (یعنی بہت زیادہ دنیا نہ دے ضرورت کے موافق دے تاکہ وہ تیری یاد سے غافل نہ ہو جائیں)۔

۷۴۴۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۴۴۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۴۴۳- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے حضرت محمد ﷺ کی آل جب سے آپ مدینہ میں تشریف لائے کبھی تین دن برابر گیبوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ نے وفات پائی (باوجود اس کے کہ دین اور دنیا کی بادشاہت آپ کو حاصل تھی اگر خدا سے چاہتے تو تمام دنیا کی دولت آپ کو مل جاتی)۔

۷۴۴۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۴۴۵- ترجمہ وہی ہے۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ دو دن تک برابر جو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔

۷۴۴۶- تین دن سے زیادہ گیبوں کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔

۷۴۴۷- ترجمہ وہی ہے جو پہلے گزرا۔

۷۴۴۸- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے حضرت

۷۴۴۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قَوْتًا))

۷۴۴۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((اللَّهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ قَوْتًا)) وَفِي رِوَايَةِ عَمْرٍو ((اللَّهُمَّ ارْزُقْ))

۷۴۴۲- عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ كَفَافًا

۷۴۴۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْذُ قَدِيمِ الْمَدِينَةِ مِنْ طَعَامٍ بَرُّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَاعًا حَتَّى قَبِضَ

۷۴۴۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ تَبَاعًا مِنْ خُبْزِ بَرٍّ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ

۷۴۴۵- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ شَعِيرٍ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

۷۴۴۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بَرٍّ فَوْقَ ثَلَاثِ

۷۴۴۷- عَنْ عَائِشَةَ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ الْبَرِّ ثَلَاثًا حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ

۷۴۴۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا

محمد ﷺ کی آل دودن تک گیہوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئی مگر ایک دن صرف کجور ملی۔

۷۴۴۹- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہم آل محمد ﷺ کا یہ حال تھا کہ مہینہ مہینہ بھر تک آگ نہ سلگاتے صرف کجور اور پانی پر گزارہ کرتے۔

۷۴۵۰- ترجمہ وہی ہے جو گزر رہا اس میں اتنا زیادہ ہے مگر جب گوشت ہمارے پاس آتا ہے تو آگ سلگاتے۔

۷۴۵۱- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی اور میرے دانوں کے برتن میں تھوڑی جو تھی اسی میں سے کھایا کرتی یہاں تک کہ بہت دین گزر گئے۔ میں نے ان کو پاپا تو وہ ختم ہو گئے (معلوم ہوا کہ مجھول اور مبہم شے میں برکت زیادہ ہوتی ہے)۔

۷۴۵۲- عروہ سے روایت ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں قسم خدا کی اے بھانجے میرے ہم ایک چاند دیکھتے دوسرا دیکھتے تیسرا دیکھتے دو مہینے میں تین چاند دیکھتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں اس مدت تک آگ نہ جلتی۔ میں نے کہا اے خالہ پھر تم کیا کھاتیں؟ انھوں نے کہا کجور اور پانی البتہ رسول اللہ ﷺ کے کچھ مسائے تھے ان کے چالار تھے دودھ والے وہ جناب رسول اللہ ﷺ کے لیے دودھ بھیجتے تو آپ ہم کو وہ دودھ پلاتے۔

۷۴۵۳- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کی وفات ہو گئی اور آپ سیر نہیں ہوئے روٹی اور زیتون کے تیل سے ایک دن میں دو بار (یعنی صبح اور شام دونوں وقت سیر ہو کر نہیں کھایا)۔

۷۴۵۴- ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ

شيع آل مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَيْنِ مِنْ خَبِرٍ بُرِّإًا وَأَخْلَمًا تَمْرًا.

۷۴۴۹- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنَمْكُثُ شَهْرًا بَمَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ إِنْ هُوَ إِلَّا التَّمْرُ وَالْمَاءُ.

۷۴۵۰- عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِنَّ كُنَّا لَنَمْكُثُ وَلَمْ يَذْكُرْ آلَ مُحَمَّدٍ وَزَادَ أَبُو كُرَيْبٍ فِي حَدِيثِهِ عَنْ ابْنِ نُسَيْرٍ إِنْ يَأْتِينَا اللَّحِيمُ.

۷۴۵۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ تَوَفَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي رَفِي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ دُو كَيْدٍ إِلَّا سَطَّرُ شَعِيرًا فِي رَفِي لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَكَلْتُهُ فَفَنِي.

۷۴۵۲- عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ وَاللَّهِ يَا ابْنَ أَحْسَى إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهَيْلَالِ ثُمَّ الْهَيْلَالِ ثُمَّ الْهَيْلَالِ ثَلَاثَةَ أَهْلَةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أَوْقَدُ فِي آيَاتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ نَارٌ قَالَ قُلْتُ يَا عَجَّالَةَ فَمَا كَانَ يُعْيِشُكُمْ قَالَتْ الْأَسْوَدَانِ - التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ جِوَارٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَكَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ فَكَانُوا يُرْسِلُونَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنْ أَلْبَانِهَا فَيَسْتَقِينَاهُ.

۷۴۵۳- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَقَدْ مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا شَيْعَ مِنْ خَبِرٍ وَزَيْتٍ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ.

۷۴۵۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَوَفَّى رَسُولُ اللهِ

ﷺ کی وفات ہوئی اور ہم سیر ہوئے تھے پانی اور کھجور سے۔
۷۴۵۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوْفِي رَسُولُ اللَّهِ

حِينَ شَبِعَ النَّاسُ مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ التَّمْرَ وَالْمَاءَ.
وَقَدْ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ الْمَاءَ وَالتَّمْرَ.

۷۴۵۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ ہم سیر
نہیں ہوئے کھجور اور پانی سے۔

عَنْ سُفْيَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنْ فِي
حَدِيثِهِمَا عَنْ سُفْيَانَ وَمَا شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ.

۷۴۵۷- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا قسم اس کی جس کے ہاتھ
میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی جان ہے رسول اللہ ﷺ نے اپنے گھر
والوں کو سیر نہیں کیا تین دن پہلے درپے گیسوں کی روٹی سے یہاں
تک کہ آپ تشریف لے گئے دنیا سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي
بِيَدِهِ رَأَى ابْنَ عَبَّادٍ وَالَّذِي نَفْسِي أَبِي هُرَيْرَةَ
بِيَدِهِ مَا أَشْبَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَهْلَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ
يَبَاعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.

۷۴۵۸- ابو حازم سے روایت ہے میں نے ابو ہریرہ کو دیکھا وہ
اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کرتے بار بار اور کہتے قسم اس کی جس
کے ہاتھ میں ابو ہریرہ کی جان ہے رسول اللہ اور آپ کے گھر
والے کبھی تین دن پہلے درپے گیسوں کی روٹی سے سیر نہیں ہوئے
یہاں تک کہ آپ تشریف لے گئے دنیا سے۔

عَنْ أَبِي حَازِمٍ قَالَ رَأَيْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ
يُشِيرُ بِأَصْبَعَيْهِ مِرَارًا يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي أَبِي
هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ مَا شَبِعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَأَهْلُهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ يَبَاعًا مِنْ خُبْزِ حِنْطَةٍ حَتَّى
فَارَقَ الدُّنْيَا.

۷۴۵۹- نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کیا تم نہیں کھاتے
اور پیتے جو چاہتے ہو میں نے تمہارے پیغمبر کو دیکھا ہے ان کو
خراب کھجور بھی پیٹ بھر کر نہیں ملتی تھی۔

عَنْ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ يَقُولُ أَلَسْتُمْ فِي
طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شَبِعْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَكُمْ ﷺ وَمَا
يَجِدُ مِنَ الدَّقْلِ مَا يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ وَقَتِيئَةً لَمْ يَذْكُرْ بِهِ.

۷۴۶۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ تم بغیر کھجور
اور مکھن کے طرح طرح کے کھانوں کے راضی نہیں ہوتے۔

عَنْ سِمَاكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِي
حَدِيثِ زُهَيْرٍ وَمَا تَرَحَّضُونَ ذُونَ الْوَأَنِ التَّمْرَ وَالزُّبَيْدَ.

۷۴۶۱- سماک بن حرب سے روایت ہے کہ میں نے سنا نعمان
کو خطبہ پڑھتے ہوئے وہ کہتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ذکر
کیا دنیا کا جو لوگوں نے حاصل کی پھر کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو
دیکھا آپ سارا دن مقرر رہتے بھوک سے آپ کو خراب کھجور نہ
ملتی جس سے اپنا پیٹ بھریں۔

عَنْ سِمَاكٍ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ
النُّعْمَانَ يَخْطُبُ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ مَا أَصَابَ النَّاسُ
مِنَ الدُّنْيَا فَقَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ يَنْظُرُ الْيَوْمَ يَلْتَوِي مَا يَجِدُ دَقْلًا
يَمْلَأُ بِهِ بَطْنَهُ.

۷۴۶۲- عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے ایک شخص نے پوچھا کیا
ہم مہاجرین فقیروں میں سے ہیں؟ عبد اللہ نے کہا تیری جو رو ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَاصٍ
رَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ أَلَسْنَا مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ

جس کے پاس تو رہتا ہے؟ وہ بولا ہاں۔ عبد اللہ نے کہا تو امیروں میں سے ہے۔ وہ بولا میرے پاس ایک خادم بھی ہے۔ عبد اللہ نے کہا پھر تو تو بہادشاہوں میں سے ہے۔

۷۴۶۳- ابو عبد الرحمن نے کہا تین آدمی عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے پاس آئے میں ان کے پاس موجود تھا وہ کہنے لگے اے ابا محمد! قسم خدا کی ہم کو کوئی چیز میسر نہیں نہ خرچ ہے نہ سواری نہ اسباب۔ عبد اللہ نے کہا تم جو چاہو میں کروا کر چاہتے ہو تو ہمارے پاس چلے آؤ ہم تم کو وہ دیں گے جو اللہ نے تمہاری تقدیر میں لکھا ہے اور اگر کہو تو ہم تمہارا ذکر بادشاہ سے کریں اور جو چاہو تو صبر کرو اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ فرماتے تھے مہاجرین محتاج مالداروں سے چالیس برس آگے (جنت میں) جائیں گے۔ وہ بولے ہم صبر کرتے ہیں اور کچھ نہیں مانگتے۔

باب: قوم ثمود کے گھروں میں جانے کی ممانعت مگر جو روتا ہوا جائے

۷۴۶۳- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے تھے رسول اللہ نے اصحاب حجر (یعنی ثمود کے لوگ جو سب کے سب فرشتہ کی بیچ سے ہلاک ہو گئے) کی شان میں فرمایا (غزہ تبوک میں اس قوم کے گھر ادھر ہی تھے) مت جاؤ ان عذاب والے لوگوں پر (یعنی ان کے گھروں میں) مگر روتے ہوئے (خدا کے خوف سے اور پناہ مانگتے ہوئے اس کے عذاب سے)۔ اگر تم روتے نہ ہو تو وہاں مت جاؤ ایسا نہ ہو کہ تم کو وہ عذاب آگے جو ان پر آیا تھا۔

۷۴۶۵- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجر پر سے گزرے آپ نے فرمایا مت جاؤ ظالموں کے گھروں میں مگر روتے ہوئے اور بچو کہیں تم کو بھی وہی عذاب نہ ہو جو ان کو ہوا تھا۔ پھر آپ نے اپنی سواری کو ڈانٹا

فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ أَلَيْسَ أَرَأَيْ بِإِيَّاهَا قَالَ نَعَمْ
فَأَنَّكَ أَلَيْسَ مَسْكَنٌ تَسْكُنُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَنْتَ مِنَ
الْأَغْنِيَاءِ قَالَ فَإِنَّ لِي خَادِمًا قَالَ فَأَنْتَ مِنَ الْمَوْلِيِّ
۷۴۶۳- قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَخَاءَ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ
إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ وَأَنَا عِنْدَهُ
فَقَالُوا يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّا وَاللَّهِ مَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ
لَا نَفَقَةٍ وَلَا ذَابِئَةٍ وَلَا مَتَاعٍ فَقَالَ لَهُمْ مَا شِئْتُمْ إِنْ
شِئْتُمْ رَحِمْتُمْ إِلَيْنَا فَأَعْطَيْنَاكُمْ مَا يَسِّرُ اللَّهُ لَكُمْ
وَإِنْ شِئْتُمْ ذَكَّرْنَا أَمْرَكُمْ لِلسُّلْطَانِ وَإِنْ شِئْتُمْ
صَبَرْتُمْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ
((إِنْ فَخَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ يَسْبِقُونَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ إِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِينَ خَرِيفًا)) قَالُوا فَإِنَّا
نَصْبِرُ لَأَنْ نَسْأَلَ شَيْئًا.

بَاب لَأَنْ تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا
أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ

۷۴۶۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِ الْحِجْرِ ((لَأَنْ
تَدْخُلُوا عَلَى هَؤُلَاءِ الْقَوْمِ الْمُعَذِّبِينَ إِلَّا أَنْ
تَكُونُوا بَاكِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا بَاكِينَ فَلَا
تَدْخُلُوا عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَكُمْ مِثْلُ مَا
أَصَابَهُمْ))

۷۴۶۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَرْنَا مَعَ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْحِجْرِ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ ((لَأَنْ تَدْخُلُوا مَسَاكِينَ الَّذِينَ ظَلَمُوا
أَنْفُسَهُمْ إِلَّا أَنْ تَكُونُوا بَاكِينَ حَذَرًا أَنْ

يُصِيكُم مِثْلَ مَا أَصَابَهُمْ)) ثُمَّ زَحَرَ فَأَسْرَعَ حَتَّى خَلَفَهَا. اور جلدی چلایا یہاں تک کہ حجر پیچھے رہ گیا۔

۷۴۶۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّاسَ نَزَلُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْعَجْرِ أَرْضِ تَمُودَ فَاسْتَقَوْا مِنْ آبَارِهَا وَعَجَنُوا بِهِ الْعَجِينَ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُهْرِيقُوا مَا اسْتَقَوْا وَيَعْلِفُوا الْإِبِلَ الْعَجِينَ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَقُوا مِنَ الْبِئْرِ الَّتِي كَانَتْ تَرُدُّهَا النَّافِقَةُ. ۷۴۶۷- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ فَاسْتَقَوْا مِنْ بَارِهَا وَأَعْتَجَنُوا بِهِ.

۷۴۶۶- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اترے حجر میں (یعنی تمود کے ملک میں) انہوں نے وہاں کے کنوؤں کا پانی لیا پینے کے لیے اور اس پانی سے آنا گوندھا۔ رسول اللہ نے ان کو حکم دیا اس پانی کے بہا دینے کا جو پینے کے لیے لیا تھا اور آنے کو حکم دیا کہ اونٹوں کو کھلا دیں اور حکم دیا کہ پینے کا پانی اس کنویں سے لیں جس پر اونٹنی آتی تھی صالح کی۔

۷۴۶۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

باب: بیوہ اور یتیم اور مسکین سے سلوک کرنے کی فضیلت

۷۴۶۸- ابوبریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بیواؤں کے لیے کھائی اور محنت کرے یا مسکین کے لیے اس کے لیے ایسا درجہ ہے جیسے جہاد کرنے والے کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور میں سمجھتا ہوں یہ بھی فرمایا جیسے اس کا جو نماز کے لیے کھڑا ہے اور نہ تھکے اور جیسے اس روزہ دار کا جو روزہ مانگنا نہ کرے۔

۷۴۶۹- ابوبریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور یتیم کی خبر گیری کرنے والا خواہ اس کا عزیز ہو یا غیر نبو جنت میں اس طرح سے ساتھ ہو نکلے جیسے یہ دو انگلیاں اور مالک نے اشارہ کیا کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے۔

باب: مسجد بنانے کی فضیلت

۷۴۷۰- عبید اللہ خولانی سے روایت ہے جب حضرت عثمان نے

بَابُ فَضْلِ الْإِحْسَانِ إِلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ وَالْيَتِيمِ

۷۴۶۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمَسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَحْسَبُهُ قَالَ وَكَالْقَانِمِ لَا يَقْتَرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ))

۷۴۶۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((كَافِلُ الْيَتِيمِ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ أَنَا وَهُوَ كَهَاتَيْنِ فِي الْجَنَّةِ)) وَأَشَارَ مَالِكٌ بِالسَّبَابَةِ وَالْوَسْطَى.

بَابُ فَضْلِ بِنَاءِ الْمَسَاجِدِ

۷۴۷۰- عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ يَذْكُرُ أَنَّهُ

(۷۴۶۶) جہاد نودی نے کہا اس سے معلوم ہوا کہ ظالمین کے دیار میں حضور اور مہاجرین کے جانے اور بہتر یہ ہے کہ جلد وہاں سے نکل جائے اور وہاں کا کھانا اور پانی استعمال نہ کرے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جو کھانا آدمی نہ کھائے وہ جانور کو کھلا دینا چاہیے۔ (انجمنی)

مسجد نبوی کو توڑ کر بنایا تو لوگوں نے ان کے حق میں باتیں کیں۔ حضرت عثمانؓ نے کہا تم نے بہت باتیں بنا کیں اور میں نے سنا رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے جو شخص بناوے ایک مسجد خالص خدائے تعالیٰ کے لیے (نہ نام کے لیے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ اپنا نام اس پر کندہ نہ کرائے اور اگر پرانی مسجد موجود ہو تو اسی کی تعمیر کرے نئی نہ بناوے کہ دونوں مسجدیں اجازت ہوں) اللہ اس کے لیے ویسا ہی ایک گھر بناوے گا جنت میں۔

۷۴۷۱- محمود بن لبید سے روایت ہے حضرت عثمانؓ نے مسجد نبوی کے بنانے کا ارادہ کیا لوگوں نے اس کو برا جانا اور یہ پسند کیا کہ وہ مسجد اسی شکل میں رہے (جیسے رسول اللہؐ کے زمانہ میں تھی)۔ انھوں نے کہا میں نے سنا ہے رسول اللہؐ سے آپ فرماتے تھے جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے ایک مسجد بنائے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

۷۴۷۲- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

باب: مسکین اور مسافر پر خرچ کرنے کا ثواب

۷۴۷۳- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا ایک بار ایک مرد تھا میدان میں اس نے بادل میں ایک آواز سنی فلانے کے باغ کو پہنچ دے۔ (اس آواز کے بعد) بادل ایک طرف چلا اور ایک پتھریلی زمین میں پانی برسایا۔ ایک نالی وہاں کی نالیوں میں سے بالکل لبا لب ہو گئی سو وہ شخص برستے پانی کے پیچھے پیچھے گیا۔ ناگاہ ایک مرد کو دیکھا کہ اپنے باغ میں کھڑا پانی کو اپنے پھاڑے سے ادھر ادھر کرتا ہے۔ سو اس نے باغ والے مرد سے کہا اے خدا کے بندے تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا فلانا نام ہے وہی نام جو بادل میں سنا تھا۔ پھر باغ والے نے اس شخص سے کہا اے خدا کے

سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ قَدْ أَكْثَرْتُمْ وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا)) قَالَ بُكَيْرٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ يَنْتَعِي بِهِ وَحَنَّهُ اللَّهُ ((بَنَى اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ)) وَفِي رِوَايَةِ هَارُونَ ((بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ))

۷۴۷۱- عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ لَبِيدٍ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَادَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ فَكَرِهَهُ النَّاسُ ذَلِكَ وَنَحْوًا أَنْ يَنْعَهُ عَلَى هَيْئَتِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((مَنْ بَنَى مَسْجِدًا لِلَّهِ بَنَى اللَّهُ لَهُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلَهُ))

۷۴۷۲- عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّ فِي حَدِيثَيْهِمَا بَنَى اللَّهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ.

بابُ فَضْلِ الْإِنْفَاقِ عَلَى الْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ

۷۴۷۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ((بَيْنَا رَجُلٌ بِفَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَسَمِعَ صَوْتًا فِي سَحَابَةٍ اسْقَى حَدِيقَهُ فَلَمَّا فَتَحَى ذَلِكَ السَّحَابَ فَأَفْرَغَ مَاءَهُ فِي حَرَّةٍ فَإِذَا شُرْحَةٌ مِنْ تِلْكَ الشَّرَاحِ قَدْ اسْتَوْعَبَتْ ذَلِكَ الْمَاءَ كُلَّهُ فَتَبِعَ الْمَاءَ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي حَدِيقَتِهِ يُحَوِّلُ الْمَاءَ بِمَسْحَاتِهِ فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ مَا اسْمُكَ قَالَ فَلَانٌ لِلَّاسِمِ الَّذِي سَمِعَ فِي السَّحَابَةِ

بندے تو نے میرا نام کیوں پوچھا؟ وہ بولا میں نے بادل میں ایک آواز سنی جس کا یہ پانی ہے۔ کوئی کہتا ہے فلان کے باغ کو سنبھال دے تیرا نام لے کر سو تو اس باغ میں خدا تعالیٰ کے احسان کی کیا شکر گزاری کرے گا؟ باغ والے نے کہا جب کہ تو نے یہ کہا تو اب میں البتہ دیکھتا رہوں گا اس کو جو اس باغ سے پیدا ہو گا ایک تہائی اس کی خیرات کروں گا اور ایک تہائی میں اور میرے بال بچے کھائیں گے اور ایک تہائی اس باغ کی مرمت میں خرچ کروں گا (حدیث سے معلوم ہوا کہ مال کا تہائی حصہ خدا کی راہ میں صرف کرنا بہتر ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ فرشتے خدا نے تعالیٰ کے حکم کے موافق پانی برساتے ہیں ایک ہی مقام میں ایک جگہ زیادہ اور ایک جگہ کم برساتا ہے)۔

۷۴۷۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا ہے اس میں یہ ہے کہ ایک تہائی میں مسکینوں اور سالکوں اور مسافروں میں صرف کروں گا۔

باب: ریا اور نمائش کی حرمت

۷۴۷۵- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بہ نسبت اور شریکوں کے محض بے پرواہ ہوں سا جھمی سے جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس میں میرے ساتھ میرے غیر کو ملایا اور سا جھمی کیا تو میں اس کو اور اسکے سا جھمی کے کام کو چھوڑ دیتا ہوں (یعنی عبادت اور عمل جو دکھانے اور شہرت کے واسطے ہو وہ خدا کے نزدیک مقبول نہیں مردود ہے خدا اسی عبادت اور عمل کو قبول کرتا ہے جو خدا ہی کے واسطے خالص اور دوسرے کا اس میں کچھ لگاؤ نہ ہو)۔

۷۴۷۶- عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں کو ستانے کے لیے نیک کام کرے گا اللہ تعالیٰ بھی قیامت کے دن اس کی ذلت لوگوں کو سنادے گا اور جو شخص ریا کرے گا اللہ تعالیٰ بھی اس کو دکھلاوے گا (یعنی صرف ثواب

فَقَالَ لَهُ يَا عَبْدَ اللَّهِ لِمَ تَسْأَلُنِي عَنْ اسْمِي فَقَالَ إِنِّي سَمِعْتُ صَوْتًا فِي السَّحَابِ الَّذِي هَذَا مَاءُهُ يَقُولُ اسْقُ حَبِيقَةَ فُلَانٍ بِاسْمِكَ لِمَا تَصْنَعُ لِيهَا قَالَ أَمَا إِذْ قُلْتَ هَذَا فَإِنِّي أَنْظِرُ إِلَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَأَتَصَدَّقُ بِتِلْكَ وَأَكُلُ أَنَا وَعِيَالِي ثَلَاثًا وَأَرُدُّ فِيهَا ثُلُثَهُ))

۷۴۷۴- عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ ((وَأَجْعَلُ ثُلُثَهُ فِي الْمَسَاكِينِ وَالسَّائِلِينَ وَابْنِ السَّبِيلِ))

بَابُ تَحْرِيمِ الرِّيَاءِ

۷۴۷۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشُّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِيَ غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكُهُ))

۷۴۷۶- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((مَنْ سَمِعَ سَمِعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ رَأَى رَأَى اللَّهُ بِهِ))

دکھاوے گا پر ملے گا کچھ نہیں تاکہ صرف حسرت ہی حسرت ہو۔
 ۷۴۷۷- جناب علقمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لوگوں کو اپنی نیکی سنانا چاہے گا اللہ تعالیٰ اس کی برائی یا اس کا عذاب لوگوں کو سنائے گا اور جو شخص دکھانے کے لیے عبادت کرے گا خدا بھی اس کو دکھاوے گا (یعنی قیامت کے دن اس کے عیب لوگوں کو دکھاوے گا یا صرف ثواب لوگوں کو دکھاوے گا اور ملے گا کچھ نہیں سوائے خاک)۔

۷۴۷۸- سفیان سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی سند سے مروی ہے۔
 ۷۴۷۹- حضرت سلمہ سے بھی مذکورہ بالا حدیث اسی سند سے مروی ہے۔

۸۳۸۰- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

باب: زبان کو روکنے کا بیان

۷۴۸۱- ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے آگ میں اتا اترتا جاتا ہے جیسے مشرق سے مغرب تک۔ (جیسے کسی مسلمان کی شکایت یا بخبری حاکم وقت کے سامنے یا تہمت یا گالی یا کفر کا کلمہ خدا یا رسول اللہ یا قرآن یا شریعت کے ساتھ۔ پس انسان کو چاہیے کہ زبان کو قابو میں رکھے بے ضرورت بات نہ کرے۔)

۷۴۸۲- بندہ ایک بات کہتا ہے اور نہیں جانتا اس میں کتنا نقصان ہے اس کے سبب سے آگ میں گرے گا اتنی دور تک جیسے مشرق سے مغرب۔

۷۴۷۷- عَنْ جُنْدُبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعَلَقَمِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَنْ يُسْمَعُ يُسْمَعُ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُرَانِي يُرَانِي اللَّهُ بِهِ))

۷۴۷۸- سُفْيَانُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَزَادَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا غَيْرَهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.
 ۷۴۷۹- عَنْ سَلْمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدُبًا وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَيْرَهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ بِمِثْلِ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ.
 ۷۴۸۰- عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ حَرْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ

۷۴۸۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((إِنْ أَعْبَدَ لِيَتَكَلَّمَ بِالكَلِمَةِ يَنْزِلُ بِهَا فِي النَّارِ أَعْدَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ))

۷۴۸۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِنْ أَعْبَدَ لِيَتَكَلَّمَ بِالكَلِمَةِ مَا يَتَّبِعُنَّ مَا فِيهَا يَهْوِي بِهَا فِي النَّارِ أَعْدَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ))

بَابُ عُقُوبَةِ مَنْ يَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا يَفْعَلُهُ وَيَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَفْعَلُهُ

باب: جو شخص اوروں کو نصیحت کرے اور خود عمل نہ کرے اس کا عذاب

۷۴۸۳- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لَهُ أَلَا تَدْخُلُ عَلَى عُمَانَ فَنُكَلِّمُهُ فَقَالَ أَرَوْنِ أَنِّي لَا أَكَلِّمُهُ إِلَّا أَسْمِعُكُمْ وَاللَّهِ لَقَدْ كَلَّمْتُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ مَا دُونَ أَنْ أَفْتِيحَ أَمْرًا لَا أَحِبُّ أَنْ أَكُونَ أَوَّلَ مَنْ فَتَحَهُ وَلَا أَقُولُ بِأَحَدٍ يَكُونُ عَلَيَّ أَمِيرًا إِنَّهُ خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ((يَأْتِي بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقِي فِي النَّارِ فَتَدْلِقُ أَقْتَابُ بَطْنِهِ فَيَدُورُ بِهَا كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِالرَّحَى فَيَجْتَمِعُ إِلَيْهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُونَ يَا فُلَانُ مَا لَكَ أَلَمْ تَكُنْ تَأْمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ فَيَقُولُ بَلَى قَدْ كُنْتُ أَمْرًا بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آيِيهِ وَأَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ وَآيِيهِ))

۷۴۸۳- اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے اسے کہا گیا تم حضرت عثمانؓ کے پاس نہیں جاتے اور ان سے گفتگو نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کیا تم سمجھتے ہو کہ میں ان سے گفتگو نہیں کرتا میں تم کو سناؤں قسم خدا کی میں ان سے باتیں کر چکا جو مجھ کو اپنے اور ان کے بیچ میں کرنا تمہیں البتہ میں نے یہ نہیں چاہا کہ وہ بات کھولوں جس کا کھولنے والا پہلے میں ہی ہوں اور میں کسی کو جو مجھ پر حاکم ہو یہ نہیں کہتا کہ وہ سب لوگوں میں بہتر ہے۔ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے قیامت کے دن ایک شخص لایا جائے گا پھر وہ جہنم میں ڈالا جائے گا اس کے پیٹ کی آنتیں باہر نکل آئیں گی۔ وہ ان کو لیے ہوئے گدھے کی طرح جو چکی پیتا ہے چکر لگائے گا اور جہنم والے اس کے پاس اکٹھے ہونگے اس سے پوچھیں گے اے فلا نے کیا تو اچھی بات کا حکم نہیں کرتا تھا اور بری بات سے منع نہیں کرتا تھا؟ وہ کہے گا میں تو ایسا کرتا تھا لیکن دوسروں کو اچھی بات کا حکم کرتا اور خود نہ کرتا اور دوسروں کی بری بات سے منع کرتا اور خود اس سے باز نہ رہتا۔

۷۴۸۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۴۸۴- عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْخُلَ عَلَى عُمَانَ فَنُكَلِّمُهُ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ رَسَاقُ الْحَدِيثِ بِعَيْلِهِ.

بَابُ النَّهْيِ عَنِ هَتِكِ الْإِنْسَانِ سِتْرَ نَفْسِهِ

۷۴۸۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ ((كُلُّ أُمَّتِي مُعَافَاةٌ إِلَّا

باب: انسان کو اپنا پردہ کھولنا منع ہے
۷۴۸۵- ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے میری تمام امت کے گناہ بخشے جائیں گے مگر ان لوگوں کے جو

(۷۴۸۵) جہت پوشیدہ گناہوں کو لوگوں سے ظاہر کرنا ایسا سخت گناہ کبیرہ ہے کہ معاف نہ ہو گا اس واسطے کہ اس میں گناہ پر جرأت اور بے پرواہی ثابت ہوتی ہے اور صاف ہوتا ہے کہ ظاہر کرنے والا خدا کے تعالیٰ سے نہیں ڈرتا اور یہ جو بعض نادان کہتے ہیں اور صاحب جس کا خدا سے پردہ نہیں اس کا آدمی سے پردہ کرنا کیا ضرور سزاغلا سمجھے ہیں کہ اگر وہ شر مانتا اور ظاہر نہ کرتا تو البتہ خدا تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کرتا اور نہ

اپنے گناہوں کو فاش کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آدمی رات کو ایک گناہ کا کام کرے پھر صبح ہو اور پروردگار نے اس کا گناہ پوشیدہ رکھا ہو وہ دوسرے سے کہے اے فلا نے میں نے گذشتہ رات کو ایسا ایسا کام کیا۔ رات کو تو پروردگار نے اس کو چھپایا اور رات بھر چھپاتا رہا صبح کو اس نے پردہ کھول دیا۔

باب: چھپانے والے کا جواب اور جمائی کی کراہت

۷۴۸۶- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو آدمیوں نے چھینکا آپ نے ایک کا جواب دیا اور دوسرے کا جواب نہ دیا۔ جس کو جواب نہ دیا وہ بولا کہ اس نے چھینکا اور آپ نے جواب دیا لیکن میں نے چھینکا اور آپ نے جواب نہ دیا آپ نے فرمایا اس نے (یعنی جس کا جواب دیا) اللہ کا شکر کیا اور تو نے اللہ کا شکر نہ کیا۔

۷۴۸۷- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر

۷۴۸۸- ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ابو موسیٰ کے پاس گیا وہ فضل بن عباس کی بیٹی کے گھر میں تھے (ام کلثوم ان کا نام تھا پہلے حضرت حسن کے نکاح میں تھیں جب انھوں نے طلاق دے دی تو ابو موسیٰ نے ان سے نکاح کر لیا) میں چھینکا تو ابو موسیٰ نے جواب نہ دیا (یعنی یرحمک اللہ نہ کہا) پھر وہ چھینکیں تو ان کو جواب دیا۔ میں اپنی ماں کے پاس گیا اور ان سے یہ حال بیان کیا۔ جب ابو موسیٰ ان کے پاس آئے تو میری ماں نے ان سے کہا میرا بیٹا چھینکا تو تم نے جواب نہ دیا اور وہ عورت چھینکی تو تم نے جواب دیا

الْمَجَاهِرِينَ وَإِنْ مِنْ الْبَاحِرِ أَنْ يَغْمَلَ الْعَبْدُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ قَدْ سَتَرَهُ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا فَلَانُ قَدْ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتَرُهُ رَبُّهُ فَيَبِيتُ يَسْتَرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ)) قَالَ زُمَيْرٌ ((وَإِنْ مِنْ الْبَاحِرِ))

باب تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَكَرَاهَةِ التَّأْوُبِ
۷۴۸۶- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ فَشَمَّتْ أُخْتُهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ عَطَسَ فَلَانٌ فَشَمَّتْهُ وَعَطَسْتُ أَنَا فَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ إِنَّ هَذَا حَمْدُ اللَّهِ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللَّهَ.

۷۴۸۷- عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
۷۴۸۸- عَنْ أَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ فِي بَيْتِ بِنْتِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ فَعَطَسْتُ فَلَمْ يُشَمِّتْنِي وَعَطَسْتُ فَشَمَّتْهَا فَرَجَعْتُ إِلَى أُمِّي فَأَخْبَرْتَهَا فَلَمَّا جَاءَهَا قَالَتْ عَطَسَ عِنْدَكَ ابْنِي فَلَمْ تُشَمِّتْهُ وَعَطَسْتُ فَشَمَّتْهَا فَقَالَ إِنَّ ابْنَكَ عَطَسَ فَلَمْ يُحْمَدِ اللَّهَ فَلَمْ تُشَمِّتْهُ وَعَطَسْتُ فَحَمَدْتُ اللَّهَ فَشَمَّتْهَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

اللہ جب کہ اس نے بے حیاء بن کر خود اپنا پردہ فاش کیا تو مغفرت اور پردہ پوشی کے لائق نہ رہا اور حدیث میں آیا ہے کہ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ کرے اور ظاہر گناہ کی ظاہر ہو کر توبہ کرے تاکہ نیک لوگ خوش ہو کر اس کی توبہ کے گواہ ہوں یا اور گناہ گار اس کو دیکھ کر توبہ پر مستعد ہوں۔ (تحفۃ الاحیاء)

(۷۴۸۶) جہاں نووی نے کہا کتاب السلام میں اس کی بحث گزر چکی اور اہل ظاہر کے نزدیک چھینک کا جواب دینا واجب ہے اور امام مالک کے نزدیک فرض کفایہ ہے اور شافعی کے اور اکثر علماء کے نزدیک سنت ہے۔

ابو موسیٰ نے کہا تیرا بیٹا چھینکا تو اس نے الحمد للہ نہیں کہا اس لیے میں نے جواب نہیں دیا اور وہ عورت چھینکی اس نے الحمد للہ کہا تو میں نے جواب دیا۔ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ فرماتے تھے جب تم میں سے کوئی چھینکے پھر اللہ کا شکر کرے (یعنی الحمد للہ کہے) تو اسکو جواب دو جو الحمد للہ نہ کہے اس کو جواب مت دو۔

۷۴۸۹- سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے چھینکا آپ نے فرمایا یرحمک اللہ پھر وہ چھینکا آپ نے فرمایا اس کو زکام ہو گیا۔

۷۴۹۰- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمائی شیطان کی طرف سے ہے (کیونکہ وہ سستی اور ثقل کی نشانی ہے اور امتلائے بدن کی) پھر جب تم میں سے کسی کو جمائی آوے تو اس کو روکے جہاں تک ہو سکے (یعنی منہ پر ہاتھ رکھے)۔

۷۴۹۱- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے جمائی ہوے تو اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اس لیے کہ شیطان (کبھی یا کبھی اور غیرہ بعض وقت) اندر گھس جاتا ہے (یاد رکھتے شیطان گھستا ہے اور یہی صحیح ہے)۔

۷۴۹۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۴۹۳- جب تم میں سے کسی کو نماز میں جمائی آوے تو اس کو روکے جہاں تک ہو سکے اس لیے کہ شیطان اندر گھستا ہے (دل میں دوسوہ ڈالنے کے لیے اور نماز بھلانے کے لیے)۔

۷۴۸۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

وَسَلَّمَ يَقُولُ ((إِذَا غَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللَّهَ فَشَمُّوهُ فَإِنْ لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ فَلَا تُشَمُّوهُ))

۷۴۸۹- عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَعَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ ((يَرْحَمُكَ اللَّهُ)) ثُمَّ غَطَسَ أُعْرَى فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((الرَّجُلُ مُرَكَّومٌ))

۷۴۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((التَّأْوِبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَأَوَّبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمِ مَا اسْتَطَاعَ))

۷۴۹۱- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا تَأَوَّبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمْسِكْ يَدَيْهِ عَلَى فِئِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ))

۷۴۹۲- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا تَأَوَّبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَمْسِكْ يَدَيْهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ))

۷۴۹۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((إِذَا تَأَوَّبَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَكْظِمِ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ))

۷۴۹۴- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ حَدِيثَيْهِ بَشْرٌ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ

بَاب فِي أَحَادِيثٍ مُتَفَرِّقَةٍ

باب: متفرق حدیثوں کا بیان

۷۴۹۵- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ))

۷۴۹۵- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے نور سے بنائے گئے اور جن آگ کی لو سے اور حضرت آدم اس سے جو قرآن میں بیان ہوا یعنی مٹی سے۔

۷۴۹۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَقَدْتُ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يُدْرِي مَا فَعَلَتْ وَلَا أَرَاهَا إِلَّا الْفَارَ أَلَا تَرَوْنَهَا إِذَا وُضِعَ لَهَا الْبَانُ الْبَابِلِ لَمْ تَشْرَبْهُ وَإِذَا وُضِعَ لَهَا الْبَانُ الشَّاءِ شَرَبَتْهُ)) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَحَدَّثْتُ هَذَا الْحَدِيثَ كَتَبًا فَقَالَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ ذَلِكَ بَرَارًا قُلْتُ أَأَقْرَأُ التَّوْرَةَ وَقَالَ إِسْحَقُ فِي رِوَايَتِهِ ((لَا نُدْرِي مَا فَعَلَتْ))

۷۴۹۶- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا معلوم نہ ہوا وہ کہاں گیا۔ میں سمجھتا ہوں وہ گروہ جو ہے ہیں (سُخ ہو گئے)۔ کیا تم نہیں دیکھتے جب چوہوں کے لیے اونٹ کا دودھ رکھو تو وہ نہیں پیتے اور جب بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتے ہیں (گویا یہ قرینہ ہے کہ جو ہے وہ بنی اسرائیل کے لوگ ہوں جو سُخ ہوئے تھے اگرچہ وہ زندہ نہ رہے ہوں اس لیے کہ بنی اسرائیل کی شریعت میں اونٹ کا گوشت اور اونٹ کا دودھ حرام تھا)۔ ابو ہریرہ نے کہا یہ حدیث میں نے کعب سے بیان کی انھوں نے کہا تم نے یہ رسول اللہ سے سنا؟ میں نے کہا ہاں پھر انھوں نے پوچھا پھر پوچھا کئی بار پوچھا میں نے کہا کیا میں تورات پڑھتا ہوں (جو اس میں دیکھ کر یہ روایت میں نے حاصل کی ہوگی۔ میرا تو سارا علم رسول اللہ سے سنا ہوا ہے)۔

۷۴۹۷- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ((الْفَارَةُ سُخٌّ وَآيَةٌ ذَلِكَ أَنَّهُ يُوَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْقَنَمِ فَتَشْرَبُهُ وَيُوَضَعُ بَيْنَ يَدَيْهَا لَبَنُ الْبَابِلِ فَلَا تَذُوقُهُ)) فَقَالَ لَهُ كَعْبٌ أَسْمِعْتِ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَفَأَنْزَلْتُ عَلَى التَّوْرَةِ.

۷۴۹۷- ابو ہریرہ نے کہا چوہا آدمی ہے جو سُخ ہو گیا اور اس کی دلیل یہ ہے کہ چوہے کے سامنے بکری کا دودھ رکھو تو پی لیتا ہے اور اونٹ کا رکھو تو چکھتا تک نہیں۔ کعب نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر نہیں تو کیا مجھ پر تورات اتری تھی۔

۷۴۹۸- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ((لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ))

۷۴۹۸- ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کو ایک سوراخ سے دوبارہ ڈنگ نہیں لگتا۔ (یعنی مومن کو ہوشیاری لازم ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کسی معاند میں ایک بار خطا اٹھائے تو دوبارہ اس کو نہ کرے من جوہ المصعوب

حلت بہ الندامة کا یہی مضمون ہے اور بعضوں نے کہا یہ حدیث آخرت کے کاموں میں ہے اور یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب ایک شاعر کو جو آپ کی جھوٹا کہا کرتا تھا قید کیا پھر احسان رکھ کر اس کو مفت چھوڑ دیا اس شرط سے کہ دوبارہ آپ کو نہ ستائے لیکن اس نے چھٹنے کے بعد پھر وہی شرارت شروع کی پھر پکڑا گیا اس نے پھر درخواست کی مفت چھوڑ دینے کی۔ تب آپ نے یہ حدیث فرمائی۔ اس شاعر کا نام باغہ تھا۔

۷۴۹۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

باب: مومن کا معاملہ سارے کا سارا خیر ہے

۷۵۰۰- صحیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کا بھی عجب حال ہے اس کا ثواب کہیں نہیں گیا۔ یہ بات کسی کو حاصل نہیں ہے اگر اس کو خوشی حاصل ہوئی تو وہ شکر کرتا ہے اس میں بھی ثواب ہے اور جو اس کو نقصان پہنچا تو صبر کرتا ہے اس میں بھی ثواب ہے۔

باب: بہت تعریف کرنے کی ممانعت

۷۵۰۱- ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی رسول اللہ ﷺ کے سامنے آپ نے فرمایا ہائے تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹی اپنے بھائی کی گردن کاٹی کئی بار آپ نے یہ فرمایا جب کوئی تم میں سے اپنے بھائی کی خواہ مخواہ تعریف

۷۴۹۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

بَابُ الْمُؤْمِنِ أَمْرُهُ كُلُّهُ خَيْرٌ

۷۵۰۰- عَنْ صُهَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((عَجَبًا لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلُّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَخِي إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَاءٌ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَاءٌ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَهُ))

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمَدْحِ إِذَا كَانَ فِيهِ

إِفْرَاطٌ وَخَيْفٌ مِنْهُ فِتْنَةٌ عَلَى الْمَمْدُوحِ

۷۵۰۱- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ مَدَحَ رَجُلٌ رَجُلًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ ((وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا

(۷۵۰۱) نووی نے کہا امام مسلم نے اس باب میں کئی حدیثیں بیان کیں ہیں جن سے تعریف کرنے کی ممانعت نکلتی ہے اور صحیحین میں بہت سی حدیثیں ہیں جن سے منع پر تعریف کرنے کا جواز معلوم ہوتا ہے اور جمع یوں ہے کہ ممانعت جب ہے جب تعریف میں مبالغہ اور افراط کرے یا جس کی تعریف کرے اس کے غرور اور تکبر میں آجانے کا ڈر ہو تو گویا اس کو جاہ کیا اور یہی مراد ہے گردن کاٹنے سے۔ البتہ جو شخص دیندار اور پرہیزگار ہو اور یہ ڈر نہ ہو کہ تعریف سے اس کو غرور پیدا ہو جائے گا اس کی تعریف کرنا منع نہیں بشرطیکہ مبالغہ نہ ہو بلکہ اگر اس نیت سے تعریف کرے کہ وہ نیکی زیادہ کرے یا اوروں کو ایسے کام کرنے کی ترغیب ہو تو مستحب ہے۔ اتنی

مترجم کہتا ہے کہ ہمارے زمانہ میں کوئی تعریف کرنے والا ایسا نہیں الا ماشاء اللہ جس کے منہ پر خاک نہ ڈالی جائے۔ یہ لوگ تعریف

کرنا چاہے تو یوں کہے میں سمجھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اور میں دل کا حال نہیں جانتا یا عاقبت کا علم اللہ تعالیٰ ہی کو ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایسا ہے ایسا ہے اگر اس بات کو جانتا ہو۔

۷۵۰۲- ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا ایک شخص بولا یا رسول اللہ ﷺ اللہ کے رسول کے بعد کوئی شخص اس سے بہتر نہیں فلاں فلاں کام میں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہائے تو نے اپنے صاحب کی گردن کاٹی کئی بار یہ فرمایا پھر فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی تعریف کرنا چاہے ضرور بالضرور تو یوں کہے میں خیال کرتا ہوں (اگر وہ واقعی ایسا ہو) کہ وہ ایسا ہے اس پر بھی میں اللہ کے سامنے کسی کو اچھا نہیں کہتا (یعنی معلوم نہیں کہ وہ خدا کے نزدیک کیا ہے کیونکہ یہ علم سوا خدا کے کسی کو نہیں یا جس کو خدا امتلائے۔)

۷۵۰۳- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول کے بعد اس سے کوئی بہتر نہیں۔

۷۵۰۴- ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے سنا ایک شخص کو تعریف کرتے ہوئے ایک شخص کی جو مبالغہ کر رہا تھا اس کی تعریف میں آپ نے فرمایا تم نے ہلاک کیا یا کاٹا اس شخص کی پیٹھ کو۔

۷۵۰۵- ابو معمر سے روایت ہے ایک شخص کسی امیر کی امیروں میں سے تعریف کر رہا تھا مقداد بن الاسود نے اس پر مٹی ڈالنا شروع کی اور کہا حکم کیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے کہ تعریف کرنے

صَاحِبُهُ لَا مَخَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فَلَنَا وَاللَّهِ حَسِيْبُهُ وَلَا أُرْكَمِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا أَحْسِبُهُ إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَاكَ كَذًا وَكَذًا))

۷۵۰۲- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْهُ فِي كَذًا وَكَذًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((وَبِحَلَّتْ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ مِرَارًا)) يَقُولُ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَخَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فَلَنَا إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ وَلَا أُرْكَمِي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا))

۷۵۰۳- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ زُرَيْعٍ وَكَيْسٍ فِي حَدِيثَيْهِمَا فَقَالَ رَجُلٌ مَا مِنْ رَجُلٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَفْضَلُ مِنْهُ

۷۵۰۴- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثَنِّي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِبُهُ فِي الْمِدْحَةِ فَقَالَ ((لَقَدْ أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ))

۷۵۰۵- عَنْ أَبِي مُعْمَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَجُلٌ يُثَنِّي عَلَى أَمِيرٍ مِنَ الْأَمْرَاءِ فَحَقَلَ الْمِقْدَادُ يَحْتَبِي عَلَيْهِ التُّرَابَ وَقَالَ أَمْرًا رَسُولُ

اللہ میں اتنا مبالغہ کرتے ہیں کہ معاذ اللہ جھوٹ کا طومار باندھ دیتے ہیں ایک ایک گاؤں کے حاکم کو جس کی کوئی وقعت نہیں بادشاہ اور گل اللہ اور سلطان اور مرجع عالم اور جہاں پتلا اور معلوم نہیں کیا کیا لغویات کہتے ہیں اور بادشاہ کو توشہ پوچھنے شہنشاہ گیتی پناہ وہ وہ القاب کہتے اور لکھتے ہیں جو سوا خدا تعالیٰ کے کسی کے لائق نہیں ہیں ان کی زبان پر خدا کی پشکار۔ اسی طرح وہ لوگ بھی ہیں جو خط خطوط اور حرائض میں مکتوب الیہ کے بے حد القاب لکھتے ہیں وہ بھی جھوٹے اور گنہگار ہیں اور قیامت کے دن ان سے اس جھوٹ پر مواخذہ ہوگا۔

اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ نَحْنِي فِي وَجْهِ
الْمَدَاحِينَ التُّرَابِ.

والوں کے منہ پر مٹی ڈالو (مراد حقیقتاً مٹی ڈالنا ہے جیسے مقداد سمجھے
یا ناامید کرنا ہے یا کچھ نہ دینا یا مطلب یہ ہے کہ تم ان کے سامنے
اپنے منہ پر مٹی ڈالو یعنی اپنی عاجزی اور ذلت بیان کرو مغرور نہ ہو۔)

۷۵۰۶- ہمام بن حارث سے روایت ہے ایک شخص حضرت
عثمان کی تعریف کرنے لگا مقداد اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھے اور وہ
سوئے آدمی تھے اور تعریف کرنے والے کے منہ پر کنگریاں
ڈالنے لگے حضرت عثمان نے کہا اے مقداد تم کو کیا ہوا وہ بولے
رسول اللہ نے فرمایا جب تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے
منہ میں خاک ڈالو۔

۷۵۰۶- عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ رَجُلًا جَعَلَ
يُحَدِّثُ عُثْمَانَ فَعَمِدَ الْمِقْدَادُ فَحَنَّا عَلَيَّ رُكْبَتَيْهِ
رَكَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَجَعَلَ يَحْتَبُو فِي وَجْهِهِ
الْخَصْبَاءَ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا شَأْنُكَ فَقَالَ إِنَّ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَاحِينَ
فَاخْتُوا فِي وَجْهِهِمُ التُّرَابَ)).

۷۵۰۷- مذکورہ بالا حدیث اس سند سے بھی مروی ہے۔

۷۵۰۷- عَنْ الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِبَيْتِهِ
۷۵۰۸- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
((أَرَانِي فِي الْمَنَامِ آتَوَكُّ بِسِوَاكِ فَجَذَبَنِي
رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَتَوَلَّتُ
السِّوَاكَ الْأَصْفَرَ مِنْهُمَا فَبَقِيَ لِي كَبِيرٌ فَذَفَعْتُهُ
إِلَى الْأَكْبَرِ)).

۷۵۰۸- عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں سواک
کر رہا ہوں تو دو شخصوں نے مجھ کو کھینچا ایک بڑا تھا اور دوسرا
چھوٹا۔ میں نے چھوٹے کو سواک دی مجھ سے کہا گیا بڑے کو دے
(معلوم ہوا کہ بڑے کی عظمت کرنا چاہیے اور یہ ادب میں داخل
ہے۔)

بَابُ التُّبَّتِ فِي الْحَدِيثِ وَحُكْمِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

باب: بات سمجھ کر کہنا اور علم کو لکھنا

۷۵۰۹- عَنْ عُرْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ
أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ وَيَقُولُ اسْمِعِي يَا رَبَّةَ
الْحُجْرَةِ اسْمِعِي يَا رَبَّةَ الْحُجْرَةِ وَعَائِشَةُ
تُصَلِّي فَلَمَّا قَضَتْ صَلَاتَهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ أَلَا
تَسْمَعُ إِلَيَّ هَذَا وَمَقَالَتِي أَيْنَا إِنَّمَا كَانَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ عَدَّهُ
الْعَادُّ لَأَخْصَاهُ.

۷۵۰۹- عروہ سے روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث بیان
کرتے تھے اور کہتے تھے سن اے حجرہ والی سن اے حجرہ والی اور
حضرت عائشہ نماز پڑھتی تھیں۔ جب نماز پڑھ چکیں تو انھوں نے
عروہ سے کہا تم نے ابو ہریرہ کی باتیں سنیں (اتنی دیر میں انھوں
نے کتنی حدیثیں بیان کیں) اور رسول اللہ ﷺ اس طرح سے
بات کرتے تھے کہ سمجھنے والا اس کو چاہتا تو سن لیتا (یعنی ٹھہر ٹھہر
کر آہستہ سے اور یہی تہذیب ہے پڑچڑ اور جلدی جلدی باتیں کرنا
عقلندی اور دانائی کا شیوہ نہیں۔)

۷۵۱۰- ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لکھو میرا کلام اور جس نے لکھا کچھ مجھ سے سن کر تو وہ اس کو میٹ ڈالے مگر قرآن کو نہ مٹائے۔ البتہ میری حدیث بیان کرو اس میں کچھ حرج نہیں اور جو شخص قصد امیر سے اوپر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

۷۵۱۰- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((لَا تَكْتُبُوا عَنِّي وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ وَحَدَّثُوا عَنِّي وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ قَالَ هَمَامٌ أَحْسِبُهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَبُوءَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ))

باب: اصحاب الاخدود کا قصہ

باب قِصَّةِ اصْحَابِ الْأَخْدُودِ (۱)

۷۵۱۱- صحیب سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم سے آگے ایک بادشاہ تھا اور اس کا ایک جادوگر تھا۔ جب وہ جادوگر بوڑھا ہو گیا تو بادشاہ سے بولا میں بڑھا ہو گیا ہوں میرے پاس کوئی لڑکا بھیج میں اس کو جادو سکھلاؤں۔ بادشاہ نے اس کے پاس ایک لڑکا بھیجا وہ اس کو جادو سکھلاتا تھا۔ اس لڑکے کی آمد و رفت کی راہ میں ایک راہب تھا (نصرانی درویش یعنی پادری تارک الدنیا) وہ لڑکا اسکے پاس بیٹھتا اور اس کا کلام سنتا اس کو بھلا معلوم ہوتا۔ جب جادوگر کے پاس جاتا تو راہب کی طرف ہو کر نکلتا اور اس کے پاس بیٹھتا پھر جب جادوگر کے پاس جاتا تو جادوگر اس کو مارتا۔ آخر لڑکے نے جادوگر کے مارنے کا راہب سے گلہ کیا۔ راہب نے کہا جب تو جادوگر سے ڈرے تو یہ کہہ دیا کہ میرے گھروالوں نے مجھ کو روک رکھا تھا اور جب تو اپنے گھروالوں سے ڈرے تو کہہ دیا

۷۵۱۱- عَنْ صُهَيْبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ ((كَانَ مَلِكٌ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَكَانَ لَهُ سَاحِرٌ فَلَمَّا تَمَرَّ قَالَ لِلْمَلِكِ إِنِّي قَدْ تَمَرْتُ فَأَبْعَثْ إِلَيَّ غُلَامًا أَعْلَمَ السَّحْرَ فَبَعَثَ إِلَيْهِ غُلَامًا يُعَلِّمُهُ فَكَانَ فِي طَرِيقِهِ إِذَا سَلَكَ رَاهِبًا فَقَعَدَ إِلَيْهِ وَسَمِعَ كَلَامَهُ فَأَعْجَبَهُ فَكَانَ إِذَا أَتَى السَّاحِرَ مَرًّا بِالرَّاهِبِ وَقَعَدَ إِلَيْهِ فَإِذَا أَتَى السَّاحِرَ ضَرَبَتْهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى الرَّاهِبِ فَقَالَ إِذَا خَشِيتَ السَّاحِرَ فَقُلْ حَسْبِيَ أَهْلِي وَإِذَا خَشِيتَ أَهْلَكَ فَقُلْ حَسْبِيَ السَّاحِرُ فَيَنِمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذَا أَتَى عَلَى ذَائِبَةٍ عَظِيمَةٍ قَدْ حَسَبْتَ

(۷۵۱۰) تاحی عیاض نے کہا سلف صحابہ اور تابعین میں بڑا اختلاف تھا علم کے لکھنے میں۔ بہتوں نے اس کو مردود کہا لیکن اکثر نے جائز رکھا پھر اس کے بعد اجماع ہو گیا اس کے جوڑ پر اور اختلاف جاتا ہوا اور اس حدیث میں جو ممانعت ہے وہ محمول ہے اس شخص پر جو اچھا حافظ رکھتا ہو لیکن لکھنے میں اس کو ڈر ہو کتابت پر اعتماد کرنے کا اور جس کا حافظہ اچھا نہ ہو اس کو لکھنے کی اجازت ہے اور حکم دیا حضرت نے ابو شاہ کے لیے لکھنے کا اور اسی قسم میں سے صحیفہ حضرت علی کا اور کتاب عمرو بن حزم کی اور کتاب صدقہ کی اور زکوة کی۔ اور ابو ہریرہ نے روایت کیا کہ عبد اللہ بن عمرو لکھتے تھے اور میں لکھتا تھا اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے ان حدیثوں سے اور یہ اس وقت کی حدیث ہے جب آپ کو ڈر تھا کہ کہیں قرآن اور حدیث نہ مل جائے۔ جب اس سے اطمینان ہو گیا تو آپ نے اجازت دی کہ کتابت کی اور بعضوں نے کہا کہ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ قرآن اور میری حدیث ایک کتاب میں ملا کر نہ لکھو تاکہ پڑھنے والے کو شبہ نہ ہو۔ (نووی)

(۱) الاخدود کے معنی خندق اور اس کی جمع اخادید قرآن میں سورہ بروج میں ان خندق والوں کا ذکر ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قتل الاصحاب الاخدود النار ذات الوقود اس حدیث میں ان کا سارا قصہ مذکور ہے۔

النَّاسَ فَقَالَ الْيَوْمَ أَغْلَمَ السَّاحِرُ أَفْضَلَ أَمْ
الرَّاهِبُ أَفْضَلُ فَأَخَذَ حَجْرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ
كَانَ أَمْرُ الرَّاهِبِ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ أَمْرِ
السَّاحِرِ فَاقْتُلْ هَذِهِ الدَّابَّةَ حَتَّى يَمُتَ
النَّاسُ فَرَمَاهَا فَفَقَلَهَا وَمَضَى النَّاسُ فَآتَى
الرَّاهِبَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ أَيُّ بَنِي
أَنْتَ الْيَوْمَ أَفْضَلُ بَنِي قَدْ بَلَغَ مِنْ أَمْرِكَ مَا
أَرَى وَإِنَّكَ سَتَمُتِي فَإِنْ ابْتَلَيْتَ فَلَا تَدُلَّ
عَلَيَّ وَكَانَ الْعَلَامُ يُبْرِئُ الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ
وَيَذَاوِي النَّاسَ مِنْ سَائِرِ الْأَدْوَاءِ فَسَمِعَ
جَلِيسٌ لِلْمَلِكِ كَانَ قَدْ عَمِيَ فَاتَّاهُ بِهِدَايَا
كَثِيرَةً فَقَالَ مَا هَاهُنَا لَكَ أَجْمَعُ إِنْ أَنْتَ
شَفَيْتَنِي فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا يَشْفِي
اللَّهُ فَإِنْ أَنْتَ آمَنْتَ بِاللَّهِ دَعَوْتُ اللَّهَ
فَشَفَاكَ فَأَمِنَ بِاللَّهِ فَشَفَاهُ اللَّهُ فَآتَى الْمَلِكَ
فَجَلَسَ إِلَيْهِ كَمَا كَانَ يَجْلِسُ فَقَالَ لَهُ
الْمَلِكُ مَنْ رَدَّ عَلَيْكَ بَصْرَكَ قَالَ رَبِّي قَالَ
وَأَنْتَ رَبِّ غَيْرِي قَالَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ
فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ عَلَى الْعَلَامِ
فَجِيءَ بِالْعَلَامِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ أَيُّ بَنِي قَدْ
بَلَغَ مِنْ مَحْرُوكٍ مَا تُبْرِئُ الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ
وَتَفْعَلُ وَتَفْعَلُ فَقَالَ إِنِّي لَا أَشْفِي أَحَدًا إِنَّمَا
يَشْفِي اللَّهُ فَأَخَذَهُ فَلَمْ يَزَلْ يُعَذِّبُهُ حَتَّى دَلَّ
عَلَى الرَّاهِبِ فَجِيءَ بِالرَّاهِبِ فَقِيلَ لَهُ
ارْجِعْ عَنْ دِينِكَ فَآتَى فَدَعَا بِالْمِنْشَارِ
فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ فِي مَفْرَقِ رَأْسِهِ فَشَقَّهُ حَتَّى

کر کہ جادو کرنے مجھ کو روک رکھا تھا۔ اسی حالت میں وہ لڑکار ہاک
ناگاہ ایک بڑے قد کے جانور پر گزرا جس نے لوگوں کو آمدورفت
سے روک دیا تھا۔ لڑکے نے کہا کہ آج میں دریافت کرتا ہوں
جادوگر افضل ہے یا راہب افضل ہے۔ اس نے ایک پتھر لیا اور کہ
الہی اگر راہب کا طریقہ تجھ کو پسند ہو جادوگر کے طریقہ سے تو اس
جانور کو قتل کر تاکہ لوگ چلیں پھریں۔ پھر اس کو مارا اس پتھر سے
وہ جانور مر گیا اور لوگ چلنے پھرنے لگے۔ پھر وہ لڑکار راہب کے پاس
آیا اس سے یہ حال کہا وہ بولا بیٹا تو مجھ سے بڑھ گیا مقرر تیرا تیر
یہاں تک پہنچا جو میں دیکھتا ہوں اور تو قریب آ رہا جاتے گا پھر اگر
تو آزمایا جائے تو یہ نام نہ بتانا۔ اس لڑکے کا یہ حال تھا کہ اندھے
اور کوڑھی کو اچھا کرتا اور ہر قسم کی بیماری کا علاج کرتا۔ یہ حال بادشاہ
کے ایک مصاحب نے سنا وہ اندھا ہو گیا تھا وہ بہت سے تحفے لے کر
لڑکے سے پاس آیا اور کہنے لگا یہ سب مال تیرا ہے اگر تو مجھ کو اچھا
کر دیوے۔ لڑکے نے کہا میں کسی کو اچھا نہیں کرتا اچھا کرنا تو اللہ کا
کام ہے۔ اگر تو اللہ پر ایمان لائے تو میں خدا سے دعا کروں وہ تجھ کو
اچھا کر دے گا۔ وہ مصاحب اللہ پر ایمان لایا اللہ نے اس کو اچھا کر دیا
وہ بادشاہ کے پاس گیا اور لڑکے پاس بیٹھا جیسا کہ بیٹھا کرتا تھا۔ بادشاہ
نے کہا تیرے آنکھ کس نے روشن کی؟ مصاحب بولا میرے مالک
نے۔ بادشاہ نے کہا میرے سوا تیرا کون مالک ہے؟ مصاحب نے
کہا میرا اور تیرا دونوں کا مالک اللہ ہے۔ بادشاہ نے اس کو پکڑا اور مارنا
شروع کیا اور مارتا رہا یہاں تک کہ اس نے لڑکے کا نام لیا۔ وہ لڑکا
بلایا گیا بادشاہ نے اس سے کہا اے بیٹا تو جادو میں اس درجہ پر پہنچا کہ
اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا ہے اور بڑے بڑے کام کرتا ہے۔ وہ
بولتا میں تو کسی کو اچھا نہیں کرتا خدا اچھا کرتا ہے۔ بادشاہ نے اس کو
پکڑا اور مارتا رہا یہاں تک کہ اس نے راہب کا نام بتلایا۔ وہ راہب
پکڑا ہوا آیا اس سے کہا گیا اپنے دین سے پھر جا۔ اس نے نہ مانا

وَقَع شِقَاؤُهُ ثُمَّ جِيءَ بِجَلِيْسِ الْمَلِكِ فَقِيلَ لَهُ
 اَرْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَاَبِي فَوَضَعَ الْمِشْثَارَ فِي
 مَفْرَقِ رَاسِهِ فَشَقَّهُ بِهِ حَتَّى وَقَعَ شِقَاؤُهُ ثُمَّ
 جِيءَ بِالْغُلَامِ فَقِيلَ لَهُ اَرْجِعْ عَنْ دِيْنِكَ فَاَبِي
 فَدَفَعَهُ اِلَى نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهِ فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ
 اِلَى جَبَلٍ كَذَا وَكَذَا فَاصْعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ
 فَاِذَا بَلَغْتُمْ ذُرْوَتَهُ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهِ وَاِلَّا
 فَاطْرَحُوْهُ فَذْهَبُوا بِهِ فَصَعَدُوا بِهِ الْجَبَلَ
 فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَكْفِيْبِهِمْ بِمَا سَنَتْ فَرَجَفَ بِهِمْ
 الْجَبَلُ فَسَقَطُوا وَجَاءَ يَمْشِي اِلَى الْمَلِكِ
 فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ اَصْحَابُكَ قَالَ
 كَفَّيْبِهِمْ اللّٰهُ فَدَفَعَهُ اِلَى نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهِ
 فَقَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَاحْمِلُوْهُ فِي قُرْقُورٍ
 فَتَوَسَّطُوا بِهِ الْبَحْرَ فَاِنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهِ وَاِلَّا
 فَاقْدِفُوْهُ فَذْهَبُوا بِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اَكْفِيْبِهِمْ بِمَا
 سَنَتْ فَاَنْكَفَأَتْ بِهِمُ السَّفِيْنَةُ فَعَرِقُوا وَجَاءَ
 يَمْشِي اِلَى الْمَلِكِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ مَا فَعَلَ
 اَصْحَابُكَ قَالَ كَفَّيْبِهِمْ اللّٰهُ فَقَالَ لِلْمَلِكِ
 اِنَّكَ لَسْتَ بِقَاتِلِي حَتَّى تَفْعَلَ مَا اَمَرْتُكَ بِهِ
 قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ تَجْمَعُ النَّاسَ فِي صَعِيْدٍ
 وَاَحَدٍ وَتَصْلِيْبِيْ عَلٰى جَذَعٍ ثُمَّ خَذَ سَهْمًا
 مِنْ كِنَانَتِيْ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ الْقَوْسِ
 ثُمَّ قَلَ بِاسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ ثُمَّ ارْمَيْتَنِيْ
 فَاِنَّكَ اِذَا فَعَلْتَ ذَلِكَ قَتَلْتَنِيْ فَحَمَعَ النَّاسُ
 فِي صَعِيْدٍ وَاَحَدٍ وَصَلَبَهُ عَلٰى جَذَعٍ ثُمَّ اخَذَ
 سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ ثُمَّ وَضَعَ السَّهْمَ فِي كَبِدِ

بادشاہ نے ایک آ رہ منگوایا اور راہب کی چندیا پر رکھا اور اس کو چڑھ
 ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گرے۔ پھر وہ مصاحب بلایا گیا اس
 سے کہا تو اپنے دین سے پھر جا اس نے بھی نہ مانا اس کی چندیا پر بھی
 آ رہ رکھا اور چیر ڈالا یہاں تک کہ دو ٹکڑے ہو کر گرے۔ پھر وہ لڑکا
 بلایا گیا اس سے کہا اپنے دین سے پلٹ جا۔ اس نے بھی نہ مانا۔
 بادشاہ نے اس کو اپنے چند مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا کہ اس
 کو فلاں پہاڑ پر لجا کر چوٹی پر چڑھاؤ جب تم چوٹی پر پہنچو تو اس
 لڑکے سے پوچھو اگر وہ اپنے دین سے پھر جائے تو خیر نہیں تو اس کو
 دھکیل دو۔ وہ اس کو لے گئے اور پہاڑ پر چڑھایا لڑکے نے دعا کی ایسی
 تو جس طرح سے چاہے مجھے ان کے شر سے بچا۔ پہاڑ ہلا اور وہ لوگ
 گر پڑے۔ وہ لڑکا بادشاہ کے پاس چلا آیا۔ بادشاہ نے پوچھا تیرے
 ساتھی کدھر گئے؟ اس نے کہا خدا نے مجھ کو ان کے شر سے بچایا۔
 پھر بادشاہ نے اس کو چند اپنے مصاحبوں کے حوالے کیا اور کہا اس
 کو لے جاؤ ایک ناؤ پر چڑھاؤ اور دریا کے اندر لے جاؤ اگر اپنے دین
 سے پھر جائے تو خیر ورنہ اس کو دریا میں دھکیل دو۔ وہ لوگ اس کو
 لے گئے لڑکے نے کہا الٹی تو مجھ کو جس طرح چاہے ان کے شر
 سے بچاؤے۔ وہ ناؤ اوندھی ہو گئی اور لڑکے کے ساتھی سب ڈوب
 گئے اور لڑکا زندہ بچ کر بادشاہ کے پاس آیا بادشاہ نے اس سے پوچھا
 تیرے ساتھی کہاں گئے؟ وہ بولا اللہ تعالیٰ نے ان سے مجھ کو بچایا۔
 پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھ کو نہ مار سکتے گا یہاں تک کہ میں جو
 بتلاؤں وہ کرے۔ بادشاہ نے کہا وہ کیا؟ اس نے کہا تو سب لوگوں کو
 ایک میدان میں جمع کر اور ایک لکڑی پر مجھ کو سولی دے پھر میرے
 ترکش سے ایک تیر لے اور کمان کے اندر رکھ پھر کہہ خدا کے نام
 سے جو اس لڑکے کا مالک ہے مارتا ہوں۔ پھر تیر مارا اگر تو ایسا کرے گا
 تو مجھ کو قتل کرے گا۔ بادشاہ نے سب لوگوں کو ایک میدان میں
 جمع کیا اور اس لڑکے کو ایک لکڑی پر سولی دی پھر اس کے

الْقَوْسِ لَمْ قَالَ بِاسْمِ اللَّهِ رَبِّ الْعَلَامِ ثُمَّ
رَمَاهُ فَوَقَعَ السَّهْمُ فِي صُدْغِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ
فِي صُدْغِهِ فِي مَوْضِعِ السَّهْمِ فَمَاتَ فَقَالَ
النَّاسُ آمَنَّا بِرَبِّ الْعَلَامِ آمَنَّا بِرَبِّ الْعَلَامِ
آمَنَّا بِرَبِّ الْعَلَامِ فَأَتَى الْمَلِكُ فَقِيلَ لَهُ
أَرَأَيْتَ مَا كُنْتَ تَحْتَرُ قَدْ وَابَّكَ اللَّهُ نَزَلَ بِكَ
حَدْرُكَ قَدْ آمَنَ النَّاسُ فَأَمَرَ بِالْأَخْدُودِ فِي
أَفْوَاهِ السُّكَّكِ فَخُدَّتْ وَأَضْرَمَ النَّبْرَانَ وَقَالَ
مَنْ لَمْ يَرْجِعْ عَنِ دِينِهِ فَأَخْمُوهُ فِيهَا أَوْ قِيلَ
لَهُ افْتَحِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى جَاءَتْ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا
صَبِيٌّ لَهَا فَتَقَاعَسَتْ أَنْ تَقَعَ فِيهَا فَقَالَ لَهَا
الْعَلَامُ يَا أُمَّةَ اصْبِرِي فَإِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ»

سے ایک تیر لیا اور تیر کو کمان کے اندر رکھ کر کہا خدا کے نام سے
مارتا ہوں جو اس لڑکے کا مالک ہے اور تیر مارا۔ وہ لڑکے کی کپٹی پر لگا
اس نے اپنا ہاتھ تیر کے مقام پر رکھا اور مر گیا اور لوگوں نے یہ حال
دیکھ کر کہا ہم تو اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے ہم اس لڑکے
کے مالک پر ایمان لائے ہم اس لڑکے کے مالک پر ایمان لائے۔ کسی
نے بادشاہ سے کہا جو تو ڈرتا تھا خدا کی قسم وہی ہو یعنی لوگ ایمان
لے آئے۔ بادشاہ نے حکم دیا راہوں کے ناکوں پر خندقیں کھودنے
کا پھر خندقیں کھودی گئیں اور ان کے اندر خوب آگ بھڑکائی اور کہا
جو شخص اس دین سے (یعنی لڑکے کے دین سے) نہ پھرے اس کو
ان خندقوں میں دھکیل دو یا اس سے کہو کہ ان خندقوں میں گرے۔
لوگوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ ایک عورت آئی اس کے ساتھ
اس کا ایک بچہ بھی تھا وہ عورت آگ میں گرنے سے جھجکی (پچھپچھ
اٹی) بچہ نے کہا اے ماں صبر کر تو بچے دین پر ہے (تو مرنے کے
بعد پھر چین ہی چین ہے پھر تو دنیا کی مصیبت سے کیوں ڈرتی ہے۔
نووی نے کہا اس حدیث سے اولیاء کی کرامات ثابت ہوتی ہیں اور یہ
بھی نکلا ہے کہ ضرورت کے وقت جھوٹ بولنا درست ہے اسی
طرح مصلحت کے لیے۔)

بَابُ قِصَّةِ أَبِي الْيَسْرِ وَحَدِيثِ جَابِرِ الطَّوِيلِ
٧٥١٢ - عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ
الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ أَنَا
وَأَبِي نَطْلُبُ الْعِلْمَ فِي هَذَا الْحَيِّ مِنَ الْأَنْصَارِ
قَبْلَ أَنْ يَهْلِكُوا فَكَانَ أَوَّلُ مَنْ لَقِينَا أَبُو الْيَسْرِ
صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَمَعَهُ غُلَامٌ لَهُ مَعَهُ ضِمَامَةٌ مِنْ صُحُفٍ وَعَلَى
أَبِي الْيَسْرِ بُرْدَةٌ وَمَعَاظِرِي وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدَةٌ
وَمَعَاظِرِي فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا عَمَّ إِنِّي أَرَى فِي

باب: قصہ ابی الیسر کا بیان اور جابر کی لمبی حدیث

۷۵۱۲ - عبادہ بن ولید بن عبادہ بن صامت سے روایت ہے میں
اور میرا باپ دونوں نکلے دین کا علم حاصل کرنے کے لیے انصار
کے قبیلہ میں قبل اس کے کہ وہ مرجائیں (یعنی انصار سے صحابہ کی
حدیث سننے کے لیے) تو سب سے پہلے ہم ابو الیسر سے ملے جو
صحابی تھے رسول اللہ کے ان کے ساتھ ان کا ایک غلام بھی
تھا جو کتابوں (خطوں) کا ایک گنھا لپے ہوئے تھا اور ابو الیسر کے
بدن پر ایک چادر تھی اور ایک کپڑا تھا معافری (معافری ایک گاؤں
ہے وہاں کا کپڑا اس کو معافری کہتے ہیں یا معافری ایک قبیلہ ہے) انکے

وَسَمِعْتُ سَفْعَةَ مِنْ غَضَبٍ قَالَ أَجَلُ كَنَانِ لِي
عَلَى فُلَانِ ابْنِ فُلَانِ الْحَرَامِيِّ مَا لَ فَأَنْبَيْتُ أُمَّةً
فَلَمْتُ فَقُلْتُ ثُمَّ هُوَ قَالُوا لَا فَخَرَجَ عَلَيَّ
ابْنُ لَهُ جَفَرٌ فَقُلْتُ لَهُ ابْنُ أَبِيكَ قَالَ سَمِعَ
صَوْتِكَ فَدَخَلَ أَرِيكَةَ أُمِّي فَقُلْتُ اخْرُجْ إِلَيَّ
فَقَدْ عَلِمْتُ ابْنَ أَنْتَ فَخَرَجَ فَقُلْتُ مَا
حَمَلَكَ عَلَيَّ أَنْ احْتَمَيْتَ مِنِّي قَالَ أَنَا وَاللَّهِ
أُحَدِّثُكَ ثُمَّ لَا أُكْذِبُكَ حَسْبَيْتُ وَاللَّهِ أَنْ
أُحَدِّثُكَ فَأُكْذِبُكَ وَأَنْ أُحَدِّثُكَ فَأُحَدِّثُكَ
وَكَنتَ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَنتَ وَاللَّهِ مُعْسِرًا قَالَ قُلْتُ اللَّهُ
قَالَ اللَّهُ قُلْتُ اللَّهُ قَالَ اللَّهُ قُلْتُ اللَّهُ قَالَ
اللَّهُ قَالَ فَاتَى بِصَحِيفَتِهِ فَمَحَا مَا بَيْنَهُ فَقَالَ
إِنْ رَحِمْتُ قَضَاءً فَاقْضِنِي وَإِلَّا أَنْتَ فِي حِلِّ
فَأَشْهَدُ بِعَصْرِ عَيْنِي هَاتَيْنِ وَوَضَعَ بِصَبْتِهِ عَلَيَّ
عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي هَاتَيْنِ وَوَعَاهُ قَلْبِي هَذَا
وَأَشَارَ إِلَيَّ مَنَاطِ قَلْبِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ ((مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا
أَوْ وَضَعَ عَنْهُ أَظْلَمَ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ))

غلام پر بھی ایک چادر تھی اور ایک کپڑا تھا معاف فرمائی (یعنی میناں اور
غلام دونوں ایک ہی طرح کا لباس پہنے تھے)۔ میں نے ان سے کہا
اے چچا تمہارے چہرہ پر رنج کا نشان معلوم ہوتا ہے۔ وہ بولے ہاں
میرا قرض آتا تھا فلان پر جو فلان کا بیٹا ہے بنی حرام کے قبیلہ
میں سے میں اس کے گھر والوں کے پاس گیا اور سلام کیا اور پوچھا وہ
مخض کہاں ہے؟ اس کا ایک بیٹا جو جوانی کے قریب تھا باہر نکلا۔ میں
نے اس سے پوچھا تیرا باپ کہاں ہے؟ وہ بولا تمہاری آواز سن کر
میری ماں کے چہرہ کھٹ میں گھس گیا۔ تب تو میں نے آواز دی اور
کہا اے فلان باہر نکل میں نے جان لیا تو جہاں ہے۔ یہ سن کر وہ
نکلا میں نے کہا تو مجھ سے چھپ کیوں رہا۔ وہ بولا قسم خدا کی میں جو
تم سے کہوں گا جھوٹ نہیں کہوں گا میں ڈرا قسم خدا کی کہ تم سے
جھوٹ بات کروں یا تم سے وعدہ کروں اور خلاف کروں اور تم
صحابی ہو رسول اللہ کے اور میں قسم خدا کی محتاج ہوں۔ میں نے کہا
بخ قسم خدا کی تو محتاج ہے۔ وہ بولا قسم خدا کی۔ میں نے کہا قسم خدا
کی۔ وہ بولا قسم خدا کی۔ میں نے کہا قسم خدا کی۔ وہ بولا قسم خدا کی۔
پھر اس کا تمسک لایا گیا۔ ابوالیسر نے اس کو اپنے ہاتھ سے مٹا دیا اور
کہا اگر تیرے پاس روپیہ آدے تو ادا کرنا نہیں تو تو آڑو ہے تو
میری ان دونوں آنکھوں کی بصارت نے دیکھا اور ابوالیسر نے اپنی
دونوں انگلیاں اپنی آنکھوں پر رکھیں اور میرے ان دونوں کانوں
نے سنا اور میرے دل نے یار دیکھا اور ابوالیسر نے اشارہ کیا اپنے
دل کی رنگ کی طرف رسول اللہ سے آپ فرماتے تھے جو شخص کسی
تنگدست کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دیوے اللہ تعالیٰ اس کو
اپنے سایہ میں رکھے گا۔

۷۵۱۳- قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَنَا يَا عَمُّ لَوْ أَنَّكَ أَخَذْتَ
بُرْدَةَ غُلَامِكَ وَأَعْطَيْتَهُ مَعَافِرَتِكَ وَأَخَذْتَ مَعَافِرَتِي
وَأَعْطَيْتَهُ بُرْدَتِكَ فَكَأَنَّكَ عَلَيْكَ حَلَّةٌ وَعَلَيْهِ حَلَّةٌ

۷۵۱۳- عبادہ نے کہا میں نے ان سے کہا اے چچا تم اگر اپنے غلام
کی چادر لے لو اور اپنا معاف فرمائی اس کو دے دو تو تمہارے پاس بھی
ایک جوڑا پورا ہو جائے گا اور اس کے پاس بھی ایک جوڑا ہو جائے

فَمَسَحَ رَأْسِي وَقَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ فِيهِ يَا ابْنَ أَحْمَرَ
بَصَرَ عَيْنِي هَاتَيْنِ وَسَمِعُ أُذُنِي هَاتَيْنِ وَوَعَاءَهُ قَلْبِي
هَذَا وَأَشَارَ إِلَيَّ مَنَاطِ قَلْبِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ
يَقُولُ ((أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا فَكَلْتُمْ وَالْبَسُوهُمْ مِمَّا
تَلْبَسُونَ)) وَكَانَ أَنْ أُعْطِيْتُهُ مِنْ مَتَاعِ الدُّنْيَا أَهْوَنَ
عَلَيَّ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ حَسَنَاتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

گاہ ابو ایسر نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا یا اللہ برکت دے
اس لڑکے کو۔ اے بھتیجے میرے میری ان دونوں آنکھوں نے
دیکھا اور میرے ان دونوں کانوں نے سنا اور میرے اس دل نے یاد
رکھا اور اشارہ کیا اپنے دل کی رگ کی طرف رسول اللہ سے آپ
فرماتے تھے لو ٹڈی اور غلام کو کھلاؤ جو تم کھاتے ہو اور پہناؤ جو تم
پہنتے ہو پھر اگر میں اسکو دنیا کا سامان دے دوں تو وہ آسان ہے میرے
نزدیک اس سے کہ وہ قیامت کے دن میری نیکیاں لے لوے۔

۷۵۱۴- ثُمَّ مَضَيْنَا حَتَّى آتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ
اللَّهِ فِي مَسْجِدِهِ وَهُوَ يُصَلِّي فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ
مُشْتَمِلًا بِهِ فَتَحَطَّيْتُ الْقَوْمَ حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَهُ
وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ أَنْصَلِي فِي
ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَرِدَاؤُكَ إِلَيَّ حَبْلِكَ قَالَ فَقَالَ
بِيَدِهِ فِي صَنْعِي هَكَذَا وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ
وَقَوْسَهَا أَرَدْتُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيَّ الْأَحْمَقُ بِمِثْلِكَ
فَبَرَأَنِي كَيْفَ أَصْنَعُ فَبَصَّعُ بِمِثْلِهِ أَنَا رَسُولُ
اللَّهِ ﷺ فِي مَسْجِدِنَا هَذَا وَفِي يَدِهِ عُرْجُونُ
ابْنِ طَابٍ قَرَأَ فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نِعَامَةً
فَحَكَهَا بِالْعُرْجُونِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ أَيُّكُمْ
يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَحَشَيْنَا ثُمَّ
قَالَ ((أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ))
قَالَ فَحَشَيْنَا ثُمَّ قَالَ ((أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ
يُعْرِضَ اللَّهُ عَنْهُ)) قُلْنَا لَا أَبْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ
قَالَ ((فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي فَإِنَّ اللَّهَ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَبْلَ وَجْهِهِ فَلَا يَنْصُقُنْ قَبْلَ
وَجْهِهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَنْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ
تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرَى فَإِنْ عَجَلَتْ بِهِ بَأْيُورَةٌ

۷۵۱۴- عبادہ نے کہا پھر ہم چلے یہاں تک کہ جابر بن عبد اللہ
انصاری کے پاس ان کی مسجد میں وہ ایک کپڑے کو لپیٹے ہوئے نماز
پڑھ رہے تھے۔ میں پھاند الوگوں پر سے یہاں تک کہ ان کے اور
قبلہ کے بیچ میں بیٹھا میں نے کہا خدا تم پر رحم کرے کیا تم ایک
کپڑے میں نماز پڑھتے ہو اور تمہاری چادر پہلو میں رکھی ہے۔
انھوں نے اپنے ہاتھ سے میرے سینہ پر اس طرح سے اشارہ کیا
انگلیوں کو کشادہ رکھا اور ان کو کمان کی طرح خم کیا اور کہا میں نے یہ
چاہا کہ تیرے مانند کوئی احمق میرے پاس آئے پھر وہ مجھے دیکھے جو
میں کرتا ہوں اور ویسا ہی کرے رسول اللہ ہماری اس مسجد میں
آئے اور آپ کے ہاتھ میں ایک ڈالی تھی ابن طاب کی (جو ایک
کھجور ہے) آپ نے مسجد میں قبلہ کی طرف بلغم دیکھا (کسی نے
تھوکا تھا) آپ نے اس کو لکڑی سے کھرچ ڈالا پھر ہماری طرف
متوجہ ہوئے اور فرمایا تم میں سے کون یہ بات چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ
اس کی طرف سے منہ پھیر لیوے؟ ہم یہ سن کر ڈر گئے پھر آپ
نے فرمایا تم میں سے کون یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف
سے منہ پھیر لیوے؟ ہم نے کہا کوئی نہیں یہ چاہتا یا رسول اللہ!
آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھڑا ہو نماز میں تو اللہ تبارک و
تعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہے۔ (نووی نے کہا یعنی جہت جس کو
اللہ نے عظمت دی یا کعبہ) تو اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے اور نہ

دائیں طرف بلکہ بائیں طرف بائیں پاؤں کے تلے اگر ہلنم جلدی لگنا چاہے تو اپنے کپڑے میں تھوک کر ایسا کر لیوے۔ پھر اپنے کپڑے کو تہ بہ تہ لپیٹا۔ بعد اس کے فرمایا میرے پاس خوشبو لاؤ ایک جوان ہمارے قبیلہ میں سے لپکا اور اپنے گھروالوں میں دوڑا گیا اور اپنی ہتھیلی میں خوشبو لے کر آیا۔ رسول اللہ نے اس خوشبو کو نکڑی کی نوک پر لگایا اور جہاں اس ہلنم کا نشان مسجد پر تھا وہاں خوشبو لگا دی۔ جاہل نے کہا اس حدیث سے تم اپنی مسجدوں میں خوشبو رکھتے ہو۔

۷۵۱۵- جاہل نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے لیکن بواط کی لڑائی میں (وہ ایک پہاڑ ہے جہینہ کے پہاڑوں میں سے) اور آپ تلاش میں تھے مجدی بن عمرو جہنی کے (جو ایک کافر تھا) اور ہم لوگوں کا یہ حال تھا کہ پانچ اور چھ اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ تھا جس پر باری باری سوار ہوتے تو ایک انصاری کی باری آئی چڑھنے کی اس نے اونٹ کو بٹھایا اس پر چڑھا پھر اس کو اٹھایا تو وہ کچھ اڑا وہ انصاری بولا شاہ (یہ کلمہ ہے اونٹ کے ڈانٹنے کا) خدا تجھ پر لعنت کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ کون ہے جو لعنت کرتا ہے اپنے اونٹ پر؟ وہ انصاری بولا میں ہوں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا اس اونٹ پر سے اتر جا اور ہمارے ساتھ وہ نہ رہے جس پر لعنت کی گئی ہو۔ مت بددعا کرو اپنی جانوں کے لیے اور مت بددعا کرو اپنی اولاد کے لیے اور مت بددعا کرو اپنے مالوں کے لیے ایسا نہ ہو یہ بددعا اس ساعت میں نکلے جب خدا سے کچھ مانگا جاتا ہے اور وہ قبول کرتا ہے (تو تمہاری بددعا بھی قبول ہو جائے اور تم پر آفت آئے)۔

۷۵۱۶- جاہل نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے جب شام ہوئی اور عرب کے ایک پانی سے قریب ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون شخص ہم لوگوں سے آگے بڑھ کر حوض کو درست کر رکھے گا آپ بھی بچے اور ہم کو بھی پلاوے گا؟ جاہل نے کہا میں کھڑا

فَلْيُقَلِّ بِتَوْبِهِ هَكَذَا)) ثُمَّ طَوَى ثَوْبَهُ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ ((أَرُونِي غَيْرًا)) فَقَامَ فَنِي مِنَ الْخَمِي يَشْتَدُّ إِلَى أَهْلِهِ فَجَاءَ بِخَلْقٍ فِي رَاحَتِهِ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَهُ عَلَى رَأْسِ الْمُعْرُجُونَ ثُمَّ لَطَخَ بِهِ عَلَى أَنْفِ النَّخَامَةِ فَقَالَ جَابِرٌ فَمِنْ هُنَاكَ جَعَلْتُمُ الْخَلْقُ فِي مَسَاجِدِكُمْ.

۷۵۱۵- سیرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوة بطن بواط وهو یطلب المجدی بن عمرو الجہنی وكان الناضح یقفہ منا الخمسة والسبعة فدارت عقبہ رجل من الانصار علی ناضح له فاناحه فرکبہ ثم بعه فتلذذ علی بعض التلذذ فقال له شأ لعنک اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ((من هذا اللعین بعیرة)) قال انا یا رسول اللہ قال ((انزل عنه فلا تصحبنا بمنفون لا تدعوا علی أنفسکم ولا تدعوا علی اولادکم ولا تدعوا علی أموالکم لا توافقوا من اللہ ساعة یسأل فیها عطاء فیتجیب لکم))

۷۵۱۶- سیرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی إذا كانت عشیة ودنونا ماء من یناء العرب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ((رجل یقدمنا فیمدح الحوض

فَيَشْرَبُ وَيَسْقِينَا)) قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَقُمْتُ
هَذَا رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ رَجُلٍ مَعَ جَابِرٍ فَقَامَ جَابِرُ
بُنُ صَخْرٍ فَأَنْطَلَقْنَا إِلَى الْبَيْتِ فَنَزَعْنَا فِي الْحَوْضِ
سَحْلًا أَوْ سَحْلَيْنِ ثُمَّ مَدَرْنَاهُ ثُمَّ نَزَعْنَا فِيهِ حَتَّى
أَفْهَقْنَاهُ فَكَانَ أَوَّلَ طَالِعِ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ((أَتَأَذَانُ)) قُلْنَا نَعَمْ يَا
رَسُولَ اللَّهِ فَأَشْرَعَ نَاقَتَهُ فَشَرِبَتْ شَتَقَ لَهَا
فَشَحَتْ فَبَالَتْ ثُمَّ عَدَلَتْ بِهَا فَأَنَاحَهَا ثُمَّ جَاءَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَوْضِ
فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ قُمْتُ فَتَوَضَّأْتُ مِنْ مِثْوَضِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَضَبَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ
بِقَضِي حَاجَتَهُ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ ذَهَبْتُ أَنْ
أُحَافِلَ بَيْنَ طَرْفَيْهَا فَلَمْ تَبْلُغْ لِي وَكَانَتْ لَهَا
ذَبَابٌ فَكَسَمْتُهَا ثُمَّ عَافَلْتُ بَيْنَ طَرْفَيْهَا ثُمَّ
تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ جِئْتُ حَتَّى قُمْتُ عَنْ يَسَارِ
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَذَارَنِي حَتَّى
أَقَامَنِي عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّأَ
ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَنْ يَسَارِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخَذَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدَيْنَا جَمِيعًا غَدَقْنَا حَتَّى
أَقَامَنَا حَلْفَهُ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْمُقُنِي وَأَنَا
لَا أَشْعُرُ ثُمَّ قَطِئْتُ بِهِ فَقَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ يَعْنِي شَدُّ
وَسَطِكَ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا جَابِرُ
قُلْتُ لَكَيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((إِذَا كَانَ وَاسِعًا
فَحَافِلُ بَيْنَ طَرْفَيْهِ وَإِذَا كَانَ ضَيْقًا فَأَشُدُّهُ

ہو اور عرض کیا یہ شخص آگے جاوے گا یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا
اور کون شخص جابر کے ساتھ جاتا ہے؟ تو جہار بن صخر اٹھے۔ خیر
ہم دونوں آدمی کتوں کی طرف چلے اور حوض میں ایک یادو ڈول
ڈالے پھر اس پر مٹی لگائی بعد اس کے اس میں پانی بھرنا شروع کیا
یہاں تک کہ لبالب بھر دیا۔ سب سے پہلے ہم کو رسول اللہ دکھائی
دیئے۔ آپ نے فرمایا تم دونوں شخص اجازت دیتے ہو (مجھ کو پانی
پلانے کی اپنے جانور کو)؟ ہم نے عرض کیا ہاں رسول اللہ! آپ نے
اپنی اونٹنی کو چھوڑا اس نے پانی پیا پھر آپ نے اس کی باگ کھینچی اس
نے پانی پینا موقوف کیا اور پیشاب کیا پھر آپ اس کو الگ لے گئے
اور ٹھہرایا بعد اسکے رسول اللہ حوض کی طرف آئے اور وضو کیا۔ اس
میں سے میں بھی کھڑا ہوا اور جہاں سے آپ نے وضو کیا تھا میں نے
بھی وضو کیا۔ جہار بن صخر حاجت کیلئے گئے۔ رسول اللہ نماز پڑھنے
کیلئے کھڑے ہوئے میرے بدن پر ایک چادر تھی میں اس کے دونوں
کناروں کو اٹھنے لگا وہ چھوٹی ہوئی اس میں پھندنے لگے تھے آخر
میں نے اس کو اوندھا کیا پھر اس کے دونوں کنارے اٹھ پھر اس کو
باندھا اپنی گردن سے۔ بعد اس کے میں آیا اور رسول اللہ کی بائیں
طرف کھڑا ہوا۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور گھمایا اور داہنی طرف
کھڑا کیا پھر جہار بن صخر آئے انھوں نے بھی وضو کیا اور رسول اللہ
کی بائیں طرف کھڑے ہوئے آپ نے ہم دونوں کے ہاتھ پکڑے
اور پیچھے ہٹایا یہاں تک کہ ہم کو کھڑا کیا اپنے پیچھے (معلوم ہوا کہ
اتنا عمل نماز میں درست ہے) پھر رسول اللہ نے مجھ کو گھورنا شروع
کیا اور مجھ کو خبر نہیں بعد اس کے خبر ہوئی تو آپ نے اشارہ کیا
اپنے ہاتھ سے کہ اپنی کمر باندھ لے (تاکہ ستر نہ کھلے)۔ جب
رسول اللہ نماز سے فارغ ہوئے تو کہا اے جابر میں نے عرض کیا حاضر
ہوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا جب چادر کشادہ ہو تو اسکے دونوں
کنارے الٹ لے اور جب تنگ ہو تو اس کو کمر پر باندھ لے۔

عَلَى حَقْوِكَ))

۷۵۱۷- جابر نے کہا پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چلے اور ہم میں سے ہر ایک شخص کو خوراک کے لیے ہر روز ایک کھجور ملتی تھی وہ اس کو چوس لیتا پھر اس کو پھراتا اپنے دانتوں میں اور ہم اپنی کمانوں سے درخت کے پتے جھاڑتے اور ان کو کھاتے یہاں تک کہ ہمارے گلپھڑے زخمی ہو گئے (پتے کھاتے کھاتے اس کی گرمی اور خشکی سے)۔ پھر کھجور کا بانٹنے والا ایک دن ہم میں سے ایک شخص کو بھول گیا ہم اس شخص کو اٹھا کر لے گئے اور گواہی دی کہ اس کو کھجور نہیں ملی بانٹنے والے نے اس کو کھجور دی وہ کھڑا ہو گیا اور کھجور لے لی۔

۷۵۱۷- سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَوْتُ كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا فِي كُلِّ يَوْمٍ ثَمْرَةً فَكَانَ يَمَصُّهَا ثُمَّ يَصْرُهَا فِي تَوْبِهِ وَكُنَّا نَحْتَبُ بِقِسِيْنَا وَنَأْكُلُ حَتَّى قَرِحَتْ أَشْدَاقُنَا فَأَقْبِمَ أَحْطَبُهَا رَجُلٌ مِنَّا يَوْمًا فَأَنْطَلَقْنَا بِهِ نَعْمَةً فَشَهِدْنَا أَنَّهُ لَمْ يُعْطَهَا فَأَعْطَاهَا فَقَامَ فَأَخَذَهَا.

۷۵۱۸- پھر ہم چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہاں تک کہ ایک کشادہ وادی میں اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاجت کو تشریف لے چلے۔ میں آپ کے پیچھے ہوا ایک ڈول پانی کالے کر رسول اللہ نے کچھ آڑنہ پانی دیکھا تو درخت وادی کے کنارے پر گئے تھے آپ ایک درخت کے پاس گئے اور اس کی ڈالی پکڑی۔ پھر فرمایا میرا تابعدار ہو جا اللہ تعالیٰ کے حکم سے۔ وہ آپ کا تابعدار ہو گیا جیسے وہ اونٹ جس کی تاک میں لکڑی دی جاتی ہے تابعدار ہو جاتا ہے اپنے کھینچنے والے کا یہاں تک کہ آپ دوسرے درخت کے پاس آئے اور اس کی بھی ایک ڈالی پکڑی پھر فرمایا میرا تابعدار ہو جا اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ بھی آپ کے ساتھ ہو اسی طرح یہاں تک کہ جب آپ بیچاؤ میں ان درختوں کے پہنچے تو ان کو ایک ساتھ رکھ دیا اور فرمایا دونوں جڑ جاؤ میرے سامنے اللہ کے حکم سے وہ دونوں درخت جڑ گئے۔ جابر نے کہا میں نکلا دوڑتا ہوں اس ڈر سے کہیں رسول اللہ مجھ کو نزدیک دیکھیں اور اور دور تشریف لے جائیں۔ میں بیٹھا اپنے دل میں باتیں کرتا ہوں ایک ہی بار جو میں نے دیکھا تو رسول

۷۵۱۸- سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى نَزَلْنَا وَادِيًا أَفِيحَ فَلَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَاتَّبَعْتُهُ بِإِدَاوَةٍ مِّنْ مَّاءٍ فَنَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَرَ شَيْئًا يَسْتُرُ بِهِ فَإِذَا شَجَرَتَانِ بِسَاطِئِ الْوَادِي فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَيَّ بِحَدَاهُمَا فَأَخَذَ بَعْضِنِ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ يَا ذُنَّ اللَّهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَأَلْبَعِيرِ الْمَخْشُوشِ الَّذِي يُصَانِعُ قَائِدَهُ حَتَّى آتَى الشَّجَرَةَ الْأُخْرَى فَأَخَذَ بَعْضِنِ مِنْ أَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِي عَلَيَّ يَا ذُنَّ اللَّهِ فَانْقَادَتْ مَعَهُ كَذَلِكَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَيْنَهُمَا نَامَ بَيْنَهُمَا يَعْنِي جَمَعَهُمَا فَقَالَ التَّيْمَا عَلَيَّ يَا ذُنَّ اللَّهِ فَانْقَادَتَا قَالَ جَابِرٌ فَخَرَجْتُ أَحْضِرُ مَخَافَةَ أَنْ يُجِيسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَغْرِي فَيَتَبِعِدَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ فَيَتَبِعِدَ فَجَلَسْتُ أَخَذْتُ نَفْسِي فَحَانَتْ مِنِّي لَفْتَةٌ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ

اللہ سامنے سے تشریف لا رہے ہیں اور وہ دونوں درخت جدا ہو کر اپنی اپنی جڑ پر کھڑے ہو گئے۔ میں نے دیکھا آپ تھوڑی دیر کھڑے ہوئے اور سر سے اشارہ کیا اس طرح دائیں اور بائیں پھر سامنے آئے جب میرے پاس پہنچے تو فرمایا اے جابر میں جہاں کھڑا تھا تو نے دیکھا؟ جابر نے کہا ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا تو ان دونوں درختوں کے پاس جا اور ہر ایک میں سے ایک ڈالی کاٹ اور ان کو لے کر آ۔ جب اس جگہ پہنچے جہاں میں کھڑا ہوا تھا تو ایک ڈالی اپنی دائیں طرف ڈال دے اور ایک ڈالی بائیں طرف۔ جابر نے کہا میں کھڑا ہوا اور ایک پتھر لیا اس کو توڑا اور تیز کیا وہ تیز ہو گیا پھر ان دونوں درختوں کے پاس آیا اور ہر ایک میں سے ایک ایک ڈالی کاٹی پھر میں ڈالیوں کو کھینچتا ہوا آیا اس جگہ پر جہاں رسول اللہ ٹھہرے تھے اور ایک ڈالی دائیں طرف ڈال دی اور ایک بائیں طرف۔ پھر آپ سے جا کر مل گیا اور عرض کیا جو آپ نے فرمایا تھا وہ میں نے کیا لیکن اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے دیکھا وہاں دو قبریں ہیں ان قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے تو میں نے چاہا ان کی سفارش کروں شاید ان کے عذاب میں تخفیف ہو جب تک یہ شاخیں ہری رہیں۔

مُقبِلًا وَإِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدْ انْتَرَقْنَا فَتَمَّتْ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا عَلَى سَاقٍ فَأَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ وَقَمَّةً فَقَالَ بِرَأْسِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ أَبُو إِسْمَاعِيلَ بِرَأْسِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا ثُمَّ أَقْبَلَ فَلَمَّا انْتَهَى إِلَيَّ قَالَ ((يَا جَابِرُ هَلْ رَأَيْتَ مَقَامِي)) قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ((فَانْطَلِقْ إِلَيَّ الشَّجَرَتَيْنِ فَاقْطَعْ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا فَأَقْبِلْ بِهِمَا حَتَّى إِذَا قُمْتَ مَقَامِي فَأَرْسِلْ غُصْنًا عَنْ يَمِينِكَ وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِكَ)) قَالَ جَابِرٌ فَقُمْتُ فَأَعْدَدْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهُ وَحَسَرْتُهُ فَانْطَلَقْتُ إِلَيْكَ فَأَتَيْتُ الشَّجَرَتَيْنِ فَقَطَعْتُ مِنْ كُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا غُصْنًا ثُمَّ أَقْبَلْتُ أَحْرَهُمَا حَتَّى قُمْتُ مَقَامَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَرْسَلْتُ غُصْنًا عَنْ يَمِينِي وَغُصْنًا عَنْ يَسَارِي ثُمَّ لَجِجْتُهُ فَقُلْتُ قَدْ قُمْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَمَّ ذَلِكَ قَالَ ((إِنِّي مَرَرْتُ بِقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ فَأَحْبَبْتُ بِشَفَاعَتِي أَنْ يُرَفَّهَ عَنْهُمَا مَا دَامَ الْغُصْنَانِ رَطْبَيْنِ))

۷۵۱۹- جابر نے کہا پھر ہم لشکر میں آئے رسول اللہ نے فرمایا اے جابر لوگوں میں پکارو وضو کریں۔ میں نے آواز دی وضو کرو وضو کرو وضو کرو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! قافلہ میں ایک قطرہ پانی کا نہیں ہے اور ایک انصاری مرد تھا جو رسول اللہ کے لیے پانی شہد کیا کرتا تھا ایک پرانی مشک میں جو لکڑی کی شاخوں پر لگتی۔ آپ نے فرمایا اس مرد انصاری کے پاس جا اور دیکھ اسکی مشک میں کچھ پانی ہے میں گیا دیکھا تو مشک میں پانی نہیں ہے صرف ایک قطرہ ہے اس کے منہ میں۔ اگر میں اس کو انڈیلوں تو سوکھی مشک اس کو

۷۵۱۹- قَالَ فَأَتَيْنَا الْعَسْكَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((يَا جَابِرُ نَادِ بِوَضُوءٍ)) فَقُلْتُ أَلَا وَضُوءٌ أَلَا وَضُوءٌ أَلَا وَضُوءٌ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا وَحَدَّثْتُ فِي الرَّسْبِ مِنْ قَطْرَةٍ وَكَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُرِيدُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَاءَ فِي أَشْحَابٍ لَهُ عَلَى حِمَارَةٍ مِنْ حَرِيدٍ قَالَ فَقَالَ لِي ((انْطَلِقْ إِلَيَّ فَلَانَ ابْنِ فَلَانَ الْأَنْصَارِيِّ فَاَنْظُرْ هَلْ فِي أَشْحَابِهِ مِنْ شَيْءٍ))

قَالَ فَانطَلَقْتُ إِلَيْهِ فَانظَرْتُ فِيهَا فَلَمْ أَحَدُ فِيهَا
إِلَّا قَطْرَةً فِي عِزْلَاءٍ شَحْبٍ مِنْهَا لَوْ أَنِّي أُفْرِغُهُ
لَشَرِبْتُهُ يَا بَسُءَ مَا أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا
رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَحَدُ فِيهَا إِلَّا قَطْرَةً فِي عِزْلَاءٍ
شَحْبٍ مِنْهَا لَوْ أَنِّي أُفْرِغُهُ لَشَرِبْتُهُ يَا بَسُءَ قَالَ
(اذهب فإني به فأتيت به)) فَأَعَدَّهُ بِيَدِهِ
فَجَحَلَ بِتَكْلُمٍ بَشِيءٍ لَّا أُدْرِي مَا هُوَ وَبَعِيزَةٌ
بِيَدَيْهِ ثُمَّ أُعْطَانِيهِ فَقَالَ ((يَا جَابِرُ نَادِ بِحَقْنَةِ))
فَقُلْتُ يَا جَفَنَةَ الرَّكْبِ فَأَتَيْتُ بِهَا تُحْمَلُ
فَوَضَعْتُهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ
فِي الْحَقْنَةِ هَكَذَا فَبَسَطَهَا وَفَرَّقَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ
وَضَعَهَا فِي قَعْرِ الْحَقْنَةِ وَقَالَ ((خُذْ يَا جَابِرُ
فَصُبْ عَلَيَّ وَقُلْ بِاسْمِ اللَّهِ)) فَصَبْتُ عَلَيْهِ
وَقُلْتُ بِاسْمِ اللَّهِ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ
أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ فَارَتْ الْحَقْنَةُ
وَدَارَتْ حَتَّى امْتَلَأَتْ فَقَالَ يَا جَابِرُ نَادِ مَنْ كَانَ
لَهُ حَاجَةٌ بِمَاءٍ قَالَ فَاتَى النَّاسُ فَاسْتَقَوْا حَتَّى
رَوُّوا قَالَ فَقُلْتُ هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ لَهُ حَاجَةٌ فَرَفَعَ
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ مِنَ الْحَقْنَةِ وَهِيَ مَلَأَى.

۷۵۲۰- وَشَكَكَ النَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَقَالَ ((عَسَى اللَّهُ
أَنْ يُطْعِمَكُمْ)) فَأَتَيْنَا سَيْفَ الْبَحْرِ فَرَزَحَرِ
الْبَحْرِ زَعْرَةً فَأَلْقَى ذَابَةً فَأَوْرَثَنَا عَلَى شِقْمِهَا
النَّارَ فَاطْبَحْنَا وَاشْتَوَيْنَا وَأَكَلْنَا حَتَّى شَبِعْنَا

بھی پی لے۔ میں رسول اللہ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ
اس مشک میں تو پانی نہیں ہے صرف ایک قطرہ ہے اس کے منہ
میں اگر میں اس کو انڈیلوں تو سوکھی مشک اس کو بھی پی جائے۔ آپ
نے فرمایا جا اور اس مشک کو میرے پاس لے آ۔ میں اس مشک کو
لے آیا۔ آپ نے اسکو اپنے ہاتھ میں لیا پھر زبان سے کچھ فرمانے
لگے جس کو میں نہ سمجھا اور مشک کو اپنے ہاتھ سے دباتے جاتے تھے
پھر وہ مشک میرے حوالے کی اور فرمایا اے جابر آواز دے کہ قافلہ
کا کڑھالادو (یعنی بڑا طرف پانی کا)۔ میں نے آواز دی وہ لایا گیا لوگ
اس کو اٹھا کر لائے۔ میں نے آپ کے سامنے اس کو رکھ دیا رسول
اللہ نے اپنا ہاتھ اس کڑھے میں پھیرا اس طرح سے پھیلا کر اور
انگلیوں کو کشاواہ کیا پھر اپنا ہاتھ اس کی تہ میں رکھ دیا اور فرمایا اے
جابر وہ مشک لے اور میرے ہاتھ پر ڈال دے اور بسم اللہ کہہ کے
ڈالنا۔ میں نے بسم اللہ کہہ کے وہ پانی ڈال دیا پھر میں نے دیکھا تو
آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جوش مار رہا تھا یہاں تک کہ
کڑھے نے جوش مارا اور گھوما اور بھر گیا آپ نے فرمایا اے جابر
آواز دے جس کو پانی کی حاجت ہو (وہ آئے)۔ جابر نے کہا لوگ
آئے اور پانی لیا یہاں تک کہ سب سیر ہو گئے۔ میں نے کہا کوئی ایسا
بھی رہا جس کو پانی کی احتیاج ہو پھر آپ نے اپنا ہاتھ کڑھے میں
سے اٹھالیا اور وہ پانی سے بھر اہوا تھا۔

۷۵۲۰- اور لوگوں نے شکایت کی آپ سے بھوک کی آپ نے
فرمایا قریب ہے کہ اللہ تم کو کھلاوے پھر ہم دریا کے کنارے پر
آئے (یعنی سمندر کے) دریا نے موج ماری اور ایک جانور باہر ڈالا
ہم نے اس کے کنارے آگ سلگائی اور اس جانور کا گوشت پکایا اور
بھونا اور کھایا اور سیر ہوئے۔ جابر نے کہا پھر میں اور قلاں اور قلاں

(۷۵۲۰) اس حدیث میں رسول اللہ کے کئی معجزے مذکور ہیں اور خشکی کا رام ہو جانا آپ کے ساتھ چلنا، قبر والوں کا عذاب معلوم کرنا،
پانی کا بڑھانا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دریا کا جانور کھانا درست ہے اور یہی صحیح ہے کہ دریا کا ہر جانور حلال ہے۔

پانچ آدمی اس کی آنکھ کے حلقے میں گھس گئے ہم کو کوئی نہ دیکھتا تھا یہاں تک کہ ہم باہر نکلے (اتنا بڑا جانور تھا)۔ پھر ہم نے اس کی پسلی لی پسلیوں میں سے اور قافلہ میں سے اس شخص کو بلایا جو سب میں بڑا تھا اور سب سے بڑے اونٹ پر سوار تھا اور سب سے بڑا زمین اس پر تھا وہ اس پسلی کے نیچے سے چلا گیا اپنا سر نہیں جھکایا (اتنی اونچی اس جانور کی پسلی تھی)۔

قَالَ جَابِرٌ فَدَخَلْتُ أَنَا وَقَلَانٌ وَقَلَانٌ حَتَّى عَدَّ حَمْسَةً فِي حِجَابٍ عَيْهَا مَا بَرَأْنَا أَخَذَ حَتَّى خَرَجْنَا فَأَخَذْنَا صِلَعًا مِنْ أَصْلَاعِهِ فَقَوْمَانَا نُمَّ دَعَوْنَا بِأَعْظَمٍ رَجُلٍ فِي الرِّكْبِ وَأَعْظَمٍ حَمَلٍ فِي الرِّكْبِ وَأَعْظَمٍ كِفَلٍ فِي الرِّكْبِ فَدَخَلَ نَحْتَهُ مَا يُعْطِطِي رَأْسَهُ.

باب: رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کی حدیث

باب فی حدیثِ الْهَجْرَةِ

۷۵۲۱- براء بن عازب سے روایت ہے ابو بکر میرے باپ (عازب کے) مکان پر آئے اور ان سے ایک کجاوہ خریدی اور عازب سے بولے تم اپنے بیٹے سے کہو یہ کجاوہ اٹھا کر میرے ساتھ لے چلے میرے مکان تک۔ میرے باپ نے مجھ سے کہا کجاوہ اٹھالے میں نے اٹھا لیا اور میرے باپ بھی نکلے حضرت ابو بکر صدیق کے ساتھ اس کی قیمت لینے کو۔ میرے باپ نے کہا اے ابو بکر مجھ سے بیان کرو تم نے کیا کیا اس رات کو جس رات رسول اللہ کے ساتھ باہر نکلے (یعنی مدینہ کی طرف بھاگے مکہ سے)؟ ابو بکر نے کہا کہ ہم ساری رات چلے یہاں تک کہ دن ہو گیا اور ٹھیک دوپہر کا وقت ہوا اور راہ میں کوئی چلنے والا نہ رہا ہم کو سامنے ایک لہا پتھر دکھائی دیا۔ اس کا سایہ تھا زمین پر اور اب تک وہاں دھوپ نہ آئی تھی ہم اس کے پاس اترے میں پتھر کے پاس گیا اور اپنے ہاتھ سے جگہ برابر کی تاکہ رسول اللہ! آرام فرمائیں اس کے سایہ میں پھر میں نے وہاں کھلی بچھائی۔ بعد اسکے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ سو رہے اور میں آپ کے گرد سب طرف دشمن کا کھوج لیتا ہوں (کہ کوئی ہماری تلاش میں تو نہیں آیا)۔ پھر میں نے ایک چرواہا دیکھا بکریوں کا جو اپنی بکریاں لیے ہوئے اسی پتھر کی طرف آرہا ہے اور وہی چاہتا ہے جو ہم نے چاہا (یعنی اس کے سایہ میں ٹھہرنا اور آرام کرنا) میں اس سے ملا اور پوچھا لڑکے تو کس کا غلام ہے؟ وہ بولا میں مدینہ

۷۵۲۱- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُولُ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ إِلَيَّ فِي مَنْزِلِي فَأَشْتَرِي مِنِّي رَحْلًا فَقَالَ لِعَازِبٍ ائْتِنِي مَعِيَ ابْنُكَ بِحِمْلِهِ مَعِيَ إِلَى مَنْزِلِي فَقَالَ لِي أَبِي اَحْمِلُهُ فَحَمَلْتُهُ وَخَرَجَ أَبِي مَعَهُ يَتَقَدُّ تَمَنَّهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي يَا أَبَا بَكْرٍ حَدِّثْنِي كَيْفَ صَنَعْتُمَا لَيْلَةَ سَرَّيْتِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ أُسْرَيْنَا لَيْلَتَنَا كُلَّهَا حَتَّى قَامَ قَائِمُ الظُّهَيْرِ وَخَلَا الطَّرِيقُ فَلَا يَمُرُّ بِهِ أَحَدٌ حَتَّى رُفِعَتْ لَنَا صَخْرَةٌ طَوِيلَةٌ لَهَا ظِلٌّ لَمْ تَأْتِ عَلَيْهِ الشَّمْسُ بَعْدَ فَنَزَلْنَا عِنْدَهَا فَأَتَيْتُ الصَّخْرَةَ فَسَوَّيْتُ يَدَيَّ مَكَانًا يَنَامُ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلِّهَا ثُمَّ بَسَطْتُ عَلَيْهِ قَرُونَ ثُمَّ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأَنَا أَنْفَضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ فَنَامَ وَخَرَجْتُ أَنْفَضُ مَا حَوْلَهُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعِيٍ غَنَمٍ مُقْبِلٍ بَعْنِيهِ إِلَى الصَّخْرَةِ يُرِيدُ مِنْهَا الَّذِي أَرَدْنَا فَلَقِيْتَهُ فَقُلْتُ لِمَنْ أَنْتَ يَا غَلَامُ فَقَالَ لِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَبِي غَنَمِكَ لِمَنْ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَفْتَحَلُّبُ لِي قَالَ نَعَمْ فَأَخَذَ شَاةً فَقُلْتُ لَهُ أَنْفَضِ الصَّرْعَ مِنْ

والوں میں سے ایک شخص کا غلام ہوں (مراد مدینہ سے شہر ہے یعنی مکہ والوں میں سے) میں نے کہا تیری بکریوں میں دودھ ہے؟ وہ بولا ہاں ہے۔ میں نے کہا تو دودھ دودھ دے گا ہم کو؟ وہ بولا ہاں پھر اس نے ایک بکری کو پکڑا میں نے کہا اس کا تھن صاف کر لے ہاتھ اور مٹی اور کوڑے سے تاکہ دودھ میں یہ چیزیں نہ پڑیں (راوی نے کہا) میں نے براہ بن عازب کو دیکھا وہ ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارتے تھے جھاڑتے تھے۔ خیر اس لڑکے نے دودھ دوہا لکڑی کے ایک پیالہ میں تھوڑا دودھ اور میرے ساتھ ایک ڈول تھا جس میں پانی رکھتا تھا رسول اللہ کے پینے اور وضو کرنے کیلئے۔ ابو بکرؓ نے کہا پھر میں رسول اللہ کے پاس آیا اور مجھے برا معلوم ہوا آپ کو نیند سے جگانا لیکن میں نے دیکھا تو آپ خود بخود جاگ اٹھے ہیں۔ میں نے دودھ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا پھر میں نے کہا یا رسول اللہ یہ دودھ پیجئے۔ آپ نے پیا یہاں تک کہ میں خوش ہو گیا پھر آپ نے فرمایا کیا کوچ کا وقت نہیں آیا؟ میں نے کہا آگیا پھر ہم چلے آفتاب ڈھلنے کے بعد اور ہمارا چچا کیا سراقہ بن مالک نے (وہ کافر تھا)۔ اس زمین پر ہم تھے جو سخت تھی میں نے کہا یا رسول اللہ! ہم کو تو کافروں نے پالیا۔ آپ نے فرمایا مت فکر کر اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ پھر رسول اللہ نے سراقہ پر بددعا کی اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا (حالانکہ وہاں کی زمین سخت تھی) وہ بولا میں جانتا ہوں تم دونوں نے میرے لیے بددعا کی ہے اب میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھاتا ہوں کہ میں تم دونوں کی تلاش میں جو آئے اس کو پھیر دوں گا تم میرے لیے دعا کرو (کہ خدا تعالیٰ مجھ کو اس عذاب سے چھڑا دے)۔ آپ نے اللہ سے دعا کی وہ چھٹ

الشعر والتراب والقذى قال فرأيت البراء يضرب بيديه على الأخرى ينفض فحلب لي في قعب معة كعبة من لبن قال ومعى إداوة أرتوي فيها للنبي صلى الله عليه وسلم يشرب منها ويتوضأ قال فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم وكهرت أن أوقفه من نوبه فوافقته استيقظ فصبت على اللبن من الماء حتى برد أسفله فقلت يا رسول الله اشرب من هذا اللبن قال فشرب حتى رطبت ثم قال ((ألم يأن للرحيل)) قلت بلى قال فارتحلنا بعدما زالت الشمس واتبعنا سراقه بن مالك قال ونحن في جلد من الأرض فقلت يا رسول الله أيننا فقال ((لا تحزن إن الله معنا)) فدعا عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فارتطمت فرسه إلى بطنها أرى فقال إني قد علمت أنكم قد دعوتما علي فادعوا لي فالله لكما أن أرد عنكم الطلب فدعا الله فتجا فرجع لا يلقي أحدا إلا قال قد كفيتكم ما هاتما فلما يلقي أحدا إنا رده قال ووفى لنا.

(۷۵۲) ☆ نودی نے کہا یہ جو آپ نے اس لڑکے کے ہاتھ سے دودھ پیا حالانکہ وہ اس دودھ کا مالک نہ تھا اس کی چاد تو جیہیں کی ہیں ایک یہ کہ مالک کی طرف سے مسافروں اور مہمانوں کو پلانے کی اجازت تھی۔ دوسرے یہ کہ وہ جانور کسی دوست کے ہو گئے جس کے مال میں تصرف کر سکتے ہوں گے۔ تیسرے یہ کہ وہ حربی کمال تھا جس کو مان نہیں ملی اور ایسا مال لینا جائز ہے۔ چوتھے یہ کہ وہ خطر تھے۔ اول کی دو تو جیہیں عمدہ ہیں۔

گیا اور لوٹ گیا۔ جو کوئی کافر اس کو ملتا تو وہ کہہ دیتا دھر میں سب دیکھا آیا ہوں غرض جو کوئی ملتا سراقہ اس کو پھیر دیتا۔ ابو بکرؓ نے کہا سراقہ نے اپنی بات پوری کی۔

۷۵۲۲- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔ اس میں یہ ہے کہ جب سراقہ بن مالک نزدیک آپہنچا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے بددعا کی اس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ وہ اس پر سے کود گیا اور کہنے لگا اے محمد ﷺ! میں جانتا ہوں یہ تمہارا کام ہے تو اللہ سے دعا کرو وہ مجھ کو نجات دے اس آفت سے اور میں آپ سے یہ اقرار کرتا ہوں کہ میں آپ کا حال چھپا دوں گا ان لوگوں سے جو میرے پیچھے آتے ہیں اور یہ میرا ترکش ہے اس میں سے ایک تیر آپ لیتے جائیے اور آپ کو تھوڑی دور پر میرے اونٹ اور غلام ملیں گے۔ آپ کو جو حاجت ہو ان میں سے لیجئے۔ آپ نے فرمایا مجھے تیرے اونٹوں کی احتیاج نہیں ہے۔ ابو بکر نے کہا پھر رات کو ہم مدینہ میں پہنچے لوگ جھگڑنے لگے کہ آپ کہاں اتریں (ہر ایک قبیلہ یہ چاہتا تھا کہ آپ ہمارے پاس اتریں)۔ آپ نے فرمایا میں بنی نجار کے پاس اتروں گا وہ عبدالمطلب کے نخیال کے لوگ تھے۔ آپ نے ان کو عزت دی ان کے پاس اتر کر پھر مرد چڑھے اور عورتیں گھروں پر (آپ کو دیکھنے کے لیے) اور لڑکے اور غلام راستہ میں جدا جدا ہو گئے پکارتے جاتے تھے یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

۷۵۲۲- عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ اشْتَرَى أَبُو بَكْرٍ مِنْ أَبِي رَحْلًا بِنِثْلَانَةِ عَشَرَ دِرْهَمًا وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَى حَدِيثِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ مِنْ رِوَايَةِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ فَلَمَّا دَنَا دَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَاحَ فَرَسُهُ فِي الْأَرْضِ إِلَى بَطْنِهِ وَوَتَبَ عَنْهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ هَذَا عَمَلُكَ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يُحْلِسَنِي مَعًا أَنَا بِيهِ وَلَكَ عَلَيَّ لِأَعْمِينَ عَلَيَّ مِنْ وَرَائِي وَهَذِهِ كِنَانَتِي فَخُذْ سَهْمًا مِنْهَا فَإِنَّكَ سَتَمُرُّ عَلَيَّ إِبِلِي وَغِلْمَانِي بِمَكَانٍ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ قَالَ لَا حَاجَةَ لِي فِي إِبِلِكَ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ لَيْلًا فَتَنَازَعُوا أَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ ((أَنْزِلْ عَلَيَّ بَنِي النَّجَّارِ أَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَكْرَمُهُمْ)) بِذَلِكَ فَصَعِدَ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطَّرِيقِ يُنَادُونَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ



(۷۵۲۲) ☆ یہ پکارنا ان کا خوشی سے تھا۔ نووی نے کہا اس حدیث میں آپ کا ایک کھلا معجزہ ہے۔ دوسرے فضیلت ہے حضرت ابو بکرؓ کی۔ تیسرے خدمت ہے تابع کی متبوع کے لیے۔ چوتھے استحاب ہے ڈوہلی یا مسکینہ رکھنے کا سفر میں طہارت اور پینے کے لیے۔ پانچویں فضیلت ہے اللہ پر بھروسہ کرنے کی اور فضیلت ہے انصار کی اور فضیلت ہے صلہ رحم کی۔ چھٹے استحاب ہے اترنے کا اپنے عزیزوں کے پاس۔

کِتَابُ التَّفْسِيرِ

قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر

۷۵۲۳- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا تم بیت المقدس کے دروازہ میں رکوع کرتے ہوئے جاؤ اور کہو حطہ یعنی بخشش گناہوں کی ہم تمہارے گناہ بخش دیں گے۔ لیکن بنی اسرائیل نے حکم کے خلاف کیا دروازہ میں گھسے سرین کے بل گھسٹتے ہوئے اور حطہ کے بدلے کہنے لگے حبة فی شعرة یعنی دانہ بالی میں ایک روایت میں ہے حنطة فی شعرة کہنے لگے۔

۷۵۲۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ جل جلالہ نے پے در پے وحی بھیجی اپنے رسول اللہ ﷺ پر وفات سے پہلے یہاں تک کہ وفات ہوئی آپ کی اور جس دن آپ کی وفات ہوئی اس دن بہت وحی آئی۔

۷۵۲۵- طارق بن شہاب سے روایت ہے یہود نے حضرت عمرؓ سے کہا تم ایک آیت پڑھتے ہو اگر وہ آیت ہم لوگوں میں اترتی تو ہم اس دن کو عید کر لیتے (خوشی سے) وہ آیت یہ ہے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا سورہ مائدہ میں (یعنی آج میں نے تمہارا دین پورا کیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کی اور اسلام کا دین تمہارے لیے پسند کیا)۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں جانتا ہوں یہ آیت جہاں اتری اور کس دن اتری اور جس وقت اتری اس وقت رسول اللہ ﷺ کہاں تھے۔ یہ آیت عرفات میں اتری اور آپ ٹھہرے ہوئے تھے عرفات میں (تو عرفہ کا روز عید ہے مسلمانوں کی دوسری روایت میں ہے کہ

۷۵۲۳- عَنْ هَمَامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَحَادِيثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((قِيلَ لِنَبِيِّ إِسْرَائِيلَ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ يُغْفَرَ لَكُمْ خَطَايَاكُمْ فَبَدَلُوا فَدَخَلُوا الْبَابَ يَرْحَفُونَ عَلَيَّ أَسْتَاهِبُهُمْ وَقَالُوا حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ))

۷۵۲۴- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَابَعَ الْوَحْيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ وَفَاتِهِ حَتَّى تُوفِّيَ وَأَكْثَرُ مَا كَانَ الْوَحْيُ يَوْمَ تُوفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

۷۵۲۵- عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْيَهُودَ قَالُوا لِعُمَرَ إِنَّكُمْ تَقْرَعُونَ آيَةَ لَوْ أَنْزَلَتْ فِينَا لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ حَيْثُ أَنْزَلَتْ وَأَيَّ يَوْمٍ أَنْزَلَتْ وَأَيْنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَنْزَلَتْ أَنْزَلَتْ بِعَرَفَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ قَالَ سَفِيَانُ أَشْكُ كَانَ يَوْمَ جُمُعَةٍ أَمْ لَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي.

اس دن جمعہ تھا جمعہ بھی عید ہے۔

۷۵۲۶- ترجمہ وہی ہے جو گزرل اس میں یہ ہے کہ یہ آیت مزدلفہ کی رات کو اتری یعنی نویں تاریخ شام کو گویا دسویں شب کا وقت آگیا (کیونکہ مزدلفہ کی رات دسویں رات ہے) اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے عرفات میں۔

۷۵۲۶- عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَتْ الْيَهُودُ لِعُمَرَ لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ يَهُودَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا نَعَلِمُ الْيَوْمَ الَّذِي أَنْزَلَتْ فِيهِ لَاتُخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ فَقَدْ عَلِمْتُ الْيَوْمَ الَّذِي أَنْزَلَتْ فِيهِ وَالسَّاعَةَ وَاللَّيْلَةَ نَزَلَتْ فِيهِ نَزَلَتْ نَزَلَتْ نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ.

۷۵۲۷- طارق بن شہاب سے روایت ہے ایک شخص یہودی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگے امیر المؤمنین ایک آیت ہے تمہاری کتاب میں جس کو تم پڑھتے ہو اگر وہ ہم یہودیوں پر اتری تو ہم اس دن کو عید کر لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کون سی آیت؟ وہ یہودی بولا الیوم اکملت لکم دینکم آخر تک حضرت عمر نے کہا میں جانتا ہوں اس دن کو جس دن یہ آیت اتری اور اس جگہ کو جہاں اتری۔ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفات میں اتری جمعہ کے دن (اور وہ دن عید ہے مسلمانوں کی)۔

۷۵۲۷- عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آتَتْ فِي كِتَابِكُمْ تَفَرُّعُونَهَا لَوْ عَلَيْنَا نَزَلَتْ مَعْشَرَ الْيَهُودِ لَاتُخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ وَأَيُّ آيَةٍ قَالَ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي لَأَعْلَمُ الْيَوْمَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعَرَفَاتٍ فِي يَوْمِ جَمْعَةٍ.

۷۵۲۸- عروہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آیت کا مطلب پوچھا (سورہ نساء کے شروع میں) وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي النِّسَاءِ فَإِنَّ خِفْتُمْ أَن تَقْسِطُوا فِي النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ قَالَتْ يَا ابْنَ أَعْيُنِي هِيَ النِّسْمَةُ تَكُونُ فِي حَضْرٍ وَلَيْهَا تَشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَحَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلَيْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بغيرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيهَا بِمِثْلِ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَهِيَ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لهنَّ وَيَلْفُوا بهنَّ

۷۵۲۸- عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي النِّسَاءِ فَإِنَّ خِفْتُمْ أَن تَقْسِطُوا فِي النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ قَالَتْ يَا ابْنَ أَعْيُنِي هِيَ النِّسْمَةُ تَكُونُ فِي حَضْرٍ وَلَيْهَا تَشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَحَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلَيْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بغيرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيهَا بِمِثْلِ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَهِيَ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لهنَّ وَيَلْفُوا بهنَّ

أَعْلَى سُنْبِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأَمِيرُوا أَلَّا يَنْكِحُوا مَا
طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ
عَائِشَةُ نُمَّ بِأَنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ
هَذِهِ آيَةِ فِيهِنَّ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْتَفْتُونَكَ
فِي النِّسَاءِ قُلْ اللَّهُ يُغَيِّبُكُمْ فِيهِمْ وَمَا يُظَلِّي عَلَيْكُمْ
فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ
مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَلَّا تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ
وَالَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى أَنَّهُ يُظَلِّي عَلَيْكُمْ فِي
الْكِتَابِ آيَةِ الْأُولَى الَّتِي قَالَ اللَّهُ فِيهَا وَإِنْ
خِفْتُمْ أَلَّا تَقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانكِحُوا مَا طَابَ
لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ فِي آيَةِ
الْآخِرَى وَتَرْغَبُونَ أَلَّا تَنْكِحُوهُنَّ رَغْبَةً أَحَدِكُمْ
عَنِ الْيَتِيمَةِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ حِينَ تَكُونُ
قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْحَمَالِ فَهَوَا أَلَّا يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا
فِي مَالِهَا وَحَمَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ
مِنْ أَهْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ.

ولی کو اس کا حسن اور جمال پسند آئے وہ اس سے نکاح کرنا چاہے
لیکن اس کے ہمہ میں انصاف نہ کرے اور اتنا مہر نہ دے جو اور لوگ
دینے کو مستعد ہوں تو منع کیا اللہ نے ایسی لڑکیوں کے ساتھ نکاح
کرنے سے مگر اس صورت میں جب انصاف کریں اور پورا مہر
دینے پر راضی ہوں اور حکم کیا ان کو کہ نکاح کر لیں اور عورتوں
سے جو پسند آئے ان کو۔ حضرت عائشہ نے کہا لوگوں نے یہ آیت
اترنے کے بعد پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان لڑکیوں
کے باب میں پوچھا تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری یسْتَفْتُونَكَ
فِي النِّسَاءِ آخِرَتِكَ (اسی سورہ نساء میں) یعنی پوچھتے ہیں تجھ سے
عورتوں کے باب میں تو کہہ اللہ تم کو حکم دیتا ہے ان کے باب میں
اور جو چاہا جاتا ہے کتاب میں ان یتیم عورتوں کے باب میں جن کا
تم مقرر مہر نہیں دیتے اور ان سے نکاح کرنا نہیں چاہتے ہو تو
کتاب پڑھے جانے سے مراد یہی آیت ہے اور یہ آیت اس یتیم
لڑکی کے باب میں ہے جو حسن اور مال میں کم ہو تو منع ہو ان کو
اس یتیم لڑکی سے نکاح کرنا جس کے مال اور جمال میں رغبت
کریں مگر اس صورت میں جب انصاف کریں۔

۷۵۲۹- ترجمہ وہی ہے جو گزرے

۷۵۲۹- عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ
اللَّهِ وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى وَسَاقِ
الْمَحَدِيثِ بِمِثْلِ حَدِيثِ يُونُسَ عَنْ الزُّهْرِيِّ وَزَادَ
فِي آخِرِهِ مِنْ أَهْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ
قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْحَمَالِ.

۷۵۳۰- ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اگر تم ڈرو یتیم لڑکیوں کے باب
میں انصاف کرنے سے یہ آیت اس شخص کے باب میں اتری جس
کے پاس ایک یتیم لڑکی ہو وہی اس کا ولی اور وارث ہو اور اس کا مال
بھی ہو اور کوئی اس کی طرف سے جھگڑنے والا سو اس کی ذات کے

۷۵۳۰- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ
وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى قَالَتْ أَنْزَلَتْ
فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْيَتِيمَةُ وَهُوَ وَبِهَا وَوَارِثُهَا
وَلَهَا مَالٌ وَلَيْسَ لَهَا أَحَدٌ يُخَاصِمُ دُونَهَا فَلَا
يُنْكَحُهَا لِمَالِهَا فَيَضُرُّ بِهَا وَيُسِيءُ صُحْبَتَهَا فَقَالَ

إِنْ عَجِثُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْبَيْتَامَى فَاَنْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ يَقُولُ مَا أَحَلَّتْ لَكُمْ وَدَعِ هَذِهِ الَّتِي تَضُرُّ بِهَا.

نہ ہو پھر وہ مال کے خیال سے اس سے نکاح نہ کرے (کہ مہر دینا پڑے گا) اور اس کو تکلیف دی اور بری طرح اس سے صحبت رکھے تو فرمایا اگر ڈرو یتیم لڑکیوں میں انصاف کرنے سے تو نکاح کر لو اور عورتوں سے جو پسند آئیں تم کو۔ مطلب یہ ہے کہ جو عورتیں حلال کیں میں نے تمہارے لیے اور چھوڑ دو اس لڑکی کو جس کو تم تکلیف دیتے ہو (وہ اپنا نکاح کسی اور سے کر لے گی اس کا مال دے دو۔)

۷۵۳۱- ام المومنین عائشہ سے روایت یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تم پر پڑھا جاتا ہے اللہ کی کتاب میں یہ آیت اتری اس یتیم لڑکی کے باب میں جو کسی شخص کے پاس ہو اور اس کے مال میں شریک ہو (ترکہ کی رو سے) پھر وہ نفرت کرے اس سے نکاح کرنے سے اور دوسرے سے بھی اس کا نکاح پسند نہ کرے اس خیال سے کہ وہ مال میں حصہ لے گا۔ آخر اس لڑکی کو یونہی ڈال رکھے نہ آپ نکاح کرے نہ اور کسی سے کرنے دے۔

۷۵۳۱- عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ وَمَا يُنْتَلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي بَيْتَامَى النِّسَاءِ اللَّائِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ أَنْزَلَتْ فِي الْيَتِيمَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ فَتَشْرِكُهُ فِي مَالِهِ فَيَرْغَبُ عَنْهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا غَيْرَهُ فَيَشْرِكُهُ فِي مَالِهِ فَيَعْضِلُهَا فَلَا يَتَزَوَّجَهَا وَلَا يَتَزَوَّجَهَا غَيْرَهُ.

۷۵۳۲- حضرت عائشہ سے روایت ہے يستفتونك في النساء آخرتك یہ آیت اس یتیم لڑکی کے باب میں ہے جو ایک شخص کے پاس ہو اور شریک ہو اس کے مال میں یہاں تک کہ کھجور کے درختوں میں بھی۔ پھر وہ اس سے نکاح کرنا نہ چاہے اور نہ یہ چاہے کہ اس کا نکاح دوسرے سے کر دے وہ اس کے مال میں شریک ہو پھر اس کو یونہی ڈال رکھے۔

۷۵۳۲- عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلْ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ الْآيَةُ قَالَتْ هِيَ الْيَتِيمَةُ الَّتِي تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ لَعَلَّهَا أَنْ تَكُونَ قَدْ شَرِكْتُهُ فِي مَالِهِ حَتَّى فِي الْعَدْقِ فَيَرْغَبُ بَعْنِي أَنْ يَنْكِحَهَا وَيَكْرَهُ أَنْ يَنْكِحَهَا رَجُلًا فَيَشْرِكُهُ فِي مَالِهِ فَيَعْضِلُهَا.

۷۵۳۳- ام المومنین عائشہ سے روایت ہے یہ آیت ومن كان غنيا فليستعفف ومن كان فقيرا فليأكل بالمعروف (سورہ نساء کے شروع میں) یعنی جو شخص مالدار ہو وہ بچا رہے اور جو محتاج ہو وہ اپنی محنت کے موافق کھاوے اتری ہے اس شخص کے باب میں جو یتیم کے مال کا متولی ہو اس کو درست کرے اور اس کو سنوارے۔ وہ اگر محتاج ہو تو دستور کے موافق کھاوے اور جو مالدار ہو تو کچھ نہ کھاوے۔

۷۵۳۳- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ أَنْزَلَتْ فِي وَالِي مَالِ الْيَتِيمِ الَّذِي يَقُومُ عَلَيْهِ وَيُصْلِحُهُ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ.

۷۵۳۴- ترجمہ وہی ہے جو گزرا۔

۷۵۳۴- عَنْ عَائِشَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ وَمَنْ كَانَ فَقِيرًا فَلْيَأْكُلْ بِالْمَعْرُوفِ قَالَتْ أَنْزَلَتْ فِي وَلِيِّ الْيَتِيمِ أَنْ يُصِيبَ مِنْ مَالِهِ إِذَا كَانَ مُحْتَاجًا بِقَدْرِ مَالِهِ بِالْمَعْرُوفِ.

۷۵۳۵- مندرجہ بالا روایت اس سند سے بھی مروی ہے۔

۷۵۳۵- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۷۵۳۶- حضرت عائشہ سے روایت ہے یہ جو اللہ تعالیٰ نے

۷۵۳۶- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ

فرمایا (سورہ احزاب میں) جب وہ آئے تم پر اوپر سے اور نیچے سے

عَزَّ وَجَلَّ إِذْ جَاءَكُمْ مِنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ أَسْفَلَ

تمہارے اور جب پھر تمہیں آنکھیں اور دل حلق تک آگئے آخر

مِنْكُمْ وَإِذْ زَاغَتِ الْأَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوبُ

تک خندق کے دن اتری (اس دن مسلمانوں پر نہایت سختی تھی۔

الْحَنَاجِرَ قَالَتْ كَانَ ذَلِكَ يَوْمَ الْحَنْدَقِ.

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے اس دن ایک لشکر بھیجا اور ہوا کافروں

پر جن کو تم نے نہیں دیکھا)۔

۷۵۳۷- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے یہ آیت

۷۵۳۷- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَإِنْ

(سورہ نساء میں) وان امرأة خافت من بعلها أخرتك۔ یعنی

امرأة خافت من بعلها نُشُوزًا أَوْ إِعْرَاضًا الْآيَةَ

اگر کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند سے شرارت سے یا اس کی

قَالَتْ أَنْزَلَتْ فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ

بے پروائی سے تو کچھ گناہ نہیں دونوں پر اگر وہ صلح کر لیں آپس

فَتَطُولُ صَحْبَتَهَا فَيُرِيدُ طَلَاقَهَا فَنَقُولُ لَهَا نَطَلَّقْنِي

میں اس عورت کے باب میں اتری جو ایک شخص کے پاس ہو پھر وہ

وَأَمْسِكْنِي وَأَنْتَ فِي حِلِّ مَنِي فَنَزَلَتْ هَذِهِ

مدت تک اس کے پاس رہے۔ اب خاوند اس کو طلاق دینا چاہے

الْآيَةَ.

(اس سے بیزار ہو کر) وہ عورت یہ کہے مجھ کو طلاق نہ دے اور

رہنے دے اور میں نے تجھ کو اجازت دی (دوسری عورت کے پاس

رہنے کی اور میرے پاس نہ رہنے کی) تب یہ آیت اتری۔

۷۵۳۸- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي قَوْلِهِ

۷۵۳۸- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی آیت

عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ امْرَأَةٌ خافت من بعلها نُشُوزًا أَوْ

کے باب میں وان امرأة خافت أخرتك کہا یہ آیت اس عورت

إِعْرَاضًا قَالَتْ نَزَلَتْ فِي الْمَرْأَةِ تَكُونُ عِنْدَ

کے باب میں اتری جو ایک شخص کے پاس ہو اب وہ زیادہ اس کے

الرَّجُلِ فَلَعَلَّهُ أَنْ لَا يَسْتَكْبِرَ مِنْهَا وَتَكُونُ لَهَا

پاس نہ رہنا چاہے لیکن اس عورت کی اولاد ہو اور صحبت ہو اپنے

صَحْبَةٍ وَوَلَدٌ فَتَكْرَهُ أَنْ يُفَارِقَهَا فَنَقُولُ لَهُ أَنْتَ

خاوند سے وہ اپنے خاوند کو چھوڑنا برا جانے تو اجازت دیوے اس کو

فِي حِلِّ مَنِي.

۷۵۳۹- عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَالَتْ لِي عَائِشَةُ يَا
ابْنَ أُبَيٍّ امْرُؤًا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَبَّوهُمْ.

۷۵۳۹- عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے مجھ سے کہا
اے بھانجے میرے حکم ہوا تھا لوگوں کو کہ بخشش مانگیں صحابہ کے
لیے انھوں نے ان کو برا کہا (وہ بخشش مانگنے کا حکم اس آیت میں
ہے رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ مَا
أَبَى اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَسْتَغْفِرُوا مِنْ ذُنُوبِهِمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ
عَلِيمٌ جو حضرت عثمان کو برا کہتے تھے یا اہل شام جو حضرت
علی کو برا کہتے تھے اور حرور یہ خارجی جو دونوں کو برا کہتے تھے۔

۷۵۴۰- عَنْ هِشَامٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

۷۵۴۰- ترجمہ وہی ہے جو گزر

۷۵۴۱- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي هَذِهِ الْآيَةِ وَمَنْ
يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِدًا فَحِرَازَةٌ جَهَنَّمَ فَرَحَلْتُ إِلَى
ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ لَقَدْ أَنْزِلْتُ آخِرَ مَا
أَنْزَلَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَيْءٌ.

۷۵۴۱- سعید بن جبیر سے روایت ہے کوفہ والوں نے اختلاف
کیا اس آیت میں جو کوئی قتل کرے مومن کو قصد اس کا بدلہ جہنم
ہے آخر تک (یہ آیت سورہ نساء میں ہے)۔ میں ابن عباس کے
پاس گیا ان سے پوچھا انھوں نے کہا یہ آیت آخر میں اتری اور اس
کو منسوخ نہیں کیا کسی آیت نے۔ (اوپر گزر چکا کہ ابن عباس کا
مذہب یہ ہے کہ جو کوئی مومن کو قتل کرے قصد اس کی توبہ
قبول نہ ہوگی اور وہ ہمیشہ جہنم میں اور جمہور علماء اس کے خلاف میں
ہیں۔ وہ کہتے ہیں آیت سے یہ نکلتا ہے کہ بدلہ اس کا یہ ہے کہ
ہمیشہ جہنم میں رہے پر یہ ضروری نہیں کہ یہ بدلہ خواہ مخواہ دیا
جائے بلکہ اللہ تعالیٰ معاف کر سکتا ہے۔)

۷۵۴۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۵۴۱- عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي حَدِيثِ
بْنِ جَعْفَرٍ نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا أَنْزَلَ وَفِي حَدِيثِ
لِنَضْرٍ إِنَّهَا لَمِنْ آخِرِ مَا أَنْزَلَ.

۷۵۴۲- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
إِلَى أَمْرِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي أَنَسًا ابْنُ
يَاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا
تَعَمُدًا فَحِرَازَةٌ جَهَنَّمَ عَالِدًا فِيهَا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ
مَا يَنْسَخُهَا شَيْءٌ وَعَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِينَ
يَذْعَبُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَالَّذِينَ يَقْتُلُونَ النَّفْسَ

۷۵۴۳- سعید بن جبیر سے روایت ہے مجھ سے عبدالرحمن بن
انزلی نے کہا ابن عباس سے پوچھو ان دونوں آیتوں کو ومن يقتل
مومنا متعمداً آخر تک میں نے پوچھا انھوں نے کہا یہ آیت
منسوخ نہیں ہے اور والذین لا يدعون مع الله الها اخر
ولا يقتلون النفس التي حرم الله الا بالحق (یعنی جو لوگ اللہ
تعالیٰ کے ساتھ اور کسی کو معبود نہیں پکارتے اور جو جان اللہ تعالیٰ

نے حرام کی ہے اس کو نہیں مارتے مگر حق سے اس کے بعد یہ ہے
الا من قاب و امن و عمل صالحا یعنی مگر جو توبہ کرے اور ایمان
لائے اور نیک کام کرے۔ یہ آیت سورہ فرقان میں ہے اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ قاتل کی توبہ مقبول ہے تو بظاہر پہلی آیت کے
مخالف شہری (ابن عباسؓ نے کہا یہ آیت مشرکوں کے حق میں
اتری ہے) اور پہلی آیت مومنوں کے حق میں ہے تو مومن جب
مومن کو قصدا مارے اس کی توبہ قبول نہ ہوگی البتہ اگر مشرک حالت
شُرک میں مارنے پھر ایمان لائے اور توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول
ہوگی اس صورت میں دونوں آیتوں میں مخالفت نہ رہی۔

۷۵۴۳- ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یہ آیت والذین
لا يدعون مع الله الها آخواتی قوله مہانا تک مکہ میں اتری۔
مشرکوں نے کہا پھر ہم کو مسلمان ہونے سے کیا فائدہ ہم نے تو اللہ
کے ساتھ دوسرے کو برابر کیا اور ناحق خون بھی کیا اور برے کام بھی
کئے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری الا من قاب و امن آخر
تک یعنی جو ایمان لاوے گا اور توبہ کرے گا اللہ تعالیٰ اسکی برائیاں
نیکیوں سے بدل دے گا۔ ابن عباسؓ نے کہا جو کوئی مسلمان
ہو جائے اور اسلام کے احکام کو سمجھ لے پھر ناحق خون کرے تو
اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔

۷۵۴۵- سعید بن جبیر سے روایت ہے میں نے ابن عباسؓ سے
کہا جو کوئی مومن کو قصدا قتل کرے اس کی توبہ ہو سکتی ہے۔ ابن
عباسؓ نے کہا نہیں میں نے ان کو یہ آیت سنائی جو سورہ فرقان میں
ہے والذین لا يدعون مع الله الها آخر آخر تک جس کے بعد
یہ ہے الا من قاب و امن کیونکہ اس سے یہ نکلتا ہے کہ ناحق خون
کے بعد توبہ کر سکتا ہے۔ ابن عباسؓ نے کہا یہ آیت کئی ہے اور اس
کو منسوخ کر دیا ہے اس آیت نے جو مدینہ میں اتری ومن يقتل
مومنا متعمدا آخر تک جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو عدا قتل

النبي حرم الله إيا بالحق قال نزلت في أهل
الشرك.

۷۵۴۴- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ
نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةٌ بِمَكَّةَ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ
اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ إِلَهِي قَوْلُهُ مَهَانًا فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ
وَمَا يُعْنِي عَنَّا الْإِسْلَامُ وَقَدْ عَدَلْنَا بِاللَّهِ وَقَدْ قَتَلْنَا
النَّفْسَ النَّبِيَّ حَرَّمَ اللَّهُ وَأَتَيْنَا الْفَوَاحِشَ فَأَنْزَلَ
اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَا مَنْ قَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا
صَالِحًا إِلَهِي أَخْبَرَنَا آيَةٌ قَالَ فَأَمَّا مَنْ دَعَلَ فِي
الْإِسْلَامِ وَعَقَلَهُ ثُمَّ قَتَلَ فَلَا تَوْبَةَ لَهُ

۷۵۴۵- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ
عَبَّاسٍ أَلَمْ يَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ نَا
قَالَ فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ آيَةَ النَّبِيِّ فِي الْفُرْقَانِ
وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ
النَّفْسَ النَّبِيَّ حَرَّمَ اللَّهُ إِيَّا بِالْحَقِّ إِلَهِي أَخْبَرَنَا آيَةٌ
قَالَ هَذِهِ آيَةٌ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةٌ مَدِينِيَّةٌ وَمَنْ
يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا وَفِي
رِوَايَةِ ابْنِ هَاشِمٍ فَتَلَوْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ آيَةَ النَّبِيِّ فِي

الْفُرْقَانِ إِلَّا مَنْ تَابَ.

کرے اس کا بدلہ ہمیشہ جہنم میں رہتا ہے۔

۷۵۴۶- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثَيْبَةَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ عَبَّاسٍ تَعَلَّمُ وَقَالَ هَارُونُ تَنْذِرِي آخِرَ سُورَةِ نَزَلَتْ مِنَ الْفُرْقَانِ نَزَلَتْ جَمِيعًا قُلْتُ نَعَمْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ قَالَ صَدَقْتَ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ تَعَلَّمُ أَيُّ سُورَةٍ وَلَمْ يَقُلْ آخِرَ.

۷۵۴۶- عید اللہ بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ سے روایت ہے مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تو جانتا ہے کہ آخر سورت جو قرآن کی ایک ہی بار اتری وہ کونسی ہے۔ میں نے کہا ہاں اذاجاء نصر اللہ ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تو نے سچ کہا۔

۷۵۴۷- ترجمہ وہی ہے جو گزرل

۷۵۴۷- عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَقَالَ آخِرَ سُورَةٍ وَقَالَ عَبْدُ الْمَجِيدِ وَلَمْ يَقُلْ ابْنُ سَهْبِيلٍ.

۷۵۴۸- ابن عباس سے روایت ہے مسلمانوں کے کچھ لوگوں نے ایک شخص کو دیکھا تھوڑی بکریوں میں۔ وہ بولا السلام علیکم مسلمانوں نے اس کو پکڑا اور قتل کیا اور وہ بکریاں لے لیں۔ تب یہ آیت اتری مت کہو اس کو جو سلام کرے تم کو یہ کہہ کر کہ تو مسلمان نہیں ہے (اپنی جان بچانے کے لیے سلام کرتا ہے)۔ ابن عباس نے اس آیت میں سلام پڑھا ہے اور بعضوں نے سلم پڑھا ہے (تو معنی یہ ہوں گے جو تم سے صلح سے پیش آئے)۔

۷۵۴۸- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَقِيَ نَاسًا مِنْ الْمُسْلِمِينَ رَجُلًا فِي غَنِيمَةٍ لَهُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَأَخَذُوهُ فَفَتَلُوهُ وَأَخَذُوا بِرَأْسِ الْغَنِيمَةِ فَتَزَلَّتْ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْفَى بِإِلَيْكُمْ السَّلَامَ لَسْتُ مُؤْمِنًا وَقَرَأَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ السَّلَامَ.

۷۵۴۹- براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انصار جب حج کر کے لوٹ کر آتے تو گھر میں دروازے سے نہ گھٹتے بلکہ پیچھے سے دیوار پر چڑھ کر ایک انصاری آیا اور دروازہ سے گھسا۔ لوگوں نے اس باب میں اس سے گفتگو کی تب یہ آیت اتری (سورہ بقرہ میں) یہ نیکی نہیں ہے کہ تم گھروں میں پیچھے سے آؤ بلکہ نیکی یہ ہے کہ پرہیزگاری کرو اور گھروں میں دروازہ سے آؤ آخر تک۔

۷۵۴۹- عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَتْ الْأَنْصَارُ إِذَا حَجُّوا فَرَجَعُوا لَمْ يَدْخُلُوا الْبَيْتَ إِلَّا مِنْ ظَهْرِهَا قَالَ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَدَخَلَ مِنْ بَابِهِ فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةٌ وَكَيْسَ الْبُرِّ بَأَنَّ تَأْتُوا الْبَيْتَ مِنْ ظَهْرِهَا.

۷۵۵۰- ابن مسعود سے روایت ہے جب سے ہم مسلمان ہوئے اس وقت سے لے کر اس آیت کے اترنے کے وقت تک الم بان للذین اصنوا آخر تک یعنی کیا وہ وقت نہیں آیا جب مسلمانوں کے دل لرز جائیں اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہی جس میں اللہ تعالیٰ نے عتاب کیا ہم پر چار برس کا عرصہ گزرا (یہ آیت سورہ حدید میں ہے اور وہ

۷۵۵۰- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا كَانَ بَيْنَ إِسْلَامِنَا وَبَيْنَ أَنْ عَاتَبَنَا اللَّهُ بِهَذِهِ آيَةِ أَنْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ إِلَّا أَرْبَعٌ سِنِينَ.

مدنی ہے۔

باب: اللہ تعالیٰ کے قول خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ کے بارے میں

۷۵۵۱- ابن عباسؓ سے روایت ہے عورت (جاہلیت کے زمانہ میں) خانہ کعبہ کا طواف تنگی ہو کر کرتی اور کہتی کون دیتا ہے مجھ کو ایک کپڑا اسی اس کو اپنی شرمگاہ پر اور کہتی آج کھل جاوے گا سب یا بعض۔ پھر جو کھل جاوے گا اس کو کبھی حلال نہ کروں گی (یعنی وہ ہمیشہ کے لیے حرام ہو گیا یہ وہی رسم اسلام نے موقوف کر دی) تب یہ آیت اتری خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ یعنی ہر مسجد کے پاس اپنے کپڑے پہن کر جاؤ۔

۷۵۵۲- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبد اللہ بن ابی بن سلول (منافقوں کا سردار) اپنی لونڈی سے کہتا جا اور خرچی کما کر لا۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری مت جبر کرو اپنی لونڈیوں پر زنا کے لیے اگر وہ بچنا چاہیں زنا سے اس لیے کہ دنیا کا مال کماؤ اور جو کوئی لونڈیوں پر زبردستی کرے (حرام کاری کے لیے) تو اللہ تعالیٰ زبردستی کے بعد لونڈیوں کے گناہ کا بخشے والا مہربان ہے (یعنی جب مالک اپنی لونڈی سے جبراً حرام کاری کرادے تو گناہ مالک پر ہوگا اور لونڈی اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا)۔

۷۵۵۳- جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے عبد اللہ بن ابی کی دو لونڈیاں تھیں ایک کا نام مسیکہ دوسری کا نام امیرہ۔ وہ دونوں سے جبراً زنا کروا تا۔ انھوں نے اس کی شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تب یہ آیت اتری وَلَا تَكْرَهُوا الصِّيَاتُكُمْ۔

باب فِي قَوْلِهِ تَعَالَى خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

۷۵۵۱- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ الْمَرْأَةُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ فَتَقُولُ مَنْ يُعِيرُنِي يَطْرَافًا تَحْغَلُهُ عَلَيَّ فَرُجَهَا وَتَقُولُ الْيَوْمَ يَتَدَوُّ بَعْضُهُ أَوْ كُلُّهُ فَمَا يَدَا مِنْهُ فَلَا أَجَلَهُ فَتَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ.

۷۵۵۲- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُبَيٍّ إِذَا سَأِلُوا يَقُولُ لِخَارِجِيَّةٍ لَوْ أَذْهَبِي فَأَبِغِينَا شَيْئًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَنَا تُكْرَهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْتُمْ تَحَصُّنًا لِنَبِيِّكُمْ أَعْرَضَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهْنَهُنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ لَهُنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ.

۷۵۵۳- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ خَارِجِيَّةَ لِبَعْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُبَيٍّ إِذَا سَأِلُوا يُقَالُ لَهَا مُسَيِّكَةٌ وَأُخْرَى يُقَالُ لَهَا أُمَيْرَةٌ فَكَانَ يُكْرِهُهُمَا عَلَى الرَّزْوِيِّ فَسَكَتَا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَنْزَلَ اللَّهُ وَنَا تُكْرَهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ بِأَيِّ قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ.

(۷۵۵۳) نووی نے کہا اس آیت میں یہ جو شرط ہے اگر وہ بچنا چاہیں تو غالب احوال پر ہے اس لیے کہ جبراً ہی پر ہوتا ہے جو زنا سے بچنا چاہے اور جو نہ بچنا چاہے وہ تو جبراً زنا کر آتی ہے اور مقصود یہ ہے کہ زنا کے لیے لونڈی پر جبر کرنا حرام ہے خواہ وہ زنا سے بچنا چاہیں یا نہ چاہیں اور جس صورت میں وہ زنا سے نہ بچنا چاہیں تب بھی جبر ہو سکتا ہے اس طرح سے کہ وہ ایک شخص خاص سے زنا کرنا چاہیں اور مالک کو

۷۵۵۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ
عَزَّ وَجَلَّ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى
رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ قَالَ كَانَ نَفَرٌ مِنْ
الْحَنُوفِ أَسْلَمُوا وَكَانُوا يُعْبَدُونَ قَبْلِي الَّذِينَ كَانُوا
يُعْبَدُونَ عَلَى عِبَادَتِهِمْ وَقَدْ أَسْلَمَ النَّفَرُ مِنْ
الْحَنُوفِ.

۷۵۵۳- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (کہ یہ
آیت سورہ بنی اسرائیل کی) جن کی یہ پوجا کرتے ہیں وہ تو اپنے
رب کے پاس وسیلہ طلب کرتے ہیں۔ (عبد اللہ نے) کہا جنوں کی
ایک جماعت جن کی پوجا کی جاتی تھی مسلمان ہو گئی اور پوجا کرنے
والے ویسے ہی اس کی پوجا کرتے رہے اور وہ جماعت مسلمان ہو گئی
(یعنی یہ آیت ان کے حق میں اتری)۔

۷۵۵۵- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُولَئِكَ
الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ
كَانَ نَفَرٌ مِنَ الْإِنْسِ يُعْبَدُونَ نَفَرًا مِنَ الْحَنُوفِ
فَأَسْلَمَ النَّفَرُ مِنَ الْحَنُوفِ وَاسْتَمْسَكَ الْإِنْسُ
بِعِبَادَتِهِمْ فَنَزَلَتْ أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ
إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ.

۷۵۵۵- عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (یہ
آیت جو سورہ بنی اسرائیل میں ہے) وہ لوگ جن کو یہ پکارتے ہیں
اپنے مالک کے پاس وسیلہ ڈھونڈتے ہیں اس وقت اتری کہ بعض
آدمی چند جنوں کی پرستش کرتے تھے وہ جن مسلمان ہو گئے اور ان
کے پوجنے والوں کو خبر نہ ہوئی وہ لوگ ان کو پوجتے رہے تب یہ
آیت اتری اُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ آخِرَتَكَ۔

۷۵۵۶- عَنْ سُلَيْمَانَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ.

۷۵۵۶- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

۷۵۵۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أُولَئِكَ
الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ قَالَ
نَزَلَتْ فِي نَفَرٍ مِنَ الْعَرَبِ كَانُوا يُعْبَدُونَ نَفَرًا
مِنَ الْحَنُوفِ فَأَسْلَمَ الْحَنُوفُ وَالْإِنْسُ الَّذِينَ كَانُوا
يُعْبَدُونَهُمْ لَمْ يَشْعُرُوا فَنَزَلَتْ أُولَئِكَ الَّذِينَ
يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ.

۷۵۵۷- وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا۔

باب فِي سُورَةِ بَرَاءَةِ وَالْأَنْفَالِ وَالْحَشْرِ

۷۵۵۸- عَنْ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبَّاسٍ سُورَةُ التَّوْبَةِ قَالَ التَّوْبَةُ
قَالَ بَلْ هِيَ الْمَأْصِيحَةُ مَا زَالَتْ تَنْزِلُ وَمِنْهُمْ
وَمِنْهُمْ حَتَّى ظَنُّوا أَنَّ لَمْ يَتَّقِ مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا

باب: سورہ براءۃ اور انفال اور حشر کے بارے میں
۷۵۵۸- سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے
ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا سورہ توبہ۔ انھوں نے کہا توبہ وہ
سورت تو ذلیل کرنے والی ہے اور قضیحت کرنے والی (کافروں اور
منافقوں کی) اس سورت میں برابر اتر رہا وہ منہم و منہم یعنی لوگوں

لہ دوسرے شخص نے کرانے پر جبر کرے اور یہ سب صورتیں حرام ہیں۔ ایک روایت ہے کہ عبد اللہ بن ابی کی چھ لوٹیاں تھیں معادہ اور مسیکہ
اور اسیرہ اور عمری اور اردی اور قیلہ اور وہ ان سب کو جبراً خریدا پر چلا تا۔

ذَكَرَ فِيهَا قَالَ قُلْتُ سُورَةُ الْأَنْفَالِ قَالَ بَلَتْ
سُورَةُ بَدْرِ قَالَ قُلْتُ فَالْحَشْرُ قَالَ نَزَلَتْ فِي
نَبِيِّ النَّصَبِ.

کا حال کچھ ایسے کچھ ایسے ہیں یہاں تک لوگ سمجھے کوئی باقی نہ رہے
گا جس کا ذکر نہ کیا جائے گا اس سورت میں۔ میں نے کہا سورہ انفال
انہوں نے کہا وہ سورت تو بدر کی لڑائی کے باب میں ہے (اس میں
لوٹ اور غنیمت کے احکام مذکور ہیں)۔ میں نے کہا سورہ حشر
انہوں نے کہا وہ نبی نصیب کے باب میں اتری۔

۷۵۵۹- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ
حَطَبَ عُمَرُ عَلَى نَبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَتَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَا
بَعْدُ أَلَا وَإِنَّ الْحَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ
مِنْ خَمْسَةِ أَشْيَاءَ مِنَ الْجِنَطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالنَّسْرِ
وَالرَّيْبِ وَالْعَسَلِ وَالْحَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثَةَ
أَشْيَاءَ وَوَدِدْتُ أَيُّهَا النَّاسُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَهْدَ بَيْنِنَا فِيهَا الْحَدُّ
وَالْكَلَالَةُ وَأَبْوَابٌ مِنَ أَبْوَابِ الرَّبَا.

۷۵۵۹- عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے رسول
اللہ ﷺ کے منبر پر خطبہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کی اور ثنا کی
پھر فرمایا بعد حمد و ثنا کے جان رکھو کہ شراب جب حرام ہوئی تھی تو
پانچ چیزوں سے بنا کرتی تھی گہوں اور جو اور کھجور اور انگور اور شہد
سے اور شراب وہ ہے جو عقل میں فتور ڈالے (خواہ کسی چیز کی ہو۔
اس سے رو ہو گیا امام ابو حنیفہ کے قول کا کہ شراب خاص ہے انگور
سے کیونکہ یہ حضرت عمر نے منبر پر فرمایا اور تمام صحابہ نے قبول
کیا کسی نے اعتراض نہیں کیا تو گویا اجماع ہو گیا) اور میں چاہتا ہوں
اے لوگو! کاش رسول اللہ ہم سے (مفصل) بیان فرماتے واداکا
(یعنی اس کے ترکہ کا) اور کلالہ کا اور سود کے چند ابواب کا۔

۷۵۶۰- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزری

۷۵۶۰- عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ
الْحَطَّابِ عَلَى نَبِيِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ أَمَا
بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْحَمْرِ وَهِيَ
مِنْ خَمْسَةِ مِنَ الْعَنْبِ وَالنَّسْرِ وَالْعَسَلِ وَالْجِنَطَةِ
وَالشَّعِيرِ وَالْحَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ وَثَلَاثَةَ أَيُّهَا
النَّاسُ وَوَدِدْتُ أَنْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَهْدَ
بَيْنِنَا فِيهِمْ عَهْدًا نَنْتَهِي إِلَيْهِ الْحَدُّ وَالْكَلَالَةَ
وَأَبْوَابٌ مِنَ أَبْوَابِ الرَّبَا.

۷۵۶۱- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزری

۷۵۶۱- عَنْ أَبِي حَتَّانَ بَهْنَا الْإِسْنَادِ بَعَثَ
حَدِيثَهُمَا غَيْرَ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ فِي حَدِيثِهِ الْعَنْبِ
كَمَا قَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ وَفِي حَدِيثِهِ عَيْسَى

الرَّيْبِ كَمَا قَالَ ابْنُ مُسَهَّرٍ.

۷۵۶۲- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُقْسِمُ قَسَمًا إِنَّ هَذَانِ عَصَمَانَ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ إِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ حَمَزَةٌ وَعَلِيٌّ وَعَبِيدَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَعَتْبَةُ وَشَيْبَةُ ابْنَا رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عَتْبَةَ.

۷۵۶۲- ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ قسم کھاتے تھے (یہ آیت سورہ حج میں) ہذا خصمان اختصموا فی ربہم یعنی یہ دونوں گروہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں جو لڑتے ہیں اپنے اپنے رب کے لیے اتری ہے ان لوگوں کے حق میں جو بدر کے دن صف سے باہر نکلے تھے لڑنے کے لیے مسلمانوں کی طرف سے سید الشہداء حضرت حمزہ اور حیدر کرار اسد اللہ حضرت علی مرتضیٰ اور عبیدہ بن حارث اور کافروں کی طرف سے عتبہ اور شیبہ دونوں ربیعہ کے بیٹے اور ولید بن عتبہ۔

۷۵۶۳- عَنْ أَبِي ذَرٍّ يُقْسِمُ لَنَزَلَتْ هَذَانِ عَصَمَانَ بِمِثْلِ حَدِيثِ هُشَيْمٍ.



یا اللہ میں تیرا شکر کس زبان سے ادا کروں اگر سارے بدن کے روئیں زبان ہو جاویں تب بھی تیری عنایتوں کا اور تیری نعمتوں کا شکر میں ادا نہیں کر سکتا تو نے مجھ کو دنیا کی تمام نعمتیں مال اور اولاد اور صحت اور عافیت عطا فرمائیں اور سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ تو نے مجھ کو ضعیف بنا توں کے ہاتھ سے اس کتاب عظیم الشان کا ترجمہ ختم کر لیا۔ یہ وہ کتاب ہے جس کی ساری حدیثیں صحیح ہیں اور جس پر سب مسلمان بے کھلکے عمل کر سکتے ہیں۔ یا اللہ اس کتاب کے ترجمہ کو قبول فرمائے اور میری بھول چوک کو معاف فرمائے اور میری عمر اور صحت میں برکت دے تاکہ میں اسی طرح تیری مدد سے صحیح بخاری کا بھی ترجمہ ختم کروں۔ یا اللہ مجھ کو بخش دے اور میرے والدین اور میرے بھائیوں اور میرے عزیزوں اور استادوں اور مشائخین کو۔ یا اللہ مدد کر اس اپنے بندے کی جس کی اعانت سے حدیث کی کتابوں کا ترجمہ ہو رہا ہے اور جو رات دن مصروف ہے تیرے اور تیرے رسول کی کتاب میں۔ یا اللہ برکت دے اس کی عمر اور اقبال میں اور برکت دے اس کے مال اور اولاد میں یا اللہ بخش دے اس کو جس نے اس کتاب کو لکھا اور جس نے چھاپا اور تمام مومنین اور مومنات کو اور مسلمین اور مسلمات کو۔ آمین یا رب العالمین۔

الحمد للہ کتاب صحیح مسلم شریف مکمل ہوئی

امروز سعید و مسعود: ۱۶ مئی ۱۹۸۱ء بروز ہفتہ

مطابق: ۱۱ رجب ۱۴۰۱ھ جری المقدس

شرعی احکام کا دہنشین اول آورڈ اور دلکش مجموعہ

ضیاء الکلام

از قلم: ابوضیاء محمود احمد غضنفر

زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آ گیا ہے۔ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں منقول متفق علیہ احادیث پر مشتمل یہ کتاب اردو دان طبقے کی سہولت کو پیش نظر رکھتے ہوئے درج ذیل دلزبا و فخریب اور دلکش انداز میں مرتب کی گئی ہے۔

- ◆ سب سے پہلے حدیث کا متن مع اعراب پھر اس حدیث کا ترجمہ پھر حدیث میں مذکور مشکل الفاظ کے معانی پھر حدیث کا آسان انداز میں مفہوم اور آخر میں حدیث سے ثابت ہونے والے مسائل ترتیب وار بیان کر دیئے گئے ہیں۔
- ◆ ہر حدیث کا تفصیلی حوالہ بھی درج کر دیا گیا ہے۔
- ◆ کاغذ طباعت اور جلد ہر لحاظ سے اعلیٰ عمدہ اور نفیس ہیں۔
- ◆ اہل نظر اہل ذوق اور اہل دل کے لیے خوش نما گلدستہ احادیث کا ایک انمول تحفہ۔
- ◆ ہر گھر کی ضرورت اور ہر لائبریری کی زینت۔
- ◆ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی رغبت دلائیں۔

بہترین معیار کیساتھ

لاجواب کتب

بازوق قارئین کیلئے

حقوق شریعت
اردو بازار لاہور

بیتناہی کتب خانہ